سُنن ابن ماجہ شریف مترجم

مُصنّف

الامام ابی عبداللہ محمد بن یزید الربعی ابن ماجہ القزوینی رحمۃ اللہ علیہ

مُترجم

علامہ وحید الزمان رحمۃ اللہ علیہ

تسہیل و حواشی

مولانا قاری احمد یار صاحب

تخریج آیات

مولانا داؤد ارشد صاحب

اسلامی کتب خانہ

Marfat.com

سُنن ابن ماجہ شریف مترجم

مُصنّف

الامام ابی عبداللہ محمد بن یزید الربعی ابن ماجہ القزوینی رحمۃ اللہ علیہ

مُترجم

علامہ وحید الزمان رحمۃ اللہ علیہ

تسہیل و حواشی

مولانا قاری احمد یار صاحب

تخریج آیات

مولانا داؤد ارشد صاحب

اسلامی کتب خانہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سُنن ابنِ ماجہ شریف مترجم

جلد سوم

مصنّف

اَلْاِمام اَبِی عَبداللہ مُحمّد بن یَزِیْد الربعِی اِبْنِ مَاجَہ الْقَزْوِیْنِی رحمۃ اللہ علیہ

مُترجَم

علّامہ وحیدُ الزّمان رحمۃُ اللہ علیہ

تسہیل وحواشی
مولانا قاری احمد یار صاحب

تخریج آیات
مولانا داؤد ارشد صاحب

اسلامی کُتب خانہ
فضل الٰہی مارکیٹ ○ چوک اُردُو بازار ○ لاہور
Ph:7223506-7230718

Marfat.com

جُملہ حقوق بحقِ ناشر محفوظ ہیں

83853

نام کتاب ——— سُنن ابنِ ماجہ شریف مترجم جلد سوم

مصنّف ——— اَلاِمام اَبی عبداللہ محمد بن یزید الربعی ابنِ ماجہ القزوینی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم ——— علامہ وحید الزمان رحمۃ اللہ علیہ

تسہیل و حواشی ——— مولانا قاری احمد یار صاحب

تخریج آیات ——— مولانا داؤد ارشد صاحب

ناشر ——— اسلامی کُتب خانہ

طابع ——— مُمتاز احمد

پرنٹر ——— لٹل سٹار پرنٹرز

نوٹ

قارئین سے درخواست ہے کہ ہماری تمام تر کوشش (اچھی پروف ریڈنگ، معیاری پرنٹنگ) کے باوجود اس بات کا امکان ہے کہ کہیں کوئی لفظی غلطی یا کوئی اور خامی رہ گئی ہو تو ہمیں مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں اس غلطی یا خامی کو دُور کیا جائے۔ شکریہ!

(ادارہ)

Marfat.com

فہرست

عنوان	صفحہ
کِتَابُ الْاَضَاحِیْ	۱۷
قربانیوں کا بیان	
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کا بیان	
قربانی کرنا واجب ہے یا نہیں؟	۱۸
قربانی کا ثواب	۱۹
کون سے جانور کی قربانی مستحب ہے	۲۰
اونٹ اور گائے کتنے آدمیوں کی طرف سے کافی ہوسکتی ہے	۲۱
ایک اونٹ کتنی بکریوں کے برابر ہوتا ہے	۲۲
کون سا جانور قربانی کے لیے کافی ہے	
قربانی میں کون سا جانور مکروہ ہے	۲۴
ایک شخص نے قربانی کا اچھا جانور خریدا پھر اس پر کچھ آفت آئی	۲۵
سارے گھر والوں کی طرف سے ایک بکری قربانی کے لئے کافی ہے	
جو شخص قربانی کرنا چاہتا ہو وہ ذی الحجہ کی پہلی تاریخ سے دسویں تک اپنے بال اور ناخن نہ کتروائے	۲۶
نماز سے پہلے جانور قربانی کا ذبح کرنا منع ہے	
اپنے ہاتھ سے قربانی ذبح کرنا بہتر ہے	۲۸
قربانی کی کھالوں کا بیان	
قربانیوں کے گوشت میں سے کھانا	
قربانی کا گوشت رکھ چھوڑنا	۲۹
عیدگاہ میں قربانی ذبح کرنا	
کِتَابُ الذَّبَائِحِ	۳۰
ذبیحہ کا بیان	
عقیقے کا بیان	
فرعہ اور عتیرہ کا بیان	۳۲
جب ذبح کرے تو اچھی طرح ذبح کرے	۳۳
ذبح کے وقت بسم اللہ کہنا	۳۴
کس چیز سے ذبح کرنا جائز ہے	
چمڑا اتارنے کا بیان	۳۵
دودھ والے جانور کے ذبح سے ممانعت	۳۶
عورت کے ذبیحہ کا بیان	
جو چارپایہ قابو سے باہر ہو جائے (یعنی وحشی ہو جائے بھاگ نکلے) اس کی زکوٰۃ کیونکر ہے	۳۷
جانور کو باندھ کر نشانہ لگانا اور مثلہ کرنا منع ہے	
جو جانور نجاست کھائے (یعنی جلالہ) اس کے گوشت سے ممانعت	۳۸
گھوڑوں کے گوشت کا بیان	۳۹
پالتوں گدھوں کا گوشت کیسا ہے	
خچر کے گوشت کا بیان	۴۱
پیٹ کے بچہ کا ذبح کرنا اس کی ماں کا ذبح کرنا ہے	

Marfat.com

عنوان	صفحہ
کِتَابُ الصَّیْدِ	۴۳
شکار کا بیان	
کتوں کے مارنے کا حکم سوا شکاری یا کھیت کے	
کتے کے	
کتے پالنے کی ممانعت	
مگر شکاری یا کھیت یا جانوروں کا کتا	۴۴
کتے کے شکار کا بیان	۴۵
مجوسی کا کتا شکار کرے تو اس کا کھانا کیسا ہے؟	۴۷
تیر کمان کا شکار	
اگر شکار کا جانور ایک رات مار کھا کر غائب ہو	
جائے اور پھر ملے	۴۸
معراض کے شکار کا بیان	۴۹
(معراض کی تفسیر ابھی گزری)	
جو ٹکڑا زندہ جانور میں سے کاٹ لیا جائے	
مچھلی اور ٹڈی کا شکار	۵۰
کن جانوروں کا مارنا منع ہے	۵۱
خذف کی (یعنی چھوٹی کنکریاں مارنے کی)	
ممانعت	۵۲
گرگٹ اور چھپکلی کے قتل کا بیان	۵۳
ہر دانت والا درندہ حرام ہے	۵۴
بھیڑیئے اور لومڑی کے بیان میں	
بجو کا بیان	۵۶
سوسمار یعنی گوہ کا بیان	۵۷
خرگوش کا بیان	۵۹
دریا میں جو مچھلی مر کر تیر آئے پانی پر	۶۰
کوے کا بیان	۶۱
بلی کا بیان	۶۲

عنوان	صفحہ
کِتَابُ الْاَطْعِمَةِ	۶۳
کھانوں کی کتاب	
کھانا کھلانے کی فضیلت	
ایک شخص کا کھانا دو شخصوں کو کفایت کرتا ہے	۶۴
مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات	
آنتوں میں	۶۵
کھانے کی برائی کرنا منع ہے	۶۶
کھانے کے وقت وضو کرنا	
تکیہ لگا کر کھانا خلاف سنت ہے	۶۷
کھانے کے وقت بسم اللہ کہنا	
داہنے ہاتھ سے کھانا	۶۸
کھانے کے بعد انگلیاں چاٹنا	۶۹
پیالہ یا رکابی کو صاف کر دینا	۷۰
اپنے پاس سے کھانے کا حکم	
ثرید کی چوٹی پر سے کھانے کی ممانعت	۷۱
جب نوالہ نیچے گر جائے	۷۲
ثرید کی فضیلت اور کھانوں پر	۷۳
کھانے کے بعد ہاتھ پونچھنا	
جب کھانے سے فارغ ہو تو کیا کہے	۷۴
کھانا مل کر کھانا	۷۵
کھانے میں پھونکنا منع ہے	
جب خادم کھانا پکا کر لائے تو اس کو کھانے میں	
سے تھوڑا سا اس کو بھی دے	۷۶
خوان اور دستر کا بیان	
کھانا اٹھایا جانے سے پہلے اٹھنا اور لوگوں کے	
فارغ ہونے سے پہلے ہاتھ روک لینا منع ہے	۷۷
اگر کوئی شخص رات گزارے اور اس کے ہاتھ میں	

Marfat.com

عنوان	صفحہ
کھانے کی چکناہٹ ہو	۷۸
جب کسی کے سامنے کھانا پیش کیا جائے	۷۹
مسجد میں کھانا کیسا ہے	
کھڑے ہوکر کھانا	
کدو کا بیان	
گوشت کا بیان	۸۱
کون سے مقام کا گوشت عمدہ ہے	
بھنا ہوا گوشت	۸۲
قدید کا بیان	
کلیجی اور تلی کا بیان	۸۳
نمک کا بیان	
سرکہ سے روٹی کھانا	
روغن زیتون کا بیان	۸۴
دودھ کا بیان	
مٹھائی کا بیان	۸۵
ککڑی اور کھجور ملا کر کھانا	
کھجور کا بیان	۸۶
جب فصل کا پہلا میوہ آئے	
تر کھجور اور خشک کھجور ملا کر کھانا	
دو دو تین تین کھجوریں ملا کر کھانے سے ممانعت	
اچھی کھجور کھجوروں میں ڈھونڈ کر کھاؤ	۸۷
کھجور مسکہ کے ساتھ رکھنا	۸۸
میدہ کا بیان	
باریک چپاتیوں کا بیان	۸۹
فالودے کا بیان	۹۰
گھی میں چپڑی روٹی	
گیہوں کی روٹی کا بیان	۹۱
جَو کی روٹی کا بیان	۹۲
میانہ روی کھانے میں اور پیٹ بھرنے کی کراہت	۹۳
یہ امر کہ جس چیز کی نفس رغبت کرے اس کو کھائے اسراف میں داخل ہے	۹۴
کھانا پھینکنے سے ممانعت	۹۵
بھوک سے پناہ مانگنا	
رات کا کھانا چھوڑ دینا کیسا ہے	
لوگوں کی دعوت کرنا	۹۶
اگر مہمان دعوت کے لئے مکان میں کوئی بات خلافِ شرع دیکھے تو لوٹ آئے	
گوشت اور گھی ملا کر کھانا	۹۷
جب کوئی گوشت پکائے تو شوربہ بہت رکھے	۹۸
لہسن، پیاز اور گندنے کا بیان	
پنیر اور گھی کا بیان	
میووں کا بیان	۱۰۰
اوندھے ہوکر کھانا منع ہے	۱۰۱
كِتَابُ الْاَشْرِبَةِ شرابوں کے بیان میں	۱۰۲
شراب ہر برائی کی کنجی ہے	
جو کوئی دنیا میں شراب پیے اس کو آخرت میں شراب نہیں ملے گی	
شراب کاہے سے بنتی ہے	۱۰۴
شراب میں دس طرح پر لعنت آئی ہے	۱۰۵
شراب کی سوداگری کا بیان	
اخیر زمانہ میں لوگ شراب کے دوسرے نام رکھ کر اس کو پئیں گے	۱۰۶

Marfat.com

عنوان	صفحہ
ہر مسکر حرام ہے	۱۰۷
جس شراب کا کثیر یعنی بہت مقدار نشہ کرے تو اس کا قلیل (یعنی گھونٹ یا ایک قطرہ) بھی حرام ہے	۱۰۸
خلیطین کی ممانعت	
نبیذ پکانے کا اور پینے کا بیان	۱۰۹
شراب کے برتنوں میں نبیذ بنانے کی ممانعت	۱۱۰
ان برتنوں میں نبیذ بنانے کی اجازت	۱۱۱
روغنی مٹکے میں نبیذ بنانے کی ممانعت	۱۱۲
برتن کو ڈھانپ دینا چاہئے	۱۱۳
چاندی کے برتن میں پینا	
تین سانس میں پانی پینا	۱۱۴
مشکوں کا منہ الٹ کر پانی پینا	۱۱۵
مشک کے منہ سے پانی پینا کیسا ہے	۱۱۶
کھڑے ہو کر پانی پینا کیسا ہے	
جب مجلس میں کوئی پانی یا اور کوئی چیز پئے تو اپنے بعد داہنی طرف والے کو دے وہ اپنے داہنی والے کو دے	۱۱۷
پانی کے برتن میں سانس لینا	۱۱۸
گلاس میں پینا (یعنی شیشہ اور کانچ میں)	۱۲۰
کِتَابُ الطِّبِّ	۱۲۱
اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری ایسی جس کا علاج نہ رکھا ہو	۱۲۲
بیمار اگر کسی چیز کے کھانے کی خواہش کرے (بشرطیکہ وہ چیز اس کو مضر نہ ہو)	۱۲۴
پرہیز کا بیان	
کھانا کھانے کے لئے بیمار پر جبر نہ کرنا چاہئے	
ہریرہ کا بیان	۱۲۶
سیاہ دانہ یعنی کلونجی کا بیان	
شہد کا بیان	۱۲۷
کھنبی اور عجوہ (ایک قسم کی کھجور ہے) کا بیان	۱۲۸
سنا اور سنوت کا بیان	۱۲۹
نماز میں شفا ہے	۱۳۰
ناپاک اور خبیث دوا سے علاج کرنے کی ممانعت	
مسہل کی دوا	۱۳۱
گلے پڑنے یا گھنڈی پڑنے کا علاج اور دبانے کی ممانعت	
عرق النساء کی دوا کا بیان	۱۳۲
ذُمّم کا علاج	
جو شخص علاج کرے کسی کا اور طب نہ جانتا ہو	۱۳۳
ذات الجنب کی دوا	
بخار کا بیان	۱۳۴
بخار دوزخ کی بھاپ سے ہے اس کو ٹھنڈا کرو پانی سے	۱۳۵
پچھنے لگانے کا بیان	۱۳۶
پچھنے کس مقام پر لگائے	۱۳۷
کن دنوں میں پچھنے لگائے	۱۳۸
داغ دینا	۱۴۰
داغ لینے کا جواز	۱۴۱
اثمد کا سرمہ لگانا	۱۴۲
جو شخص طاق بار سرمہ لگائے	
شراب سے علاج کرنے کی ممانعت	۱۴۳
قرآن سے دوا کرنا	۱۴۴

Marfat.com

عنوان	صفحہ
مہندی کا بیان	۱۴۴
اونٹ کے پیشاب کا بیان	
اگر برتن میں مکھی گر پڑے	
نظر کا بیان	۱۴۵
نظر کے دم کا بیان	۱۴۶
جن دم جھاڑوں کی اجازت ہے ان کا بیان	۱۴۷
سانپ اور بچھو کے دم کا بیان	۱۴۸
آنحضرت ﷺ نے جو دوسروں کے لئے دم کیا	
اور جو آپؐ کے لئے دم کیا گیا	۱۴۹
بخار سے تعوذ	۱۵۱
دم پڑھ کر پھونکنا	۱۵۲
تعویذ لٹکانا کیسا ہے	۱۵۳
آسیب کا بیان	۱۵۵
قرآن سے شفا حاصل کرنا	۱۵۶
دو دھاری والا سانپ مار ڈالنا چاہئے	
فال نیک لینا اچھا ہے اور بدفالی منع ہے	۱۵۷
جذام کا بیان	۱۵۹
جادو کا بیان	۱۶۰
گھبراہٹ اور نیند کے اچاٹ ہونے	
کا بیان	۱۶۲
کِتَابُ اللِّبَاسِ	۱۶۶
کتاب لباس کی (یعنی کپڑا پہننے کے احکام	
کی)	
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لباسِ مبارک	
کا بیان	
آدمی جب نیا کپڑا پہنے تو کیا کہے	۱۶۹
جس طرح کپڑا پہننا منع ہے	

عنوان	صفحہ
بالوں کا کپڑا پہننا	۱۷۰
سفید کپڑوں کا بیان	
جو شخص اپنا کپڑا (ضرورت سے زیادہ) لٹکا دے	
غرور اور فخر کی وجہ سے	۱۷۲
پائجامہ کہاں تک ہو سکتا ہے	
قمیص پہننے کا بیان	۱۷۴
قمیص کتنی لمبی ہونی چاہئے	
قمیض (کرتہ کی آستین) کتنی چاہئے	
گریبان کی گھنڈیاں کھلی رہنا	
پاجامہ پہننے کا بیان	
عورت کو آنچل کتنا لٹکانا درست ہے	۱۷۵
سیاہ عمامہ کا بیان	۱۷۶
عمامہ کا شملہ پشت پر دونوں مونڈھوں کے بیچ	
میں لٹکانا	
ریشمی کپڑا پہننا منع ہے مرد کے لئے	۱۷۷
جس کو حریر پہننے کی اجازت ہے	۱۷۸
اگر کوٹ حریر کی ہو تو اجازت ہے	
عورتوں کو حریر اور سونا پہننا درست ہے	۱۷۹
سرخ لباس مردوں کو پہننا جائز ہے	۱۸۰
کسم کا رنگ مردوں کے لئے مکروہ ہونا	۱۸۲
زرد رنگ مردوں کو پہننا جائز ہے	۱۸۳
جو چاہے وہ پہن سکتا ہے بشرطیکہ اسراف اور تکبر	
کی راہ سے نہ ہو	
جو شخص شہرت اور ناموری کے لئے کپڑے پہنے	۱۸۴
مردار کے رنگے ہوئے چمڑے کو پہننا	۱۸۵
جو کوئی کہتا ہے مردے کی کھال اور چٹھے سے نفع نہ	
اٹھانا چاہئے	۱۸۶

Marfat.com

عنوان	صفحہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتی کیسی تھی	۱۸۶
جوتی پہننے اور اتارنے کا بیان	۱۸۷
ایک پاؤں میں جوتا پہن کر چلنے کی ممانعت	
کھڑے ہو کر جوتا پہننا	
سیاہ موزے پہننا کیسا ہے	۱۸۸
مہندی کا خضاب	
سیاہ خضاب کرنا	۱۸۹
خضاب	
جس نے خضاب نہیں کیا	۱۹۰
جوڑے اور چوٹیوں کا بیان	۱۹۱
بہت نیچے بال رکھنا مکروہ ہے	۱۹۲
قزع کی ممانعت	
(اس کی تفسیر خود آگے آتی ہے)	
انگشتری کا نقش	۱۹۳
سونے کی انگوٹھی کی ممانعت	
انگوٹھی کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھنا پہننے کی	
حالت میں	۱۹۴
داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہننا	
انگوٹھے میں انگشتری پہننا کیسا ہے	۱۹۵
گھر میں تصویریں لٹکانا	
اگر روندنے یا دبانے کے مقام پر تصویر ہو (یعنی	
ذلت کی جگہ میں)	۱۹۷
سرخ زین پوشوں اور چار جاموں کا بیان	۱۹۸
چیتوں کی کھال پر سواری کرنا (یعنی اس کا زین	
بنانا اگرچہ اس کی کھال دباغت سے پاک ہو	
جاتی ہے لیکن اس پر بیٹھنا متکبرین کی عادت	
ہے لہٰذا منع کیا)	

عنوان	صفحہ
کِتَابُ الْاَدَبِ	۱۹۹
[آداب کا بیان] ۱۲	
ماں باپ سے نیک سلوک کرنا	
جس سے باپ سلوک کرتا ہو بیٹے کو بھی سلوک	
کرنا چاہئے	۲۰۱
باپ کو اولاد سے کیسے برتاؤ کرنا چاہئے خصوصاً	
بیٹیوں سے	۲۰۲
ہمسایہ کا حق	۲۰۴
مہمان کا حق	۲۰۵
یتیم کا حق	۲۰۶
راہ سے کانٹا کوڑا وغیرہ دور کرنا	۲۰۸
پانی کے صدقہ کی فضیلت	۲۰۹
نرمی کا بیان	۲۱۰
لونڈی غلاموں کے ساتھ نیک سلوک کرنا	
سلام کو فاش کرنے کا بیان	۲۱۱
سلام کا جواب دینا	۲۱۲
ذمی کافروں کے سلام کا جواب	
بچوں اور عورتوں کو سلام کرنے کا بیان	۲۱۳
مصافحہ کا بیان (یعنی ہاتھ ملانے کا)	۲۱۴
آدمی دوسرے آدمی کے ہاتھ کو چومے تو کیسا	
ہے	۲۱۵
اندر جانے سے پہلے اجازت لینا	۲۱۶
آدمی سے یوں پوچھنا آپ نے صبح کیسے کی؟	۲۱۷
جب کسی قوم کا عزت والا شخص آئے تو اس کی	
عزت کرنا چاہئے	۲۱۸
چھینک کا جواب	۲۱۹
آدمی اپنے ساتھی کی خاطر داری کرے	

Marfat.com

عنوان	صفحہ
جو شخص کسی مجلس سے کھڑا ہو جائے پھر لوٹ کر آئے تو وہ اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے	۲۲۰
عذر کرنے کا بیان	
مزاح کرنے کا بیان	
سفید بال اکھیڑنا کیسا ہے	
کچھ سایہ اور کچھ دھوپ میں رہنا	۲۲۲
اوندھے منہ لیٹنا منع ہے	
علم نجوم سیکھنا کیسا ہے	۲۲۳
ہوا کو برا کہنے کی ممانعت	
کون سے نام اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں	۲۲۴
برے ناموں کا بیان	۲۲۵
برے نام بدل ڈالنا	
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام اور کنیت جمع کرنا کیسا ہے	۲۲۶
آدمی کا بچہ ہونے سے پہلے کنیت رکھنا	۲۲۷
لقبوں کا بیان	
خوشامد کا بیان	۲۲۸
جس سے مشورہ لیا جائے اس کو ایمانداری کا	
مشورہ دینا چاہئے	۲۲۹
حمام میں جانے کا بیان	
بالصفا پاؤڈر لگانا کیسا ہے	۲۳۰
وعظ کہنا اور قصے بیان کرنا	۲۳۱
شعر کا بیان	۲۳۲
جو اشعار برے ہیں	۲۳۳
چوسر کھیلنے کا بیان	۲۳۴
کبوتر بازی کا بیان	
تنہائی کی کراہت	۲۳۵

عنوان	صفحہ
رات کو سوتے وقت چراغ اور آگ بجھا دینا	۲۳۵
راہ پر ڈیرہ لگانے کی ممانعت	۲۳۶
تین آدمیوں کا ایک جانور پر چڑھنا	
خط لکھ کر اس پر مٹی ڈالنا	
اگر کہیں تین آدمی ہوں تو دو مل کر کانا پھوسی نہ کریں	۲۳۷
کوئی شخص (مجمع میں جیسے بازار یا مسجد میں تیر لے جائے تو اسکا پیکان تھام کر لے جائے اور پیکان لوگوں کی طرف نہ کرے ایسا نہ ہو کہ لگ جائے	
قرآن کی تلاوت کا ثواب	۲۳۸
ذکر الٰہی کا ثواب	۲۴۱
لا الٰہ الا اللہ کہنے کی فضیلت	۲۴۳
اللہ کی حمد کرنے والوں کی فضیلت	۲۴۶
سبحان اللہ کہنے کی فضیلت	۲۴۸
خدا سے استغفار کرنا (یعنی گناہوں کی بخشش مانگنا)	۲۵۰
نیکی کا ثواب	۲۶۲
لاحول ولاقوۃ الا باللہ کی فضیلت	۲۵۳
کِتَابُ الدُّعَاءِ	۲۵۵
دُعا کے آداب	
مجموعہ اسم اعظم برائے اجابتِ دعا	
دعا کی فضیلت	
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا بیان	۲۵۶
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کن چیزوں سے پناہ مانگی ہے	۲۶۰
جامع دعاؤں کا بیان	۲۶۲

Marfat.com

عنوان	صفحہ
عفواور عافیت (تندرستی) کی دعا	۲۶۳
جب کوئی تم میں سے دعا کرے تو پہلے اپنے	
نفس سے شروع کرے	۲۶۴
دعا قبول ہوتی ہے بشرطیکہ جلدی نہ کرے	
آدمی کو یہ نہ کہنا چاہئے اے خدا اگر تو چاہے تو	
مجھ کو بخش دے	
اسم اعظم کا بیان	۲۶۶
اللہ جل جلالہ کے ناموں کا بیان	۲۶۹
ماں باپ کی دعا اولاد کے لئے اور مظلوم	
کی دعا	
دعا میں تکلف کرنا منع ہے	۲۷۱
دعا میں ہاتھ اٹھانا	۲۷۲
صبح وشام آدمی کیا دعا کرے	
جب آدمی سونے کیلئے بچھونے پر جائے	۲۷۵
جب رات کو آنکھ کھل جائے تو کیا دعا	
پڑھے	۲۷۷
سختی اور تکلیف کے وقت کی دعا	
گھر سے نکلتے وقت کیا دعا پڑھے	۲۷۹
گھر میں جاتے وقت کیا دعا پڑھے	۲۸۰
سفر کرتے وقت کیا دعا پڑھے	
بادل اور برسات کے وقت کی دعا	۲۸۱
کسی آفت یا مصیبت والے کو دیکھے تو	
کیا دعا پڑھے (مثلاً جذامی کو یا بیمار کو یا اندھے	
کو)	۲۸۲
کِتَابُ تَعْبِیْرُ الرُّؤْیَاءِ	۲۸۳
خوابوں کی تعبیر کا بیان	
نیک خواب دیکھے یا کوئی اس کے لئے دیکھے	
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنا	۲۸۴
خواب تین طرح کا ہوتا ہے	۲۸۶
جو شخص برا خواب دیکھے	۲۸۷
جو خواب شیطان کے کھیل کا دیکھے وہ کسی سے	
بیان نہ کرے	۲۸۸
خواب کی جیسی تعبیر کہی جائے ویسا ہی ہوتا ہے	
چاہئے کہ دوست کے سامنے بیان کرے	۲۸۹
خواب کی تعبیر کس طرح بیان کی جائے	
جو شخص جھوٹ خواب بیان کرے (یعنی نہ دیکھا	
ہو اور کہے میں نے ایسا دیکھا	۲۹۰
جو شخص جتنا سچا ہو بات کرنے میں اسی قدر اس کا	
خواب بھی سچا ہوگا	
خوابوں کی تعبیر کا بیان	
کِتَابُ الْفِتَنِ	۲۹۸
فتنوں کا بیان	
باب جو کوئی لا الٰہ الا اللہ کہتا ہو اس کو نہ ستانا	۲۹۹
مسلمان کے خون کی عزت	۳۰۱
لوٹنے کی ممانعت	۳۰۲
مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس کا لڑنا کفر ہے	۳۰۳
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا	
میرے بعد کافر نہ ہو جانا ایک دوسرے کی	
گردنیں مار کر	۳۰۴
مسلمان اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہیں (یعنی اس کی	
پناہ میں ہیں)	
اپنی قوم کے لئے تعصب کرنے کا بیان	۳۰۵
بڑی جماعت کے ساتھ رہنا	۳۰۶
اس امت میں جو فتنے ہوں گے ان کا بیان	۳۰۷

Marfat.com

عنوان	صفحہ
فتنے کے وقت حق پر جمے رہنا	۳۱۲
جب دو مسلمان اپنی اپنی تلواریں لے کر ایک	
دوسرے سے لڑیں	۳۱۶
فتنہ میں زبان روکنا	۳۱۷
تنہائی اور گوشہ گیری کا بیان	۳۲۱
جس امر میں شبہ (کہ حلال ہے یا حرام) اس	
سے باز رہنا	۳۲۵
اسلام غربت سے شروع ہوا	۳۲۶
جو فتنوں سے بچنا چاہے	۳۲۷
ہر ایک امت کے کئی فرقے ہونا	
مال کا فتنہ	۳۲۹
باب عورتوں کا فتنہ	۳۳۲
امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا بیان	
(یعنی اچھی بات کرنے بری بات نہ کرنے کا	
حکم)	
اس آیت کا بیان کہ اے ایمان والو تم اپنی فکر کرو	۳۳۹
تم کو دوسرے کی گمراہی ضرر نہ کرے گی جب تم	
ہدایت پر ہو	
گناہوں کی سزا کا بیان	۳۴۱
مصیبت پر صبر کرنے کا بیان	۳۴۳
زمانہ کی سختی کا بیان	۳۴۹
قیامت کی نشانیوں کا بیان	۳۵۲
قرآن اور علم کا اٹھ جانا قیامت کی نشانی ہے	۳۵۵
امانت (یعنی ایمانداری) کا دِلوں سے نکل جانا	۳۵۷
قیامت کی نشانیوں کا بیان	۳۵۹
زمین کے دھنسنے کا بیان	۳۶۱
بیداء کے لشکر کا بیان	۳۶۲

عنوان	صفحہ
دابۃ الارض کا بیان	۳۶۳
مغرب سے سورج نکلنے کا بیان	۳۶۴
دجال اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور یاجوج	
ماجوج کے نکلنے کا بیان	۳۶۵
مہدی علیہ السلام کے نکلنے کا بیان	۳۸۴
بڑی بڑی لڑائیوں کا بیان	۳۸۷
ترک کا بیان	۳۹۱
کِتَابُ الزُّھْدِ	۳۹۳
زُہد (دُنیا سے بے رغبتی) کے ابواب	
باب دُنیا سے بے رغبتی کا بیان	
دُنیا کی فکر کرنا کیسا ہے	۳۹۶
دنیا کی مثال	۳۹۷
جس کی لوگ پرواہ نہ کریں گے	۳۹۹
فقیری کی فضیلت	۴۰۰
فقیروں کا مرتبہ	۴۰۱
فقیروں کے ساتھ بیٹھنے کی فضیلت	۴۰۲
جو بہت مالدار ہیں ان کا بیان	۴۰۵
قناعت کا بیان	۴۰۸
آنحضرت ﷺ کی آل کی زندگی کیونکہ گزری	۴۱۲
اس کا بیان	
آنحضرت ﷺ کی آل کا سونے کیلئے بچھونا کیسا تھا	
آنحضرت ﷺ کے اصحاب کی زندگی	
کیونکر گزری	
عمارت بنانا کیسا ہے	۴۱۴
توکل اور یقین کا بیان	۴۱۵
حکمت کا بیان	۴۱۶
تواضع کا بیان اور کبر کے چھوڑ دینے کا بیان	۴۱۸

Marfat.com

عنوان	صفحہ
شرم کا بیان	۴۱۹
حلم اور بردباری کا بیان	۴۲۱
غم اور رونے کا بیان	۴۲۳
عمل کے قبول نہ ہونے کا ڈر رکھنا	۴۲۵
ریا اور شہرت کا بیان	۴۲۷
حسد کا بیان	۴۲۹
بغاوت اور سرکشی کا بیان	۴۳۰
تقویٰ اور پرہیزگاری کا بیان	
لوگوں کی تعریف کرنا	۴۳۲
نیت کے بیان میں	۴۳۴
انسان کی آرزو اور عمر کا بیان	۴۳۶
نیک کام کو ہمیشہ کرنا (اگرچہ تھوڑا ہی ہو)	
گناہوں کا بیان	۴۴۰
توبہ کا بیان	۴۴۲
موت کا بیان اور اس کے واسطے تیار رہنا	۴۴۵
قبر کا بیان اور مردے کے گل جانے کا بیان	۴۴۹
حشر کا بیان	۴۵۲
حضرت محمد ﷺ کی امت کا حال	۴۵۵
قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی رحمت کی امید	۴۵۹
حوض کوثر کا بیان	۴۶۲
شفاعت کا بیان	۴۶۵
دوزخ کا بیان (اللہ ہم سب مسلمانوں کو اس سے بچائے)	۴۷۱
جنت کا بیان (اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمان کو وہ نصیب کرے)	۴۷۴

Marfat.com


بسم اللہ الرحمن الرحیم
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

Marfat.com

Marfat.com

کِتَابُ الْاَضَاحِی

قربانیوں کا بیان

۱ : بَابُ اَضَاحِیَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ

باب: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کا بیان

تشریح ❁ اضحیۃ جمع ہے اور ضحایا جمع ہے ضحیۃ کی اور اضحیٰ جمع ہے اضحاۃ کی اسی لئے عید قربان کو عید الاضحیٰ کہا جاتا ہے۔

۳۱۲۰: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیِّ الْجَهْضَمِیُّ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ یُحَدِّثُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یُضَحِّیْ بِكَبْشَیْنِ اَمْلَحَیْنِ اَقْرَنَیْنِ وَ یُسَمِّیْ وَ یُكَبِّرُ، وَلَقَدْ رَاَیْتُهٗ یَذْبَحُ بِیَدِهٖ وَاضِعًا قَدَمَهٗ عَلٰی صِفَاحِهِمَا۔

۳۱۲۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کرتے تھے دو مینڈھے سیاہ اور سفید رنگ ملے ہوئے سینگ دار اور بسم اللہ کہتے اور اللہ اکبر (ذبح کے وقت) اور میں نے دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اپنے ہاتھ سے ذبح کرتے اپنا پاؤں اُن کے پٹھے پر رکھ کر۔

۳۱۲۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ عَیَّاشٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ اَبِیْ عَیَّاشٍ الزُّرَقِیِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ ضَحّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ عِیْدٍ بِكَبْشَیْنِ فَقَالَ حِیْنَ وَجَّهَهُمَا اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّ مَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُكِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَ بِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَ لَكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَ اُمَّتِهٖ.

۳۱۲۱: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے دن (یعنی ذی الحجہ کی عید کو) دو مینڈھوں کی قربانی کی اور جس وقت اُن کا منہ قبلے کی طرف کیا تو یہ دعا پڑھی: میں نے اپنا منہ کیا اس ذات کی طرف جس نے پیدا کیا آسمان اور زمین کو اور میں سیدھا مسلمان ہوں اور میں شرک کرنے والوں میں نہیں ہوں۔ بے شک میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور موت سب اللہ ہی کے لئے ہے۔ جو صاحب ہے سارے جہانوں کا اس کا کوئی ساجھی نہیں اور مجھے اسی کا حکم ہوا اور میں سب سے پہلے اس کے تابعداروں میں سے ہوں یا اللہ یہ قربانی تیری ہی طرف سے ہے یعنی تو نے ہی اس کو پیدا کیا اور

Marfat.com

مجھ کو دی اور تیرے ہی واسطے ہے محمدؐ اور اس کی امت کی طرف سے اس قبول فرما۔

تشریح ❁ آپؐ نے دو مینڈھوں کو ذبح کیا۔ ورنہ ایک مینڈھا یا ایک بکری سارے گھر والوں کی طرف سے کافی ہے جیسا آگے آئے گا اس کی وجہ یہ تھی کہ ایک مینڈھا اپنے اور اپنے گھر والوں کی طرف سے ذبح کیا اور دوسرا اپنی امت کی طرف سے۔ اب اور لوگ جو قربانی کریں اُن کو صرف ایک مینڈھا ذبح کرنا کافی ہے اور جس قدر عمدہ اور موٹا تازہ ہو اتنا ہی افضل ہے۔

۳۱۲۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ عَقِيْلٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ ' اِذَا اَرَادَ اَنْ يُضَحِّيَ اشْتَرٰى كَبْشَيْنِ عَظِيْمَيْنِ سَمِيْنَيْنِ اَقْرَنَيْنِ اَمْلَحَيْنِ مَوْجُوْءَيْنِ فَذَبَحَ اَحَدَهُمَا عَنْ اُمَّتِهٖ لِمَنْ شَهِدَ لِلّٰهِ بِالتَّوْحِيْدِ وَ شَهِدَ لَهٗ بِالْبَلَاغِ وَ ذَبَحَ الْاٰخَرَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَ عَنْ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۱۲۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ جب قربانی کا ارادہ کرتے تو دو موٹے مینڈھے لمبے سینگ والے کالے اور سفید رنگ خصوصی خریدتے تھے ایک تو اپنی امت کی طرف سے: ذبح کرتے یعنی اس شخص کی طرف سے جو اللہ کو اکیلا سمجھتا ہے (یعنی توحید کا قائل ہے) اور آپؐ کی پیغمبری کا اقرار کرتا ہے (معلوم ہوا کہ جس نے توحید اور رسالت کو مانا وہ آپ ﷺ کی امت میں داخل ہے گو اور مسائل میں کتنا ہی اختلاف کرتا ہو بشرطیکہ اس کا درجہ کفر تک نہ پہنچا ہو) اور دوسرا مینڈھا محمدؐ اور آل محمدؐ کی طرف سے۔

تشریح ❁ معلوم ہوا کہ میت کی طرف سے قربانی ہو سکتی ہے کذا فی غنیۃ الالمعی تاہم میت کی طرف سے مستقل قربانی کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے اور احتیاط اس میں ہے کہ میت کی طرف سے قربانی کا گوشت اور مساکین کو صدقہ کر دے اور خود نہ کھائے۔ کذا فی تحفۃ الاحوذی، ج ۲، ص ۳۵۴۔ م ع

۲ : بَابُ الْاَضَاحِيْ وَاجِبَةٌ هِيَ اَمْ لَا ؟

قربانی کرنا واجب ہے یا نہیں؟

۳۱۲۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ لَهٗ سَعَةٌ وَلَمْ يُضَحِّ فَلَا يَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا۔

۳۱۲۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو طاقت ہو (یعنی اتنی دولت اس کے پاس ہو) اور وہ قربانی نہ کرے تو وہ ہماری مسجد میں نہ آئے۔

تشریح ❁ اس کو احمد نے بھی نکالا اور حاکم نے کہا وہ صحیح ہے۔ حافظ نے فتح میں کہا اس کے راوی ثقہ ہیں ماسوائے عبداللہ بن عیاش کے کہ وہ مختلف فیہ ہیں۔ لیکن اختلاف ہے کہ اس کا موقوف ہونا صحیح ہے یا مرفوع ہونا۔ طحاوی نے کہا اس کا موقوف ہونا صواب ہے یعنی زیادہ ٹھیک ہے یہ ایک دلیل ہے قربانی واجب کہنے والوں کی جیسے ربیعہ اور اوزاعی اور ابو حنیفہ اور لیث اور بعض مالکی کا قول ہے اور جمہور کہتے ہیں وہ سنت ہے واجب نہیں ہے اور روضہ میں وجوب کے قول کو ترجیح دی ہے تو اہل حدیث کا یہی مذہب ہوگا مگر صرف ایک جانور سارے گھر والوں کو کافی ہے ہر ایک شخص کی طرف سے ضروری نہیں جیسے حنفیہ نے خیال کیا ہے۔

۳۱۲۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ

۳۱۲۴: ابن سیرین نے کہا میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ

Marfat.com

عَيَّاشٍ ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ سَاَلْتُ ابْنُ عُمَرَ عَنِ الضَّحَايَا اَوَاجِبَةٌ هِيَ؟ قَالَ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهُ وَالْمُسْلِمُوْنَ مِنْ بَعْدِهٖ وَجَرَتْ بِهِ السُّنَّةُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا اسْمَاعِيْلُ ابْنُ عَيَّاشٍ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ ثَنَا جَبَلَةُ ابْنُ سُحَيْمٍ قَالَ سَاَلْتُ ابْنُ عُمَرَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ سَوَاءً۔

تعالیٰ عنہما سے پوچھا کیا قربانی واجب ہے؟ انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی اور مسلمان نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی اور مسلمانوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قربانی کی اور یہ سنت جاری رہی۔ دوسری روایت حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی ایسی ہی ہے۔

تشریح ❁ اس سے یہ نہیں نکلتا کہ قربانی واجب نہیں بلکہ سلف کا یہی طریقہ تھا کہ احتیاط کی راہ سے یوں ہی کہہ دیتے یہ کام حضرتؐ نے کیا ہے پس تم بھی کرو۔ تصریح نہ کرتے اس کے وجوب کی اور اگر قربانی واجب نہ ہوتی تو ابن عمرؓ یہ کہہ دیتے کہ وہ واجب نہیں ہے اگر بالفرض عدم وجوب والے اس سے دلیل بھی لیں تو ہم کہیں صحابی کے قول سے وجوب باطل نہیں ہوسکتا۔

۳۱۲۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ رَمْلَةَ عَنْ مِخْنَفِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ كُنَّا وُقُوْفًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِعَرَفَةَ فَقَالَ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ عَلٰى كُلِّ اَهْلِ بَيْتٍ فِیْ كُلِّ عَامٍ اُضْحِيَّةً وَعَتِيْرَةً۔ اَتَدْرُوْنَ مَا الْعَتِيْرَةُ هِيَ الَّتِیْ يُسَمِّيْهَا النَّاسُ الرَّجَبِيَّةَ۔

۳۱۲۵: حضرت مخنف بن سلیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ٹھہرے ہوئے تھے عرفہ کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو ہر گھر والوں پر ہر سال میں ایک قربانی ہے اور ایک عتیرہ ہے تم جانتے ہو عتیرہ کیا ہے؟ عتیرہ وہ ہے جسے لوگ رجب کی قربانی کہتے ہیں۔

تشریح ❁ یہ پہلے واجب تھی شروع اسلام میں پھر رجب کی قربانی منسوخ ہوگئی۔ دوسری حدیث میں ہے کہ عتیرہ کوئی چیز نہیں ہے اب نہیں رہی مگر عید کی قربانی اس حدیث سے بھی وجوب نکلتا ہے اس کو احمد اور ابوداؤد اور نسائی نے بھی نکالا لیکن اس کی اسناد میں ابو رملہ مجہول ہے اور وجوب والے اس سے بھی دلیل لیتے ہیں فصل لربّكَ وَانْحَر کیونکہ امر وجوب کے لئے ہے مخالف کہتے ہیں کہ آیت کا یہ مطلب ہے کہ نحر اللہ کے لئے کر یعنی سوا خدا کے اور کسی کے لئے نحر نہ کر جیسے مشرکین بت پوجنے والے بتوں کے نام پر نحر کیا کرتے تھے اس سے منع کیا اس سے عید کی قربانی کا وجوب نہیں نکلتا ایک اور حدیث ہے جندب کی جو آگے آئے گی وہ بھی وجوب کی دلیل ہے اور عدم وجوب والے جابر کی حدیث سے دلیل لیتے ہیں اس میں پہلے کی آنحضرت ﷺ نے قربانی کی اپنی امت کے اُن لوگوں کی طرف سے جنہوں نے قربانی نہیں کی ایک مینڈھے کی اس کو نکالا احمد اور ابوداؤد اور ترمذی نے اور طبرانی وغیرہ نے باسناد حسن ابورافع سے ایسا ہی نکالا لیکن یہ عدم وجوب پر دلالت نہیں کرتا اس لئے کہ مراد اس میں وہ لوگ ہیں جن کو قربانی کی قدرت نہیں ان پر وجوب کا کوئی قائل نہیں اور یہ حدیث کہ مجھ کو قربانی کا حکم ہوا اور تم پر فرض نہیں ضعیف ہے اس کی اسناد میں وہ شخص ہے جس کی طرف کذب کی نسبت ہے تو اس سے دلیل لینا صحیح نہیں۔ الروضۃ للنوی

۳ : بَابُ ثَوَابِ الْاُضْحِيَةِ

باب: قربانی کا ثواب

۳۱۲۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ الدِّمَشْقِیُّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ الْمُثَنّٰى عَنْ هِشَامِ بْنِ

۳۱۲۶: ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ نے فرمایا: آدمی نے یوم النحر میں (یعنی دس ذی الحجہ کو) کوئی عمل ایسا

Marfat.com

عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَمِلَ ابْنُ آدَمَ يَوْمَ النَّحْرِ عَمَلًا اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ هِرَاقَةَ دَمٍ وَاَنَّهٗ لَيَاتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقُرُوْنِهَا وَاَظْلَافِهَا وَ اَشْعَارِهَا وَ اِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بِمَكَانٍ قَبْلَ اَنْ يَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ فَطِيْبُوْا بِهَا نَفْسًا۔

نہیں کیا جو اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہو اس کے لئے خون بہانے سے (یعنی قربانی سے زیادہ اس دن کوئی عمل خدا کو محبوب نہیں) اور قربانی کا جانور قیامت کے دن (زندہ ہوکر) آئے گا اپنے سینگ، کھر، بالوں سمیت (یعنی جوں کا توں) اور خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ کے پاس ایک درجہ حاصل کرتا ہے تو خوش کرو قربانی سے اپنے دل کو (یعنی قربانی سے بڑے ثواب کی امید رکھو)

۳۱۲۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ ثَنَا آدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ ثَنَا سَلَّامُ بْنُ مِسْكِيْنٍ ثَنَا عَائِذُ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ دَاوٗدَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا هٰذِهِ الْاَضَاحِيُّ؟ قَالَ سُنَّةُ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ قَالُوْا فَمَا لَنَا فِيْهَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ قَالُوْا فَالصُّوْفُ ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ مِنَ الصُّوْفِ حَسَنَةٌ۔

۳۱۲۷: حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ کے اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ان قربانیوں سے کیا فائدہ ہے؟ آپؐ نے فرمایا: تمہارے باپ حضرت ابراہیمؑ کی سنت ہے (یعنی ان کا طریقہ ہے) لوگوں نے کہا پھر ہم کو ان میں کیا ملے گا؟ (یعنی ابراہیم کے طریق پر چلنے سے ہمارا کیا فائدہ ہوگا) آپؐ نے فرمایا: جتنے بال قربانی کی بکری میں ہوں گے ہر ایک بال کے بدل ایک نیکی ملے گی لوگوں نے عرض کیا اور بھیڑ میں یا رسول اللہؐ۔ آپؐ نے فرمایا: بھیڑ میں بھی ہر ایک بال کے عوض ایک نیکی ملے گی۔

۴: بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْاَضَاحِيْ

باب: کون سے جانور کی قربانی مستحب ہے

۳۱۲۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِكَبْشٍ اَقْرَنَ فَحِيْلَ يَاكُلُ فِيْ سَوَادٍ وَيَمْشِيْ فِيْ سَوَادٍ وَ يَنْظُرُ سَوَادٍ۔

۳۱۲۸: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے قربانی کی ایک مینڈھے کی جو سینگ دار لمبے سینگ والا نر تھا اس کا منہ کالا تھا اور پاؤں بھی کالے تھے اور آنکھوں کے گرد بھی سیاہی تھی (باقی بدن سفید یعنی چت کبرا تھا ایسا مینڈھا تیار اور فربہ چن کر قربانی کرنا افضل ہے)

۳۱۲۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مَيْسَرَةَ بْنِ حَلْبَسٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ اَبِيْ سَعِيْدٍ الزُّرَقِيِّ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اِلَى شِرَاءِ الضَّحَايَا۔

قَالَ يُوْنُسُ فَاَشَارَ اَبُوْ سَعِيْدٍ اِلَى كَبْشٍ اَدْغَمَ لَيْسَ بِالْمُرْتَفِعِ وَلَا الْمُتَّضِعِ فِيْ جِسْمِهٖ فَقَالَ

۳۱۲۹: یونس بن میسرہ بن حلبس سے روایت ہے، میں ابو سعید زرقی کے ساتھ نکلا جو صحابی تھے، آنحضرت ﷺ کی قربانیاں خریدنے کو یونس نے کہا ابو سعید نے ایک مینڈھے کی طرف اشارہ کیا اُس میں کچھ سیاہی تھی اُس کی ٹھوڑی اور پٹھے میں وہ اونچا نہ تھا اور نہ بہت پست تھا اپنے جسم میں۔ ابو سعید نے کہا میرے لئے یہ مینڈھا خرید لے انہوں نے گویا اس کو مشابہ سمجھا

Marfat.com

لِيْ اشْتَرِلِيْ هٰذَا كَاَنَّهٗ شَبَّهَهٗ بِكَبْشِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ۔

اُس مینڈھے کے جو آنحضرت ﷺ نے قربان کیا تھا۔

تشریح ❁ سبحان اللہ صحابہ کا اتباع کہ قربانی خریدنے میں بھی ویسا ہی جانور ڈھونڈتے جیسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا۔

۳۱۳۰: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا اَبُوْ عَائِذٍ اَنَّهٗ سَمِعَ سُلَيْمَ ابْنَ عَامِرٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ خَيْرُ الْكَفَنِ الْحُلَّةُ وَ خَيْرُ الضَّحَايَا الْكَبْشُ الْاَقْرَنُ۔

۳۱۳۰: حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: بہترین کفن وہ ہے کہ جوڑا ہو (یعنی ازار اور چادر) اور بہتر قربانی وہ ہے جو مینڈھا ہو بڑے سینگ والا۔

۵ : بَابُ عَنْ كَمْ تُجْزِئُ الْبَدَنَةُ وَالْبَقَرَةُ

باب: اونٹ اور گائے کتنے آدمیوں کی طرف سے کافی ہو سکتی ہے

۳۱۳۱: حَدَّثَنَا هَدِيَّةُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ اَنْبَاَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى اَنْبَاَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ عِلْبَاءَ بْنِ اَحْمَرَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ فَحَضَرَ الْاَضْحٰى فَاشْتَرَكْنَا فِي الْجَزُوْرِ عَنْ عَشْرَةٍ وَالْبَقَرَةِ عَنْ سَبْعَةٍ۔

۳۱۳۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سفر میں۔ اتنے میں ذی الحجہ کی عید آئی اور ہم شریک ہو گئے قربانی میں اونٹ میں دس آدمی اور گائے میں سات آدمی۔

تشریح ❁ اسحاق بن راہویہ کا یہی قول ہے لیکن اور علماء کے نزدیک اونٹ میں بھی سات آدمیوں سے زیادہ شریک نہیں ہو سکتے اور دلیل ان کی جابر کی حدیث ہے جو آگے آتی ہے وہ کہتے ہیں یہ حدیث منسوخ ہے اور نسخ کی کوئی دلیل نہیں ہے جب تک تاریخ معلوم نہ ہو۔

۳۱۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَحَرْنَا بِالْحُدَيْبِيَةِ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ۔

۳۱۳۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نے حدیبیہ میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ اونٹ کو نحر کیا سات آدمیوں کی طرف سے اور گائے کو بھی سات آدمیوں کی طرف سے۔

تشریح ❁ اصل میں اضحیہ میں تو دس شرکت کر سکتے ہیں مگر ہدی میں سات ہی شرکت کریں۔

۳۱۳۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ ذَبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَمَّنِ اعْتَمَرَ مِنْ نِسَائِهٖ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بَقَرَةً بَيْنَهُنَّ۔

۳۱۳۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے اپنی بیبیوں کی طرف سے جنہوں نے عمرہ کیا تھا حجۃ الوداع میں (اس کے بعد حج یعنی تمتع کیا تھا) قربانی کی ایک گائے کی ان سب کی طرف سے۔

۳۱۳۴: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ اَبِيْ حَاضِرٍ الْاَزْدِيِّ عَنِ ابْنِ

۳۱۳۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے اونٹ کم ہو گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تو

Marfat.com

عَبَّاسٍ قَالَ قَلَّتِ الْاِبِلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَنْحَرُوا الْبَقَرَ۔

آپ ﷺ نے حکم دیا گائے کے ذبح کرنے کا سات آدمیوں کی طرف سے۔

۳۱۳۵: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ الْمِصْرِيُّ اَبُوْ طَاهِرٍ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنْبَاَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ نَحَرَ عَنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بَقَرَةً وَاحِدَةً۔

۳۱۳۵: ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آل محمد ﷺ کی طرف سے ایک گائے نحر کی حجۃ الوداع میں۔

۶: بَابُ كَمْ تُجْزِئُ مِنَ الْغَنَمِ عَنِ الْبَدَنَةِ

باب: ایک اونٹ کتنی بکریوں کے برابر ہوتا ہے

۳۱۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ عَلَيَّ بَدَنَةً وَ اَنَا مُوْسِرٌ بِهَا وَ لَا اَجِدُهَا فَاَشْتَرِيْهَا فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ اَنْ يَبْتَاعَ سَبْعَ شِيَاهٍ فَيَذْبَحَهُنَّ۔

۳۱۳۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور بولا میرے اوپر ایک اونٹ ہے اور میں قدرت رکھتا ہوں اس پر لیکن اونٹ نہیں ملتا تا کہ میں اس کو خرید کروں۔ آپؐ نے اس کو حکم دیا کہ سات بکریاں خرید کر کے ذبح کرے۔

تشریح ✿ تو ایک اونٹ برابر ہے سات بکریوں کے اس سے بھی یہ نکلتا ہے کہ اونٹ میں سات آدمیوں تک شریک ہو سکتے ہیں' یعنی سات گھر والے جیسے اوپر گزرا کہ اہل حدیث کے نزدیک ہر گھر پیچھے ایک بکری کافی ہے قربانی کے لئے۔

۳۱۳۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا الْمُحَارِبِيُّ وَ عَبْدُ الرَّحِيْمِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ مَسْرُوْقٍ وَ ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ نَحْنُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ مِنْ تِهَامَةَ فَاَصَبْنَا اِبِلًا وَ غَنَمًا فَعَجِلَ الْقَوْمُ فَاَغْلَيْنَا الْقُدُوْرَ قَبْلَ اَنْ يُقْسَمَ فَاَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ فَاَمَرَ بِهَا فَاُكْفِئَتْ ثُمَّ عَدَلَ الْجَزُوْرَ بِعَشَرَةٍ مِنَ الْغَنَمِ۔

۳۱۳۷: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ذوالحلیفہ میں تہامہ کے ملک میں تو ہم نے لوٹ میں پایا اونٹوں اور بکریوں کو لوگوں نے جلدی کی (ان کا گوشت کاٹنے میں) اور ہم نے ہانڈیوں کو چڑھا دیا تقسیم سے پہلے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور حکم کیا وہ ہانڈیاں الٹ دی گئیں (اور گوشت پھینک دیا اس لئے کہ تقسیم سے پہلے غنیمت کا مال صرف کرنا درست نہیں) پھر ایک اونٹ دس بکریوں کے برابر سمجھا گیا۔

تشریح ✿ اس سے یہ نہیں نکلتا کہ قربانی میں ایک اونٹ دس بکریوں کے برابر ہے یعنی ایک اونٹ میں دس آدمی شریک ہو سکتے ہیں۔ اسحاق بن راہویہ کا قول ہے بلکہ یہ خاص تھا اس موقع سے شاید وہاں کے اونٹ بڑے اور طیار رہوں گے بکریاں چھوٹی ہوں گی تو آپ نے ایک اونٹ کو دس بکریوں کے برابر رکھا۔

83853

Marfat.com

۷: بَابُ مَا تُجْزِئُ مِنَ الْاَضَاحِیْ

۳۱۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَنَا اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ اَبِی الْخَیْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ الْجُهَنِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهُ غَنَمًا فَقَسَمَهَا عَلٰی اَصْحَابِهٖ ضَحَایَا فَبَقِیَ عَتُوْدٌ فَذَکَرَهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِهٖ اَنْتَ۔

باب: کون سا جانور قربانی کے لیے کافی ہے

۳۱۳۸: حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بکریاں دیں (قربانی کی انہوں نے بانٹ دی اپنے ساتھیوں کو اور ایک عتود رہ گیا (یعنی ایک سال کا بکری کا بچہ) انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اسی کی قربانی کر۔

تشریح ❁ بیہقی کی روایت میں ہے تیرے بعد پھر کسی کو یہ جائز نہ ہوگا اس کا اسناد صحیح ہے جمہور علماء اور اہل حدیث کا یہ مذہب ہے کہ بکری دو برس سے کم کی قربانی میں نہیں کیونکہ ابو بردہؓ کی حدیث میں ہے صحیحین میں مَیں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے پاس ایک جذعہ ہے بکری کا جس کو میں نے گھر میں پالا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: تو اسی کو ذبح کر اور تیرے سوا اور کسی کو یہ کافی نہ ہوگا اور جذعہ وہ ہے جو ایک سال کا ہو گیا ہو لیکن دو سال سے کم ہو لیکن بھیڑ کا جذعہ درست ہے جمہور علماء اور اہل حدیث کے نزدیک احمد اور ترمذی نے ابو ہریرہؓ سے نکالا مرفوعاً اچھی قربانی ہے بھیڑ کا جذعہ لیکن بکری کا جذعہ تو وہ بالاتفاق جائز نہیں ہے یہ نووی نے نقل کیا حاصل یہ ہے کہ اونٹ اور گائے اور بکری دو برس سے کم کی درست نہیں۔

۳۱۳۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرٰهِیْمَ الدِّمَشْقِیُّ ثَنَا اَنَسُ بْنُ عِیَاضٍ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ یَحْیٰی مَوْلَی الْاَسْلَمِیِّیْنَ عَنْ اُمِّهٖ قَالَتْ حَدَّثَتْنِیْ اُمُّ بِلَالٍ بِنْتُ هِلَالٍ عَنْ اَبِیْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ یَجُوْزُ الْجَزَعُ مِنَ الضَّاْنِ اُضْحِیَّةً۔

۳۱۳۹: حضرت ہلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جائز ہے جذعہ بھیڑ کا قربانی میں (کیونکہ بھیڑ کا جذعہ بڑا ہوتا ہے' بہ نسبت بکری کے اس حدیث کو احمد اور بیہقی اور طبرانی نے بھی نکالا۔

۳۱۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاَنَا الثَّوْرِیُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ کُلَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ کُنَّا مَعَ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ یُقَالُ لَهٗ مُجَاشِعٌ مِنْ بَنِیْ سُلَیْمٍ فَعَزَّتِ الْغَنَمُ فَاَمَرَ مُنَادِیًا فَنَادَی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ یَقُوْلُ اِنَّ الْجَذَعَ یُوْفِیْ مِمَّا تُوْفِیْ مِنْهُ الثَّنِیَّةُ۔

۳۱۴۰: حضرت عاصم بن کلیب نے اپنے باپ سے روایت کیا ہم ایک صحابی کے ساتھ تھے جس کا نام مجاشع تھا۔ بنی سلیم میں سے تو بکریوں کی قلت ہوئی انہوں نے ایک منادی کو حکم کیا اس نے پکارا کہ آنحضرت ﷺ فرماتے تھے بھیڑ میں سے جذع اس کام پر آتا ہے جس کام میں دو برس کی بکری کافی ہوتی ہے (یعنی قربانی کے لئے)

۳۱۴۱: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ حَیَّانَ ثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنْبَاَنَا زُهَیْرٌ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَذْبَحُوْا اِلَّا مُسِنَّةً اِلَّا اَنْ یَعْسُرَ

۳۱۴۱: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مت ذبح کرو مگر مسنہ (یعنی دو برس کا جانور) مگر جس وقت تنگی ہو تم پر تو بھیڑ کا جذعہ

Marfat.com

عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوا جَزَعَةً مِنَ الضَّانِ۔ ذبح کرو۔

تشریح ❁ جمہور کے نزدیک جذع ضان کی قربانی جائز ہے اور سلف کی ایک جماعت کے نزدیک جائز نہیں ہے۔ ابن حزم نے اس کو جائز کہنے والوں کا خوب رَد کیا ہے۔ حضرت ابن عمرؓ کا بھی یہی قول ہے اور حضرت جابرؓ کی حدیث میں ہے "لا تذبحوا الامسنته" کہ مسنہ ہی ذبح کرو مگر جمہور نے اس کو فضل و استحباب پر حمل کیا ہے مگر یہ بہتر ہے کہ مسنہ نہ ملنے کی صورت میں ذبح کرے ورنہ نہیں۔

٨ : بَابُ مَا يُكْرَهُ اَنْ يُّضَحّٰى بِهٖ

باب: قربانی میں کون سا جانور مکروہ ہے

۳۱۴۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُضَحّٰى بِمُقَابَلَةٍ اَوْ مُدَابَرَةٍ اَوْ شَرْقَاءَ اَوْ خَرْقَاءَ اَوْ جَدْعَاءَ۔

۳۱۴۲: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے منع کیا اس جانور کی قربانی سے جس کا کان آگے سے کٹا ہو یا پیچھے سے یا اس کا کان چیرا ہو یا کان میں روزن ہو یا اس کا کان یا ہونٹ کٹا ہوا ہو۔

۳۱۴۳: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجَيَّةَ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْاُذُنَ۔

۳۱۴۳: جناب امیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم کیا کہ ہم آنکھ اور کان کو غور سے دیکھیں (قربانی کے جانور میں کہ یہ اعضاء سب سلامت ہیں یا نہیں)

۳۱۴۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ اَبِىْ عَدِيٍّ وَاَبُو الْوَلِيْدِ قَالُوْا ثَنَا شُعْبَةُ ، سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ فَيْرُوْزٍ قَالَ قُلْتُ لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حَدِّثْنِىْ بِمَا كَرِهَ اَوْ نَهٰى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَضَاحِيِّ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ هٰكَذَا بِيَدِهٖ وَ يَدِىْ اَقْصَرُ عَنْ يَدِهٖ اَرْبَعٌ لَا تُجْزِئُ فِى الْاَضَاحِيِّ الْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا وَالْمَرِيْضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا وَالْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ظَلَعُهَا وَالْكَسِيْرَةُ الَّتِىْ لَا تُنْقِىْ قَالَ فَاِنِّىْ اَكْرَهُ اَنْ يَّكُوْنَ نَقْصٌ فِى الْاُذُنِ قَالَ فَمَا كَرِهْتَ مِنْهُ فَدَعْهُ وَ لَا تُحَرِّمْهُ عَلٰى اَحَدٍ۔

۳۱۴۴: عبید بن فیروز نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہا مجھ سے بیان کر، جن قربانیوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکروہ جانا یا اُن سے منع کیا۔ براء نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور میرا ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے چھوٹا ہے تو فرمایا چار جانور قربانی میں درست نہیں ہیں: ایک تو کانا جس کا کانا پن کھلا ہوا ہو، دوسرے بیمار جس کی بیماری کھلی ہوئی ہو، تیسرے لنگڑا جس کا لنگڑا پن کھلا ہوا ہو، چوتھی دبلی جس کی ہڈیوں میں مغز (گودا) نہ رہا ہو۔ عبید نے کہا میں برا جانتا ہوں اس جانور کو بھی جس کے کان میں نقص ہو۔ براء نے کہا جس جانور کو تو برا سمجھے اس کو چھوڑ دے لیکن دوسرے کو منع نہ کر اس کے لینے سے۔

تشریح ❁ امام ترمذی لکھتے ہیں اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے کہ جس قربانی میں عیوب اربعہ ہوں ان کی قربانی جائز نہیں ہے۔ اس حدیث کو احمد اور اصحاب سنن نے بھی نکالا ترمذی اور حاکم اور ابن حبان نے بھی اور صحیح کہا ابن حبان نے۔

Marfat.com

۳۱۴۵: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّهٗ ذَكَرَ اَنَّهٗ سَمِعَ جُرَيَّ بْنَ كُلَيْبٍ يُحَدِّثُ اَنَّهٗ سَمِعَ عَلِيًّا يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى اَنْ يُضَحّٰى بِاَعْضَبِ الْقَرْنِ وَالْاُذُنِ۔

۳۱۴۵: جناب امیر سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سینگ ٹوٹے اور کن کٹے سے۔

تشریح ❁ لیکن جس جانور کا سینگ اُگا ہی نہ ہو وہ درست ہے اسی طرح اگر کان نصف سے کم کٹا ہو تو ابوحنیفہ نے اس کو جائز رکھا ہے پر حدیث مطلق ہے اور حدیث کا اتباع بہتر ہے اور احمد اور ابوداود اور حاکم اور بخاری نے تاریخ میں نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مصفرہ (جس کا کان کاٹا گیا ہو) سے اور مستاصلہ (جس کا سینگ ٹوٹا ہو) اور بخقاء سے (جس کی آنکھ میں نقص ہو) اور مشیعہ سے (جو اور بکریوں کے ساتھ چل نہ سکے ضعف اور لاغری سے) اور کسیرہ سے (جس کی ہڈیوں میں مغز نہ رہا ہو)

۹: بَابُ مَنِ اشْتَرَى اُضْحِيَّةً صَحِيْحَةً فَاَصَابَهَا عِنْدَهٗ شَيْءٌ

باب: ایک شخص نے قربانی کا اچھا جانور خریدا پھر اس پر کچھ آفت آئی

۳۱۴۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ اَبُوْ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَرَظَةَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ ابْتَعْنَا كَبْشًا نُضَحِّيْ بِهٖ فَاَصَابَ الذِّئْبُ مِنْ اَلْيَتِهٖ اَوْ اُذُنِهٖ فَسَاَلْنَا النَّبِيَّ ﷺ فَاَمَرَنَا اَنْ نُضَحِّيَ بِهٖ۔

۳۱۴۶: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نے ایک مینڈھا خریدا قربانی کے لئے پھر بھیڑیا اس کے سرین اور کان کاٹ کر لے گیا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی قربانی کرو۔

تشریح ❁ اس کو نکالا احمد اور بیہقی نے بھی لیکن اس کے اسناد میں جابر جعفی سخت ضعیف ہے اور محمد بن قرظہ بھی مجہول ہے اور علماء نے کہا ہے کہ اگر قربانی کے جانور پر خریدنے کے بعد آفت آئے تو اس کو بدلنا ضروری ہے۔

۱۰: بَابُ مَنْ ضَحّٰى بِشَاةٍ عَنْ اَهْلِهٖ

باب: سارے گھر والوں کی طرف سے ایک بکری قربانی کے لئے کافی ہے

۳۱۴۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ ثَنَا بْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيَّادٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيَّ كَيْفَ كَانَتِ الضَّحَايَا فِيْكُمْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِيْ عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ يُضَحِّيْ بِالشَّاةِ عَنْهُ وَ عَنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ فَيَاْكُلُوْنَ وَ يُطْعِمُوْنَ ثُمَّ تَبَاهَى النَّاسُ فَصَارَ كَمَا تَرٰى۔

۳۱۴۷: عطاء بن یسار سے روایت ہے میں نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے پوچھا تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کیسی قربانی کرتے تھے انہوں نے کہا آپ کے زمانہ میں ہر آدمی اپنے اور اپنے گھر والوں کی طرف سے ایک بکری قربانی کرتا پھر وہ سب اس میں سے کھاتے اور کھلاتے (فقیروں اور دوستوں کو) لیکن اس کے بعد لوگ فخر کرنے لگے قربانی میں اب تو یہ حال ہے جیسے تو دیکھتا ہے۔

تشریح ❁ کہ ایک گھر میں دس آدمی ہیں تو دس بکرے قربانی کرتے ہیں اور امیر امراء تو ایک ایک شخص کی طرف سے دس

Marfat.com

دس بکرے کرتے ہیں یہ اسراف اور تکبر ہے اور جو عبادت خلاف سنت اور فخر کی راہ سے کی جائے اس میں بجائے ثواب کے عذاب کا ڈر ہے۔ عمدہ بات یہی ہے کہ سنت کے مطابق ہر گھر پیچھے ایک بکری قربانی کی جائے گو حنفیہ اس کو جائز نہیں جانتے۔

۳۱۴۸: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ جَمِيْعًا عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ بَيَانٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ اَبِيْ سَرِيْحَةَ قَالَ حَمَلَنِيْ اَهْلِيْ عَلَى الْجَفَاءِ بَعْدَمَا عَلِمْتُ مِنَ السُّنَّةِ كَانَ اَهْلُ الْبَيْتِ يُضَحُّوْنَ بِالشَّاةِ وَالشَّاتَيْنِ وَالْاٰنَ يُبَخِّلُنَا جِيْرَانُنَا۔

۳۱۴۸: ابوسریحہ سے روایت ہے ہمارے گھر والوں نے ہم کو مجبور کیا خلافِ سنت کام پر اس کے بعد جب ہم عمل کرتے تھے سنت پر پہلے یہ حال تھا کہ ایک گھر والے بکری یا دو بکریوں کی قربانی کرتے (اگر لوگ زیادہ ہوتے) اور اب اگر ہم ایسا کرتے ہیں تو ہمارے ہمسائے ہم کو بخیل کہتے ہیں۔

تشریح ۞ تو اُن کے طعنہ کے ڈر سے خلافِ سنت بہت سی بکریاں قربانی کرنی پڑتی ہیں لیکن خدا کے خاص بندے کسی کے طعن و تشنیع سے نہیں ڈرتے اور سنت کے موافق فی گھر ایک بکری ذبح کرتے ہیں۔

۱۱: بَابُ مَنْ اَرَادَ اَنْ يُضَحِّيَ فَلَا يَاْخُذْ فِي الْعَشْرِ مِنْ شَعْرِهٖ وَ اَظْفَارِهٖ

باب: جو شخص قربانی کرنا چاہتا ہو وہ ذی الحجہ کی پہلی تاریخ سے دسویں تک اپنے بال اور ناخن نہ کتروائے

تشریح ۞ یہ حکم استحباباً ہے شافعی اور ان کے اصحاب کے نزدیک اور سعید بن المسیب اور ربیعہ اور احمد اور اسحاق اور داؤد اور اصحاب حدیث نے کہا کہ حرام ہے اس پر بال کترنا یا ناخن اُن دس دنوں میں جب تک قربانی سے فارغ نہ ہو اور ابوحنیفہ نے کہا جائز ہے۔

۳۱۴۹: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَمَّالُ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَ اَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يُضَحِّيَ فَلَا يَمَسَّ مِنْ شَعَرِهٖ وَ لَا بَشَرِهٖ شَيْئًا۔

۳۱۴۹: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب ذی الحجہ کا چاند ہو جائے اور تم میں سے کسی کا ارادہ قربانی کا ہو تو اپنے بال اور بدن میں سے کچھ نہ لے۔

تشریح ۞ جب تک قربانی نہ کرے یہ حدیث دلیل ہے امام احمد اور اہلحدیث کی۔

۳۱۵۰: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ بَكْرٍ الضَّبِّيُّ اَبُوْ عَمْرٍو ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ اِبْرٰهِيْمَ ثَنَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ وَ يَحْيَى بْنُ كَثِيْرٍ قَالُوْا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ رَاٰى مِنْكُمْ هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ

۳۱۵۰: اُن المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص تم میں سے ذی الحجہ کا چاند دیکھے اور وہ قربانی کرنا چاہتا ہو تو اپنے بال اور ناخن نہ کترائے۔

Marfat.com

فَاَرَادَ اَنْ يُضَحِّيَ فَلَا يَقْرَبَنَّ لَهٗ شَعَرًا وَ لَا ظُفُرًا۔

۱۲: بَابُ النَّهْيِ عَنْ ذَبْحِ الْاُضْحِيَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ

باب: نماز سے پہلے جانور قربانی کا ذبح کرنا منع ہے

۲۱۵۱: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا ذَبَحَ يَوْمَ النَّحْرِ يَعْنِيْ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ اَنْ يُعِيْدَ۔

۳۱۵۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے بقرعید کے دن نماز سے پہلے قربانی کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دوبارہ قربانی کرنے کا حکم دیا۔

تشریح ❁ ابن قیم نے کہا صریح حدیثیں وارد ہیں اس میں کہ نماز سے پہلے ذبح ہوگا وہ کافی نہ ہوگا خواہ نماز کا وقت آ گیا ہو یا نہ آ گیا ہو اور یہی اللہ کا دین ہے جس کو ہم اختیار کرتے ہیں اور اس کے خلاف باطل اور مراد نماز سے امام کی نماز ہے عیدگاہ میں یا مسجد میں اگر امام نہ ہو تو ہر شخص اپنی نماز کے بعد ذبح کرے۔ اسی طرح جب امام بے نماز ہو جیسے ہمارے زمانہ میں مسلمانوں کے بادشاہ ہیں۔

۳۱۵۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدُبٍ الْبَجَلِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ شَهِدْتُ الْاَضْحٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَبَحَ اُنَاسٌ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ مِنْكُمْ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيُعِدْ اُضْحِيَتَهٗ وَ مَنْ لَا فَلْيَذْبَحْ عَلٰى اِسْمِ اللّٰهِ۔

۳۱۵۲: حضرت جندب بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں موجود تھا عیدالاضحیٰ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو چند لوگوں نے نماز سے پہلے ذبح کر لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے نماز سے پہلے ذبح کیا وہ دوبارہ قربانی کرے اور جس نے ابھی ذبح نہیں کیا وہ ذبح کرے اللہ کے نام پر۔

۳۱۵۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عُوَيْمِرِ بْنِ اَشْقَرَ اَنَّهٗ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَذَكَرَهٗ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ اَعِدْ اُضْحِيَتَكَ۔

۳۱۵۳: حضرت عویمر بن اشقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز سے پہلے ذبح کیا پھر اس کا ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دوبارہ قربانی کر۔

۳۱۵۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِيْ زَيْدٍ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَ قَالَ غَيْرُ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ عَمْرِو بْنِ بُجْدَانَ عَنْ اَبِيْ زَيْدٍ۔ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنّٰى ، اَبُوْ مُوْسٰى ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ثَنَا اَبِيْ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ بُجْدَانَ عَنْ اَبِيْ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِدَارٍ مِنْ دُوْرِ الْاَنْصَارِ فَوَجَدَ رِيْحَ قُتَارٍ ۔ فَقَالَ مَنْ

۳۱۵۴: حضرت ابوزید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انصار کے گھروں میں سے ایک گھر پر گزرے وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت بھوننے کی بو پائی۔ فرمایا: یہ کس نے ذبح کیا ایک شخص ہم میں سے نکلا اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے ذبح کیا نماز سے پہلے اپنے گھر والوں اور ہمسایوں کو کھلانے کے لئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم کیا (نماز کے بعد) دوبارہ ذبح کرنے کا اُس نے عرض کیا قسم ہے اُس خدا کی جس کے سوا کوئی سچا

Marfat.com

هٰذَا الَّذِیْ ذَبَحَ فَخَرَجَ اِلَیْهِ رَجُلٌ مِنَّا فَقَالَ اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اُصَلِّیَ لِاُطْعِمَ اَهْلِیْ وَ جِیْرَانِیْ فَاَمَرَهٗ اَنْ یُعِیْدُ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ مَا عِنْدِیْ اِلَّا جَذَعٌ اَوْ حَمَلٌ مِنَ الضَّانَ قَالَ اَذْبَعْهَا وَ لَنْ یُجْزِیَ جَذَعَةٌ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ۔

معبود نہیں ہے میرے پاس تو کچھ نہیں ہے مگر ایک جذعہ یا بچہ بھیڑ کا آپؐ نے فرمایا تو اسی کو ذبح کر اور تیرے بعد پھر جذعہ کسی کے لیے جائز نہ ہوگا۔

۱۳: بَابُ مَنْ ذَبَحَ اُضْحِیَتَهٗ بِیَدِهٖ

باب: اپنے ہاتھ سے قربانی ذبح کرنا بہتر ہے

۳۱۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ یُحَدِّثُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَذْبَحُ اُضْحِیَتَهٗ بِیَدِهٖ وَاضِعًا قَدَمَهٗ عَلٰی صِفَاحِهَا۔

۳۱۵۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے دیکھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپؐ اپنی قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کر رہے تھے اپنا پاؤں اس کے پٹھے پر رکھے ہوئے۔

تشریح ❁ بہتر یہ ہے کہ قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کرے عورت بھی اپنی قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کر سکتی ہے۔ ابوموسیٰ اشعریؓ نے اپنی بیٹیوں کو حکم دیا کہ اپنی قربانیاں اپنے ہاتھ سے ذبح کریں۔ واللہ اعلم۔

۳۱۵۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ سَعْدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ سَعْدٍ مُؤَذِّنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَبَحَ اُضْحِیَتَهٗ عِنْدَ طَرَفِ الزُّقَاقِ طَرِیْقِ بَنِیْ زُرَیْقٍ بِیَدِهٖ بِشَفْرَةٍ۔

۳۱۵۶: حضرت سعد مؤذن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کی گلی کے کنارے پر بنی زُریق کی راہ پر ایک چھری سے۔

۱۴: بَابُ جُلُوْدِ الْاَضَاحِیْ

باب: قربانی کی کھالوں کا بیان

۳۱۵۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِیُّ اَنْبَاَنَا بْنُ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِی الْحَسَنُ ابْنُ مُسْلِمٍ اَنَّ مُجَاهِدًا اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ اَبِیْ لَیْلٰی اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَهٗ اَنْ یَقْسِمَ بَدَنَهٗ كُلَّهَا لُحُوْمَهَا وَ جُلُوْدَهَا وَ جِلَالَهَا لِلْمَسَاكِیْنِ۔

۳۱۵۷: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو حکم دیا قربانی کے اونٹ بانٹ دینے کا اس کے گوشت اور کھالیں اور جھولیں سب (معلوم ہوا کہ کھال قربانی کی قصائی میں اجرت دینا درست نہیں جیسے اوپر گزرا)۔

۱۵: بَابُ الْاَكْلِ مِنْ لُحُوْمِ الضَّحَایَا

باب: قربانیوں کے گوشت میں سے کھانا

۳۱۵۸: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْیَانُ ابْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ مِنْ كُلِّ جَزُوْرٍ بِبَضْعَةٍ فَجُعِلَتْ فِیْ

۳۱۵۸: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے قربانی کے ہر اونٹ کا ایک ٹکڑا گوشت کا منگایا پھر اُن سب ٹکڑوں کو ایک ہانڈی میں پکانے کا حکم دیا پھر

Marfat.com

قِدْرٍ فَاَكَلُوْا مِنَ اللَّحْمِ وَ حَسَوْا مِنَ الْمَرَقِ۔

اس کا گوشت سب لوگوں نے کھایا اور اُس کا شوربا پیا۔

۱۶:بَابُ ادِّخَارِ لُحُوْمِ الْاَضَاحِیْ

باب: قربانی کا گوشت رکھ چھوڑنا

۳۱۵۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّمَا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيِّ لِجَهْدِ النَّاسِ ثُمَّ رَخَّصَ فِيْهَا۔

۳۱۵۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو قربانی کا گوشت (تین دن سے زیادہ) رکھنے سے منع کیا تو اس وجہ سے کہ اس زمانہ میں لوگ محتاج تھے (کھانے کے) پھر آپؐ نے اجازت دی اس کی۔

۳۱۶۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِی الْمَلِيْحِ عَنْ نُبَيْشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ فَكُلُوْا وَ ادَّخِرُوْا۔

۳۱۶۰: حضرت نبیشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تم کو منع کیا تھا قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے لیکن اب کھاؤ اس میں سے اور ذخیرہ کرو (جتنے دن تک چاہو تو پہلا حکم منسوخ ہوگیا)

تشریح ❁ روایت کیا اس حدیث کو اصحاب سنن نے بھی۔ واللہ اعلم۔

۱۷ : بَابُ الذَّبْحِ بِالْمُصَلّٰى

باب: عیدگاہ میں قربانی ذبح کرنا

۳۱۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ بْنُ الْحَنَفِیُّ ثَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ كَانَ يَذْبَحُ بِالْمُصَلّٰى۔

۳۱۶۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ میں ذبح کرتے تھے۔

تشریح ❁ روایت کیا اس حدیث کو اصحاب سنن نے بھی واللہ اعلم۔

Marfat.com

كِتَابُ الذَّبَائِحِ

ذبیحہ کا بیان

۱: بَابُ الْعَقِيقَةِ*

باب: عقیقے کا بیان

تشریح ❁ جو جانور نومولود کی طرف سے ذبح کیا جاتا ہے اسے عقیقہ کہا جاتا ہے اور مولود کے بالوں کو بھی عقیقہ کہا جاتا ہے جو جانور کے ذبح کے وقت اتارے جاتے ہیں۔

۳۱۶۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَ هِشَامُ ابْنُ عَمَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِیْ يَزِيدَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سِبَاعِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اُمِّ كُرْزٍ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ يَقُوْلُ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ تُكَافِئَتَانِ وَ عَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ۔

۳۱۶۲: حضرت ام کرز رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے میں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: لڑکے کی طرف سے کفایت کرتی ہیں۔ دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ہے۔

تشریح ❁ اس کو نکالا احمد اور نسائی اور ترمذی اور حاکم اور دار قطنی نے اور ترمذی نے کہا وہ صحیح ہے۔ م ع

۳۱۶۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ اَنْ نَعُقَّ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَيْنِ وَ عَنِ الْجَارِيَةِ شَاةً۔

۳۱۶۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم کیا لڑکے کی طرف سے دو بکریاں عقیقہ کرنے کا اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری۔

تشریح ❁ اس کو احمد اور ترمذی اور ابن حبان اور بیہقی نے نکالا اور ترمذی نے کہا وہ صحیح ہے اور اکثر علماء اور اہلحدیث کا یہی مذہب ہے کہ لڑکے کی طرف سے عقیقہ میں دو بکریاں کرنی چاہئیں اور لڑکی کی طرف سے ایک اور ابوداؤد اور نسائی نے ابن عباسؓ سے نکالا کہ آنحضرت ﷺ نے امام حسن اور امام حسین کی طرف سے عقیقہ کیا۔ ایک ایک مینڈھے کا' صحیح کہا اس کو عبدالحق اور ابن قیق العید نے اور یہ مخالف نہیں ہے اگلی حدیثوں کے کیونکہ ان میں زیادہ ہے اور قول فعل پر مقدم ہے اور امام مالک کے نزدیک عقیقہ میں ایک ہی بکری ہے اس حدیث کی رو سے اور محلی نے کہا اصل سنت ایک بکری سے ادا ہو جاتی ہے اور دو بکریاں کامل سنت ہیں اور شافعی نے کہا عقیقہ کھانے اور تصدق کرنے میں مثل قربانی کے ہے اور مسنون ہے اس کا گوشت پکانا اور اس کی ہڈی نہ توڑی جائے۔ (روضہ)

* علامہ اصمعیؒ نے فرمایا عقیقہ لغت میں اُن بالوں کو کہا جاتا ہے جو اس بچہ کے سر پر ہوں جو ابھی پیدا ہوا ہو جب بچہ پیدا ہوتا ہے اُس وقت اُس کے سر پر جو بال ہوتے ہیں لغت کے اعتبار سے بھی اُن بالوں کو عقیقہ کہا جاتا ہے۔ پھر جو جانور ذبح کیا جائے اُس کی نسبت بھی موقع کی مناسبت سے عقیقہ کا جانور کی طرف کی جاتی ہے۔ حافظ احمد یار

Marfat.com

۳۱۶۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ نُمَيْرٍ ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيْقَةً فَاَهْرِيْقُوْا عَنْهُ دَمًا وَاَمِيْطُوْا عَنْهُ الْاَذٰی۔

۳۱۶۴: حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: لڑکے کے ساتھ عقیقہ ہے تو ایک خون اس کی طرف سے بہاؤ اور نجاست کو اس پر سے دُور کرو۔

تشریح ❁ یعنی ساتویں دن اس کو پاک کرو اس کے بال منڈاؤ اور عقیقہ کرو یہ حدیث صحیح ہے اس کو بخاری نے بھی نکالا۔

۳۱۶۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا شُعَيْبُ ابْنُ اِسْحَاقَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ غُلَامٍ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيْقَتِهٖ تُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ وَيُحْلَقُ رَاْسُهٗ وَيُسَمّٰی۔

۳۱۶۵: سمرہؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ نے فرمایا: ہر ایک لڑکا گرو ہے اپنے عقیقہ میں (جیسے گروی چیز سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے بغیر روپیہ ادا کئے ہوئے ایسے ہی لڑکے کی بھی صحت اور سلامتی اور مبارکی عقیقہ سے ہوتی ہے) تو عقیقہ کا جانور ساتویں دن ذبح کیا جائے اور اسی دن اسکا سر مونڈا جائے اور اسکا نام رکھا جائے گا۔

تشریح ❁ اس کو احمد اور اہل سنن اور حاکم اور عبدالحق نے نکالا اور ترمذی نے کہا وہ صحیح ہے مگر حسن نے سمرہ سے نہیں سنا تاہم حدیث عقیقہ کا سماع تو بہت ہے کما فی البخاری اور احمد اور ابوداؤد نے عمر بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے نکالا کہ آنحضرت ﷺ پوچھے گئے عقیقہ سے آپؐ نے فرمایا: میں عقوق والدین کی نافرمانی کو پسند نہیں کرتا گویا آپؐ نے اس نام کو برا جانا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپؐ سے پوچھتے ہیں اگر بچہ پیدا ہو کیا کرنا چاہئے۔ آپؐ نے فرمایا: جو کوئی تم میں سے چاہے اپنے بچے کی طرف سے قربانی کرنا تو کرے۔ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک اور اس حدیث سے یہ ہی نکلتا ہے کہ عقیقہ واجب نہیں ہے بلکہ مستحب ہے میں کہتا ہوں اکثر علماء کے نزدیک عقیقہ سنت ہے مگر ابوحنیفہ سے منقول ہے کہ وہ سنت نہیں ہے اور ظاہریہ اور حسن بصری کے نزدیک واجب ہے اور بچہ کے بال مونڈ کر اس کو تولے چاندی یا سونے سے وہ خیرات کرے آنحضرت ﷺ نے حضرت فاطمہ کو ایسا ہی حکم دیا کہ امام حسنؓ کے بال مونڈ کر اس کے ہم وزن چاندی خیرات کریں' نکالا اس کو احمد اور بیہقی نے بیہقی کی روایت میں ہے کہ حضرت فاطمہؓ نے امام حسنؓ اور حسینؓ اور زینب اور ام کلثومؓ ہر ایک کے بالوں کے وزن چاندی صدقہ دی اور ترمذی اور حاکم نے حضرت علیؓ سے ایسا ہی نکالا اور طبرانی میں اوسط میں ابن عباسؓ سے نکالا کہ سات باتیں سنت ہیں بچہ میں' ساتویں دن نام رکھنا' ختنہ کرنا' نجاست بدن دور کرنا' کان میں سوراخ کرنا' عقیقہ کرنا' سر مونڈنا' عقیقہ کا خون اس کے سر میں لیتھڑنا بالوں کے ہم وزن چاندی یا سونا خیرات کرنا' اس کے اسناد میں رواد بن جراح ضعیف ہے باقی راوی ثقہ ہیں اور کان چھیدنے اور سر کو خون سے لیتھڑنے کا علماء نے انکار کیا ہے اور ابوداؤد اور نسائی نے باسناد صحیح بریدہ سے نکالا کہ ہم جاہلیت کے زمانہ میں جب بچہ پیدا ہوتا تو بکری ذبح کر کے اس کا خون بچہ کے سر سے لگاتے جب اللہ تعالیٰ اسلام کو لایا تو ہم بکری ذبح کرتے تھے لیکن بچہ کے سر پر (زعفران لگاتے) اور ایسا ہی نکالا ابن حبان اور ابن السکن نے حضرت عائشہؓ سے اور کہا صحیح ہے (روضہ مختصراً)

۳۱۶۶: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ اَيُّوْبَ

۳۱۶۶: حضرت یزید بن عبد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عقیقہ

Marfat.com

بْنِ مُوْسٰى اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ اَنَّ يَزِيْدَ بْنَ عَبْدِ الْمُزَنِّى حَدَّثَهٗ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ قَالَ يَعُقُّ عَنِ الْغُلَامِ وَ لَا يُمَسُّ رَأْسُهٗ بِدَمٍ۔

کیا جائے لڑکے کی طرف سے لیکن اس کے سر میں خون (عقیقہ کے جانور کا جیسے جاہلیت میں مروج تھا) نہ لگایا جائے۔

تشریح ❁ ان دونوں کی تفسیر آگے آتی ہے۔

۲ : بَابُ الْفَرْعَةِ وَالْعَتِيْرَةِ

باب: فرعہ اور عتیرہ کا بیان

۳۱۶۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِى الْمَلِيْحِ عَنْ نَبِيْشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَادٰى رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! اِنَّا كُنَّا نَعْتِرُ عَتِيْرَةً فِى الْجَاهِلِيَّةِ فِىْ رَجَبٍ فَمَا تَامُرُنَا قَالَ اُذْبَحُوْا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِىْ اَىِّ شَهْرٍ كَانَ وَ بَرُّوْا اللّٰهَ وَاَطْعِمُوْا قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا نُفْرِعُ فَرَعًا فِى الْجَاهِلِيَّةِ فَمَا تَامُرُنَا بِهٖ قَالَ كُلِّ سَائِمَةٍ فَرَعٌ تَغْذُوْهُ مَا شِيَتُكَ حَتّٰى اِذَا اسْتَحْمَلَ ذَبَحْتَهٗ فَتَصَدَّقْتَ بِلَحْمِهٖ (اُرَاهُ قَالَ) عَلَى السَّبِيْلِ فَاِنَّ ذَالِكَ هُوَ خَيْرٌ۔

۳۱۶۷: حضرت نبیشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارا اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم جاہلیت کے زمانہ میں عتیرہ کیا کرتے تھے رجب میں تو اب اپ ہم کو کیا حکم کرتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے لئے ذبح کرو جس مہینے میں چاہو اور نیکی کرو اللہ کے لئے اور کھانا کھلاؤ (غریبوں کو) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم فرع کیا کرتے تھے جاہلیت میں اب آپ کیا حکم کرتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: ہر چرنے والے جانوروں میں فرع ہے جس کو جنے تیرا جانور جب وہ بوجھ لادنے کے لائق (یعنی جوان) ہو جائے اس وقت تو اس کا گوشت تصدق کر مسافروں پر تو یہ بہتر ہے۔

تشریح ❁ عتیرہ کا تو بیان اوپر گزر چکا کہ وہ رجب کی قربانی ہے اور فرع جاہلیت میں مروج تھی وہ پہلوٹا بچہ ہے ناقہ کا اس کو مشرک ذبح کرتے تھے بتوں کے لئے اور بعضوں نے کہا جب سو اونٹ کسی کے پاس پورے ہو جاتے تو وہ ایک بچہ ذبح کرتا اس کو فرع کہتے اسلام میں یہ لغو ہو گیا اور آپؐ نے فرمایا: بچہ کے کاٹنے سے تو یہ بہتر ہے کہ اس کو جوان ہونے دے جب مضبوط اور تیار ہو جائے اس کو اس وقت ذبح کر کے مسافر کو کھلا دیا جائے' بعضوں نے کہا فرع اور عتیرہ اب بھی مستحب ہے لیکن خدا کے لئے کرنا چاہئے اور اس حدیث سے فرع کا جواز نکلتا ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ جب وہ جوان ہو جائے تو اس کو اللہ کی راہ میں دے دے کہ جہاد میں اس پر سواری کی جائے یا بوجھ لادا جائے۔

۳۱۶۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَ هِشَامُ ابْنُ عَمَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ لَا فَرْعَةَ وَ لَا عَتِيْرَةَ۔

قَالَ هِشَامٌ فِىْ حَدِيْثِهٖ وَ الْفَرَعَةُ اَوَّلُ النِّتَاجِ

۳۱۶۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ فرع ہے نہ عتیرہ (یعنی واجب اور ضروری نہیں یا لغو ہے کیونکہ جاہلیت کی رسم ہے ہشام نے کہا فرع پہلوٹا بچہ اور عتیرہ وہ بکری جس کو گھر والے رجب میں ذبح

Marfat.com

وَالْعَتِيْرَةُ الشَّاةُ يَذْبَحُهَا اَهْلُ الْبَيْتِ فِيْ رَجَبٍ۔

کرتے ہیں۔

۳۱۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ عُمَرَ الْعَدَنِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا فَرَعَةَ وَلَا عَتِيْرَةَ۔

قَالَ ابْنُ مَاجَةَ هٰذَا مِنْ فَرَائِدِ الْعَدَنِيِّ۔

۳۱۶۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ فرع ہے نہ عتیرہ ابن ماجہ نے کہا یہ حدیث محمد بن ابی عمر عدنی کی نادر حدیثوں میں سے ہے۔

۳: بَابُ اِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذِّبْحَ

باب: جب ذبح کرے تو اچھی طرح ذبح کرے

۳۱۷۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَ اِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذِّبْحَ وَلْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهٗ وَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهٗ۔

۳۱۷۰: حضرت شداد بن اوس سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ جل جلالہ نے ہر چیز میں احسان فرض کیا ہے (یعنی رحم اور انصاف) تو جب تم قتل کرو تو اچھی طرح قتل کرو تا کہ مقتول کو تکلیف نہ ہو) اور جب تم ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو اور تم میں سے ایک اپنی چھری کو تیز کر لے اور اپنے ذبیحہ کو آرام دے۔

تشریح ❁ یعنی ذبح کے بعد تھوڑی دیر ٹھہر جائے یہاں تک کہ ٹھنڈا ہو جائے اس وقت کھال اتارے اور کاٹے یہ حدیث صحیح ہے اس کو امام احمد اور مسلم اور نسائی نے بھی نکالا۔

۳۱۷۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرٰهِيْمَ التَّيْمِيِّ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ وَ هُوَ يَجُرُّ شَاةً بِاُذُنِهَا فَقَالَ دَعْ اُذُنَهَا وَ خُذْ بِسَالِفَتِهَا۔

۳۱۷۱: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص پر سے گزرے وہ ایک بکری کو گھسیٹ رہا تھا اُس کا کان پکڑ کے آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا کان چھوڑ دے اور اس کی گردن پکڑ (تا کہ بکری کو تکلیف نہ ہو سبحان اللہ آپ ﷺ رحمۃ للعالمین تھے)۔

۳۱۷۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنُ اَخِيْ حُسَيْنٍ الْجُعْفِيِّ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنِيْ قُرَّةُ بْنُ حَيْوَئِيْلَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِحَدِّ الشِّفَارِ ، وَ اَنْ تُوَارٰى عَنِ الْبَهَائِمِ وَ قَالَ اِذَا ذَبَحَ اَحَدُكُمْ فَلْيُجْهِزْ۔

۳۱۷۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا، چھریوں کے تیز کرنے کا اور چھریوں کو جانوروں سے چھپانے کا (تا کہ پہلے سے اُن کو ہیبت نہ ہو جائے) اور فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی تم میں سے ذبح کرے تو جلدی سے ذبح کر ڈالے۔

حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ

دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے۔

Marfat.com

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، مِثْلَهٗ۔

۴:بَابُ التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الذَّبْحِ

باب:ذبح کے وقت بسم اللہ کہنا

۳۱۷۳: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ اِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : ﴿اِنَّ الشَّيَاطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰى اَوْلِيَائِهِمْ﴾ [الأنعام : ۱۲۱] قَالَ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ مَا ذُكِرَ عَلَيْهِ اسْمُ اللّٰهِ فَلَا تَاْكُلُوْا وَ مَا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلُوْهُ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ :﴿وَ لَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ﴾ [الأنعام : ۱۲۱]

۳۱۷۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس آیت کی تفسیر میں کہ شیطان وحی بھیجتے ہیں اپنے دوستوں کو کہتے تھے وحی اُن کی یہ تھی کہ جس پر اللہ کا نام لیا جائے اس کو مت کھاؤ اور جس پر اللہ کا نام نہ لیا جائے اس کو کھاؤ تب اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا جس پر اللہ کا نام نہ لیا جائے اس کو مت کھاؤ۔

۳۱۷۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ ، عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّ قَوْمًا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ! اِنَّ قَوْمًا يَاْتُوْنَا بِلَحْمٍ لَا نَدْرِيْ ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَمْ لَا؟ قَالَ سَمُّوْا اَنْتُمْ وَ كُلُوْا وَ كَانُوْا حَدِيْثَ عَهْدٍ بِالْكُفْرِ۔

۳۱۷۴: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کچھ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ بعض لوگ ہمارے پاس گوشت لاتے ہیں (بیچنے کو) اور ہم نہیں جانتے کہ اللہ کا نام لیا گیا اُن پر (ذبح کے وقت) یا نہیں آپؐ نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کا نام لے لو اور کھاؤ اور وہ لوگ نئے مسلمان ہوئے تھے۔

تشریح ۞ اس حدیث سے نکالا کہ مسلمان سے گوشت لے لینا درست ہے اگر چہ یہ معلوم نہ ہو کہ اس نے ذبح کے وقت اللہ کا نام لیا تھا یا نہیں کیونکہ مسلمان کا ظاہر حال امید دلاتا ہے کہ اس نے اللہ کا نام ضرور لیا ہوگا البتہ مشرک سے گوشت لینا درست نہیں جب تک اپنی آنکھ سے دیکھ نہ لے کہ اس کو مسلمان نے ذبح کیا ہے اگر دیکھے نہیں لیکن مشرک یہ کہے کہ اس کو مسلمان نے ذبح کیا ہے تو اس کا لینا درست نہیں کیونکہ مشرک کا کہنا قابل اعتبار نہیں۔ دیانات میں فقہاء نے ایسا ہی لکھا ہے البتہ اہل کتاب سے مسلمانوں کی طرح گوشت لینا درست ہے بشرطیکہ یہ معلوم نہ ہو کہ وہ مردار ہے منخنقہ وغیرہ ورنہ ہرگز درست نہ ہوگا۔

۵:بَابُ مَا يُذَكّٰى بِهٖ

باب:کس چیز سے ذبح کرنا جائز ہے

۳۱۷۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِيٍّ قَالَ ذَبَحْتُ اَرْنَبَيْنِ بِمَرْوَةٍ فَاَتَيْتُ بِهِمَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَنِيْ بِاَكْلِهِمَا۔

۳۱۷۵: محمد بن صیفی سے روایت ہے میں نے دو خرگوش ذبح کئے ایک تیز پتھر سے (یعنی دھار دار سفید پتھر سے جس کو مروہ کہتے ہیں) پھر میں ان کو لایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ ﷺ نے مجھ کو ان کے کھانے کا حکم دیا۔

تشریح ۞ اس کو امام احمد اور نسائی نے بھی نکالا۔

۳۱۷۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ ثَنَا غُنْدَرٌ ثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ حَاضِرَ بْنَ مُهَاجِرٍ يُحَدِّثُ عَنْ سُلَيْمَانَ

۳۱۷۶: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک بھیڑیئے نے دانت لگائے ایک بکری میں تو لوگوں نے اس

Marfat.com

بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ ذِئْبًا نَيَّبَ فِيْ شَاةٍ فَذَبَحُوْهَا بِمَرْوَةٍ فَرَخَّصَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْ اَكْلِهَا۔

بکری کو ذبح کر ڈالا مروہ یعنی پتھر سے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اجازت دی اس کے کھانے کی۔

تشریح ❁ اس کو امام احمد اور نسائی اور ابوداؤد اور حاکم اور ابن حبان نے بھی نکالا۔

۳۱۷۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ مُرِّيِّ بْنِ قَطَرِيٍّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَصِيْدُ الصَّيْدَ فَلَا نَجِدُ سِكِّيْنًا اِلَّا الظِّرَارَةَ وَ شِقَّةَ الْعَصَا قَالَ اَمْرِرِ الدَّمَ بِمَا شِئْتَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ۔

۳۱۷۷: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم شکار کیا کرتے ہیں تو کبھی چھری نہیں ہوتی البتہ تیز پتھر ہوتا ہے' یا لکڑی کی کھپاچ (باریک ٹکڑا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس سے چاہے اُس سے خون بہائے اور اللہ کا نام لے۔

تشریح ❁ اس کو امام احمد اور نسائی نے نکالا۔

۳۱۷۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهٖ رَافِعِ ابْنِ خَدِيْجٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ فِيْ سَفَرٍ فَقُلْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا نَكُوْنُ فِي الْمَغَازِيْ فَلَا يَكُوْنُ مَعَنَا مُدًى فَقَالَ مَاۤ اَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلْ غَيْرَ السِّنِّ وَالظُّفُرِ فَاِنَّ السِّنَّ عَظْمٌ وَالظُّفُرَ مُدَى الْحَبَشَةِ۔

۳۱۷۸: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک سفر میں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لڑائی میں ہوتے ہیں اور ہمارے ساتھ چھری نہیں ہوتی۔ آپؐ نے فرمایا: جو خون بہائے اور اللہ کا نام اُس پر لیا جائے اس کو کھا۔ سوا دانت اور ناخن کے (ان دونوں چیزوں سے ذبح کرنا درست نہیں) اس لئے کہ دانت ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔

تشریح ❁ یہ حدیث صحیح ہے اس کو بخاری اور مسلم نے نکالا اہل حدیث کا یہی قول ہے سوا دانت اور ناخن کے ہر دھار دار تیز چیز سے ذبح درست ہے اور دانت کے مثل ہے ہر ہڈی تو درست ہے ذبح کرنا تلوار اور چھری اور نیزے اور تیر کے پھل اور دھار دار پتھر اور لکڑی اور ترکل اور کانچ اور آئینہ اور ٹھیکری اور تانبے اور ٹین وغیرہ سے غرض جو چیز تیز ہو کر خون بہائے اس سے ذبح درست ہے اور ذبیحہ حلال ہے اور شافعی نے کہا ذبح میں حلقوم اور مری کا کٹ جانا شرط ہے اور دو جین کا بھی کاٹ ڈالنا مستحب ہے۔ امام احمد سے بھی اصح روایت یہی ہے اور لیث اور ابوثور اور داؤد اور ابن منذر نے کہا ان سب کا کٹنا شرط ہے اور ابوحنیفہ نے کہا اگر ان چاروں میں سے تین بھی کٹ جائیں تو درست ہے اور مالک نے کہا کہ حلقوم اور ودجان کا کٹنا ضروری ہے مری کا کٹنا شرط نہیں ہے۔ ابن منذر نے کہا علماء کا اجماع ہے اس پر کہ جب حلقوم اور مری اور دو جین کٹ جائیں اور خون بہہ جائے تو ذبح ہو گیا (نووی) درر میں اہلحدیث کے مذہب میں اوداج کا کٹنا ضروری قرار دیا ہے۔

۶: بَابُ السَّلْخِ

باب: چمڑا اتارنے کا بیان

۳۱۷۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ثَنَا هِلَالُ بْنُ مَيْمُوْنٍ الْجُهَنِيُّ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ (قَالَ عَطَاءٌ لَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ

۳۱۷۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک لڑکے پر گزرے جو ایک بکری کی کھال اتار رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے

Marfat.com

الْخُدْرِيِّ) اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِغُلَامٍ يَسْلُخُ شَاةً فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَحَّ حَتّٰى اُرِيَكَ فَاَدْخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ بَيْنَ الْجِلْدِ وَ اللَّحْمِ فَلَحَسَ بِهَا حَتّٰى تَوَارَتْ اِلَى الْاِبِطِ وَقَالَ يَا غُلَامُ ! هٰكَذَا فَاسْلُخْ ثُمَّ مَضَى وَ صَلَّى لِلنَّاسِ وَ لَمْ يَتَوَضَّاْ۔

فرمایا تو الگ ہو جا میں تجھے بتاتا ہوں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ گھسیڑ دیا کھال اور گوشت کے بیچ میں یہاں تک کہ بغل تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ غائب ہو گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ارے لڑکے اس طرح سے کھال اتار پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے چلے اور لوگوں کو نماز پڑھائی اور وضو نہیں کیا۔

تشریح ❁ دودھ والے جانور کا بلا عذر ذبح کرنا مکروہ ہے اس لئے کہ دودھ سے بہتوں کو فائدہ ہو سکتا ہے بہت دنوں تک اور گوشت کھا لینے میں یہ فائدہ جاتا رہے گا۔

۷: بَابُ النَّهْيِ عَنْ ذَبْحِ ذَوَاتِ الدَّرِّ

باب: دودھ والے جانور کے ذبح سے ممانعت

۳۱۸۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا خَلْفُ ابْنُ خَلِيْفَةَ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِبْرٰهِيْمَ اَنْبَاَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ جَمِيْعًا عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتٰى رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ فَاَخَذَ الشَّفْرَةَ لِيَذْبَحَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِيَّاكَ وَالْحَلُوْبَ۔

۳۱۸۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرد انصاری کے پاس تشریف لائے۔ اس نے چھری لی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جانور ذبح کرنے کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دودھ والی ذبح کرنا۔

۳۱۸۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ قُحَافَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهٗ وَلِعُمَرَ انْطَلِقَا بِنَا اِلَى الْوَاقِفِيِّ قَالَ فَانْطَلَقْنَا فِي الْقَمَرِ حَتّٰى اَتَيْنَا الْحَائِطَ ۔ فَقَالَ مَرْحَبًا وَ اَهْلًا ثُمَّ اَخَذَ الشَّفْرَةَ ثُمَّ جَالَ فِي الْغَنَمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِيَّاكَ وَالْحَلُوْبَ اَوْ قَالَ ذَاتَ الدَّرِّ۔

۳۱۸۱: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ہمارے ساتھ چلو واقفی پاس۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا پھر ہم چلے چاندنی رات میں یہاں تک کہ باغ میں پہنچے (اسی واقفی کے جس کا نام ہرمی بن عبداللہ بن رفاعہ انصاری تھا) وہ بولا مرحبا واہلاً پھر اُس نے چھری لی اور بکریوں میں گھوما آپ نے فرمایا: دودھ والی بکری سے بچیو (یعنی اس کو ذبح نہ کرنا)

۸: بَابُ ذَبِيْحَةِ الْمَرْاَةِ

باب: عورت کے ذبیحہ کا بیان

۳۱۸۲: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ اَمْرَاَةً ذَبَحَتْ شَاةً بِحَجَرٍ فَذُكِرَ ذَالِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ يَرَبِهٖ بَاْسًا۔

۳۱۸۲: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے (ان کی بکریاں تھیں جو سلع (پہاڑ) میں چرتی تھیں ان کی ایک چھوکری نے ایک بکری کو پایا وہ مرنے کے قریب تھی تو ایک پتھر توڑا اس سے اس بکری کو ذبح کر دیا (بخاری) ایک عورت

Marfat.com

نے ایک بکری کو ذبح کر دیا ایک پتھر سے پھر اس کا ذکر آیا آنحضرتؐ سے (کعب نے اپنے لوگوں سے کہا (ابھی اس بکری کو مت کھاؤ جب تک میں آنحضرتؐ سے عرض نہ کرلوں پھر وہ خود گئے یا انہوں نے کسی کو بھیجا اُس نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا) آپؐ نے اس میں کچھ برائی نہیں دیکھی (احمد اور بخاری کی روایت میں ہے کہ آپؐ نے حکم دیا ان کو اس کے کھانے کا' اس سے یہ نکلا کہ عورت اور غلام کا ذبیحہ جائز ہے اور یہی مذہب ہے اہل علم کا۔

۹ : بَابُ ذَكَاةِ النَّادِّ مِنَ الْبَهَائِمِ

باب: جو چار پایہ قابو سے باہر ہو جائے (یعنی وحشی ہو جائے بھاگ نکلے) اس کی زکوٰۃ کیونکر ہے

۳۱۸۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهٖ رَافِعِ ابْنِ خَدِيْجٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ سَفَرٍ فَنَدَّ بَعِيْرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لَهَا اَوَابِدَ (اَحْسَبُهٗ قَالَ) كَاَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوْا بِهٖ هٰكَذَا۔

۳۱۸۳: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک سفر میں ایک اونٹ بگڑ گیا تو ایک شخص نے اس کو تیر مارا (اس وقت لوگوں کے پاس گھوڑے نہ تھے وہ تیر کھا کر رک گیا) پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان چار پایوں میں سے بھی بعضے وحشی ہو جاتے ہیں جنگلی جانوروں کی طرح پھر جو کوئی تم کو ہاتھ نہ آئے اس کے ساتھ ایسا ہی کرو۔

تشریح ۞ یعنی تیر برچھی وغیرہ سے مار دو بسم اللہ کہہ کر اگر وہ مر جائے تو حلال ہوگا یہ زکوٰۃ اضطراری ہے اس کا حکم مثل ذبح کے ہے جب ذبح پر قدرت نہ ہو اب تیر کے قائم مقام بندوق اور توپ ہے اگر بندوق بسم اللہ کہہ کر مارے اور جانور مر جائے ذبح کرنے سے پہلے تو وہ حلال ہے یہی قول ہے محققین اہل حدیث کا اگرچہ بعض حنفیہ اس میں شک کرتے ہیں۔

۳۱۸۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِي الْعُشَرَاءِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا تَكُوْنُ الزَّكَاةُ اِلَّا فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ قَالَ لَوْ طَعَنْتَ فِيْ فَخِذِهَا لَاَجْزَاَكَ۔

۳۱۸۴: حضرت ابوالعشراء (اسامہ بن مالک دامی) سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا زکوٰۃ نہیں ہوتی مگر حلق اور کوڑی کے بیچ میں۔ آپؐ نے فرمایا: اگر تو اس کی ران میں کونچ دے تو بھی کافی ہے۔

تشریح ۞ اس کو نکالا احمد اور اصحاب سنن نے لیکن اس کی اسناد میں کئی مجہول ہیں اور ابوالعشراء بھی مجہول ہے اس سے کسی نے روایت نہیں کیا سوا حماد بن سلمہ کے اور اس کا باپ پہچانا نہیں جاتا تو اس روایت سے سند نہیں لے سکتے لیکن رافع کی روایت جو اوپر گزری وہ صحیح ہے اس کو بخاری اور مسلم نے بھی نکالا اور یہ جو اس حدیث میں ہے کہ اگر ران میں کونچ دے تو وہ ہی کافی ہے اس کا یہ مطلب ہے کہ جب ذبح پر قدرت نہ ہو جیسے جنگلی جانور بھاگ رہا ہو یا گھریلو جانور وحشی ہو جائے۔

۱۰ : بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَبْرِ الْبَهَائِمِ وَ عَنِ الْمُثْلَةِ

باب: جانور کو باندھ کر نشانہ لگانا اور مثلہ کرنا منع ہے

۳۱۸۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ سَعِيْدٍ قَالَا ثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُوْسٰى ابْنِ مُحَمَّدٍ

۳۱۸۵: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا جانوروں کا مثلہ

Marfat.com

بْنِ اِبْرٰهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُمَثَّلَ بِالْبَهَائِمِ۔

کرنے سے۔

تشریح ❁ یعنی ان کا کوئی عضو کاٹنے سے مثلاً ناک کان ہاتھ پاؤں وغیرہ کیونکہ اس میں جانور کی تعذیب ہے اور وہ حرام ہے۔

۳۱۸۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَبْرِ الْبَهَائِمِ۔

۳۱۸۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا جانوروں کو باندھ کر مارنے سے (مثلاً تیروں کا یا گولیوں کا نشانہ اس کو کرے)۔

۳۱۸۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَا تَتَّخِذُوْا شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا۔

۳۱۸۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس چیز میں جان ہو اس کو نشانہ مت بناؤ۔

۳۱۸۸: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ اَنْبَاَنَا بْنُ جُرَيْجٍ ثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ اَنْ يُقْتَلَ شَيْءٌ مِنَ الدَّوَابِّ صَبْرًا۔

۳۱۸۸: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کسی جانور کو باندھ کر تیر لگانے سے۔

تشریح ❁ جب جانور کو باندھ کر اس طرح سے مارنا منع ہوا تو انسان کو اس طرح سے مارنا بطریق اولیٰ حرام ہوگا افسوس ہے کہ ہمارے زمانہ میں عرب کے لوگ قاتل سے اسی طرح قصاص لیتے ہیں کہ اس کو ایک درخت سے باندھ دیتے ہیں پھر سب لوگ مل کر اس کو گولیوں سے مار دیتے ہیں اس کو تعشیرا کہتے ہیں یہ فعل بالکل خلاف شرع ہے اور تعجب ہے کہ عرب کے علماء اس سے منع نہیں کرتے۔

۱۱: بَابُ النَّهْيِ عَنْ لُحُوْمِ الْجَلَّالَةِ

باب: جو جانور نجاست کھائے (یعنی جلالہ) اس کے گوشت سے ممانعت

۳۱۸۹: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ عَنْ لُحُوْمِ الْجَلَّالَةِ وَاَلْبَانِهَا۔

۳۱۸۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا: جلالہ کے گوشت اور دودھ سے۔

تشریح ❁ اس کو نکالا امام احمد اور ابوداؤد اور ترمذی نے کہا حسن ہے اور امام احمد اور ابوداؤد اور نسائی اور ترمذی اور ابن حبان اور حاکم اور بیہقی نے نکالا اور ترمذی نے اس کو صحیح کہا اور ابن دقیق العید نے ابن عباسؓ سے منع کیا آنحضرت ﷺ نے جلالہ کے گوشت کھانے اور اس کا دودھ پینے سے اور احمد اور نسائی اور حاکم اور دار قطنی اور بیہقی نے عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے ایسا ہی نکالا اور اس باب میں اور حدیثیں بھی آئی ہیں اور یہی مذہب ہے امام احمد اور ثوری اور شافعیہ اور امامیہ کا اور اہل حدیث بھی اسی کے قائل ہیں لیکن بعض علماء کہتے ہیں کہ جلالہ کا گوشت حرام نہیں ہے بلکہ مکروہ ہے اور ظاہر احادیث اس کو مقتضی ہیں کہ حرام ہو اور یہی قول ہے اہل حدیث کا اور بعضوں نے کہا کہ اگر مرغی جلالہ ہو تو اس کو تین روز تک بند رکھے اور دوسرے جانوروں کو دس روز اور نجاست

Marfat.com

ان دنوں میں کھانے نہ دے اس کے بعد اس کا گوشت کھانا درست ہے اور یہ قیاس کے موافق ہے کیونکہ حرمت کی علت نجاست کھانا تھی وہ جاتی رہی تو حرمت بھی نہ ہوگی (روضہ بزیادۃ)

۱۲:بَابُ لُحُومِ الْخَيْلِ

باب: گھوڑوں کے گوشت کا بیان

تشریح ❁ گھوڑے کے گوشت میں اختلاف ہے شافعی اور احمد اور اسحاق اور اہل حدیث کا یہ مذہب ہے کہ وہ حلال ہے اور حنفیہ نے کہا کہ وہ حرام ہے حرمت اور عظمت کی وجہ سے جیسے انسان کا گوشت حرام ہے حرمت اور عظمت کی وجہ سے نہ نجاست کی وجہ سے اور دلیل لی انہوں نے خالد بن ولید کی حدیث سے جو آگے آئے گی لیکن وہ ضعیف ہے اس کی اسناد میں بقیہ بن ولید ہے اور صالح بن یحیٰی اور اس کا باپ مجہول ہے۔ بخاری نے کہا اس حدیث میں اعتراض ہے اور صالح بن یحیٰی عن ابیہ عن جدہ ان میں سے کسی کا سماع ایک دوسرے سے معلوم نہیں ہوتا اور ابوداؤد نے کہا یہ حدیث منسوخ ہے اور نسائی نے کہا اباحت کی حدیث زیادہ صحیح ہے اور یہ اگر صحیح ہو تو منسوخ ہے اور باب کی حدیثیں صحیح ہیں ان سے اباحت اور حلت گھوڑے کی معلوم ہوتی ہے اور یہی صحیح ہے۔

۳۱۹۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ ابْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ قَالَتْ نَحَرْنَا فَرَسًا فَاَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهٖ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

۳۹۱۰: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ہم نے نحر کیا ایک گھوڑے کو اور اس کا گوشت کھایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں۔

۳۱۹۱: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ اَبُوْ بِشْرٍ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ اَكَلْنَا زَمَنَ خَيْبَرَ الْخَيْلَ وَ حُمُرَ الْوَحْشِ۔

۳۱۹۱: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم نے خیبر کے زمانہ میں گھوڑوں اور گورخروں کا گوشت کھایا۔

تشریح ❁ حنفی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: والخیل والبغال والحمیر لترکوبھا وزینۃً یعنی پیدا کیا ہم نے گھوڑوں اور خچروں اور گدھوں کو سواری کے لئے اور زینت ہے اس سے معلوم ہوا کہ ان کا کھانا درست نہیں اور یہ عجب استدلال ہے بہت سے جانور سواری کے لئے پیدا ہوئے لیکن ان کا کھانا بھی درست ہے جیسے اونٹ وغیرہ۔

۱۳:بَابُ لُحُومِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ

باب: پالتوں گدھوں کا گوشت کیسا ہے

تشریح ❁ جمہور علماء اور اہلحدیث کا یہ قول ہے کہ پالتو گدھا حرام ہے اور اکثر عرب کے لوگ اس کو نہیں کھاتے تھے اور کہتے تھے وہ مشابہ ہے شیطان کے اور جب شیطان کو وہ دیکھتا ہے تو پکارتا ہے اور دوسری حدیث میں ہے کہ جب گدھے کی آواز سنو تو اللہ سے پناہ مانگو اور گدھے سے مثال لائی جاتی ہے احمق اور بے وقوف اور ذلت میں اور اس کی حرمت میں بہت سی حدیثیں آئی ہیں براء، بن عازب اور ابن عمرؓ اور ابو ثعلبہ خشنیؓ سے اُن کو بخاری اور مسلم نے نکالا البتہ جنگل کا گدھا یعنی گورخر وہ بالاتفاق درست ہے اور آنحضرت ﷺ کو وہ ہدیہ دیا گیا آپؐ نے اس میں سے کھایا (روضہ)

۳۱۹۲: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِیِّ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ

۳۹۲۰: ابواسحاق شیبانی سے روایت ہے میں نے حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا بستی کے گدھوں کے گوشت کا انہوں نے کہا ہم بھوکے ہوئے خیبر کے دن اور ہم

Marfat.com

فَقَالَ اَصَابَتْنَا مُجَاعَةٌ يَوْمَ خَيْبَرَ وَ نَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَوَ قَدْ اَصَابَ الْقَوْمُ حُمُرًا خَارِجًا مِنَ الْمَدِيْنَةَ فَنَحَرْنَاهَا وَ اِنَّ قُدُوْرَنَا لَتَغْلِىْ اِذَا نَادَى مُنَادِى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِ اكْفِئُوْا الْقُدُوْرَ وَ لَا تَطْعَمُوْا مِنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ شَيْئًا فَاَكْفَاْنَاهَا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے لوگوں کو گدھے ملے لوٹ میں جو شہر سے نکل رہے تھے (یعنی خیبر کے باہر جا رہے تھے) ہم نے ان کو نحر کیا اور ہماری ہانڈیاں جوش مار رہی تھیں کہ اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے آواز دی کہ ہانڈیوں کو الٹ دو اور گدھوں کے گوشت میں سے کچھ مت کھاؤ آخر ہم نے ان کو الٹ دیا۔ ابواسحاق نے کہا میں نے

فَقُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ اَوْفٰى حَرَّمَهَا تَحْرِيْمًا قَالَ تَحَدَّثُنَا اَنَّمَا حَرَّمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْبَتَّةَ مِنْ اَجْلِ اَنَّهَا تَاكُلُ الْعَذِرَةَ۔

حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گدھے کو حرام کر دیا اس وجہ سے کہ وہ نجاست کھاتا ہے۔

تشریح ❁ امام مالک اور ایک طائفہ علماء کے نزدیک پالتو گدھا حلال ہے وہ کہتے ہیں یہ ممانعت اس وجہ سے تھی کہ انہوں نے لوٹ کا مال تقسیم سے پہلے کھانا چاہا اور وہ منع ہے جیسے اوپر گزرا اور دلیل لیتے ہیں غالب بن انجر کی روایت سے اس کو ابوداؤد نے نکالا اس میں یہ ہے کہ کھلا اپنے گھر والوں کو موٹے گدھوں میں سے اور میں نے ان کو حرام کیا تھا نجاست کھانے کی وجہ سے لیکن یہ روایت ضعیف ہے اور مضطرب الاسناد ہے یہ حلت کی دلیل نہیں بن سکتی خصوصاً جبکہ صریح احادیث میں ممانعت آئی ہے۔

۳۱۹۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنِى الْحَسَنُ بْنُ جَابِرٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ الْكِنْدِىِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَرَّمَ اَشْيَاءَ حَتّٰى ذَكَرَ الْحُمُرَ الْاِنْسِيَّةَ۔

۳۱۹۳: حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی چیزوں کو حرام کیا ان میں سے پالتو گدھوں کا بھی ذکر کیا۔

۳۱۹۴: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا عَلِىُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِىِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُلْقِىَ لُحُوْمَ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ نَبِيْئَةً وَ نَضِيْجَةً ثُمَّ لَمْ يَاْمُرْنَا بِهٖ بَعْدُ۔

۳۱۹۴: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا پالتو گدھوں کا گوشت پھینک دینے کا کچا ہو یا پکا۔ پھر اس کے بعد حکم نہیں دیا اس کے کھانے کا (تو ممانعت قائم رہی)۔

۳۱۹۵: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ ثَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَزِيْدَ ابْنَ اَبِىْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ خَيْبَرَ فَاَمْسَى النَّاسُ قَدْ اَوْقَدُوْا النِّيْرَانَ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَامَ تُوْقِدُوْنَ ؟ قَالُوْا عَلٰى

۳۱۹۵: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نے جہاد کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کا پھر شام ہو گئی لوگوں نے آگ جلائی آپؐ نے فرمایا: کیا پکاتے ہو؟ انہوں نے کہا پالتو گدھوں کا گوشت۔ آپؐ نے فرمایا: جو کچھ ہانڈی میں ہے اس کو بہا دو اور ہانڈیاں توڑ ڈالو۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم جو کچھ ہانڈی میں

Marfat.com

لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ فَقَالَ اَهْرِيْقُوْا مَا فِيْهَا وَاكْسِرُوْهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ اَوْ نُهَرِيْقُ مَا فِيْهَا وَ نَغْسِلُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ ذَاكَ۔

ہے اس کو بہادیں اور ہانڈی کو دھولیں۔ آپؐ نے فرمایا: اچھا ایسا ہی کرو (یعنی اختیار ہے خواہ ہانڈی سمیت پھینک دو یا ہانڈی کو دھوکر رکھ لو)۔

۳۱۹۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ مُنَادِيَ النَّبِيِّ ﷺ نَادٰى اَنَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ فَاِنَّهَا رِجْسٌ۔

۳۱۹۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے پکارا بے شک اللہ اور اس کے رسول دونوں تم کو منع کرتے ہیں پالتو گدھوں کے گوشت سے کیونکہ وہ ناپاک ہیں۔

۱۴: بَابُ لُحُوْمِ الْبِغَالِ

باب: خچر کے گوشت کا بیان

۳۱۹۷: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا الثَّوْرِيُّ وَ مَعْمَرٌ جَمِيْعًا عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نَاْكُلُ لُحُوْمَ الْخَيْلِ قُلْتُ فَالْ فَالْبِغَالُ ؟ قَالَ! لَا۔

۳۱۹۷: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم گھوڑوں کا گوشت کھاتے تھے۔ میں نے کہا اور خچروں کا' انہوں نے کہا نہیں۔

تشریح ❁ نیز ترمذی میں حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ خیبر کے دن رسول اللہ ﷺ نے گھریلو گدھے اور خچر کے گوشت سے منع فرمایا۔ شارح لکھتے ہیں معلوم ہوا کہ خچر کا گوشت حرام ہے وبه قال الاکثر وهو الحق (تحفۃ الاحوذی ج ۲' ص ۳۴۶) م ع

۳۱۹۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفّٰى ثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِيْ ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدُ عَنْ صَالِحِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ الْمِقْدَامِ ابْنِ مَعْدِيكَرِبَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ عَنْ لُحُوْمِ الْخَيْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِيْرِ۔

۳۱۹۸: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا گھوڑوں اور گدھوں اور خچروں کے گوشت سے۔

تشریح ❁ یہ حدیث گو ضعیف ہے مگر ترجمۃ الباب کے تحت دونوں حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ خچر حرام ہے (مفتاح الحاجۃ: ص ۲۳۸)

۱۵: بَابُ ذَكَاةُ الْجَنِيْنِ ذَكَاةُ اُمِّهٖ

باب: پیٹ کے بچہ کا ذبح کرنا اس کی ماں کا ذبح کرنا ہے

تشریح ❁ یعنی اگر ایک جانور کو ذبح کیا اور اس کے پیٹ میں بچہ تھا وہ مردہ نکلا تو اس کا کھانا درست ہے کیونکہ اس کی ماں کا ذبح کرنا گویا اس کا ذبح کرنا ہے یہی مذہب ہے جمہور علماء اور اہل حدیث کا اور اس میں کسی کا خلاف نہیں سوا امام ابوحنیفہؒ کے انہوں نے کہا کہ پیٹ کا بچہ حلال نہ ہوگا مگر جب کہ وہ زندہ نکلے اور جداگانہ ذبح کیا جائے اپنی ماں کی طرح اور یہ قول ان کا صحیح حدیث کے برخلاف ہے امام محمد نے بھی اس مسئلہ میں اپنے استاد کا خلاف کیا ہے اور کہا ہے کہ ابوحنیفہؒ حماد سے روایت کرتے تھے وہ ابراہیم نخعی سے وہ کہتے تھے کہ ایک نفس کا ذبح کرنا دو نفسوں کے لئے کافی نہ ہوگا اور اگر یہ قول ابراہیم نخعی کا ثابت ہو تب بھی حدیث کے خلاف ان کا قول لغو ہے اور حجت لینے کے لائق نہیں اور خود حنفیہ کے نزدیک تابعی کا قول حجت نہیں ہے اور امام محمد نے بہ سند صحیح مالک سے انہوں

Marfat.com

نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے روایت کیا کہ جب ناقہ نحر کی جائے تو اس کا ذبح کرنا اس کے بچہ کا بھی ذبح کرنا ہو جائے گا جو اس کے پیٹ میں ہے۔ محمد نے کہا ہم اسی کے قائل ہیں (موطا محمد) ابن قیم نے کہا سنت صحیحہ صریحہ محکمہ وارد ہے کہ جنین کا ذبح کرنا اس کی ماں کا ذبح کرنا ہے لیکن اس کو رد کیا گیا اس دلیل سے کہ یہ حدیث خلاف اصول ہے کیونکہ میتہ حرام ہے اور ہم کہتے ہیں کہ جس کی زبان پر میت کی حرمت اتری اسی نے مچھلی اور ٹڈی کو حلال کیا حالانکہ وہ بھی میت ہیں اور یہ شخص قائل ہے ان دونوں کی حرمت کا اور جنین میت نہیں بلکہ وہ ایک جز ہے اپنی ماں کا جو ذبح کی گئی اور ہر جز کا ذبح کرنا ضروری نہیں پس اگر حدیث اس کی علت میں وارد نہ ہوتی جب بھی وہ قیاس کی رو سے حلال ہوتا تو کیونکر حلال نہ ہوگا جب حدیث بھی وارد ہوئی اور وہ موافق ہے قیاس اور اصول صحیحہ کے پس متفق ہوئے اس کی علت پر نص اور قیاس اور اصل اور جس نے اس کو حرام کیا اس نے ان تینوں کا خلاف کیا اپنی فاسد رائے کی وجہ سے (اعلام الموقعین ملخصاً ج ۲، ص ۳۳۴۔۳۳۵)

۳۱۹۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَ اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ وَ عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ اَبِي الْوَدَّاكِ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ قَالَ سَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْجَنِيْنِ فَقَالَ كُلُوْهُ اِنْ شِئْتُمْ فَاِنَّ ذَكَاتَهٗ ذَكَاةُ اُمِّهٖ۔

۳۱۹۹: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا جنین کا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو اس کو کھاؤ۔ اِس لئے کہ اُس کا ذبح کرنا اِس کی ماں کا ذبح کرنا ہے۔

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعْتُ الْكُدَيْمِيَّ اِسْحَاقَ ابْنَ مَنْصُوْرٍ يَقُوْلُ فِي قَوْلِهِمْ فِي الدَّيَةِ لَا تُقْضٰى بِهَا مَدِمَّةٌ قَالَ مَدِمَّةٌ بِكَسْرِ الْمِيْمِ مِنَ الْاِدْمَامِ وَ بِفَتْحِ الذَّالِ مِنَ الذَّمِّ۔

تشریح (۱) نکالا اس کو احمد اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن ہے "تحفۃ" حوذی میں ہے کہ روایت کیا اس حدیث کو گیارہ صحابہ نے۔ (ج ۲، ص ۳۴۵)

Marfat.com

كِتَابُ الصَّيْدِ

شکار کا بیان

۱: بَابُ قَتْلِ الْكِلَابِ اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ اَوْ زَرْعٍ

باب: کتوں کے مارنے کا حکم سوا شکاری یا کھیت کے کتے کے

۳۲۰۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا شَبَابَةُ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِی التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ ثُمَّ قَالَ مَا لَهُمْ وَ لِلْكِلَابِ ثُمَّ رَخَّصَ لَهُمْ فِیْ كَلْبِ الصَّيْدِ۔

۳۲۰۰: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کتوں کے مار ڈالنے کا پھر فرمایا۔ لوگوں کو کتے سے کیا غرض پھر ان کو اجازت دی شکاری کتا رکھنے کا۔

تشریح ❁ کتے سے کیا غرض' اس کا مطلب یہ ہے کہ کتا پالنا بے فائدہ ہے بلکہ وہ نجس جانور ہے احتمال ہے کہ برتن یا کپڑے کو گندہ کرے لیکن کتوں کا قتل تو وہ منسوخ ہے مسلم کی حدیث سے کہ آنحضرت ﷺ نے منع کیا کتوں کے قتل سے اس کے بعد اور فرمایا کالے کتے کو مار ڈالو وہ شیطان ہے۔ (انجاح)

مترجم کہتا ہے ایک جماعت علماء اور اہل حدیث کے نزدیک کتا نجس نہیں ہے وہ کہتے ہیں اگر نجس ہوتا تو اس کا شکار کیا ہوا جانور حلال نہ ہوتا اور سات بار دھونے کا حکم جو دوسری حدیث میں وارد ہے اس وجہ سے ہے کہ اس میں سے سمیت کا اندیشہ ہے نہ نجاست کی وجہ سے ورنہ تین بار دھونا کافی تھا کیونکہ سور کتے سے زیادہ نجس ہے اس کا جھوٹا برتن تین بار دھونا کافی ہے اور امام بخاری نے اپنی صحیح میں کتے کی طہارت پر کئی حدیثوں سے استدلال کیا ہے لیکن اس میں اعتراض ہے اور جمہور اور اکثر علماء اہل حدیث کا یہی مذہب ہے کہ کتا نجس ہے اور صرف شکاری کتے کا شکار اس سے مستثنیٰ ہے بدلیل آیت اور احادیث صحیحہ کے۔

۳۲۰۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ عُمَرَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِی التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ ثُمَّ قَالَ مَا لَهُمْ وَ لِلْكِلَابِ ثُمَّ رَخَّصَ لَهُمْ فِیْ كَلْبِ الزَّرْعِ وَ كَلْبِ الْعِيْنِ۔

۳۲۰۱: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کتوں کے قتل کا۔ پھر فرمایا: لوگوں کو کتوں سے کیا مطلب پھر ان کو اجازت دی کھیت کے کتے کی اور باغ کے کتے کی۔

Marfat.com

تشریح ❁ یعنی جو کتے کھیت اور باغ کی حفاظت کے لئے پالے جاتے ہیں ان کا پالنا جائز ہے۔ دوسری روایت میں ریوڑ یعنی جانوروں کی حفاظت کے لئے بھی پالنا آیا ہے یہ شریعت سے صرف تین ہی کتوں کا جواز ثابت ہے۔ ایک شکاری کتا دوسرے باغ یا کھیت کی حفاظت کا تیسرے ریوڑ کا اور قیاس کیا ہے اس پر اور کتوں کو جو بھی کسی ضرورت سے پالے جائیں جیسے جنگل میں چور سے حفاظت کے لئے امید ہے کہ یہ بھی جائز ہو لیکن بلا ضرورت کے کتا پالنا ہماری شریعت میں جائز نہیں بلکہ اس سے اجر اور ثواب میں نقصان پڑتا ہے جیسے دوسری حدیث میں وارد ہے اور ایک حدیث میں ہے کہ فرشتے اس مکان میں نہیں جاتے جہاں مورت ہو یا کتا یعنی رحمت کے فرشتے۔

۳۲۰۲: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ اَنْبَاَنَا مَالِكُ ابْنُ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ بِقَتْلِ الْكِلَابِ۔

۳۲۰۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کتوں کے قتل کا:

۳۲۰۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ طَاهِرٍ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَافِعًا صَوْتَهٗ يَاْمُرُ بِقَتْلِ الْكِلَابِ وَ كَانَتِ الْكِلَابُ تُقْتَلُ اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ اَوْ مَاشِيَةٍ۔

۳۲۰۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ بلند آواز سے حکم کرتے تھے کتوں کے قتل کا اور کتے قتل کئے جاتے (آپ ﷺ نماز میں) مگر شکاری یا ریوڑ کے کتے۔

۲: بَابُ النَّهْيِ عَنِ اقْتِنَاءِ الْكَلْبِ اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ اَوْ حَرْثٍ اَوْ مَاشِيَةٍ

باب: کتے پالنے کی ممانعت مگر شکاری یا کھیت یا جانوروں کا کتا

۳۲۰۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِيْدُ ابْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ حَدَّثَنِیْ يَحْيَى بْنُ اَبِیْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا فَاِنَّهٗ يُنْقَصُ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ اِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ اَوْ مَاشِيَةٍ۔

۳۲۰۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کتا پالے اس کے عمل سے ہر روز ایک قیراط کم ہوگا۔ مگر کھیت کا یا ریوڑ کا کتا۔

تشریح ❁ دوسری روایت میں یوں ہے دو قیراط روزانہ کم ہوں گے اور تطبیق یوں کی ہے کہ شاید کتوں کی دو قسمیں ہوں بعضوں میں ایک قیراط کی کمی ہوتی ہو بعضوں میں دو قیراط کی اور بعضوں نے کہا یہ باعتبار اختلاف مقامات کے ہے تو مکہ اور مدینہ میں اگر بے ضرورت کتا پالے تو دو قیراط کی کمی ہوگی اور شہروں میں ایک قیراط کی کیونکہ مکہ اور مدینہ افضل اور اعلیٰ مقام ہیں وہاں کتا پالنا زیادہ نامناسب ہے اور اس قیراط کی مقدار کوئی نہیں جانتا سوائے اللہ تعالیٰ کے ایک روایت میں ہے کہ ایک قیراط احد پہاڑ سے بڑا ہے یہ حدیث عمدہ نصیحت ہے مسلمان کے لئے کہ بلا ضرورت کتا پالنے سے پرہیز رکھے اور ہمارے زمانہ میں یہ بلا بہت پھیلی ہے بہت مسلمان نصاریٰ کی مشابہت پر مرے جاتے ہیں اور ان کی طرح بلا ضرورت گھروں میں کتا رکھتے ہیں یہ کیا ہے ایک آفت ہے مسلمانوں نے اگر نصاریٰ کی باتیں سیکھیں تو وہ بھی یہی کوٹ و پتلون پہننا' بوٹ پہننا' چرٹ پینا' شراب اڑانا' کتے بغل میں رکھنا' ان میں سے کوئی بات بھی ان کے لئے مفید نہیں ہے' نہ دنیا میں نہ آخرت میں بلکہ بعضوں میں دنیا اور آخرت دونوں کی تباہی ہے اور جو باتیں نصاریٰ کی مفید اور قابل تقلید تھیں جیسے علوم و کمالات صنائع کی تحصیل ہمت اور شجاعت اتفاق اور اتحاد' جہاز رانی سیر و سیاحت اپنی قوم کی خیر خواہی' امانتداری اور دیانت اپنی حکومت کی وفاداری اور بھلائی تجارت اور امن کی ترقی ملک اور طرق اور شوارع

Marfat.com

کی آراستگی اسلحہ اور سامان حرب وضرب کی تیاری ان میں سے ایک بات بھی کوئی مسلمان حاصل نہیں کرتا نہ ان چیزوں کے لئے چندہ اور اتفاق کیا جاتا ہے۔ لاحول ولاقوۃ۔

۳۲۰۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا اَحْمَدُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ شِهَابٍ حَدَّثَنِیْ يُوْنُسُ ابْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ لَا اَنَّ الْكِلَابَ اُمَّةٌ مِنَ الْاُمَمِ لَاَمَرْتُ بِقَتْلِهَا فَاقْتُلُوْا مِنْهَا الْاَسْوَدَ الْبَهِيْمَ وَ مَا مِنْ قَوْمٍ اتَّخَذُوْا كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ اَوْ كَلْبَ صَيْدٍ اَوْ كَلْبَ حَرْثٍ اِلَّا نَقَصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ۔

۳۲۰۵: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کتے اللہ تبارک وتعالیٰ کی ایک امت نہ ہوتی اور امتوں میں سے تو میں حکم کرتا ان کے قتل کا لیکن اب بھی ان میں سے خالص کالے کو مار ڈالو اور جن لوگوں نے کتا پالا مگر وہ ریوڑ یا شکار یا کھیت کا کتا نہ ہو تو اُن کے ثواب میں سے ہر روز دو قیراط کم ہو جائیں گے۔

۳۲۰۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا خَالِدُ ابْنُ مَخْلَدٍ ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خَصِيْفَةَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سُفْيَانَ ابْنِ اَبِیْ زُهَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ يَقُوْلُ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا لَا يُغْنِیْ عَنْهُ زَرْعًا وَلَا ضَرْعًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ۔

فَقِيْلَ لَهٗ اَنْتَ سَمِعْتَ مِنَ النَّبِیِّ ﷺ ؟ قَالَ اِیْ وَ رَبِّ هٰذَا الْمَسْجِدِ!

۳۲۰۶: حضرت سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو کوئی کتا پالے اور وہ اس کے کھیت یا ریوڑ کے کام نہ آتا ہو تو اس کے عمل میں سے (یعنی عمل کے ثواب میں سے) ایک قیراط ہر روز کم ہوگا۔ لوگوں نے سفیانؓ سے کہا تم نے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ انہوں نے کہا ہاں قسم ہے اس مسجد کے مالک کی۔

تشریح ❁ نووی نے کہا علماء نے اجماع کیا ہے کہ کاٹنے والا کتا مار ڈالا جائے۔ امام الحرمین نے کہا پہلے آنحضرت ﷺ نے سب کتوں کے مارنے کا حکم دیا پھر یہ منسوخ ہو گیا اور کالا سیاہ اسی حکم پر باقی رہا بعد اس کے یہ ٹھہرا کہ کسی قسم کا کتا نہ مارا جائے جب تک وہ نقصان نہ پہنچائے یہاں تک کہ کالا بھجنگ بھی اور ثواب کم ہونے کا سبب یہ ہوگا کہ فرشتے اُس کے گھر میں نہیں جا سکتے جس کے پاس کتا ہوتا ہے اور بعضوں نے کہا اس وجہ سے کہ لوگوں کو ایذا ہوتی ہے اس کے بھونکنے اور حملہ کرنے سے اور یہ جو فرمایا اگر امت نہ ہوتی امتوں میں سے اس کا مطلب یہ ہے کہ کتا بھی ایک قسم کی نوع ہے یعنی عالم کی قسم ہے اس کا فنا کرنا ممکن نہیں اس لئے قتل کا حکم دینا بے کار ہے کتنے ہی قتل کرو لیکن دنیا میں ضرور کتے باقی رہیں گے مگر جب تک دنیا باقی ہے آپ دیکھئے کہ سانپ اور بچھو اور شیر اور بھیڑیئے لوگ صدہا ہزارہا سال سے جہاں پاتے ہیں مار ڈالتے ہیں اور صدہا ہزار روپیہ انعام ان کے مارنے میں دیا جاتا ہے مگر کیا یہ نوعیں دنیا سے مٹ گئیں نہیں ہرگز نہیں۔

۳: بَابُ صَيْدِ الْكَلْبِ

باب: کتے کے شکار کا بیان

تشریح ❁ اہل حدیث کے نزدیک جو جانور ہتھیار سے شکار کیا جائے (جیسے تیر تلوار برچھ بھالا بندوق وغیرہ سے) یا اُن جانوروں کے ذریعہ سے جو زخمی کرتے ہیں (جیسے کتا، چیتا، باز، بحری، عقاب وغیرہ) تو وہ حلال ہے اگرچہ شکار کا جانور ذبح کرنے سے پہلے مر جائے بشرطیکہ مسلمان شکار کرے اور جانور یا ہتھیار کو شکار پر چلاتے وقت بسم اللہ کہے یہی طور ہے جمہور علماء اور فقہاء کا۔

Marfat.com

۳۲۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا الضَّحَاكُ ابْنُ مَخْلَدٍ ثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنِىْ رَبِيْعَةُ ابْنُ يَزِيْدَ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِىُّ عَنْ اَبِىْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِّى رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا بِاَرْضِ اَهْلِ كِتَابٍ نَاْكُلُ فِىْ آنِيَتِهِمْ وَ بِاَرْضِ صَيْدٍ اُصِيْدُ بِقَوْسِىْ وَ اَصِيْدُ بِكَلْبِىَ الْمُعَلَّمِ وَاَصِيْدُ بِكَلْبِىَ الَّذِىْ لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا مَا ذَكَرْتَ اَنَّكُمْ فِىْ اَرْضِ اَهْلِ كِتَابٍ فَلَا تَاْكُلُوْا فِىْ آنِيَتِهِمْ اِلَّا اَنْ لَا تَجِدُوْا مِنْهَا بُدًّا فَاِنْ لَمْ تَجِدُوْا مِنْهَا بُدًّا فَاغْسِلُوْهَا وَ كُلُوْا فِيْهَا وَاَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ اَمْرِ الصَّيْدِ فَمَا اَصَبْتَ بِقَوْسِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَكُلْ وَ مَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ كُلْ وَ مَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الَّذِىْ لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَاَدْرَكْتَ ذَكَاتَهٗ فَكُلْ۔

۳۲۰۷: حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم اہل کتاب کے ملک میں رہتے ہیں (یعنی یہود اور نصاریٰ کے) کیا ہم اُن کے برتنوں میں کھائیں اور ہم اس ملک میں رہتے ہیں جہاں شکار بہت ہے میں شکار کرتا ہوں اپنی کمان سے اور اپنے سکھائے ہوئے کتے سے اور اس کتے سے جو سکھایا ہوا نہیں۔ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ جو تو نے بیان کیا کہ ہم اہل کتاب کے ملک میں رہتے ہیں تو تم ان کے برتنوں میں کھانا مت کھاؤ مگر جب ایسی ہی مجبوری ہو (مثلاً دوسرا کوئی برتن نہ ملے) تو اُن کو دھو کر پھر ان میں کھاؤ اور وہ جو تو نے شکار کا بیان کیا تو جو شکار تو اپنی کمان سے کرے اس پر اللہ کا نام لے (تیر مارتے وقت) اور اُس کو کھا اور جو سکھائے ہوئے کتے سے شکار کرے اس پر بھی اللہ کا نام لے (کتے کو چھوڑتے وقت) پھر اس کو کھا اور جو شکار کرے بن سکھائے کتے سے پھر تو اس جانور کو حاصل کر لے اور اس کو ذبح کر لے (اللہ کے نام پر) تو پھر اُس کو کھا لے۔

تشریح ❁ اگر ذبح کرنے سے پہلے وہ جانور مر گیا ہو تو اس کا کھانا درست نہیں یہ حدیث صحیح ہے اس کو بخاری اور مسلم نے بھی نکالا۔

۳۲۰۸: حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ الْمُنْذِرِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ثَنَا بَيَانُ بْنُ بِشْرٍ عَنِ الشَّعْبِىِّ عَنْ عَدِىِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنَّا قَوْمٌ نَصِيْدُ بِهٰذِهِ الْكِلَابِ قَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ وَ ذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا فَقُلْ مَا اَمْسَكْنَ عَلَيْكَ وَاِنْ قَتَلْنَ اِلَّا اَنْ يَاْكُلَ الْكَلْبُ فَاِنْ اَكَلَ الْكَلْبُ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنِّىْ اَخَافُ اَنْ يَكُوْنَ اِنَّمَا اَمْسَكَ عَلٰى نَفْسِهٖ وَ اِنْ خَالَطَتْهَا كِلَابٌ اُخَرُ ، فَلَا تَاْكُلْ۔

قَالَ ابْنُ مَاجَةَ سَمِعْتُهٗ يَعْنِىْ عَلِىَّ ابْنَ

۳۲۰۸: حضرت عدی بن حاتمؓ سے روایت ہے میں نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا تو میں نے کہا ہم اُن لوگوں میں ہیں جو کتوں سے شکار کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا: جب تو اپنے سکھائے ہوئے کتوں کو چھوڑے اور اللہ کا نام اُن پر لے لے تو جس شکار کو وہ پکڑ لیں اس کو کھا لے اگرچہ وہ اس کو مار ڈالیں مگر جس صورت میں کہ کتا اس شکار میں سے کھا لے تو اس کو مت کھا اس لئے کہ میں ڈرتا ہوں شاید اس کتے نے اس شکار کو اپنے کھانے کے لئے پکڑا ہو (نہ تیرے لئے) اور اگر سکھائے ہوئے کتے کے ساتھ (جس کو تو نے بسم اللہ کہہ کر چھوڑا) دوسرے کتے شریک ہو گئے تب بھی وہ شکار مت کھا (کیونکہ ان

Marfat.com

الْمُنْذِرِ يَقُوْلُ حَجَجْتُ ثَمَانِيَةَ وَ خَمْسِيْنَ حِجَّةً اَكْثَرُهَا رَاجِلًا۔

کتوں پر بسم اللہ نہیں کہی گئی تھی اگر چہ وہ کتے سکھائے ہوئے ہوں یا بن سکھائے ہوئے) امام ابن ماجہ نے کہا اس حدیث میں جو میرے شیخ ہیں علی بن منذر میں نے اُن سے سنا وہ کہتے تھے میں نے اٹھاون حج کئے اور ان میں اکثر حج پیدا کئے ہیں۔

تشریح ❁ امام احمد نے ابن عباسؓ سے نکالا مرفوعاً جب کتا شکار میں سے کھالے تو پھر اس کو مت کھا اس نے وہ شکار اپنے لئے پکڑا اور احمد اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ابو ثعلبہ سے یوں ہے کہ اگر کتا سکھایا ہوا ہو اور وہ شکار میں سے کھا بھی لے جب بھی اس کو کھا۔ ابن حجر نے کہا اس کے اسناد میں برائی نہیں حالانکہ اس کی اسناد میں داؤد بن عمر اودی ہے اس میں کلام ہے اور یہ روایت صحیحین کی روایت کا معارضہ نہیں کر سکتی جس میں صاف یہ موجود ہے کہ جب کتا شکار میں سے کھالے تو پھر اس کو مت کھا اور احمد اور ابوداؤد نے عدی بن حاتم سے نکالا کہ جس کتے یا باز کو تو سکھائے پھر اس کو چھوڑے اللہ کا نام لے کر تو کھا اس کا شکار جو وہ پکڑ لے۔

۴:بَابُ صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوْسِ

باب: مجوسی کا کتا شکار کرے تو اس کا کھانا کیسا ہے؟

۳۲۰۹:حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ اَبِىْ بَزَّةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نُهِيْنَا عَنْ صَيْدِ كَلْبِهِمْ وَ طَائِرِهِمْ يَعْنِى الْمَجُوْسَ۔

۳۲۰۹: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم کو ممانعت ہوئی مجوسی کے کتے یا ان کے پرندے کے شکار سے۔

تشریح ❁ یعنی اگر مجوسی کا کتا یا باز شکار کرے تو وہ مسلمان کو درست نہیں ہے لیکن اگر مسلمان مجوسی کا کتا یا باز لے کر اس کو اللہ کا نام لے کر چھوڑے تو وہ شکار درست ہوگا اور اس کی مثال یہ ہے کہ جیسے مسلمان مجوسی کی چھری سے ذبح کرے یا اس کی تیر و کمان سے شکار کرے اور اگر مجوسی مسلمان کے کتے یا باز سے شکار کرے تو وہ درست نہ ہوگا اس کی مثال ایسی ہے جیسے مجوسی مسلمان کی چھری سے ذبح کرے۔ (موطا)

۳۲۱۰: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْكَلْبِ الْاَسْوَدِ الْبَهِيْمِ فَقَالَ شَيْطَانٌ۔

۳۲۱۰: حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے میں نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا نرے کالے سیاہ کتے کو (جس میں اور کوئی رنگ نہ ہو) آپؐ نے فرمایا: وہ شیطان ہے (اس سے امام ابن ماجہ نے یہ نکالا کہ کالے کتے کا شکار درست نہیں) کیونکہ وہ شیطان ہے اور شیطان کافر ہے اور کافر مشرک کا ذبیحہ درست نہیں ایسا ہی قول ہے بعض علماء کا لیکن اکثر علماء نے کالے کتے کا شکار درست رکھا ہے اور کہا ہے حدیث میں تشبیہ ہے شیطان سے یعنی ایسا کتا اکثر شریر اور بے کار ہوتا ہے۔

۵:بَابُ صَيْدِ الْقَوْسِ

باب: تیر کمان کا شکار

۳۲۱۱: حَدَّثَنَا اَبُوْعُمَيْرٍ عِيْسَى بْنُ مُحَمَّدٍ النَّحَّاسُ وَ عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ الرَّمْلِيُّ قَالَا ثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيْعَةَ

۳۲۱۱: حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھا اس شکار کو جو

Marfat.com

عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ كُلْ مَا رَدَّتْ عَلَيْكَ قَوْسُكَ۔

تیری کمان کرے ۔ حافظ ابن عبداللہ ابن ماجہ نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔صرف رملہ کے لوگوں نے اس کو روایت کیا۔

۳۲۱۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ثَنَا مُجَالِدُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَدِيِّ ابْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا قَوْمٌ نَرْمِىْ قَالَ اِذَا رَمَيْتَ وَ خَزَقْتَ فَكُلْ مَا خَرَّقْتَ۔

۳۲۱۲: حضرت عدی بن حاتمؓ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ہم تیرانداز لوگ ہیں۔آپؐ نے فرمایا: جب تو تیرے مارے اور وہ گھس جائے (یعنی زخم کرے اندر گھس کر اور خون بہائے) تو کھا اس جانور کو جس کو تو پھاڑے۔

تشریح ❁ آگے حدیث عدی بن حاتم کی آتی ہے کہ جو شکار معراض سے مارے (معراض بے پر اور بے پیکان کا تیر بطور لکڑی کے جو اپنے بوجھ سے شکار کو مارتا ہے) وہ مردار ہے مگر جب معراض اس میں چھپ جائے بطور سنان کے اور پھاڑ ڈالے تو جائز ہے اس کا کھانا اور امام احمد نے نکالا کہ عدی نے کہا یارسول اللہ ہم تیرانداز لوگ ہیں تو کون سا جانور حلال ہے ہم کو آپؐ نے فرمایا: جس کو تم ذبح کرو اور جو اللہ کا نام لے کر اس کو کونچو ان حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حلت کے لئے صرف یہ کافی ہے کہ وہ آلہ شکار میں گھس جائے اور کونچ دے یعنی سوراخ کرے اور پھاڑ ڈالے خون بہادے اگرچہ وہ چیز بھاری ہو جیسے معراض پس بندوق کی گولی کا جو اس زمانہ میں رائج ہے شکار درست ہوگا اگرچہ اس کو ذبح نہ کر سکے بشرطیکہ اللہ کا نام لے کر گولی یا چھرہ مارے کیونکہ گولی بدن میں گھس جاتی ہے اور بدن کو پھاڑ دیتی ہے۔(روضہ)

مترجم کہتا ہے فقہاء نے جو لکھا ہے کہ بندقہ سے جو جانور مارا جائے وہ مردار ہے تو اس بندق سے غلہ یعنی مٹی کا گولہ مراد ہے جس کو غلیل میں رکھ کر مارتے ہیں یہ غلیل کا گولہ بدن میں گھستا نہیں نہ سوراخ کرتا ہے بلکہ چوٹ لگاتا ہے اپنے بوجھ کی وجہ سے تو اس کا شکار درست نہ ہوگا مگر جب اس کو زندہ پا کر ذبح کر لے۔

٦: بَابُ الصَّيْدِ يَغِيْبُ لَيْلَةً

باب: اگر شکار کا جانور ایک رات مار کھا کر غائب ہو جائے اور پھر ملے

۳۲۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ ابْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ! اَرْمِى الصَّيْدِ فَيَغِيْبُ عَنِّىْ لَيْلَةً قَالَ اِذَا وَجَدْتَ فِيْهِ سَهْمَكَ ، وَلَمْ تَجِدْ فِيْهِ غَيْرَهٗ فَكُلْهُ۔

۳۲۱۳: حضرت عدی بن حاتمؓ نے کہا میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں شکار کے جانور کو تیر مارتا ہوں پھر وہ ایک رات میری نظر سے غائب ہو جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تو اس میں اپنا تیر دیکھے اور سوا اپنے تیر کے اور کوئی زخم یا مار کا اثر یا چوٹ) کا نہ دیکھے اس میں تو اس کو کھالے۔

تشریح ❁ کیونکہ اس سے گمان غالب ہوتا ہے کہ وہ اسی تیر کے صدمہ سے مرا جو بسم اللہ کہہ کر مارا گیا تھا صحیحین کی روایت میں اتنا زیادہ ہے مگر جب تو اس کو پانی میں پائے تو مت کھا معلوم نہیں سوا تیرے تیر سے مرا یا پانی گرنے سے ایک روایت میں امام احمد اور بخاری کے یوں ہے کہ جب تو شکار کو مارے پھر اس کو ایک دن یا دو دن کے بعد پائے اور اس میں سوا تیرے تیر کے اور کسی چیز کا اثر نہ ہو تو اس کو کھالے اور پانی میں گرا ہوا ملے تو نہ کھا اور بخاری کی ایک روایت میں ہے ہم شکار کو تیر لگاتے ہیں پھر اس کو ڈھونڈا

Marfat.com

کرتے ہیں دو دو تین تین دن تک بعد اس کے اس کو مردہ پاتے ہیں اس میں تیر گھسا ہوا۔ آپؐ نے فرمایا: جب تو جانے کہ وہ تیرے تیر سے مرا ہے اور اس میں کسی درندے کا اثر نہ پائے تو اس کو کھا اور مسلم نے ابی ثعلبہ خشنی سے نکالا کہ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا: جب تو تیر مارے اور شکار تین دن تک غائب رہے پھر تو اس کو پائے تو کھا جب تک وہ بدبودار نہ ہو۔ (روضہ)

۷: بَابِ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ

باب: معراض کے شکار کا بیان

(معراض کی تفسیر ابھی گزری)

۳۲۱۴: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثَنَا وَكِيعٌ ح وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ قَالَ ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اَبِیْ زَائِدَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَدِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ: صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّيْدِ بِالْمِعْرَاضِ قَالَ مَا اَصَبْتَ بِحَدِّهٖ فَكُلْ مَآ اَصَبْتَ بِعَرْضِهٖ فَهُوَ وَقِيذٌ۔

۳۲۱۴: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: معراض کے شکار کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اس کی نوک سے مرے تو اس کو کھا اور جو عرض میں اس کے لگ کر مرے وہ مردار ہے (کیونکہ وہ ایسا ہوا جیسے کوئی لاٹھی یا پتھر کی مار سے مرے وہ مردار ہے)۔

۳۲۱۵: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ عَنْ هَمَّامِ ابْنِ الْحَارِثِ النَّخْعِيِّ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ لَا تَاْكُلْ اِلَّا اَنْ يَخْزِقَ۔

۳۲۱۵: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا معراض کو آپؐ نے فرمایا: مت کھا اس کا شکار مگر جب وہ پھاڑ ڈالے۔

۸: بَابُ مَا قُطِعَ مِنَ الْبَهِيْمَةِ وَ هِیَ حَيَّةٌ

باب: جو ٹکڑا زندہ جانور میں سے کاٹ لیا جائے

۳۲۱۶: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ ثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسٰى عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ مَا قُطِعَ مِنَ الْبَهِيْمَةِ وَهِیَ حَيَّةٌ فَمَا قُطِعَ مِنْهَا فَهُوَ مَيْتَةٌ۔

۳۲۱۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو ٹکڑا زندہ جانور میں سے کاٹ لیا جائے (مثلاً اس کا ہاتھ یا پاؤں یا سرین) تو وہ مردار ہے۔

تشریح ❁ اگرچہ حلال جانور میں سے کاٹا جائے جیسے گائے یا بکری میں سے۔

۳۲۱۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا اِسْمَاعِيْلَ ابْنُ عَيَّاشٍ ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْهُذَلِّی عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ تَمِيْمِ الدَّارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَكُوْنُ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يَجُبُّوْنَ اَسْنِمَةَ الْاِبِلِ وَ يَقْطَعُوْنَ اَذْنَابَ الْغَنَمِ اَلَا فَمَا قُطِعَ مِنْ حَیٍّ فَهُوَ مَيِّتٌ۔

۳۲۱۷: حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اخیر زمانہ میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو اونٹوں کی کوہان اور بکریوں کی دُمیں کاٹ لیں گے۔ آگاہ رہو زندہ جانور سے جو کاٹا جائے وہ مردار ہے۔

تشریح ❁ اس حدیث کی اسناد ضعیف ہے دو شخص اسماعیل بن عیاش اور شہر بن حوشب دونوں میں کلام ہے۔

Marfat.com

۹:بَابُ صَیْدِ الْحِیْتَانِ وَالْجَرَادِ

باب: مچھلی اور ٹڈی کا شکار

۳۲۱۸:حَدَّثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اُحِلَّتْ لَنَا مَیْتَتَانِ الْحُوْتُ وَالْجَرَادُ۔

۳۲۱۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم کو حلال ہیں دو مردے مچھلی اور ٹڈی۔

تشریح ❁ اور دو خون جگر اور طحال یعنی کلیجی اور تلی نکالا اس کو احمد اور دار قطنی اور شافعی اور بیہقی نے بھی لیکن عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم اس کے اسناد میں ضعیف ہے۔

۳۲۱۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ بَکْرُ بْنُ خَلْفٍ وَ نَصْرُ ابْنُ عَلِیٍّ قَالَ ثَنَا زَکَرِیَّا بْنُ یَحْیٰی بْنِ عُمَارَةَ ثَنَا اَبُوْ الْعَوَّامِ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّهْدِیِّ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْجَرَادِ فَقَالَ اَکْثَرُ جُنُوْدِ اللّٰهِ لَا آکُلُهٗ وَ لَا اُحَرِّمُهٗ۔

۳۲۱۹: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا ٹڈی کو۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا بڑا لشکر ہے میں نہ اس کو کھاتا ہوں نہ اس کو حرام کرتا ہوں۔

تشریح ❁ آپ ﷺ کے نہ کھانے سے ضروری نہیں کہ وہ شے حرام ہو جائے آپ بعضی حلال چیزوں کو بھی نہیں کھاتے تھے جیسے پیاز لہسن وغیرہ اور گوہ جس کو ضب کہتے ہیں۔

۳۲۲۰: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ ثَنَا سُفْیَانُ ابْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ (سَعْدٍ) الْبَقَّالِ سَمِعَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ یَقُوْلُ کُنَّ اَزْوَاجُ النَّبِیِّ ﷺ بَیْنَهَا دَیْنَ الْجَرَادَ عَلَی الْاَطْبَاقِ۔

۳۲۲۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیاں تحفہ بھیجتی تھیں ٹڈی کو طبقوں میں رکھ کر۔

۳۲۲۱: حَدَّثَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَمَّالُ ثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ثَنَا زِیَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُلَاثَةَ عَنْ مُوْسَی بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرٰهِیْمَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَابِرُوْا اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا دَعَا عَلَی الْجَرَادِ قَالَ اللّٰهُمَّ اَهْلِكْ کِبَارَهٗ وَاقْتُلْ صِغَارَهٗ وَ اَفْسِدْ بَیْضَهٗ وَاقْطَعْ دَابِرَهٗ وَ خُذْ بِاَفْوَاهِهَا عَنْ مَعَایِشَنَا وَ اَرْزَاقِنَا اِنَّكَ سَمِیْعُ الدُّعَاءِ۔

فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! کَیْفَ تَدْعُوْا عَلٰی جُنْدٍ مِنْ اَجْنَادِ اللّٰهِ بِقَطْعِ دَابِرِهٖ ؟ قَالَ اِنَّ الْجَرَادَ فَثْرَةُ الْحُوْتِ فِی الْبَحْرِ۔

۳۲۲۱: حضرت جابر بن عبداللہؓ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بددعا کرتے تھے ٹڈی پر تو فرماتے یا اللہ ہلاک کر دے بڑی ٹڈیوں کو اور مار ڈال چھوٹی ٹڈیوں کو اور ان کے انڈے گندے کر دے (تا کہ بچے پیدا نہ ہوں) اور ان کی اصل میٹ دے (اور نسل) اور ملخ کے منہ بند کر دے ہماری روزیوں سے (کہ وہ ہمارا غلہ اور اناج اور میوہ کھانے نہ پائیں) اور ہم کو روزی دے تو دعا کا سننے والا ہے۔ ایک شخص بولا یا رسول اللہ ﷺ آپؐ کیسے بددعا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ایک لشکر پر کہ اس کی نسل کاٹ دے۔ آپؐ نے فرمایا: ٹڈی مچھلی کی چھینک سے نکلتی ہے دریا میں۔ ہاشم نے -

Marfat.com

قَالَ هَاشِمٌ قَالَ زِيَادٌ فَحَدَّثَنِیْ مَنْ رَاَی الْحُوْتَ يَنْثُرُهٗ۔

کہا زیاد نے کہا (جو اس حدیث کا راوی ہے) مجھ سے ایک شخص نے بیان کیا اس نے دیکھا مچھلی چھینک رہی تھی ٹڈیوں کو۔

تشریح ❁ ہمارے زمانہ میں ٹڈی کی بہت زیادہ تحقیقات ہوئی اور معلوم ہوا کہ وہ بھی ایک نوع ہے منجملہ انواع کے اور اوپر ایک حدیث میں گزرا کہ وہ اللہ کے سب لشکروں میں زیادہ ہے تو شاید اس حدیث کا یہ مطلب ہوگا کہ اوّل جو ٹڈی کا وجود ہوا وہ مچھلی کی چھینک سے ہوا اور شاید اب بھی ایسا ہوتا ہے کہ بعضی ٹڈیاں مچھلی کی ناک سے بھی نکلتی ہوں جیسے زیاد نے سنا لیکن اس زمانہ میں ٹڈیوں کے انڈے بکثرت پہاڑوں میں ملتے ہیں اور لوگ انڈوں کو خراب کرنے پر مقرر کئے جاتے ہیں اور حکومت کی طرف سے اس پر انعام ملتا ہے اور یہ حدیث ضعیف ہے اس کو خطیب نے بھی انس سے نکالا اور جابر سے اس کی اسناد میں موسیٰ بن محمد تمیمی متروک ہے ابن ملقن نے کہا متفرد ہوا موسیٰ اس کی روایت سے اور وہ منکر الحدیث ہے۔ واللہ اعلم۔

۳۲۲۲: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِی الْمُهَزِّمِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ ﷺ فِیْ حَجَّةٍ اَوْ عُمْرَةٍ فَاسْتَقْبَلَنَا رِجْلٌ مِنْ جَرَادٍ اَوْ ضَرْبٌ مِنْ جَرَادٍ فَجَعَلْنَا نَضْرِبُهُنَّ بِاَسْوَاطِنَا وَ نِعَالِنَا فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ كُلُوْهُ فَاِنَّهٗ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ۔

۳۲۲۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے حج یا عمرے میں تو ہمارے سامنے ایک گروہ آیا ٹڈیوں کا یا ایک قسم کی ٹڈیاں آئیں ہم ان کو مارنے لگے اپنے کوڑوں سے اور جوتوں سے آپؐ نے فرمایا: اس کو کھاؤ وہ دریا کا شکار ہے۔

تشریح ❁ اس کو ابوداؤد نے بھی نکالا یہ حدیث بھی ضعیف ہے اس کی اسناد میں ابوالمہزم ہے وہ ضعیف ہے ابوداؤد نے کہا یہ حدیث وہم ہے ترمذی نے بھی اس کو نکالا اور کہا غریب ہے ہم نہیں پہچانتے اس کو مگر ابوالمہزم کی روایت سے اس میں شعبہ نے کلام کیا ہے اگر ٹڈی دریا کا شکار ہو تو مجوسی اور مشرک کی پکڑی ہوئی ٹڈی بھی درست ہوگی جیسے مچھلی اس کی پکڑی ہوئی درست ہے۔ ابن عباسؓ نے کہا دریا کا شکار کھا خواہ یہودی ہو یا نصرانی یا مجوسی شکار کرے اور جمہور کا یہ قول ہے کہ دریا کا مردہ حلال ہے خواہ شکار کی وجہ سے مر جائے یا خود بخود دریا میں مر جائے اور حنفیہ نے کہا اگر خود بخود دریا میں جائے تو وہ حلال نہیں ہے اور اللہ کا قول مطلق ہے احل لکم صید البحر تو شامل ہے دریا کے ہر جانور کو اور ہر قسم کی مچھلی کو اور شافعی نے مینڈک اور کچھوے اور کیکڑے اور سانپ اور بچھو کو حرام کہا ہے اور ابوحنیفہ نے سوا مچھلی کے دریا کے اور تمام جانوروں کو اور امامیہ نے بغیر پوست کی مچھلی کو بھی حرام کہا ہے۔ (روضہ مختصرا)

۱۰ : بَابُ مَا يُنْهٰی عَنْ قَتْلِهٖ

باب: کن جانوروں کا مارنا منع ہے

۳۲۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَا ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِیُّ ثَنَا اِبْرٰهِيْمُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ قَتْلِ الصُّرَدِ وَالضِّفْدَعِ وَالنَّمْلَةِ وَالْهُدْهُدِ۔

۳۲۲۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا (ممولا) چڑیا اور مینڈک اور چیونٹی اور ہدہد کے قتل سے۔

۳۲۲۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰی ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ

۳۲۲۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے منع کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چار جانوروں کے قتل سے چیونٹی

Marfat.com

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ قَتْلِ اَرْبَعٍ مِنَ الدَّوَابِ النَّمْلَةِ وَالنَّحْلِ وَالْهُدْهُدِ وَالصُّرَدِ۔

اور شہد کی مکھی اور ہدہد اور ممولا۔

تشریح ❁ صرد ایک قسم کی چھوٹی چڑی ہے یہ جانور ستاتے نہیں بلکہ ان سے فائدہ ہے شہد کی مکھی شہد بناتی ہے اور چیونٹی گھر میں گرا پڑا اناج اور کسافت اٹھا لے جاتی ہے اور ان کے مارنے میں کوئی نفع بھی نہیں ہے اس لئے منع فرمایا۔ ہدہد قاصد تھا حضرت سلیمان کا اور اس میں گوشت بالکل کم ہوتا ہے اس لئے اس کا شکار بے فائدہ ہے اور اسی طرح صرد بالکل ایک چھوٹی چڑیا ہے۔

۳۲۲۵: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَاَحْمَدُ ابْنُ عِيْسَى الْمِصْرِيَّانِ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ نَبِىِّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ نَبِيًّا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ قَرَصَتْهُ نَمْلَةٌ فَاَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَاُحْرِقَتْ فَاَوْحَى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِلَيْهِ فِىْ اَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ اَهْلَكْتَ اُمَّةً مِنَ الْاُمَمِ تُسَبِّحُ ؟

۳۲۲۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک پیغمبر تھے اگلے پیغمبروں میں سے۔ ان کو چیونٹی نے کاٹا انہوں نے حکم دیا چیونٹیوں کا سارا چھتہ جلا دینے کا وہ جلا دیا گیا۔ تب اللہ تعالیٰ نے ان کو وحی بھیجی کہ تم کو ایک چیونٹی نے کاٹا اور اس کے بدل تم نے ایک امت کو تباہ کر دیا۔ جو اللہ تعالیٰ کی تسبیح کہتی تھی۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ حَدَّثَنِى اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَهٗ وَ قَالَ قَرَصَتْ۔

تشریح ❁ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جانور بھی اللہ کی تسبیح تقدیس کرتے ہیں اور عبادت میں مصروف ہیں جانور تو کیا جھاڑ اور پہاڑ اور دریا سب اس کی حمد کر رہے ہیں۔ وان من شیء اِلَّا یسبح بحمدہٖ لیکن افسوس ہے کہ انسان جو اس کی سب مخلوقات میں اعلیٰ اور افضل ہے وہی اکثر اپنے مالک کو بھول جاتا ہے اور دنیا میں ایسا غرق ہوتا ہے کہ عبادت کا خیال بھی نہیں رہتا۔ لاحول ولا قوۃ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگلی شریعتوں میں چیونٹی کا مارنا درست تھا جب تو ان پیمبروں کو اس کے مارنے پر ملامت نہیں ہوئی بلکہ ایک چیونٹی کے بدل لاکھوں چیونٹیوں کو مار ڈالنے پر یہ انصاف کے خلاف ہے۔

۱۱: بَابُ النَّهْىِ عَنِ الْخَذْفِ

باب: خذف کی (یعنی چھوٹی کنکریاں مارنے کی) ممانعت

تشریح ❁ جیسے اکثر لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ کھیل کے طور پر انگلیوں سے غلیل سے کنکریاں مارا کرتے ہیں اس سے منع کیا کیونکہ یہ بے فائدہ اوقات ضائع کرنا ہے اور اس میں ضرر کا احتمال ہے کہ کسی کی آنکھ یا دانت میں لگ جائے اور آنکھ پھوٹ جائے یا دانت ٹوٹ جائے۔

۳۲۲۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ

۳۲۲۶: حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کے ایک عزیز نے خذف کیا انہوں نے

Marfat.com

تَعَالٰى اَنَّ قَرِيْبًا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ خَذَفَ فَنَهَاهُ وَ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْخَذْفِ وَ قَالَ اِنَّهَا لَا تَصِيْدُ صَيْدًا وَلَا تَنْكَا عَدُوًّا وَ لٰكِنَّهَا تَكْسِرُ السِّنَّ وَتَفْقَأُ الْعَيْنَ قَالَ فَعَادَ فَقَالَ اُحَدِّثُكَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهُ ثُمَّ عُدْتَ لَا اُكَلِّمُكَ اَبَدًا۔

اس کو منع کیا اور کہا کہ آنحضرتؐ نے اس سے منع کیا اور فرمایا نہ اس سے شکار ہوتا ہے نہ دشمن کو صدمہ پہنچتا ہے لیکن دانت ٹوٹ جاتے ہیں یا آنکھ پھوٹ جاتی ہے اس نے یہ سن کر پھر خذف کیا۔ عبداللہؓ نے کہا میں تجھ سے حدیث بیان کرتا ہوں کہ محمد ﷺ نے اس سے منع کیا اور تو وہی کام کرتا ہے اب میں کبھی تجھ سے بات نہیں کروں گا۔

تشریح ۞ یہ عبداللہ نے غصہ سے کہا معلوم ہوا کہ جو کوئی حدیث کو سن کر یا جان کر بھی اس کے خلاف پر اصرار کرے اس سے ترک ملاقات کرنا صحابہ کا طریق ہے اور ابن عمرؓ نے حدیث کے خلاف ایک بات کہنے پر اپنے بیٹے کو برا کہا اور ساری عمر اس سے بات نہ کی۔

۳۲۲۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ صُهْبَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ نَهٰى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْخَذْفِ وَ قَالَ اِنَّهَا لَا تُقْلُ الصَّيْدَ وَ لَا تَنْكِي الْعَدُوَّ وَ لٰكِنَّهَا تَفْقَأُ الْعَيْنَ وَتَكْسِرُ السِّنَّ۔

۳۲۲۷: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا خذف سے اور فرمایا اس سے نہ شکار مرتا ہے نہ دشمن کو زخمی کرتی ہے البتہ آنکھ پھوٹ جاتی ہے اور دانت ٹوٹ جاتا ہے۔

۱۲: بَابُ قَتْلِ الْوَزَغِ

باب: گرگٹ اور چھپکلی کے قتل کا بیان

تشریح ۞ ہرچند یہ جانور کسی کو کاٹتے نہیں نہ ایذا دیتے ہیں لیکن ان سے دل کو نفرت پیدا ہوتی ہے اور بعضوں نے کہا ان میں سمیت ہوتی ہے بعضوں نے کہا وہ عرب کے ملک میں اونٹنی کا تھن پکڑ کر دودھ چوس لیتا ہے۔

۳۲۲۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اُمِّ شَرِيْكٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَمَرَهَا بِقَتْلِ الْاَوْزَاغِ۔

۳۲۲۸: حضرت اُم شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا گرگٹوں کے مارنے کا۔

۳۲۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ ثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَتَلَ وَزَغًا فِيْ اَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهٗ كَذَا حَسَنَةً وَ مَنْ قَتَلَهَا فِي الثَّانِيَةِ فَلَهٗ كَذَا وَ كَذَا اَدْنٰى مِنَ الْاُوْلٰى) وَ مَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ فَلَهٗ كَذَا حَسَنَةً (اَدْنٰى مِنَ الَّذِيْ ذَكَرَهٗ فِي الْمَرَّةِ الثَّانِيَةِ۔

۳۲۲۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی چھپکلی کو پہلی مار میں مارے اس کے لئے اتنی نیکیاں ہیں اور جو کوئی دوسری مار میں مارے اس کے لئے اتنی نیکیاں ہیں لیکن اوّل سے کم اور جو کوئی تیسری مار میں مارے اس کے لئے اتنی نیکیاں ہیں دوسری سے کم۔

Marfat.com

۳۲۳۰: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْوَزَغِ الْفُوَیْسِقَةُ۔

۳۲۳۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گرگٹ کو بدکارہ فرمایا۔

تشریح ✿ اس کی تحقیر اور تذلیل کے لئے۔

۳۲۳۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا یُوْنُسُ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ جَرِیْرِ بْنِ حَازِمٍ، عَنْ نَافِعٍ عَنْ سَائِبَةَ، مَوْلَاةِ الْفَاكِهِ بْنِ الْمُغِیْرَةِ اَنَّهَا دَخَلَتْ عَلٰی عَائِشَةَ فَرَاَتْ فِیْ بَیْتِهَا رُمْحًا مَوْضُوْعًا فَقَالَتْ یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ! مَا تَصْنَعِیْنَ بِهٰذَا قَالَتْ نَقْتُلُ بِهٖ هٰذِهِ الْاَوْزَاغَ فَاِنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَنَا اَنَّ اِبْرٰهِیْمَ لَمَّا اُلْقِیَ فِی النَّارِ لَمْ تَكُنْ فِی الْاَرْضِ دَابَّةٌ اِلَّا اَطْفَاتِ النَّارِ غَیْرَ الْوَزَغِ فَاِنَّهَا كَانَتْ تَنْفُخُ عَلَیْهِ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِهٖ۔

۳۲۳۱: سائبہ سے روایت ہے جو مولاۃ (آزادلونڈی) تھیں فاکہ بن مغیرہ کی وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئیں ان کے گھر میں ایک برچھہ رکھا ہوا پایا تو کہا اے ام المؤمنین اس برچھی سے تم کیا کرتے ہو؟ انہوں نے کہا ہم اس سے ان چھپکلیوں کو مارتے ہیں اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب حضرت ابراہیمؑ کو آگ میں ڈالا (نمرود مردود) نے تو ساری زمین میں کوئی جانور باقی نہ رہا جس نے آگ نہ بجھائی ہو سوا چھپکلی کے وہ اور آگ کو پھونکتا تھا ان پر اس لئے آنحضرت ﷺ نے حکم دیا اس کے قتل کا۔

تشریح ✿ اس حدیث سے یہ نکلا کہ چھپکلی کا قتل مذہبی عداوت کی وجہ سے ہے چونکہ وہ دشمن تھا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تو سارے مسلمانوں کو اس کا دشمن ہونا چاہئے اور بعضوں نے کہا شیطان چھپکلی کی شکل بن کر آگ پھونکتا تھا اس لئے آپ نے اس شکل کو برا جانا اور اس کے ہلاک کرنے کا حکم دیا۔ حدیث سے یہ نکلا کہ ایک شخص کے برے کام کرنے سے کبھی اس کی ساری قوم مطعون ہو جاتی ہے اور مکروہ سمجھی جاتی ہے۔

۱۳: بَابُ اَكْلِ كُلِّ ذِیْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ

باب: ہر دانت والا درندہ حرام ہے

۳۲۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ اَنْبَاَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ اِدْرِیْسَ عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰی عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِیْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ۔

۳۲۳۲: حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہر دانت والے درندے کے کھانے سے۔ زہری نے کہا میں نے اس حدیث کو نہیں سنا۔ یہاں تک کہ میں شام میں گیا۔

قَالَ الزُّهْرِیُّ وَ لَمْ اَسْمَعْ بِهٰذَا حَتّٰی دَخَلْتُ الشَّامَ۔

تشریح ✿ وہاں کے لوگوں نے حدیث بیان کی زہری اہل مدینہ میں سے تھے وہاں کے لوگوں کو یہ حدیث نہیں پہنچی تھی ایسا اکثر حدیث میں ہوا ہے کہ اہل کوفہ یا اہل مدینہ یا اہل شام یا اہل یمن سے خاص ہیں اور اس کی وجہ یہ ہوئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

Marfat.com

وفات کے بعد صحابہ سب ملکوں میں پھیل گئے تھے بعضی حدیثیں خاص خاص صحابہ کو معلوم تھیں جوانہوں نے انہی ملک والوں سے بیان کیں جہاں وہ رہے اس وجہ سے وہ حدیثیں اور ملک والوں کو نہیں پہنچیں۔ امام ابوحنیفہ اہل کوفہ میں تھے ان کو بھی بہت سی حدیثیں اہل مدینہ اور اہل شام اور اہل یمن کی نہیں پہنچیں اور مجبور ہو کر انہوں نے مسائل میں قیاس کیا جو کہیں حدیث کے موافق پڑا کہیں مخالف بعد بخاری اور ترمذی' ابوداؤد اور نسائی اور دارمی اور احمد بن حنبل اور ابوزرعہ اور ابوحاتم اور ابن ماجہ پھر ان کے بعد اور لوگ جیسے طبرانی اور بیہقی اور دارقطنی اور حاکم اور خطیب وغیرہ ہم ملکوں میں پھرے اور ہر ایک ملک والوں کی حدیثوں کو جمع کیا اور بہت سے مسائل میں جن میں اگلے مجتہدین نے قیاس کیا تھا صریح حدیثیں پائیں اور جو لوگ اہل حق اور متبع رسول خواہ حنفی ہوں یا شافعی یا مالکی ہوں یا حنبلی انہوں نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ جس مسئلہ میں صحیح حدیث مل گئی اس پر عمل کیا اور قیاس اور رائے کو جو اس کے خلاف واقع ہوئی تھی پتھر پر مار دیوار پر پھینک دیا اور یہی طریقہ قیامت تک اہل حق کا رہے گا الا ماشاء اللہ چند جہلہ مقلدین اور متعصبین اس کے خلاف ہیں کہ حدیث ہوتے ہوئے اپنے مجتہد کا قول اس کے خلاف نہیں چھوڑتے عنقریب ان کو اپنے عمل کا جواب دینا ہوگا وما علینا الا البلاغ۔ اکثر اہل حدیث اور ائمہ کا یہی قول ہے کہ ہر دانت والا درندہ یعنی جو دانت سے شکار پکڑتا ہے اور حملہ کرتا ہے حرام ہے۔ جیسے بھیڑیا اور شیر اور کتا اور چیتا اور ریچھ اور بلی وغیرہ اور شافعی نے کہا کہ کفتار (لگڑ بگڑ) اور لومڑی حلال ہے اور ابوحنیفہ نے کہا اور درندوں کی طرح یہ بھی حرام ہیں اسی طرح گیدڑ اور بور بچہ وغیرہ۔

۳۲۳۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ح وَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ وَ اِسْحَاقُ ابْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِیْ حَكِيْمٍ عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اَكْلُ كُلِّ ذِیْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ حَرَامٌ۔

۳۲۳۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر دانت والے درندے کا کھانا حرام ہے۔

۳۲۳۴: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِيٍّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ الْحَكَمِ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِیْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَ عَنْ كُلِّ ذِیْ مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ۔

۳۲۳۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا خیبر کے دن ہر دانت والے درندے کے کھانے سے اور پنجہ والے پرندے کے کھانے سے۔

تشریح ❁ اس کو امام مسلم نے بھی نکالا پنجہ والے پرندے سے مراد وہ پرند ہیں جو پنجہ سے شکار کرتے ہیں جیسے باز بحری' شکرہ' عقاب' چیل' گدو وغیرہ اور الو بھی شکار کرتا ہے پنجہ سے پس وہ حرام ہوگا اس قاعدے کے موافق لیکن افسوس ہے کہ بعض فقہاء حنفیہ کو اس کی خبر نہیں ہوئی اور انہوں نے اپنی کتابوں میں الو کو حلال لکھا ہے چنانچہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے کہ الو کھایا جائے گا (روضہ میں ہے کہ کبوتر بھی پنجہ رکھتا ہے لیکن وہ حلال ہے اسی طرح چڑیا کیونکہ وہ پاک اور نفیس ہیں)

مترجم کہتا ہے کہ حدیث کا یہ مطلب ہے کہ جو جانور پنجہ سے شکار کرتا ہے وہ حرام ہے اور کبوتر شکار نہیں کرتا پس اس کی حرمت کی کوئی وجہ نہیں ہے اور یہ مطلب نہیں ہے کہ جس طائر کا پنجہ ہو وہ حرام ہے۔ ورنہ طوطا اور بہت سے پرند کو حرام کہنا ہوگا

Marfat.com

جو پنجہ رکھتے ہیں) لیکن کوا تو حرام ہے دوسری حدیث کی رو سے کہ پانچ بدکار قتل کئے جائیں حل اور حرم میں اور کوے کو بھی ان میں سے بیان کیا اور اہل حدیث نے کہا ہے کہ جس جانور کے قتل کا آنحضرت ﷺ نے حکم دیا وہ بھی حلال نہیں ہوسکتا اسی طرح وہ جانور بھی حلال نہیں ہو سکتے جن کے قتل سے منع فرمایا جیسے صرد اور ہدہد اور مینڈک اور چیونٹی اور شہد کی مکھی وغیرہ۔

۱۴:بَابُ الذِّئْبِ وَالثَّعْلَبِ

باب: بھیڑیئے اور لومڑی کے بیان میں

۳۲۳۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا يَحْيٰى بْنُ وَاضِحٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْمُخَارِقِ عَنْ حِبَّانَ بْنِ جَزْءٍ عَنْ اَخِيْهِ خُزَيْمَةَ بْنِ جَزْءٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جِئْتُكَ لِاَسْاَلَكَ عَنْ اَحْنَاشِ الْاَرْضِ مَا تَقُوْلُ فِی الثَّعْلَبِ قَالَ وَ مَنْ يَاْكُلُ الثَّعْلَبَ؟ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا تَقُوْلُ فِی الذِّئْبِ ؟ قَالَ وَ يَا كُلُ الذِّئْبَ اَحَدٌ فِيْهِ خَيْرٌ؟

۳۲۳۵: حضرت خزیمہ بن جزء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کے پاس اس لئے آیا کہ زمین کے کیڑوں کا آپ ﷺ سے پوچھوں ۔ آپ ﷺ کیا فرماتے ہیں لومڑی میں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: لومڑی کو کون کھاتا ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ کیا فرماتے ہیں بھیڑیئے (گرگ) میں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہیں بھلا آدمی بھیڑیا کھاتا ہے۔

تشریح ❁ یہ حدیث دلیل ہے اہل حدیث کی کہ لومڑی حرام ہے لیکن اس کا اسناد ضعیف ہے بوجہ عبدالکریم بن ابی المخارق کے اور شافعی نے اس کو حلال کہا مگر لومڑی شکار کرتی ہے تو وہ دانت والے درندوں میں سے ہے۔

۱۵:بَابُ الضَّبُعِ

باب: بجوّ کا بیان

۳۲۳۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ الْمَكِّیُّ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ ابْنِ اُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ عَمَّارٍ (وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ) قَالَ سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الضَّبُعِ اَصَيْدٌ هُوَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ آكُلُهَا قَالَ نَعَمْ قُلْتُ اَشَیْءٌ سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ۔

۳۲۳۶: حضرت عبدالرحمٰن بن ابی عمارت سے روایت ہے میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا بجو شکار ہے۔ انہوں نے کہا ہاں ۔ میں نے کہا میں اس کو کھاؤں ۔انہوں نے کہا ہاں میں نے کہا کیا تم نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔انہوں نے کہا ہاں ۔

تشریح ❁ ضبع سے مراد معروف بجو نہیں ہے بلکہ اس نوع کا ایک جانور ہے جسے شکار کیا جاتا ہے اور اس کو لگڑ بگڑ کہا جاتا ہے جو سابقہ ریاست سندھ اور بہاولپور میں پایا جاتا ہے۔

اس سے صاف نکلتا ہے کہ بجو حلال ہے امام شافعی کا یہی قول ہے اور ابو حنیفہ کہتے ہیں وہ دانت والا درندہ ہے تو اور درندوں کی طرح حرام ہوگا اور جب تعارض ہو حلت اور حرمت میں تو اس سے باز رہنا بھی احتیاط ہے۔

۳۲۳۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا يَحْيٰى ابْنُ وَاضِحٍ عَنِ ابْنِ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ ابْنِ اَبِی

۳۲۳۷: حضرت خزیمہ بن جزء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ آپ کیا فرماتے

Marfat.com

الْمُخَارِقِ عَنْ حِبَّانَ بْنِ جَزْءٍ عَنْ خُزَيْمَةَ ابْنِ جَزْءٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا تَقُوْلُ فِى الضَّبُعِ قَالَ وَ مَنْ يَاكُلُ الضَّبُعَ۔

ہیں بجو میں آپ نے فرمایا بجو کون کھاتا ہے۔

تشریح ❁ اس حدیث سے ابوحنیفہ نے دلیل لی بجو کی حرمت پر وہ کہتے ہیں یہ ناسخ ہے پہلی حدیث کی مگر اس کا اسناد ضعیف ہے بوجہ عبدالکریم بن المخارق کے اور بجو اگر درندہ ہے تو اس کی حرمت دوسری حدیث سے ثابت ہوگی جو ہر دانت والے درندے کی حرمت میں آئی ہے۔

۱۶: بَابُ الضَّبِّ

باب: سوسمار یعنی گوہ کا بیان

تشریح ❁ یہ حلال ہے شافعی اور مالک اور احمد اور اکثر فقہاء اور اہل حدیث کے نزدیک اور اس کی حرمت کی کوئی قوی دلیل نہیں ہے اور اس کی حلت کے ثبوت میں بہت سی احادیث وارد ہیں اور حرمت کی دلیلوں میں ایک ابوداؤد کی حدیث ہے کہ منع کیا آپ نے گوہ کے کھانے سے لیکن اس کا اسناد ضعیف ہے دوسرے امام محمد نے نکالا ابوحنیفہ سے انہوں نے حماد سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ ان کے پاس گوہ ہدیہ آیا تو آنحضرت ﷺ نے منع کیا ان کو اس کے کھانے سے مرسل ہے ابراہیم نے حضرت عائشہؓ کو نہیں پایا۔ تیسرے محمد نے حارث سے ایسا ہی نکالا موقوفاً یہ بھی حجت نہیں ہے۔

۳۲۳۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ يَزِيْدَ الْاَنْصَارِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَصَابَ النَّاسُ ضَبًّا فَاشْتَوَوْهَا فَاَكَلُوْا مِنْهَا فَاَصَبْتُ مِنْهَا ضَبًّا فَشَوَيْتُهٗ ثُمَّ اَتَيْتُ بِهِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ جَرِيْدَةً فَجَعَلَ يَعُدُّ بِهَا اَصَابِعَهٗ فَقَالَ اِنَّ اُمَّةً مِنْ بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ مُسِخَتْ دَوَابَّ فِى الْاَرْضِ وَ اِنِّىْ لَا اَدْرِىْ لَعَلَّهَا هِىَ فَقُلْتُ اِنَّ النَّاسَ قَدِ اشْتَوَوْهَا فَاَكَلُوْهَا فَلَمْ يَاْكُلْ وَلَمْ يَنْهَ۔

۳۲۳۸: حضرت ثابت بن یزید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے لوگوں نے سوسمار پکڑی اور ان کو بھونا اور کھایا میں نے بھی ایک پکڑی اور اس کو بھون کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لکڑی لی اور اس سے اس کی انگلیاں گننے لگے۔ پھر فرمایا کہ بنی اسرائیل کا ایک گروہ مسخ ہو کر زمین کے جانور بن گئے تھے میں نہیں جانتا شاید وہ یہی ہو میں نے عرض کیا لوگ اس کو بھون کر کھا بھی گئے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو نہیں کھایا نہ اس سے منع کیا۔

تشریح ❁ دوسری حدیث میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا: میرے ملک میں اس کو نہیں کھاتے اس لئے مجھے کراہت معلوم ہوتی ہے یہ اور بات ہے کہ اس سے حرمت لازم نہیں آتی اگر سوسمار حرام ہوتا تو آپ کے دسترخوان پر نہ کھایا جاتا نہ آپ صحابہ کو اس کے کھانے کی اجازت دیتے۔ حنفی یہ کہتے ہیں کہ یہ حدیثیں پہلے کی ہیں اور ممانعت کی حدیث بعد کی ہے علاوہ اس کے ممانعت کی حدیث صحیح نہیں ہے تو اس سے صحیح حدیثوں کا نسخ کیونکر جائز ہوگا۔

۳۲۳۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ الْهَرَوِىُّ اِبْرٰهِيْمُ بْنُ عَبْدِ

۳۲۳۹: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

Marfat.com

اللّٰهِ بْنِ حَاتِمٍ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِىِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ لَمْ يُحَرِّمِ الضَّبَّ وَ لٰكِنْ قَذِرَهٗ وَ اِنَّهٗ لَطَعَامُ عَامَّةِ الرِّعَاءِ وَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَيَنْفَعُ بِهٖ غَيْرَ وَاحِدٍ وَ لَوْ كَانَ عِنْدِىْ لَاَكَلْتُهٗ۔

روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے گوڑ پھوڑ یعنی گوہ کو حرام نہیں کیا لیکن آپ کو وہ مکروہ معلوم ہوا اور وہ عام چرواہوں کا کھانا ہے اور اللہ جل جلالہ اس سے فائدہ دیتا ہے کئی لوگوں کو اور اگر میرے پاس ہوتا تو میں اس کو ضرور کھاتا۔

حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ نَحْوَهٗ۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ایسی ہی روایت ہے۔

تشریح ✿ فائدہ دیتا ہے یعنی گوڑ پھوڑ کا گوشت گرم ہے اور مقوی ہے اور مفید ہے بہت ساری بیماریوں میں۔

۳۲۴۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ اَبِىْ هِنْدٍ عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِىِّ قَالَ نَادَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الصُّفَّةِ حِيْنَ انْصَرَفَ مِنَ الصَّلَاةِ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَرْضَنَا اَرْضٌ مَضَبَّةٌ فَمَا تَرَى فِى الضِّبَابِ قَالَ بَلَغَنِىْ اَنَّ اُمَّةً مُسِخَتْ فَلَمْ يَاْمُرْ بِهٖ وَ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ۔

۳۲۴۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے صفہ والوں میں سے ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارا جب آپ نماز پڑھ کر لوٹے تو کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ملک میں گوڑ پھوڑ یعنی گوہ بہت ہوتی ہیں۔ آپ کیا فرماتے ہیں ان کے باب میں۔ آپؐ نے فرمایا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ ایک گروہ مسخ ہو گیا تھا پھر آپؐ نے نہ حکم دیا اس کے کھانے کا نہ اس سے منع کیا۔

تشریح ✿ شاید اس وقت تک آپ کو یہ معلوم نہ ہوا ہوگا کہ جو لوگ مسخ ہوئے تھے ان کی نسل باقی نہیں رہی بلکہ وہ سب تین دن میں مر گئے۔ مگر ضب کے معنی گوہ نہیں بلکہ سانڈہ ہے۔

۳۲۴۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحِمْصِىُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الزُّبَيْدِىُّ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِىَ بِضَبٍّ مَشْوِىٍّ فَقُرِّبَ اِلَيْهِ فَاَهْوَى بِيَدِهٖ لِيَاْكُلَ مِنْهُ فَقَالَ لَهٗ مَنْ حَضَرَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ! اِنَّهٗ لَحْمُ ضَبٍّ

۳۲۴۱: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک گوڑ پھوڑ لایا گیا بھونا ہوا وہ آپؐ کے سامنے رکھا گیا آپؐ نے اپنا ہاتھ جھکایا اس کے کھانے کے لئے۔ ایک شخص جو وہاں حاضر تھا بولا یہ گوہ کا گوشت ہے۔ یہ سن کر آپؐ نے اپنا ہاتھ اٹھا لیا اس سے خالدؓ نے عرض کیا گوہ حرام ہے یا رسول اللہؐ۔ آپؐ نے فرمایا: نہیں لیکن وہ میرے ملک میں نہیں ہوتا تو میں دیکھتا ہوں اپنے تئیں

Marfat.com

فَرَفَعَ يَدَهٗ عَنْهُ فَقَالَ لَهٗ خَالِدٌ رَضِی اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَرَامٌ الضَّبُّ قَالَ لَا وَ لٰكِنَّهٗ لَمْ يَكُنْ بِاَرْضِیْ فَاَجِدُنِیْ اَعَافُهٗ قَالَ فَاَهْوٰی خَالِدٌ اِلَی الضَّبِّ فَاَكَلَ مِنْهُ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ اِلَيْهِ۔

اس سے نفرت ہوتی ہے یہ سن کر خالد نے گوہ کی طرف ہاتھ جھکایا اور اس کو کھایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے۔

۳۲۴۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفّٰی ثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اُحَرِّمُ يَعْنِی الضَّبَّ۔

۳۲۴۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں گوہ کو حرام نہیں کرتا۔

۱۷: بَابُ الْاَرْنَبِ

باب: خرگوش کا بیان

تشریح ❁ یہ حلال ہے جمہور علماء اور فقہاء اور اہل حدیث کے نزدیک سوا امامیہ کے انہوں نے اس کو حرام کہا ہے اس وجہ سے کہ اس کو حیض آتا ہے ایک دن میں بیٹھا ہوا تھا وہاں ایک افغان سوداگر تھا نانخاں نامی اور ایک صاحب شیعہ بھی تھے خرگوش کی حلت اور حرمت میں بحث ہو رہی تھی۔

شیعہ صاحب بولے وہ حرام ہے کیونکہ اسے حیض آتا ہے نانخاں بولا نفاس اور حیض کا ایک ہی حکم ہے اور نفاس گائے' بکری' بھیڑ کو بھی آتا ہے یہ سن کر ساری مجلس والے ہنستے ہنستے لوٹ گئے اور شیعہ صاحب خاموش ہو رہے۔

۳۲۴۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِی اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ مَرِرْنَا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَاَنْفَجْنَا اَرْنَبًا فَسَعَوْا عَلَيْهَا فَلَغَبُوْا فَسَعَيْتُ حَتّٰی اَدْرَكْتُهَا فَاَتَيْتُ بِهَا اَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا فَبَعَثَ بِعَجُزِهَا وَوَرِكِهَا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبِلَهَا۔

۳۲۴۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم مرالظہران میں سے گزرے (جو ایک مقام ہے مکہ سے قریب مدینہ کی راہ میں) ہم نے ایک خرگوش کو چھیڑا پھر لوگ اس پر دوڑے اور تھک گئے۔ میں دوڑا اور میں نے اس کو پالیا اور ابوطلحہ کے پاس لے کر آیا انہوں نے اس کو ذبح کیا اور اس کی ران اور سرین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجے آپ نے اس کو قبول کیا۔

۳۲۴۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيْدُ ابْنُ هَارُوْنَ اَنْبَاَنَا دَاوٗدُ بْنُ اَبِیْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ رَضِی اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ مَرَّ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَرْنَبَيْنِ مُعَلَّقَهُمَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَصَبْتُ هٰذَيْنِ الْاَرْنَبَيْنِ فَلَمْ اَجِدْ

۳۲۴۴: حضرت محمد بن صفوان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ آنحضرت ﷺ پر سے گزرے دو خرگوشوں کو لٹکائے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے ان دونوں کو پایا اور لوہے کی کوئی چیز نہ ملی کہ اس سے ذبح کرتا ان کو تو میں نے ایک سفید تیز پتھر سے ان کو ذبح کیا کیا میں ان کو کھاؤں؟ آپ ﷺ نے

Marfat.com

حَدِيْدَةً اُذَكِّيْهِمَا بِهَا فَذَكَّيْتُهُمَا بِمَرْوَةٍ اَفَآكُلُ قَالَ كُلْ۔

فرمایا: کھا۔

۳۲۴۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا يَحْيٰى ابْنُ وَاضِحٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنِ الْكَرِيْمِ ابْنِ اَبِى الْمُخَارِقِ عَنْ حِبَّانَ بْنِ جَزْءٍ عَنْ اَخِيْهِ خُزَيْمَةَ بْنِ جَزْءٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئْتُكَ لِاَسْاَلَكَ عَنْ اَحْنَاشِ الْاَرْضِ مَا تَقُوْلُ فِى الضَّبِّ قَالَ لَآ اٰكُلُهٗ وَلَا اُحَرِّمُهٗ قَالَ قُلْتُ فَاِنِّى آكُلُ مِمَّا لَمْ تُحَرِّمْ وَ لِمَ ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُقِدَتْ اُمَّةٌ مِنَ الْاُمَمِ و رَاَيْتُ خَلْقًا رَاَبَنِىْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ! مَا تَقُوْلُ فِى الْاَرْنَبِ ؟قَالَ لَا آكُلُهٗ وَ لَا اُحَرِّمُهٗ قُلْتُ فَاِنِّىْ اَكُلُ مِمَّا لَمْ تُحَرِّمْ وَلِمَ ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نُبِّئْتُ اَنَّهَا تَدْمَى۔

۳۲۴۵: حضرت خزیمہ بن جزءؓ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ کے پاس اس لئے آیا ہوں کہ زمین کے کیڑوں کو پوچھوں۔ آپ کیا فرماتے ہیں گوڑ پھوڑ میں۔ آپؐ نے فرمایا نہ میں اس کو کھاتا ہوں نہ حرام کرتا ہوں میں نے عرض کیا کیا تو میں تو کھاؤں گا اس چیز کو جس کو آپ حرام نہ کریں اور آپؐ کیوں نہیں کھاتے گوڑ پھوڑ کو یا رسول اللہ ﷺ۔ آپؐ نے فرمایا: ایک گروہ گم ہو گیا تھا اور میں نے اس کی خلقت ایسی دیکھی کہ مجھے شک ہوا (شاید گوہ وہی لوگوں کی نسل ہے جو گم ہو گئی تھی (یعنی مسخ ہو گئی تھی) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم خرگوش میں کیا فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہ میں اس کو کھاتا ہوں۔ نہ حرام کرتا ہوں میں نے عرض کیا میں تو کھاؤں گا وہ چیز جس کو آپ ﷺ حرام نہ کریں گے اور آپ ﷺ کیوں نہیں کھاتے (خرگوش کو) یا رسول اللہ ﷺ.....؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو حیض آتا ہے ایسا مجھ سے کہا گیا ہے۔

تشریح ❁ اس حدیث کی سند میں عبدالکریم بن ابی المخارق ضعیف ہے انس بن مالکؓ کی حدیث میں ہے آپ نے خرگوش کا حصہ قبول کیا اگر حرام ہوتا تو آپ قبول نہ کرتے۔

۱۸: بَابُ الطَّافِىْ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ

باب: دریا میں جو مچھلی مر کر تیر آئے پانی پر

تشریح ❁ اس کا کھانا حلال ہے ایک جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ تعالیٰ اور مالک اور شافعی اور اہل حدیث کے نزدیک اور ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک درست نہیں اور دلیل ان کی آگے آتی ہے نووی نے کہا دریا کے سب مردے درست ہیں خواہ خود بخود مر جائیں یا شکار سے مریں اور اجماع ہے مچھلی کی حلت پر لیکن طافی مچھلی میں اختلاف ہے (یعنی جو مر کر خود بخود پانی پر تیر آئے) اور ہمارے اصحاب کے نزدیک مینڈک حرام ہے اور باقی دریا کے جانوروں میں تین قول ہیں ایک یہ کہ کل جانور دریا کے حلال ہیں، دوسرے یہ کہ مچھلی کے سوا کوئی حلال نہیں ہے، تیسرے یہ کہ جو خشکی کے جانور ہیں ان کی شبیہ دریا میں بھی حلال ہے جیسے گھوڑا دریائی بکری، دریائی ہرن دریائی اور جو خشکی کے جانور حرام ہیں ان کی شبیہ دریا میں بھی حرام ہے جیسے دریائی کتا دریائی سور وغیرہ۔ واللہ اعلم

Marfat.com

۳۲۴۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا مَالِكُ ابْنُ اَنَسٍ حَدَّثَنِیْ صَفْوَانُ بْنُ سُلَیْمٍ سَعِیْدِ بْنِ سَلَمَةَ مِنْ آلِ بْنِ الْاَزْرَقِ اَنَّ الْمُغِیْرَةَ بْنَ اَبِیْ بُرْدَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِیْ عَبْدِ الدَّارِ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْبَحْرُ الطُّهُوْرُ مَاءُهٗ الْحِلُّ مَیْتَتُهٗ۔

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ بَلَغَنِیْ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَةَ الْجَوَادِ اَنَّهٗ قَالَ هٰذَا نِصْفُ الْعِلْمِ لِاَنَّ الدُّنْیَا بَرٌّ وَ بَحْرٌ فَقَدْ اَفْتَاكَ فِی الْبَحْرِ وَ بَقِیَ الْبَرُّ۔

۳۲۴۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سمندر کا پانی پاک ہے اور اس کا مردہ حلال ہے۔

تشریح ❁ یہ حدیث صحیح ہے اور شامل ہے دریا کے تمام مردوں کو اس سے یہ نکلتا ہے کہ طافی مچھلی بھی حلال ہے۔

۳۲۴۷: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ثَنَا یَحْیٰی بْنُ سُلَیْمٍ الطَّائِفِیُّ ثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ اُمَیَّةَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اُلْقِیَ الْبَحْرُ اَوْجَزَرَ عَنْهُ فَكُلُوْا وَ مَاتَ فِیْهِ فَطَفَا فَلَا تَاْكُلُوْهُ۔

۳۲۴۷: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جس جانور کو دریا کے کنارے پر ڈال دے یا پانی کم ہو جانے سے وہ مر جائے اس کو کھاؤ اور جو دریا میں مر کر تیر آئے (یعنی طافی اس کو مت کھاؤ) دمیریؒ نے کہا ہے کہ یہ حدیث باتفاق حفاظ ضعیف ہے اس کے ساتھ احتجاج صحیح نہیں اس کا ایک راوی یحییٰ بن سلیم الطائفی ضعیف ہے۔

۱۹: بَابُ الْغُرَابِ

باب: کوّے کا بیان

۳۲۴۸: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْاَزْهَرِ النَّیْسَابُوْرِیُّ ثَنَا الْهَیْثَمُ بْنُ جَمِیْلٍ ثَنَا شَرِیْكٌ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ یَاْكُلُ الْغُرَابَ وَقَدْ سَمَّاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاسِقًا وَاللّٰهِ مَا هُوَ مِنَ الطَّیِّبَاتِ۔

۳۲۴۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کون کوّا کھاتا ہے۔ حالانکہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فاسق کہا قسم خدا کی وہ پاک جانوروں میں سے نہیں ہے۔

تشریح ❁ زوائد میں ہے اس کی سند صحیح ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں یعنی طیبات میں سے جو حلال ہیں بلکہ خبائث میں سے ہے اس سے کوے کی حرمت ثابت ہوئی لیکن حنفیہ نے کہا ہے کہ مراد اس کوے سے وہ ہے جو مردار کھاتا ہے لیکن کھیت کا کوا جس کو عقعق کہتے ہیں حلال ہے۔

۳۲۴۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا الْاَنْصَارِیُّ ثَنَا الْمَسْعُوْدِیُّ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدِ

۳۲۴۹: حضرت امّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

بْنِ اَبِیْ بَكْرِ ِالصَّدِّيْقِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَيَّةُ فَاسِقَةٌ وَالْعَقْرَبُ فَاسِقَةٌ وَالْفَارَةُ فَاسِقَةٌ وَالْغُرَابُ فَاسِقٌ۔

فَقِيْلَ لِلْقَاسِمِ اَبُوْ كُلُ الْغُرَابُ ؟ قَالَ مَنْ يَاْكُلُهٗ بَعْدَ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسِقًا۔

نے ارشاد فرمایا: سانپ بدکار ہے اور بچھو بدکار ہے اور چوہا بدکار ہے اور کوّا بدکار ہے (فاسق) قاسم سے کہا گیا (جو راوی ہیں اس حدیث کے) کیا کوّا کھانا درست ہے۔ انہوں نے کہا کون اس کو کھائے گا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فاسق کہا۔

۲۰: بَابُ الْهِرَّةِ

باب: بلّی کا بیان

۳۲۵۰: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَنْبَاَنَا عُمَرُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَكْلِ الْهِرَّةِ وَثَمَنِهَا۔

۳۲۵۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا بلی کے کھانے سے اور بلی کی قیمت سے۔

تشریح ❁ لیکن طیبی نے کہا اگر وہ نافع ہو تو اس کی بیع صحیح ہے اور یہی مذہب ہے جمہور کا لیکن ابو ہریرہ اور ایک جماعت تابعین سے منقول ہے کہ کسی حال میں اس کی بیع جائز نہیں۔

Marfat.com

كِتَابُ الْاَطْعِمَةِ

کھانوں کے ابواب

۱ : بَابُ اِطْعَامِ الطَّعَامِ

۳۲۵۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عَوْفٍ عَنْ زُرَارَةَ ابْنِ اَوْفٰى حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ انْجَفَلَ النَّاسُ قِبَلَهٗ وَ قِيْلَ قَدْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَدْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَا ثًا فَجِئْتُ فِی النَّاسِ لِاَنْظُرَ فَلَمَّا تَبَيَّنْتُ وَجْهَهٗ عَرَفْتُ اَنَّ وَجْهَهٗ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ فَكَانَ اَوَّلَ شَیْءٍ سَمِعْتُهٗ تَكَلَّمَ بِهٖ اَنْ قَالَ (يَا اَيُّهَا النَّاسُ! اَفْشُوْا السَّلَامَ وَ اَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصِلُوْا الْاَرْحَامَ وَصَلُّوْا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ اَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ۔)

باب: کھانا کھلانے کی فضیلت

۳۲۵۱: حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب آنحضرت ﷺ (مکہ سے مدینہ میں) تشریف لائے۔ لوگ آپؐ کی طرف چلے اور کہنے لگے اللہ کے رسول آئے اللہ کے رسول آئے' اللہ کے رسول آئے تین بار' میں بھی لوگوں میں گیا دیکھنے کو جب میں نے آپؐ کا چہرہ مبارک دیکھا تو میں پہچان گیا کہ یہ منہ جھوٹ بولنے والا نہیں (بلکہ درحقیقت آپؐ اللہ کے سچے رسول ہیں اہل اللہ کے چہرے پر ایسے انوار و برکات نمایاں ہوتے ہیں کہ دیکھنے والے کو ان کی تصدیق ہو جاتی ہے اور جو لوگ معرفت میں کامل ہوتے ہیں وہ چہرہ دیکھ کر جھوٹے اور سچے کو تمیز کر لیتے ہیں عبداللہ بن سلام یہود کے بڑے عالم تھے اور تمام اگلی کتب میں جو آپ ﷺ کی نشانیاں آئی تھیں ان سے واقف تھے انہوں نے آپ ﷺ کا چہرہ دیکھ کر پہچان لیا کہ درحقیقت آپؐ ہی وہ نبی ہیں اخیر زمانہ کے جن کی بشارت حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام نے دی تھی) تو سب سے پہلے جو میں نے سنا آپؐ سے آپؐ فرماتے تھے: اے لوگو! پھیلاؤ سلام کو (السلام علیکم آپس میں ایک دوسرے کو کہا کرو) اور کھانا کھلاؤ اور ناتوں کو جوڑو اور رات کو نماز پڑھو جب لوگ سو رہے ہوں اور جنت میں جاؤ سلامتی کے ساتھ۔

تشریح ❁ یعنی جب یہ کام کرو گے افشاء سلام اور اطعام طعام اور صلہ ارحام اور صلوٰۃ فی اللیل والناس نیام تو ضرور تم کو جنت ملے گی سبحان اللہ کیا عمدہ نصیحتیں ہیں اور یہ سب اصول ہیں سعادت اور نیک بختی اور خوش اخلاقی کے ناتا جوڑنا یعنی اپنے عزیزوں کے ساتھ عمدہ سلوک کرنا۔

Marfat.com

۳۲۵۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى الْاَزْدِيُّ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدًا لِلّٰهِ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: "اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوْا الطَّعَامَ، وَ كُوْنُوْا اِخْوَانًا كَمَا اَمَرَكُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ۔"

۳۲۵۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھیلاؤ (آپس میں) سلام کو اور کھانا کھلاؤ اور بھائی بھائی ہو جاؤ (ایک دوسرے کے) جیسے اللہ تعالیٰ نے تم کو حکم کیا (فرمایا: فاصبحتم بنعمته اخوانا اور آپ نے فرمایا: انما المؤمنون اخوة)۔

۳۲۵۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَيُّ الْاِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ (تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَ تَقْرَاُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَ مَنْ لَمْ تَعْرِفْ).

۳۲۵۳: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا تو عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کون سا اسلام بہتر ہے (یعنی اسلام کے ساتھ کونسے اعمال بہتر ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کھانا کھلانا (دوستوں اور مسکینوں اور فقیروں اور مسافروں اور یتیموں کو اور بیواؤں کو) اور سلام کہنا اس شخص کو جس کو تو پہچانتا ہے اور جس کو نہیں پہچانتا۔

تشریح ❁ نووی نے کہا ابتداء سلام کرنا سنت ہے اور جواب دینا سلام کا واجب ہے اگر جماعت کو سلام کرے تو بعضوں کا جواب دینا کافی ہوگا اور کامل افضل یہ ہے کہ جماعت میں ہر ایک ابتداء بالسلام کرے اور ہر ایک جواب دے اور کم درجہ یہ ہے کہ السلام علیکم کہے اور کامل یہ ہے کہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہے اور ابتداء السلام علیکم کہنا مکروہ اور ضرور ہے اتنی آواز سے کہنا کہ مخاطب سنے اسی طرح جواب دینا فی الفور اور ضرور ہے سلام کا جواب دینا جب کوئی شخص غائب کی طرف سے سلام پہنچائے اور بہتر ہے کہ یوں کہے علیک وعلیہ السلام اور السلام علیکم الف ولام کے ساتھ افضل ہے۔

مترجم کہتا ہے سلام علیکم بغیر الف اور لام کے بھی درست ہے اور قرآن شریف میں ہے: سلام علیکم طستم فادخلوها خالدین۔

۲: طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ

باب: ایک شخص کا کھانا دو شخصوں کو کفایت کرتا ہے

۳۲۵۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقِّيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زِيَادٍ الْاَسَدِيُّ اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَنْبَاَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ وَ طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِي الْاَرْبَعَةَ وَ طَعَامُ الْاَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ۔)

۳۲۵۴: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص کا کھانا دو شخصوں کو کفایت کرتا ہے اور دو آدمیوں کا کھانا چار آدمیوں کو اور چار آدمیوں کا کھانا آٹھ آدمیوں کو۔

تشریح ❁ یعنی جب ایک آدمی کا پیٹ بھر کھانا ہو تو وہ دو آدمیوں کو کافی ہو جائے گا یعنی دو آدمی اس پر گزارہ کر سکتے ہیں گو شکم سیر نہ ہوں بعضوں نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب کھانے کی قلت ہو اور مسلمان بھوکے ہوں تو ہر ایک آدمیوں کو مستحب ہے کہ اپنے کھانے میں ایک اور بھائی کو شریک کرے۔ اس صورت میں دونوں زندہ رہ سکتے ہیں اور کم کھانے میں فائدہ بھی ہے آدمی چست چالاک رہتا ہے اور صحت عمدہ رہتی ہے۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ جب آدمی کے کھانے میں دو بھائی مسلمان

Marfat.com

شریک ہوں گے اور اللہ کا نام لے کر کھائیں گے تو وہ کھانا دونوں کو کفایت کر جائے گا اور برکت ہوگی۔ واللہ اعلم۔

۳۲۵۵: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰى ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَهْرَمَانُ آلِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (اِنَّ طَعَامَ الْوَاحِدِ يَكْفِى الْاِثْنَيْنِ وَ اِنَّ طَعَامَ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِى الثَّلَاثَةَ وَالْاَرْبَعَةَ وَ اِنَّ طَعَامَ الْاَرْبَعَةِ يَكْفِى الْخَمْسَةَ وَالسِّتَّةَ).

۳۲۵۵: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی کا کھانا دو کو کفایت کرتا ہے اور دو آدمیوں کا کھانا تین آدمیوں کو اور چار آدمیوں کو چار آدمیوں کا پانچ اور چھ آدمیوں کو۔

۳: بَابُ الْمُؤْمِنُ يَاْكُلُ فِىْ مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَاْكُلُ فِىْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ

باب: مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں

تشریح ❁ جس مومن میں ایمان کامل ہوتا ہے تو اس کی برکت ایسی ہوتی ہے کہ اس میں سے حرص اور طمع بالکل نکل جاتی ہے اور دل اللہ کی طرف متوجہ رہتا ہے وہ لامحالہ کھانا کم کھاتا ہے اور کم خوری کو عمدہ سمجھتا ہے اور کافر اور فاسق اور بعض عوام مومنین کا جن کا نور ایمان پورا نہیں یہ حال ہے کہ وہ ہر وقت پیٹ بھر کھانا ضروری سمجھتے ہیں بلکہ ناکوں ناک کھانا کھاتے ہیں کہ عبادت اور شب بیداری کی بالکل طاقت نہیں رہتی۔ بعضوں نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کافر کے ساتھ شیطان بھی کھاتا ہے تو وہ زیادہ کھانا کھا جاتا ہے لیکن سیر نہیں ہوتا اور مسلمان اللہ کا نام لے کر کھاتا ہے شیطان اس کے ساتھ نہیں کھاتا تو کم کھانے میں سیر ہو جاتا ہے اور یہ حدیث آپؐ نے اس وقت فرمائی جب ایک کافر آپ کے پاس آیا آپؐ نے اس کو ایک بکری کا دودھ پلایا وہ سیر نہیں ہوا دوسری بکری کا دودھ پلایا تب بھی سیر نہیں ہوا آخر سات بکریوں کا دودھ پی گیا پھر وہ مسلمان ہوا تو دوسرے روز ایک ہی بکری کے دودھ میں سیر ہو گیا تب آپؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ انجاح میں ہے کہ کافر کی آنتیں اتنی ہی ہیں جتنی مسلمان کی ہیں تو حدیث کی تاویل ضرور ہے جیسے اوپر بیان ہوئی۔

۳۲۵۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا عَفَّانُ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَدِىُّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (اَلْمُؤْمِنُ يَاْكُلُ فِىْ مِعًى وَاحِدٍ وَ الْكَافِرُ يَاْكُلُ فِىْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ).

۳۲۵۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔

تشریح ❁ اس کا مطلب یہ ہے کہ کافر کئی طرح کا کھانا کھاتا ہے سود کا رشوت کا غبن کا چوری کا ڈاکہ کا بددیانتی کا ملاوٹ کا اور مومن صرف حلال کا کھانا کھاتا ہے۔

۳۲۵۷: حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِىِّ قَالَ الْكَافِرُ يَاْكُلُ فِىْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ وَالْمُؤْمِنُ يَاْكُلُ فِىْ مِعًى وَاحِدٍ۔

۳۲۵۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسی ہی ایک روایت منقول کی گئی ہے۔

Marfat.com

۳۲۵۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ جَدِّهٖ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (اَلْمُؤْمِنُ يَاكُلُ فِیْ مِعًی وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَاكُلُ فِیْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ۔

۳۲۵۸: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی ایک ایسی ہی روایت منقول ہے۔

۴: بَابُ النَّهْیِ اَنْ يُّعَابَ الطَّعَامُ

باب: کھانے کی برائی کرنا منع ہے

۳۲۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا عَابَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ طَعَامًا قَطُّ اِنْ رَضِيَهُ اَكَلَهٗ وَاِلَّا تَرَكَهٗ۔

۳۲۵۹: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ نے کسی کھانے کی برائی نہیں کی (جیسے بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہتے ہیں یہ کھانا بالکل خراب ہے بدمزہ ہے بدبودار ہے) اگر وہ پسند آیا تو کھالیا نہیں تو اس کو چھوڑ دیا (یعنی کھانا نہ کھایا)

حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ يَحْيٰی ' عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ مِثْلَهٗ۔

دوسری روایت بھی ابوہریرہؓ سے ایسی ہی ہے۔ ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا ابومعاویہ نے اس حدیث میں خلاف کیا اور لوگوں کا وہ اعمش سے انہوں نے ابوحازم سے روایت کی ہے۔ جیسے اوپر کی اسناد میں ہے اور ابومعاویہ نے اعمش سے انہوں نے ابو یحییٰ سے روایت کیا۔ مترجم کہتا ہے دونوں ثقہ ہیں تو احتمال ہے کہ اعمش نے دونوں سے اس حدیث کو سنا ہو۔

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ : نُخَالِفُ فِيْهِ يَقُوْلُوْنَ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ۔

۵: بَابُ الْوُضُوْءِ عِنْدَ الطَّعَامِ

باب: کھانے کے وقت وضو کرنا

تشریح ✿ اور زیادہ افضل ہے اور بعضوں نے کہا اس سے مفلسی کبھی نہیں آتی اور صرف ہاتھ دھو لینا بھی کافی ہے بعضوں نے کہا وضو سے مراد یہاں ہاتھ دھونا ہے۔

۳۲۶۰: حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ ثَنَا كَثِيْرُ بْنُ سُلَيْمٍ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّكْثِرَ اللّٰهُ خَيْرَ بَيْتِهٖ فَلْيَتَوَضَّاْ اِذَا حَضَرَ غَدَاؤُهٗ وَاِذَا رُفِعَ).

۳۲۶۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ چاہے کہ اس کے گھر میں برکت زیادہ ہو (یا دولت) تو وہ وضو کر لے جب دوپہر کا کھانا آئے اور جب کھانے سے فارغ ہو۔

تشریح ✿ یعنی دونوں وقت وضو کرے اس حدیث کا اسناد ضعیف ہے بوجہ جبارہ بن مغلس کے جو شیخ ہے ابن ماجہ کا۔

۳۲۶۱: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ ثَنَا صَاعِدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْجَزَرِیُّ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُجَارَةَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ الْمَكِّیُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ

۳۲۶۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پائخانہ سے برآمد ہوئے تو کھانا لایا گیا۔ ایک شخص بولا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں وضو کا پانی

Marfat.com

رَسُوْلِ اللّٰهِ اَنَّهٗ خَرَجَ مِنَ الْغَائِطِ فَاُتِیَ بِطَعَامٍ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا آتِیْكَ بِوَضُوْءٍ قَالَ اُرِیْدُ الصَّلَاةَ؟).

لاؤں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں نماز پڑھنا چاہتا ہوں۔

تشریح ✿ جو وضو ضروری ہو معلوم ہوا کہ کھانے سے پہلے وضو ضروری نہیں صرف ہاتھ دھو لینا کافی ہے۔

۶: بَابُ الْاَكْلِ مُتَّكِئًا

باب: تکیہ لگا کر کھانا خلاف سنت ہے

۳۲۶۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ عَنْ اَبِیْ جُحَيْفَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا آكُلُ مُتَّكِئًا۔

۳۲۶۲: حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تکیہ لگا کر نہیں کھاتا۔

تشریح ✿ یہ حدیث صحیح ہے اس کو بخاری نے بھی نکالا اور تکیہ لگا کر کھانا تکبر اور نخوت کی نشانی ہے اس وجہ سے آپؐ نے اس سے پرہیز کیا اور بعضوں نے کہا اہل عجم کی نشانی ہے جو تکلف میں پھنسے ہوئے ہیں اور آپ عرب میں پیدا ہوئے تھے بے تکلفی کو پسند کرتے تھے۔

مترجم کہتا ہے جب تکیہ لگا کر کھانا خلاف سنت ہوا تو کرسی پر بیٹھ کر کھانا مکروہ ہوگا دو وجہوں سے ایک تو یہ کہ اس میں نصاریٰ کی مشابہت سے دوسرے یہ کہ کرسی پر آدمی تکیہ لگا کر اکثر بیٹھتا ہے گو یہ امورات اس قسم کے نہیں ہیں جن سے ایمان میں کچھ خلل آئے اور اگر کرسی پر بیٹھ کر کھائیں تو اتنا ہی کہیں گے کہ یہ خلاف سنت ہے۔

۳۲۶۳: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ كَثِيْرِ بْنِ دِيْنَارٍ الْحِمْصِیُّ ثَنَا اَبِیْ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عِرْقٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ بُسْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اُهْدِيَتْ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فَجَثٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی رُكْبَتَيْهِ يَاْكُلُ فَقَالَ اَعْرَابِیٌّ مَا هٰذِهِ الْجِلْسَةُ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَنِیْ عَبْدًا كَرِيْمًا وَ لَمْ يَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا عَنِيْدًا۔

۳۲۶۳: حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بکری تحفہ بھیجی گئی تو آپ اس کو کھاتے تھے اوکڑوں بیٹھ کر ایک گنوار بولا یہ کیسا بیٹھنا ہے (تکلیف کا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک بندۂ مہربان (شفقت کرنے والا) کیا ہے اور مجھے مغرور نخوت اور عناد والا نہیں بنایا۔

تشریح ✿ اوکڑوں یعنی دونوں زانوں کھڑے کر کے بیٹھنا علامت ہے عاجزی اور انکساری کی آپؐ نے اسی طرح بیٹھ کر کھانا پسند فرمایا اور چار زانوں بیٹھنا پسند نہ کیا جیسے اکثر دنیاداروں کی عادت ہے کھاتے وقت اور جو لوگ بسیار خوار ہوتے ہیں وہی کھاتے وقت پالتھی مار کر یعنی چار زانوں بیٹھتے ہیں اور کم خوار اوکڑوں بیٹھتے ہیں اس میں یہ بھی اشارہ ہے کہ مومن کھانے کو حاجت مزدوری کی طرح سمجھے اور بقدر حاجت کھا کر اٹھ جائے اور لذت اور عیش سمجھ کر نہ کھائے بلکہ لذت اور عیش آخرت کے لئے اٹھا رکھے۔

۷: بَابُ التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الطَّعَامِ

باب: کھانے کے وقت بسم اللہ کہنا

۳۲۶۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِیِّ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَبْدِ

۳۲۶۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک کھانا چھ اصحاب کے ساتھ کھا رہے تھے۔

Marfat.com

اللّٰهِ ابْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاْكُلُ طَعَامًا فِيْ سِتَّةِ نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَجَاءَ اَعْرَابِيٌّ فَاَكَلَهٗ بِلُقْمَتَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَمَا اَنَّهٗ لَوْ كَانَ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ لَكَفَاكُمْ فَاِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلْ :بِسْمِ اللّٰهِ فَاِنْ نَسِيَ اَنْ يَقُوْلَ بِسْمِ اللّٰهِ فِيْ اَوَّلِهٖ فَلْيَقُلْ :بِسْمِ اللّٰهِ فِيْ اَوَّلِهٖ وَ آخِرِهٖ۔

اتنے میں ایک گنوار آیا اور سارا کھانا دونوالوں میں اڑا دیا (اتنے بڑے بڑے لقمے خدا کی پناہ) تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر یہ شخص بسم اللہ کہہ کر کھاتا تو یہ کھانا تم سب کو کافی ہو جاتا پس جو کوئی تم میں سے کھانا کھائے' وہ بسم اللہ شریف کہے اگر شروع میں بسم اللہ کہنا بھول جائے تو یوں کہے بسم اللہ فی اولہ وآخرہ۔

تشریح ❁ یعنی اللہ کا نام لیتا ہوں شروع اور اخیر میں دونوں میں نووی نے کہا مستحب یہ ہے کہ پوری بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہے۔ اگر صرف بسم اللہ کہے تو بھی کافی ہے دوسری روایت میں بسم اللہ علی اولہ وآخرہ ہے ترمذی نے بھی اس حدیث کو نکالا اور کہا وہ حسن صحیح ہے۔

۳۲۶۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ وَ اَنَا آكُلُ (سَمِّ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ).

۳۲۶۵: حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اور میں کھانا کھا رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ کا نام لے لیتے (یعنی بسم اللہ کہہ)

۸ : بَابُ الْاَكْلِ بِالْيَمِيْنِ

باب: داہنے ہاتھ سے کھانا

۳۲۶۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثَنَا الْهِقْلُ بْنُ زِيَادٍ ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ(لِيَاْكُلْ اَحَدُكُمْ بِيَمِيْنِهٖ وَلْيَشْرَبْ بِيَمِيْنِهٖ وَ لْيَاْخُذْ بِيَمِيْنِهٖ وَلْيُعْطِ بِيَمِيْنِهٖ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَاْكُلُ بِشِمَالِهٖ وَ يَشْرَبُ بِشِمَالِهٖ وَ يُعْطِيْ بِشِمَالِهٖ وَ يَاخُذُ بِشِمَالِهٖ۔

۳۲۶۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک داہنے ہاتھ سے کھائے پانی پئے اور ایک داہنے ہاتھ سے لے اور داہنے ہاتھ سے دے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے اور بائیں ہاتھ سے دیتا ہے اور بائیں ہاتھ سے لیتا ہے۔

تشریح ❁ جو لوگ میز پر بیٹھ کر بائیں ہاتھ سے کھاتے ہیں اور داہنے ہاتھ میں چھری رکھتے ہیں جیسے نصاریٰ وغیرہ وہ بھی شیطان کے مقلد ہیں۔ افسوس ہے کہ بعضے مسلمان بھی نصاریٰ کی تقلید سے بائیں ہاتھ سے کھانے لگے ہیں حالانکہ یہ شیطان کا کام ہے۔

۳۲۶۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ وَهْبِ ابْنِ كَيْسَانَ سَمِعَهٗ مِنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا فِيْ حِجْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ كَانَتْ يَدِيْ تَطِيْشُ فِي الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِيْ (يَا غُلَامُ سَمِّ اللّٰهَ وَ كُلْ بِيَمِيْنِكَ وَ كُلْ مِمَّا يَلِيْكَ).

۳۲۶۷: حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں بچہ تھا' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں (چونکہ آپ ﷺ نے ان کی ماں حضرت بی بی اُم سلمہؓ سے نکاح کیا تھا) تو میرا ہاتھ کھاتے وقت) پیالے کے چاروں طرف گھومتا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: اے لڑکے اللہ کا نام لے اور داہنے ہاتھ سے کھا اور اپنے پاس سے کھا۔

تشریح ❁ یہ سنت ہے گو اس زمانہ میں بعض متکبر دنیا دار اس کو تمیز کے خلاف سمجھتے ہیں وہ خود بے تمیز ہیں جب آدمی پاک صاف ہوا اور ہاتھ دھو کر کھانا کھائے تو انگلیاں چاٹنے میں کیا قباحت ہے البتہ اگر ہاتھ نجس ہو اور چمچہ سے کھانا کھائے تو نہ چاٹے۔

Marfat.com

۳۲۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَاْكُلُوْا بِالشِّمَالِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَاْكُلُ بِالشِّمَالِ .

۳۲۶۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بائیں ہاتھ سے نہ کھا کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے۔

۹: بَابُ لَعْقِ الْاَصَابِعِ

باب: کھانے کے بعد انگلیاں چاٹنا

تشریح ❁ اپنی بی بی یا بچہ یا لونڈی یا غلام کو کیونکہ ان کو لذت حاصل ہوگی اور کھانا ضائع نہ جائے گا اور مرید اور معتقد لوگ اپنے شیخ کا ہاتھ چاٹنا برکت اور سعادت جانتے ہیں ان کو چٹا دے نووی نے کہا کھانے کی سنت میں سے یہ ہے کہ انگلیاں چاٹنا اور تین انگلیوں سے کھانا اور انگلیاں نہ چاٹنا کھانا ضائع کرنا ہے اور شیطان کو دینا ہے اور کبر کی نشانی ہے اسی طرح سنت ہے اس لقمہ کا اٹھا لینا جو دسترخوان پر گر جائے۔

۳۲۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِی عُمَرَ الْعَدَنِیُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلَا يَمْسَحْ يَدَهٗ حَتّٰى يَلْعَقَهَا اَوْ يُلْعِقَهَا .

قَالَ سُفْيَانُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ قَيْسٍ يَسْاَلُ عَمْرَو بْنَ دِيْنَارٍ اَرَاَيْتَ حَدِيْثَ عَطَاءٍ (لَا يَمْسَحْ اَحَدُكُمْ يَدَهٗ حَتّٰى يَلْعَقَهَا اَوْ يُلْعِقُهَا) عَمَّنْ هُوَ ؟ قَالَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: فَاِنَّهٗ حُدِّثْنَاهُ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَبْلَ اَنْ يَقْدَمَ جَابِرٌ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَلَيْنَا وَ اِنَّمَا لَقِیَ عَطَاءٌ جَابِرًا رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِیْ سَنَةٍ جَاوَرَ فِيْهَا بِمَكَّةَ۔

۳۲۶۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جب کوئی تم میں سے کھانا کھا چکے تو اپنا ہاتھ (کپڑے وغیرہ سے) نہ پونچھے یہاں تک کہ اس کو خود چاٹ لے یا کسی کو چٹا دے۔ (سفیان نے کہا جو اس حدیث کے راوی ہیں) میں نے عمر بن قیس سے سنا وہ عمرو بن دینار سے پوچھتے تھے تم بیان کرو کہ عطا کی یہ حدیث کوئی تم میں سے اپنا ہاتھ نہ پونچھے یہاں تک کہ اس کو چاٹ لے یا چٹا دے کس صحابیؓ سے مروی ہے انہوں نے کہا ابن عباسؓ سے عمر بن قیس نے کہا' عطا نے کہا تو ہم کو وہ حدیث جابرؓ سے روایت کی عمر بن دینار نے کہا ہمیں تو یوں یاد ہے عطا سے انہوں نے ابن عباسؓ سے جابر کے آنے سے پہلے عطا تو جابر سے اس وقت ملے ہیں جس سال وہ مکہ میں مجاور تھے (مترجم کہتا ہے یہ حدیث صحیحین میں بھی ابن عباسؓ سے مروی ہے)۔

۳۲۷۰: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنْبَاَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الْحَفَرِیُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَا يَمْسَحْ اَحَدُكُمْ يَدَهٗ حَتّٰى يَلْعَقَهَا فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِیْ فِیْ اَیِّ طَعَامِهِ الْبَرَكَةُ).

۳۲۷۰: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی تم میں اپنا ہاتھ نہ پونچھے یہاں تک کہ اس کو چاٹ لے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے کون سے کھانے میں برکت ہے۔

Marfat.com

۱۰:بَابُ تَنْقِيَةِ الصَّحْفَةِ

۳۲۷۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنْبَاَنَا اَبُو الْيَمَانِ الْبَرَّاءُ قَالَ حَدَّثَتْنِیْ جَدَّتِیْ اُمُّ عَاصِمٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا نُبَيْشَةُ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ نَحْنُ نَاْكُلُ فِیْ قَصْعَةٍ فَقَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَنْ اَكَلَ فِیْ قَصْعَةٍ فَلَحِسَهَا اسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ).

باب: پیالہ یا رکابی کو صاف کر دینا

۳۲۷۱: حضرت اُم عاصم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نبیشہ (جو مولیٰ غلام آزاد تھا آپ ﷺ کا) آیا اور ہم کھانا کھا رہے تھے ایک بڑے پیالہ میں اس نے کہا کہ آنحضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا: جو شخص پیالہ میں کھائے پھر اس کو چاٹ کر صاف کر دے تو پیالہ اس کے لئے دعا کرے گا مغفرت کی۔

تشریح ✿ اس سے معلوم ہوا کہ جمادات میں بھی نفس اور عقل ہے غرض شرح کے رو سے کوئی شے ایسی معلوم نہیں ہوتی جس میں نفس اور عقل نہ ہو حیوانات کیا نباتات کیا جمادات اور بعضوں نے اس کی تاویل کی اور کہا کہ پیالہ کی دعا سے یہ مراد ہے کہ پیالہ پونچھنا اس کے لئے مغفرت کا سبب ہوگا کیونکہ یہ عاجزی پر دلالت کرتا ہے۔

۳۲۷۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ وَنَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ قَالَا ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ رَاشِدٍ اَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَتْنِیْ جَدَّتِیْ عَنْ رَجُلٍ مِنْ هُذَيْلٍ يُقَالُ لَهُ نُبَيْشَةُ الْخَيْرِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا نُبَيْشَةُ وَنَحْنُ نَاْكُلُ فِیْ قَصْعَةٍ لَنَا فَقَالَ : ثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ (مَنْ اَكَلَ فِیْ قَصْعَةٍ ثُمَّ لَحِسَهَا ، اسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ).

۳۲۷۲: حضرت اُم عاصم رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہذیل کے ایک شخص سے روایت ہے جس کو نبیشہ کہتے ہیں کہ نبیشہ ہمارے پاس آیا اور ہم ایک پیالہ میں کھا رہے تھے اس نے کہا ہم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ جو شخص ایک پیالہ میں کھائے پھر اس کو چاٹ لے تو پیالہ اس کے لئے استغفار کرے گا۔

۱۱:بَابُ الْاَكْلِ مِمَّا يَلِيْكَ

باب: اپنے پاس سے کھانے کا حکم

۳۲۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْعَسْقَلَانِیُّ ثَنَا عَبِيْدُ اللّٰهِ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ يَحْيٰى ابْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (اِذَا وُضِعَتِ الْمَائِدَةُ فَلْيَاْكُلْ مِمَّا يَلِيْهِ وَ لَا يَتَنَاوَلْ مِنْ بَيْنِ يَدَیْ جَلِيْسِهٖ).

۳۲۷۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب دسترخوان بٹھایا جائے تو اپنے پاس سے کھائے اور اپنے ساتھی کے سامنے سے نہ لے۔

تشریح ✿ یہ بے تمیزی ہے کہ دوسرے کے سامنے سے کھانا۔ اپنے سامنے سے کھانا چاہئے اور کھانا سب یکساں ہے لیکن فواکہ میوہ جات میں یہ جائز ہے کہ جہاں سے چاہے اٹھا لے۔

۳۲۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا الْعَلَاءُ ابْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ اَبِی السَّوِيَّةِ حَدَّثَنِیْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عِكْرَاشٍ عَنْ اَبِيْهِ عِكْرَاشِ بْنِ ذُؤَيْبٍ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ

۳۲۷۴: حضرت عکراش بن ذویب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ کے پاس ایک پیالہ لایا گیا جس میں بہت سا ثرید اور روغن تھا (ثرید ایک کھانا ہے جو گوشت اور روٹی

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَفْنَةٍ كَثِيرَةِ الثَّرِيْدِ وَلْوَدَكِ فَاَقْبَلْنَا نَاْكُلُ مِنْهَا فَخَبَطْتُ يَدِىَ فِىْ نَوَاحِيْهَا فَقَالَ (يَا عِكْرَاشُ! كُلْ مِنْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ، فَاِنَّهٗ طَعَامٌ وَاحِدٌ) ثُمَّ اُتِيْنَا بِطَبَقٍ فِيْهِ اَلْوَانٌ مِنَ الرُّطَبِ فَجَالَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الطَّبَقِ وَ قَالَ (يَا عِكْرَاشُ كُلْ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ فَاِنَّهٗ غَيْرُ لَوْنٍ وَاحِدٍ).

سے بنایا جاتا ہے ہم اس میں سے کھانے لگے تو میں نے اپنا ہاتھ سب کونوں میں (پیالے کے) پھراتا تھا' آپؐ نے فرمایا: اے عکراش ایک طرف سے کھا کہ سب ایک ہی کھانا ہے۔ پھر ایک طبق آیا جس میں کئی قسم کے رطب تھے (تر کھجور) تو حضرت محمد ﷺ کا ہاتھ گھومنے لگا اس طبق میں اور آپؐ نے فرمایا: اس عکراش جہاں سے تیرا جی چاہے وہاں سے کھا کیونکہ اس میں کئی طرح کے رطب ہیں۔

تشریح ❁ اور ہر ایک کا ذائقہ اور مزہ جداگانہ ہوتا ہے اور بعضوں کو ایک طرح کا میوہ پسند ہوتا ہے دوسرا پسند نہیں ہوتا تو ایسے موقع میں ہر طرف ہاتھ پھرانا جائز ہوا اور جب مختلف قسم کے کھانے یا مختلف قسم کے میوے ہوں غرض شرح اسلام میں جو حکم ہے وہ عقلمندی اور دانائی کے ساتھ ہے سبحان اللہ ایسا تو کوئی دین معلوم نہیں ہوتا۔

۱۲:بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْاَكْلِ مِنْ ذِرْوَةِ الثَّرِيْدِ

باب: ثرید کی چوٹی پر سے کھانے کی ممانعت

تشریح ❁ یعنی بیچا بیچ میں اس کی بلندی پر سے کھانا منع ہے بلکہ نیچے کسی ایک طرف سے کھائے۔

۳۲۷۵:حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ كَثِيْرِ بْنِ دِيْنَارٍ الْحِمْصِىُّ ثَنَا اَبِىْ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عِرْقٍ الْيَحْصُبِىُّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُسْرٍ اُتِىَ بِقَصْعَةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (كُلُوْا مِنْ جَوَانِبِهَا وَدَعُوْا ذُرْوَتَهَا يُبَارَكْ فِيْهَا).

۳۲۷۵: حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پیالہ لایا گیا (ثرید کا یا اور کسی کھانے کا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی چاروں طرف کونوں میں سے کھاؤ اور بیچ کی چوٹی رہنے دو' اس میں برکت ہوگی۔

۳۲۷۶:حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ الدَّرَفْسِ حَدَّثَنِىْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ اَبِىْ قَسِيْمَةَ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ اللَّيْثِىِّ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِرَاْسِ الثَّرِيْدِ فَقَالَ (كُلُوْا بِسْمِ اللّٰهِ مِنْ حَوَالَيْهَا وَاعْفُوْا رَاْسَهَا فَاِنَّ الْبَرَكَةَ تَاْتِيْهَا مِنْ فَوْقِهَا).

۳۲۷۶: حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ثرید کی چوٹی پر (پیالہ کے بیچا بیچ بلندی پر) ہاتھ رکھا اور فرمایا کھاؤ اللہ تعالیٰ کا نام لے کر گرداگرد سے اور اس کی چوٹی کو چھوڑ دو' اس لئے کہ برکت اوپر سے اترتی ہے (نیچے کو)۔

۳۲۷۷:حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ الْمُنْذِرِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (اِذَا وُضِعَ الطَّعَامُ فَخُذُوْا مِنْ حَافَتِهٖ وَ ذَرُوْا وَسَطَهٗ فَاِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ فِىْ وَسَطِهٖ).

۳۲۷۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کھانا رکھا جائے تو اس کے کنارے میں سے لو اور اس کا بیچ چھوڑ دو۔ اس لئے کہ برکت بیچا بیچ میں سے اترتی ہے۔

Marfat.com

۱۳ : بَابُ اللُّقْمَةِ اِذَا سَقَطَتْ

باب: جب نوالہ نیچے گر جائے

۳۲۷۸: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ يَتَغَدَّى اِذَا سَقَطَتْ مِنْهُ لُقْمَةٌ فَتَنَاوَلَهَا فَاَمَاطَ مَا كَانَ فِيْهَا مِنْ اَذًى فَاَكَلَهَا فَتَغَامَزَ بِهِ الدَّهَاقِيْنُ فَقِيْلَ اَصْلَحَ اللّٰهُ الْاَمِيْرَ اِنَّ هٰؤُلَاءِ الدَّهَاقِيْنَ يَتَغَامَزُوْنَ مِنْ اَخْذِكَ اللُّقْمَةَ وَ بَيْنَ يَدَيْكَ هٰذَا الطَّعَامُ قَالَ اِنِّيْ لَمْ اَكُنْ لِاَدَعَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِهٰذِهِ الْاَعَاجِمِ اِنَّا كُنَّ نُؤْمَرُ اَحَدَنَا اِذَا سَقَطَتْ لُقْمَتُهٗ اَنْ يَاْخُذَهَا فَيُمِيْطَ مَا كَانَ فِيْهَا مِنْ اَذًى وَيَاْكُلَهَا وَ لَا يَدَعَهَا لِلشَّيْطَانِ۔

۳۲۷۸: حضرت معقل بن یسارؓ سے روایت ہے وہ صبح کا کھانا کھا رہے تھے اتنے میں ان کے ہاتھ سے نوالہ گر پڑا انہوں نے اس کو اٹھا دیا اور جو کچھ کچرا اس میں لگ گیا تھا اس کو صاف کیا پھر اس کو کھا لیا یہ دیکھ کر عجم کے کسانوں نے ان کی طرف اشارہ کیا (کہ کیسا حقیر آدمی ہے امیر ہو کر گرا ہوا نوالہ اٹھاتا ہے) لوگوں نے کہا اللہ امیر کو بھلائی کے ساتھ رکھے یہ کسان آپ کے اوپر آنکھ مارتے ہیں۔ لقمہ اٹھانے کی وجہ سے حالانکہ تمہارے سامنے (بہت) کھانا رکھا ہے۔ معقل نے کہا میں تو وہ بات چھوڑنے والا نہیں جو میں نے آنحضرتؐ سے سنی ہے ان عجمیوں کے لئے ہم میں سے ایک حکم دیا جاتا جب اس کا نوالہ گر پڑتا کہ اس کو اٹھا لے اور جو کوڑا وغیرہ اس میں لگ جائے اس کو دور کر کے کھا لے اور شیطان کے لئے نہ چھوڑے۔

تشریح ❁ عجمی کہتے ہیں عرب کے سوا اور ملکوں کے رہنے والے کو معقل کا مطلب یہ تھا کہ میں حدیث شریف کو نہیں چھوڑوں گا گو یہ عجمی آفاقی مجھ پر ہنسیں یا طعنہ کریں یا برا کہیں سبحان اللہ ہر ایک مومن کو حدیث شریف اور سنت کی پیروی اسی طرح سے لازم ہے اگرچہ دنیا کے بندے اس پر عمل کرنے کو برا جانیں یا طعن و تشنیع کریں یا ایذا دینے پر مستعد ہوں یا حقیر سمجھیں۔

۳۲۷۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ فُضَيْلٍ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (اِذَا وَقَعَتِ اللُّقْمَةُ مِنْ يَدِ اَحَدِكُمْ فَلْيَمْسَحْ مَا عَلَيْهَا مِنَ الْاَذٰى وَلْيَاْكُلْهَا).

۳۲۷۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کے ہاتھ سے نوالہ گر پڑے تو اس پر جو کچرا وغیرہ لگ جائے اس کو پونچھ ڈالے اور کھا لے۔

تشریح ❁ حجۃ اللہ البالغہ میں ہے کہ ایک روز ایسا تفاق ہوا کہ ایک شخص ہماری ملاقات کو آیا ہم نے کچھ کھانا اس کے سامنے رکھا وہ کھا رہا تھا اتنے میں ایک ٹکڑا اس کے ہاتھ سے گرا اور زمین پر ڈھلکنے لگا وہ اس کے پیچھے ہوا اور ٹکڑا اس سے دور ہوتا جاتا تھا یہاں تک کہ سب حاضرین کو تعجب ہوا اور اس شخص کو محنت ہوئی اس کے پیچھے جانے میں آخر اس نے اس کو پکڑ لیا اور کھا گیا چند روز کے بعد ایک آدمی پر شیطان آیا اور اس کی زبان پر بولنے لگا میں فلاں شخص کے پاس گیا وہ کھانا کھا رہا تھا مجھے پسند آیا لیکن اس نے مجھے کچھ کھانے نہ دیا آخر ایک لقمہ میں نے اس کے ہاتھ سے اچکا لیکن اس نے وہ لقمہ بھی مجھ سے چھین لیا اور کھا لیا اور ایک روز میرے مکان کے لوگ گاجریں کھا رہے تھے اتنے میں ایک گاجر لڑھکتی چلی ایک آدمی اسی کی طرف بھاگا اور اس کو لے کر کھا گیا اس کے سینہ میں اور معدہ میں درد شروع ہوا پھر شیطان اس پر چڑھ بیٹھا اور اس کی زبان سے یہ بولا کہ اس نے مجھ سے ایک لڑھکتی ہوئی گاجر چھین لی اور اس کی ہم نے بہت سے قصے سنے ہیں یہاں تک کہ ہم کو معلوم ہو گیا کہ یہ حدیثیں جن میں شیطان کے کھانے کا ذکر ہے اپنے ظاہری

Marfat.com

معنوں پر ہیں اور مجازی معنی مراد نہیں ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے جو علم اپنے نبی کو دیا تھا اس میں یہ بھی تھا کہ آپ فرشتوں اور شیاطین کا حال بھی جانتے تھے اور ان کا پھرنا زمین میں۔

مترجم کہتا ہے جن میں شیطان کا وجود یقینی ہے اور اس کا منکر کافر ہے چونکہ صدہا آیات اور احادیث کا انکار لازم آتا ہے اور بہت سے اخبار متواتر سے ان کا وجود ثابت ہوتا ہے اگرچہ ہم نے اتنی عمر میں کہ اب ۴۶ سال کی ہے اپنی آنکھ سے کبھی جن اور شیطان کو نہیں دیکھا اس طرح سے کہ کوئی شبہ باقی نہ رہے اور اب تک اس کے فکر میں ہیں کیا عجب ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے علم الیقین کے ساتھ عین الیقین بھی عطا فرمائے آمین یارب العلمین۔

۱۴:بَابُ فَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلَى الطَّعَامِ

باب: ثرید کی فضیلت اور کھانوں پر

۳۲۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيْرٌ وَ لَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَ آسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ وَ اِنَّ فَضْلَ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ).

۳۲۸۰: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مردوں میں تو بہت کامل ہوئے ہیں لیکن عورتوں میں سے کوئی کاملہ نہیں ہوئی سوا مریم بنت عمران اور آسیہ فرعون کی بی بی کے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت اور عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی باقی کھانوں پر۔

تشریح ❁ ثرید بلا دقت بن جاتا ہے اور اس کے ساتھ نہایت سریع الہضم اور خوش ذائقہ اور مقوی اور کثیر النفع ہے ایسے ہی جناب بی بی عائشہؓ سے مسلمانوں کو بہت فوائد حاصل ہوئے اور صدہا ہزارہا مسئلے معلوم ہوئے اللہ تعالیٰ آخرت میں جناب بی بی کے غلاموں اور خادموں میں ہم کو حشر کرے۔

۳۲۸۱: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَنْبَاَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ.

۳۲۸۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت ایسی ہے جیسے ثرید کی باقی کھانوں پر۔

۱۵:بَابُ مَسْحِ الْيَدِ بَعْدَ الطَّعَامِ

باب: کھانے کے بعد ہاتھ پونچھنا

۳۲۸۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمِصْرِيُّ اَبُو الْحَارِثِ الْمُرَادِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا زَمَانَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ قَلِيْلٌ مَا نَجِدُ الطَّعَامَ فَاِذَا نَحْنُ وَجَدْنَاهُ لَمْ تَكُنْ لَنَا مَنَادِيْلُ اِلَّا اَكُفَّنَا وَسَوَاعِدُنَا وَ اَقْدَامُنَا ثُمَّ نُصَلِّيْ وَ

۳۲۸۲: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کھانا بہت کم پاتے تھے اور جب پاتے تھے تو ہمارے پاس تولئے اور رومال نہ تھے، ہتھیلیاں تھیں اور بازو اور پاؤں (انہی پر ہم ہاتھوں کو پونچھ لیتے) پھر ہم نماز پڑھتے اور وضو نہیں کرتے۔

Marfat.com

لَا نَتَوَضَّأُ۔

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ غَرِيْبٌ ، لَيْسَ اِلَّا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ۔

۱۶:بَابُ مَا يُقَالُ اِذَا فَرَغَ مِنَ الطَّعَامِ

باب: جب کھانے سے فارغ ہوتو کیا کہے

۳۲۸۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ رِيَاحِ ابْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ مَوْلًى لِاَبِیْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا اَكَلَ طَعَامًا قَالَ(اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَ سَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِيْنَ).

۳۲۸۳: حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھا چکتے تو فرماتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَ سَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِيْنَ یعنی شکر اس خدا کا جس نے ہم کو کھلایا اور پلایا اور مسلمان بنایا۔

تشریح ✿ یہ نعمت بہت بڑی ہے کہ دین حق کی توفیق بخشی اگر دنیا بہت بھی ہولیکن دین تباہ ہوتو بڑی آفت ہے چند روز میں یہاں سے جانا ہے ساری دنیا پڑی رہ جائے گی ہم چل دیں گے ہمارے ساتھ جو جائے گا وہ ہمارا دین ہے یا اللہ تو اپنے فضل سے سچے دین پر ہمیشہ قائم رکھ اور خاتمہ بالخیر کر آمین یارب العالمین۔

۳۲۸۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا رُفِعَ طَعَامُهٗ اَوْ مَابَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا غَيْرَ مَكْفِیٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَ لَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا.

۳۲۸۴: حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ فرماتے تھے جب آپ کا کھانا یا یوں کہا جب آپ کے سامنے جو ہوتا (یعنی کھانا) وہ اٹھایا جاتا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا غَيْرَ مَكْفِیٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَ لَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا یعنی شکر ہے اللہ کا بہت شکر نہایت پاکیزہ برکت والا وہ سب کو کافی ہے اس کے لئے کوئی کافی نہیں ہے وہ رخصت نہیں ہوتا چھوڑا نہیں جاتا (یعنی ہر وقت اور ہر جگہ ہمارے ساتھ ہے) اور نہ اس سے کوئی بے پرواہ ہوسکتا ہے بلکہ سب اس کے محتاج ہیں ہر وقت اور ہر جگہ اے رب ہمارے ہماری دعا سن لے۔

۳۲۸۵: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰی ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِیْ مَرْحُوْمٍ عَبْدِ الرَّحِيْمِ عَنْ سَهْلِ ابْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِیِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ اَكَلَ طَعَامًا فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا وَ رَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

۳۲۸۵: حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی کھانا کھائے پھر کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا وَ رَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ یعنی شکر اس خدا کا جس نے مجھ کو یہ کھانا کھلایا بغیر میری طاقت اور زور کے تو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

تشریح ✿ ایک روایت میں یہ دعا آئی ہے : الحمد لله الذی اطعم من الطعام وسقی من الشراب وكسی من العری فاوضح المحجة ولم يدع لاحد سبيلا ایک روایت میں یہ ہے : الحمد لله الذی اطعمنا وسقانا وكفانا

Marfat.com

واویناکم ممن لا کافی له ولا مؤدی ان دعاؤں میں سے جو چاہے وہ کھانے کے بعد پڑھے اور اگر سب دعائیں پڑھے تو زیادہ افضل ہے اور اگر کھانا دودھ کے سوا اور کچھ ہو تو یوں کہے: اللھم بارك لنا فیه واطعمنا حیر امنه اور اگر دودھ ہو تو یوں کہے: اللھم بارك لنا فیه وزدنا منه۔

مترجم کہتا ہے مجھے اس کا تجربہ ہوا ہے کہ جب کھانے کے بعد یہ دعا پڑھے: اللھم بارك لینا فیه واطعمنا حیر امنه اور اس کے بعد دوسرے وقت پر عمدہ کھانے ملے اور جب یہ دعا پڑھنا بھول گئے تو اس سے عمدہ کھانے نہیں ملے جیسے کھانے تھے۔

۱۷: بَابُ الْاِجْتِمَاعِ عَلَى الطَّعَامِ

باب: کھانا مل کر کھانا

۳۲۸۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَدَاوُدُ ابْنُ رُشَيْدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالُوْا ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا وَحْشِيُّ بْنُ حَرْبِ بْنِ وَحْشِيِّ بْنِ حَرْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ وَحْشِيٍّ اَنَّهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَاكُلُ وَ لَا نَشْبَعُ قَالَ فَلَعَلَّكُمْ تَاْكُلُوْنَ مُتَفَرِّقِيْنَ) قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَاجْتَمِعُوْا عَلٰى طَعَامِكُمْ وَاذْكُرُ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيْهِ.

۳۲۸۶: حضرت وحشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کھاتے ہیں لیکن سیر نہیں ہوتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شاید تم الگ الگ کھاتے ہو یا متفرق؟ انہوں نے کہا جی ہاں! (الگ الگ)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو جمع ہو جاؤ اپنے کھانے پر اور اللہ کا نام لے کر کھاؤ اس میں برکت ہوگی۔

تشریح ❁ ایک ساتھ مل کر کھانے میں برکت ہوتی ہے محبت بڑھتی ہے دل لگتی ہوتی ہے کھانا خوشی سے کھایا جاتا ہے۔ بہت کھایا جاتا ہے دل نہیں گھبراتا عمدہ عمدہ کھانے مختلف کے کھانے میں آتے ہیں کوئی کم خوراک ہوتا ہے کوئی بہت کھانے والے سب کا پیٹ بھر جاتا ہے غرض ہزاروں فائدے ہیں۔

۳۲۸۷: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰى ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَهْرَمَانُ آلِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (كُلُوْا جَمِيْعًا وَ لَا تَفَرَّقُوْا فَاِنَّ الْبَرَكَةَ مَعَ الْجَمَاعَةِ).

۳۲۸۷: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب مل کر کھاؤ اور جدا جدا مت کھاؤ اس لئے کہ برکت جماعت کے ساتھ ہوتی ہے۔

۱۸: بَابُ النَّفْخِ فِي الطَّعَامِ

باب: کھانے میں پھونکنا منع ہے

۳۲۸۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُحَارِبِيُّ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنْفُخُ فِيْ طَعَامٍ وَ لَا شَرَابٍ وَ لَا يَتَنَفَّسُ فِي الْاِنَاءِ۔

۳۲۸۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی نہیں پھونکتے تھے کھانے اور پانی میں اور نہ برتن کے اندر سانے لیتے تھے (اس میں پانی ناک کو چڑھ جاتا ہے اور تکلیف ہوتی ہے)

Marfat.com

۱۹:بَابُ اِذَا اَتَاهُ خَادِمُهٗ بِطَعَامِهٖ فَلْيُنَاوِلْهُ مِنْهُ

باب: جب خادم کھانا پکا کر لائے تو اس کو کھانے میں سے تھوڑا سا اس کو بھی دے

۳۲۸۹:حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا اَبِیْ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِیْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْهِ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاءَ اَحَدَكُمْ خَادِمُهٗ بِطَعَامِهٖ فَلْيُجْلِسْهُ فَلْيَاْكُلْ مَعَهٗ فَاِنْ اَبٰى فَلْيُنَاوِلْهُ مِنْهُ.

۳۲۸۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب تم میں سے کسی کے پاس اس کا خادم کھانے لائے تو اس کو بٹھا لے اور اپنے ساتھ کھلائے اگر خادم ساتھ نہ کھائے یا مالک اس کو اپنے ساتھ کھلانا گوارا نہ کرے تو اس کھانے میں سے اس کو کچھ دے۔

تشریح ❁ یہ مروّت اور احسان ہے اگر چہ اس خادم کے لئے کھانا مقرر نہ ہو نقد تنخواہ ہو یا اس کا کھانا الگ ہو خادم سے عام مراد ہے لونڈی ہو یا غلام یا مزدور یا نوکر یا خدمت گار یا مرید یا چیلہ وغیرہ۔ سبحان اللہ شریعت اسلام کی اور مسلمانوں کی مثل کس شریعت اور کس قوم میں اخلاق ہیں کہ میاں اور غلام ایک ساتھ مل کر کھائیں اور دونوں ایک سا کپڑا پہنیں اگر چہ اب بعضے مغرور اور متکبر مسلمان اس پر عمل نہ کرتے ہوں۔

۳۲۹۰:حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِیُّ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اِذَا اَحَدُكُمْ قَرَّبَ اِلَيْهِ مَمْلُوْكُهٗ طَعَامًا قَدْ كَفَاهُ عَنَاءَهٗ وَ حَرَّهٗ فَلْيَدْعُهٗ فَلْيَاْكُلْ مَعَهٗ فَاِنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلْيَاْخُذْ لُقْمَةً فَلْيَجْعَلْهَا فِیْ يَدِهٖ۔

۳۲۹۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب تم میں سے کسی کا غلام کھانا پکا کر سامنے لائے اس نے اس کے پکانے کی تکلیف اور گرمی اٹھائی ہو (اور مالک کو اسکی وجہ سے یہ راحت ملی ہو) تو مالک اس کو بھی اپنے ساتھ کھانے دے اگر ایسا نہ کرے تو ایک لقمہ اس کھانے میں سے لے کر اس کے ہاتھ میں رکھے۔

۳۲۹۱:حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْمُنْذِرِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ثَنَا اِبْرٰهِيْمُ الْهَجَرِیُّ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاءَ خَادِمُ اَحَدِكُمْ بِطَعَامِهٖ فَلْيُقْعِدْهُ مَعَهٗ اَوْلِيُنَاوِلْهُ مِنْهُ فَاِنَّهٗ هُوَ الَّذِیْ وَلِیَ حَرَّهٗ وَ دُخَانَهٗ۔

۳۲۹۱: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب تم میں سے کسی کا خادم مالک کا کھانا لے کر آئے تو اس کو اپنے ساتھ بٹھا لے (کھانے کے لئے) یا تھوڑا سا کھانا اس میں سے اس کو دے دے کیونکہ اس نے اس کے (پکانے کی) گرمی اور دھواں اٹھایا ہے (تو مروت کے خلاف ہے کہ اس کی لذت سے وہ بالکل محروم رہے)۔

۲۰:بَابُ الْاَكْلِ عَلَى الْخِوَانِ وَالسُّفْرَةِ

باب: خوان اور دستر کا بیان

۳۲۹۲:حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا مُعَاذُ ابْنُ هِشَامٍ ثَنَا اَبِیْ عَنْ يُوْنُسَ ابْنِ اَبِی الْفُرَاتِ الْاِسْكَافِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا اَكَلَ النَّبِیُّ ﷺ

۳۲۹۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی خوان پر نہیں کھایا نہ سکرجہ کے ساتھ۔ قتادہ نے کہا پھر کاہے پر کھاتے تھے۔ انس نے کہا

Marfat.com

عَلٰی خِوَانٍ وَ لَا فِیْ سُکُرَّجَةٍ قَالَ فَعَلَامَ مَا کَانُوْا یَاْکُلُوْنَ؟ قَالَ عَلَی السُّفَرِ۔

دسترخوان پر۔

تشریح ❁ جو چمڑے یا بید یا بوریئے کا ہوتا ہے اس پر کھانا سنت ہے اور خوان اور میز یہ سب امراء کے تکلفات ہیں پیمبر کو ان چیزوں کی طرف رغبت نہ تھی اور عاجزی اور فقیری پسند تھی باوجود یہ کہ آپ بادشاہ تھے دونوں جہاں کے سکرجہ کی تفسیر میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا سکرجہ وہ شربت اور سکنجبین وغیرہ ہیں جن کو اہل عجم کھانے کے ساتھ رکھتے ہیں اور جوارش اور چٹنیاں وغیرہ ان سے یہ غرض ہوتی ہے کہ بھوک بڑھے اور کھانا زیادہ کھایا جائے۔ آنحضرت ﷺ کو ان چیزوں کی حاجت نہ تھی آپ کو اسی وقت کھانا ملتا جب فطرۃً خوب بھوک ہوتی اور اکثر پیٹ بھر کر نہ ملتا اور کبھی کبھی فاقہ ہوتا یہی طریقہ عمدہ ہے عقلاً اور طبا اور اہل عجم کا طریق خوب نہیں ہے جب جوارش اور چٹنی کے ذریعہ سے بھوک لگائی جاتی ہے تو رفتہ رفتہ معدے کو ان چیزوں کی عادت ہو جاتی ہے اور بغیر ان کے ایک نوالہ نہیں کھایا جاتا کبھی یہ ہو جاتا ہے کہ معدے کی اصل طاقت جو ہضم کی ہے وہ زائل ہو کر ضعف معدہ عارض ہو جاتا ہے طرح طرح کے امراض پیدا ہو جاتے ہیں سو جوارش اور سو چٹنیوں کے برابر یہ ہے کہ بھوک سے کسی قدر کم غذا کھائے اور شکم سیری سے ہمیشہ بچتا رہے اور کبھی کبھی روزہ رکھے جیسے ہماری شرع میں وارد ہے تا کہ فقہ سے معدا ز سر نو قوی ہو جایا کرے اس کے برابر کوئی دوا نہیں ہے اور اس تدبیر سے انسان ایک طویل عمر تک زندہ اور صحیح سالم رہتا ہے دوسرے ہمیشہ غریبی کے کھانے یعنی سادے کھانا کھایا کرے جیسے روٹی کلچہ روٹی کھجور یا شہد روٹی یا خشکہ سالن کے یا دال کے ساتھ اور عمدہ ترکاریوں اور میوؤں کا استعمال رکھے جیسے تری شلجم کدو آلو پالک کا ساگ خرفہ کا ساگ میوؤں میں ہر ایک فصلی میوے کا اعتدال کے ساتھ استعمال کرے اس میں جیسی صحت عمدہ رہتی ہے اور دماغی قوت قائم رہتی ہے ویسی عمدہ امیری کھانوں میں ہرگز نہیں رہتی اور امیری کھانوں سے بڑے بڑے امراض پیدا ہوتے ہیں جیسے قولنج بدہضمی قبض بواسیر وغیرہ غرض آنحضرت ﷺ کے تمام عادات اور خصائل اور اخلاق سب حکمت کے موافق تھے اور آپ ﷺ کی پیروی کرنے میں دین اور دنیا دونوں کی بھلائی ہے اور یہی ایک نشانی کافی ہے آپ کے سچے نبی ہونے کی ﷺ۔ بعضوں نے کہا سکرجہ ایک قسم کا چھوٹا پیالہ ہے اس میں کھانا تکبر یا بخل کی علامت ہے۔

۳۲۹۳: حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ الْجُبَیْرِیُّ ثَنَا اَبُوْ بَحْرٍ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ عَرُوْبَةَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَکَلَ عَلٰی خِوَانٍ حَتّٰی مَاتَ۔

۳۲۹۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خوان پر کھاتے نہیں دیکھا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا۔

۲۱: بَابُ النَّهْیِ اَنْ یُّقَامَ عَنِ الطَّعَامِ حَتّٰی یُرْفَعَ وَ اَنْ یَّکُفَّ یَدَهٗ حَتّٰی یَفْرُغَ الْقَوْمُ

باب: کھانا اٹھایا جانے سے پہلے اٹھنا اور لوگوں کے فارغ ہونے سے پہلے ہاتھ روک لینا منع ہے

۳۲۹۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنَ بَشِیْرِ بْنِ ذَکْوَانَ الدِّمَشْقِیُّ ثَنَا الْوَلِیْدُ ' ابْنُ مُسْلِمٍ ' عَنْ مُنِیْرِ بْنِ الزُّبَیْرِ ' عَنْ مَکْحُوْلٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی اَنْ یُّقَامَ عَنِ الطَّعَامِ حَتّٰی یُرْفَعَ۔

۳۲۹۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کھانے پر سے اٹھنے کو یہاں تک کہ کھانا اٹھایا جائے (یعنی دسترخوان اور لوگ فارغ ہو جائیں اچھی طرح سے)

۳۲۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْعَسْقَلَانِیُّ ثَنَا عُبَیْدُ

۳۲۹۵: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ

Marfat.com

اللّٰهِ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ يَحْيٰى ابْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَتِ الْمَائِدَةُ فَلَا يَقُوْمُ رَجُلٌ حَتّٰى تُرْفَعَ الْمَائِدَةُ وَ لَا يَرْفَعُ يَدَهُ وَ اِنْ شَبِعَ حَتّٰى يَفْرُغَ الْقَوْمُ وَ لْيُعْذِرْ فَاِنَّ الرَّجُلَ يُخْجِلُ جَلِيْسَهُ فَيَقْبِضُ يَدَهُ وَ عَسٰى اَنْ يَكُوْنَ لَهُ فِى الطَّعَامِ حَاجَةٌ۔

وسلم نے فرمایا: جب دسترخوان بچھایا جائے تو پھر کوئی شخص کھڑا نہ ہو یہاں تک کہ دسترخوان اٹھایا جائے اور کوئی شخص اپنا ہاتھ کھانے سے نہ اٹھائے۔ اگر چہ سیر ہو گیا ہو یہاں تک کہ دوسرے لوگ بھی فارغ ہو جائیں اور اگر ایسا ہی ضرورت ہو تو اپنا عذر بیان کر دے (کہ وہ بیمار ہے یا اس کو کوئی حاجت ہے یا اس کو اشتہا نہ تھی) اس کی وجہ یہ ہے کہ آدمی شرمندہ ہوتا ہے جب اس کا ساتھی کھانے سے ہاتھ کھینچ لیتا ہے اور شاید اس کو ابھی کھانے کی حاجت ہو۔

تشریح ❁ یعنی جب ایک آدمی خصوصاً صاحب خانہ کھانے سے ہاتھ کھینچ لے تو دوسرے لوگ بھی کھانا چھوڑ دیتے ہیں اگر چہ ان کو بھوک باقی ہو اور یہ اس لئے کرتے ہیں کہ لوگوں کی نظروں میں خراب نہ ہوں کہ بڑے کھاؤ ہیں۔ پس آپ نے یہ ہدایت فرمائی کہ جب تک لوگ فارغ نہ ہوں خود بھی فارغ نہ ہو اگر چہ سیر بھی ہو گیا ہو۔ تب بھی تھوڑا تھوڑا کھاتا رہے کہ دوسرے لوگ بھی جانیں کہ یہ بھی کھا رہا ہے بعضوں نے ولیعذر کے معنی یہی کہے ہیں کہ پس وپیش کرتا رہے یعنی کچھ کچھ کھاتا رہے یا کوئی کام ایسا کرے کہ یہ اس میں مصروف ہو اور دوسرے لوگ سیر ہو جائیں مثلاً ہڈی کا چوسنا اس کا مغز نکالنا وغیرہ وغیرہ۔

۲۲: بَابُ مَنْ بَاتَ وَ فِى يَدِهٖ رِيْحُ غَمَرٍ

باب: اگر کوئی شخص رات گزارے اور اس کے ہاتھ میں کھانے کی چکناہٹ ہو

۳۲۹۶: حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ رَسِيْمٍ الْجَمَّالُ ثَنَى الْحَسَنُ ابْنُ الْحَسَنِ عَنْ اُمِّهٖ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اُمِّهٖ فَاطِمَةَ ابْنَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَلَا لَا يَلُوْمَنَّ امْرُؤٌ اِلَّا نَفْسَهٗ بَيِيْتُ وَ فِىْ يَدِهٖ رِيْحُ غَمَرٍ۔

۳۲۹۶: حضرت امام حسنؓ سے روایت ہے انہوں نے اپنی والدہ حضرت فاطمہؓ سے روایت کی جو صاحبزادی ہیں امام سید الشہدا امام حسینؓ کی انہوں نے روایت کی اپنی والدہ ماجدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا سے انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جو کوئی شخص رات گزارے اور اس کے ہاتھ میں چکنی بو ہو (کھانے کی یا گوشت کی ہو (پھر اس پر کوئی آفت آئے جیسے کوئی جانور کاٹ کھائے تو اپنے تئیں ملامت کرے کہ اس کی غفلت سے آفت ہوئی) معلوم ہوا کہ ہاتھ خوب صاف کر کے دھونا چاہئے کہ کھانے کی چکنائی بالکل نہ رہے۔

۳۲۹۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِى الشَّوَارِبِ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنِ الْمُخْتَارِ ثَنَا سُهَيْلُ بْنُ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ اِذَا نَامَ اَحَدُكُمْ وَفِىْ يَدِهٖ رِيْحُ غَمَرٍ فَلَمْ يَغْسِلْ يَدَهٗ فَاَصَابَهٗ شَىْءٌ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ۔

۳۲۹۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص تم میں سے سو جائے اور اس کے ہاتھ میں چکنی بو ہو پھر وہ اپنا ہاتھ نہ دھوئے تو خود اپنے تئیں ملامت کرے۔

Marfat.com

۲۳:بَابُ عَرْضِ الطَّعَامِ

باب: جب کسی کے سامنے کھانا پیش کیا جائے

۳۲۹۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَ عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ حُسَيْنٍ عَنْ شَهْرِ ابْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ اُتِیَ النَّبِیُّ ﷺ بِطَعَامٍ فَعُرِضَ عَلَيْنَا فَقُلْنَا لَا نَشْتَهِيْهِ فَقَالَ (لَا تَجْمَعَنَّ جُوْعًا وَكَذِبًا).

۳۲۹۸: حضرت اسماء بنت یزیدؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھانا آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو کھانے کو فرمایا۔ ہم نے عرض کیا کہ بھوک نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو باتوں کو اکٹھا مت کرو بھوک اور جھوٹ کو۔

تشریح ❁ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کوئی کھانے کو کہے تو بھوک رکھ کر یوں کہتے ہیں مجھے خواہش نہیں ہے آپؐ نے اس سے منع فرمایا اگر بھوک ہے تو کھانا کھالینا چاہئے ورنہ جھوٹ بولنے میں بھوکے کے بھوکے رہے اور عذاب میں مبتلا ہوئے۔ خسر الدنیا والآخرۃ۔

۳۲۹۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَ عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ اَبِیْ حَلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ (رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ) قَالَ اَتَيْتُ النَّبِیَّ ﷺ وَ هُوَ يَتَغَدَّ ی فَقَالَ ادْنُ فَكُلْ فَقُلْتُ اِنِّیْ صَائِمٌ فَيَا لَهْفَ نَفْسِیْ هَلَّا كُنْتُ طَعِمْتُ مِنْ طَعَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

۳۲۹۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو ایک شخص تھے بنی عبدالاشہل میں سے (یعنی وہ مشہور انس نہیں ہیں آنحضرت ﷺ کے خادم ہیں آنحضرتؐ کے پاس آیا آپؐ صبح کا کھانا کھا رہے تھے آپؐ نے فرمایا نزدیک آیا اور کھا میں نے عرض کیا میں روزہ دار ہوں' اب پچھتاتا ہوں کاش میں نے آنحضرت ﷺ کے کھانے میں سے کھالیا ہوتا۔

تشریح ❁ اگر بالفرض روزہ بھی ہو تو نفل روزے سینکڑوں رکھ سکتے ہیں مگر یہ شرف پھر کہاں ہاتھ آتا ہے کہ جناب سید عالم کے ساتھ کھانا اگر آپ کا جوٹھا میسر آئے تو سو روزے اس پر قربان کریں اکثر اہل اللہ کی حکایتیں سنی ہیں کہ انہوں نے لوگوں کے کھانے کے لئے بلایا لیکن وہ روزہ کا حیلہ کر کے اس سعادت سے محروم رہ گئے اور پھر ساری عمر پچھتاتے رہے آدمی کو چاہئے کہ جب کوئی بزرگ صالح شخص اپنے ساتھ کھانے کے لئے بلائے اگر نفل روزہ ہو تو اس کو توڑ ڈالے اور کھانے میں شریک ہو جائے پھر اگر چاہئے تو اس روزے کی قضا کرے۔

۲۴:بَابُ الْاَكْلِ فِی الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں کھانا کیسا ہے

۳۳۰۰: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ وَ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰی قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنِیْ سُلَيْمَانُ بْنُ زِيَادٍ الْحَضْرَمِیُّ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزَّبَيْدِیَّ يَقُوْلُ كُنَّا نَاكُلُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِی الْمَسْجِدِ الْخُبْزَ وَاللَّحْمَ۔

۳۳۰۰: حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مسجد کے اندر روٹی اور گوشت کھاتے۔

Marfat.com

تشریح ❁ مسجد کے اندر کھانے میں کچھ قباحت نہیں خصوصاً مسافروں کے لئے اور جن لوگوں کے گھر نہیں ہیں لیکن یہ ضرور ہے کہ مسجد کو آلودہ اور گندہ اور غلیظ نہ کریں۔

۲۵:بَابُ الْاَكْلِ قَائِمًا

باب: کھڑے ہوکر کھانا

۳۳۰۱:حَدَّثَنَا اَبُو السَّائِبِ، سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نَاْكُلُ وَ نَحْنُ نَمْشِيْ وَ نَشْرَبُ وَ نَحْنُ قِيَامٌ۔

۳۳۰۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کھڑے ہوکر پیتے اور چلتے چلتے کھاتے۔

تشریح ❁ اخرجہ احمد والترمذی وصححہ نیز ایک حدیث میں ہے کہ کھڑے ہوکر پانی پینے سے منع کیا اور فرمایا کہ کھڑے ہوکر کھانا اور برا مسلم ہے۔ (مسلم)

۲۶:بَابُ الدُّبَّاءِ

باب: کدو کا بیان

۳۳۰۲:حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ اَنْبَاَنَا عَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ يُحِبُّ الْقَرْعَ۔

۳۳۰۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کدو کو پسند کرتے تھے۔

تشریح ❁ معلوم ہوا کہ کھڑے رہ کر یا چلتے چلتے کھانا پینا درست ہے بعضوں نے اس کو مکروہ رکھا ہے اور زمزم کے پانی کو خاص کیا ہے کہ اس کا کھڑے ہوکر پینا مستحب ہے باقی سب پانیوں کو بیٹھ کر پینا بہتر ہے۔

۳۳۰۳:حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ بَعَثَتْ مَعِيَ اُمُّ سُلَيْمٍ بِمِكْتَلٍ فِيْهِ رُطَبٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ فَلَمْ اَجِدْهُ وَ خَرَجَ قَرِيْبًا اِلٰى مَوْلًى لَهٗ دَعَاهُ فَصَنَعَ لَهٗ طَعَامًا فَاَتَيْنَهٗ وَ هُوَ يَاْكُلُ قَالَ فَدَعَانِيْ لِاٰكُلَ مَعَهٗ قَالَ وَصَنَعَ ثَرِيْدَةً بِلَحْمٍ وَ قَرْعٍ قَالَ فَاِذَا هُوَ يُعْجِبُهُ الْقَرْعُ قَالَ فَجَعَلْتُ اَجْمَعُهٗ فَاُدْنِيْهِ مِنْهُ فَلَمَّا طَعِمْنَا مِنْهُ رَجَعَ اِلٰى مَنْزِلِهٖ وَ وَضَعْتُ الْمِكْتَلَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَاْكُلُ وَ يَقْسِمُ حَتّٰى فَرَغَ مِنْ آخِرِهٖ۔

۳۳۰۳: حضرت انسؓ سے روایت ہے ام سلیم میری ماں نے ایک ٹوکرا بھیجا جس میں تر کھجور تھی آنحضرتؐ کے پاس میرے ہاتھ میں نے آپ کو نہیں پایا آپؐ اپنے ایک مولیٰ (آزاد غلام) کے پاس تشریف لے گئے تھے۔ اس نے آپ کو بلایا تھا اور آپؐ کے لئے تیار کیا تھا میں بھی وہاں گیا دیکھا تو آپؐ کھانا کھا رہے تھے آپؐ نے مجھ کو بھی بلایا اپنے ساتھ کھانے کے لئے۔ انسؓ نے کہا اس غلام نے ثرید بنایا تھا گوشت اور کدو کا۔ انس نے کہا میں نے دیکھا تو آپؐ کدو کو بہت پسند کرتے تھے آخر میں اس کے قتلے اکٹھے کرنے لگا اور آپ کے نزدیک کرنے لگا

(کھانے میں) جب ہم کھا چکے تو آپؐ لوٹے اپنے گھر کو میں نے وہ ٹوکرا کھجور کا آپؐ کے سامنے رکھا آپؐ اس کو کھانے لگے اور بانٹتے بھی جاتے تھے یہاں تک کہ بالکل اس کو تمام کر دیا یعنی بانٹ دیا اور کچھ آپ کھایا)

تشریح ❁ نہایت عمدہ ترکاری ہے مفرح اور سریع الہضم اور بے ضرر۔

۳۳۰۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيْعٌ

۳۳۰۴: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں

Marfat.com

اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِىْ خَالِدٍ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ بَيْتِهٖ وَ عِنْدَهٗ هٰذِهِ الدُّبَّاءُ فَقُلْتُ اَىُّ شَىْءٍ هٰذَا قَالَ(هٰذَا الْقَرْعُ هُوَ الدُّبَّاءُ نُكْثِرُ بِهٖ طَعَامَنَا).

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کدو تھا۔ میں نے کہا یہ کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرع یعنی کدو ہے (دوبار) ہم اس کو بہت کھاتے ہیں۔

تشریح ۞ بعض جاہلوں نے ایک جھوٹی حدیث گھڑ لی ہے کہ اکل الدباء دخل الجنة جس کے لفظ اور معنی دونوں غلط ہیں اتنی بات ہے کہ کدو سب ترکاریوں میں سے آنحضرت ﷺ کو زیادہ پسند تھا اور اس وجہ سے ہر مسلمان کو کدو پسند کرنا چاہئے۔

۲۷ : بَابُ اللَّحْمِ

باب: گوشت کا بیان

۳۳۰۵: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْخَلَّالُ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِىْ سُلَيْمَانُ بْنُ عَطَاءٍ الْجَزَرِيُّ حَدَّثَنِىْ مَسْلَمَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْجُهَنِّىْ عَنْ عَمِّهٖ اَبِىْ مَشْجَعَةَ عَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ سَيِّدُ طَعَامِ اَهْلِ الدُّنْيَا وَ اَهْلِ الْجَنَّةِ اللَّحْمُ.

۳۳۰۵: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا والوں اور جنت والوں کے کھانے کا سردار گوشت ہے۔

۳۳۰۶: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَطَاءٍ الْجَزَرِيُّ ثَنَا مُسْلَمَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْجُهَنِّىْ عَنْ عَمِّهٖ اَبِىْ مَشْجَعَةَ عَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ قَالَ مَا دُعِىَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى لَحْمٍ قَطِّ اِلَّا اَجَابَ وَلَا اُهْدِىَ لَهٗ لَحْمٌ قَطُّ اِلَّا قَبِلَهٗ۔

۳۳۰۶: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بلائے گئے دعوت دی گئی گوشت کھانے کے لئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کیا اور جس نے آپ کو گوشت کا حصہ بھیجا آپؐ نے قبول کیا (معلوم ہوا کہ گوشت آپ ﷺ کو بہت پسند تھا)

۲۸:بَابُ اَطَايِبِ اللَّحْمِ

باب: کون سے مقام کا گوشت عمدہ ہے

۳۳۰۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ ح وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، قَالَا ثَنَا اَبُوْ حَيَّانَ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِىْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ اُتِىَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ذَاتَ يَوْمٍ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ اِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَ كَانَتْ تُعْجِبُهٗ فَنَهَسَ مِنْهَا۔

۳۳۰۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ایک دن گوشت آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گوڈی کا گوشت دیا گیا وہ آپ کو پسند تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں سے نوچ رہے تھے دانتوں سے۔

تشریح ۞ گوڈے کا گوشت بے ریشہ اور عمدہ ہوتا ہے اس وجہ سے آپ ﷺ اس کو زیادہ پسند کرتے تھے بہ نسبت ران کے۔

۳۳۰۸: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ اَبُوْ بِشْرٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مِسْعَرٍ حَدَّثَنِىْ شَيْخٌ مِنْ فَهْمٍ (قَالَ وَ اَظُنُّهٗ يُسَمَّى مُحَمَّدَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ) اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ

۳۳۰۸: عبداللہ بن جعفر نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی۔ انہوں نے لوگوں کے لئے ایک اونٹ ذبح کیا تھا کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور لوگ آپ صلی

Marfat.com

يُحَدِّثُ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَ قَدْ نَحَرَ لَهُمْ جَزُوْرًا اَوْ بَعِيْرًا اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَالْقَوْمُ يُلْقُوْنَ لِرَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَلَّحْمَ يَقُوْلُ (اَطْيَبُ اللَّحْمِ لَحْمُ الظَّهْرِ).

اللہ علیہ وسلم کے لئے گوشت ڈال رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے سب میں پاکیزہ اور عمدہ گوشت پٹھے کا گوشت ہوتا ہے۔

تشریح ❁ پسلی کا گوشت بھی زیادہ لطیف اور عمدہ ہوتا ہے اسی طرح گردن کا گوشت بے ریشہ اور نہایت نفیس ہوتا ہے۔

۲۹:بَابُ الشَّوَاءِ

باب: بھنا ہوا گوشت

۳۳۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا اَعْلَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَاٰى شَاةً سَمِيْطًا حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

۳۳۰۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نہیں جانتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھنی بکری دیکھی ہو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے مل گئے۔

تشریح ❁ سموط اور سمیط وہ بکری ہے جس کے بال نکال کر کھال سمیت بھون ڈالتے ہیں یہ دنیا دار امیروں کا کھانا ہے اور دوسرے لوگ کھال نکال کر گوشت بھونتے ہیں اور مطلب اس کا یہ ہے کہ سالم بھنی ہوئی بکری آپؐ نے نہیں دیکھی۔ ورنہ سری پائے سموط بنائے ہیں اور وہ آپ نے کھائے ہیں۔

۳۳۱۰: حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ ثَنَا كَثِيْرُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا رُفِعَ مِنْ بَيْنِ يَدَىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ شِوَاءٍ قَطُّ وَ لَا حُمِلَتْ مَعَهٗ طُنْفُسَةٌ۔

۳۳۱۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے کبھی بھنا ہوا گوشت جو کھانے سے بچ رہے اٹھا کر نہیں رکھا گیا (اس لئے کہ ایسا گوشت تھوڑا ہوتا ہے اور کھانے والے بہت ہوتے کبھی نہیں بچتا

تشریح ❁ اور نہ کبھی آپ کے ساتھ بچھونا اٹھایا گیا (جیسے دنیا دار امیروں کی عادت ہوتی ہے) کہ جہاں جاتے ہیں چار جامہ اور شطرنجیاں اور قالین ساتھ رہتے ہیں بیٹھنے کے لئے)

۳۳۱۱: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا يَحْيٰى ابْنُ بُكَيْرٍ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ اَخْبَرَنِىْ سُلَيْمَانُ ابْنُ زِيَادٍ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْجَزْءِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ اَكَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ طَعَامًا فِى الْمَسْجِدِ لَحْمًا قَدْ شُوِىَ فَمَسَحْنَا اَيْدِيَنَا بِالْحَصْبَاءِ ثُمَّ قُمْنَا نُصَلِّىْ وَ لَمْ نَتَوَضَّاْ۔

۳۳۱۱: حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گوشت کھایا بھنا ہوا مسجد میں پھر ہم نے اپنے ہاتھوں کو کنکریوں سے پونچھا اور ہم کھڑے ہوئے ہم نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

۳۰:بَابُ الْقَدِيْدِ

باب: قدید کا بیان

۳۳۱۲: حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَسَدٍ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِىْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ

۳۳۱۲: حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے باتیں کیں اس کا گوشت پھڑک رہا تھا

Marfat.com

فَكَلَّمَهٗ فَجَعَلَ تُرْعَدُ فَرَائِصُهٗ فَقَالَ لَهٗ(هَوِّنْ عَلَيْكَ فَاِنِّيْ لَسْتُ بِمَلِكٍ اِنَّمَا اَنَا ابْنُ امْرَأَةٍ تَاْكُلُ الْقَدِيْدَ).

(ڈر کے مارے) آپؐ نے اُس سے فرمایا: تو ڈر نہیں کیونکہ میں بادشاہ نہیں ہوں (دنیا کے بادشاہوں کی طرح) بلکہ میں ایک عورت کا بیٹا ہوں جو قدید کھاتی تھی۔

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ اِسْمَاعِيْلُ وَحْدَهٗ ، وَصَلَهٗ۔

تشریح ❁ یعنی غریب عورت کا بیٹا ہوں سبحان اللہ آپ دونوں جہاں کے بادشاہ تھے ایسے بڑے بادشاہ کہ تمام دنیا دار بادشاہ آپؐ کی جوتیوں کی خاک کے برابر بھی نہیں تھے اس پر آپؐ نے عاجزی سے یہ فرمایا قربان آپ کے تواضع اور انکسار اور اخلاق حسنہ کے حافظ ابن عساکر نے فرمایا یہ حدیث ابن ماجہ کے افراد میں سے ہے۔

۳۳۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ كُنَّا نَرْفَعُ الْكُرَاعَ فَيَاْكُلُهٗ رَسُوْلَ اللّٰهِ بَعْدَ خَمْسَ عَشْرَةَ مِنَ الْاَضَاحِيِّ۔

۳۳۱۳: اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پائے اٹھا کر رکھتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو قربانی کے پندرہ دن بعد کھاتے۔

۳۱: بَابُ الْكَبِدِ وَالطِّحَالِ

باب: کلیجی اور تلی کا بیان

۳۳۱۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ(اُحِلَّتْ لَكُمْ مَيْتَتَانِ وَ دَمَانِ فَاَمَّا الْمَيْتَتَانِ فَالْحُوْتِ وَالْجَرَادُ وَ اَمَّا الدَّمَانِ فَالْكَبِدُ وَالطِّحَالُ).

۳۳۱۴: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم کو دو مردے حلال ہیں اور دو خون مردے تو ٹڈی ہے اور مچھلی اور خون جگر ہے اور تلی۔

تشریح ❁ یہ دونوں بھی خون ہیں گوجمے ہوئے سہی۔

۳۲: بَابُ الْمِلْحِ

باب: نمک کا بیان

۳۳۱۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ثَنَا عِيْسٰى بْنُ اَبِيْ عِيْسٰى ، عَنْ رَجُلٍ(اُرَاهُ مُوْسٰى) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (سَيِّدُ اِدَامِكُمُ الْمِلْحُ).

۳۳۱۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے سالنوں کا سردار نمک ہے۔

تشریح ❁ سالن یعنی ادام وہ ہے جس سے روٹی کھائی جائے جیسے گوشت سرکہ اچار وغیرہ تو فرمایا نمک بھی ایک عمدہ سالن ہے کیونکہ صرف نمک سے بھی روٹی کھا سکتے ہیں دوسرے یہ کہ ہر سالن میں نمک پڑنا ضروری ہے بغیر نمک کے کوئی سالن مزیدار نہیں ہوتا۔

۳۳: بَابُ الْاِئْتِدَامِ بِالْخَلِّ

باب: سرکہ سے روٹی کھانا

۳۳۱۶: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي الْحَوَارِيِّ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ

۳۳۱۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

Marfat.com

مُحَمَّدٍ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ).

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمدہ سالن سرکہ ہے۔

۳۳۱۷: حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلَّسِ ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ).

۳۳۱۷: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی ہی ایک روایت ہے۔

۳۳۱۸: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا عَنْبَسَةُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَاذَانَ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ اُمُّ سَعْدٍ قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عَائِشَةَ وَ اَنَا عِنْدَنَا خُبْزٌ وَ تَمْرٌ وَ خَلٌّ غَدَاءٍ) قَالَتْ عِنْدَنَا خُبْزٌ وَ تَمْرٌ وَ خَلٌّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ اَللّٰهُمَّ ! بَارِكْ فِي الْخَلِّ فَاِنَّهٗ كَانَ اِدَامَ الْاَنْبِيَاءِ قَبْلِي وَ لَمْ يَفْقُرْ بَيْتٌ فِيْهِ خَلٌّ).

۳۳۱۸: اُم سعد رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے میں بھی انہی کے پاس تھی آپؐ نے فرمایا: کچھ کھانا ہے۔ انہوں نے عرض کیا جی ہاں ہمارے پاس روٹی ہے کھجور ہے سرکہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا: عمدہ سالن ہے سرکہ یا اللہ برکت دے سرکہ میں کیونکہ یہی سالن تھا اگلے پیمبروں کا اور وہ گھر کبھی محتاج نہیں ہوا سالن کا جس میں سرکہ موجود ہے۔ (کیونکہ سرکہ خود عمدہ سالن ہے)

۳۴ : بَابُ الزَّيْتِ

باب: روغن زیتون کا بیان

۳۳۱۹: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (ائْتَدِمُوْا بِالزَّيْتِ وَادَّهِنُوْا بِهٖ فَاِنَّهٗ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ).

۳۳۱۹: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روغن زیتون سے روٹی کھاؤ اور اس کو سر اور بدن میں لگاؤ کیونکہ وہ مبارک درخت سے نکلتا ہے۔

تشریح ❁ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں اس کو شجرہ مبارکہ فرمایا۔

۳۳۲۰: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسٰى ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوْا بِهٖ فَاِنَّهٗ مُبَارَكٌ).

۳۳۲۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زیتون کا تیل کھاؤ اور اس کو سر اور بدن میں لگاؤ وہ برکت والا ہے۔

۳۵: بَابُ اللَّبَنِ

باب: دودھ کا بیان

۳۳۲۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْدٍ الرَّاسِبِيِّ حَدَّثَتْنِيْ مَوْلَاتِيْ اُمُّ سَالِمٍ الرَّاسِبِيَّةُ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ

۳۳۲۱: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ کے پاس جب دودھ آتا آپؐ فرماتے ایک ہے یا دو برکتیں (یہ راوی کا شک ہے' دو برکتیں یہ ہیں ایک تو لذت دوسری سیری یا

Marfat.com

اللّٰہِ ﷺ اِذَا اُتِیَ بِلَبَنٍ قَالَ (بَرَکَةٌ اَوْ بَرَکَتَانِ).

غذا بھی ہے پانی بھی ہے اور چیزیں یا غذا ہیں یا پانی)

۳۳۲۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ - ثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ عَیَّاشٍ ثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ (مَنْ اَطْعَمَهُ اللّٰهُ طَعَامًا فَلْیَقُلْ اَللّٰهُمَّ ! بَارِكْ لَنَا فِیْهِ وَارْزُقْنَا خَیْرًا مِنْهُ وَ مَنْ سَقَاهُ اللّٰهُ لَبَنًا فَلْیَقُلْ اَللّٰهُمَّ ! بَارِكْ لَنَا فِیْهِ وَ زِدْنَا مِنْهُ فَاِنِّیْ لَا اَعْلَمُ مَا یُجْزِیُٔ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ اِلَّا اللَّبَنُ).

۳۳۲۲: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو اللہ تعالیٰ کھانا کھلائے وہ یوں کہے: اَللّٰهُمَّ ! بَارِكْ لَنَا فِیْهِ وَارْزُقْنَا خَیْرًا مِنْهُ اور جس کو اللہ تعالیٰ دودھ پلائے وہ یوں کہے: اَللّٰهُمَّ ! بَارِكْ لَنَا فِیْهِ وَ زِدْنَا مِنْهُ اس کی وجہ یہ ہے، میں نہیں جانتا کہ کوئی چیز دودھ کے سوا ایسی ہے جو کھانے اور پینے دونوں کے لئے کفایت کرے۔

۳۶: بَابُ الْحَلْوَاءِ

باب: مٹھائی کا بیان

۳۳۲۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَ عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرٰهِیْمَ قَالُوْا ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ ابْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُحِبُّ الْحَلْوَاءَ اَوِ الْعَسَلَ۔

۳۳۲۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پسند کرتے تھے مٹھائی کو اور شہد کو۔

تشریح ❁ میٹھا بالطبع انسان کو مرغوب ہے اور شہد میٹھا بھی ہے اور اس کے ساتھ مفید بھی قرآن مجید میں ہے فیه شفاء للناس شہد میں تندرستی ہے لوگوں کے لئے۔

۳۷: بَابُ الْقِثَّاءِ وَالرُّطَبِ یُجْمَعَانِ

باب: ککڑی اور کھجور ملا کر کھانا

تشریح ❁ یہ بڑھ عمدہ نسخہ ہے ککڑی ٹھنڈی اور کھجور گرم ہے اور ایک دوسرے کی مصلح۔

۳۳۲۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَیْرٍ ثَنَا یُوْنُسُ بْنُ بُكَیْرٍ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ اُمِّیْ تُعَالِجُنِیْ لِلسُّمْنَةِ تُرِیْدُ اَنْ تُدْخِلَنِیْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَمَا اسْتَقَامَ لَهَا ذٰلِكَ حَتّٰی اَكَلْتُ الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ فَسَمِنْتُ كَاَحْسَنِ سَمْنَةٍ۔

۳۳۲۴: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے میری ماں (اُم زمان) مجھے موٹا کرنے کی تدبیر کرتی تھی اس لئے کہ مجھے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں داخل کرے (حضرت عائشہؓ بہت دبلی بھی تھیں) اور کمسن بھی تو ان کی ماں نے چاہا ذرا موٹی ہو جائے تو آپؐ کی نظر میں بہتر معلوم ہوں گی اور عرب موٹی عورت کو پسند کرتے ہیں) لیکن یہ تدبیر بن نہیں پڑتی تھی (یعنی میں کسی علاج سے موٹی نہیں ہوتی تھی) یہاں تک کہ میں نے ککڑی اور کھجور کھائی پھر میں اچھی موٹی ہو گئی۔

تشریح ❁ معلوم ہوا کہ ککڑی کھجور کے ساتھ بدن کو موٹا کرتی ہے اور مزیدار بھی ہے۔

۳۳۲۵: حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ حُمَیْدِ بْنِ كَاسِبٍ وَ

۳۳۲۵: حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

Marfat.com

اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُوْسٰى قَالَا ثَنَا اِبْرٰهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَاْكُلُ الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ۔

میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ ککڑی کھاتے تھے کھجور کے ساتھ۔

۳۳۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَ عَمْرُو ابْنُ رَافِعٍ قَالَا ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ الْوَلِيْدِ ابْنِ اَبِيْ هِلَالِ الْمُدَنِيُّ عَنْ حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاْكُلُ الرُّطَبَ بِالْبِطِّيْخِ۔

۳۳۲۶: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رطب (تر کھجور) کو خربوزے کے ساتھ کھاتے تھے۔

۳۸: بَابُ التَّمْرِ

باب: کھجور کا بیان

۳۳۲۷: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي الْحَوَارِي الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيْهِ جِيَاعٌ اَهْلُهٗ).

۳۳۲۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس گھر میں کھجور نہ ہو اس گھر کے لوگ بھوکے ہیں۔

تشریح ✿ کیونکہ کھجور ہی عرب کی غالب غذا ہے ہر ایک شخص کے گھر میں وہ رہتی ہے جس کو ذرا بھی مقدور ہو۔

۳۳۲۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ اِبْرٰهِيْمَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ ثَنَا هِشَامُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ جَدَّتِهٖ سَلْمٰى اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ (بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيْهِ كَالْبَيْتِ لَا طَعَامَ فِيْهِ).

۳۳۲۸: حضرت سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس گھر میں کھجور نہ ہو گویا اس گھر میں کھانا نہیں ہے۔

۳۹: بَابُ اِذَا اُتِيَ بِاَوَّلِ الثَّمَرَةِ

باب: جب فصل کا پہلا میوہ آئے

۳۳۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَ يَعْقُوْبُ ابْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ ابْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنِيْ سُهَيْلُ بْنُ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اُتِيَ بِاَوَّلِ الثَّمَرَةِ قَالَ (اَللّٰهُمَّ! بَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا وَ فِيْ ثِمَارِنَا وَ فِيْ مُدِّنَا وَ فِيْ صَاعِنَا بَرَكَةً مَعَ بَرَكَةٍ) ثُمَّ يُنَاوِلُهٗ اَصْغَرَ مَنْ بِحَضْرَتِهٖ مِنَ الْوِلْدَانِ۔

۳۳۲۹: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب پہلا میوہ آتا (فصل کا جیسے کھجور یا انگور یا انار وغیرہ) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے یا اللہ برکت دے ہمارے شہر میں اور ہمارے میووں میں اور ہمارے مد میں اور ہمارے صاع میں برکت کے ساتھ برکت پھر اس میوے کو ان بچوں میں سب سے چھوٹے بچے کو دیتے جو اس وقت حاضر ہوتے۔

۴۰: بَابُ اَكْلِ الْبَلَحِ بِالتَّمْرِ

باب: تر کھجور اور خشک کھجور ملا کر کھانا

۳۳۳۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ ثَنَا يَحْيٰى بْنُ

۳۳۳۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

Marfat.com

مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ الْمَدَنِيُّ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ(كُلُوْا الْبَلَحَ بِالتَّمْرِ كُلُوْا الْخَلِقَ بِالْجَدِيْدِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَغْضَبُ وَ يَقُوْلُ بَقِيَ ابْنُ آدَمَ حَتّٰى اَكَلَ الْخَلَقَ بِالْجَدِيْدِ!).

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تر کھجور کو سوکھی کھجور کے ساتھ کھاؤ پرانی کو نئی کے ساتھ کھاؤ کیونکہ شیطان غصے ہوتا ہے اور کہتا ہے آدم کا بیٹا زندہ رہا یہاں تک کہ اس نے پرانا میوہ نئے میوے کے ساتھ کھایا۔

تشریح ❁ شیطان آدمی کا دشمن ہے تو اس کی راحت اور طول عمر سے ناخوش ہے جب عبادت اور تقویٰ کے ساتھ ہو بعضوں نے کہا یہ حدیث ضعیف ہے یحییٰ بن محمد اس کے اسناد میں ہے وہ بہت غلطی کرتا ہے سندھی نے کہا یہ حدیث منکر ہے احتجاج کے قابل نہیں۔ عراق نے کہا اس حدیث کا معنی رکیک ہے کیونکہ شیطان آدمی کی حیات سے ناخوش نہیں ہوتا بلکہ اس کے ایمان اور اطاعت پر جینے سے۔

۴۱: بَابُ النَّهْيِ عَنْ قِرَانِ التَّمْرِ

باب: دو دو تین تین کھجوریں ملا کر کھانے سے ممانعت

۳۳۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَبَلَةَ ابْنِ سُحَيْمٍ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَقْرِنَ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ حَتّٰى يَسْتَاذِنَ اَصْحَابَهٗ۔

۳۳۳۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اس سے کہ دو دو کھجوریں ملا کر کھائے یہاں تک کہ اپنے ساتھیوں سے (جو اس کے ساتھ کھا رہے ہوں) اجازت لے۔

۳۳۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرِ الْخَزَّازُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَعْدٍ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرٍ (وَ كَانَ سَعْدٌ يَخْدُمُ النَّبِيَّ ﷺ وَ كَانَ يُعْجِبُهٗ حَدِيْثُهٗ) اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ الْاِقْرَانِ يَعْنِيْ فِي التَّمْرِ۔

۳۳۳۲: حضرت سعدؓ سے روایت ہے وہ خادم تھے آنحضرت ﷺ کے اور ان کو آپ ﷺ کی خدمت میں یا آپ ﷺ کی حدیث بہت پسند تھی وہ کہتے تھے کہ آپؐ نے منع کیا دو' دو کھجوریں ملا کر کھانے سے' سعدؓ کی صرف ایک یہی روایت ابن ماجہ میں ہے اور صحاح ستہ میں اس کی کوئی حدیث نہیں لائی گئی۔

تشریح ❁ كذا في المتون المطبوعه وفي الاطراف للمزي "خدمة" بدل حديثه والله اعلم۔

۴۲: بَابُ تَفْتِيْشِ التَّمْرِ

باب: اچھی کھجور کھجوروں میں ڈھونڈ کر کھاؤ

۳۳۳۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ ثَنَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اِسْحَاقَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اُتِيَ بِتَمْرٍ عَتِيْقٍ فَجَعَلَ يُفَتِّشُهٗ۔

۳۳۳۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پرانی کھجور آتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو پہلے چھانٹتے تھے۔

تشریح ❁ یعنی اچھی اچھی اس میں سے نکال کر کھاتے تھے ابو داؤد کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ آپؐ اس میں سے کیڑے نکالتے تھے۔ دوسری روایت میں کھجور چھانٹنے سے فرمایا اور یہ محمول ہے اس حالت پر جب نئی کھجور ہو اس وقت چھانٹنے کی ضرورت نہیں۔

Marfat.com

۴۳:بَابُ التَّمْرِ بِالزَّبَدِ

باب: کھجور مسکہ کے ساتھ رکھنا

تشریح ❁ یہ بہت عمدہ مقوی غذا ہے اگر کسی کو منظور ہو کہ زیادہ کھجوریں کھائی جائیں اور پیچش نہ ہو تو مسکہ کے ساتھ کھائے۔

۳۳۳۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنِیْ ابْنُ جَابِرٍ حَدَّثَنِیْ سُلَیْمُ بْنُ عَامِرٍ عَنِ ابْنَیْ بُسْرٍ السُّلَمِیَّیْنِ قَالَا دَخَلَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْنَا تَحْتَهٗ قَطِیْفَةً لَنَا صَبَبْنَا هَالَهٗ صَبًّا فَجَلَسَ عَلَیْهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَیْهِ الْوَحْیَ فِیْ بَیْتِنَا وَ قَدَّمْنَا لَهٗ زُبْدًا وَتَمْرًا وَ کَانَ یُحِبُّ الزُّبْدَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

۳۳۳۴: بسر کے دونوں بیٹے جو سلمٰی یعنی بنی سلیم میں سے تھے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے ہم نے آپؐ کے تلے ایک چادر بچھائی جس پر پانی چھڑک کے ہم نے اُس کو ٹھنڈا کر لیا تھا خیر آپؐ اُس پر بیٹھے پھر اللہ تعالیٰ نے آپؐ پر وحی اتاری ہمارے گھر میں اور ہم نے آپؐ کے سامنے مسکہ رکھا اور کھجور اور آپؐ مسکہ کو پسند کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ آپؐ پر رحمت بھیجے اور سلام۔

۴۴:بَابُ الْحُوَّارٰی

باب: میدہ کا بیان

۳۳۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، وَ سُوَیْدُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ ابْنُ اَبِیْ حَازِمٍ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ سَاَلْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ هَلْ رَاَیْتُ النَّقِیَّ قَالَ مَا رَاَیْتُ النَّقِیَّ حَتّٰی قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ فَهَلْ کَانَ لَهُمْ مَنَاخِلُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ؟ قَالَ مَا رَاَیْتُ مُنْخُلًا حَتّٰی قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ فَکَیْفَ کُنْتُمْ تَاْکُلُوْنَ الشَّعِیْرَ غَیْرَ مَنْخُوْلٍ قَالَ نَعَمْ کُنَّا نَنْفُخُهٗ فَیَطِیْرُ مِنْهُ مَا طَارَ وَمَا بَقِیَ ثَرَّیْنَاهُ۔

۳۳۳۵: ابو حازم نے سہل بن سعدؓ سے پوچھا کیا تم نے میدہ دیکھا ہے؟ انہوں نے کہا میں نے میدہ نہیں دیکھا یہاں تک کہ آنحضرت ﷺ کی وفات ہو گئی۔ میں نے کہا کیا آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں لوگوں کے پاس چھلنیاں تھیں۔ انہوں نے کہا میں نے تو چھلنی نہیں دیکھی یہاں تک کہ آنحضرت ﷺ کا انتقال ہوا میں نے کہا پھر تم جو کو کیسے کھاتے تھے؟ کیا بغیر پیسے چھانے ہوئے۔ انہوں نے کہا ہاں ہم اس کو (پیس کر) پھونک لیتے تھے پھر جو اڑنے والا ہوتا' وہ اڑ جاتا اور جو بچ جاتا اس کو بھگو دیتے۔

تشریح ❁ اور گوندھ کر روٹی پکا لیتے غرض آنحضرت ﷺ کے وقت میں آٹا چھاننے کی اور میدہ کھانے کی رسم نہ تھی یہ بعد کے زمانہ میں تکلف والوں نے ایجاد کیا ہے اور اس تکلف میں کوئی فائدہ نہیں ہے بلکہ نقصان ہے آٹا جب چھانا جائے اور اس کا بھسا بالکل نکل جائے تو وہ ثقیل اور دیر ہضم ہو جاتا ہے اور پیٹ میں سدہ اور قبض پیدا کرتا ہے آخر یہ چھاننے والے صاحب اتنا غور نہیں کرتے کہ پروردگار عالم نے جو حکیم الحکماء ہے گیہوں میں بھسا بیکار نہیں پیدا کیا پس بہتر یہی ہے کہ بے چھنا ہوا آٹا کھائے اور اگر چھانے بھی تو تھوڑا موٹا بھسا نکال ڈالے لیکن میدہ کھانا بالکل خوفناک اور باعث امراض شدیدہ ہے۔

۳۳۳۶: حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ حُمَیْدِ بْنِ کَاسِبٍ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ عُمَرُو بْنُ الْحَارِثِ اَخْبَرَنِیْ بَکْرُ بْنُ سَوَادَةَ اَنَّ حَنَشَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَهٗ عَنْ اُمِّ اَیْمَنَ اَنَّهَا

۳۳۳۶: حضرت اُم ایمنؓ سے روایت ہے انہوں نے آٹا چھانا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے روٹی تیار کی آپؐ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ وہ بولیں یہ ہمارے ملک کا کھانا ہے تو میں نے

Marfat.com

غَرْبَلَتْ دَقِيْقًا فَصَنَعَتْهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ رَغِيْفًا فَقَالَ (مَا هٰذَا؟) قَالَتْ طَعَامٌ نَصْنَعُهُ بِاَرْضِنَا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اَصْنَعَ مِنْهُ لَكَ رَغِيْفًا فَقَالَ (رُدِّيْهِ فِيْهِ ثُمَّ اعْجِنِيْهِ۔)

چاہا کہ آپؐ کے لئے اس کی روٹی پکاؤں۔ آپؐ نے فرمایا پھر اسے اسی میں ڈال دے پھر اس کو گوندھ (اس کی سند حسن ہے)

۳۳۳۷: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ، اَبُوْ الْجَمَاهِرِ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ بَشِيْرٍ ثَنَا قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا رَاَى رَسُوْلُ اللّٰهِ رَغِيْفًا مُحَوَّرًا بِوَاحِدٍ مِنْ عَيْنَيْهِ حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ۔

۳۳۳۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میدہ کی روٹی ایک آنکھ سے بھی نہیں دیکھی یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی۔

تشریح ❁ بخاری کی روایت میں ہے کہ آپؐ نے باریک روٹی نہیں دیکھی یعنی پتلے مانڈے یا چپاتی کیونکہ یہ روٹی موٹے آٹے کی نہیں پک سکتی بلکہ اکثر میدے کی پکاتے ہیں اور ہمارے نزدیک یہ واہیات روٹی ہے عمدہ روٹی وہی ہے کہ آٹے کی ہو جس میں بھسا ملا ہوا ہو اور اگر خمیری ہو تو زیادہ سریع الہضم ہے ورنہ فطیری سہی۔

۴۵: بَابُ الرُّقَاقِ

باب: باریک چپاتیوں کا بیان

۳۳۳۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَيْرَ عِيْسٰى بْنُ مُحَمَّدٍ النَّحَّاسُ الرَّمْلِيُّ ثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنِ ابْنِ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ زَارَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَوْمَهُ يَعْنِيْ قَرْيَةً (اَظُنُّهُ قَالَ اُبَيْنَا) فَاَتَوْهُ بِرُقَاقٍ مِنْ رُقَاقِ الْاَوَلِ فَبَكٰى وَ قَالَ مَا رَاَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هٰذَا بِعَيْنِهِ قَطُّ۔

۳۳۳۸: عطا سے روایت ہے ابو ہریرہؓ نے اپنی قوم کی زیارت کی یعنی ابیناء میں گئے (جو ایک قریہ ہے) لوگ اُن کے پاس باریک چپاتیاں لے کر آئے پہلی بار کی پکی ہوئی (وہ اور زیادہ باریک ہوتی ہے) یہ دیکھ کر ابو ہریرہؓ رو دیئے اور کہنے لگے آنحضرت ﷺ نے اپنی آنکھ سے یہ روٹیاں نہیں دیکھیں۔

تشریح ❁ بلکہ ہمیشہ موٹی روٹی وہ بھی اکثر جو کی کھایا کرتے اور بے چھنے آٹے کی وہ بھی روز پیٹ بھر کر نہ ملتی تھی ایک دن کھایا تو ایک دن فاقہ سبحان اللہ ہمارے پیغمبر کا تو یہ حال تھا اور ہم روز کیسے کیسے عمدہ کھانے خوش ذائقہ اور نئی ترکیب کے جن کو اگلے لوگوں نے نہ دیکھا تھا نہ سنا تھا کھاتے ہیں اور وہ بھی ناکوں ناک پیٹ بھر کر وہ بھی اسی طرح سے کہ حلال اور حرام کا کچھ خیال نہیں مشتبہ کا تو کیا ذکر ہے اور اس مال پر ہم آرزو کرتے ہیں کہ ہماری عبادت میں اگلے بزرگوں کی طرح کیوں نور نہیں ہوتا اور ہم سے کیونکر کرامات صادر نہیں ہوتیں۔ اف کس برتے پر تتا پانی۔

۳۳۳۹: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَ اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ثَنَا هَمَّامٌ ثَنَا قَتَادَةُ قَالَ كُنَّا نَاْتِيْ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ (قَالَ اِسْحٰقُ وَ خَبَّازُهُ قَائِمٌ وَ قَالَ الدَّارِمِيُّ وَ خِوَانُهُ مَوْضُوْعٌ) فَقَالَ يَوْمًا كُلُوْا فَمَا اَعْلَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى

۳۳۳۹: قتادہ سے روایت ہے ہم انس بن مالکؓ کے پاس آتے تھے۔ اسحاق بن منصور نے اپنی روایت میں کہا ان کا نان بائی کھڑا ہوتا ہے اور دارمی نے کہا (یعنی احمد بن سنان نے اس حدیث کو ابن ماجہ نے ان دونوں سے روایت کیا ہے) ان کا خوان رکھا ہوتا ایک دن انس نے کہا کھاؤ اور میں نہیں جانتا کہ آنحضرت ﷺ نے کبھی باریک چپاتی کو اپنی آنکھ سے دیکھا ہو

Marfat.com

رَغِيْفًا مُرَقَّقًا بِعَيْنِهٖ حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ وَ لَا شَاةً سَمِيْطًا قَطُّ۔

یہاں تک کہ آپ ﷺ اللہ سے مل گئے اور نہ کبھی آپ ﷺ نے بکری دیکھی جو کھال سمیت بھونی جاتی ہے۔

۴۶:بَابُ الْفَالُوْذَجِ

باب: فالودے کا بیان

۳۳۴۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ابْنُ الضَّحَّاكِ السَّلَمِيُّ اَبُو الْحَارِثِ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عَيَّاشٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ يَحْيٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ! اَوَّلُ مَا سَمِعْنَا بِالْفَالُوْذَجِ اَنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ اِنَّ اُمَّتَكَ تُفْتَحُ عَلَيْهِمُ الْاَرْضَ فَيُفَاضُ عَلَيْهِمْ مِنَ الدُّنْيَا حَتّٰى اِنَّهُمْ لَيَاكُلُوْنَ مِنَ الْفَالُوْذَجِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ (وَ مَا الْفَالُوْذَجُ؟) قَالَ يَخْلِطُوْنَ السَّمْنَ وَالْعَسَلَ جَمِيْعًا فَشَهَقَ النَّبِيُّ ﷺ لِذَالِكَ شَهْقَةً۔

۳۳۴۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ پہلے جو ہم نے فالودہ کا نام سنا وہ اس طرح سے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ملکوں کو فتح کر لے گی اور دنیا کا بہت مال ان کو ملے گا یہاں تک کہ وہ فالودہ کھائیں گے۔ تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فالودہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا گھی اور شہد ملا دیں گے۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رونے کی سی آواز نکالی۔

تشریح ✿ مجھے تو یہ حدیث موضوع معلوم ہوتی ہے فالودہ گھی اور شہد سے نہیں بنتا بلکہ نشاستہ سے بنتا ہے اور فالودہ کھانا کوئی دلیل دنیا کی زیادتی کی نہیں ہے۔ غریب آدمی بھی فالودہ کھاتے ہیں شوکانی نے کہا اس حدیث کو ابی الدنیا نے ابن عباسؓ سے نکالا اور عبدالوہاب بن ضحاک سلمی جو شیخ ہے ابن ماجہ کا متروک ہے اور ابو حاتم نے کہا وہ جھوٹا ہے اور اس کے سوا اسماعیل بن عیاش بھی ضعیف ہے بہر حال اس حدیث کی کوئی اصل نہیں ہے اس کو ابن جوزی نے موضوع کہا ہے عبدالوہاب کو امام حاکم اور ابو داود نے وضاع الحدیث لکھا ہے۔

۴۷:بَابُ الْخُبْزِ الْمُلَبَّقِ بِالسَّمَنِ

باب: گھی میں چپڑی روٹی

۳۳۴۱: حَدَّثَنَا هَدِبَّةُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى السِّيْنَانِيُّ ثَنَا الْحُسَيْنُ ابْنُ وَاقِدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ (وَدِدْتُ لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا خُبْزَةً بَيْضَاءَ مِنْ بُرَّةٍ سَمْرَاءَ مُلَبَّقَةٍ بِسَمْنٍ نَاكُلُهَا) قَالَ ، فَسَمِعَ بِذَالِكَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَاتَّخَذَهٗ فَجَاءَ بِهٖ اِلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (فِيْ اَيِّ شَيْءٍ كَانَ هٰذَا السَّمْنُ) قَالَ فِيْ عُكَّةِ ضَبٍّ قَالَ فَاَبٰى اَنْ يَاْكُلَهٗ۔

۳۳۴۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن فرمایا: میں چاہتا ہوں کاش میرے پاس ایک سفید روٹی ہوتی بنسی گیہوں کی اور گھی میں چپڑی ہوئی ہم اس کو کھاتے یہ بات ایک انصاری مرد نے سنی اور وہ ایسی ہی روٹی بنا کر لایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کاہے میں تھا' اس نے کہا گوہ کی کھال کی ایک کپی میں۔ آپ نے اس کے کھانے سے انکار کیا۔

Marfat.com

تشریح ❁ اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ ﷺ کو گوہ سے نفرت تھی اگر چہ وہ حلال ہے جیسے اوپر گزرا۔ پس آپؐ نے اس میں رکھا ہوا گھی بھی کھانا گوارا نہ کیا اور ابوداؤد نے اس حدیث کی صحت کا انکار کیا اور واقعی یہ صحیح ہے کہ آپ ﷺ کی عادت شریف کے خلاف یہ حدیث مروی ہوئی ہے آپؐ نے کھانے پینے کی چیزوں کی کبھی آرزو نہیں کی جو مل گیا وہ کھالیا۔

۳۳۴۲: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ صَنَعَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزَةً وَضَعَتْ فِيْهَا شَيْئًا مِنْ سَمَنٍ ثُمَّ قَالَتِ اذْهَبْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادْعُهُ قَالَ فَاَتَيْتُهُ فَقُلْتُ اُمِّىْ تَدْعُوْكَ قَالَ فَقَامَ وَ قَالَ لِمَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنَ النَّاسِ (قُوْمُوْا) قَالَ فَسَبَقْتُهُمْ اِلَيْهَا فَاَخْبَرْتُهَا فَجَاءَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ(هَاتِىْ مَا صَنَعْتِ) فَقَالَتْ اِنَّمَا صَنَعْتُهُ لَكَ وَحْدَكَ فَقَالَ(هَاتِيْهِ) فَقَالَ(يَا اَنَسُ! اَدْخِلْ عَلَى عَشْرَةً عَشْرَةً قَالَ فَمَا دِلْتُ اُدْخِلُ عَلَيْهِ عَشَرَةً عَشَرَةً فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا وَ كَانُوْا ثَمَانِيْنَ۔

۳۳۴۲: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے ام سلیمؓ نے آنحضرت ﷺ کے لئے روٹی بنائی اور اس میں کچھ گھی بھی ڈالا پھر مجھ سے کہا تو حضرتؐ کے پاس جا اور آپ کو بلا لا۔ میں گیا اور میں نے عرض کیا کہ میری ماں آپ ﷺ کو بلاتی ہیں یہ سن کر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور جتنے لوگ آپ ﷺ کے پاس تھے سب سے آپؐ نے فرمایا: چلو انسؓ نے کہا (میں یہ حال دیکھ کر کہ آپؐ جب لوگوں کو بلائے لاتے ہیں اور کھانا صرف آپؐ کے لائق ہے تھوڑا سا) میں اُن لوگوں سے آگے اپنی ماں کے پاس آیا اور کہہ دیا اُن سے اتنے میں آنحضرت ﷺ آن پہنچے آپؐ نے فرمایا: (اُم سلیمؓ سے) لا تو کیا بنایا ہے؟ وہ بولیں میں نے تو صرف آپ ﷺ اکیلے کے لئے بنایا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: لا تو سہی پھر آپؐ نے فرمایا اے انسؓ ان لوگوں میں سے (جو سب آپ ﷺ کے ساتھ تھے اور باہر کھڑے تھے صرف آنحضرت ﷺ گھر کے اندر ام سلیم کے پاس گئے تھے) دس دس آدمیوں کو اندر لے کر آئے۔ انس نے کہا میں برابر دس آدمی آپؐ کے پاس لاتا گیا اور ان سب نے کھایا یہاں تک کہ سب سیر ہو گئے اور وہ کل آدمی اسّی تھے۔

تشریح ❁ سبحان اللہ کھانا ایک آدمی کا اور اسّی آدمیوں کو کافی ہو گیا اس حدیث میں ایک بڑا معجزہ آپ ﷺ مذکور ہے اور اس قسم کے کئی بار اور کئی موقعوں پر آپ ﷺ سے معجزے صادر ہوئے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بھی ایسا ہی معجزہ انجیل شریف میں مذکور ہے اور یہ کچھ عقل کے خلاف نہیں ہے ایک تھوڑی چیز کا بہت ہو جانا ممکن ہے بلکہ اللہ جل جلالہ کی قدرتوں کے سامنے نہایت سہل ہے وہ اگر چاہے تو دم بھر میں رتی کو پہاڑ کے برابر کر دے اور پہاڑ کو رتی برابر اور جن لوگوں کی عقل میں فتور ہے وہ ایسی باتوں میں شبہ کرتے ہیں ان کو اب تک ممکن اور محال کی تمیز نہیں ہے اور جو امور ممکن ہیں ان کو وہ نادانی سے محال سمجھتے ہیں اور خدا کی قدرت کا انکار کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے شر سے ہر مسلمان کو بچائے۔

۴۸: بَابُ خُبْزِ الْبُرِّ

باب: گیہوں کی روٹی کا بیان

۳۳۴۳: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ كَيْسَانَ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ مَا

۳۳۴۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تین دن پے در پے گیہوں کی روٹی سے سیر نہیں

Marfat.com

شَبِعَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ تِبَاعًا مِنْ خُبْزِ الْحِنْطَةِ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ۔

ہوئے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اٹھالیا۔

تشریح ❁ یعنی برابر تین دن تک کبھی گیہوں کی روٹی آپ ﷺ کو نہیں ملی اس طرح کہ پیٹ بھر کر کھائے ہوں ہر روز بلکہ کبھی ایک دن گیہوں کی روٹی کھائی تو دوسرے دن جو کی ملی اور کبھی پیٹ بھر کر نہیں ملی۔ غرض ساری عمر تکلیف وفقر و فاقہ ہی میں کٹی سبحان اللہ شہنشاہی میں فقیری یہی ہے۔

۳۳۴۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا مُعَاوِيَةُ ابْنُ عَمْرٍو ثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ مُنْذُ قَدِمُوْا الْمَدِيْنَةَ ثَلَاثَ لَيَالٍ تِبَاعًا مِنْ خُبْزِ بُرٍّ حَتّٰى تُوُفِّيَ ﷺ۔

۳۳۴۴: اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آل جب سے آپ ﷺ مدینہ میں آئے تین راتیں پے در پے گیہوں کی روٹی سے سیر نہیں ہوئے یہاں تک کہ آپ ﷺ نے انتقال فرمایا۔

۴۹: بَابُ خُبْزِ الشَّعِيْرِ

باب: جَو کی روٹی کا بیان

۳۳۴۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا فِيْ بَيْتِيْ مِنْ شَيْءٍ يَاْكُلُهُ ذُوْ كَبِدٍ اِلَّا شَطْرُ شَعِيْرٍ فِيْ رَفٍّ لِيْ فَاَكَلْتُ مِنْهُ حَتّٰى طَالَ عَلَيَّ فَكِلْتُهُ فَفَنِيَ۔

۳۳۴۵: اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات فرمائی اور میرے گھر میں کچھ نہ تھا آدمی کے کھانے کے موافق مگر تھوڑے سے جَو تھے جو میری الماری میں تھے۔ میں انہی کو کھاتی رہی یہاں تک کہ بہت دنوں تک چلتے رہے آخر میں نے ان کو پایا تب وہ ختم ہو گئے۔

تشریح ❁ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت تھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آپ ﷺ کی خاص بی بی کو ان تھوڑے سے جو میں ایسی برکت دے دی اگر اُن کو نہ ماپتیں اور خدا تعالیٰ کے بھروسے پر اُن میں سے کھاتی رہتیں تو شاید ساری عمر کافی ہوتے اور کسی کی محتاج نہ ہوتیں مگر نفس بے صبر ہے انہوں نے ماپا تو وہ برکت موقوف ہو گئی دوسری حدیث میں جو آیا ہے اپنا کھانا ماپو اس میں برکت ہوگی تو مراد اس سے یہ ہے کہ بیچتے اور خریدتے وقت ماپ لیا کرو بس وہ اس حدیث کے خلاف نہ ہوگی۔

۳۳۴۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ سَمِعْتُ عَبْدَا لرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيْدَ يُحَدِّثُ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ حَتّٰى قُبِضَ۔

۳۳۴۶: اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ کی آل (یعنی آپؐ کے کنبے والے اور گھر والے جس میں بیبیاں بھی داخل ہیں) جو کی روٹی سے سیر نہیں ہوئے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی وفات ہوئی (سیر ہونے سے مراد یہ ہے کہ ہمیشہ جو کی روٹی بھی پیٹ بھر کر نہیں ملی)۔

۳۳۴۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ ثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ هِلَالِ ابْنِ خَبَّابٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَبِيْتُ اللَّيَالِيَ

۳۳۴۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پے در پے کئی راتوں تک فاقہ سے رہتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کو

Marfat.com

الْمُتَتَابِعَةَ طَاوِيًا وَ اَهْلُهُ لَا يَجِدُوْنَ الْعَشَاءَ وَ كَانَ عَامَّةَ خُبْزِهِمْ خُبْزُ الشَّعِيْرِ۔

رات کا کھانا نہیں ملتا اور اکثر اُن لوگوں کی روٹی جو کی ہوتی۔

تشریح ❁ سبحان اللہ اس غذا پر آپ ﷺ کی قوت اور طاقت ایسی تھی کہ بڑے بڑے پہلوان عمدہ کھانے والے ویسی طاقت نہیں رکھتے۔

۳۳۴۸: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدِ ابْنِ كَثِيْرِ بْنِ دِيْنَارِ الْحِمْصِيُّ (وَ كَانَ يُعَدُّ مِنَ الْاَبْدَالِ) ثَنَا بَقِيَّةُ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ نُوْحِ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَبِسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الصُّوْفَ ، وَاحْتَذَى الْمَخْصُوْفَ۔

وَ قَالَ اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَشِعًا وَ لَبِسَ خَشِنًا۔

۳۳۴۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صوف پہنتے (یعنی بالوں کا کپڑا) اور عام جوتا پہنتے اور آپ ﷺ نے بدمزہ کھانا کھایا اور موٹا لباس پہنا، حسن سے پوچھا گیا بدمزہ سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے کہا موٹی جو کی روٹی آپ ﷺ اس کو گلے سے اُتار نہیں سکتے تھے مگر ایک گھونٹ پانی سے۔

۵۰: بَابُ الْاِقْتِصَادِ فِى الْاَكْلِ وَ كَرَاهَةِ الشِّبْعِ

باب: میانہ روی کھانے میں اور پیٹ بھرنے کی کراہت

تشریح ❁ کھانے میں اقتصاد یعنی میانہ روی یہ ہے کہ آدمی اتنا کھانا کھائے کہ طبیعت سست نہ ہو اور قوت اور طاقت عبادت کی اور ادائے فرض کی قائم رہے اور اس کا اندازہ مختلف ہے ہر شخص اپنے مزاج کے لحاظ سے اس کا اندازہ کرے اہل اللہ ثلث شکم سے زیادہ نہیں کھاتے یعنی اگر تین پاؤ کی بھوک ہو تو ایک پاؤ پر اکتفا کرتے ہیں اور ہمارے زمانہ میں یہ بھی غنیمت ہے کہ کوئی نصف شکم پر قناعت کرے یا ایک ثلث خالی رکھے اب تو لوگ ناکوں ناک بھر لیتے ہیں کہ سانس لینے کی جگہ نہیں رہتی لاحول ولاقوۃ۔

۳۳۴۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْحِمْصِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَتْنِىْ اُمِّىْ عَنْ اُمِّهَا اَنَّهَا سَمِعَتْ الْمِقْدَامَ بْنَ مَعْدِيْكَرِبَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ (مَا مَلَّا آدَمِيٌّ وِعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنٍ حَسْبُ الْاٰدَمِيِّ لُقَيْمَاتٌ يُقِمْنَ صُلْبَهٗ فَاِنْ غَلَبَتِ الْاٰدَمِيَّ نَفْسُهٗ فَثُلُثٌ لِلطَّعَامِ وَ ثُلُثٌ لِلشَّرَابِ وَ ثُلُثٌ لِلنَّفْسِ۔)

۳۳۴۹: حضرت مقدام بن معدیکربؓ سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے آدمی کا کسی برتن کو بھرنا اتنا برا نہیں ہے کہ جتنا پیٹ کو بھرنا کافی نہیں آدمی کو چند لقمے جو سیدھا رکھیں اس کی پیٹھ کو (یعنی ناطاقتی کی وجہ سے کمر جھک جائے) پھر اگر آدمی پر اس کا نفس غالب ہو (اور چند لقموں پر اکتفا نہ کر سکے) تو ایک تہائی پیٹ کی کھانے کیلئے رکھے اور ایک تہائی پینے کے لئے اور ایک تہائی سانس کیلئے۔

تشریح ❁ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جو لوگ متابعت نفس سے پاک ہیں وہ تہائی پیٹ سے بھی کم کھاتے ہیں اور تہائی سے زیادہ کھانا زہد اور ریاضت کے خلاف ہے۔

۳۳۵۰: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ ابْنُ

۳۳۵۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک

Marfat.com

عَبْدِ اللّٰهِ اَبُوْ يَحْيٰى عَنْ يَحْيَى الْبَكَّاءِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَجَشَّأَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ (كُفَّ جُشَاءَ كَ عَنَّا فَاِنَّ اَطْوَلَكُمْ جُوْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَكْثَرُكُمْ شِبَعًا فِيْ دَارِ الدُّنْيَا).

شخص نے ڈکار لی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس۔ آپ ﷺ نے فرمایا: روک اپنے ڈکار کو کیونکہ قیامت کے دن زیادہ بھوکے وہ لوگ ہوں گے جو تم میں سے زیادہ سیر ہو کر کھاتے ہیں دنیا میں۔

تشریح ❁ جو آدمی کھاتا ہے اس کو اگر کھانا نہ ملے تو اس کو بڑی تکلیف ہوتی ہے بہ نسبت اس کے جو کم کھاتا ہے جو بھوک پر صبر کر سکتا ہے قیامت کا دن بہت لمبا ہوگا اور دن بھر کھانا نہ ملنے سے بہت کھانے والے بہت پریشان ہوں گے۔ بعضوں نے کہا جو لوگ بہت کھاتے ہیں اُن کی عمدہ خواہش یہی ہوتی ہے کہ کھانا اور پینا اور موت سے یہ خواہشیں بند کی جاتی ہیں تو ان کو بہت ناگوار ہوگا اور جو لوگ کم کھاتے ہیں ان کی خواہش کھانے کی طرف نہیں ہوتی بلکہ بقائے حیات اور ادائے عبادت کے لئے رفع ضرورت اور بھوک کی روک کر لیتے ہیں' ان کی خواہش عبادت اور تصفیہ قلب کی ہوتی ہے اور وہ موت کے بعد قائم رہے گی پس وہ راحت اور عیش میں رہیں گے۔

۳۳۵۱: حَدَّثَنَا دَاوٗدُ بْنُ سُلَيْمَان الْعَسْكَرِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ الثَّقَفِيُّ عَنْ مُوْسَى الْجُهَنِّيْ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ عَامِرِ الْجُهَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَلْمَانَ وَ اُكْرِهَ عَلٰى طُعَامٍ يَاكُلُهٗ فَقَالَ حَسْبِيْ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ (اِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ شِبَعًا فِي الدُّنْيَا اَطْوَلُهُمْ جُوْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ).

۳۳۵۱: حضرت عطیہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سلمان سے سنا وہ زبردستی کئے گئے کھانا کھانے پر۔ انہوں نے کہا مجھے کافی ہے میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو لوگ دنیا میں زیادہ سیر رہتے ہیں وہی زیادہ بھوکے رہیں گے قیامت کے دن۔

۵۱: بَابُ مِنَ الْاَسْرَافِ اَنْ تَاْكُلَ كُلَّ مَا اشْتَهَيْتَ

باب: یہ امر کہ جس چیز کی نفس رغبت کرے اس کو کھائے اسراف میں داخل ہے

تشریح ❁ اگرچہ وہ اسراف نہیں ہے جو شریعت کی رو سے حرام ہے پر اہل اللہ اور صوفیہ کے نزدیک یہ بھی اسراف ہے کہ ہمیشہ نفس کی خواہش پر عمل کرنا اور جس چیز کو جی چاہے فوراً کھا لینا اور اکثر اس سے ضرر بھی پیدا ہوتا ہے بزرگ لوگوں نے برسوں نفس کو مارا ہے اور جس کھانے یا میوے کی نفس نے خواہش کی اس کو ایک مدت تک اس سے محروم رکھا تا کہ نفس ٹوٹ جائے اور صبر کی صفت مستحکم ہو اور نفس عقل کی طاعت کرنے لگے ساری حکمت اخلاق اس آیت میں ہے قد افلح من زکھا چھٹکارا پایا اس شخص نے جس نے نفس کو پاک کیا یعنی نفس کو عقل سلیم اور شرح مستقیم کے تابع کر دیا اور نفس میں دو قوتیں ہیں ایک بہیمیہ یعنی اکل و شرب اور عمدہ غذا کی خواہش دوسرے سبعیہ یعنی غضب اور انتقام کی خواہش ان قوتوں کو مار ڈالنا اور عقل اور شرع کے موافق ان میں چلنا پس یہی تزکیہ نفس اور تحسین اخلاق ہے جب یہ دونوں قوتیں عقل کی محکوم ہو جائیں اس وقت عقل کو زور دینا اور اکات اور علوم اور زہد اور عبادت اور استغراق فی اللہ اور ترک ماسوی اللہ سے پس یہی تصوف اور درویشی ہے۔

۳۳۵۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ سُوَيْدُ ابْنُ سَعِيْدٍ وَ يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ كَثِيْرِ بْنِ دِيْنَارٍ

۳۳۵۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسراف سے ہے کہ تو جس چیز کو

Marfat.com

الْحِمْصِيُّ قَالُوْا : ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ نُوْحِ ابْنِ ذَكْوَانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (اِنَّ مِنَ السَّرَفِ اَنْ تَاكُلَ كُلَّ مَا اشْتَهَيْتَ).

چاہے اسے کھائے (دمیری نے کہا یہ حدیث منکر ہے۔ زوائد میں ہے اس کی سند ضعیف ہے)۔

۵۲:بَابُ النَّهْيِ عَنْ اِلْقَاءِ الطَّعَامِ

باب: کھانا پھینکنے سے ممانعت

۳۳۵۳: حَدَّثَنَا اِبْرٰهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ الْفِرْيَابِيُّ ثَنَا وَ سَاجُ بْنُ عُقْبَةَ بْنِ وَسَاجٍ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ الْمُوْقَرِيُّ ثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ الْبَيْتَ فَرَاٰى كِسْرَةً مُلْقَاةً فَاَخَذَهَا فَمَسَحَهَا ثُمَّ اَكَلَهَا وَ قَالَ (يَا عَائِشَةُ! اَكْرِمِيْ كَرِيْمًا فَاِنَّهَا مَانَفَرَتْ عَنْ قَوْمٍ قَطُّ فَعَادَتْ اِلَيْهِمْ۔

۳۳۵۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف لائے تو ایک روٹی کا ٹکڑا پڑا دیکھا۔ آپؐ نے اس کو اٹھایا اور پونچھا پھر اس کو کھالیا اور فرمایا اے عائشہؓ عزت کو عزت والے کی (یعنی اللہ کے رزق کی) کیونکہ اللہ کا رزق جب کسی قوم سے پھر گیا تو پھر اُن کی طرف نہیں آتا (سندھی نے کہا دمیری نے اشارہ کیا ہے کہ اس کی سند کا ایک راوی ولید بن محمد حدیث وضع کرنے میں متہم ہے۔)

تشریح ❁ بلکہ وہ ہمیشہ مفلس اور محتاج ہی رہتے ہیں دوسری روایت میں ہے روٹی کی عزت کرو اور اس کی عزت یہ ہے کہ جب روٹی دسترخوان پر رکھی جائے تو اس کا کھانا شروع کر دے اور سالن کا منتظر نہ رہے۔

۵۳: بَابُ التَّعَوُّذِ مِنَ الْجُوْعِ

باب: بھوک سے پناہ مانگنا

۳۳۵۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ثَنَا هُرَيْمٌ عَنْ لَيْثٍ عَنْ كَعْبٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهٗ بِئْسَ الضَّجِيْعُ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ).

۳۳۵۴: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں بھوک سے وہ بری ساتھی ہے (انسان کی) اور پناہ مانگتا ہوں تیری خیانت (مخفی چوری) سے وہ بری اندرونی صفت ہے (یا براستر ہے (بطانۃ کہتے ہیں اندر کے کپڑے کو اور ظہارہ اوپر کے کپڑے کو یعنی ابری کو)

۵۴:بَابُ تَرْكِ الْعَشَاءِ

باب: رات کا کھانا چھوڑ دینا کیسا ہے

تشریح ❁ اس کے اسناد میں سب ثقہ ہیں سوا ابراہیم بن عبدالسلام کے وہ ضعیف ہے اور ترمذی نے اس کو انس سے نکالا اور کہا وہ منکر ہے ہم نہیں پہچانتے اس کو مگر اسی طریق سے اور عنبسہ ضعیف ہے اور عبدالملک مجہول ہے اس کے اسناد میں اور ابن جوزی اور شوکانی نے اس حدیث کو موضوعات میں ذکر کیا لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ دن کو دوپہر کے وقت ایک ہی بار کھاتے ہیں اور رات کا کھانا یعنی عشاء بالکل نہیں کھاتے اس سے آدمی جلد بوڑھا ہو جاتا ہے تھوڑا سا کھانا رات کو کھالینا قوت قائم رکھتا ہے۔

۳۳۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقِّيُّ ثَنَا اِبْرٰهِيْمُ

۳۳۵۵: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

Marfat.com

بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنُ بَابَاهُ الْمَخْزُوْمِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَيْمُوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ ﷺ (لَا تَدَعُوْا الْعِشَاءَ وَلَوْ بِكَفٍّ مِنْ تَمْرٍ فَإِنَّ تَرْكَهُ يُهْرِمُ۔)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عشا کو (یعنی رات کے کھانے کو مت چھوڑو اگرچہ ایک مٹھی کھجور ہی کی سہی (یعنی تھوڑا ہی سہی) اس لئے کہ اس کا چھوڑ دینا آدمی کو بوڑھا کر دیتا ہے۔

۵۵:بَابُ الضِّيَافَةِ

باب: لوگوں کی دعوت کرنا

۳۳۵۶:حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ ثَنَا كَثِيْرُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (اَلْخَيْرُ اَسْرَعُ اِلَى الْبَيْتِ الَّذِىْ يُغْشٰى مِنَ الشَّفْرَةِ اِلٰى سَنَامِ الْبَعِيْرِ).

۳۳۵۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بھلائی اس گھر میں جلدی جائے گی جس میں مہمان آتے رہتے ہیں چھری سے جو اونٹ کی کوہان کی طرف جاتی ہے۔

تشریح ✿ اونٹ میں کوہان کا گوشت بہت لذیذ ہوتا ہے لوگ اسی کو جلدی سے کاٹ لیتے ہیں تو فرمایا کہ جس گھر میں مسافروں کی مہمانی ہوتی ہو اس میں خیر و برکت اس سے بھی جلد جائے گی جتنی جلد چھری کوہان کی طرف دوڑتی ہے اس کی سند میں جبارہ اور کثیر دو راوی ضعیف ہیں۔

۳۳۵۷:حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ ثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ نَهْشَلٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (اَلْخَيْرُ اَسْرَعُ اِلَى الْبَيْتِ الَّذِىْ يُؤْكَلُ فِيْهِ مِنَ الشَّفْرَةِ اِلٰى سَنَامِ الْبَعِيْرِ).

۳۳۵۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی ایسی ہی روایت ہے اس میں یوں ہے اس گھر کی طرف جس میں کھانا کھایا جاتا ہے (یعنی مہمان وہاں زیادہ آتے ہیں)۔

۳۳۵۸:حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ مَيْمُوْنٍ الرَّقِّيُّ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (اِنَّ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ يَخْرُجَ الرَّجُلُ مَعَ ضَيْفِهٖ اِلٰى بَابِ الدَّارِ).

۳۳۵۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سنت ہے آدمی کو اپنے مہمان کے ساتھ جانا دروازے تک۔

تشریح ✿ یعنی رخصت کے وقت بیہقی نے بھی شعب الایمان میں ابوہریرہؓ اور ابن عباسؓ سے ایسا ہی نکالا اور کہا اس کی اسناد میں ضعف ہے اور ابن حبان نے کہا ہے کہ اس کا راوی علی بن عروہ وضاع الحدیث ہے۔

۵۶: بَابُ اِذَا رَاَى الضَّيْفُ مُنْكَرًا رَجَعَ

باب: اگر مہمان دعوت کے لئے مکان میں کوئی بات خلافِ شرع دیکھے تو لوٹ آئے

۳۳۵۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ، ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ صَنَعْتُ طَعَامًا فَدَعَوْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

۳۳۵۹: جناب علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے کھانا تیار کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور گھر میں تصویریں دیکھیں تو لوٹ

Marfat.com

فَجَاءَ فَرَأَى فِي الْبَيْتِ تَصَاوِيرَ فَرَجَعَ۔ گئے۔

تشریح ❁ اکثر علماء کا یہی قول ہے کہ جس دعوت میں خلاف شرع باتیں ہوں جیسے ناچ رنگ وغیرہ یا شراب خواری یا مسکرات اس میں شریک ہونا ضروری نہیں اور جب وہاں جا کر یہ باتیں دیکھے تو لوٹ آئے اور کھانا نہ کھائے اور اگلے علماء نے کہا ہے کہ اگر اس بات کے دور کرنے پر قادر ہو تو اس کو دور کرے ورنہ لوٹ آئے اور ہدایہ میں ہے کہ اگر وہ شخص لوگوں کا پیشوا نہ ہو تو کچھ قباحت نہیں اگر بیٹھ کر کھانا کھالے اور اگر پیشوا ہو اور اس بات کو دور نہ کر سکے تو لوٹ آئے کیونکہ وہاں بیٹھنے میں دین کی توہین ہوگی اور دوسرے لوگوں کو گناہ کرنے کی جرأت پڑے گی یہ جب ہے کہ دعوت میں جانے سے پیشتر ان باتوں کی خبر نہ ہو اگر پہلے سے یہ معلوم ہو کہ وہاں خلاف شرع کی کوئی بات ہے تو دعوت قبول کرنا اس پر ضروری نہیں۔

۳۳۶۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَزَرِيُّ ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا حَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ جُمْحَانَ ثَنَا سَفِيْنَةُ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ رَجُلًا اَضَافَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فَصَنَعَ لَهٗ طَعَامًا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ لَوْ دَعَوْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَكَلَ مَعَنَا فَدَعَوْهُ فَجَاءَ فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى عِضَادَتَيِ الْبَابِ فَرَأَى قِرَامًا فِيْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ فَرَجَعَ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ لِعَلِيٍّ الْحَقْ فَقُلْ لَهٗ مَا رَجَعَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (اِنَّهٗ لَيْسَ لِيْ اَنْ اَدْخُلَ بَيْتًا مُزَوَّقًا).

۳۳۶۰: حضرت سفینہؓ سے روایت ہے ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ضیافت کی اور اُن کے لئے کھانا تیار کیا جناب فاطمہ زہرہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کاش ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی بلاتے۔ آپؐ ہمارے ساتھ کھاتے۔ خیر لوگوں نے آپ ﷺ کو بلایا آپؐ تشریف لائے۔ آپؐ نے اپنا ہاتھ دروازے کے دونوں چوکھٹوں پر رکھا ایک بار (نقشی) پردہ گھر کے کونے میں دیکھا آپؐ لوٹ گئے۔ حضرت فاطمہؓ نے فرمایا جناب علیؓ سے دوڑو آپؐ سے عرض کرو آپ کیوں لوٹے یا رسول اللہؐ (حضرت علیؓ گئے اور آپؐ سے عرض کیا) آپؐ نے فرمایا میری یہ شان نہیں کہ ایسے زرق برق آراستہ گھر میں جاؤں۔

تشریح ❁ بعضوں نے کہا مزوق کے معنی یہ ہیں سونا چڑھا ہوا یعنی جس گھر میں طلائی نقرئی کام ہو چھت یا دیواروں پر یا سنہری رو پہلی پردے پڑے ہوں مطلب یہ ہے کہ پیغمبر کے لائق اتنی بھی دنیا کی آراستگی نہیں ہے گو عوام کے لئے یہ امر منع نہ ہو عوام کو صرف حرام سے بچنا کافی ہے اور خواص مکروہ اور مباح سے بھی بچتے ہیں ایسا نہ ہو کہ حدود سے غفلت ہو جائے۔

۵۷: بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ السَّمْنِ وَاللَّحْمِ

باب: گوشت اور گھی ملا کر کھانا

۳۳۶۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَرْجَبِيُّ ثَنَا يُوْنُسُ ابْنُ اَبِيْ يَعْقُوْبَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ دَخَلَ عَلَيْهِ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَ هُوَ عَلٰى مَائِدَتِهٖ فَاَوْسَعَ لَهٗ عَنْ صَدْرِ الْمَجْلِسِ فَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهٖ فَلَقِمَ لُقْمَةً ثُمَّ ثَنّٰى بِاُخْرٰى ثُمَّ قَالَ اِنِّيْ لَاَجِدُ

۳۳۶۱: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے عمرؓ ان کے پاس گئے وہ اپنے دسترخوان پر تھے انہوں نے اپنے باپ کے لئے جگہ دی مجلس کے صدر میں باپ نے بسم اللہ کہی پھر ہاتھ مارا (کھانے پر) اور ایک لقمہ لیا پھر دوسرا لقمہ لیا پھر کہا میں چکنائی کا مزا پاتا ہوں اور وہ گوشت کی چکنائی نہیں ہے۔ عبداللہ نے عرض کیا اے امیر المؤمنین میں بازار میں گیا تھا موٹا گوشت خریدنے کو تو میں

Marfat.com

طَعَامَ دَسَمٍ مَا هُوَ بِدَسَمِ اللَّحْمِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِی اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ ا یَا اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِنِّیْ خَرَجْتَ اِلَی السُّوْقِ اَطْلَبُ السَّمِیْنَ لِاَشْتَرِیَهُ فَوَجَدْتُهٗ غَالِیًا فَاشْتَرَیْتُ بِدِرْهِمٍ مِنَ الْمَهْزُوْلِ وَ حَمَلْتُ عَلَیْهِ بِدِرْهَمٍ سَمْنًا فَارَدْتُ اَنْ یَتَرَدَّدَ عِیَالِیْ عَظْمًا عَظْمًا فَقَالَ عُمَرُ مَاجْتَمَعَا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ ، اِلَّا اَکَلَ اَحَدَهُمَا وَ تَصَدَّقَ بِالْاٰخَرِ ۔

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِی اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ خُذْ یَا اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ! (رَضِی اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ) فَلَنْ یَجْتَمِعَا عِنْدِیْ اِلَّا فَعَلْتُ ذٰلِكَ قَالَ مَا کُنْتُ لِاَفْعَلَ۔

نے اس کو مہنگا پایا پھر میں نے ایک درہم کا دبلا گوشت لیا اور ایک درہم کا گھی لے کر اس میں ڈال دیا میں نے یہ چاہا کہ میرے سب گھر والوں کو ایک ایک ہڈی تو آ جائے (اگر موٹا گوشت لیتا تو وہ مہنگا تھا ایک ایک ہڈی بھی حصہ میں نہ آتی کیونکہ ابن عمرؓ کے بال بچے بہت تھے) یہ سن کر حضرت عمرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تو جب گھی اور گوشت دونوں اکٹھا ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کو کھا لیا اور دوسرے کو صدقہ دیا۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اب تو کھا لیجئے اے امیر المؤمنین پھر جب گھی اور گوشت دونوں مجھ کو ملیں گے تو میں ایسا ہی کروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں کبھی کھانے والا نہیں۔

۵۸:بَابُ مَنْ طَبَخَ فَلْيُكْثِرْ مَاءَهٗ

باب: جب کوئی گوشت پکائے تو شوربہ بہت رکھے

۳۳۶۲:حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْخَزَّازُ عَنْ اَبِیْ عِمْرَانَ الْجَوْنِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (اِذَا عَمِلْتَ مَرَقَةً فَاَکْثِرْ مَاءَ هَا وَ اغْتَرِفْ لِجِیْرَانِكَ مِنْهَا).

۳۳۶۲: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تو سالن پکائے تو شوربا بہت رکھ اور اپنے ہمسایوں کو ایک ایک چمچہ دے۔

۵۹:بَابُ اَكْلِ الثُّوْمِ وَالْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ

باب: لہسن، پیاز اور گندنے کا بیان

۳۳۶۳:حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ عُلَیَّةَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ الْغَطَفَانِیِّ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ الْیَعْمُرِیِّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَامَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ خَطِیْبًا فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ تَاْکُلُوْنَ شَجَرَ تَیْنِ لَا اُرَاهُمَا اِلَّا

۳۳۶۳: معدان بن ابی طلحہ یعمری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن خطبہ پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور تعریف پھر فرمایا: اے لوگو! تم ان دو درختوں کو کھاتے ہو اور میں تو ان کو خبیث سمجھتا ہوں۔ ایک تو لہسن دوسرے پیاز اور میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کہ کسی شخص کے منہ سے ان کی بو

Marfat.com

خَبِيْثَتَيْنِ هٰذَا الثُّوْمُ وَ هٰذَا الْبَصَلُ وَ لَقَدْ كُنْتَ أَرَىٰ الرَّجُلَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْجَدُ رِيْحُهٗ مِنْهُ فَيُؤْخَذُ بِيَدِهٖ حَتّٰى يُخْرَجَ بِهٖ اِلَى الْبَقِيْعِ فَمَنْ كَانَ آكِلَهُمَا لَا بُدَّ فَلْيُمِتْهُمَا طَبْخًا۔

آتی تو اس کا ہاتھ پکڑ کے بقیع کو نکال دیتے اب اگر کوئی ان کو کھائے تو پکا کر ان کو مار ڈالے۔

تشریح ❁ یعنی کچا نہ کھائے چونکہ کچے میں بو ہوتی ہے اور پکانے سے بو کم ہو جاتی ہے ہر چند پیاز اور لہسن حرام نہیں ہے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو برا جانتے تھے اور نہیں کھاتے تھے اس وجہ سے کہ آپ ﷺ پر وحی آتی اور فرشتوں کو اس کی بو ناگوار ہوتی اور دوسرے لوگوں کے لئے بھی یہ حکم ہے کہ کچا نہ کھائیں اگر کچا کھائیں تو ان کو کھا کر مسجد میں نہ جائیں تا کہ دوسرے مسلمانوں کو تکلیف نہ ہو۔

۳۳۶۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اُمِّ اَيُّوْبَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ مَنَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فِيْهِ مِنْ بَعْضِ الْبَقُوْلِ فَلَمْ يَأْكُلْ وَ قَالَ : اِنِّىْ اَكْرَهُ اَنْ اُذِىَّ صَاحِبِىْ۔

۳۳۶۴: اُم ایوبؓ سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کھانا تیار کیا اس میں ان سبزیوں میں سے کچھ پڑا تھا (یعنی پیاز اور لہسن میں سے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو نہیں کھایا اور فرمایا میں برا جانتا ہوں اپنے ساتھی کو ایذا دینا۔

تشریح ❁ فتح الباری میں ہے کہ پیاز اور لہسن اور گندنا حلال ہیں لیکن جو کوئی ان کو کھائے اس کو مسجد میں جانا مکروہ ہے اور فقہاء نے مولی کو بھی ان کی مثل سمجھا ہے اور جس ترکاری میں بڑی بو ہو وہ بھی اس کی مثل ہے اور جمہور اسی کے قائل ہیں کہ کراہت تنزیہی ہے اور ظاہریہ اہلحدیث سے ان کی تحریم منقول ہے۔

۳۳۶۵: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَنْبَاَنَا اَبُوْ شُرَيْحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نِمْرَانَ الْجَحْرِيِّ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ نَفَرًا اَتَوُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ مِنْهُمْ رِيحَ الْكُرَّاثِ فَقَالَ (اَلَمْ اَكُنْ نَهَيْتُكُمْ عَنْ اَكْلِ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَاَذّٰى مِمَّا يَتَاَذّٰى مِنْهُ الْاِنْسَانُ۔)

۳۳۶۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کچھ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اُن سے گندنے کی بو آتی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تم کو منع نہیں کیا تھا اس درخت کے کھانے سے بے شک فرشتے ایذا پاتے ہیں ان چیزوں سے جن سے انسان ایذا پاتا ہے۔

۳۳۶۶: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِى ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ نَعِيْمٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ

۳۳۶۶: حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا: پیاز

Marfat.com

بْنِ نَهِيْكٍ، عَنْ دُخَيْنٍ الْحَجْرِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِاَصْحَابِهٖ (لَا تَأْكُلُوْا الْبَصَلَ ثُمَّ قَلَا كَلِمَةً خَفِيَّةً (الِّنِيءَ).

مت کھاؤ پھر آہستہ سے فرمایا کچی پیاز (اس کی سند میں عبداللہ بن لہیعہ ضعیف ہے)

٦٠:بَابُ اَكْلِ الْجُبْنِ وَالسَّمَنِ

باب: پنیر اور گھی کا بیان

٣٣٦٧: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُوْسٰى السُّدِّيُّ ثَنَا سَيْفُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّمَنِ وَالْجُبْنِ وَالْفِرَاءِ قَالَ (الْحَلَالُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ وَ مَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ مِمَّا عَفَا عَنْهُ).

٣٣٦٧: حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا گھی اور پنیر کو اور جنگلی گدھے کو (یعنی گورخر کو) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حلال وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حلال کیا اپنی کتاب میں اور حرام وہ ہے جس کو حرام کیا اللہ نے اپنی کتاب میں اور جس سے اللہ تعالیٰ نے سکوت فرمایا وہ معاف ہے۔

تشریح ❁ یعنی حلال ہے اس کے کھانے میں کچھ مواخذہ نہیں ہے کیونکہ حلال صدہا چیزیں ہیں ان سب کا بیان کرنا دشوار تھا اس لئے جو چیزیں حرام تھیں ان کو قرآن اور حدیث میں بیان کر دیا گیا اسی طرح وہ چیزیں جو حلال تھیں لیکن مشرکین جہالت سے ان کو حرام سمجھتے تھے۔

٦١:بَابُ اَكْلِ الثِّمَارِ

باب: میووں کا بیان

٣٣٦٨ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ كَثِيْرِ بْنِ دِيْنَارٍ الْحِمْصِيُّ ثَنَا اَبِيْ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ عِرْقٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنَبٌ مِنَ الطَّائِفِ فَدَعَانِيْ فَقَالَ (خُذْ هٰذَا الْعُنْقُوْدِ اِيَّاهَا فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ لَيَالٍ قَالَ لِيْ (مَا فَعَلَ الْعُنْقُوْدُ هَلْ اَبْلَغْتَهٗ اُمَّكَ) قُلْتُ لَا قَالَ فَسَمَّانِيْ غُدَرَ۔

٣٣٦٨: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے طائف کے انگور تحفہ آئے۔ آپ ﷺ نے مجھ کو بلایا اور فرمایا: یہ خوشہ لے لے اور اپنی ماں کو دے میں نے اس کو کھا لیا ماں کو دینے سے پہلے پھر کئی راتوں کے بعد آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا وہ خوشہ کیا ہوا تو نے اپنی ماں کو پہنچا دیا۔ میں نے کہا نہیں آپ ﷺ نے میرا نام دغاباز رکھا (مزاح اور محبت سے)۔

٣٣٦٩: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ الطَّلْحِيُّ ثَنَا نُقَيْبُ بْنُ حَاجِبٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ الزُّبَيْرِيِّ عَنْ طَلْحَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ بِيَدِهٖ سَفَرْجَلَةٌ فَقَالَ (دُوْنَكَهَا يَا طَلْحَةُ فَاِنَّهَا تُجِمُّ الْفُؤَادَ).

٣٣٦٩: حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں بہی تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے طلحہ اس کو لے یہ دل کو راحت دیتی ہے۔

Marfat.com

تشریح ❁ بہی اور سیب دونوں مقوی دل اور رافع خفقان ہیں اور گرم مزاج کے لئے مفید ہیں اس کی سند کا ایک راوی عبدالملک زبیری مجہول ہے۔

۶۲: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْاَكْلِ مُنْبَطِحًا

۳۳۷۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا كَثِيْرُ ابْنُ هِشَامٍ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَاْكُلَ الرَّجُلُ وَ هُوَ مُنْبَطِحٌ عَلٰى وَجْهِهٖ۔

باب: اوندھے ہوکر کھانا منع ہے

۳۳۷۰: حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کہ آدمی اوندھے منہ ہوکر کھائے۔

تشریح ❁ اوندھے ہوکر سونا بھی منع ہے کیونکہ یہ مشابہت ہے دوزخیوں کی۔ وہ اندھے مُنہ جہنم میں گھسیٹ کر ڈالے جائیں گے جیسے کہ قرآن میں بھی آیا ہے۔

Marfat.com

كِتَابُ الْاَشْرِبَةِ

شرابوں کے بیان میں

۱ : بَابُ الْخَمْرُ مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ

۳۳۷۱: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنِ اِبْرٰهِيْمُ بْنُ سَعِيْدِ الْجَوْهَرِيُّ ثَنا عَبْدُ الْوَهَّابِ جَمِيْعًا عَنْ رَاشِدٍ اَبِيْ مُحَمَّدٍ الْحِمَّانِيَّ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَآءِ عَنْ اَبِي الدَّرْدَءِ قَالَ اَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ ﷺ " لَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ فَاِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ۔

باب: شراب ہر برائی کی کنجی ہے

۳۳۷۱: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مجھ کو وصیت کی میرے جانی محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شراب مت پی وہ کل برائیوں کی کنجی ہے۔

تشریح ❁ آدمی ہر ایک برائی سے عقل کی وجہ سے بچتا ہے جب عقل ہوتی ہے تو خوفِ خدا ہوتا ہے شراب پینے سے عقل ہی میں فتور آ جاتا ہے پھر خوف کہاں رہا سینکڑوں گناہ شرابی سے سرزد ہوتے ہیں اس لئے اس کو ام الخبائث کہتے ہیں یعنی سب برائیوں کی جڑ۔

۳۳۷۲: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا مُنِيْرُ ابْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ عُبَادَةَ بْنَ نُسَيٍّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ خَبَّابَ بْنَ الْاَرَتِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ اِيَّاكَ وَالْخَمْرُ فَاِنَّ خَطِيْئَتَهَا تَفَرَّعَ الْخَطَايَا كَمَا اَنَّ شَجَرَتَهَا تَفَرَّعُ الشَّجَرَ۔

۳۳۷۲: حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شراب سے بچارہ اس کا گناہ سب گناہوں کو گھیر لیتا ہے (یعنی جمع کر لیتا ہے) جیسے انگور کا درخت دوسرے درخت پر پھیل جاتا ہے۔ اس کا ایک راوی منیر بن زبیر شامی ضعیف ہے۔

۲: بَابُ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْاٰخِرَةِ

باب: جوکوئی دُنیا میں شراب پیئے اس کو آخرت میں شراب نہیں ملے گی

۳۳۷۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ

۳۳۷۳: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: جوکوئی دنیا میں شراب پیئے (بشرطیکہ توبہ نہ کرے) اس کو آخرت

Marfat.com

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِی الدُّنْیَا لَمْ یَشْرَبْهَا فِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا اَنْ یَتُوْبَ۔"

میں شراب نہ ملے گا۔ مگر جب توبہ کر لے (کیونکہ توبہ کرنے سے آدمی ایسا ہو جاتا ہے کہ جیسے اس نے وہ گناہ کیا ہی نہیں)۔

۳۳۷۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا یَحْیَی بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِیْ زَیْدُ ابْنُ وَاقِدٍ اَنَّ خَالِدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُسَیْنٍ حَدَّثَهٗ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: "مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِی الدُّنْیَا لَمْ یَشْرَبْهَا فِی الْاٰخِرَةِ۔

۳۳۷۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۳: بَابُ مُدْمِنِ الْخَمْرِ

باب: جو کوئی ہمیشہ شراب پیا کرتا ہے

۳۳۷۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَیْمَانَ ابْنِ الْاَصْبَهَانِیِّ عَنْ سُهَیْلٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "مُدْمِنُ الْخَمْرِ كَعَابِدِ وَثَنٍ۔"

۳۳۷۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمیشہ شراب پینے والا (گناہ میں) بت پوجنے والے کی مثل ہے۔

تشریح ❁ حالانکہ بت پوجنا شرک ہے اور شرک سب گناہوں میں بڑا ہے مگر شراب پینا بھی ایسا بڑا گناہ ہے کہ ہمیشہ کرنے سے وہ شرک کے مثل ہو جاتا ہے جیسے صغیرہ گناہ ہمیشہ کرنے سے کبیرہ ہو جاتا ہے اس میں ڈر ہے شرابیوں کے لئے ایسا نہ ہو اُن کا خاتمہ برا ہو' بعضوں نے کہا مدمن خمر سے اس کا بنانے والا مراد ہے بعضوں نے کہا جو کوئی ایسا ہو کہ جب شراب اس کو ملے پی لے وہ مدمن ہے۔

۳۳۷۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ عُتْبَةَ حَدَّثَنِیْ یُوْنُسُ بْنُ مَیْسَرَةَ بْنِ حَلْبَسٍ عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مُدْمِنُ خَمْرٍ۔

۳۳۷۶: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی ہمیشہ شراب پیتا ہو وہ جنت میں نہ جائے گا۔

تشریح ❁ پس وہ اور مشرک بت پرست برابر ہوا بعضوں نے کہا مدمن خمر کا خاتمہ ٹھیک نہیں ہوتا ضرور وہ شرک اور کفر میں گرفتار ہو کر مرتا ہے اللہ بچائے۔ اس کا ایک راوی سلیمان بن عقبہ مختلف فیہ ہے۔

۴: بَابُ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلَاةٌ

باب: جو شراب پیئے اس کی نماز قبول نہ ہوگی

۳۳۷۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرٰهِیْمَ الدِّمَشْقِیُّ ثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ عَنْ رَبِیْعَةَ بْنِ زَیْدَ عَنِ ابْنِ الدَّیْلَمِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ وَ سَكِرَ لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلَاةُ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا وَ اِنْ مَاتَ

۳۳۷۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص شراب پیئے اور مست ہو جائے اس کی نماز چالیس دن تک قبول نہ ہوگی (جب نماز قبول نہ ہوئی تو اور عبادتیں بھی قبول نہ ہوں گی) اور اگر (ان چالیس دنوں میں) مر جائے گا تو دوزخ میں جائے گا تو پھر اگر

Marfat.com

دَخَلَ النَّارَ فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اِنْ عَادَ فَشَرِبَ فَسَكِرَ : لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلَاةٌ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ مَاتَ دَخَلَ النَّارَ فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اِنْ عَادَ فَشَرِبَ فَسَكِرَ لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلَاةُ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ مَاتَ دَخَلَ النَّارَ :فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اِنْ عَادَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يَسْقِيَهٗ مِنْ رَدْغَةِ الْخَبَالِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ " قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ مَا رَدْغَةُ الْخَبَالِ؟ قَالَ " عُصَارَةُ اَهْلِ النَّارِ۔"

توبہ کرے تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے گا اور اگر دوبارہ شراب پیئے اور مست ہو جائے تو چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہ ہوگی اگر مر جائے تو دوزخ میں جائے گا' لیکن اگر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ معاف کر دے گا اور پھر (تیسری بار) شراب پیئے تو اللہ تعالیٰ کو ضرور ہوگا کہ اس کو رَدْغَةِ الْخَبَال بلانا قیامت کے دن لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! رَدْغَةِ الْخَبَالِ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پیپ اور خون دوزخیوں کا۔

تشریح ❁ معاذ اللہ شراب پینا اور اتنی پینا کہ آدمی مست ہو جائے کتنا بڑا سخت گناہ ہے توراۃ اور انجیل میں بھی مثلث کی بہت برائی آئی ہے اور حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ تیسری بار اگر شراب پیئے تو توبہ قبول نہ ہوگی اور ضرور عذاب ہوگا لیکن دوسری حدیثوں سے یہ ثابت ہے کہ اگر ستّر بار ایک گناہ کرے تب بھی توبہ قبول ہوگی پس اس حدیث میں شراب کے سوا دوسرے گناہ مراد ہوں گے یا یہ حدیث بطور تہدید اور تخویف کے ہوگی تا کہ لوگ شراب پینے سے پرہیز کریں۔

۵:بَابُ مَا يَكُوْنُ مِنْهُ الْخَمْرُ

باب: شراب کاہے سے بنتی ہے

۳۳۷۸:حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَمَامِيُّ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا اَبُوْ كَثِيْرِ الشُّحَيْمِيُّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ ۔"

۳۳۷۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شراب ان دنوں درختوں سے پیدا ہوتی ہے اور اشارہ کیا آپ ﷺ نے کھجور اور انگور کی طرف۔

۳۳۷۹:حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ اَنَّ خَالِدَ بْنِ كَثِيْرٍ الْهَمْدَانِيَّ حَدَّثَهٗ اَنَّ السَّرِيَّ بْنَ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَهٗ اَنَّ الشَّعْبِيَّ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ مِنَ الْحِنْطَةِ خَمْرًا وَ مِنَ الشَّعِيْرِ خَمْرًا وَ مِنَ الزَّبِيْبِ خَمْرًا وَ مِنَ التَّمْرِ خَمْرًا وَ مِنَ الْعَسَلِ خَمْرًا۔

۳۳۷۹: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گیہوں سے شراب ہوتی ہے اور جو سے شراب ہوتی ہے اور انگور سے شراب ہوتی ہے اور کھجور سے شراب ہوتی ہے اور شہد سے شراب ہوتی ہے۔

تشریح ❁ اہل حدیث اور شافعی اور احمد اور جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ خمر یعنی شراب ہر چیز سے بن سکتی ہے اور خمر اسی کا نام ہے جس میں نشہ ہو انگور کا ہو یا کھجور کا یا جو کا یا جوار کا یا گیہوں کا یا شہد کا یا انجیر کا یا سیب کا پھر جس شراب میں نشہ ہو وہ حرام ہے قلیل ہو یا کثیر اور بہت احادیث صحیحہ اس مذہب کی تائید کرتی ہیں۔ مسلم کی روایت میں ہے کہ ہر مسکر یعنی نشہ لانے والا خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے اور جس وقت خمر کی حرمت اتری اس وقت وہ پانچ چیزوں سے بنتا تھا انگور' کھجور اور گیہوں اور جو اور شہد سے خمر وہی ہے جو عقل کو

Marfat.com

چھپالے اور ایک روایت میں ہے کہ جب خمر کی حرمت اتری اس وقت انگور کا تو شراب بالکل کم تھا اور اکثر شراب ہمارا تر کھجور اور خشک کھجور کا تھا۔ حاصل یہ ہے کہ اس زمانہ میں یہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ جو شراب انگور کے سوا اور چیزوں سے بنایا جائے اس کا اس قدر پینا درست ہے جس سے نشہ نہ ہو اگر کچھ صحابہ اور تابعین میں سے جن کو شروع زمانہ میں حدیثیں نہیں پہنچی تھیں اس کے قائل تھے لیکن وہ معذور تھے اب جب یہ حدیثیں مشہور ہو گئیں تو کسی کو اس کے خلاف کہنا درست نہیں رہا اور باطل ہو گیا وہ قول جو ابو حنیفہ سے منقول ہے کہ شراب خاص ہے انگور سے اور انگور کے سوا اور شرابوں کا اتنا پینا درست ہے جس سے نشہ نہ ہو اور امام محمد نے ابو حنیفہ کے اس قول کی مخالفت کی جب ان کو حدیثیں پہنچیں اور فقہائے حنفیہ نے بھی امام محمد کے قول پر فتویٰ دیا ہے۔

۶: بَابُ لُعِنَتِ الْخَمْرُ عَلٰى عَشْرَةِ اَوْجُهٍ

باب: شراب میں دس طرح پر لعنت آئی ہے

۳۳۸۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَا ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَافِقِيِّ وَ اَبِيْ طُعْمَةَ مَوْلَاهُمْ۔"

اَنَّهُمَا سَمِعَا ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لُعِنَتِ الْخَمْرُ عَلٰى عَشَرَةِ اَوْجُهٍ بِعَيْنِهَا وَ عَاصِرِهَا وَ مُعْتَصِرِهَا وَ بَائِعِهَا وَ مُبْتَاعِهَا وَ حَامِلِهَا وَ الْمَحْمُوْلَةِ اِلَيْهِ وَ آكِلِ ثَمَنِهَا وَ شَارِبِهَا وَ سَاقِيْهَا۔"

۳۳۸۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خمر میں دس طرح پر لعنت ہوئی ہے' ایک تو خود خمر یعنی شراب پر وہ ملعون ہے' دوسرے اس کے نچوڑنے والے پر' تیسری نچڑوانے والے پر' چوتھے بیچنے والے پر' پانچویں خریدنے والے پر' چھٹے اس کے اٹھانے والے پر' ساتویں جس کے لئے اٹھایا جائے' آٹھویں اس کی قیمت کھانے والے پر' نویں اس کے لینے والے پر' دسویں اس کے پلانے والے پر۔

۳۳۸۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ يَزِيْدَ ابْنِ اِبْرٰهِيْمَ التُّسْتَرِيُّ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ شَبِيْبٍ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ (اَوْ حَدَّثَنِيْ اَنَسٌ) قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ عَشْرَةً عَاصِرَهَا وَ مُعْتَصِرَهَا وَالْمَعْصُوْرَةَ لَهٗ وَ حَامِلَهَا وَالْمَحْمُوْلَةَ لَهٗ وَ بَائِعَهَا وَ الْمَبِيْعَةَ لَهٗ وَ سَاقِيَهَا وَالْمُسْتَقَاةَ لَهٗ حَتّٰى عَدَّ عَشَرَةً مِنْ هٰذَا الضَّرْبِ۔"

۳۳۸۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی شراب میں اس کے نچوڑنے والے پر اور نچڑانے والے پر اور جس کے لئے نچوڑا جائے اور جو اٹھائے (لے جائے) اور جس کے لئے اٹھایا جائے اور بیچنے والے پر اور جس کے لئے بیچا جائے اور پلانے والے پر اور جس کے لئے پلایا جائے یہاں تک کہ دس آدمی اسی طرح بیان کئے۔

۷: بَابُ التِّجَارَةِ فِي الْخَمْرِ

باب: شراب کی سوداگری کا بیان

۳۳۸۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ: قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتِ الْاٰيَاتُ مِنْ آخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرِّبَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۳۳۸۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب سورۃ بقرہ کی اخیر آیتیں اتریں سود کے باب میں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کی سوداگری حرام کی۔

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ۔

۳۳۸۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ: عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ بَلَغَ عُمَرَ اَنَّ سَمُرَةَ بَاعَ خَمْرًا فَقَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ سَمُرَةَ اَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمُ فَجَمَلُوْهَا فَبَاعُوْهَا۔"

۳۳۸۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خبر پہنچی کہ سمرہ رضی اللہ عنہ نے شراب بیچا تو انہوں نے کہا کہ اللہ تباہ کرے سمرہ رضی اللہ عنہ کو کیا اس کو یہ معلوم نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لعنت کی اللہ نے یہود پر ان پر چربی حرام ہوئی تو انہوں نے اس کو گلایا اور بیچا۔

تشریح ❁ اور بیچ کر اس کی قیمت کھائی معلوم ہوا کہ جیسے شراب حرام ہے ویسے ہی اس کی قیمت لینا اور سوداگری کرنا بھی حرام ہے افسوس ہے کہ ہمارے زمانہ میں بعضے مسلمان تاجر اپنی دکانوں میں شراب بھی رکھتے ہیں اور خیال رکھتے ہیں کہ شراب کے بیچنے میں اتنا گناہ نہیں ہے جتنا اس کے پینے میں حالانکہ حدیث کی رو سے یہ سب برابر ہیں اور سب پر لعنت آئی ہے اور شراب کا پیسہ حرام ہے اس کا کھانا اور کھلانا دونوں جائز نہیں اسی طرح سود کا پیسہ اور جو سوداگر شراب اور سود کا بیوپار کرتا ہو اس کی دعوت میں جانا تقویٰ کے خلاف ہے۔

۸: بَابُ الْخَمْرِ يُسَمُّوْنَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا

باب: اخیر زمانہ میں لوگ شراب کے دوسرے نام رکھ کر اس کو پئیں گے

۳۳۸۴: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ عَبْدِ الْقُدُّوْسِ ثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَذْهَبُ اللَّيَالِيْ وَالْاَيَّامُ: حَتّٰى تَشْرَبَ فِيْهَا طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِيْ الْخَمْرَ يُسَمُّوْنَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا۔

۳۳۸۴: حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رات اور دن نہیں گزریں گے (یعنی تمام نہیں ہوں گے یہاں تک کہ میری امت میں سے بعض لوگ شراب پئیں گے اس کا نام بدل کر۔

تشریح ❁ جیسے کوئی شرب مفرح کہے گا کوئی عرق النشاط کوئی شراب الصالحین نام بدلنے سے کیا ہوتا ہے جو چیز حرام ہے وہ ہر طرح حرام ہے۔

۳۳۸۵: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اَبِي السَّرِيِّ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ثَنَا سَعْدُ بْنُ اَوْسٍ الْعَبْسِيُّ عَنْ بِلَالِ بْنِ يَحْيٰى الْعَبْسِيِّ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ السَّمْطِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ: قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَشْرَبُ نَاسٌ مِنْ اُمَّتِيْ الْخَمْرَ بِاسْمٍ يُسَمُّوْنَهَا اِيَّاهُ۔"

۳۳۸۵: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ شراب پئیں گے اس کا کچھ اور نام رکھ کر۔

Marfat.com

۹:بَابُ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

۳۳۸۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ تَبْلُغُ بِهٖ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ۔

۳۳۸۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ ثَنَا يَحْيٰى بْنُ الْحَارِثِ الذِّمَارِیُّ سَمِعْتُ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۳۳۸۸: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ابْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ هَانِئٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: "كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔"

قَالَ ابْنُ مَاجَةَ هٰذَا حَدِيْثُ الْمَهْصْرِيِّيْنَ

۳۳۸۹: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ الرَّقِّیُّ ثَنَا خَالِدُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الزِّبْرِقَانِ عَنْ يَعْلَى بْنِ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ عَلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَ هٰذَا حَدِيْثُ الرَّقِّيِّيْنَ۔

۳۳۹۰: حَدَّثَنَا سَهْلٌ ثَنَا يَزِيْدُ ابْنُ هَارُوْنَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَ كُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ۔

باب: ہر مسکر حرام ہے

۳۳۸۶: ام المؤمنین جناب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر شراب جو نشہ کرے وہ حرام ہے۔

۳۳۸۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر مسکر (نشہ کرنے والا) حرام ہے۔

۳۳۸۸: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔ ابن ماجہ نے کہا یہ حدیث مصر والوں نے روایت کی ہے' زوائد میں ہے کہ اس کی سند صحیح ہے اور رجال ثقہ ہیں۔

۳۳۸۹: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ہر مسکر حرام ہے' ہر مؤمن پر۔ ابن ماجہ نے کہا یہ حدیث رقہ والوں کی ہے (رقہ ایک شہر ہے دریائے فرات پر بغداد کے قریب)۔

۳۳۹۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر مسکر خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے۔

تشریح ❁ یہ حدیث صحیح ہے اس کو ائمہ ستہ یعنی چھ صحاح والوں نے اسی لفظ سے روایت کیا ہے تو یہ صحیح کے اعلیٰ درجہ میں ہے اور صاحب ہدایہ نے مذہبی تعصب سے اس حدیث میں کلام کیا ہے اور کہا ہے کہ یحییٰ بن معین نے اس حدیث کو ضعیف کہا حالانکہ یحییٰ بن معین کا یہ قول کہیں نہیں ملتا اور معلوم نہیں ہوتا کہ صاحب ہدایہ کو یہ قول کیونکر ملا اگر بالفرض یحییٰ بن معین نے یہ کہا بھی ہو تو ان کا یک قول حدیث کو ضعف نہیں کر سکتا جب تمام ائمہ حدیث جیسے بخاری اور مسلم اور ترمذی وغیرہم نے اس کو صحیح مانا ہو اور صاحب ہدایہ سے تعجب ہوتا ہے کہ اپنے مذہب کی تائید میں تو احادیث منکرہ اور ضعیفہ بلکہ موضوعہ سے بھی استدلال کرتے ہیں اور اپنے مخالف صحیح حدیثوں کو بھی نہیں مانتے۔ وهذا هوا الداء العضال الذى اهلك كثيرا من الفقهاء نعوذ بالله منه۔

Marfat.com

۳۳۹۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۳۳۹۱: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر مسکر حرام ہے۔

۱۰: بَابُ مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهٗ فَقَلِيْلُهٗ حَرَامٌ

باب: جس شراب کا کثیر یعنی بہت مقدار نشہ کرے تو اس کا قلیل (یعنی گھونٹ یا ایک قطرہ) بھی حرام ہے

۳۳۹۲: حَدَّثَنَا اِبْرٰهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِیُّ ثَنَا اَبُوْ حُيَیٰ ثَنَا اَبُوْيَحْيٰی ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ مَنْظُوْرٍ عَنْ اَبِیْ لَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَ مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهٗ فَقَلِيْلُهٗ حَرَامٌ۔

۳۳۹۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر مسکر حرام ہے اور جس کا کثیر یعنی بہت نشہ کرے اس کا قلیل یعنی تھوڑا بھی حرام ہے (اس کی سند میں زکریا بن منظور ضعیف ہے لیکن اس کی تائید بہت سی صحیح حدیثوں سے ہوتی ہے)

۳۳۹۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ ثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنِیْ دَاوٗدُ بْنُ بَكْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ "مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهٗ فَقَلِيْلُهٗ حَرَامٌ۔

۳۳۹۳: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کا کثیر نشہ کرے اس کا قلیل بھی حرام ہے۔

۳۳۹۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ ثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهٗ فَقَلِيْلُهٗ حَرَامٌ۔

۳۳۹۴: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

تشریح ❁ جناب مولانا شاہ عبدالغنی صاحب مجددی افاض اللہ علینا من انوارہ انجاح میں فرماتے ہیں کہ حنفی مذہب میں یہ ثابت ہے کہ اجماع متاخر خلاف متقدم کو اٹھا دیتے ہیں اور اس میں کچھ شک نہیں کہ ابوحنیفہ کے بعد اس پر اجماع ہو گیا کہ تمام مسکرات مطلقاً حرام ہیں اور مختار میں ہے کہ اسی پر فتویٰ ہے اور شرح وہبانیہ میں ہے کہ یہی مروہ ہے کل علماء سے اور بزازیہ میں ہے کہ امام محمد نے کہا جس کا کثیر مسکر ہو اس کا قلیل حرام ہے اور نجس بھی ہے اور اگر اس کے پینے سے مست ہو جائے تو اس کو حد بھی لگائے جائے گی اور یہی قول ہے مالک اور شافعی اور احمد وغیرہم کا کہ جس شراب میں نشہ ہو وہ مطلقاً حرام ہے قلیل اور کثیر اور اکثر حنفیہ نے بھی اسی کے موافق فتویٰ دیا ہے۔ انتہیٰ مختصراً۔

۱۱: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْخَلِيْطَيْنِ

باب: خلیطین کی ممانعت

تشریح ❁ خلیط یہ ہے کہ کھجور اور انگور کو ملا کر یا کچی اور پکی کھجور کو ملا کر بھگویا جائے پھر اس کا شربت پئیں جس کو نبیذ کہتے ہیں نبیذ حلال ہے باتفاق علماء بشرطیکہ اس میں نشہ نہ ہو اور شربت کی طرح میٹھا ہو لیکن خلیط سے منع کیا اس خیال سے کہ اس میں جلدی نشہ پیدا ہو جاتا ہوگا اور امام احمد اور امام مالک کا یہی قول ہے کہ خلیط حرام ہے اگرچہ اس میں نشہ نہ پیدا ہو ظاہر حدیث کی رو سے اور

Marfat.com

اور اکثر علماء نے یہ کہا کہ اگر اس میں تیزی یا سکر پیدا ہو جائے تو وہ حرام ہے ورنہ حرام نہیں نووی نے کہا جمہور کا یہ قول ہے کہ نہی تنزیہی ہے اور تحریمی نہیں اور حرام جب ہی ہوگا کہ اس میں نشہ پیدا ہو جائے لیکن دروبیہہ میں اہلحدیث کا مذہب احمد اور مالک کے موافق قرار دیا ہے اور نسائی اور احمد نے انس سے نکالا کہ منع کیا آنحضرت ﷺ نے دو چیزوں کو ملا کر نبیذ بنانے سے۔ اس کے راوی ثقہ ہیں۔ (روضہ)

۳۳۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى اَنْ يُنْبَذَ التَّمْرُ وَالزَّبِيْبُ جَمِيْعًا وَ نَهٰى اَنْ يُنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيْعًا۔

۳۳۹۵: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا انگور اور کھجور کا ملا کر نبیذ بنانے سے اور منع کیا تر کھجور اور خشک کھجور ملا کر نبیذ بنانے سے۔

قَالَ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِیْ عَطَاءٌ ابْنُ رَبَاحٍ الْمَكِّیُّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ مِثْلَهٗ۔

لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عطا بن ابی رباح نے حدیث روایت کی جابر بن عبداللہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی۔

تشریح ۞ یہ حدیث صحیح ہے اس کو بخاری اور مسلم نے بھی نکالا اور مسلم نے ابوقتادہ اور ابوسعید اور ابوہریرہؓ سے بھی ایسی ہی روایت کی۔ (روضہ)

۳۳۹۶: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَمَانِیُّ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ اَبِیْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَنْبِذُوْا التَّمْرَ وَالْبُسْرَ جَمِيْعًا وَانْبِذُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلٰى حِدَتِهٖ۔

۳۳۹۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خشک کھجور اور تر کھجور کا ملا کر نبیذ مت بناؤ اور ہر ایک کا الگ الگ بناؤ۔

۳۳۹۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ عَنْ يَحْيٰى ابْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا تَجْمَعُوْا بَيْنَ الرُّطَبِ وَالزَّهْوِ وَلَا بَيْنَ الزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ وَانْبِذُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلٰى حِدَتِهٖ۔

۳۳۹۷: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پکی اور کچی کھجور کو مت ملاؤ' اسی طرح انگور اور کھجور کو بلکہ ہر ایک کا الگ الگ نبیذ بناؤ۔

۱۲: بَابُ صِفَةِ النَّبِيْذِ وَ شُرْبِهٖ

باب: نبیذ پکانے کا اور پینے کا بیان

۳۳۹۸: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ اَبِی الشَّوَارِبِ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَا ثَنَا قَاصِمٌ الْاَحْوَلُ حَدَّثَتْنَا بَنَانَةُ بِنْتُ يَزِيْدَ الْعَبْشَمِيَّةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَنْبِذُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ سِقَاءٍ فَنَاْخُذُ قَبْضَةً مِنْ

۳۳۹۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک مشک میں نبیذ بناتے تو ہم ایک مٹھی کھجور کی لیتے یا ایک مٹھی انگور کی اور اس کو مشک میں ڈال دیتے مثلاً صبح کو بھگوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو شام کو پیتے اور شام کو بھگوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو صبح کو

Marfat.com

مْرٍ اَوْ قَبْضَةً مِنْ زَبِيْبٍ فَنَطْرَحُهَا فِيْهِ ثُمَّ نَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ فَنَنْبِذُهٗ غَدْوَةً فَيَشْرَبُهٗ عَشِيَّةً فَنَنْبِذُهٗ عَشِيَّةً فَيَشْرَبُهٗ غَدْوَةً۔"

پیتے' ابو معاویہ نے اپنی روایت میں یوں کہا۔ دن کو بھگوتے تو آپ رات کو اس کو پیتے اور رات کو بھگوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دن کو پیتے۔

وَ قَالَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ : نَهَارًا فَيَشْرَبُهٗ لَيْلًا اَوْ لَيْلًا فَيَشْرَبُهٗ نَهَارًا۔

تشریح ❁ نبیذ یعنی شربت انگور یا کھجور کا یا اور کسی میوے کا پینا درست ہے بشرطیکہ اس میں جوش پیدا نہ ہو۔ ابو ہریرہؓ کی حدیث میں ہے جو آگے آئے گی کہ نبیذ میں جوش آ گیا تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو دیوار پر مار یہ تو وہ پیے گا کہ جو اللہ تعالیٰ اور پچھلے دن پر ایمان نہ رکھتا ہو اس کو ابوداؤد اور نسائی نے بھی نکالا اور احمد نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نکالا کہ نبیذ کو پی جب تک شیطان اس کو نہ لے گا کہا گیا کتنے دن میں اس کو شیطان لیتا ہے انہوں نے کہا تین دن میں۔ (روضہ)

۳۳۹۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ صَبِيْحٍ عَنْ اَبِيْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِيْ عُمَرَ الْبُهْرَانِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ يُنْبَذُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَشْرَبُهٗ يَوْمَهٗ ذَالِكَ وَالْغَدَ، وَالْيَوْمَ الثَّالِثُ فَاِنْ بَقِيَ مِنْهُ شَيْءٌ اَهْرَاقَهٗ اَوْ اَمَرَ بِهٖ فَاُهْرِيْقَ۔"

۳۳۹۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نبیذ بھگویا جاتا تو آپ ﷺ اس کو پیتے اُس دن اور دوسرے دن اور تیسرے دن پھر اگر اس میں سے کچھ بچ رہتا تو اس کو خود بہا دیتے یا کسی کو حکم دیتے وہ بہا دیتا۔

۳۴۰۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ، ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ يُنْبَذُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ۔

۳۴۰۰: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک پتھر کے پیالے میں نبیذ بھگویا جاتا۔

۱۳: بَابُ النَّهْيِ عَنْ نَبِيْذِ الْاَوْعِيَةِ

باب: شراب کے برتنوں میں نبیذ بنانے کی ممانعت

تشریح ❁ اوائل اسلام میں جب شراب کی حرمت ہوئی تو آپ ﷺ نے ان برتنوں میں جن میں شراب بنا کرتا تھا نبیذ کے بنانے سے بھی ممانعت کر دی تا کہ لوگوں کو بالکل شراب کا خیال بھی نہ آئے اس کے بعد جب شراب کی حرمت دلوں میں جم گئی تو آپ ﷺ نے ہر ایک برتن میں نبیذ بنانا جائز کر دیا پس اس باب کی حدیثیں منسوخ ہیں اس کے بعد کے باب کی حدیثوں سے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور شافعی اور جمہور علماء اہلحدیث کا بریدہ کی حدیث میں جو صحیح مسلم میں ہے تصریح ہے اس نسخ کی اور بعض لوگوں کا یہ قول ہے کہ یہ ممانعت باقی ہے منسوخ نہیں ہوئی اور یہی مذہب ہے مالک اور احمد کا۔ (روضہ)

۳۴۰۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرٍو وَ ثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۴۰۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا لکڑی کے برتن اور لُک شدہ برتن میں اور کدو کے تونبے میں اور سبز روغنی برتن میں نبیذ بنانے سے

Marfat.com

اَنْ يُنْبَذَ فِى النَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ وَالدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمَةِ وَ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

اور فرمایا کہ ہر ایک مسکر حرام ہے۔

تشریح ۞ ان برتنوں میں شراب بنا کرتا ہے تو منع کیا ان میں نبیذ بنانے سے اس خیال سے کہ ایسا نہ ہو کہ نبیذ تیز نہ ہو جائے اور کوئی اس کو پی لے اور شراب پینے کی رغبت پیدا ہو ان برتنوں کو دیکھ کر۔

۳۴۰۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا! قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُنْبَذَ فِى الْمُزَفَّتِ وَالْقَرْعِ۔"

۳۴۰۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے منع کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لاکھی اور تونبے میں نبیذ بنانے سے۔

۳۴۰۳: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ :ثَنَا اَبِىْ عَنِ الْمُثَنّٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِى الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الشُّرْبِ فِى الْحَنْتَمِ وَالدُّبَاءِ وَالنَّقِيْرِ۔

۳۴۰۳: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سبز روغنی برتن میں اور تونبے میں اور لکڑی کے برتن میں اور تونبے میں اور لکڑی کے برتن میں پینے سے۔

۳۴۰۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ وَالْعَبَّاسُ ابْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِيُّ! قَالَ ثَنَا شَبَابَةُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الدُّبَاءِ وَالْحَنْتَمِ۔

۳۴۰۴: حضرت عبدالرحمٰن بن معمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے تونبے اور سبز روغنی برتن سے۔

۱۴: بَابُ مَا رُخِّصَ فِيْهِ مِنْ ذَالِكَ

باب: ان برتنوں میں نبیذ بنانے کی اجازت

۳۴۰۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ بَيَانٍ الْوَاسِطِىُّ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْاَوْعِيَةِ فَانْتَبِذُوْا فِيْهِ وَاجْتَنِبُوْا كُلَّ مُسْكِرٍ۔"

۳۴۰۵: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تم کو منع کیا تھا برتنوں سے اب ان میں نبیذ بناؤ لیکن ہر مسکر سے بچے رہو۔

۳۴۰۶: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى ثَنَاعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَنْبَاَنَا بْنُ جُرَيْجٍ عَنْ اَيُّوْبَ ابْنِ هَانِىءٍ عَنْ مَسْرُوْقِ بْنِ الْاَجْدَاعِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِنِّىْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ نَبِيْذِ الْاَوْعِيَةِ اَلَا وَاِنَّ وِعَاءً لَا يُحَرِّمُ شَيْئًا كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔"

۳۴۰۶: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تم کو منع کیا تھا برتنوں میں نبیذ بنانے سے اب یہ بات جان رکھو کہ برتن کسی چیز کو حرام نہیں کرتا البتہ ہر ایک مسکر حرام ہے۔

Marfat.com

۱۵:بَابُ نَبِيذِ الْجَرِّ

۳۴۰۷: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانُ عَنْ اَبِيْهِ حَدَّثَتْنِىْ رُمَيْتَهُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ اَتَعْجِزُ اِحْدَاكُنَّ اَنْ تَتَّخِذَ كُلَّ عَامٍ مِنْ جِلْدِ اُضْحِيَّتِهَا سِقَاءً ؟ ثُمَّ قَالَتْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُنْبَذَ فِى الْجَرِّ وَ فِىْ كَذَا وَ فِىْ كَذَا اِلَّا الْخَلَّ۔

تشریح ✿ کیونکہ سرکہ میں نشہ کا ڈر نہیں اور وہ ضد ہے شراب کی بعض روایتوں میں ہے کیا میں شراب کا سرکہ بنالوں۔ آپؐ نے فرمایا: نہیں اس کو احمد اور ابوداؤد اور ترمذی نے انس رضی اللہ عنہ سے نکالا اور ان تینوں نے انس رضی اللہ عنہ سے نکالا کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ چند یتیموں کو شراب ترکہ میں ملا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: اس کو بہادے۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہم اس کا سرکہ نہ بنالیں۔ آپؐ نے فرمایا: نہیں۔ منذری نے کہا اس کو مسلم نے نکالا اور احمد نے ابوسعید سے ایسا ہی نکالا ابن قیم نے کہا اس باب میں ابوالزبیر اور جابر سے مروی ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی ایسا ہی صحیح ہوا اور کسی صحابی سے اس کے خلاف ہم نہیں جانتے اور ہمیشہ اہل مدینہ اس کا انکار کرتے رہے کہ شراب کا سرکہ بنایا جائے۔ قتیبہ نے کہا میں مدینہ میں آیا امام مالک کے زمانہ میں اور ایک قاضی کے پاس گیا اس سے پوچھا تیرے پاس شراب کا سرکہ ہے اس نے کہا واہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حرم میں تو شراب کا سرکہ ڈھونڈتا ہے پھر میں امام مالک کے مرنے کے بعد مدینہ میں گیا اور شراب کے سرکے کا ذکر کیا تو کسی نے اس کو برا نہیں کہا غرض شراب کا سرکہ بنانا درست نہیں۔ اہلحدیث اور امام مالک اور احمد کے نزدیک البتہ اگر خود بخود سرکہ ہو جائے تو اس کا استعمال درست ہے اور امام ابوحنیفہؒ نے برخلاف ان تمام احادیث کے یہ اختیار کیا ہے کہ شراب کا سرکہ بنانا درست ہے اور سرکہ بنا دینے سے شراب پاک ہو جائے گا حنفیہ کے نزدیک اور اہلحدیث کے نزدیک شراب حرام ہے لیکن نجس نہیں ہے۔ اس حدیث کا ایک راوی سعید مختلف فیہ ہے۔

باب: روغنی مٹکے میں نبیذ بنانے کی ممانعت

۳۴۰۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا کیا تم میں سے کوئی عورت یہ نہیں کرسکتی کہ ہر سال اپنی قربانی کی کھال میں سے ایک مشک بنالیا کرے۔ پھر انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے منع کیا روغنی مٹکے میں نبیذ بنانے سے اور ایسے برتن میں اور ایسے برتن میں البتہ سرکہ بنا سکتے ہیں۔

۳۴۰۸: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسٰى الْخَطْمِىُّ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْاَوْزَاعِىُّ عَنْ يَحْيَى ابْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُنْبَذَ فِى الْجِرَارِ۔

۳۴۰۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مٹی کے روغنی برتنوں میں نبیذ بنانے سے۔

۳۴۰۹: حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسٰى ثَنَا الْوَلِيْدُ عَنْ صَدَقَةَ اَبِىْ مُعَاوِيَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ اُتِىَ النَّبِىُّ ﷺ بِنَبِيْذِ جَرٍّ يَنُشُّ فَقَالَ اضْرِبْ بِهٰذَا الْحَائِطَ فَاِنَّ هٰذَا شَرَابُ مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ۔

۳۴۰۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مٹی کے گھڑے میں نبیذ لائے گئے جو جوش مار رہا تھا (یعنی جھاگ اس میں سے نکل رہا تھا) آپ ﷺ نے فرمایا اس کو دیوار پر مار۔ اِس کو وہ پیے گا جو ایمان نہ رکھتا ہو اللہ پر اور قیامت پر۔

Marfat.com

۱۶:بَابُ تَخْمِيْرِ الْاِنَاءِ

باب: برتن کو ڈھانپ دینا چاہئے

۳۴۱۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ غَطُّوْا الْاَنَاءَ وَاَوْكُوْا السِّقَاءَ وَاَطْفِئُوْا السِّرَاجَ وَاَغْلِقُوْا الْبَابَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَحُلُّ سِقَاءً وَ لَا يَفْتَحُ بَابًا وَ لَا يَكْشِفُ اِنَاءً فَاِنْ لَمْ يَجِدْ اَحَدُكُمْ اِلَّا اَنْ يَعْرُضَ عَلٰی اِنَائِهٖ عُوْدًا وَ يَذْكُرَ اسْمَ اللّٰهِ فَلْيَفْعَلْ فَاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلٰی اَهْلِ الْبَيْتِ بَيْتَهُمْ۔

۳۴۱۰: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: برتن کو ڈھانپ دو اور مشک کا منہ بند کر دو اور چراغ کو بجھا دو اور دروازے کو بند کر دو (سوتے وقت) اس لئے کہ شیطان مشک کو نہیں کھولتا (جو بندھی ہوئی ہو) نہ دروازہ کھولتا ہے (جو بند ہو) نہ برتن کو کھولتا ہے (جو ڈھنیا ہو) پھر اگر تم میں سے کوئی برتن نہ پائے (ڈھانپنے کے لئے) مگر ایک لکڑی اس کو ملے تو اسی کو آڑا کر کے اپنے برتن پر رکھ دے اور بسم اللہ کہے اور چوہیا لوگوں کے گھر جلا دیتی ہے۔

تشریح ❁ چراغ کی بتی منہ میں پکڑ کر لے جاتی ہے اس سے آگ لگ جاتی ہے تو سوتے وقت چراغ بجھا دینا لازم ہے اور بعض علماء نے کہا ہے کہ پانی کا برتن ڈھکا رہنے میں ایک تو شیطان سے حفاظت ہے دوسرے وباء سے حفاظت ہے جو سال میں ایک رات میں آسمان سے اترتی ہے اور کھلے برتن میں سما جاتی ہے۔ تیسرے نجاستوں سے حفاظت ہے چوتھے کیڑوں سے حفاظت ہے اور کبھی پانی میں کیڑا ہوتا ہے اور آدمی غفلت میں پی جاتا ہے اور ضرر اٹھاتا ہے اس لئے برتن ڈھانپنا بہت ضروری ہے دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے جب رات کا ایک حصہ گزر جائے تو اپنے بچوں کو روک رکھو غرض اس حدیث میں دین اور دنیا دونوں کے فائدے جمع ہیں۔ مترجم کہتا ہے مجھ کو سوتے وقت چراغ بجھانے کی ایسی عادت ہوگئی ہے کہ اگر چراغ جلتا رہے تو ساری رات نیند نہیں آتی۔

۳۴۱۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ بَيَانٍ الْوَاسِطِیُّ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِتَعْطِيَةِ الْاِنَاءِ وَ اِيْكَاءِ السِّقَآءِ وَاِكْفَاءِ الْاِنَاءِ۔"

۳۴۱۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہم کو برتن ڈھانپ دینے کا اور مشک میں ڈانٹ لگا دینے کا اور برتن کو الٹ کر رکھ دینے کا (جیسے بدھنا وغیرہ تاکہ نجس کیڑے وغیرہ اس کو اندر منہ نہ ڈالیں)۔

۳۴۱۲: حَدَّثَنَا عِصْمَةُ بْنُ الْفَضْلِ ثَنَا حَرَامِیُّ بْنُ عُمَارَةَ بْنِ اَبِیْ حَفْصَةَ ثَنَا حَرِيْشُ بْنُ خِرِّيْتٍ اَنْبَاَنَا ابْنُ اَبِیْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَضَعُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَةَ آنِيَةٍ مِنَ اللَّيْلِ مُحَمَّرَةٍ اِنَاءً لِطُهُوْرِهٖ وَ اِنَاءً لِسِوَاكِهٖ : وَ اِنَآءً لِشَرَابِهٖ۔"

۳۴۱۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے رات کو تین برتن رکھتی تینوں ڈھانپ کر' ایک برتن تو آپ ﷺ کے استنجا کے لئے' دوسرا مسواک کے لئے (یعنی وضو کے لئے) تیسرے پینے کے لئے (اس کی سند کا ایک راوی حریش بن خریت ضعیف ہے)۔

۱۷:بَابُ الشُّرْبِ فِیْ آنِيَةِ الْفِضَّةِ

باب: چاندی کے برتن میں پینا

تشریح ❁ چاندی اور سونے کے برتن میں کھانا اور پینا حرام ہے مرد اور عورت دونوں کے لئے اسی طرح اس میں تیل لگانا یا سرمہ لگانا منع ہے اور برابر ہے کہ برتن چھوٹا ہو یا بڑا اور جیسا ان برتنوں کا استعمال منع ہے ویسا ہی ان کا بنانا منع ہے اور اگر کسی کے

Marfat.com

سامنے چاندی یا سونے کے برتن میں کھانا رکھا جائے اور وہ اس کو دور نہ کر سکے تو اس برتن میں سے کھانا نکال کر دوسرے برتن میں رکھ کر کھائے یا روٹی پر رکھ کر کھائے یا بائیں ہاتھ پر اسی طرح اگر سرمہ دانی چاندی یا سونے کی ہو تو سرمہ اور کہیں انڈیل کر اس میں سے لگائے۔ (روضہ)

۳۴۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ الَّذِیْ يَشْرَبُ فِیْ اِنَاءِ الْفِضَّةِ اِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِیْ بَطْنِهٖ نَارَ جَهَنَّمَ۔"

۳۴۱۳: بی بی اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص چاندی کے برتن میں پیتا ہے۔ وہ اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ غٹ غٹ اتارتا ہے۔

۳۴۱۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ اَبِی الشَّوَارِبِ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِیْ لَيْلٰى عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ :نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الشُّرْبِ فِیْ آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَ قَالَ هِیَ لَهُمْ فِی الدُّنْيَا وَ هِیَ لَكُمْ فِی الْاٰخِرَةِ۔

۳۴۱۴: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سونے اور چاندی کے برتن میں پینے سے اور فرمایا یہ ان کے لئے ہیں (یعنی کافروں کے لئے) دنیا میں اور تمہارے لئے آخرت میں ہیں۔

تشریح ❁ نووی نے کہا اجماع ہے چاندی اور سونے کے برتن میں کھانا اور پینا دونوں حرام ہونے پر اور اس میں کسی کا خلاف نہیں' لیکن شافعی کا قول قدیم اور امام داؤد ظاہری کا یہ قول ہے کہ چاندی اور سونے کے برتن میں صرف پینا حرام ہے لیکن کھانا حرام نہیں ہے کیونکہ حدیث میں صرف پینے کا لفظ ہے اور یہ مذہب باطل ہے اور صحیح یہ ہے کہ ہر طرح کا استعمال حرام ہے۔

مترجم کہتا ہے درر میں اہل حدیث کا یہ مذہب قائم کیا ہے کہ چاندی اور سونے کے برتن میں کھانا اور پانی حرام ہے اور دوسری استعمال جیسے تیل لگانا یا سرمہ لگانا یا ان میں تھوکنا یا نہانا یا ہاتھ پاؤں دھونا ان کی حرمت پر کوئی دلیل نہیں۔ سوائے قیاس کے اور نووی نے امام داؤد کے مذہب کو باطل کہا کیونکہ دوسری حدیث میں کھانے کا لفظ بھی موجود ہے اس کے سوا یہ کہہ سکتے ہیں کہ کھانا اور پینا ایک ہی قبیل سے ہے اور ایسے قیاس جلی کا انکار ٹھیک نہیں ہے اور یہی وجہ ہے کہ اہلحدیث نے صرف کھانے اور پینے کو ان میں حرام رکھا صحیحین میں حذیفہ کی روایت میں ہے مت کھاؤ چاندی اور سونے کی رکابیوں میں اور ایک روایت میں مسلم کی یوں ہے جو کوئی کھاتا ہے یا پیتا ہے سونے یا چاندی کے برتن میں۔

۳۴۱۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنِ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرٰهِيْمَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ امْرَاَةِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ قَالَ:مَنْ شَرِبَ فِیْ اِنَاءِ فِضَّةٍ فَكَاَنَّمَا يُجَرْجِرُ فِیْ بَطْنِهٖ نَارَ جَهَنَّمَ۔

۳۴۱۵: اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے چاندی کے برتن میں پیا وہ گویا غٹ غٹ اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ اتارتا ہے۔

۱۸: بَابُ الشُّرْبِ بِثَلَاثَةِ اَنْفَاسٍ

باب: تین سانس میں پانی پینا

۳۴۱۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا ابْنُ مَهْدِیٍّ ثَنَا

۳۴۱۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ پانی تین

Marfat.com

عُرْوَةُ بْنُ ثَابِتِ الْاَنْصَارِیُّ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِی الْاِنَاءِ ثَلَاثًا وَ زَعَمَ اَنَسٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِی الْاِنَاءِ ثَلَاثًا۔

سانسوں میں پیتے تھے اور کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

تشریح ❁ تین سانسوں میں پانی پینا مستحب ہے مگر ضرور ہے کہ جب سانس لے تو برتن کو اپنے منہ سے علیحدہ کرے اور دوسری حدیث میں جو برتن میں سانس لینے سے منع کیا ہے اس کا یہی مطلب ہے کہ برتن منہ سے لگا ہو اور سانس لے یہ مکروہ ہے کس لئے کہ پانی ناک میں چڑھ جانے کا ڈر ہے۔

۳۴۱۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ثَنَا رِشْدِيْنُ ابْنُ كُرَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ شَرِبَ فَتَنَفَّسَ فِيْهِ مَرَّتَيْنِ۔

۳۴۱۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی پیا اور پینے میں دو سانس لئے۔

تشریح ❁ یہ اگلی حدیث کے خلاف نہیں ہے جس میں تین سانسوں میں پینا مذکور ہے کیونکہ اس میں اس سانس کا حساب نہیں کیا جو پانی پینا شروع کرنے سے پہلے لی جاتی ہے اس سانس کو اگر ملا لو تو تین سانسیں ہو جاتی ہیں اور پانی پینے میں دو ہی سانسیں لی جاتی ہیں اور بعضوں نے کہا یہ بیان جواز کے لئے ہے اور غرض یہ ہے کہ ایک سانس میں کل پانی نہ چڑھایا جائے جیسے بے تمیز لوگ کرتے ہیں کم سے کم دو سانس میں پیئے اور تین میں پینا اور بہتر ہے کیونکہ یہ طاق عدد ہے اور آپ ﷺ طاق کی رعایت پسند کرتے تھے اور اکثر روایتوں میں آپ ﷺ سے تین ہی سانسوں میں پینا منقول ہے بعض بزرگوں نے لکھا ہے کہ پانی پینے میں پہلے سانس میں بسم اللہ کہے دوسرے میں الرحمٰن تیسرے میں الرحیم۔

۱۹: بَابُ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ

باب: مشکوں کا منہ الٹ کر پانی پینا

۳۴۱۸: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُتْبَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ عَنِ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ اَنْ يُشْرَبَ مِنْ اَفْوَاهِهَا۔

۳۴۱۸: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مشک کا منہ الٹ کر اس کے منہ سے پانی پینے سے۔

۳۴۱۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ ثَنَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ وَ اِنَّ رَجُلًا بَعْدَ مَا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَالِكَ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ اِلٰى سِقَاءٍ فَاخْتَنَثَهٗ فَخَرَجَتْ عَلَيْهِ مِنْهُ حَيَّةٌ۔

۳۴۱۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مشک کا منہ الٹ کر اس کے منہ سے پانی پینے کو اور ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ممانعت کے بعد رات کو اٹھ کر مشک کے منہ سے پانی پینا چاہا اس کے لئے ایک سانپ نکلا۔

تشریح ❁ گویا اس کو تنبیہ ہوئی کہ حدیث کا خلاف کرنے سے ایسی آفتیں آتیں آئندہ کے لئے اس نے توبہ کی ہوگی غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی حکم حکمت سے خالی نہیں ہے اور مسلمان کو آپ ﷺ کے ہر ایک حکم پر جان دینی چاہئے۔

Marfat.com

۲۰:بَابُ الشُّرْبِ مِنْ فِی السِّقَاءِ

باب: مشک کے مُنہ سے پانی پینا کیسا ہے

۳۴۲۰:حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالِ الصَّوَّافُ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِی السِّقَآءِ۔"

۳۴۲۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے منہ سے پانی پینے سے منع کیا۔

تشریح ❁ وجہ ممانعت کی ظاہر ہے کہ پانی اس صورت میں نظر نہیں آتا اور احتمال ہے کہ پانی میں کوڑا یا کیڑا ہو اور وہ پی جائے دوسرے یہ کہ مشک میں بو ہو جانے کا خیال ہے منہ لگ کر تیسرے یہ کہ پانی گرنے کا اندیشہ ہے اور یہ نہی تنزیہی ہے اکثر علماء کے نزدیک۔ (انجاح)

۳۴۲۱: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ اَبُوْ بِشْرٍ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى اَنْ يُشْرَبَ مِنْ فَمِ السِّقَآءِ۔

۳۴۲۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی ایسا ہی مروی ہے۔

۲۱:بَابُ الشُّرْبِ قَائِمًا

باب: کھڑے ہو کر پانی پینا کیسا ہے

۳۴۲۲: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَقَيْتُ النَّبِیَّ ﷺ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ قَائِمًا۔

فَذَكَرْتُ ذَالِكَ بِعِكْرِمَةَ فَحَلَفَ بِاللّٰهِ مَا فَعَلَ۔

۳۴۲۲: شعبی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے زمزم سے پانی پلایا۔ آپؐ نے کھڑے ہو کر پیا۔ شعبی نے کہا میں نے یہ حدیث عکرمہ سے بیان کی انہوں نے اللہ کی قسم کھائی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا نہیں کیا۔

تشریح ❁ یعنی کھڑے ہو کر پانی نہیں پیا یہ عکرمہ نے اپنے گمان کے موافق قسم کھائی ورنہ مشہور روایتوں سے یہ ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے زمزم کا پانی کھڑے ہی رہ کر پیا اور علماء نے کہا ہے کہ زمزم کا پانی اور وضو سے بچا ہوا پانی کھڑے رہ کر پینا مستحب ہے اور باقی کل پانی بیٹھ کر پینا چاہئے اور احتمال ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو زمزم کا پانی کھڑے رہ کر پیا یہ عذر کی وجہ سے ہو کہ وہاں بیٹھنے کی جگہ آپ ﷺ نے نہ پائی ہو ہجوم کی وجہ سے اور بعضوں نے کہا کہ کھڑے رہ کر پانی پینا پہلے منع تھا پھر اس کی ممانعت منسوخ ہو گئی اور بعضوں نے کہا پہلے جائز تھا پھر منع ہوا۔ جابرؓ سے ایسا مروی ہے غرض بہتر یہی ہے کہ بیٹھ کر پانی پئے مگر جب ضرورت ہو تو کھڑے ہو کر بھی پی سکتا ہے۔

۳۴۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عَمْرَةَ عَنْ جَدَّةٍ لَهٗ (يُقَالُ لَهَا كَبْشَةُ الْاَنْصَارِيَّةُ) اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ دَخَلَ عَلَيْهَا وَ عِنْدَهَا قِرْبَةٌ مُعَلَّقَةٌ فَشَرِبَ مِنْهَا وَ هُوَ قَائِمٌ فَقَطَعَتْ فَمَ

۳۴۲۳: حضرت کبشہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے پاس گئے اور وہاں ایک مشک پانی کی لٹکی تھی۔ آپؐ نے اس مشک سے پانی پیا کھڑے رہ کر (مشک سے منہ لگا کر) کبشہ نے کہا میں نے اس مشک کا منہ کاٹ کر رکھ لیا تبرک کے واسطے کیونکہ آپ ﷺ کا منہ اس سے

Marfat.com

الْقِرْبَةِ تَبْتَغِیْ بَرَكَةَ مَوْضِعِ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔ لگا تھا۔

تشریح ❁ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ بزرگ اور مقدس لوگوں کی چیزوں سے برکت لینا اور ان کو متبرک سمجھنا درست ہے اور دوسری حدیث میں جو مشک سے منہ لگا کر پینے سے منع کیا اور یہاں آپ ﷺ نے خود ایسا کیا اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ ﷺ کے جوٹھے سے لوگ برکت لیتے تھے۔ پس آپ ﷺ کے پینے میں یہ ڈر نہ تھا کہ دوسروں کو نفرت پیدا ہوگی دوسرے یہ کہ آپ ﷺ نے یہ ظاہر کرنا چاہا کہ ضرورت سے ایسا کرنا درست ہے اور یہ بیان کرنا چاہا کہ وہ نہی تنزیہی ہے۔

۳۴۲۴: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا۔

۳۴۲۴: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے رہ کر پانی پینے سے منع کیا۔

۲۲: بَابُ اِذَا شَرِبَ أَعْطَى الْاَيْمَنَ فَالْاَيْمَنَ

باب: جب مجلس میں کوئی پانی یا اور کوئی چیز پئے تو اپنے بعد داہنی طرف والے کو دے وہ اپنے داہنی والے کو دے

۳۴۲۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِلَبَنٍ قَدْ شِيْبَ بِمَآءٍ وَ عَنْ يَمِيْنِهٖ اَعْرَابِيٌّ وَ عَنْ يَسَارِهٖ اَبُوْ بَكْرٍ فَشَرِبَ ثُمَّ اَعْطَى الْاَعْرَابِيَّ وَ قَالَ "اَلْاَيْمَنَ فَالْاَيْمَنَ"

۳۴۲۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ کے پاس دودھ آیا پانی ملا ہوا۔ آپ ﷺ کے داہنی طرف ایک اعرابی تھا اور بائیں طرف ابوبکر صدیقؓ تھے۔ آپؐ نے پہلا پیا پھر اس اعرابی کو دے دیا اور فرمایا کہ پہلے داہنی طرف والے کو دینا چاہئے پھر جو اس کے داہنی طرف ہو۔

تشریح ❁ حالانکہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا درجہ اس اعرابی سے بہت زیادہ تھا مگر آپ ﷺ نے داہنے کی رعایت درجہ پر مقدم رکھی۔

۳۴۲۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَبَنٍ وَ عَنْ يَمِيْنِهٖ ابْنُ عَبَّاسٍ وَ عَنْ يَسَارِهٖ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَتَاْذَنُ لِيْ اَنْ اَسْقِيَ خَالِدًا : قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا اُحِبُّ اَوْ اُوْثِرَ بِسُؤْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَفْسِيْ اَحَدًا: فَاَخَذَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَشَرِبَ وَ شَرِبَ خَالِدٌ۔

۳۴۲۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دودھ آیا۔ آپ ﷺ کے داہنی طرف ابن عباس رضی اللہ عنہما تھے اور بائیں طرف خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن عباسؓ سے فرمایا تم اجازت دیتے ہو کہ میں پہلے خالد کو دوں۔ ابن عباسؓ نے عرض کیا میں تو اللہ کے رسول کا جوٹھا اپنے سے پہلے کسی اور کو دیا جانا گوارہ نہیں کروں گا۔ آخر ابن عباسؓ نے اس کو لیا اور پیا پھر خالد نے۔

تشریح ❁ ابن عباسؓ کم عمر بچے تھے اور خالد بڑی عمر والے تھے اس لئے آپ ﷺ نے ابن عباسؓ سے اجازت چاہی پہلے

Marfat.com

ان کو دینے کی لیکن جب انہوں نے اجازت نہ دی تو آپ ﷺ خاموش ہو رہے کیونکہ قاعدے سے پہلے ابن عباسؓ کا حق تھا ان پر زبردستی نہیں ہو سکتی تھی۔

۲۳: بَابُ التَّنَفُّسِ فِی الْاِنَاءِ

باب: پانی کے برتن میں سانس لینا

۳۴۲۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا دَاوٗدَ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ اَبِیْ ذُبَابٍ عَنْ عَمِّهٖ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا شَرِبَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِی الْاِنَاءِ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَعُوْدَ فَلْيَنَحِّ الْاِنَاءَ ثُمَّ لِيَعُدَانِ كَانَ يُرِيْدُ۔"

۳۴۲۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی تم میں سے پیئے تو برتن کے اندر سانس نہ لے اگر سانس لینا چاہے تو برتن کو اپنے منہ سے علیحدہ کر لے پھر اگر چاہے تو دوبارہ پیئے۔

تشریح ✿ اس حدیث کی شرح اوپر گزر چکی۔

۳۴۲۸: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ اَبُوْ بِشْرٍ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ التَّنَفُّسِ فِی الْاِنَاءِ۔

۳۴۲۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں سانس لینے سے منع کیا۔

۲۴: بَابُ النَّفْخِ فِی الشَّرَابِ

باب: پانی میں پھونکنا منع ہے یا اور کسی پینے کی چیز میں

تشریح ✿ کیونکہ احتمال ہے کہ منہ سے کچھ گرے اور پانی میں پڑ جائے دوسروں کو نفرت ہو۔

۳۴۲۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِیُّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُنْفَخَ فِی الْاِنَاءِ۔

۳۴۲۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا برتن میں پھونکنے سے۔

۳۴۳۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُحَارِبِیُّ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنْفُخُ فِی الشَّرَابِ.

۳۴۳۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پینے کی چیزیں پھونکتے نہ تھے۔

۲۵: بَابُ الشُّرْبِ بِالْاَكُفِّ وَالْكَرْعِ

باب: چلو سے پینا اور منہ پانی میں لگا کر پینا

تشریح ✿ یعنی اوک لگا کر پانی پینا۔

۳۴۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفّٰی الْحِمْصِیُّ ثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ زِيَادِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ

۳۴۳۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو منع کیا اوندھے لیٹ کر پانی پینے سے یعنی کرع سے (اور منع کیا ہم کو ایک ہاتھ سے چلو لینے

Marfat.com

جَدِّهٖ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَشْرَبَ عَلٰى بُطُوْنِنَا وَ هُوَ الْكَرْعُ وَ نَهَانَا اَنْ نَغْتَرِفَ بِالْيَدِ الْوَاحِدَةِ وَ قَالَ لَا يَلَغْ اَحَدُكُمْ كَمَا يَلَغُ الْكَلْبُ : وَ لَا يَشْرَبْ بِالْيَدِ الْوَاحِدَةِ كَمَا يَشْرَبُ الْقَوْمُ الَّذِيْنَ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ : وَ لَا يَشْرَبْ بِاللَّيْلِ فِيْ اِنَاءٍ حَتّٰى يُحَرِّكَهٗ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ اِنَاءً مُخَمَّرًا : وَ مَنْ شَرِبَ بِيَدِهٖ وَ هُوَ يَقْدِرُ عَلٰى اِنَاءٍ يُرِيْدُ التَّوَاضُعَ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِعَدَدِ اَصَابِعِهٖ حَسَنَاتٍ وَ هُوَ اِنَاءُ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ اِذَا طَرَحَ الْقَدَحَ فَقَالَ اُفٍّ هٰذَا مَعَ الدُّنْيَا۔

سے (کیونکہ اس میں پانی کم آتا ہے اور بار بار لینے کی ضرورت پڑتی ہے اور پانی گر بھی جاتا ہے دونوں ہاتھ سے چلو لینا بہتر ہے) اور فرمایا تم میں سے کوئی پانی میں اس طرح منہ نہ ڈالے جیسے کتا ڈالتا ہے اور نہ ایک ہاتھ سے پیے جیسے وہ لوگ پیتے ہیں جن پر اللہ غصے ہوا یعنی یہود اور نہ رات کو کسی برتن کا پانی پیے جب تک اس کو ہلا نہ لے مگر جب برتن ڈھانپا ہوا ہو اس میں کیڑے وغیرہ کے جانے کا اندیشہ نہ ہو) اور جو شخص اپنے ہاتھ سے پانی پیے وہ قدرت رکھتا ہے برتن سے پینے کی اور اس کی نیت ایسا کرنے سے تواضع کی ہو (یعنی عاجزی اور انکساری کی) تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کی انگلیوں کے شمار کے موافق اس کے لئے نیکیاں لکھے گا اور ہاتھ برتن ہے حضرت عیسیٰؑ کا (وہ ہاتھ سے پانی پیتے اور ریت کو جمع کر کے اس کا تکیہ لگاتے سبحان اللہ ترک دنیا ہو تو ایسا) جب انہوں نے پیالہ پھینک دیا اور کہا افسوس ہے یہ بھی دنیا کا سامان ہے۔

سنده صعيف و زياد بن عبدالله مجهول و بقيه مدلس و قد عنعن۔۱۲

۳۴۳۲: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا فُلَيْحُ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ وَ هُوَ يُحَوِّلُ الْمَآءَ فِيْ حَائِطِهٖ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ فِيْ شَنٍّ فَاسْقِنَا وَاِلَّا كَرَعْنَا " قَالَ عِنْدِيْ مَاءٌ بَاتَ فِيْ شَنٍّ فَانْطَلَقَ وَانْتَطَقْنَا مَعَهٗ اِلَى الْعَرِيْشِ وَحَلَبَ لَهٗ شَاةً عَلٰى مَاءٍ بَاتَ فِيْ شَنٍّ فَشَرِبَ ثُمَّ فَعَلَ مِثْلَ ذَالِكَ بِصَاحِبِهِ الَّذِيْ مَعَهٗ۔

۳۴۳۲: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرد انصاری کے پاس گئے وہ اپنے باغ میں پانی دے رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: اگر تیرے پاس باسی پانی ہو مشک میں تو ہم کو پلا ورنہ ہم کرع کریں گے (معلوم ہوا کہ کرع جائز ہے) وہ بولا میرے پاس باسی پانی ہے مشک میں پھر وہ گیا اور ہم بھی اس کے ساتھ گئے چھپر کی طرف۔ اُس نے ایک بکری کا دودھ دوہا اور اس باسی پانی میں ڈالا جو مشک میں تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پیا پھر جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ان کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا۔

تشریح ❁ وہ یہ کہ نہ برتن سے پیے نہ چلو سے بلکہ منہ سے پیے اور یہ اسی وقت منع ہے جب اوندھا پڑ جائے اور منہ پانی میں ڈال کر پیے جانور کی طرح۔

یعنی ان کو بھی دودھ پلایا پانی میں دوھ کر یہ ساتھ والے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔

۳۴۳۳: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى ثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ

۳۴۳۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ہم پانی

Marfat.com

عَنْ لَيْثٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَرَرْنَا عَلٰى بَرْكَةٍ فَجَعَلْنَا نَكْرَعُ فِيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَكْرَعُوْا وَ لٰكِنِ اغْسِلُوْا اَيْدِيَكُمْ ثُمَّ اشْرَبُوْا فِيْهَا فَاِنَّهٗ لَيْسَ اِنَاءٌ اَطْيَبَ مِنَ الْيَدِ۔"

کے ایک حوض پر سے گزرے تو اس میں کرع کرنے لگے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مت کرع کرو لیکن اپنے ہاتھ دھولو پھر ہاتھ سے پیو اس لئے کہ کوئی برتن ہاتھ سے زیادہ پاکیزہ نہیں ہے۔

تشریح ❁ کرع یعنی منہ سے پینے میں ایک قباحت یہ بھی ہے کہ اکثر کوڑا یا کیڑا ابھی پانی کے ساتھ منہ میں چلا جاتا ہے اور ہاتھ سے پینے میں یہ بات نہیں ہوتی آدمی پانی کو ہاتھ میں دیکھ لیتا ہے پھر اس کو پیتا ہے اس کی سند ضعیف ہے حافظ ابن حجر فتح الباری میں لکھتے ہیں اگر یہ روایت محفوظ ہو تو نہی تنزیہہ کے لئے ہے۔

۲۶: بَابُ سَاقِي الْقَوْمِ اٰخِرُهُمْ شُرْبًا

باب: جو شخص لوگوں کو پلاتا ہو (یعنی ساقی ہو) وہ اخیر میں پیئے (سب لوگوں کے بعد جو بچ رہے)

۳۴۳۴: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا۔

۳۴۳۴: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کو پلانے والا اخیر میں پیئے (یہ مروّت اور ادب کے طور پر ہے نہ کہ وجوباً)۔

۲۷: بَابُ الشُّرْبِ فِي الزُّجَاجِ

باب: گلاس میں پینا (یعنی شیشہ اور کانچ میں)

۳۴۳۵: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ثَنَا مِنْدَلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَدَحٌ قَوَارِيْرَ يَشْرَبُ فِيْهِ۔

۳۴۳۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پیالہ تھا شیشہ کا آپ ﷺ اس میں پیتے (اس کی سند کے دو راوی مندل بن علی اور محمد بن اسحاق ضعیف ہیں)۔

Marfat.com

كِتَابُ الطِّبِّ

طبّ کے ابواب

تشریح ✿ یعنی دوا اور علاج کا یہ بہت شریف علم ہے کیونکہ اس میں انسان کے بدن سے بحث کی جاتی ہے من حیث الصحۃ والمرض اور اس کا درجہ علم اخلاق کے بعد ہے اس میں روح کی صحت اور مرض سے بحث کی جاتی ہے اور روح بدن سے اشرف ہے اسی واسطے علم اخلاق کو طب روحانی کہتے ہیں اور شریعت مصطفویٰ میں اصل بحث طب روحانی سے ہے لیکن کہیں کہیں طب جسمانی کو بھی بیان کر دیا ہے کیونکہ جب جسم میں خلل پیدا ہوتا ہے تو روح میں بھی خلل آتا ہے اسی طرح جب روح میں مرض ہوتا ہے تو اس کا اثر جسم پر پڑتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ روح اور بدن میں بہ حکم الٰہی ایسا تعلق رکھا گیا ہے کہ ایک کی راحت اور صدمے کا اثر دوسرے پر پڑتا ہے اور اس تعلق کے سمجھنے اور اس کی حقیقت دریافت کرنے میں آج تک بنی آدم عاجز رہے باوجودیکہ یہ ہزار ہا سال سے بڑے بڑے حکیم اور فیلسوف اس میں غور کر رہے ہیں یہ تعلق موت کی وجہ سے جاتا رہتا ہے لیکن نہ روح معدوم ہوتی ہے نہ جسم کے اجزاء مٹ جاتے ہیں دونوں اپنی اپنی جگہ قائم رہتے ہیں اب حشر کیا ہے اس تعلق کا دوبارہ قائم کر دینا اور بدن کے اجزاء جو متفرق ہو گئے ہیں ان کو ایک جگہ پر جمع کر دینا یہ امر نہ محال ہے نہ خدا کی قدرت کے سامنے کچھ مشکل ہے ایک حکیم کا قول ہے کہ انسان میں دو چیزیں ہیں ایک روح دوسرے جسم پس ہمیشہ انسان کو ان دونوں کی درستی اور صحت کی فکر رکھنا چاہئے اور جن باتوں سے روح یا جسم میں امراض پیدا ہوتے ہیں ان سے احتراز کرنا چاہئے لیکن یہ امر بغیر اس کے نہیں ہو سکتا کہ انسان طب روحانی اور طب جسمانی دونوں علموں کو اچھی طرح سے حاصل کرے اس سے معلوم ہوا کہ تمام علموں میں دو ہی علم انسان کو سب سے زیادہ ضروری ہیں اور مبارک ہے وہ انسان جو اپنے اوقات عزیز کو ان دو علموں میں صرف کرے وہ کیا ہیں علم اخلاق اور علم طب باقی رہے اور علوم جیسے جغرافیہ اور طبعی اور ہیئت اور نجوم وغیرہ یہ علوم انسان کی ذات سے متعلق نہیں ہیں بلکہ دوسری چیزوں سے اگر ان دو علموں سے فراغت اور فرصت حاصل ہو تو بقدر ضرورت ان کو بھی سیکھے اور اگر نہ سیکھے تو کچھ حاجت نہیں مثل مشہور ہے اول خویش بعد درویش اور قرآن میں ہے: وفی انفسکم افلا تبصرون یعنی اپنے نفسوں میں کیوں نہیں غور کرتے اور انسان کو اپنی حقیقت اور ترکیب اور مزاج اور آثار کا جو کچھ علم ہو سکتا ہے وہ ان ہی علموں کی بدولت ہوتا ہے علم طب سے تمام اعضاء کا حال اور ہر ایک عضو کا نفع اور اس کی حرکت اور سکون کے اغراض اور ان میں خلل پڑے تو ان کے درست کرنے کے طریقے معلوم ہوتے ہیں اسی طرح علم اخلاق میں روح کی ماہیت اور اثر اور اس کی صحت اور مرض اور روح کی بیماریوں کے علاج بیان کئے جاتے ہیں گو روح کی حقیقت جیسے چاہئے ویسے کسی کو معلوم نہیں ہوئی مگر جہاں تک انسانوں کے غور کرنے سے معلوم ہوا ہے اسی قدر حاصل ہونا یہ بھی ایک بڑی نعمت ہے اب بعض لوگ جو علم طب کو برا جانتے ہیں اسی وجہ سے کہ وہ ذریعہ ہوتی ہے شرک کا تو یہ غلط ہے مومنین دواؤں کی تاثیر کو تسلیم کرتے ہیں لیکن یہ کہتے ہیں کہ یہ تاثیر بہ حکم الٰہی ہے اور اس تاثیر کا انکار نہیں سکتا کیونکہ مشاہدہ اور تجربہ سے بخوبی ثابت ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی متعدد حدیثوں میں علاج اور دوا کرنے کا حکم دیا ہے۔

Marfat.com

۱ : بَابُ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ دَاءً اِلَّا اَنْزَلَ لَهٗ شِفَاءً

باب: اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری ایسی جس کا علاج نہ رکھا ہو

۳۴۳۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَ هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ اُسَامَةَ ابْنِ شَرِيْكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُ الْاَعْرَابَ يَسْاَلُوْنَ النَّبِیَّ: صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعَلَيْنَا حَرَجٌ فِیْ كَذَا اَعَلَيْنَا حَرَجٌ فِیْ كَذَا، فَقَالَ لَهُمْ عِبَادَ اللّٰهِ وَضَعَ اللّٰهُ الْحَرَجَ اِلَّا مَنِ اقْتَرَضَ مِنْ عِرْضِ اَخِيْهِ شَيْئًا فَذَاكَ الَّذِیْ حَرِجَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ عَلَيْنَا جُنَاحٌ اَنْ لَا نَتَدَاوَی؟ قَالَ "تَدَاوَوْا :عِبَادَ اللّٰهِ! فَاِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ لَمْ يَضَعْ دَاءً اِلَّا وَضَعَ مَعَهٗ شِفَآءً اِلَّا الْهَرَامَ قَالُوْا :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَيْرُ مَا اُعْطِیَ الْعَبْدُ ؟ قَالَ "خُلُقٌ حَسَنٌ".

۳۴۳۶: حضرت اسامہ بن شریکؓ سے روایت ہے میں موجود تھا جس وقت گنوارلوگ آنحضرت ﷺ سے پوچھ رہے تھے کیا اس میں کوئی گناہ ہے ہم پر کیا اس میں کچھ گناہ ہے ہم پر (اگر ہم دوانہ کریں) آپؐ نے فرمایا: اے اللہ کے بندو اللہ نے گناہ کسی میں نہیں رکھا مگر اس میں کہ آدمی اپنے بھائی کی عزت میں خلل ڈالے (یعنی اس کی آبروریزی کرے) یہی گناہ ہے پھر انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم پر کچھ گناہ ہے اگر ہم دوانہ کریں۔ آپؐ نے فرمایا: دوا کرو اللہ کے بندو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری ایسی نہیں بنائی جس کی دوا نہ بنائی ہو مگر ایک بیماری وہ بڑھاپا ہے (اس کی کوئی دوا نہیں ہے' اب جو کوئی یہ دعویٰ کرے کہ بوڑھے کو دوا سے جوان کردے گا تو وہ جھوٹا ہے) پھر لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا چیز ہے جو سب سے بہتر بندے کو دی جاتی ہے آپؐ نے فرمایا: خوش خلقی۔

تشریح ❁ سبحان اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باوصف امّی ہونے کے وہ باتیں بتائیں جن کو بڑے بڑے حکیم اور فیلسوف لوگوں نے ساری عمر محنت کر کے پیدا کیا ہے یہ بھی ایک کھلی نشانی تھی آپ ﷺ کے پیغمبر ہونے کی اس حدیث میں آپ ﷺ نے پہلے عوام لوگوں کو طب جسمانی کی رغبت دلائی جب انہوں نے یہ سوال کیا کہ سب سے بہتر علم کون سا ہے؟ تو فرمایا اخلاق کا علم گویا آپؐ نے اس حدیث میں ہدایت کر دی دونوں علموں کے حاصل کرنے کی یعنی علم طب اور علم اخلاق کی۔ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ دوا کرنا جائز ہے کیونکہ آپ ﷺ نے امر کیا اس کا اور ادنیٰ درجہ امر کا یہ ہے کہ وہ شے مباح ہو اور بعضوں نے کہا دوا کرنا مستحب ہے اور اس پر یہ اعتراض ہوا ہے کہ اگر دوا کرنا مستحب ہوتا تو دوسری حدیث میں آپ ﷺ ان لوگوں کی تعریف نہ کرتے جو نہ دوا کرتے ہیں نہ منتر بلکہ اپنے مالک پر بھروسہ کرتے ہیں اور اس کا جواب یہ ہے کہ یہاں دوا سے داغ دینا مراد ہے اور داغ نہ دینا بہتر ہے برخلاف دوسرے علاجوں کے ان کی کئی حدیثوں میں ترغیب آئی ہے اور خود آپ ﷺ نے علاج کیا ہے اب جو کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی نیت سے دوا اور علاج کرے تو ضرور اس کو اجر اور ثواب بھی ہوگا' اس حدیث کو احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور ابن خزیمہ اور حاکم نے اس کو صحیح کہا۔

۳۴۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنِ ابْنِ اَبِیْ خِزَامَةَ عَنْ اَبِیْ خِزَامَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۴۳۷: حضرت ابوخزامہؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: آپ ﷺ کیا فرماتے ہیں دوا میں جس سے ہم علاج کرتے ہیں اور منتر میں جس کو ہم پڑھتے ہیں اور

Marfat.com

رَأَيْتَ اَدْوِيَةً نَتَدَاوَى بِهَا وَ رُقًى نَسْتَرْقِيْ بِهَا وَ تُقًى نَتَّقِيْهَا هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ شَيْئًا قَالَ هِيَ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ"۔

بچاؤ کی چیزوں میں جن سے ہم بچاؤ کرتے ہیں۔ کیا یہ چیزیں اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو کچھ رد کر سکتی ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: یہ چیزیں خود اللہ کی تقدیر میں داخل ہیں۔

تشریح ❁ لڑائی میں جیسے ڈھال سپر زرہ بکتر چار آینہ وغیرہ اور ممکن ہے کہ حدیث میں تقی تتقیہا سے پرہیز مراد ہو یعنی بعض بیماریوں میں جو بعض کھانوں اور غذاؤں سے پرہیز کرتے ہیں اور یہ معنی زیادہ مناسب ہے مقام کے۔

سبحان اللہ کیا عمدہ جواب دیا کہ سوال کرنے والے کو اب کچھ کہنے کی گنجائش ہی نہیں رہی مطلب آپ ﷺ کے جواب کا یہ ہے کہ سپر یا ڈھال رکھنا یا دوا یا علاج کرنا تقدیر الٰہی سے خارج نہیں ہیں جو فعل دنیا میں واقع ہو وہی معلوم ہوا کہ اللہ کی تقدیر میں تھا پس انسان کو لازم ہے کہ تدبیر اور علاج میں کمی نہ کرے۔ ہوگا تو وہی جو تقدیر میں ہے اسی طرح جو کوئی علاج نہ کرے تو سمجھنا چاہئے کہ اس کے لئے تقدیر یہی ہے غرض اللہ کی تقدیر بندے کو معلوم نہیں ہو سکتی جب کوئی فعل بندے سے ظاہر ہو جاتا ہے اس وقت تقدیر معلوم ہوتی ہے اس حدیث کو احمد اور ترمذی نے بھی نکالا اور ترمذی نے کہا وہ حسن ہے۔

۳۴۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ دَآءً اِلَّا اَنْزَلَ لَهٗ دَوَاءً۔

۳۴۳۸: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری ایسی نہیں اتاری جس کی دوا نہ اتاری ہو۔

تشریح ❁ معلوم ہوا کہ بیماریاں اللہ کی طرف سے اترتی ہیں۔

۳۴۳۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ اِبْرٰهِيْمُ بْنُ سَعِيْدِ الْجَوْهَرِيُّ قَالَا ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ حُسَيْنٍ ثَنَا عَطَاءٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ دَآءً اِلَّا اَنْزَلَ لَهٗ شِفَاءً۔"

۳۴۳۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے اس میں یہ ہے کہ اللہ نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر اس کی شفا بھی اتاری۔

تشریح ❁ اس حدیث کو بخاری نے بھی نکالا اور مسلم نے جابر رضی اللہ عنہ سے نکالا کہ ہر بیماری کی دوا ہے پھر جب وہ دوا پہنچتی ہے تو بیمار اچھا ہو جاتا ہے اللہ کے حکم سے یہ کہنا کہ دوا سے صحت ہوئی شرک ہے اگر یہ سمجھ کر کھا جائے کہ دوا تاثیر کرتی ہے اور جو یہ سمجھ کر کھا جائے کہ اللہ کے حکم سے تاثیر کرتی ہے تو شرک نہیں ہے اسی طرح ہر چیز کو سمجھنا چاہئے کہ اس کا نفع اور ضرر بحکم الٰہی ہے اور جو کوئی یہ سمجھ کر کہے گا کہ فلاں چیز سے نفع ہوا تو وہ شرک نہ ہوگا اور جب اس چیز کو مستقل اور مختار نفع میں جانے گا تو وہ شرک ہو جائے گا مشرکین یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بعض اپنے مقبول بندوں کو اختیار دے دیا ہے کہ وہ جو چاہیں کریں اب وہ جس کو چاہیں اپنے اختیار سے نفع پہنچاتے ہیں اور اللہ کا حکم ہر معاملہ میں نہیں لیتے یہ اعتقاد شرک ٹھہرا اور مسلمان یہ سمجھتے ہیں کہ بعض وقت ایک بندے سے دوسرے بندے کو نفع یا نقصان ہوتا ہے لیکن یہ نفع اور نقصان اللہ کے حکم سے ہوتا ہے تو یہ شرک نہیں ہے۔

Marfat.com

۲:بَابُ الْمَرِيْضِ يَشْتَهِي الشَّيْءَ

۳۴۴۰: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا صَفْوَانُ ابْنُ هُبَيْرَةَ ثَنَا اَبُو مَكِيْنٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ خُبْزُ بُرٍّ فَلْيَبْعَثْ اِلٰى اَخِيْهِ " ثُمَّ اَخِيْهِ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَهٰى مَرِيْضُ اَحَدِكُمْ شَيْئًا فَلْيُطْعِمْهُ۔"

باب: بیمار اگر کسی چیز کے کھانے کی خواہش کرے (بشرطیکہ وہ چیز اس کو مضر نہ ہو)

۳۴۴۰: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کی عیادت کی (اس کے پوچھنے کو تشریف لے گئے بیماری میں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: تیرا جی کسی چیز کے کھانے کو چاہتا ہے۔ وہ بولا جی ہاں گیہوں کی روٹی کھانے کو جی چاہتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: جس شخص کے پاس گیہوں کی روٹی ہو وہ اپنے بھائی کو بھیج دے پھر اس کے بعد آپؐ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی بیمار ہو وہ کسی چیز کی خواہش کرے تو اس کو کھلائی جائے۔

تشریح ❁ بشرطیکہ وہ چیز علانیہ مضر نہ ہو جیسا دوسری حدیث سے معلوم ہوتا ہے اور اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ مریض کو سخت پرہیز کرانا اور اس کی خواہش کے موافق بالکل غذا نہ دینا یا غذا کھانے کے لئے اس پر جبر کرنا جیسا بعض نیم حکیم خطرہ جان کیا کرتے ہیں محض جہالت ہے ہر مرض کے علاج میں بڑا ضروری یہ امر ہے کہ مریض کی طاقت اور قوت قائم رہے اور یہ جب ہی ہوتا ہے کہ مریض کے خواہش کے موافق غذا اور میوے وغیرہ دیئے جائیں۔

۳۴۴۱: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ ثَنَا اَبُوْ يَحْيٰى الْحِمَّانِيُّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ يَزِيْدَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَرِيْضٍ يَعُوْدُوْا قَالَ اَتَشْتَهِيْ شَيْئًا قَالَ اشْتَهِيْ كَعْكًا قَالَ نَعَمْ فَطَلَبُوْا لَهٗ۔

۳۴۴۱: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ ایک بیمار کے پوچھنے کو گئے۔ آپؐ نے فرمایا: تیرا جی کسی چیز کو چاہتا ہے۔ کیا کعک کھانے کو چاہتا ہے۔ وہ بولا جی ہاں۔ پھر کعک اس کیلئے منگوایا گیا (کعک ایک قسم کی روٹی ہے فارسی میں اس کو کاک کہتے ہیں' حضرت قطب الدین بختیار کاکی اسی قسم کی روٹیاں لوگوں کو بانٹا کرتے تھے ان کا لقب کاکی ہوگیا) اور ہماری زبان میں اس کو کیک کہتے ہیں۔

۳:بَابُ الْحِمْيَةِ

۳۴۴۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ صَعْصَعَةَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ وَاَبُوْ دَاوٗدَ قَالَا ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَيُّوْبَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ اَبِيْ يَعْقُوْبَ عَنْ اُمِّ الْمُنْذِرِ

باب: پرہیز کا بیان

۳۴۴۲: حضرت اُم منذر بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت علیؓ تھے اور وہ ناتوان تھے۔ ایک بیماری سے چنگے ہو کر اور ہمارے پاس کھجور کے خوشے لٹکے ہوئے تھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے کھا رہے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی ان کو لیا کھانے کے لئے آپؐ نے فرمایا:

Marfat.com

بِنْتِ قَيْسٍ الْاَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ: وَ مَعَهٗ عَلِيُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ وَ عَلِيٌّ نَاقِهٌ مِنْ مَرَضٍ وَلَنَا دَوَا لِیْ مُعَلَّقَةٌ وَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَاكُلُ مِنْهَا فَتَنَاوَلَ عَلِيٌّ لِيَاكُلُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مهْ يَا عَلِيُّ اِنَّكَ نَاقِهٌ قَالَتْ فَصَنَعْتُ لِلنَّبِيِّ: سِلْقًا وَ شَعِيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ يَا عَلِيُّ !مِنْ هٰذَا فَاَصِبْ فَاِنَّهٗ اَنْفَعُ لَكَ۔

اے علی! ٹھہرو تم ابھی ناتواں ہو۔ اُم المنذرؓ نے کہا پھر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے چقندر اور جو پکائے آپؐ نے حضرت علیؓ سے فرمایا: اے علی اس میں سے کھاؤ یہ تم کو زیادہ مفید ہے۔

تشریح ❁ اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ پرہیز کرنا جائز ہے دوسری روایت میں ہے کہ پرہیز کرنا سر ہے ہر علاج کا اور سچ بھی یہی ہے کہ پرہیز کرنے سے دوا کی تاثیر بہ حکم الٰہی جلد ہوتی ہے اور بد پرہیزی سے بڑی خرابیاں اٹھتی ہیں۔

۳۴۴۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ ثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارِكِ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ صَيْفِيٍّ مِنْ وَلَدِ صُهَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ صُهَيْبٌ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰدْنُ فَكُلْ فَاَخَذْتُ اٰكُلُ مِنَ التَّمْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَاْكُلُ تَمْرًا وَ بِكَ رَمَدٌ ؟قَالَ فَقُلْتُ اِنِّیْ اَمْضَغُ مِنْ نَاحِيَةٍ اُخْرٰى فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۳۴۴۳: حضرت صہیبؓ سے روایت ہے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپؐ کے سامنے روٹی اور کھجور تھی آپؐ نے فرمایا: نزدیک آ اور کھا۔ میں نے کھجور کھانا شروع کی آپؐ نے فرمایا: تو کھجور کھاتا ہے اور تیری آنکھ دکھ رہی ہے میں نے عرض کیا میں دوسری طرف سے کھجور چباتا ہوں (بطور مزاح کے) یعنی جس طرف کی آنکھ دکھتی ہے اُدھر نہیں کھاتا دوسری طرف سے کھاتا ہوں) یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا۔

تشریح ❁ قربان آپ ﷺ کے حسن اور جمال کے ایسے حسین اور خوبصورت چہرے پر تبسم کیسا زیب دیتا ہوگا۔

۴:بَابُ لَا تُكْرِهُوا الْمَرِيْضَ عَلَى الطَّعَامِ

باب: کھانا کھانے کے لئے بیمار پر جبر نہ کرنا چاہئے

۳۴۴۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا بَكْرُ بْنُ يُوْنُسَ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ مُوْسَى ابْنِ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُكْرِهُوْا مَرْضَاكُمْ عَلَى الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ فَاِنَّ اللّٰهَ يُطْعِمُهُمْ وَ يَسْقِيْهِمْ ۔

۳۴۴۴: حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے بیماروں پر جبر نہ کرو کھانے اور پینے کے لئے اللہ تعالیٰ ان کو کھلا اور پلا دیتا ہے۔

تشریح ❁ کھانے اور پینے سے غرض یہی ہے کہ بقائے روح اور تسلی ہو تو ان امور کا محافظ پروردگار ہی ہے وہ بیماروں کی دوسری طرح خبر گیری کرتا ہے کہ ان کو غذا کی ضرورت نہیں پڑتی پس جب وہ اپنی خوشی سے کھانا چاہیں ان کو کھلاؤ زبردستی مت کرو اور جو غذا زبردستی سے کھائی جائے وہ بعوض فائدے کے اور نقصان پیدا کرتی ہے۔

Marfat.com

۵:بَابُ التَّلْبِيْنَةِ

باب: ہریرہ کا بیان

۳۴۴۵: حَدَّثَنَا اِبْرٰهِيْمُ بْنُ سَعِيْدِ الْجَوْهَرِيُّ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ بَرَكَةَ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَخَذَ اَهْلَهُ الْوَعْكُ اَمَرَ بِالْحَسَاءِ قَالَتْ وَ كَانَ يَقُوْلُ اِنَّهُ لَيَرْتُوْا فُؤَادَ الْحَزِيْنِ وَ يَسْرُوْا عَنْ فُؤَادِ السَّقِيْمِ كَمَا تَسْرُوْا اِحْدَاكُنَّ الْوَسَخَ عَنْ وَجْهِهَا بِالْمَاءِ۔"

۳۴۴۵: اُم المؤمنین جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کو بخار آتا تو آپؐ ہریرہ بنانے کا حکم دیتے اور آپؐ فرماتے تھے کہ ہریرہ غمگین کا دن سنبھال دیتا ہے اور بیمار کے دل سے رنج دور کر دیتا ہے جیسے پانی تم میں سے کسی کے منہ سے میل کو دور کرتا ہے۔

تشریح ❁ ہریرہ ترجمہ ہے حسا کا حساوہ کھانا جو آٹا اور پانی سے بنایا جاتا ہے اور روغن سے اس میں کبھی شیرینی بھی ڈالتے ہیں اور کبھی شہد اور کبھی آٹے کے بدل آٹے کا چھان ڈالتے ہیں اس کو تلبینہ کہتے ہیں اور ہندی میں ہریرہ مشہور ہے۔

۳۴۴۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَبِي الْخَصِيْبِ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ اَيْمَنَ ابْنِ نَابِلٍ عَنِ امْرَاَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ (يُقَالُ لَهَا كُلْثُمٌ) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْبَغِيْضِ النَّافِعِ التَّلْبِيْنَةَ يَعْنِي الْحَسَاءَ قَالَتْ وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اِذَا شُتُكِي اَحَدٌ مِنْ اَهْلِهٖ لَمْ تَزَلِ الْبُرْمَةُ عَلَى النَّارِ حَتّٰى يَنْتَهِيَ اَحَدُ طَرَفَيْهِ يَعْنِي يَبْرَاءُ اَوْ يَمُوْتُ۔

۳۴۴۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لازم کرلو اپنے اوپر لازم کرلو اپنے اوپر ہریرے کو جس کے کھانے کو دل نہیں چاہتا لیکن وہ فائدہ دیتا ہے حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کہا آپؐ کے گھر والوں میں جب کوئی بیمار ہوتا تو ہمیشہ ہانڈی چولھے پر رہتی (اور ہریرہ تیار رہتا) یہاں تک کہ وہ تندرست ہو جائے یا مر جائے۔

تشریح ❁ بے شک ہریرہ بہت عمدہ اور سریع الہضم غذا ہے اور پانی بھی اس میں شریک ہے علیحدہ پانی کی ضرورت نہیں ہوتی اوو ہ کھچڑی سے بہتر ہے جس کو ہمارے ملک میں بیماروں کو کھلاتے ہیں کیونکہ کھچڑی سے پیاس بھی لگتی ہے اور کھچڑی کھانے میں دیر چاہئے برخلاف ہریرہ کے اس کے چبانے کی بھی ضرورت نہیں پڑتی اور کھچڑی قبض بھی کرتی ہے ہریرہ اگر بھوسے کا ہو تو قبض نہیں کرتا اگر بخار صفراوی ہو تو نمکین ہریرہ ترشی وغیرہ ڈال کر بنائیں ورنہ خفیف شیرینی شریک کر کے بنائیں۔

۶:بَابُ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ

باب: سیاہ دانہ یعنی کلونجی کا بیان

۳۴۴۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ الْمِصْرِيَّانِ : قَالَا ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَخْبَرَهُمَا اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَآءِ شِفَآءً مِنْ كُلِّ دَآءٍ اِلَّا السَّامُ۔" .

۳۴۴۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کالے دانے میں ہر بیماری سے تندرستی ہے مگر موت سے اور کالا دانہ کلونجی ہے۔

Marfat.com

وَالسَّامُ الْمَوْتُ وَالْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ الشُّوْنِيْزُ۔

۳۴۴۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ يَحْيَى ابْنُ خَلَفٍ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ فَاِنَّ فِيْهَا شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ۔"

۳۴۴۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لازم کرلو اپنے اوپر سیاہ دانے کو اس میں تندرستی ہے ہر بیماری سے سوا موت کی بیماری کے۔

۳۴۴۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ اَنْبَاَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ خَرَجْنَا وَ مَعَنَا غَالِبُ بْنُ اَبْحَرَ فَمَرِضَ فِي الطَّرِيْقِ : فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ وَ هُوَ مَرِيْضٌ فَعَادَهُ ابْنُ اَبِيْ عَتِيْقٍ وَ قَالَ لَنَا عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ فَخُذُوْا مِنْهَا خَمْسًا اَوْ سَبْعًا فَاسْحَقُوْهَا ثُمَّ اقْطُرُوْهَا فِيْ اَنْفِهِ بِقَطَرَاتِ زَيْتٍ فِيْ هٰذَا الْجَانِبِ وَ فِيْ هٰذَا الْجَانِبِ فَاِنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُمْ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ هٰذِهِ الْحَبَّةَ السَّوْدَاءَ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَآءٍ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ السَّامُ قُلْتُ وَ مَا السَّامُ ؟ قَالَ " اَلْمَوْتُ۔"

۳۴۴۹: حضرت خالد بن سعد سے روایت ہے ہم (سفر میں) نکلے اور ہمارے ساتھ غالب بن جبر بھی تھے وہ راہ میں بیمار ہو گئے۔ پھر ہم مدینہ منورہ میں آئے اور وہ بیمار تھے۔ ابن ابی عتیق ان کی عیادت کو آئے اور کہنے لگے سیاہ دانہ میں سے پانچ یا سات دانہ لو اور ان کو پیس کر زیتون کے تیل میں ملا کر چند قطرے ان کے ناک میں ڈالو دونوں نتھنوں میں کیونکہ حضرت عائشہؓ نے ان سے حدیث بیان کی کہ انہوں نے سنا جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اس سیاہ دانہ میں شفا ہر ہر ایک بیماری سے مگر جب سام آئے میں نے کہا سام کیا ہے انہوں نے کہا موت۔

۷: بَابُ الْعَسَلِ

باب: شہد کا بیان

۳۴۵۰: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خِدَاشٍ ثَنَا سَعِيْدُ زَكَرِيَّاءَ الْقُرَشِيُّ: ثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ سَعِيْدٍ الْهَاشِمِيُّ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَعِقَ الْعَسَلَ ثَلَاثَ غَدَوَاتٍ كُلَّ شَهْرٍ لَمْ يُصِبْهُ عَظِيْمٌ مِنَ الْبَلَاءِ.

۳۴۵۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص شہد چاٹ لیا کرے ہر مہینے میں تین دن صبح کے وقت اس کو کوئی بڑی آفت نہ آئے گی (زوائد میں ہے اس کی سند کمزور بھی ہے اور منقطع بھی کیونکہ عبدالحمید کا سماع ابوہریرہؓ سے ثابت نہیں ہے)

۳۴۵۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَشْرٍ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ ثَنَا عُمَرُ بْنُ سَهْلٍ ثَنَا اَبُوْ حَمْزَةَ الْعَطَّارُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَسَلٌ فَقَسَمَ بَيْنَنَا لُعْقَةً لُعْقَةً فَاَخَذْتُ لُعْقَتِيْ ثُمَّ قُلْتُ

۳۴۵۱: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تحفہ آیا شہد کا آپؐ نے ہم سب کو تھوڑا تھوڑا بانٹا چاٹنے کے لئے میں نے اپنا حصہ لیا پھر میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ تھوڑا سا اور لوں آپؐ نے فرمایا: اچھا۔ (اس کی سند

Marfat.com

یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَزْدَارُ اُخْرٰی؟ قَالَ "نَعَمْ".

میں ابوحمزہ اور عمر بن سہل دو راوی مختلف فیہ ہیں)

۳۴۵۲: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا زَیْدُ بْنُ الْحُبَابِ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَیْکُمْ بِالشِّفَاءَ بْنِ الْعَسَلِ وَالْقُرْاٰنِ.

۳۴۵۲: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لازم کرلو اپنے اوپر دو شفاؤں کو ایک شہد، دوسری قرآن۔

۸: بَابُ الْکُمْاَةِ وَ الْعَجْوَةِ

باب: کھنبی اور عجوہ (ایک قسم کی کھجور ہے) کا بیان

۳۴۵۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ نُمَیْرٍ ثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اِیَاسٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَ جَابِرٍ قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: اَلْکَمَاةُ مِنَ الْمَنِّ وَ مَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَیْنِ وَ الْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَ هِیَ شِفَاءٌ مِنَ الْجَنَّةِ۔

۳۴۵۳: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کھنبی من سے ہے اور اس کا پانی تندرستی ہے آنکھوں کے لئے اور عجوہ جنت کا میوہ ہے وہ شفا ہے دیوانگی سے۔

حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَیْمُوْنٍ وَ مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقِّیَانِ قَالَا ثَنَا سَعِیْدُ ابْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ هِشَامٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اِیَاسٍ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ مِثْلَهٗ۔

دوسری روایت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی ہی ہے۔

تشریح ❁ کھنبی ایک چھوٹا سا (خودرو) درخت ہے جو زمین پر خود بخود اگتا ہے لوگوں نے اس کی ہجو کی اور زمین کی چیچک کہا تب آپ ﷺ نے یہ حدیث فرمائی کہ وہ تو من میں ہے یعنی اس من کی طرح ہے جو بنی اسرائیل پر اترتا تھا بغیر محنت اور مشقت کے وہ آسمان سے اترتا تھا یہ زمین سے اگتی ہے۔ ترمذی کی دوسری روایت میں ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ ہماری ایک چھوکری کی بینائی ضعیف ہوگئی میں نے تین یا پانچ یا سات کھنبیاں لے کر ان کو نچوڑا اور ان کا پانی ایک شیشی میں رکھ لیا وہ اس کی آنکھ میں لگایا گیا اس کی بیماری جاتی رہی۔

۳۴۵۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ اَنْبَاَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ عُمَیْرٍ سَمِعَ عَمْرُوْ بْنَ حُرَیْثٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ سَعِیْدَ بْنَ زَیْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَیْلٍ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ اَنَّ الْکَمْاَةَ مِنَ الْمَنِّ الَّذِیْ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰی بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ وَ مَاءُ هَاشِفَاءُ الْعَیْنِ۔

۳۴۵۴: حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کھنبی اس من سے ہے جو اللہ تعالیٰ بنی اسرائیل پر اتارتا تھا (جما ہوا شہد) بطور (ترنجبین کے) اور اس کا پانی شفا ہے آنکھ کی۔

۳۴۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الصَّمَدِ ثَنَا مَطَرٌ الْوَرَّاقُ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِیْ

۳۴۵۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم باتیں کر رہے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اتنے

Marfat.com

هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرْنَا الْكَمْاَةَ فَقَالُوْا هُوَ جُدَرِيُّ الْاَرْضِ فَنُمِيَ الْحَدِيْثُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ الْكَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَ هِيَ شِفَاءٌ مِنَ السَّمِّ۔

میں کھنبی کا ذکر آیا لوگوں نے کہا وہ تو زمین کی چیچک ہے۔ آخر یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک گئی۔ آپؐ نے فرمایا کھنبی من میں سے ہے اور عجوہ جنت کا میوہ ہے وہ شفا ہے زہر سے۔

۳۴۵۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا الْمُشْمَعِلُّ ابْنُ اِيَاسٍ الْمُزَنِيُّ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ عَمْرٍو الْمُزَنِيَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ " اَلْعَجْوَةُ وَالصَّخْرَةُ مِنَ الْجَنَّةِ۔

قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَفِظْتُ الصَّخْرَةَ مِنَ الْجَنَّةِ مِنْ فِيْهِ۔

۳۴۵۶: حضرت رافع بن مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے عجوہ اور بیت المقدس کا صخرہ (جو پہلے معلق تھا لیکن لوگ اس کے تلے جاتے ہوئے ڈرتے تھے اس لئے دیواریں اس کے تلے بنا دیں) جنت میں سے ہے۔

۹ : بَابُ السَّنَا وَالسَّنُّوْتِ

باب: سنا اور سنوت کا بیان

۳۴۵۷: حَدَّثَنَا اِبْرٰهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ ابْنِ يُوْسُفَ بْنِ سَرْحٍ الْفِرْيَابِيُّ ثَنَا عَمْرُو ابْنُ بَكْرٍ السَّكْسَكِيُّ ثَنَا اِبْرٰهِيْمُ بْنُ اَبِيْ عَبْلَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُبَيِّ بْنِ اُمِّ حَرَامٍ وَ كَانَ قَدْ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْقِبْلَتَيْنِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ عَلَيْكُمْ بِالسَّنَى وَالسَّنُّوْتِ فَاِنَّ فِيْهِمَا شِفَآءً مِنْ كُلِّ دَآءٍ اِلَّا السَّامِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَ مَا السَّامُ :قَالَ " اَلْمَوْتُ۔"

قَالَ عُمْرٌ : قَالَ ابْنُ اَبِيْ عَبْلَةَ السَّنُّوْتُ الشَّبِثُّ وَ قَالَ آخَرُوْهنَ بَلْ هُوَ الْعَسَلُ الَّذِيْ يَكُوْنُ فِيْ زِقَاقِ السَّمْنِ:وَ هُوَ قَوْلُ الشَّاعِرِ:

هُمُ السَّمْنُ بِالسَّنُّوْتِ لَا الْسُنَ بَيْنَهُمْ
وَهُمْ يَمْنَعُوْنَ الْجَارَ اَنْ يَتَقَرَّدَا

۳۴۵۷: حضرت ابوالبی بن ام حرام سے روایت ہے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دونوں قبلوں والی نماز پڑھی تھی (یعنی وہ نماز جس میں قبلہ بدلا گیا) وہ کہتے تھے میں نے سنا آپؐ سے آپؐ فرماتے تھے لازم کرلو اپنے اوپر سنا اور سنوت کو اس لئے کہ ان میں شفا ہے ہر بیماری سے سوا سام کے۔ لوگوں نے عرض کیا سام کیا ہے یا رسول اللہ۔ آپؐ نے فرمایا: موت۔ عمرو بن بکر سکسکی نے کہا جو راوی ہے اس حدیث کا ابن ابی عیلہ نے کہا سنوت سو یہ کو کہتے ہیں اور دوسرے لوگوں نے کہا سنوت شہد ہے جو گھی کی مشکوں میں ہوتا ہے اور اسی سے ہے شاعر کا یہ قول

هُمُ السَّمْنُ بِالسَّنُّوْتِ لَا الْسُنَ بَيْنَهُمْ
وَهُمْ يَمْنَعُوْنَ الْجَارَ اَنْ يَتَقَرَّدَا

یعنی وہ لوگ جن کی شاعر تعریف کرتا ہے) مثل گھی کے ہیں سنوت (یعنی شہد) کے ساتھ ان میں آپس میں لڑائی نہیں ہے بلکہ وہ اپنے ہمسائے کی حفاظت کرتے ہیں کہ اس کو دھوکا دیا جائے (تو آپس میں کیونکر لڑیں گے) مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں میں پورا اتفاق ہے۔

Marfat.com

تشریح ❁ بروزن تنور یا بروزن سنور گھی اور دہی اور شہد اور سویہ کو بولتے ہیں اور اس کے معنی ہیں جیسے قاموس میں ہے اور یہاں مراد شہد ہے یا سویہ۔ التفرید الخداع والانس الخیانۃ از باب انس۔

مترجم کہتا ہے ایک نسخ مجھ کو اگلے بزرگوں سے آ پہنچا ہے جو حفظ صحت کے لئے نہایت خوب ہے اور جن لوگوں کو قبض اور قلت اشتہا کا عارضہ رہتا ہے ان کے لئے بہت مفید ہے وہ نسخہ یہ ہے چار سین اور ایک شین یعنی شہد کے ساتھ معجون بنا کر رکھ لیا جائے جب قبض یا نفخ کی شکایت ہو تو چھ ماشہ اس میں سے سوتے وقت کھا لینا چاہئے اس نسخہ میں تین چیزیں ایسی ہیں جن کی تعریف قرآن اور حدیث میں موجود ہے یعنی سنا اور سویہ اور شہد۔

۱۰: بَابُ الصَّلَاةُ شِفَاءٌ

باب: نماز میں شفا ہے

۳۴۵۸: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ ثَنَا السَّرِیُّ بْنُ مِسْكِيْنٍ : ثَنَا ذُوَادُ ابْنُ عُلْبَةَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ هَجَّرَ النَّبِیُّ ﷺ فَهَجَّرْتُ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ جَلَسْتُ فَالْتَفَتَ اِلَیَّ النَّبِیُّ ﷺ فَقَالَ: " اشْكَمَتْ دَرْدُ؟ قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ قُمْ فَصَلِّ فَاِنَّ فِی الصَّلَاةِ شِفَآءً۔

۳۴۵۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کو چلے میں بھی چلا پھر میں نے نماز پڑھی اور بیٹھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف دیکھا اور فرمایا: شکمت درد (یعنی تیرے پیٹ میں درد ہے یہ فارسی جملہ ہے) میں نے عرض کیا جی ہاں۔ یا رسول اللہ آپ نے فرمایا: اٹھ نماز پڑھ نماز میں شفا ہے۔

حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ الْقَطَّانُ ثَنَا اِبْرٰهِيْمُ بْنُ نَصْرٍ ثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ ثَنَا دَاوٗدُ بْنُ عُلْيَةَ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ وَ قَالَ فِيْهِ اشْكَمَتْ دَرْدُ يَعْنِی تَشْتَكِیْ بَطْنَكَ بِالْفَارِسِيَّةِ۔

ترجمہ دوسری روایت کا وہی ہے جو اوپر گزرا۔

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَ بِهٖ رَجُلٌ لِاَهْلِهٖ فَاسْتَعْدَدُوْا عَلَيْهِ۔

تشریح ❁ فیروز آبادی نے کہا جتنی حدیثیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فارسی بولنے میں آئی ہے جیسے اشکمت درد یا شب دو دو التمر یک یک ان میں سے کوئی حدیث صحیح نہیں ہے اس حدیث کا ایک راوی لیث جمہور کے نزدیک ضعیف ہے اور داؤد بن علیہ بھی ضعیف ہے ابن حبان نے اس کو منکر الحدیث کہا ہے وہ ثقات سے ایسی روایتیں بیان کرتا ہے جن کا کوئی اصل نہیں ہوتا۔

۱۱ : بَابُ النَّهْیِ عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِيْثِ

باب: ناپاک اور خبیث دوا سے علاج کرنے کی ممانعت

۳۴۵۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِيْثِ يَعْنِی السَّمَّ۔

۳۴۵۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا خبیث دوا سے یعنی زہر سے۔

Marfat.com

تشریح ❁ دوسری روایت میں ہے حرام سے دوامت کرو اور زہر سب حرام ہے اس مقدار میں جس سے مرنے کا اندیشہ ہے بیہقی نے کہا اگر یہ دونوں حدیثیں صحیح ہوں تو مراد خبیث حرام سے مسکر ہے یعنی جس چیز میں نشہ ہو اور یہ اس میں حلال ہے جب بلاضرورت ایسا کہا جائے۔

۳۴۶۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ شَرِبَ سُمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَهُوَ يَتَحَسَّاهُ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا۔

۳۴۶۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے زہر پیا اور اپنے تئیں مار ڈالا وہ ہمیشہ زہر پیتا رہے گا دوزخ کی آگ میں اور ہمیشہ ہمیشہ اسی میں رہے گا۔

تشریح ❁ سخت وعید ہے خودکشی کرنے والے کے لئے اور اکثر علماء نے کہا ہے کہ یہ تشدید اور سختی کے طور پر ہے اور مومن اگرچہ کیسا ہی سخت گناہ کرے ہمیشہ کے لئے جہنم میں نہیں رہے گا بلکہ کبھی نہ کبھی دوزخ سے ضرور نکالا جائے گا۔ یا اللہ بچا ہم کو دوزخ سے۔

۱۲: بَابُ دَوَاءُ الْمَشْیِ

باب: مسہل کی دوا

۳۴۶۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ ابْنِ جَعْفَرٍ عَنْ زُرْعَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مَوْلًى لِمَعْمَرٍ التَّيْمِیَّ عَنْ مَعْمَرٍ التَّيْمِیِّ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ۔

قَالَتْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَا ذَاكُنْتِ تَسْتَمْشِيْنَ قُلْتُ بِاشْبُرُمٍ قَالَ " حَارٌّ :ثُمَّ اسْتَمْشَيْتُ بِالسَّنَی فَقَالَ لَوْ كَانَ شَیْءٌ يَشْفِیْ مِنَ الْمَوْتِ كَانَ السَّنَی وَالسَّنَی شِفَاءٌ مِنَ الْمَوْتِ۔

۳۴۶۱: حضرت اسماء بنت عمیسؓ سے روایت ہے (جو بی بی تھیں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم مسہل کس چیز کا لیا کرتی تھیں۔ میں نے عرض کیا شبرم کا (وہ ایک دانہ ہے چنے کے برابر نہایت گرم اور سخت مسہل ہے) آپؐ نے فرمایا: وہ تو گرم آگ ہے۔ میں سنا مسہل لینے لگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کسی چیز میں موت سے شفا ہوتی تو سنا میں ہوتی اور سنا شفا ہے موت سے۔

۱۳: بَابُ دَوَاءِ الْعُذْرَةِ وَالنَّهْیِ عَنِ الْغَمْزِ

باب: گلے پڑنے یا گھنڈی پڑنے کا علاج اور دبانے کی ممانعت

۳۴۶۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ قَالَتْ دَخَلْتُ بِابْنٍ لِیْ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ وَ قَدْ اَعْلَقَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ فَقَالَ عَلَامَ تَدْغَرْنَ اَوْ لَادَكُنَّ بِهٰذَا الْعِلَاقِ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِیِّ: فَاِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ اَشْفِيَةٍ يُسْبِعَطُ بِهٖ مِنَ الْعُذْرَةِ وَ يُلَدُّ بِهٖ مِنْ ذَاتِ

۳۴۶۲: حضرت اُم قیس بنت محصنؓ سے روایت ہے میں اپنا ایک بیٹا لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی اور میں نے اس کا حلق دبایا تھا عذرہ کی شکایت سے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کیوں اپنی اولاد کا حلق دباتی ہو اور اعلاق کرتی ہو لازم کرلو اپنے اوپر عود ہندی کو اس میں سات بیماریوں سے شفا ہے اگر گلے پڑے ہوں تو اس کی نسوار دی جائے اور اگر ذات الجنب ہو تو اس کا لدود کیا جائے (لدود کہتے

Marfat.com

الْجَنْبِ۔"

ہیں منہ کے اندر دوا لگانے کو)

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ الْمِصْرِیُّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَنْبَاَنَا یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ اُمِّ قَیْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِنَحْوِهٖ۔

دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے ام قیس سے اور اعلاق کے معنی دبانا (اور دعز کے معنی ایک بتی بٹنا اور بچہ کے ناک میں ڈالنا اس کا زور ورم کے مقام تک پہنچتا ہے اور کالے رنگ کا خون اس میں سے نکل جاتا ہے)

قَالَ یُوْنُسُ اَعْلَقْتُ یَعْنِیْ غَمَزْتُ۔

تشریح ❁ عذر ایک ورم ہے حلق میں بچوں کو اکثر ہو جاتا ہے عورتیں دبا کر انگلی سے اس کا علاج کرتی ہیں۔

۱۴:بَابُ دَوَاءِ عِرْقِ النَّسَا

باب: عرق النساء کی دوا کا بیان

۳۴۶۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ رَاشِدُ بْنُ سَعِیْدٍ بْنُ الرَّمْلِیُّ قَالَا : ثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ ثَنَا اَنَسُ بْنُ سِیْرِیْنَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ یَقُوْلُ شِفَاءُ عِرْقِ النِّسَا اَلْیَةُ شَاةٍ اَعْرَابِیَّةٍ تُذَابُ ثُمَّ تُجَزَّأُ ثَلَاثَةَ اَجْزَاءٍ ثُمَّ یُشْرَبُ عَلَى الرِّیْقِ فِیْ كُلِّ یَوْمٍ جُزْءٌ۔

۳۴۶۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے عرق النساء کا علاج یہ ہے کہ جنگلی چربی کی چکتی (چربی کی) لی جائے اور اس کو گلا کر تین حصے کئے جائیں اور ایک حصہ اس میں سے نہار منہ پیا جائے۔

تشریح ❁ یہ ایک سخت درد ہے جو ایک رگ میں ہوتا ہے جن کو نسا کہتے ہیں۔

۱۵:بَابُ دَوَاءِ الْجِرَاحَةِ

باب: زخم کا علاج

۳۴۶۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: قَالَا: ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِیِّ: قَالَ جُرِحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَوْمَ اُحُدٍ وَ كُسِرَتْ رَبَاعِیَتُهٗ وَ هُشِمَتِ الْبَیْضَةُ عَلٰى رَاْسِهٖ فَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَغْسِلُ الدَّمَ عَنْهُ وَ عَلِیٌّ یَسْكُبُ عَلَیْهِ الْمَآءَ بِالْمِجَنِّ فَلَمَّا رَاَتْ فَاطِمَةُ اَنَّ الْمَاءَ لَا یَزِیْدُ الدَّمَ اِلَّا كَثْرَةً اَخَذَتْ قِطْعَةَ حَصِیْرٍ فَاَحْرَقَتْهَا حَتّٰى اِذَا صَارَ رَمَادًا اَلْزَمَتْهُ الْجُرْحَ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ۔

۳۴۶۴: حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو زخم لگا احد کے دن اور آپ کا سامنے کا ایک دانت ٹوٹ گیا (پتھر کی مار سے) اور خود آپ کے سر میں گھس گیا تو جناب فاطمہ زہراؓ آپ کے بدن سے خون دھوتی تھیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ڈھال سے پانی ڈالتے تھے۔ جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ پانی ڈالنے سے اور خون زیادہ نکلتا ہے تو انہوں نے بوریے کا ایک ٹکڑا لیا اور اس کو جلایا اور جب وہ راکھ ہو گیا تو آپ کے زخم میں بھر دیا اس وقت خون رک گیا۔

تشریح ❁ سبحان اللہ اللہ کے خاص حبیب اور لڑائی میں اس قدر صدمے اٹھائے یہ آزمائش تھی پروردگار اور پروردگار ہمیشہ اپنے نیک بندوں پر مصیبتیں ڈالتا ہے اور ان کو آزماتا ہے۔

Marfat.com

۳۴۶۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ فُدَيْكٍ عَنْ عَبْدِ الْمُهَيْمِنِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ اِنِّیْ لَاَعْرِفُ يَوْمَ اُحُدٍ مَنْ جَرَحَ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَ مَنْ كَانَ يُرْقِیُ الْكَلْمَ مِنْ وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ يُدَاوِيْهِ۔''' وَ مَنْ يَحْمِلُ الْمَاءَ فِی الْمِجَنِّ وَ بِمَا دُوْوِیَ بِهِ الْكَلْمُ حَتّٰی رَقَاءَ: قَالَ : اَمَّا مَنْ كَانَ يُدَاوِیْ الْكَلْمَ فَفَاطِمَةُ اَحْرَقَتْ لَهٗ حِيْنَ لَمْ يَرْقَاْ قَطْعَةَ حَصِيْرٍ خَلَقٍ فَوَضَعَتْ رَمَادَهٗ عَلَيْهِ فَرَقَاَ الْكَلْمُ۔

۳۴۶۵: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں پہچانتا ہوں جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا منہ مبارک زخمی کیا احد کے دن اور جو آپ کا زخم دھوتا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دوا کرتا تھا اور جو پانی لاتا تھا ڈھال میں اور جس چیز سے زخم کی دوا کی گئی یہاں تک کہ خون تھم گیا لیکن پانی لانے والے تو وہ حضرت علیؓ تھے اور زخم کا علاج حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا جب خون بند نہ ہوا تو انہوں نے بوریئے کا ایک ٹکڑا جلایا اور اس کی راکھ زخم میں رکھ دی۔ خون بند ہوگیا۔

تشریح ❁ مشہور یہ ہے کہ عبداللہ بن قمیہ طعون نے آپ ﷺ کو زخمی کیا اور بعضوں نے کہا ان چار ملعونوں کافروں نے آپ کے قتل کا عہد کیا تھا کفار سے عبداللہ بن قمیہ او ۔عتبہ بن ابی وقاص اور عبداللہ بن شہاب زہری اور ابی بن خلف نووی نے تہذیب میں کہا کہ عتبہ بن وقاص وہی ہے جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا منہ مبارک زخمی کیا اور آپ ﷺ کا دانت توڑا احد کے دن اور میں نہیں جانتا کہ وہ مسلمان ہوا ہو اور نہ آگے کسی نے اس کو صحابہ میں ذکر کیا اور بعضوں نے کہا وہ کافر مرا۔

مترجم کہتا ہے اگر آپ اس ایذا پر بھی کفار قریش کے لئے بددعا کرتے تو اللہ تعالیٰ کا عذاب ان پر سخت اترتا ہے مگر عین ایذاء کی حالت میں آپ ﷺ نے یہ دعا فرمائی کہ اللہ ان کو ہدایت کر یہ نہیں جانتے۔

۱۶: بَابُ مَنْ تَطَبَّبَ وَ لَمْ يَعْلَمْ مِنْهُ طِبٌّ

باب: جو شخص علاج کرے کسی کا اور طب نہ جانتا ہو

تشریح ❁ سبحان اللہ شریعت محمدی میں کوئی بات نہیں چھوڑی اکثر ہندوستانی ریاستوں میں دیکھا جاتا ہے کہ اِدھر اُدھر کے عطائی درویش عطار وغیرہ لوگوں کی دوا اور علاج کرتے ہیں اور علم طب سے واقف نہیں ہوتے غلطی کرتے ہیں لوگوں کو ضرر ہوتا ہے حکومت ایسے لوگوں کو سزا دے اور ان کو علاج سے باز رکھے اشباہ میں ہے کہ اگر ایک حجام نے آنکھ میں سے گوشت کاٹا اور وہ حاذق نہ تھا بینائی جاتی رہی تو اس پر نصف دیت لازم ہوگی۔

۳۴۶۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ رَاشِدُ بْنُ سَعِيْدِ الرَّمْلِیُّ قَالَا ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَنْ تَطَبَّبَ وَ لَمْ يُعْلَمْ مِنْهُ طِبٌّ قَبْلَ ذَالِكَ فَهُوَ ضَامِنٌ۔

۳۴۶۶: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جس نے علاج کیا کسی کا اور اس سے پہلے وہ مشہور نہ تھا۔ علم طب میں (اور اس کے علاج سے کوئی نقصان ہوا) تو وہ ضامن ہوگا اس نقصان کا۔

تشریح ❁ اگر جان جاتی رہی تو پوری دیت دینا ہوگی اور جو کوئی عضو بیکار ہو جائے اس کی دیت دینا ہوگی۔

۱۷: بَابُ دَوَاءِ ذَاتِ الْجَنْبِ

باب: ذات الجنب کی دوا

تشریح ❁ وہ ایک ورم ہے جو پسلی میں ہوتا ہے اور یہ مرض بہت سخت ہے اکثر ہلاک کر دیتا ہے۔

Marfat.com

۳۴۶۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِسْحٰقَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَيْمُوْنٍ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ نَعَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ وَرْسًا وَ قُسْطًا وَ زَيْتًا ' يُلَدُّ بِهٖ۔

۳۴۶۷: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذات الجنب میں اس نسخہ کی تعریف کی ورس (ایک گھاس ہے زرد خوشبودار) اور قسط (یعنی عود ہندی) اور زیتون کا تیل اس کا لدود کیا جائے۔

تشریح ❁ یعنی یہ تینوں دوائیں ملا کر منہ میں ایک طرف سے ڈال دیئے جائیں لدود اس دوا کو کہتے ہیں جو بیمار کے منہ میں لگائی جائے تا کہ پیٹ میں چلی جائے بعض قدیم طبیبوں نے اس نسخہ پر اعتراض کیا ہے کہ قسط یعنی عود ہندی بہت گرم ہے تو ذات الجنب میں جو مرض حار ہے اس کا دینا کیسا مناسب ہوگا اور ہم کہتے ہیں کہ یہ اعتراض محض لغو اور قلت معرفت سے پیدا ہوا ہے بعض دوائیں بالخاصیت ایک بیماری کو مفید ہوتی ہے جیسے کونین حار ہے اور بخار کے لئے اکسیر ہے اور بارہ حار ہے اور آتشک کے لئے مفید ہے اور اب ہمارے زمانہ میں جو طب مروج ہے اس میں تمام علاجات خاصیت سے کئے جاتے ہیں حرارت اور برودت سے کوئی بحث نہیں ہے اور علاج بالکیفیۃ جو یونانیوں کا طریقہ تھا بالکل ترک کر دیا گیا اور تجربات وسیعہ سے ان کی بہت غلطیاں ثابت ہوئیں پس جو کچھ اللہ کے رسول نے فرمایا وہی تجربہ سے بھی صحیح نکلا اور قدیم طبیبوں کی نافہمی اور حماقت اب کھل گئی اور روز بروز کھلتی جاتی ہے۔

۳۴۶۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ طَاهِرٍ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ الْمِصْرِیُّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ وَهْبٍ اَنْبَاَنَا يُوْنُسُ وَ ابْنُ سَمْعَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْعُوْدِ الْهِنْدِیِّ يَعْنِیْ بِهِ الْكُسْتَ) فَاِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ اَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ۔

قَالَ ابْنُ سَمْعَانَ فِی الْحَدِيْثِ فَاِنَّ فِيْهِ شِفَآءً مِنْ سَبْعَةِ اَدْوَاءٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ۔

۳۴۶۸: اُم قیس بنت محصنؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لازم کرلو اپنے اوپر عود ہندی کو یعنی قسط کو اس میں سات بیماریوں سے شفا ہے ان میں سے ایک ذات الجنب بھی ہے۔ ابن سمعان کی روایت میں یوں ہے اس لئے کہ اس میں شفا ہے۔ سات بیماریوں سے ان میں سے ایک ذات الجنب ہے۔

۱۸: بَابُ الْحُمّٰی

باب: بخار کا بیان

۳۴۶۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ مُوْسٰی بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ ذُكِرَتِ الْحُمّٰی عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَبَّهَا رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ لَا تَسُبَّهَا فَاِنَّهَا تَنْفِی الذُّنُوْبَ كَمَا تَنْفِی النَّارُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ۔''

۳۴۶۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بخار کا ذکر آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص نے بخار کو گالی دی (برا کہا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مت برا کہہ اس کو وہ گناہوں کو (مسلمان کے) دور کر دیتی ہے جیسے انگار لوہے کی میل کو دور کر دیتی ہے۔

۳۴۷۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ

۳۴۷۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

Marfat.com

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ يَزِيْدَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ الْاَشْعَرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ عَادَ مَرِيْضًا وَمَعَهٗ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مِنْ وَعْكٍ كَانَ بِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: اَبْشِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ هِیَ نَارِیْ اُسَلِّطُهَا عَلٰى عَبْدِیَ الْمُؤْمِنِ فِی الدُّنْيَا لِتَكُوْنَ حَظَّهٗ مِنَ النَّارِ فِی الْاٰخِرَةِ۔"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک بیمار کی عیادت کو تشریف لے گئے۔ میں بھی ساتھ تھا اس شخص کو بخار آتا تھا آپؐ نے فرمایا: خوش ہو جا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بخار میری آگ ہے اس کو مقرر کرتا ہوں میں اپنے ایماندار بندے پر تا کہ وہ بدل ہو جائے آخرت کی آگ کا (اور آخرت کی آگ سے وہ محفوظ رہے)

۱۹: بَابُ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاَبْرِدُوْهَا بِالْمَاءِ

باب: بخار دوزخ کی بھاپ سے ہے اس کو ٹھنڈا کرو پانی سے

۳۴۷۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاَبْرِدُوْهَا بِالْمَاءِ۔"

۳۴۷۱: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بخار جہنم کی بھاپ سے ہوتا ہے تو اس کو ٹھنڈا کرو پانی سے۔

تشریح ❁ ممکن ہے کہ دوزخ سے مراد یہاں پیٹ ہو یعنی بخار پیٹ کی بھاپ سے پیدا ہوتا ہے اور عفونت سے اور ممکن ہے کہ بخار کی بھاپ ایک جز ہو دوزخ کی بھاپ کا جس کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بھیجا اپنے بندوں پر کسی مصلحت سے بخار میں غسل کرنا تو یہ سب کے نزدیک مفید ہے لیکن بعض بخاروں میں ٹھنڈے پانی سے غسل چاہئے بعضوں میں گرم پانی سے بہر حال غسل مفید ہے اور حدیث میں ٹھنڈے اور گرم پانی کی قید نہیں ہے اور اصل یہ ہے کہ بخار ہمیشہ عفونت اخلاط سے پیدا ہوتا ہے اور بدن کی ظاہری عفونت اور اس کو مدد دیتی ہے غسل کرنے سے بدن لطیف ہو جاتا ہے تو بخار میں تخفیف ہوگی اور گرم پانی سے غسل کرنے میں مسامات کھل جائیں گے اور اندر کے بخارات باہر نکل جائیں گے اور کبھی پسینہ بھی آ جائے گا جیسے حمام میں جانے سے آتا ہے اور پسینہ آنا بخار میں کمال فائدہ دیتا ہے اور ممکن ہے کہ ٹھنڈا کرنے سے حدیث میں ہاتھ اور پاؤں کا دھونا مراد ہو یعنی پاشویہ کرنا گرم پانی سے اور یہ باتفاق اطباء بخار میں مفید ہے بہر حال جس شخص نے اس باب کی حدیثوں پر اعتراض کیا ہے وہ محض جاہل ہے اب ڈاکٹری کتابوں میں کتنی قسم کے بخاروں میں آب سرد سے غسل کرنے کو مفید قرار دیا ہے اور عرب کا ملک حار ہے وہاں اکثر صفراوی کا بخار عارض ہوتا ہے اس ٹھنڈے پانی سے غسل کمال مفید ہوتا ہے یہ تجربہ سے معلوم ہو چکا ہے اور کوئی طبیب حاذق اس کا انکار نہ کرے گا اور ممکن ہے کہ حدیث کا مطلب یہ ہو کہ بخار جہنم کی بھاپ ہے اس کو ٹھنڈا کرو پانی سے یعنی پسینے سے مطلب یہ ہے کہ پسینہ لانے کی فکر کرو خواہ مریض کو اوڑھا کر خواہ کوئی دوا کھلا کر اس صورت میں تو کوئی اشکال ہی نہ ہوگا اور اخیر کے معنی ایک الہام الٰہی ہے جو مترجم کو ہوا واللہ المستعان۔

۳۴۷۲: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ شِدَّةَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاَبْرِدُوْهَا بِالْمَاءِ۔"

۳۴۷۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بخار کی شدت جہنم کی بھاپ سے ہوتی ہے اس کو ٹھنڈا کرو پانی سے۔

۳۴۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا

۳۴۷۳: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

Marfat.com

مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبَايَةَ ابْنِ رِفَاعَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ: يَقُوْلُ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاَبْرِدُوْهَا بِالْمَاءِ فَدخَلَ عَلَى ابْنِ لِعَمَّارٍ فَقَالَ اكْشِفِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسُ اِلٰهَ النَّاسِ۔"

میں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ فرماتے تھے بخار جہنم کی بھاپ سے ہے۔تو اس کو ٹھنڈا کرو پانی سے اور آپ تشریف لے گئے۔عمار کے ایک بیٹے کے پاس (وہ بیمار تھا) آپ نے فرمایا اے رب آدمیوں کے دور کردے بیماری کو اے خدا آدمیوں کے۔

تشریح ❁ خود حدیث دلالت کرتی ہے کہ یہاں وہ بخار مراد ہے جو گرمی سے ہو کیونکہ پانی سے وہی ٹھنڈا ہوگا اور جو بخاری سردی سے ہوگا اس میں تو آگ سے گرم کرنا مفید ہوگا اور بخار جہنم کی آگ سے ہے اس میں کوئی اشکال نہیں کیونکہ دوسری حدیث میں ہے کہ گرمی اور سردی دونوں جہنم کی سانس سے ہوتی ہیں گرمی تو اس حصہ جہنم کی بھاپ سے ہوتی ہیں جو گرم انگار ہے اور سردی اس حصے کی بھاپ سے ہے جو زمہریر ہے اور بخار ہمیشہ یا گرمی کی وجہ سے ہوتا ہے یا سردی سے پس یہ کہنا بالکل صحیح ہوا کہ بخار جہنم کی بھاپ سے ہے کیونکہ سبب کا سبب سبب ہوتا ہے اور علت کی علت علت ہوتی ہے۔

۳۴۷۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِىْ بَكْرٍ اَنَّهَا كَانَتْ تُؤْتٰى بِالْمَرْاَةِ الْمَوْعُوْكَةِ فَتَدْعُوْا بِالْمَآءِ فَتَصُبُّهُ فِىْ جَيْبِهَا : وَ تَقُوْلُ اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اَبْرُدُوْهَا بِالْمَاءِ ، وَ قَالَ : "اِنَّهَا مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ۔"

۳۴۷۴: اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے راویت ہے ان کے پاس وہ عورت لائی جاتی جس کو بخار ہوتا وہ پانی منگواتیں اور اس کے گریبان میں ڈالتیں اور کہتیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ٹھنڈا کرو اس کو پانی سے اور فرمایا وہ جہنم کی بھاپ سے ہے۔

۳۴۷۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ يَحْيَى ابْنُ خَلَفٍ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْحُمّٰى كِيْرٌ مِنْ كِيْرِ جَهَنَّمَ فَنَحُّوْهَا عَنْكُمْ بِالْمَاءِ الْبَارِدِ۔"

۳۴۷۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بخار ایک بھٹی ہے جہنم کی اس کو ہٹاؤ اپنے سے ٹھنڈے پانی سے۔

۲۰: بَابُ الْحِجَامَةِ

باب: پچھنے لگانے کا بیان

۳۴۷۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا اَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنْ كَانَ فِىْ شَىْءٍ مِمَّا تَدَاوَوْنَ بِهٖ خَيْرٌ فَالْحِجَامَةِ۔

۳۴۷۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہارے علاجوں میں کسی میں بہتری ہو تو وہ پچھنے لگانے میں ہے۔

۳۴۷۷: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِىٍّ الْجَهْضَمِىُّ ثَنَا زِيَادُ بْنُ الرَّبِيْعِ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ

۳۴۷۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں معراج کی رات میں فرشتوں کے کسی گروہ پر نہیں گزرا مگر وہ

Marfat.com

عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَا مَرَرْتُ لَيْلَةَ اُسْرِیَ بِیْ بِمَلَاءٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ اِلَّا كُلُّهُمْ يَقُوْلُ لِیْ عَلَيْكَ :يَا مُحَمَّدُ بِالْحِجَامَةِ۔"

سب مجھ سے کہتے تھے اے محمدؐ لازم کر لے اپنے اوپر پچھنے لگانے کو۔

تشریح ❁ پچھنے لگانا جب بدن میں خون کی کثرت ہو نہایت مفید پڑتا ہے اور بعض امراض میں فوراً اس سے تسکین ہو جاتی ہے۔

۳۴۷۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى ثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ نِعْمَ الْعَبْدُ الْحَجَّامُ يَذْهَبُ بِالدَّمِ :وَ يُخَفِّفُ الصُّلْبَ وَ يَجْلُوْ الْبَصَرَ۔"

۳۴۷۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا وہ بندہ جو پچھنے لگاتا ہے پچھنے لگا کر خون نکال دیتا ہے اور کمر کو ہلکا کر دیتا ہے اور بینائی کو روشن کر دیتا ہے

۳۴۷۹ : حَدَّثَنَا حُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ ثَنَا كَثِيْرُ بْنُ سُلَيْمٍ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مَرَرْتُ لَيْلَةَ اُسْرِیَ بِیْ بِمَلَاءٍ اِلَّا قَالُوْا ! يَا مُحَمَّدُ مُرْ اُمَّتَكَ بِالْحِجَامَةِ۔

۳۴۷۹: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں معراج کی رات کو فرشتوں کی جس جماعت پر گزرتا وہ کہتے اے محمدؐ اپنی امت کو حکم کرو پچھنے لگانے کا (اس حدیث کی سند میں جبارہ اور کثیر دو راوی ضعیف ہیں لیکن اس کی تائید اور بھی صحیح حدیثوں سے ہوتی ہے۔

۳۴۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْمِصْرِیُّ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَاذَنَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْحِجَامَةِ۔

فَاَمَرَ النَّبِیُّ ﷺ اَبَاطَيْبَةَ اَنْ يَحْجُمَهَا۔"

وَقَالَ حَسِبْتُ اَنَّهٗ كَانَ اَخَاهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ اَوْ غُلَامًا لَمْ يَحْتَلِمْ۔"

۳۴۸۰: اُم المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی پچھنے لگانے کی۔ آپؐ نے ابوطیبہ کو حکم دیا کہ ان کے پچھنے لگا دے۔ جابر نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ ابوطیبہ حضرت بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے دودھ بھائی تھے یا نابالغ لڑکے تھے۔

تشریح ❁ ورنہ اجنبی مرد کو آپ ﷺ کیسے حکم دیتے پچھنے لگانے کا اگرچہ ضرورت کے وقت طبیب کو نظر کرنا جائز ہے بیماری کے مقام کی طرف۔

۲۱: بَابُ مَوْضِعِ الْحِجَامَةِ

باب: پچھنے کس مقام پر لگائے

۳۴۸۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِیْ عَلْقَمَةُ بْنُ اَبِیْ عَلْقَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بُحَيْنَةَ يَقُوْلُ احْتَجَمَ رَسُوْلُ

۳۴۸۱: حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائے لحی جمل میں (جو ایک مقام ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے) اور آپ احرام باندھے ہوئے تھے اپنے بیچا بیچ سر میں (یعنی تالو (چاند)

Marfat.com

اللّٰهِ بِلَحْيِ جَمَلٍ وَ هُوَ مُحْرِمٌ وَ سْطَ رَاسِهٖ۔"

میں۔

۳۴۸۲: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ سَعْدِ الْاِسْكَافِ ، عَنِ الْاَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَزَلَ جِبْرِيْلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِجَامَةِ الْاَخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ۔

۳۴۸۲: جناب علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جبرئیلؑ اترے اور آپ کو حکم دیا گردن کی رگوں اور دونوں مونڈوں کے بیچ میں پچھنے لگانے کا اس حدیث کی سند میں اصبغ بن نباتہ تیمی ضعیف ہے۔

۳۴۸۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَبِي الْخَصِيْبِ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ فِي الْاَخْدَعَيْنِ وَ عَلَى الْكَاهِلِ۔

۳۴۸۳: حضرت انسؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائے اخدعین (گردن کی رگیں اور کاہل میں وہ مقام ہے جو دونوں مونڈوں کے بیچ میں ہے گدی کے نیچے)

۳۴۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفّٰى الْحِمْصِيُّ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي كَبْشَةَ الْاَنْمَارِيِّ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ كَانَ يَحْتَجِمُ عَلٰى هَامَتِهٖ وَ بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَ يَقُوْلُ مَنْ اَهْرَاقَ مِنْهُ هٰذِهِ الدِّمَآءَ فَلَا يَضُرُّهٗ اَنْ لَا يَتَدَاوٰى بِشَيْءٍ لِشَيْءٍ۔

۳۴۸۴: حضرت ابوکبشہ انماری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر پر پچھنے لگاتے تھے اور دونوں مونڈوں کے بیچ میں اور فرماتے تھے جو کوئی ان مقاموں میں سے خون بہائے اس کو نقصان نہ کرے گا اگر اور کسی بیماری کے لئے کوئی دوا نہ کرے۔

۳۴۸۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيْفٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَقَطَ عَنْ فَرَسِهٖ عَلٰى جَذْعٍ فَانْفَكَّتْ قَدَمُهٗ۔

قَالَ وَكِيْعٌ يَعْنِيْ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ عَلَيْهَا مِنْ وَثْءٍ۔

۳۴۸۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھوڑے پر سے گرے کھجور کے ایک ٹھنڈ پر تو آپ ﷺ کا پاؤں موچ کھا گیا وکیع نے کہا مطلب یہ ہے کہ آپ نے پچھنے لگائے صرف درد کی وجہ سے۔

تشریح ❁ جو پاؤں میں تھاوثی عربی میں درد کو کہتے ہیں جو کسی عضو میں پیدا ہو بغیر اس عضو کے ٹوٹنے کے۔

۲۲: بَابُ فِيْ اَيِّ الْاَيَّامِ يَحْتَجِمُ

باب: کن دنوں میں پچھنے لگائے

۳۴۸۶: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَطَرٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ النَّهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَرَادَ الْحِجَامَةَ فَلْيَتَحَرَّ سَبْعَةَ عَشَرَ اَوْ اِحْدٰى وَ عِشْرِيْنَ وَ لَا يَتَبَيَّغْ بِاَحَدِكُمُ الدَّمُ فَيَقْتُلُهٗ۔

۳۴۸۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی پچھنے لگانا چاہے وہ مہینے کی سترھویں اور انیسویں یا اکیسویں کو لگائے اور ایسے دن میں نہ لگائے جب خون کا جوش اس کو مار ڈالے۔

تشریح ❁ ابوداؤد نے کبشہ سے روایت کی کہ ان کے باپ منع کرتے تھے منگل کے دن پچھنے لگانے کو اور کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: منگل کے دن ایک ساعت ایسی ہے جس میں خون بند نہیں ہوتا اور منگل کا دن خون کا دن ہے اور آگے

Marfat.com

ابن عمرؓ کی حدیث میں آتا ہے کہ پیر اور منگل کے دن پچھنے لگا پس دونوں میں مخالف ہوگی اس کا جواب یوں دیا ہے کہ ابن عمرؓ کی حدیث میں وہ منگل مراد ہے جو مہینے کی سترھویں تاریخ میں آن پڑے کیونکہ طبرانی نے معقل بن یسار سے نکالا مرفوعاً جس نے پچھنے لگائے منگل کے دن سترھویں تاریخ وہ اس کے لئے دوا ہوں گے سال بھر تک اور کبشہ کی حدیث میں وہ منگل مراد ہے جو سترھویں تاریخ کے سوا اور کسی تاریخ میں پڑے اور ابوداؤد نے ابو ہریرہ سے نکالا مرفوعاً جس نے پچھنے لگائے سترھویں یا انیسویں یا اکیسویں کو وہ شفا ہوں گے اس کے لئے ہر بیماری سے اس کی اسناد میں کوئی برائی نہیں۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی اس موجودہ حدیث میں نہاس بن قہم ضعیف ہے لیکن تین صحیح ہے۔

۳۴۸۷: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَطَرٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ اَبِیْ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُجَادَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ یَا نَافِعُ !قَدْ تَبَیَّغَ بِیَ الدَّمُ فَالْتَمِسْ لِیْ حُجَّامًا :وَ اجْعَلْهُ رَفِیْقًا! اِنِ اسْتَطَعْتَ وَلَا تَجْعَلْهُ شَیْخًا کَبِیْرًا وَ لَا صَبِیًّا صَغِیْرًا فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْحِجَامَةِ عَلَی الرِّیْقِ اَمْثَلُ وَ فِیْهِ شِفَآءٌ وَ بَرَکَةٌ وَ تَزِیْدُ فِی الْعَقْلِ وَ فِی الْحِفْظِ فَاحْتَجَمُوْا عَلٰی بَرَکَةِ اللّٰهِ یَوْمَ الْخَمِیْسِ وَاجْتَنِبُوْا الْحِجَامَةِ یَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ وَالْجُمُعَةِ وَالسَّبْتِ وَ یَوْمَ الْاَحَدِ تَحَرِّیًا وَاجْتَحِمُوْا یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَالثُّلَاثَاءِ فَاِنَّهٗ الْیَوْمُ الَّذِیْ عَافَی اللّٰهُ فِیْهِ اَیُّوْبَ مِنَ الْبَلَاءِ وَ ضَرَبَهٗ بِالْبَلَاءِ یَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ فَاِنَّهٗ لَا یَبْدُ وجُذَامٌ وَ لَا بَرَصٌ اِلَّا یَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ اَوْ لَیْلَةَ الْاَرْبِعَاءِ۔"

۳۴۸۷: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا اے نافع (یہ ابن عمرؓ کے مولیٰ) یعنی غلام آزاد تھے اور بڑے فقیہ تھے۔ امام مالکؒ نے انہی سے روایتیں کی ہیں) میرے خون میں جوش ہو گیا ہے تو ایک پچھنے لگانے والے کو تلاش کر جو نرم مزاج کا ہو لیکن بوڑھا پھونس اور چھوٹا بچہ نہ ہو کیونکہ میں نے سنا جناب رسول مقبولؐ سے آپ فرماتے تھے حجامت کرنا یعنی پچھنے لگانا نہار منہ بہتر ہے اور اس میں شفا اور برکت ہے اور اس سے عقل بڑھتی ہے اور حافظہ تیز ہوتا ہے تو حجامت کراؤ اللہ تعالیٰ برکت دے گا جمعرات کے دن اور بچو حجامت سے چار شنبہ اور ہفتہ کے دن اور اتوار کے دن (یعنی ان دنوں کا فصد کر کے) ان میں حجامت مت کراؤ اگر ضرورت سے ایسا اتفاق ہو جائے تو خیر) اور حجامت کراؤ پیر کے دن اور منگل کے دن کیونکہ منگل وہ دن ہے جس دن اللہ تعالیٰ نے تندرستی دی حضرت ایوبؑ کو بیماری سے اور چار شنبہ کے دن ان پر بیماری آئی تھی اور جب جزام یا برص نمودار ہوتا ہے چار شنبہ کے دن یا چار شنبہ کی رات کو نمود ہوتا ہے۔

تشریح ❁ جب چندیا پر لگائے جائیں لیکن اعتدال کے ساتھ خون نکالے اگر خون زیادہ نکل جائے گا یا بے موقع لگائے جائیں گے تو جس قدر حافظہ ہے وہ بھی جاتا رہے گا چنانچہ معمر راوی نے کہا میں نے چندیا میں حجامت کرائی تو میرا حافظہ خراب ہو گیا اور شاید یہ چند روزوں کے لئے ہوا ہو پھر ان کا حافظہ اچھا ہو گیا ہو اور طبرانی اور ابونعیم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نکالا مرفوعاً کہ سر میں پچھنے لگانا شفا ہے سات بیماریوں سے۔

حجامت سے یہاں پچھنے لگانا مراد ہے لیکن یہ حجامت جس کو ہندوستان میں حجامت کہتے ہیں یعنی بال منڈوانا تو ہر دن درست ہے اور بعض مشائخ نے اس حجامت کو بھی اس حجامت پر قیاس کیا ہے اور جمعرات اور پیر اور منگل کو اصلاح بنانا بہتر رکھا ہے اور چار شنبہ کو مکروہ جانا ہے مگر اس پر کوئی دلیل نہیں ہے۔

Marfat.com

۳۴۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفّٰى الْحِمْصِيُّ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثَنَا عَبْدِ اللّٰهِ ابْنُ عِصْمَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ يَا نَافِعُ تَبَيَّغَ الدَّمُ فَاتِنِيْ بِحَجَّام وَاجْعَلْهُ شَابًا وَ لَا تَجْعَلْهُ شَيْخًا وَ لَا صَبِيًّا۔

قَالَ وَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ: صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْحِجَامَةُ عَلَى الرِّيْقِ اَمْثَلُ وَ هِيَ تَزِيْدُ فِي الْعَقْلِ وَ تَزِيْدُ فِي الْحِفْظِ وَ تَزِيْدُ الْحَافِظَ حِفْظًا فَمَنْ كَانَ مُحْتَجِمًا فَيَوْمَ الْخَمِيْسِ عَلَى اسْمِ اللّٰهِ وَاجْتَنِبُوْا الْحِجَامَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ يَوْمَ السَّبْتِ وَ يَوْم الْاَحْدِ وَاحْتَجِمُوْا يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالثُّلَاثَاء وَاجْتَنِبُوْا الْحِجَامَةَ يَوْمَ الْاَرْبَعَاءِ فَاِنَّهُ الْيَوْمُ الَّذِيْ اُصِيْبُ فِيْهِ اَيُّوْبُ بِالْبَلَاءِ وَ مَا يَبْدُوْا وَجَذَامٌ وَ لَا بَرَصٌ اِلَّا فِيْ يَوْمِ الْاَرْبَعَاءِ اَوْ لَيْلَةِ الْاَرْبِعَاءِ۔

۳۴۸۸: نافعؒ سے روایت ہے ابن عمرؓ نے مجھ سے کہا اے نافع مجھے خون کا جوش ہو گیا ہے تو ایک پچھنے لگانے والے کو بلا جو جوان ہو اور بوڑھا اور بچہ نہ ہو۔ نافعؒ نے کہا ابن عمرؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے پچھنے لگانا نہار منہ بہتر ہے اور وہ زیادہ کرتا ہے عقل کو اور حافظہ کو اور حافظے والے کا حافظہ اس سے اور بڑھ جاتا ہے پھر جو کوئی پچھنے لگانا چاہے وہ پنج شنبہ یعنی جمعرات کے دن لگائے اور بچو پچھنے لگانے سے جمعہ کے دن اور ہفتہ کے دن اور اتوار کے دن اور منگل میں پچھنے لگائے اور بچو اس سے چار شنبہ کے دن کیونکہ اسی دن حضرت ایوبؑ کو بیماری لگی اور نہیں ظاہر ہوتی جذام اور نہ برص مگر چار شنبہ کی رات کو (امام ذہبی نے کہا کہ اس کی سند میں عبداللہ بن عصمۃ راوی مجہول ہے)

۴۴: بَابُ الْكَيِّ

باب: داغ دینا

تشریح ❁ مکروہ ہے اہلحدیث کے نزدیک یہ کراہت تنزیہی ہے کیونکہ عمران کی روایت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا داغ دینے سے اور ہم نے داغ لگایا پھر نہ فائدہ ہوا اور نہ بیماری گئی نکالا اس کو احمد اور ابوداؤد اور ترمذی نے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود داغ دیا سعد بن معاذ کو اور سعد بن زرارہ کو اگر حرام ہوتا تو آپ ﷺ نہ دیتے اور کراہت کی وجہ یہ ہے کہ وہ عذاب ہے آگ سے اور وہ خاص ہے پروردگار سے۔

۳۴۸۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَفَّارِ بْنِ مُغِيْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ مَنِ اكْتَوَى اَوِ اسْتَرْقَى فَقَدْ بَرِئَ مِنَ التَّوَكُّلِ۔

۳۴۸۹: حضرت مغیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے داغ لگایا یا منتر کیا وہ بری ہو گیا توکل سے۔

تشریح ❁ جب یہ سمجھ کر لگائے کہ ان چیزوں میں خود کوئی اثر ہے اور اگر یہ سمجھ کر لگائے کہ اللہ کے حکم سے اثر ہوتا ہے تو کچھ قباحت نہیں۔

۳۴۹۰: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَ يُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْكَيِّ فَاكْتَوَيْتُ فَمَا اَفْلَحْتُ وَ لَا اَنْجَحْتُ۔

۳۴۹۰: حضرت عمران بن حصینؓ نے کہا آنحضرتؐ نے منع کیا داغ دینے سے لیکن میں نے داغ لگایا تو نہ بیماری گئی نہ مطلب حاصل ہوا (اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتا تو بہتر ہوتا۔ یہ ندامت ہوئی ترمذی نے اس حدیث کو صحیح کہا)۔

Marfat.com

۳۴۹۱: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُنِيْحٍ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ ثَنَا سَالِمٌ الْاَفْطَسُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الشِّفَاءُ فِیْ ثَلَاثٍ شَرْبَةِ عَسَلٍ وَ شَرْطَةِ مِحْجَمٍ وَكَيَّةٍ بِنَارٍ وَاَنْهٰی اُمَّتِیْ عَنِ الْكَيِّ رَفَعَهٗ۔

۳۴۹۱: حضرت ابن عباسؓ نے کہا (اور بخاری کی روایت میں ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا) تین چیزوں میں شفا ہے ایک تو گھونٹ بھر شہد میں دوسرے پچھنے لگانے میں تیسرے انگار سے داغ دینے میں اور میں اپنی امت کو داغ دینے سے منع کرتا ہوں اس حدیث کو ابن عباسؓ نے مرفوع کیا)۔

تشریح ❁ جب دونوں طرف کی حدیثوں میں موافقت یوں ہے کہ جب تک اور علاج ممکن ہوں تو دوسرے علاج کرے داغ نہ دے جب دوسرے علاجوں سے فائدہ نہ ہو تو اخیر میں داغ دینا بھی درست ہے جیسے ایک حدیث میں ہے اخیر دوا داغ دینا ہے۔

۲۴: بَابُ مَنِ اكْتَوٰی

باب: داغ لینے کا جواز

۳۴۹۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ غُنْدَرٌ ثَنَا شُعْبَةُ ح وَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِیُّ ثَنَا النَّضْرُ ابْنُ شُمَيْلٍ ثَنَا شُعْبَةُ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ الْاَنْصَارِیَّ (سَمِعَهٗ عَمِّیْ يَحْيٰی وَ مَا اَدْرَكْتُ رَجُلًا مِنَّا بِهٖ شَبِيْهًا) يُحَدِّثُ النَّاسُ اَنَّ سَعْدَ بْنَ زُرَارَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَ هُوَ جَدُّ مُحَمَّدٍ مِنْ قِبَلِ اُمِّهٖ اَنَّهٗ اَخَذَهٗ وَجَعٌ فِیْ حَلْقِهٖ :يُقَالُ لَهُ الذُّبْحُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاُبَلِّغَنَّ اَوْ لَاُبْلِيَنَّ فِیْ اَبِیْ اُمَامَةَ عُذْرًا فَكَوَاهُ بِيَدِهٖ فَمَاتَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْتَةَ سُوْءٍ لِلْيَهُوْدِ يَقُوْلُوْنَ اَفَلَا دَفَعَ عَنْ صَاحِبِهٖ و مَا اَمْلِكُ لَهٗ وَلَا لِنَفْسِیْ شَيْئًا۔

۳۴۹۲: حضرت محمد بن عبدالرحمن بن اسعد بن زرارہ سے روایت ہے میں نے اپنے چچا یحییٰ (بن اسعد بن زرارہ) سے سنا اور میں نے تو ہم لوگوں میں کوئی شخص یحییٰ کی طرح (تقویٰ اور پرہیزگاری میں) نہیں دیکھا وہ لوگوں سے حدیث بیان کرتے تھے کہ اسعد بن زرارہ (اور وہ نانا تھے محمد کے اور دادا بھی تھے بعض نسخوں میں یہ ہے کہ دادا تھے اور یہی ظاہر ہے) ایک کو درد ہوا حلق میں جس کو ذبح کہتے ہیں (اور خناق بھی کہتے ہیں اکثر وہ مہلک ہوتا ہے) تو آنحضرتؐ نے فرمایا: میں تو ابوامامہ (یہ کنیت ہے سعد بن زرارہ کی) کے علاج میں اخیر درجہ تک کوشش کروں گا ان کی تاکہ لوگ مجھے معذور رکھیں (یعنی یوں نہ کہیں تم نے علاج نہ کیا اس وجہ سے وہ مر گئے) پھر آپ نے ان کو داغ دیا اپنے ہاتھ سے لیکن وہ مر گئے آنحضرتؐ نے فرمایا یہ مرنا برا ہوا یہود کیلئے وہ کہتے ہیں اگر پیغمبر ہوتا تو اپنے ساتھی کو بچا لیتا اور میں نہ اس کی جان کا مالک تھا اور نہ اپنی جان کا مالک ہوں۔

تشریح ❁ اسعد بن زرارہ انصار کے سردار تھے اور بڑے کامل تھے آپ ﷺ نے ان کا علاج کیا جہاں تک ہو سکا لیکن موت میں کسی کا زور نہیں چلتا پیغمبر صاحب کو بھی یہ اختیار نہ تھا کہ کسی کی موت آئے اور وہ روک دیں لیکن یہودیوں کو جو اول سے بے ایمان تھے اور بے ایمانی کا موقع ملا اور کہنے لگے اگر یہ سچے پیغمبر ہوتے تو اپنے ساتھی سے موت کو دفع کر دیتے آپؐ نے ان کا رد کیا اور فرمایا: پیغمبر کو اس سے کیا علاقہ مجھ کو خود اپنی جان پر اختیار نہیں ہے تو بھلا دوسرے کی جان پر کیسے ہوگا اور افسوس ہے کہ یہودی اتنا نہ سمجھے کہ اگلے تمام پیغمبر جب ان کی موت آئی مر گئے بلکہ حضرت ہارون علیہ السلام جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بھائی تھے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں مرے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام ان کو نہ بچا سکے بھلا امر الٰہی کو کوئی روک سکتا ہے ولی ہوں یا نبی

Marfat.com

خداوند کریم کے سامنے سب عاجز بندے اور غلام ہیں۔

۳۴۹۳: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ ثَنَا عُبَيْدٌ الطَّنَافِسِيُّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ مَرِضَ اُبَیُّ بْنُ كَعْبٍ مَرَضًا فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ النَّبِیُّ ﷺ طَبِيْبًا فَكَوَاهُ عَلَى اَكْحَلِهٖ۔

۳۴۹۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پاس ایک طبیب کو بھیجا اس نے ان کی اکحل پر (جو ایک رگ ہے) داغ دیا۔

۳۴۹۴: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ اَبِی الْخَصِيْبِ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ: كَوَى سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فِیْ اَكْحَلِهٖ مَرَّتَيْنِ۔

۳۴۹۴: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو داغ دیا ان کی اکحل میں دو بار۔

۲۵: بَابُ الْكُحْلِ بِالْاِثْمِدِ

باب: اثمد کا سرمہ لگانا

۳۴۹۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ : يَحْيٰى ابْنُ خَلَفٍ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنِیْ عُثْمَانُ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْكُمْ بِالْاِثْمِدِ فَاِنَّهٗ يَجْلُوْ الْبَصَرَ وَ يُنْبِتُ الشَّعْرَ۔

۳۴۹۵: (اثمد ایک سرمہ ہے جو اصفہان سے آتا ہے) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لازم کرلو اپنے اوپر اثمد (سرمہ) کو وہ تیز کرتا ہے بینائی کو اور اگاتا ہے بالوں کو (پلک کے) اس حدیث کی سند میں عثمان بن عبدالملک ہیں جن کو ابوحاتم نے منکر الحدیث کہا ہے)

۳۴۹۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ ابْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ عَلَيْكُمْ بِالْاِثْمِدِ عِنْدَ النَّوْمِ فَاِنَّهٗ يَجْلُوْ الْبَصَرَ وَ يُنْبِتُ الشَّعَرَ۔"

۳۴۹۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے اس میں یہ ہے کہ سوتے وقت لازم کرلو۔

۳۴۹۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِی خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ " خَيْرُ اَكْحَالِكُمُ الْاِثْمِدُ يَجْلُوْا الْبَصَرَ وَ يُنْبِتُ الشَّعْرَ۔

۳۴۹۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہتر تمہارے سرموں میں اثمد ہے (سرمہ اصفہانی) وہ تیز کرتا ہے بینائی کو اور اُگاتا ہے بال کو۔

۲۶: بَابُ مَنِ اكْتَحَلَ وِتْرًا

باب: جو شخص طاق بار سرمہ لگائے

۳۴۹۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُمَرَ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ حُصَيْنٍ الْحُمَيْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَعْدٍ الْخَيْرِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ قَالَ مَنِ اكْتَحَلَ فَلْيُوْتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَ مَنْ لَا فَلَا حَرَجَ۔"

۳۴۹۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص سرمہ لگائے وہ طاق بار لگائے جو ایسا کرے وہ اچھا ہے اور نہ کرے تو کچھ قباحت نہیں ہے۔

Marfat.com

تشریح ❁ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ مطلق امر وجوب کے لئے ہے اور چونکہ یہاں بھی وجوب کا گمان تھا تو آپ ﷺ نے اس کو رفع کر دیا یہ فرما کر کہ طاق کی رعایت رکھنا مستحب ہے واجب نہیں ہے اگر کوئی جفت بار لگائے تو بھی کچھ برائی نہیں۔

۳۴۹۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُوْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ مِنْهَا ثَلَاثًا فِیْ كُلِّ عَيْنٍ۔

۳۴۹۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سرمہ دانی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں تین تین بار ہر ایک آنکھ میں سرمہ لگاتے۔

۲۷: بَابُ النَّهْيِ اَنْ يَتَدَاوٰى بِالْخَمْرِ

باب: شراب سے علاج کرنے کی ممانعت

۳۵۰۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ عَفَّانُ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ اَنْبَاَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بِاَرْضِنَا اَعْنَابًا نَعْتَصِرُ هَا فَنَشْرَبُ مِنْهَا ؟ قَالَ لَا فَرَاجَعْتُهٗ قُلْتُ اِنَّا نَسْتَشْفِیْ بِهٖ لِلْمَرِيْضِ قَالَ اِنَّ ذَالِكَ لَيْسَ بِشِفَاءٍ وَ لٰكِنَّهٗ دَاءٌ۔"

۳۵۰۰: حضرت طارق بن سوید حضرمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہمارے ملک میں انگور ہیں جن کو ہم نچوڑ کر پئیں (یعنی شراب) آپؐ نے فرمایا نہیں۔ میں نے دو بار پوچھا اور عرض کیا ہم اس سے دوا کرتے ہیں بیمار کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ دوا نہیں ہے بلکہ خود بیماری ہے۔

تشریح ❁ بیماری کے دو معنی ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ ہے اور ہر گناہ بیماری ہے دوسرے یہ کہ شراب سے بیماری پیدا ہوتی ہے شفا نہیں ہوتی دونوں سچ ہیں شراب سے مسلمانوں کو سوائے ضرر کے کبھی فائدہ حاصل نہ ہوگا اور بادی النظر میں جو کسی کو شراب پینے سے پہلے پہل کچھ فائدہ نظر آتا ہے یہ فائدہ نہیں ہے بلکہ مقدمہ ہے اس بڑے نقصان کا جو آگے چل کر پیدا ہوگا اب تمام اطباء اتفاق کرتے جاتے ہیں کہ شراب میں نقصان ہی نقصان ہے اور فائدہ موہوم اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث اوپر گزری کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبیث دوا سے منع کیا اس کو مسلم نے نکالا اور ابوداؤد نے نکالا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے دوا اتاری اور بیماری اور ہر بیماری کی دوا اتاری تو دوا کرو لیکن حرام سے دوا مت کرو اس کے اسناد میں اسماعیل بن عیاش ہے اور شراب سے دوا کرنے کی ممانعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح ہوئی اس کو مسلم نے نکالا اور بخاری نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نکالا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے تمہاری شفا اس میں نہیں رکھی جس کو تم پر حرام کیا تو جمہور کا یہی قول ہے کہ نجس اور حرام داوؤں سے علاج کرنا حرام ہے اور عرینہ والوں کو جو آپ ﷺ نے اونٹ کا پیشاب پینے کی اجازت دی تھی وہ اس کے خلاف نہیں ہے کس لئے کہ اونٹ کا پیشاب نہ نجس تھا نہ حرام اور اگر اس کی حرمت کو مان لیں تو بھی جمع ممکن ہے اس طرح سے کہ یہ خاص ہے اور خاص عام کے معارض نہیں ہوتا اور مسوی میں ہے کہ نجس سے علاج کرنے میں اختلاف ہے اکثر نے اس کو جائز رکھا سوا شراب کے کیونکہ آپ ﷺ نے عرینہ والوں کو اجازت دی اونٹ کا پیشاب پینے کی لیکن شراب کے باب میں فرمایا کہ وہ بیماری ہے دوا نہیں ہے اور بعضوں نے کہا کہ نجس چیز سے دوا کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ وہ خبیث ہے اور منع کیا آپ ﷺ نے خبیث دوا سے اور بعضوں نے کہا خبیث سے مراد زہر ہے۔ (روضہ)

Marfat.com

۲۸: بَابُ الْاِسْتِشْفَاءِ بِالْقُرْاٰنِ

۳۵۰۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكِنْدِيُّ ثنا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ ثَنَا سُعَادُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ :قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "خَيْرُ الدَّوَآءِ الْقُرْاٰنُ۔"

باب: قرآن سے دوا کرنا

۳۵۰۱: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہتر دوا قرآن ہے (جیسے سورۃ فاتحہ شفا ہے ہر بیماری کے لئے)

۲۹: بَابُ الْحِنَّاءِ

۳۵۰۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْخُبَابِ ثَنَا فَائِدٌ مَوْلٰى عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ رَافِعٍ حَدَّثَنِیْ مَوْلَایَ عُبَيْدُ اللّٰهِ حَدَّثَتْنِیْ جَدَّتِی سَلْمٰی اُمُّ رَافِعٍ مَوْلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ قَالَتْ كَانَ لَا يُصِيْبُ النَّبِیَّ قَرْحَةٌ وَ لَا شَوْكَةٌ اِلَّا وَضَعَ عَلَيْهِ الْحِنَّاءَ۔"

تشریح ❁ مہندی ہر درد کی دوا ہے۔

باب: مہندی کا بیان

۳۵۰۲: حضرت سلمٰی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یعنی اُم رافع سے جو مولاۃ تھیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی زخم لگتا یا کانٹا چبھتا تو آپؐ وہاں مہندی لگا دیتے۔

۳۰: بَابُ اَبْوَالِ الْاِبِلِ

۳۵۰۳: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِیُّ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ نَاسًا مِنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ خَرَجْتُمْ اِلٰى ذُوْدٍ لَنَا فَشَرِبْتُمْ مِنْ اَلْبَانِهَا وَ اَبْوَالِهَا فَفَعَلُوْا۔"

باب: اونٹ کے پیشاب کا بیان

۳۵۰۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عرینہ (ایک قبیلہ ہے) کے کچھ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے ان کو مدینہ کی ہوا نا موافق ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کاش تم ہمارے اونٹوں میں جاؤ ان کے دودھ اور پیشاب پیو انہوں نے ایسا ہی کیا۔

تشریح ❁ آگے قصہ طویل ہے وہ اچھے ہوئے اور چرواہے کو مار کر اونٹ بھگا لے گئے آپؐ نے ان کو پکڑوا بلایا اور ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹے یہ قصہ اوپر گزر چکا ہے اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ اونٹ کا پیشاب اسی طرح ہر حلال جانور کا پیشاب نجس نہیں ہے اور حرمت میں اس کے اختلاف ہے۔

۳۱: بَابُ يَقَعُ الذُّبَابُ فِی الْاِنَاءِ

۳۵۰۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ "فِیْ اَحَدِ جَنَاحَیِ الذُّبَابِ سُمٌّ وَ فِی الْاٰخَرِ شِفَآءٌ فَاِذَا وَقَعَ فِی الطَّعَامِ فَامْقُلُوْهُ فِيْهِ فَاِنَّهٗ يُقَدِّمُ

باب: اگر برتن میں مکھی گر پڑے

۳۵۰۴: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مکھی کے بازو میں زہر ہے اور دوسرے میں شفا ہے جب وہ کھانے میں گرے تو اس کو ڈبو دو کھانے میں کیونکہ وہ زہر کا بازو آگے رکھتی ہے (اور وہی کھانے میں پہلے ڈالتی ہے) اور شفا کا بازو پیچھے رکھتی ہے۔

Marfat.com

السُّمَّ وَ يُؤَخِّرُ الشِّفَاءَ۔

۳۵۰۵: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِیْ شَرَابِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ فِيْهِ ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ فَاِنَّ فِیْ اَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءً وَ فِی الْاٰخَرِ شِفَاءً۔

۳۵۰۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے پانی میں مکھی پڑ جائے تو اس کو ڈبو دے اس میں پھر نکال کر پھینک دے کیونکہ اس کے ایک بازو میں بیماری ہے اور دوسرے میں تندرستی ہے (کیا قدرت ہے اللہ تعالیٰ کی کہ بیماری کے ساتھ تندرستی کو کر دیا ورنہ لوگ ہو جاتے اس کی زہر سے)

۳۲: بَابُ الْعَيْنِ

باب: نظر کا بیان

تشریح ❁ نظر میں بڑی تاثیر ہے اور ہمارے زمانہ نظر میں تو نظر کی بڑی تحقیقات ہوئی ہے اور عجیب عجیب نظر کے آثار معلوم ہوئے ہیں جن سے اگلے لوگ واقف نہ تھے اور جو لوگ نظر کی تاچیر میں شبہ کرتے ہیں وہ بے علم ہیں۔

۳۵۰۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ثَنَا عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى عَنْ اُمَيَّةَ بْنِ هِنْدٍ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ "الْعَيْنُ حَقٌّ".

۳۵۰۶: حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نظر حق ہے۔

۳۵۰۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنِ الْجُرَيْرِیِّ عَنْ مُضَارِبِ بْنِ حَزْنٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "الْعَيْنُ حَقٌّ".

۳۵۰۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی ایسے ہی روایت ہے۔

۳۵۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الْمَخْزُوْمِیُّ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ اَبِیْ وَاقِدٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "اسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ فَاِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ".

۳۵۰۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ سے پناہ مانگو نظر سچ ہے۔

۳۵۰۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ مَرَّ عَامِرُ بْنُ رَبِيْعَةَ بِسَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ وَ هُوَ يَغْتَسِلُ فَقَالَ لَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ : وَ لَا جِلْدَ مُخَبَّاةٍ فَمَا لَبِثَ اَنْ لُ بُطَ بِهٖ فَاُطِیَ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ لَهٗ

۳۵۰۹: حضرت ابوامامہ سہل بن حنیفؓ سے روایت ہے سہل بن حنیف (ان کے باپ) نہا رہے تھے عامر بن ربیعہ اُدھر سے گزرے انہوں نے کہا میں نے تو ایسا آدمی نہیں دیکھا (سہل کو کہا) پردہ والی عورت کا بھی تو بدن ایسا نہیں دیکھا تھوڑی دیر گزری کہ سہل گر پڑے (عامر کی نظر سے) لوگ ان کو

Marfat.com

اَدْرِكْ سَهْلًا صَرِيْعًا قَالَ مَنْ تَتَّهِمُوْنَ بِهٖ ؟ قَالُوْا عَامِرَ بْنَ رَبِيْعَةَ قَالَ عَلَامَ يَقْتُلُ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ؟ اِذَا رَاَى اَحَدُكُمْ مِنْ اَخِيْهِ مَا يُعْجِبُهُ فَلْيَدْعُ لَهٗ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ دُعَا بِمَاءٍ فَاَمَرَ عَامِرًا اَنْ يَتَوَضَّا فَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَ يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَ رُكْبَتَيْهِ وَ دَاخِلَةَ اِزَارِهٖ وَاَمَرَهٗ اَمْ يَصُبَّ عَلَيْهِ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَاَمَرَهٗ اَنْ يَكْفَا الْاِنَاءَ مِنْ خَلْفِهٖ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے اور آپ سے عرض کیا سہل کی خبر لیجئے وہ گر پڑا ہے۔ آپ نے فرمایا: تمہارا گمان کس پر ہے (یعنی کس کی نظر لگی ہے اس کو انہوں نے کہا عامر پر آپؐ نے فرمایا: بھلا یہ کیا بات ہے کہ تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو قتل کرتا ہے (بدنظر سے) جب کوئی تم میں سے اپنے بھائی میں وہ بات دیکھے جو اس کو پسند آئے تو برکت کی دعا کرے اس کے لئے پھر آپ نے پانی منگوایا اور عامر کو حکم دیا وضو کرنے کا انہوں نے اپنا منہ دھویا اور دونوں ہاتھ کہنیوں تک اور دونوں گھٹنے اور اپنے تہبند کے اندر کا بدن (ذکر اور خصیے یا سرین یا زیر ناف) آپ نے حکم دیا وہ پانی سہل پر ڈالنے کا سفیان نے کہا معمر نے زہری سے یوں روایت کی حکم دیا آپؐ نے کہ وہ برتن سہل کے پیچھے سے ان پر اوندھا جائے۔

تشریح ۞ یہ غسل بدنظری کے لئے متعدد حدیثوں سے ثابت ہے ان کو نکالا احمد اور مالک اور نسائی اور ابن حبانؒ نے زہری نے کہا جس کی نظر لگی ہو اس کو لائیں اور اس کے سامنے ایک پیالہ پانی کا رکھیں وہ اس میں ہاتھ ڈالے اور کلی لے کر اسی پیالہ میں کلی کر دے۔ پھر اپنا منہ بھی اس میں دھوئے پھر بایاں ہاتھ اس میں ڈالے اور داہنے ہاتھ پر پانی بہائے یعنی پہونچے پر اسی پیالہ میں پھر داہنا ہاتھ ڈالے اور بایاں پہونچا اسی طرح دھوئے پھر بایاں ہاتھ ڈالے اور داہنے کہنی اسی میں دھوئے پھر داہنا ہاتھ ڈالے اور بائیں کہنی اسی میں دھوئے پھر بایاں ہاتھ ڈالے اور داہنا پاؤں دھوئے پھر داہنا ہاتھ ڈالے اور بایاں دھوئے پھر بایاں ہاتھ ڈالے اور داہنا گھٹنا دھوئے پھر داہنا ہاتھ ڈالے اور بایاں گھٹنا دھوئے پھر اپنے ازار کے اندر کا بدن دھوئے اسی میں اور پیالہ زمین پر نہ رکھا جائے (بلکہ کوئی شخص اس کو لئے رہے ہاتھ میں) پھر جس کی نظر لگی ہو اس کے پیچھے سے جا کر یہ پیالہ ایک بار گی اس پر اوندھا دیا جائے یہ غسل ہے نظر بد کا اور ایک حدیث میں ہے کہ جب اس سے کہا جائے نظر کا غسل کرنے کے لئے تو انکار نہ کرے کیونکہ اس میں اپنا نقصان نہیں اور ایک بھائی کا فائدہ ہے خدا تعالیٰ نظر بد سے سب کو بچائے۔

۳۳: بَابُ مَنِ اسْتُرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ

باب: نظر کے دم کا بیان

۳۵۱۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ الزُّرَقِيِّ قَالَ قَالَتْ اَسْمَاءُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ بَنِيْ جَعْفَرٍ تُصِيْبُهُمُ الْعَيْنُ فَاَسْتَرْقِيْ لَهُمْ۔

قَالَ" نَعَمْ فَلَوْلَا كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ۔"

۳۵۱۰: حضرت عبید بن رفاعہ سے روایت ہے اسماء بنت عمیسؓ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جعفر کے بچوں کو نظر لگتی ہے کیا میں ان کے لئے دم کروں۔ آپؐ نے فرمایا: ہاں اگر کوئی چیز تقدیر سے آگے ہو سکتی تو وہ نظر ہوتی۔

تشریح ۞ اس کو نکالا احمد اور نسائی اور ترمذی نے اور ترمذی نے کہا وہ صحیح ہے اور تقدیر سے آگے ہونے کا یہ مطلب ہے کہ اگر کوئی چیز بغیر اللہ کی تقدیر کے ضرر پہنچا سکتی تو وہ نظر بد ہوتی لیکن بغیر تقدیر اللہ کے کوئی چیز نہ ضرر پہنچا سکتی ہے نہ نفع۔

Marfat.com

۳۵۱۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِبْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَاسَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبَّادٍ عَنِ الْجُرَيْرِیِّ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَيْنِ الْجَانِّ ثُمَّ اَعْيُنِ الْاِنْسِ فَلَمَّا نَزَلَ الْمُعَوِّذَتَانِ اَخَذَهُمَا وَتَرَكَ مَا سِوٰى ذَالِكَ۔"

۳۵۱۱: حضرت ابوسعید سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے جنون کی نگاہ سے۔ پھر آدمیوں کی نگاہ سے۔ جب یہ دونوں سورتیں اتریں قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس تو آپ نے ان دونوں کو پڑھنا شروع کیا ان کے سوا اور دعائیں چھوڑ دیں۔

تشریح ❁ جونظر سے بچنے کے لئے آپ پڑھتے یہ دونوں سورتیں جن کو معوذتین کہتے ہیں عمدہ دم ہیں۔ ہر بلا اور ہر بدنظر سے بچنے کے لئے مجرب ہیں۔ دفع سحر کیلئے بھی اور لبید بن عاصم یہودی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سحر کیا تھا اور بالوں میں گرہیں دیں تھیں جب یہ سورتیں اتریں تو حضرت جبریل علیہ السلام کے کہنے پر آپ ﷺ نے دو گرہ دار بال بھی ایک اندھے کنویں سے منگوایا اور ایک ایک آیت ان سورتوں کی آپ ﷺ پڑھتے جاتے تھے ایک ایک گرہ کھلتی جاتی تھی یہاں تک کہ سب گرہیں کھل گئیں اور اس مردود کا سحر باطل ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مزاج جو بہت کسلمند رہتا تھا چاق اور درست ہو گیا۔

۳۵۱۲: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ اَبِی الْخَصِيْبِ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ وَمِسْعَرٍ عَنْ مَعْبَدٍ ابْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ اَمَرَهَا اَنْ تَسْتَرْقِیَ مِنَ الْعَيْنِ۔"

۳۵۱۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا نظر کا دم کرنے کے لئے۔

تشریح ❁ روضہ میں ہے کہ دم میں کچھ قباحت نہیں ہے بشرطیکہ اس میں شرک کے الفاظ نہ ہوں اور اگر حدیث اور قرآن سے ہو تو بہت عمدہ ہے اور جن حدیثوں میں دم تعویذ سے ممانعت ہے وہ محمول ہیں شرک کے مضامین پر یا اسباب پر تکیہ کرنے پر اس طرح سے کہ اللہ تعالیٰ سے غافل ہو جائے اور دم کے طریق مختلف سلف سے مروی ہیں پانی میں پڑھ کر پھونکنا وہ بیمار کو پلانا۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے اور مجاہد نے کہا کوئی قباحت نہیں اگر قرآن کو لکھا جائے اور اس کو دھو کر پی لے اور ابن عباسؓ نے دردزہ میں آیتیں دھو کر پلانے کا حکم دیا اور سعید بن المسیب نے کہا کچھ قباحت نہیں قرآن لکھ کر عورتوں یا بچوں کے گلے میں لٹکانا بشرطیکہ چاندی یا چمڑے میں بند کر دیا جائے اور ابن عمرو بن عاصؓ دعا کو لکھ کر چھوٹے بچوں کے گلے میں لٹکاتے انتہی مع زیادۃ واختصار۔

۳۴ : بَابُ مَارُخِّصَ فِيْهِ مِنَ الرُّقٰى

باب: جن دم جھاڑوں کی اجازت ہے ان کا بیان

۳۵۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ الرَّازِیِّ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا رُقْيَةَ اِلَّا مِنْ عَيْنٍ اَوْ حُمَّةٍ۔

۳۵۱۳: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دم جھاڑ نہیں ہے مگر نظر میں یا ڈنگ میں (سانپ یا بچھو کے)

۳۵۱۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّ خَالِدَةَ بِنْتَ اَنَسٍ اُمَّ بَنِیْ حَزْمٍ

۳۵۱۴: حضرت ابوبکر بن محمد سے روایت ہے کہ خالدہ بنت انس ام بنی حزم جو بنی ساعدہ میں سے تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور آپؐ پر دموں کو پیش کیا آپ نے اجازت دی

Marfat.com

السَّاعِدِيَّةَ جَاءَ تْ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَعَرَضَتْ عَلَيْهِ الرُّقَى فَاَمَرَ هَا بِهَا۔

اس کو ان دموں کے کرنے کی۔

۳۵۱۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَبِى الْخَصِيْبِ ثَنَا يَحْيٰى بْنُ عِيْسٰى عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ اَهْلُ بَيْتٍ مِنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُمْ اٰلُ عَمْرِو ابْنِ حَزْمٍ يَرْقُوْنَ مِنَ الْحُمَةِ وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهٰى عَنِ الرُّقٰى فَاَتَوْهُ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ قَدْ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقٰى وَ اِنَّا نَرْقِىْ مِنَ الْحُمَةِ فَقَالَ لَهُمْ اَعْرِضُوْا عَلَىَّ فَعَرَضُوْهَا عَلَيْهِ فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِهٰذِهِ هٰذِهِ مَوَاثِيْقُ۔

۳۵۱۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انصار میں ایک خاندان تھا اس کو عمرو بن حزم کی آل کہتے تھے وہ دم کرتے تھے ڈنک سے اور آنحضرت ﷺ نے منع کر دیا تھا دموں سے تو وہ لوگ آپ کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے دموں سے منع کر دیا اور ہم تو دم کرتے ہیں ڈنک کا۔ آپ نے فرمایا: اپنا دم مجھ کو سناؤ۔ انہوں نے سنایا آپ نے فرمایا: کچھ قباحت نہیں اس میں یہ تو اقرارات ہیں۔ روایت کیا اس کو مسلم نے بھی اس میں اتنا زیادہ نفع ہے جو کوئی تم میں سے اپنے بھائی کو نفع پہنچا سکے تو پہنچائے)

۳۵۱۶: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِىَّ رَخَّصَ فِى الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ وَالْعَيْنِ وَالنَّمْلَةِ۔

۳۵۱۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی دم کی ڈنک مارنے میں اور بدنظر میں اور نملہ میں (وہ ایک بیماری ہے جس میں پسلی میں دانے نکل آتے ہیں اور زخم پڑ جاتے ہیں)

۳۵: بَابُ رُقْيَةِ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ

باب: سانپ اور بچھو کے دم کا بیان

۳۵۱۷: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَ هَنَّادُ بْنُ السَّرِىِّ قَالَا ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِى الرُّقْيَةِ مِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ۔"

۳۵۱۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے سانپ اور بچھو کے دم کی اجازت دی۔

۳۵۱۸: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ بَهْرَامَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ الْاَشْجَعِىُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَدَغَتْ عَقْرَبٌ رَجُلًا فَلَمْ يَنَمْ لَيْلَتَهٗ فَقِيْلَ لِلنَّبِىِّ اِنَّ فُلَانًا لَدَغَتْهُ عَقْرَبٌ فَلَمْ يَنَمْ لَيْلَتَهٗ فَقَالَ اَمَا اِنَّهٗ لَوْ قَالَ حِيْنَ اَمْسٰى اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ مَا ضَرَّهٗ لَدْغُ عَقْرَبٍ حَتّٰى يُصْبِحَ۔

۳۵۱۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بچھو نے ایک شخص کو کاٹا وہ ساری رات نہیں سویا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ فلاں شخص کو بچھو نے کاٹا۔ آپ نے فرمایا: اگر وہ شام کو یہ کہہ لیتا ہے۔ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ تو اس کو بچھو کا کاٹنا ضرر نہ کرتا صبح تک۔

تشریح ❁ پھر صبح کو یہ کہہ لیتا تو شام تک کوئی کیڑا ضرر نہ پہنچا سکتا سبحان اللہ کیا عمدہ اور پُر تاثیر اور مختصر دعا ہے بعض روایتوں

Marfat.com

میں یوں ہے اعوذ بالله التامات من شر كل شئى هو اخذ بناصيته ومن شر ما يدب على الارض ومن اسد واسود وحية وعقرب۔

۳۵۱۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَاعَفَّانُ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيْمٍ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ بَكْرِ ابْنُ حَزْمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ : عَرَضْتُ النَّهْشَةَ مِنَ الْحَيَّةِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَمَرَبِهَا۔

۳۵۱۹: حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سانپ کاٹنے کا دم آنحضرت ﷺ کو سنایا آپؐ نے حکم دیا اس کے کرنے کا۔ (امام ترمذی نے کہا یہ حدیث مرسل ہے اس لئے کہ ابوبکر نے اپنے دادا عمر بن حزم کو نہیں پایا)

تشریح ✿ اور احمد اور ترمذی اور ابن حبان وغیرہم نے مغیرہ سے نکالا مرفوعاً کہ جس نے داغ دیا یا دم کیا وہ توکل سے بری ہو گیا اس سے مراد وہ دم ہے جس میں شرک کے الفاظ ہوں یا ایسے الفاظ جن کے معنی معلوم نہ ہوں ایسے دم کرنا منع ہے باقی دم جائز ہیں ان احادیث کی رو سے اگرچہ بعض اولیاء سے بھی یہ منقول ہے کہ وہ دوا یا دم نہیں کرتے تھے اور ہر وقت اور ہر حالت میں راضی برضائے الٰہی رہتے تھے اور جملہ امور کو اس کے امر اور ارادہ پر چھوڑ دیتے تھے مگر یہ عوام کے شایان نہیں ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسا کیا اسی کا اتباع بہتر ہے اور اگر کوئی یہ وہم کرے کہ پیغمبر کی شان تمام اولیا سے اعلیٰ ہے پھر آپ ﷺ نے دوا اور دعا کیسے کی تو اس کا جواب یہ ہے کہ بے شک پیغمبر کا درجہ تمام اولیاء سے زیادہ ہے لیکن پیغمبر کو ہر وقت اپنے مالک کی مرضی معلوم رہتی ہے پس جب اس کی مرضی صبر میں پاتے ہیں تو صبر کرتے ہیں اور جب دعا یا دوا کا اشارہ پاتے ہیں تو ویسا ہی کرتے ہیں اولیا کو یہ مرتبہ ہر وقت حاصل نہیں ہے وہ ایک ہی حالت پر چلتے رہتے ہیں کبھی کبھی وہ اشارہ ربانی سے وہ مطلع ہو جاتے ہیں نہ ہر وقت پیغمبر کی طرح پس ہر حال میں پیغمبر ہی کی شان بڑھی ہوئی نکلی اور ہمارے پیغمبر ﷺ کی تو وہ شان ہے کہ سارے جہان کے اولیاء اور غوث اور قطب آپ ﷺ کی کفش برداری کو اگر مل جائے باعث فخر اور سعادت دارین خیال کرتے ہیں اور ہمارے پیغمبر ﷺ کو سارے جہاں کا راہ پر لانا اور ہدایت عام کرنا تفویض تھا اور آپ ﷺ مکمل تھے صورت نوعیہ انسانیہ کے پس آپؐ نے وہی امور اختیار فرمائے جو نوع انسانی کے عموماً لائق ہیں برخلاف اولیا کے کہ ان کو اپنے نفس کی یا خاص ایک گروہ کی درستی منظور تھی دشتان بینہما اور یہی سبب ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادات اور عادات کمال آسانی اور اعتدال کے ساتھ تھی اور آپ ﷺ نے وہ شاق ریاضتیں جو بعض اولیاء سے منقول ہیں ہمیشہ نہیں کیں اگر کبھی کبھی کیں اور کسی نے ان کی پیروی چاہی تو آپ ﷺ نے اس کو منع فرمایا جیسے وصال سے منع کیا اور اس میں یہی راز تھا جو اوپر تجھ کو معلوم ہوا کہ آپ رحمۃ للعالمین تھے اور سارے عالم کی تکمیل اور ہدایت اور ارشاد کے لئے بھیجے گئے تھے لہٰذا غالب اوقات آپ وہی اعمال کرتے تھے جو عامۃ الناس کے مناسب ہوں اور ظاہر ہے کہ مرتبہ اعلیٰ اسی کا ہے جو ایک جہان کو ڈوبنے سے اور ہلاک ہونے سے بچائے نہ اس کا جو اپنی کملی بچانے کے فکر میں ہر وقت رہے۔

آں فکر می کند کہ گمبیر و گلیم خویش ☆ دیں جہد می کند کہ بگیرد غریق را

۳۶: بَابُ مَا عَوَّذَ بِهِ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ مَا عُوِّذَبِهٖ

باب: آنحضرت ﷺ نے جو دوسروں کے لئے دم کیا اور جو آپؐ کے لئے دم کیا گیا

۳۵۲۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِى الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ

۳۵۲۰: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ جب بیمار کے پاس آتے تو اس کے لئے دعا کرتے اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ

Marfat.com

رَضِی اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَى الْمَرِيْضَ فَدَعَا لَهٗ قَالَ اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا۔

النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا یعنی اے پروردگار آدمیوں کے دور کردے بیماری کو اور تندرستی عنایت فرما تو ہی چنگا کرنے والا ہے اور تندرستی وہی ہے جو تو دے ایسی تندرستی عطا فرما کہ کوئی بیماری نہ چھوڑے۔

۳۵۲۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهٖ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ كَانَ مِمَّا يَقُوْلُ لِلْمَرِيْضِ بِبُزَاقِهٖ بِاِصْبَعِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفِیَ سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا۔"

۳۵۲۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلی میں تھوک لگا کر بیمار کے لئے یوں فرماتے۔ بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفِیَ سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا۔

تشریح ❁ یعنی اللہ کے نام سے ہم میں کسی کی تھوک سے ہماری زمین کی خاک سے شفا ہوگی ہمارے بیمار کو مالک کے حکم سے انجاح میں ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اس دم کو پڑھتے آپ ﷺ کلمے کی انگلی پر تھوکتے اور اس کو مٹی سے لگا کر بیمار کے بدن پر یا بیماری کے مقام پر ملتے اور یہ دم پڑھتے۔

۳۵۲۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا يَحْيٰى ابْنُ اَبِیْ بُكَيْرٍ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ نَافِعِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ الثَّقَفِیِّ اَنَّهٗ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى النَّبِیِّ ﷺ وَبِیْ وَجَعٌ قَدْ كَادَ يُبْطِلُنِیْ فَالَ لِیَ النَّبِیُّ ﷺ اجْعَلْ يَدَكَ الْيُمْنٰى عَلَيْهِ وَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَقُلْتُ ذَالِكَ فَشَفَانِیَ اللّٰهُ۔

۳۵۲۲: حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میرے ایسا درد تھا کہ ہلاک کرنے کے قریب تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اپنا داہنا ہاتھ درد کے مقام پر رکھ اور یہ کہہ بِسْمِ اللّٰهِ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ سات بار میں نے ایسا ہی کیا اللہ تعالیٰ نے مجھ کو شفا دی۔

۳۵۲۳: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالِ الصَّوَّافُ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ ابْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ اَنَّ جِبْرَائِيْلَ اَتَى النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اشْتَكَيْتَ قَالَ "نَعَمْ" قَالَ: "بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ يُؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنٍ اَوْ حَاسِدٍ اللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ۔

۳۵۲۳: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے جبرائیلؑ آنحضرتؐ کے پاس آئے اور عرض کیا کیا آپؐ بیمار ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: ہاں۔ انہوں نے یہ دعا پڑھی۔ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ يُؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنٍ اَوْ حَاسِدٍ اللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ یعنی میں دم کرتا ہوں تم پر اللہ کے نام سے ہر چیز سے جو تم کو ایذا دے اور ہر نفس اور آنکھ اور حاسد کی برائی سے اللہ تم کو شفا دے اللہ کے نام سے دم کرتا ہوں تم پر۔

۳۵۲۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَحَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَا

۳۵۲۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

Marfat.com

ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ زِيَادِ بْنِ ثُوَيْبٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ النَّبِیُّ يَعُوْدُنِیْ فَقَالَ لِیْ اَلَا اَرْقِيْكَ بِرُقْيَةٍ جَاءَنِیْ بِهَا جِبْرَائِيْلُ؟

قُلْتُ بِاَبِیْ وَ اُمِّیْ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ اللّٰهُ يَشْفِيْكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ فِيْكَ مِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِی الْعُقَدِ وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ "ثَلَاثَ مَرَّاتٍ".

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کو تشریف لائے تو فرمایا: میں تیرے اوپر وہ دم نہ کروں جس کو حضرت علیہ السلام میرے پاس لے کر آئے۔ میں نے عرض کیا ضرور کیجئے۔ یا رسول اللہ آپ پر میرے باپ اور ماں صدقے آپ نے فرمایا: بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ اللّٰهُ يَشْفِيْكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ فِيْكَ مِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِی الْعُقَدِ وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ تین بار یہ فرمایا۔

۳۵۲۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانُ ابْنُ هِشَامٍ الْبَغْدَادِیُّ ثَنَا وَكِيْعٌ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِیُّ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِنْهَالٍ۔

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ يَقُوْلُ : اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَ هَامَّةٍ وَ مِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ۔

قَالَ وَ كَانَ اَبُوْ نَا اِبْرٰهِيْمُ يُعَوِّذُ بِهَا اِسْمَاعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ "اَوْ قَالَ اِسْمَاعِيْلَ وَ يَعْقُوْبَ۔"

وَ هٰذَا حَدِيْثُ وَكِيْعٍ

۳۵۲۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جناب امام حسن اور جناب امام حسین علیہ السلام پر یہ دم کرتے تھے۔ آپ فرماتے تھے: اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَ هَامَّةٍ وَ مِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ اور فرماتے کہ ہمارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بچوں جناب اسماعیل اور جناب اسحاق علیہما السلام پر بھی دم کرتے تھے یا حضرت اسماعیل اور حضرت یعقوب پر اور یہ حدیث وکیع کی ہے۔

تشریح ❁ اس کے معنی یہ ہیں میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کے پورے کلموں کی ہر شیطان اور ہر زہریلے کیڑے سے اور ہر آنکھ سے جو دیوانہ کر دیتی ہے۔

۳۷: بَابُ مَا يُعَوَّذُ بِهٖ مِنَ الْحُمّٰى

باب: بخار سے تعوذ

۳۵۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ ثَنَا اِبْرٰهِيْمُ الْاَشْهَلِیُّ عَنْ دَاوٗدَ ابْنِ حُصَيْنٍ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ مِنَ الْحُمّٰى وَ مِنَ الْاَوْجَاعِ كُلِّهَا : اَنْ يَقُوْلُوْا : بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ عِرْقٍ فَعَّارٍ وَ مِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ۔

قَالَ اَبُوْ عَامِرٍ اَنَا اُخَالِفُ النَّاسَ فِیْ هٰذَا

۳۵۲۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بخار کے لئے اور کل بیماریوں درد کے لئے لوگوں کو سکھلاتے کہ یہ کہیں بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَ مِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ ابو عامر نے کہا میں اور لوگوں کے خلاف اس دعا میں یعار کہتا ہوں۔

دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے اس روایت میں یعار

Marfat.com

اَقُوْلُ یَعَّارٍ۔

ہے یے سے۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ فُدَيْكٍ اَخْبَرَنِیْ اِبْرٰهِيْمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِیْ حَبِيْبَةَ الْاَشْهَلِيِّ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهٗ وَ قَالَ مِنْ شَرِّ عِرْقٍ يُعَّارٍ۔

تشریح ❁ اور لوگ نعار نون سے کہتے ہیں نعار کے معنی جوش مارنے والا اور یعار کے معنی بدخلق اور سخت اور سرکش۔

۳۵۲۷: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ ابْنِ سَعِيْدِ بْنِ كَثِيْرِ بْنِ دِيْنَارٍ الْحِمْصِيُّ ثَنَا اَبِیْ عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ عُمَيْرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ جُنَادَةَ بْنَ اَبِیْ اُمَيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ يَقُوْلُ اَتَى جِبْرَائِيْلُ النَّبِيَّ ﷺ وَ هُوَ يُوْعَكُ فَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ يُؤْذِيْكَ مِنْ حَسَدِ حَاسِدٍ وَ مِنْ كُلِّ عَيْنٍ اللّٰهُ يَشْفِيْكَ۔"

۳۵۲۷: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت جبرائیل علیہ السلام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے آپ کو بخار آتا تھا انہوں نے کہا: بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ يُؤْذِيْكَ مِنْ حَسَدِ حَاسِدٍ وَ مِنْ كُلِّ عَيْنٍ اللّٰهُ يَشْفِيْكَ۔

۳۸: بَابُ النَّفْثِ فِی الرُّقْيَةِ

باب: دم پڑھ کر پھونکنا

۳۵۲۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ الرَّقِّیُّ وَ سَهْلُ بْنُ اَبِیْ سَهْلٍ قَالُوْا ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَنْفِثُ فِی الرُّقْيَةِ۔

۳۵۲۸: جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دم میں پھونکتے تھے۔

تشریح ❁ یعنی دعا پڑھ کر اپنے اوپر پھونک لیتے تھے یا دوسرے پر پڑھ کر پھونکتے تھے اس حدیث سے یہ نکالا کہ جھاڑ پھونک درست ہے اسی طرح پانی میں دعا پھونک کر وہ بیمار کو پلانا اور سب باتیں سلف سے ثابت ہیں اور جس نے ان باتوں کا انکار کیا وہ کم علم ہے۔

۳۵۲۹: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ اَبِیْ سَهْلٍ قَالَ ثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسٰى ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَا ثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا اشْتَكٰى يَقْرَاُ عَلٰى نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَيَنْفُثُ فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهٗ كُنْتُ اَقْرَاُ عَلَيْهِ وَ اَمْسَحُ بِيَدِهٖ رَجَاءَ بَرَكَتِهَا۔

۳۵۲۹: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے راویت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے تو معوذ تین (قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس) اپنے اوپر پڑھ کر پھونکتے پھر جب آپ کی بیماری سخت ہوئی (مرض موت میں) تو میں آپ پر پڑھتی معوذ تین کو اور آپ ہی کا ہاتھ آپ پر پھیرتی برکت کی امید سے۔

Marfat.com

تشریح ❁ کہ شاید آپ کو شفا ہو جائے بی بی آپ ﷺ کی جدائی کبھی گوارا نہیں کر سکتی تھیں اور دل سے چاہتی تھیں کہ آپ ﷺ شفایاب ہو جائیں لیکن منظور خداوندی نہ تھا اور اخیر وقت آن پہنچا تھا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی مرضی یہی تھی کہ آپ بارگاہ خداوندی میں تشریف لے جائیں اور دنیا سے سفر فرمائیں آخر ویسا ہی ہوا انا للہ وانا الیہ راجعون۔

۳۹:بَابُ تَعْلِيقِ التَّمَائِمِ

باب:تعویذ لٹکانا کیسا ہے

۳۵۳۰: حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقِّيُّ ثَنَا مُعَمَّرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بِشْرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو ابْنِ مُرَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنِ ابْنِ اُخْتِ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ زَيْنَبَ قَالَتْ كَانَتْ عَجُوْزٌ تَدْخُلُ عَلَيْنَا تَرْقِيْ مِنَ الْحُمْرَةِ وَ كَانَ لَنَا سَرِيْرٌ طَوِيْلُ الْقَوَائِمِ :وَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ اِذَا دَخَلَ تَنَحْنَحَ وَ صَوَّتَ فَدَخَلَ يَوْمًا فَلَمَّا سَمِعَتْ صَوْتَهٗ احْتَجَبَتْ مِنْهُ فَجَاءَ فَجَلَسَ اِلٰى جَانِبِيْ فَمَسَّنِيْ فَوَجَدَ مَسَّ خَيْطٍ فَقَالَ :مَا هٰذَا ؟

فَقُلْتُ رُقًى لِيْ فِيْهِ مِنَ الْحُمْرَةِ فَجَذَبَهٗ وَ قَطَعَهٗ فَرَمٰى بِهٖ وَ قَالَ لَقَدْ اَصْبَحَ آلُ عَبْدِ اللّٰهِ اَغْنِيَاءَ عَنِ الشِّرْكِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ الرُّقٰى وَالتَّمَائِمِ وَالتِّوَلَةَ شِرْكٌ۔

قُلْتُ فَاِنِّيْ خَرَجْتُ يَوْمًا فَاَبْصَرَنِيْ فُلَانٌ فَدَمَعَتْ عَيْنِيْ الَّتِيْ تَلِيْهِ فَاِذَا رَقَيْتُهَا سَكَنَتْ دَمْعَتُهَا وَ اِذَا تَرَكْتُهَا دَمَعَتْ قَالَ ذَاكَ الشَّيْطَانُ اِذَا اَطَعْتِهٖ تَرَكَكِ وَ اِذَا عَصَيْتِهٖ طَعَنَ بِاِصْبَعِهٖ فِيْ عَيْنِكِ وَلٰكِنْ لَوْ فَعَلْتِ كَمَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَانَ خَيْرًا لَكِ وَاَجْدَرَ اَنْ تَشْفِيَ تَنْضَحِيْنَ فِيْ عَيْنِكِ الْمَاءَ وَ تَقُوْلِيْنَ اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا۔

۳۵۳۰: حضرت زینب سے روایت ہے (جو بی بی تھیں عبداللہ بن مسعودؓ کی) ایک بڑھیا ہمارے پاس آیا کرتی تھی وہ دم کرتیں تھیں سرخ بادہ کا اور ہمارے پاس ایک تخت تھا اس کے پائے لمبے تھے عبداللہ کا یہ قاعدہ تھا کہ جب وہ اندر آتے تو کھنکھارتے اور آواز دیتے ایک روز وہ اندر آئے جب میں نے ان کی آواز سنی تو ان سے حجاب کیا اور میرے ایک طرف بیٹھے اور مجھ سے مساس کیا ایک تعویذ ان کے ہاتھ لگا (جو میرے گلے میں پڑا تھا) انہوں نے کہا یہ کیا ہے؟ میں نے کہا سرخ باوے سے بچنے کے لئے ایک دم ہے۔انہوں نے اس کو کھینچا اور توڑ کر پھینک دیا اور کہا کہ عبداللہ کی آل شرک کی حاجت نہیں رکھتی میں نے سنا جناب رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے دم اور تعویذ اور گنڈے (جو گلے میں لٹکائے جائیں) اور ٹونا یعنی حب کا گنڈا یا سحر کا ڈورا یہ سب شرک ہیں۔ میں نے ان سے کہا ایک روز میں باہر نکلی مجھے فلاں شخص نے دیکھ لیا تو میری اس آنکھ سے آنسو بہنے لگے جو اس شخص کے قریب تھی جب میں اس پر دم کرتی تو آنسو تھم جاتے پھر جب دم چھوڑ دیتی تو آنسو بہنے لگتے۔عبداللہ نے کہا یہ شیطان کا فریب تھا جب تو اس کی اطاعت کرتی اور دم کی پناہ ڈھونڈتی تو وہ تجھ کو چھوڑ دیتا اور جب تو اس کی نافرمانی کرتی (اور دم کو ترک کر دیتی) تو وہ اپنی انگلی مارتا تیری آنکھ میں تیرے آنسو بہنے لگتے تا کہ تجھے دم پر اعتقاد آئے اور تو شرک میں گرفتار ہو) لیکن اگر تو وہ کرتی جو آنحضرت ﷺ نے کیا تو بہتر ہوتا تیرے لئے اور غالبًا شفا ہو جاتی تو آنکھ میں پانی چھڑکتی اور کہتی اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا (اس حدیث کے بعض اجزاء ابوداؤد نے بھی روایت کئے ہیں اور حاکم نے مستدرک میں اس کو روایت کیا ہے)

Marfat.com

تشریح ۞ ہر چند تعویذ گنڈھ جب اسماء الٰہی یا آیات قرآنی کے ساتھ ہو تو وہ جائز ہے جیسے اوپر گزرا اور بعض سلف سے بھی منقول ہے۔ اسی طرح وہ دم جس میں شرک کا مضمون نہ ہو جیسے کئی حدیثوں سے ثابت ہوا مگر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے سرخ بادہ کے گنڈے کو توڑ ڈالا۔ اس وجہ سے کہ وہ آیات قرآنی اور اسمائے الٰہی سے نہ ہوگا اور جس بڑھیا نے اس کو دیا تھا اس کے مشرکہ ہونے کا گمان ہوگا ایک روایت میں ہے کہ وہ عورت یہودیہ تھی اور یہودی اکثر جادوگر ہوتے تھے دوسرے اس وقت شرک کا زمانہ قریب گزرا تھا اور عورتیں اپنی قدیم رسوم کی طرف جلد مائل ہو جاتی ہیں پس عبداللہ ڈرے کہ کہیں ان کی عورت بھی شرک میں گرفتار نہ ہو جائے اور ایک طائفہ علماء نے اس حدیث کی رو سے ہر طرح کے گنڈے اور تعویذ اور ٹونے اور ہار اور عمل کو مکروہ رکھا ہے یہاں تک کہ آیات قرآنی اور اسمائے الٰہی کے بھی گنڈے اور تعویذ کو اور جمہور علماء نے کہا ہے کہ اگر اس میں شرک کے مضامین نہ ہوں تو ہو جائز ہے اور شاہ ولی اللہ صاحب نے قول الجمیل میں چیچک کے دفع کے لئے سورۂ رحمان کا تعویذ لکھا اور وہ ہمارے ملک میں بہت رائج ہے کہ جس بچے کے چیچک نکلنے کا ڈر ہو لیکن نکلنا شروع نہ ہوا ہو تو ایک ڈورا پاک صاف لے کر سورۂ رحمان پڑھنا شروع کرے اور ہر فبائے الآ پر ایک گرہ اس میں دیتا جائے یہاں تک کہ سورت تمام ہو اور یہ ڈورا بچے کے گلے میں لٹکا دیا جائے۔

مترجم نے بھی اس کو آزمایا اور اپنی اولاد پر کیا ہے مگر باوجود ان سب باتوں کے اہلحدیث اور اہل توحید میں تعویذ کبھی کبھی بخار کی حالت میں جب چیچک کا ڈر ہوا ہے کسی بچے کو پہنا دیا پھر اتار ڈالا اور ہمارے بچے ہمیشہ سادے اور صاف تعویذوں سے خالی رہے ہیں اگرچہ تعویذ میں ادعیہ یا آیاتِ قرآنی لکھ کر لٹکانا یا بچے کے گلے میں بعض سلف سے منقول ہے اور اس کے جواز میں کلام نہیں مگر یہ جواز اسی وجہ سے ہے کہ اس میں شرک کا اندیشہ نہیں اگر کسی تعویذ یا نقش میں کبھی شرک کا اندیشہ پیدا ہو تو وہی کرنا چاہئے جو عبداللہ نے اپنی عورت کے ساتھ کیا کہ تعویذ کو کاٹ کر پھینک دے اور جس کے گلے میں یہ تعویذ ہو اس کو جتا دے کہ اللہ کے سوا کوئی نفع یا نقصان نہیں پہنچا سکتا اور اگر تجھ کو شیطان کے شرک کا اندیشہ ہے تو صبح شام یہ دعا پڑھ لیا کر **اعوذ بکلمات اللہ التامتہ من شر ما خلق ومن شر کل شیطان وھامتہ وعین لامتہ** غرض اولیٰ تو یہی ہے کہ گلے اور بازو پر تعویذ گنڈے ڈورے نہ باندھے اور سنت کے موافق خود دعا پڑھ لیا کرے اور چھوٹے بچوں پر ان کے ولی یہ پڑھ کر پھونک دیا کریں جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امام حسن اور امام حسین پر پڑھا کرتے تھے اور اگر کہیں شرک کا اندیشہ نہ ہو اور تعویذ میں آیات قرآنی اور اسمائے الٰہی یا ادعیہ ماثورہ ہوں تو چھوٹے بچے گلے میں اس کو لٹکا دینا بھی درست ہے اس کے سوا گنڈے اور تعویذوں کی کثرت کہ ہر بڑے اور چھوٹے کے گلے میں ہر وقت پڑے رہنا یہ سلف کے طریق کے خلاف ہے اور اہل بدعات اور اہل شرک کی اس میں مشابہت ہے پس اس سے احتراز کرنا اولیٰ ہے انجاح میں ہے کہ حب کا تعویذ یعنی ٹونا یا نظر کے دفع کے لئے بعض پتھر یا نگینے لٹکانا بچوں کے گلوں میں یا سحر کا گنڈا یا سب چیزیں باطل اور لغو ہیں شریعت محمدی نے ان کو باطل کر دیا کیونکہ ان چیزوں کا رکھنا دلالت کرتا ہے اس پر کہ رکھنے والے کو ان کی تاثیر کا اعتقاد ہے اور یہ شرک کی طرف لے جاتا ہے اللہ بچائے انتہیٰ۔

مترجم کہتا ہے حدیث میں تولہ ہے تولہ کہتے ہیں ٹونے کو یعنی حب کے دھاگے کو جو عورتیں اپنے گلے میں یا بازو پر رکھتی ہیں اس غرض سے کہ خاوند ان سے محبت کرے اور بعضوں نے کہا یہ سحر کی ایک قسم ہے یہ شرک ہے جیسے حدیث میں وارد ہے اور ظاہر ہے کہ شرک اسی وقت ہوگا جب اس کی بالذات اور مستقل تاثیر کا کوئی اعتقاد کرے لیکن اگر کوئی اعتقاد رکھے کہ بحکم الٰہی اس کا اثر ہوگا دوا کی طرح تو یہ اعتقاد شرک نہ ہوگا مگر دوا کا اثر تجربہ سے اور مشاہدہ سے معلوم ہوا ہے اور حب کے تعویذ کا اور ٹونے کا اثر تجربہ سے معلوم نہیں ہوا پس یہ اعتقاد بھی کہ بحکم خدا وہ اثر کرے گا ایک بے اصل اور غلط اعتقاد ہوگا اور بعض چیزیں خود شرک نہیں ہوتیں لیکن کفار کی مشابہت کی وجہ سے اس میں شرک کا حکم دیا جاتا ہے جیسے زنار ڈالنا اور ایسے کام گو شرک کے اعتقاد نہ ہوں تب بھی حرام ہوتے ہیں

Marfat.com

پس کیا عجب ہے کہ تولہ یعنی حب کا ٹوٹکہ بھی اسی قبیل سے ہو اور خلاصہ کلام یہ ہے کہ جس چیز کے حرمت اور جواز میں یا کراہت اور جواز میں اختلاف بھی ہو اور اس سے باز رہنا ہر طرح احتیاط اور تقویٰ کا مقتضیٰ ہے اور یہی صحابہ کرام کا طریق کار تھا اہل حدیث اور اہل توحید اس زمانہ میں نمونہ ہیں۔ عبداللہ بن مسعود اور دوسرے صحابہ کرام کے کہ جہاں تک ہو سکتا ہے کفار کے رسوم اور عادات میٹ دیتے ہیں اور اتباع سنت اور پیروی حدیث رسول اللہ میں سر سے لے کر پاؤں تک غرق رہتے ہیں اور رنگے ہوئے ہیں اللہ اور اس کے رنگ سے۔ ولا یخافون فی ذلك لومة لائم ون كان غير ملائم اللهم ارض عن اهل حديث والتوحيد واحشرنا معهم آمين يا رب العالمين۔

۳۵۳۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَبِی الْخَصِيْبِ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ مُبَارَكٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ رَاَیٰ رَجُلًا فِیْ يَدِهٖ حَلْقَةً مِنْ صُفْرٍ فَقَالَ مَا هٰذِهِ الْحَلْقَةُ ؟

قَالَ هٰذِهِ مِنَ الْوَاهِنَةِ قَالَ اَنْزِعْهَا فَاِنَّهَا لَا تَزِيْدُكَ اِلَّا وَهْنًا۔"

۳۵۳۱: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا اس کے ہاتھ میں چھلا تھا پیتل کا۔ آپؐ نے فرمایا: یہ چھلا کیسا ہے؟ وہ بولا داہنہ کی بیماری کا ہے (وہ ایک بیماری ہے یا رگ ہے ہاتھ میں) آپؐ نے فرمایا: اس کو اتار ڈال اس سے تجھے اور وہن پیدا ہوگا۔

تشریح ❁ وہن کہتے ہیں سستی اور کاہلی اور ضعف کو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس چھلے سے بعوض نفع کے اور نقصان ہوگا شاید اس شخص نے تعویذ کے طور پر اس چھلے کو مفید جان کر پہنا ہوگا جو آپؐ نے اس سے منع فرمایا۔

۴۰: بَابُ النُّشْرَةِ

باب: آسیب کا بیان

۳۵۳۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ زِيَادٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ عَنْ اُمِّ جُنْدُبٍ قَالَتْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِیْ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ انْصَرَفَ ، وَ تَبِعَتْهُ امْرَاَةٌ مِنْ خَثْعَمٍ وَ مَعَهَا صَبِیٌّ لَهَا بِهٖ بَلَاءٌ لَا يَتَكَلَّمُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ائْتُوْنِیْ بِشَیْءٍ مِنْ مَّآءٍ فَاُتِیَ بِمَاءٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَ مَضْمَضَ فَاهُ ثُمَّ اَعْطَاهَا فَقَالَ اسْقِيْهِ مِنْهُ وَ صَبِّیْ عَلَيْهِ مِنْهُ وَاسْتَشْفِیْ اللّٰهَ لَهٗ قَالَتْ فَلَقِيْتُ الْمَرْاَةَ فَقُلْتُ : لَوْ وَهَبْتِ لِیْ مِنْهُ فَقَالَتْ اِنَّمَا هُوَ لِهٰذَا الْمُبْتَلٰی قَالَتْ فَلَقِيْتُ الْمَرْاَةَ مِنَ الْحَوْلِ فَسَاَلْتُهَا عَنِ الْغُلَامِ فَقَالَتْ بَرَاَ وَ عَقَلَ عَقْلًا لَيْسَ كَعُقُوْلِ النَّاسِ۔"

۳۵۳۲: حضرت اُم جندبؓ سے روایت ہے میں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا آپؐ جمرہ عقبہ پر کنکر مارتے وادی کے نشیب میں سے یوم النحر کو پھر آپؐ لوٹے اور خثعم کی ایک عورت آپ کے پیچھے ہوئی اس کے ساتھ ایک بچہ تھا اس پر بلا تھی (یعنی جن شیطان وغیرہ) اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کہ یہ میرا بچہ ہے اور میرے گھر والوں میں یہی باقی ہے اس کے اوپر ایک بلا ہے وہ بات نہیں کرتا۔ یہ سن کر آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تھوڑا سا پانی لاؤ۔ لوگ پانی لائے۔ آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھویا اور کلی کی اس میں پھر وہ پانی اس عورت کو دے دیا اور فرمایا یہ پانی اس بچے کو پلا اور اس کے بدن پر ڈال اور اللہ سے دعا کر اس کی تندرستی کے لئے۔ اُم جندبؓ نے کہا میں اس عورت سے ملی اور میں نے اس سے کہا تھوڑا سا پانی اس میں سے مجھے بھی دے وہ بولی یہ تو اس بیمار بچے کے لئے ہے۔

Marfat.com

اُم جندب نے کہا پھر میں اس عورت سے دوسرے سال ملی اور میں نے اس سے اس بچہ کا حال پوچھا اس نے کہا وہ بچہ اچھا ہو گیا اور ایسے عقل والا ہوا کہ لوگوں کی عقل سے بڑھ کر۔

تشریح ❁ یا تو مجنون اور دیوانہ تھا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جوٹھے پانی ملانے سے وہ آسیب اور شیطان فوراً بھاگ گیا اور بچہ چنگا سیانوں سے سیانہ ہو گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فیوض اور انوار اور برکات کے سامنے یہ امر نہایت حقیر تھا بھلا اس عورت کو آپ نے اپنا ہاتھ دھو کر اور کلی کر کے پانی دیا تھا شیطان اور جن اور آسیب کی کیا مجال تھی کہ وہ پانی پلانے یا لگانے کے بعد وہاں قائم رہتا لیکن آپؐ جہاں گزر جاتے تھے یا جس کو ہاتھ لگا دیتے تھے وہاں سے شیطان کوسوں بھاگتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ تو بہت عالی تھا آپ ﷺ کے غلام اور آپ ﷺ کے اہل بیت کرام میں سے صدہا ہزار اولیاء اور محدثین ایسے گزرے ہیں کہ شیطان اور جن اور آسیب ہمیشہ ان سے کانپتے اور لرزتے رہے جیسے نقل ہے امام ہمام ابن تیمیہ جس شخص کو آسیاب ہوتا اس کے آسیب کو اپنا سلام کھلا بھیجتے وہ فوراً بھاگ جاتا یہ حدیث شریف کی برکت تھی جس میں امام ہمام ابن تیمیہ ساری عمر مشغول رہے اور سید اشرف جہانگیر رحمۃ اللہ جن کا مزار متبرکہ کچھوچھہ میں ہے اپنی زندگی میں صدہا آسیب زدوں کو اچھا کرتے رہے غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تو برکت بہت بڑی تھی آپ کے نام مبارک لینے سے اور آپ کی حدیث میں مشغول رہنے سے ایسی برکت ہوتی ہے کہ شیطان اور پلید اور خبیث سب ایسے شخص سے بھاگتے ہیں اور ایسے شخص کو ایذا دینا تو کجا مولانا شاہ عبدالعزیز اور شاہ ولی اللہ صاحب سے بھی اس قسم کے کئی قصے منقول ہیں کہ کئی جنوں اور آسیبوں کو صرف حدیث کی برکت سے انہوں نے بھگا دیا اور حصن حصین میں آسیب زدہ کے لئے دوسری دعا منقول ہے وہ یہ ہے کہ اس کو اپنے سامنے بٹھا دے اور فاتحہ اس پر پڑھے پھر الم مفلحون تک اور الھکم الہ واحد آخیر تک اور آیت الکرسی اور للّٰہ ما فی السمٰوٰت وما فی الارض سے اخیر سورۂ بقرہ تک اور شھد اللّٰہ انہ لا الہ الا ھو سے اخیر تک اور ان ربکم اللہ سے اخیر تک سورۂ جن میں اور سورۂ اخلاص اور معوذتین نکالا اس کو حاکم اور احمد نے اور یہ حدیث آگے اس کتاب میں بھی آئے گی۔

۴۱: بَابُ الْاِسْتِشْفَاءِ بِالْقُرْآنِ

باب: قرآن سے شفا حاصل کرنا

۳۵۳۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرُ الدَّوَاءِ الْقُرْاٰنُ۔

۳۵۳۳: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہترین دوا قرآن کریم ہے۔ (یہ باب اور حدیث صرف سندھی نسخہ میں ہے)

۴۲: بَابُ قَتْلِ ذِي الطُّفْيَتَيْنِ

باب: دو دھاری والا سانپ مارڈالنا چاہئے

تشریح ❁ جس کو عربی میں ذوالطفیتین کہتے ہیں وہ ایک خبیث زہریلا سانپ ہے اس کی پیٹھ پر دو سفید لکیریں ہوتی ہیں۔

۳۵۳۴: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِقَتْلِ ذِي الطُّفْيَتَيْنِ فَاِنَّهٗ يَلْتَمِسُ الْبَصَرَ وَ يُصِيْبُ الْحَبَلَ۔"

۳۵۳۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالطفیتین سانپ کے قتل کا حکم کیا کیونکہ وہ آنکھ پھوڑ دیتا ہے اور حاملہ عورت کا حمل گرا دیتا ہے ایک خبیث سانپ ہے۔

Marfat.com

يَعْنِي حَيَّةً خَبِيْثَةً۔"

۳۵۳۵: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ ثَنَا عَبْدُ
هِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنْ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ
نْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اقْتُلُوْا الْحَيَّاتِ
قْتُلُوْا ذَاالطُّفْيَتَيْنِ وَالْاَبْتَرَ فَاِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ
يُسْقِطَانِ الْحَبَلَ۔"

۳۵۳۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مار ڈالو سانپوں کو اور مار ڈالو دو دھاری والے سانپ کو اور دُم کٹے کو یہ دونوں آنکھ کی تلاش میں رہتے ہیں (یعنی آنکھ کی بینائی کھو دیتے ہیں اور حمل کو گرا دیتے ہیں)

۴۳: بَابُ مَنْ كَانَ يُعْجِبُهُ الْفَالُ وَ يَكْرَهُ الطِّيَرَةَ

باب: فال نیک لینا اچھا ہے اور بدفالی منع ہے

۳۵۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ نُمَيْرٍ ثَنَاعَبْدَةُ
نْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرٍعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ
ى هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْجِبُهُ الْفَالُ
حَسَنُ وَ يَكْرَهُ الطِّيَرَةَ۔

۳۵۳۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نیک فال اچھی معلوم ہوتی تھی اور بدفالی کو آپ ﷺ برا جانتے تھے۔

تشریح ❁ فال یعنی شگون لینا شریعت میں اس کی کچھ اصل نہیں ہے لیکن جاہلیت کے لوگوں کا اور اب تک جاہلوں کا یہ حال ہے کہ نگون لیا کرتے ہیں جانوروں کی آواز سے عورت اور بلی کے سامنے آنے سے کسی کے چھینک دینے سے اور ان میں سے کئی ایک یزوں کو منحوس جانتے ہیں اور ان سے یہ بدشگونی لیتے ہیں تو حدیث میں یہ آیا ہے کہ شگون لینا شرک ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اس کو برا جانتے تھے البتہ نیک فال سے آپ ﷺ خوش ہوتے اور اس کی مثال یہ ہے کہ مثلاً جنگ کے لئے جاتے ہیں ایک شخص سامنے سے آیا اس کا نام فتح خان نکلا اس سے کسی نے نیک فال لیا کہ فتح ہوگی کیونکہ اس میں کوئی قباحت نہیں ہے ہوگا تو وہی جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہے مگر نیک فال لینے سے مسلمانوں کو خوشی ہوتی ہے اور نیک کام کے لئے اور زیادہ مستعد ہوتے برخلاف بدشگون کے کہ وہ علاوہ شرک اور حرام ہونے دل میں وسوسہ اور رنج پیدا کرتا ہے اور نیک کام میں آدمی کو متردد کر دیتا ہے اب ہمارے زمانہ میں جو فال مروج ہے وہ یہ ہے کہ کوئی شخص قرآن شریف میں فال دیکھتا ہے کوئی دیوان حافظ کوئی کسی بزرگ کے فالنامے میں اور اس سے آئندہ کی بات بتاتا ہے یا علم حاصل کرتا ہے یہ محض واہیات ہے اور قرآن اس لئے نہیں اترا کہ اس میں فال دیکھا جائے بلکہ تلاوت اور تدبر اور عمل کے لئے اترا ہے اور بہت علماء نے کہا ہے کہ قرآن میں فال دیکھنا حرام ہے اور آئندہ کی بات کا کسی کو علم نہیں بجز خداوند کریم کے یہاں تک کہ اولیاء اور انبیاء بھی اس میں عاجز ہیں بغیر خدا کے بتائے ہوئے۔

۳۵۳۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ
هَارُوْنَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا
عَدْوَى وَ لَا طِيَرَةَ وَ اُحِبُّ الْفَالَ الصَّالِحَ۔

۳۵۳۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیماری کا لگ جانا یعنی متعدی بیماری ہونا اور بدشگونی کوئی چیز نہیں اور میں پسند کرتا ہوں نیک فال کو۔

تشریح ❁ اب تک لوگ عدوی کے قائل ہیں یعنی بیماری کے متعدی ہونے کے اور کئی ایک امراض میں حال کے ڈاکٹروں

Marfat.com

نے بھی گمان کیا ہے کہ متعدی ہیں جیسے ہیضہ جذام بعض قسم کے بخار مگر یہ زا گمان ہی گمان ہے اور جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غلط بتایا وہ کبھی صحیح ہوسکتا ہے اگر ایک شخص کی بیماری کے بعد دوسرے کو بھی وہ ہو جائے تو ہم کہیں گے کہ خدا کی مرضی سے ہوئی ہے جس نے پہلے شخص کو بیمار کیا نہ کہ بیماری متعدد ہوئی۔

۳۵۳۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ عِيْسَى بْنِ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطِّيَرَةُ شِرْكٌ وَ مَا مِنَّا اِلَّا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُذْهِبُهٗ بِالتَّوَكُّلِ۔

۳۵۳۸: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بدشگون لینا شرک ہے اور ہم میں سے جس کو بدشگونی کا وہم پیدا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو دور کر دے گا توکل کی وجہ سے۔

تشریح ❁ یعنی خدا کے اوپر بھروسہ کرنے سے یہ وہم جاتا رہے گا انسان کو چاہئے کہ اگر ایسا وہم کبھی دل میں آئے تو اس کو بیان نہ کرے اور منہ سے نہ نکالے اور اللہ پر بھروسہ کرے جو وہ چاہے وہ ہوگا امام بخاری نے کہا سلیمان بن حرب کہتے تھے یہ قول ومامنا اخیر تک ابن مسعودؓ کا قول ہے میرے نزدیک۔ بلکہ اکثر حفاظ نے اس کو عبداللہ بن مسعودؓ کا کلام کہا ہے۔

۳۵۳۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوَى وَ لَا طِيَرَةَ وَ لَا هَامَةَ وَ لَا صَفَرَ۔"

۳۵۳۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عدویٰ اور بدشگونی کوئی چیز نہیں ہے۔ اسی طرح فرمایا ہامہ یعنی اُلو اسی طرح صفر کا مہینہ۔

تشریح ❁ الو کو دن کو دکھائی نہیں دیتا ہے تو وہ رات کو نکلتا ہے اور اکثر ویرانوں میں رہتا ہے عرب لوگ اس کو منحوس جانتے تھے اور بعض یہ سمجھتے تھے کہ مقتول کی روح الو بن کر پکارتی پھرتی ہے جب اس کا بدلہ لیا جاتا ہے تو وہ اڑ جاتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خیال کو باطل کر دیا اسی طرح صفر کے مہینے کو اب تک منحوس جانتے ہیں عورتیں تیرہ تیزی میں کوئی بڑا کام جیسے شادی بیاہ وغیرہ کرنے نہیں دیتیں یہ بھی لغو ہے صفر کا مہینہ اور مہینوں کی طرح ہے کچھ فرق نہیں ہے۔

۳۵۴۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ ابْنِ اَبِیْ جَنَابٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاعَدْوَى وَ لَا طِيَرَةَ وَ لَا هَامَةَ فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ :فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْبَعِيْرُ يَكُوْنُ بِهِ الْجَرْبُ فَتَجْرَبُ بِهِ الْاِبِلُ قَالَ ذَالِكَ الْقَدَرُ :فَمَنْ اَجْوَبَ الْاَوَّلَ۔

۳۵۴۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ عدوی ہے نہ بدفال نہ ہامہ۔ ایک شخص اٹھا آپ ﷺ کی طرف اور بولا یا رسول اللہ ایک اونٹ کو خارش ہوتی ہے۔ پھر اس کی وجہ سے سب اونٹ خارشتی ہو جاتے ہیں (عدوی ثابت ہوا) آپؐ نے فرمایا: یہ تقدیر ہے بھلا پہلے اونٹ کو کس نے خارشتی کیا۔

تشریح ❁ اور جو ڈاکٹر یا حکیم ہمارے زمانہ میں بعض بیماری میں عدوی بتاتے ہیں ان سے جب یہ اعتراض کرو کہ بھلا اگر عدوی صحیح ہوتا تو جس گھر میں ایک شخص کو ہیضہ ہو تو چاہئے کہ اس گھر کے بلکہ اس محلّہ کے سب لوگ مر جائیں تو اس کا کوئی معقول جواب نہیں دیتے بلکہ یوں کہتے ہیں کہ بعض مزاجوں میں اس بیماری کے قبول کرنے کا مادہ ہوتا ہے ان کو بیماری لگ جاتی ہے بعض مزاجوں میں یہ مادہ نہیں ہوتا ان کو باوجود قرب کے بیماری نہیں لگتی ہم یوں کہتے ہیں کہ مادے کا مزاج میں پیدا کرنے والا کون ہے خدا ہے تو پھر

Marfat.com

سب امور خدا ہی کی طرف سے ہوئے اسی مرضی اور تقدیر سے پھر عدوی کا قائل ہونا کیا ضروری ہے۔

۳۵۴۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَا يُوْرَدُ الْمُمْرِضُ عَلَى الْمُصِحِّ۔

۳۵۴۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیمار آدمی تندرست آدمی کے پاس نہ لایا جائے۔

تشریح ۞ اگر چہ عدوی کوئی چیز نہیں ہے مگر یہ اس قبیل سے ہے جیسے جذامی سے دور رہنے کا حکم ہے ایک حدیث میں اور اس میں بھید یہ ہے کہ بعض لوگ ضعیف الاعتقاد ہوتے ہیں ایسا نہ ہو وہ بیمار کے قریب رہیں اور ان کو کوئی بیماری تقدیر سے ہو جائے اور ضعف ایمان کی وجہ سے ان کو عدوی کا خیال گزرے اور تقدیر کا بھروسہ جاتا رہے مگر جو لوگ قوی الایمان ہیں وہ اگر بیمار کے پاس رہیں تو کچھ اندیشہ نہیں جیسے ایک حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جذامی کے ساتھ کھانا کھایا اور فرمایا کھا اللہ پر بھروسہ اور توکل کر کے۔

۴۴: بَابُ الْجُذَامِ

باب: جذام کا بیان

۳۵۴۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ وَ مُجَاهِدُ ابْنُ مُوْسٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْعَسْقَلَانِیُّ قَالُوْا : ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا مُفَضَّلُ بْنُ فُضَالَةَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخَذَ بِيَدِ رَجُلٍ مَجْذُوْمٍ فَاَدْخَلَهَا مَعَهٗ فِی الْقَصْعَةِ ثُمَّ قَالَ: كُلْ ثِقَةً بِاللّٰهِ وَ تَوَكُّلًا عَلَى اللّٰهِ۔

۳۵۴۲: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جذامی کا ہاتھ پکڑا اور اس کو اپنے ساتھ شریک کر لیا پیالے میں (کھانے کے لئے) پھر فرمایا: اللہ پر اعتماد ہے اور اسی پر بھروسہ ہے۔

۳۵۴۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ هِنْدٍ جَمِيْعًا عَنْ مُحَمَّدٍ ابنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اُمِّهٖ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ قَالَ لَا تُدِيْمُوْا النَّظَرَ اِلَى الْمَجْذُوْمِيْنَ۔

۳۵۴۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جذامیوں کی طرف برابر مت دیکھے جاؤ۔

تشریح ۞ کیونکہ زیادہ دیکھنے سے دل میں وسوسہ اور اندیشہ پیدا ہوگا اور کبھی ایسی بلا اور آفت رسیدہ پر نظر پڑ جائے تو یوں کہے: الحمدلله الذی عافانی مما ابتلاك به وفضلنی علی كثير ممن خلق تفضيلا۔

۳۵۴۴: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ لَيْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اٰلِ الشَّرِيْدِ يُقَالُ لَهٗ عَمْرٌو عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ فِیْ وَفْدِ ثَقِيْفٍ رَجُلٌ مَجْذُوْمٌ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ النَّبِیُّ ﷺ ارْجِعْ فَقَدْ بَايَعْنَاكَ "۔

۳۵۴۴: شرید کی اولاد میں ایک شخص تھا اس کا نام عمرو تھا اس سے روایت ہے کہ ثقیف کے قاصدوں میں ایک شخص جذامی تھا آپ ﷺ نے اس کو کہلا بھیجا تو لوٹ جا ہم نے تجھ سے بیعت کر لی۔ (اور اس سے ہاتھ نہیں ملایا اس کی وجہ یہ ہے کہ جذامی سے ہاتھ ملانے میں نفرت پیدا ہوتی ہے)

Marfat.com

۴۵:بَابُ السِّحْرِ

باب: جادو کا بیان

تشریح ❁ سحر اور جادو یہ ہے کہ آدمی وہ کام کرے جن کو عادتاً لوگ نہیں کر سکتے اور ان کاموں کا ذریعہ اور سبب عادت تقویٰ اور دعا اور تلاوت اسمائے الٰہی نہ ہو ورنہ اس کو کرامت یا عمل کہیں گے نہ اسباب ظاہرہ جیسے آلات سے کام لینا مثلاً ریل گاڑی و تار برقی وغیرہ نہ کسرت جیسی رسی پر چلنا یا گھوڑے پر سواری نئے نئے طور سے کرنا چونکہ یہ کام مشق اور محنت سے ہر ایک آدمی سیکھ سکتا ہے اسی طرح وہ کام جن کے اسباب خفیہ ہوں لیکن طبعی اسباب جیسے انڈا تنگ منہ کی شیشی میں اتار دینا یا انڈا خود بخود ہوا میں اوپر چڑھنا کہ یہ دوائیوں کے آثار سے ہوتے ہیں ان کو شعبدہ اور طلسم کہتے ہیں اور بعضوں نے کہا شعبدہ اور طلسم بھی سحر کی قسم سے ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ فرعون کے پاس جو جادوگر آئے تھے انہوں نے اسی قسم کا شعبدہ کیا تھا کہ رسیوں پر کچھ مل کر ڈالا وہ دھوپ نکلتے ہی سانپوں کی طرح ہلنے لگیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کے حق میں فرمایا: وجاء و السحر عظیم اور میرے نزدیک شعبدہ اور طلسم کو جو ادویہ اور آلات کی مدد سے ہو سحر میں داخل کرنا ٹھیک نہیں کس لئے کہ ہمارے زمانہ میں جو ایجادیں اہل یورپ نے کیں وہ سب اسی قسم کی ہیں پس ان سب کو سحر کہنا ہوگا جیسے ریل تار برقی انواع و اقسام کی گھڑیاں باجے جو کنجی دینے سے بجتے ہیں دوربینیں جن سے اجرام فلکی کے حالات آدمی دیکھ سکتا ہے خوردبینیں جن سے بہت چھوٹی چیزیں جیسے پانی کے کیڑے بڑے دکھائی دیتے ہیں کپڑا بننے کی کلیں سینے کی کل تیل نکالنے کی کل چھاپنے کی کل برقی صندوق' برقی گلوبند' برقی چراغ گیس کی روشنی جو صرف دھوئیں سے ہوتی ہے وغیرہ وغیرہ صدہا چیزیں ہیں کہ اگر اگلے لوگ ان سے بہت اثر کر بھی کوئی چیز دیکھتے تو اس کو خلاف عادت جانتے اور سحر کا گمان کرتے مگر اب یہ سب چیزیں عادت کے موافق ہو جاتی ہیں اور لوگ ان کے اسباب اور آلات کو سمجھنے لگے ہیں پس کوئی ان کو تعجب کی نگاہ سے نہیں دیکھتا ہے اور سب سے زیادہ عجیب وہ آلہ ہے جو آواز کے روکنے کے لئے حال میں ایجاد ہوا ہے اسی طرح قوت سامعہ کو بڑھانے کا آلہ اسی طرح پانی میں بلا تکلف چلنے کا آلہ ہوا میں پرند کی طرح اڑنے کا آلہ یہ سب اشیاء ملک امریکہ میں جاری ہو چکے ہیں اور تار پیڈو یعنی آلہ جہاز شکن اور ڈائنامیٹ یعنی آلہ انہدام عمارات عظیمہ بھی نہایت عجیب ہیں اسی طرح انواع و اقسام کی توپیں کہ بعض توپ سے ایک منٹ میں دس ہزار گولے چھوڑے جاتے ہیں اسی طرح انواع اقسام کے جنگی فولادی جہاز جو بخار کے زور سے دریا میں چلتے ہیں اور بعض پانی میں ڈوب کر چلتے ہیں اسی طرح وہ ریل جو کہربائی قوت سے اب امریکہ میں چلا چاہتی ہے اسی طرح غبارہ جس میں فوج اور توپ خانہ رکھ کر ہوا میں اڑتا ہے اور جہاں چاہیں اس کو اتار دیں یہ سب عجائب اشیاء آلات اور ادویہ کے زور سے ایجاد کی گئی ہیں کوئی ان میں سے سحر نہیں ہے گو بعضے نافہم اس کو سحر سمجھیں اور بنی اسرائیل کے ساحروں کو یہ کہاں سے معلوم ہوا کہ کل سحر آلات ہی کے زور سے کیا تھا بلکہ احتمال ہے کہ ان کے سحر میں بہت سی چیزیں ایسی بھی ہوں گی جو بغیر مدد آلات کے ہوں یا امداد ارواح خبیثہ وغیرہ اور بعض چیزیں آلات وادویہ سے بھی ہوں اور پروردگار نے مجموع کو تغلیباً سحر کہا ہو بالجملہ سحر وہی علم ہے جس سے بذریعہ تسخیر کواکب یا بذریعہ ارواح اور اجنہ خبیثہ یا شیاطین کے کوئی کام خلاف عادت کیا جائے یا بذریعہ ایسے اعمال کے جن کو ان امور میں دخل ہو گو بطور حنفی جیسے بالوں میں گرہیں دینا ناریل پھوڑنا کہ شیطان ان میں شریک ہوتے ہیں یا بذریعہ نظر وغیرہ کے کسی کو مدہوش کیا جاتا ہے۔ مسمریزم میں سب سحر ہیں اب عام ہے کہ ان کے حاصل کرنے کے لئے کلمات کفر و شرک کہنے کی حاجت نہ ہو ہر طرح ہر ایک قسم کا سحر کفر ہے اور ساحر واجب القتل ہے اہل حدیث کا یہی مذہب ہے۔

۳۵۴۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَحَرَ

۳۵۴۵: جناب ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک یہودی نے

Marfat.com

النَّبِيَّ ﷺ يَهُوْدِيٌّ مِنْ يَهُوْدِ بَنِيْ زُرَيْقٍ يُقَالُ لَهٗ لَبِيْدُ ابْنُ الْاَعْصَمِ حَتّٰى كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهٗ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَ لَا يَفْعَلُهٗ قَالَتْ حَتّٰى اِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ اَوْ كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ دَعَا : ثُمَّ دَعَا ، ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ اَشَعَرْتِ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَفْتَانِيْ فِيْمَا اسْتَفَيْتُهٗ فِيْهِ؟ ۔

جَاءَ نِيْ رَجُلَانِ فَجَلَسَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رَاْسِيْ وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلِيْ فَقَالَ الَّذِيْ عِنْدَ رَاْسِيْ لِلَّذِيْ عِنْدَ رِجْلِيْ اَوِ الَّذِيْ عِنْدَ رِجْلِيْ لِلَّذِيْ عِنْدَ رَاْسِيْ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ؟

فَقَالَ مَطْبُوْبٌ قَالَ مَنْ طَبَّهٗ قَالَ لَبِيْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ۔

قَالَ فِيْ مُشْطٍ وَ مُشَاطَةٍ وَجُفِّ طَلْعَةِ ذَكَرٍ قَالَ وَاَيْنَ هُوَ؟

قَالَ فِيْ بِئْرِ ذِيْ اَرْوَانَ۔"

قَالَتْ فَاَتَاهَا النَّبِيُّ ﷺ فِيْ اُنَاسٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ وَاللّٰهِ يَا عَائِشَةُ لَكَاَنَّ مَاءَ هَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَ لَكَاَنَّ نَخْلَهَا رُؤُسُ الشَّيَاطِيْنِ۔

قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَفَلَا اَحْرَقْتَهٗ ؟

قَالَ لَا اَمَّا اَنَا فَقَدْ عَافَانِيَ اللّٰهُ وَكَرِهْتُ اَنْ اُثِيْرَ عَلَى النَّاسِ مِنْهُ شَرًّا ۔"

فَاَمَرَ بِهَا فَدُفِنَتْ۔

بنی زریق کے یہودیوں میں سے جادو کیا جس کا نام لبید بن اعصم تھا۔ یہاں تک کہ آپ کا یہ حال ہو گیا کہ خیال ہوتا کہ ایک کام کو آپ کر رہے ہیں حالانکہ اس کو نہیں کرتے تھے ایک دن یا ایک رات ایسا ہوا کہ آپ ﷺ نے دعا کی اللہ تعالیٰ سے پھر دعا کی پھر دعا کی پھر فرمایا: اے عائشہؓ بے شک اللہ نے مجھ کو بتا دی وہ بات جو میں اس سے پوچھتا تھا۔ میرے پاس دو شخص آئے (فرشتوں میں سے) ایک میرے سر کے پاس بیٹھا اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس پھر جو سر کے پاس بیٹھا تھا۔ اس نے کہا اس سے جو پاؤں کے پاس بیٹھا تھا اس نے کہا جو سر کے پاس بیٹھا اس شخص کو کیا بیماری ہے (یعنی حضرت محمد ﷺ کو (دوسرا بولا اس پر جادو ہوا ہے اس نے کہا کس نے جادو کیا دوسرے نے کہا لبید بن الاعصم (یہودی ملعون) نے اس نے کہا کس چیز میں جادو کیا ہے۔ دوسرے نے کہا: کنگھی میں اور ان بالوں میں جو کنگھی کرتے وقت سر سے گرتے ہیں نر کھجور کے خوشے کے غلاف میں (کھجور کا درخت نر اور مادہ ہوتا ہے) اس نے کہا یہ چیزیں کہاں ہیں۔ دوسرے نے کہا ذی اروان کے کنویں میں (یا ذروان کے کنویں میں جو بنی زریق کا ایک کنواں تھا جہاں یہ یہودی ملعون رہتا تھا) حضرت عائشہؓ نے کہا آنحضرت ﷺ یہ خبر پا کر اس کنویں پر آئے آپؐ کے ساتھ کئی لوگ تھے۔ آپؐ کے اصحاب میں سے (آپؐ نے ان چیزوں کو کنوئیں سے نکلوایا وہ کنگھی نکلی اس میں بال بھی تھے۔ جس میں گرہیں دی تھیں کھجور کے ایک پوست میں) جب آپ لوٹ کر آئے تو فرمایا: قسم خدا کی اے عائشہؓ اس کنوئیں کا پانی ایسا تھا جیسے مہندی کا پانی (یعنی رنگین) اور وہاں پر جو کھجور کے درخت تھے گویا وہ سر ہیں شیطانوں کے (ایسے کریہہ منظر اور وحشت خیز تھے) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے ان جادو کی چیزوں کو جلایا کیوں نہیں (تا کہ سب لوگ اس کو دیکھیں اور گواہ رہیں یہود کی شرارت پر آپ نے فرمایا نہیں مجھ کو تو اللہ نے تندرست کر دیا اور مجھے برا معلوم ہوا لوگوں میں اس کی برائی پھیلانا پھر آپ نے حکم دیا وہ چیزیں دفن کر دی گئیں۔

تشریح ❁ دوسری روایت میں ہے کہ آپ پر سورہ معوذتین اتریں آپؐ ایک ایک آیت ان میں سے پڑھتے جاتے اور ایک ایک گرہ بال کی کھلتی جاتی یہاں تک کہ گیارہ گرہیں کھل گئیں جب گیارہ آیتیں جو ان دونوں سورتوں میں ہیں پوری ہوئیں اور سحر

Marfat.com

کا اثر آپ پر سے جاتا رہا آپؐ نے اس خیال سے اس معاملہ کو فاش نہ کیا کہ بے فائدہ اور وہ مردود یہودی زیادہ دشمن ہوگا کہیں اور کچھ سحر نہ کرے دوسرے وہ اقرار تھوڑا ہی کرے گا اور ثبوت گواہی سے نہ تھا پھر ظاہر کرنا اور تمام یہودیوں کی عداوت کو ترقی دینا کیا ضروری ہے تیسرے یہ کہ اگر آپ فاش کرتے تو وہ مردود یہودی اپنے دل میں پھول جاتا کہ میرے سحر کا آپ ﷺ پر خوب اثر ہوا اب تو اس کو معلوم ہی نہ ہوا کہ سحر نے کچھ اثر بھی کیا یا نہیں چوتھے یہ جب اس یہودی کو یہ معلوم ہوتا کہ یہ سحر نکال کر پھینک دیا گیا تو وہ اور دوسرا تیار کرتا اب تو اس کو یہی خیال رہا کہ وہ سحر اپنے حال پر قائم ہے اگر اللہ جل جلالہ چاہتا تو آپ پر سحر کی تاثیر نہ ہوتی مگر آپ ﷺ پر جو سحر کا اثر ہوا اس میں کئی حکمتیں تھیں ایک یہ کہ سحر کی حقیقت ثابت ہو جائے جب آپ پر اس کا اثر ہوا تو اور لوگوں پر بھی اثر کرنا بعید نہیں دوسرے یہ کہ آپ کا ساحر اور جادوگر نہ ہونا ثابت ہو جائے جیسے مشرکین گمان کرتے تھے کہ آپ ساحر ہیں معاذ اللہ کیونکہ ساحر پر سحر کا اثر نہیں ہوتا اور یہ سحر اس وقت کیا گیا تھا جب آپ حدیبیہ سے لوٹ کر آئے ۶ ہجری میں اور اس کا اثر چالیس روز یا چھ مہینے یا ایک سال تک رہا۔

۳۵۴۶: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَثِيْرِ بْنِ دِيْنَارٍ الْحِمْصِيُّ ثَنَا بَقِيَّةُ ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْعَنْسِيُّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ الْمِصْرِيَّيْنِ قَالَ ثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَا يَزَالُ يُصِيْبُكَ كُلَّ عَامٍ وَجَعٌ مِنَ الشَّاةِ الْمَسْمُوْمَةِ الَّتِيْ اَكَلْتَ قَالَ مَا اَصَابَنِيْ شَيْءٌ مِنْهَا اِلَّا وَ هُوَ مَكْتُوْبٌ عَلَيَّ وَاٰدَمُ فِيْ طِيْنَتِهٖ۔

۳۵۴۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے اُم المؤمنین اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو ہر سال بیماری ہوا کرتی ہے اس زہریلی بکری سے جو آپؐ نے کھائی تھی (خیبر میں ایک یہودیہ کی دعوت میں) آپؐ نے فرمایا: مجھ کو کچھ نہیں ہوا مگر جو میری تقدیر میں لکھا تھا جب حضرت آدم علیہ السلام مٹی کے پتلے تھے۔

تشریح ❁ بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے مرض موت میں فرمایا: اے عائشہؓ میں اس کھانے کا اثر اب تک پاتا ہوں جو میں نے غیر میں کھایا تھا میرے دل کی رگ معلوم ہوتا ہے جیسے کٹ گئی معاذ اللہ کس شدت کا زہر اس خبیث یہودیہ ملعون نے اس بکری میں ملایا تھا آپ ﷺ نے ایک ہی نوالا کھایا تھا جس کا اثر برسوں تک رہا آخر اسی کے اثر سے وفات پائی اور یہ عین شہادت ہے اس عورت ملعونہ کا نام زینب بنت حارث تھا جو مرحب یہودی کی بہن تھی اور مرحب کو جناب امیر نے جنگ خیبر میں واصل جہنم کیا تھا اب اختلاف ہے روایات کا کہ آپ ﷺ نے اس عورت کو قتل کرایا یا نہیں بعضوں نے کہا بشر بن براء اس گوشت کے کھانے سے مر گئے تھے آپ ﷺ نے اس عورت کو بشر کے وارثوں کے حوالے کر دیا انہوں نے اس کو قتل کر دیا۔

۴۶: بَابُ الْفَزَعِ وَالْاَرَقِ وَمَا يُتَعَوَّذُ مِنْهُ

باب: گھبراہٹ اور نیند کے اچاٹ ہونے کا بیان

۳۵۴۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا وَهْبٌ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عَبْدِ ابْنِ الْاَشَجِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيْمٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا نَزَلَ مُنْزِلًا

۳۵۴۷: حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم میں سے کوئی جب کسی جگہ میں اترے (سفر میں) اور یہ کہہ لے: اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ تو اس منزل کی کوئی چیز اس کو نقصان نہ پہنچائے گی یہاں تک کہ وہاں

Marfat.com

قَالَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ فِيْ ذَالِكَ الْمَنْزِلِ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْهُ۔"

سے کوچ کرے۔

۳۵۴۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنِيْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ : حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ قَالَ لَمَّا اسْتَعْمَلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الطَّائِفِ جَعَلَ يَعْرِضُ لِيْ شَيْءٌ فِيْ صَلَاتِيْ حَتّٰى مَا اَدْرِيْ مَا اُصَلِّيْ فَلَمَّا رَاَيْتُ ذَالِكَ رَحَلْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْنُ اَبِي الْعَاصِ ؟

قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا جَاءَ بِكَ؟ قَلَاتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! عَرَضَ لِيْ شَيْءٌ فِيْ صَلٰوتِيْ حَتّٰى مَا اَدْرِيْ مَا اُصَلِّيْ قَالَ ذَاكَ الشَّيْطَانُ اُدْنُهْ فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَجَلَسْتُ عَلٰى صُدُوْرِ قَدَمِيَّ قَالَ فَضَرَبَ صَدْرِيْ بِيَدِهٖ وَ تَفَلَ فِيْ فَمِيْ :وَ قَالَ اخْرُجْ عَدُوَّا اللّٰهِ فَفَعَلَ ذَالِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ: " اَلْحَقْ بَعَمَلِكَ"

قَالَ فَقَالَ عُثْمَانُ فَلَعَمْرِيْ مَا اَحْسِبُهُ خَالَطَنِيْ بَعْدُ.

۳۵۴۸: حضرت عثمان بن ابی العاصؓ سے روایت ہے جب آنحضرتؐ نے مجھے طائف کا عامل کیا تو مجھے نماز میں کچھ خیال آنے لگا یہاں تک کہ مجھ کو یاد نہیں رہتا تھا کتنی رکعتیں میں نے پڑھیں۔ جب میں نے یہ حال دیکھا تو میں نے سفر کیا آنحضرتؐ کے پاس آپؐ نے فرمایا: ابوالعاص کا بیٹا ہے۔ میں نے کہا جی ہاں یارسول اللہ ﷺ آپؐ نے فرمایا: تو کیوں آیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ نماز میں مجھے ایسا خیال آنے لگا ہے جس سے مجھ کو یاد نہیں رہتا کتنی رکعتیں میں نے پڑھیں۔ آپؐ نے فرمایا: یہ شیطان کا کام ہے میرے نزدیک آ میں نزدیک گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پاؤں کی انگلیوں پر (مؤدب) بیٹھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینہ پر اپنا ہاتھ مارا اور میرے منہ میں اپنا تھوک ڈالا۔ (سبحان اللہ زہے قسمت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کی یا اللہ ہم کو بھی اپنے پیغمبر کے پاؤں چومنا اور آنکھوں سے لگانا نصیب کر) اور فرمایا نکل جا اے اللہ کے دشمن تین بار آپ نے ایسا ہی کیا پھر فرمایا جا اپنے کام پر جا (یعنی طائف کو عثمان نے کہا قسم ہے میری عمر کی میں نہیں جانتا کہ اس کے بعد شیطان نے مجھے بھلایا ہو یا مجھ سے خلط کیا ہو (یعنی ملا ہو)۔

۳۵۴۹: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ حَيَّانَ ثَنَا اِبْرٰهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَنْبَاَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ثَنَا اَبُوْ جَنَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ اَبِيْهِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاءَهُ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ اِنَّلِيْ اَخًا وَ جِعًا فَقَالَ مَا وَجَعُ

۳۵۴۹: حضرت ابولیلیٰ سے روایت ہے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں ایک گنوار آیا اور کہنے لگا میرا ایک بھائی بیمار ہے (یہ کئی ایک طرح سے ہوتا ہے جن انسان کے بدن میں سما جاتا ہے اس کو بوجھ سا معلوم ہوتا ہے اور کبھی جن صدمہ پہنچا دیتا ہے تو عقل یا حواس میں فرق آ جاتا ہے غرض جب

Marfat.com

اَخِيْكَ قَالَ بِهٖ لَمَمٌ قَالَ اذْهَبْ فَاقِنِيْ بِهٖ قَالَ فَذَهَبَ فَجَاءَ بِهٖ فَاَجْلَسَهٗ بَيْنَ يَدَيْحِ فَسَمِعْتُهٗ عَوَّذَهٗ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَ اَرْبَعَ آيَاتٍ مِنْ اَوَّلَ الْبَقَرَةِ وَ آيَتَيْنِ مِنْ وَسَطِهَا: ﴿وَ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَاحِدٌ﴾ [البقرة : ١٦٣] وَ آيَةِ الْكُرْسِيِّ وَ ثَلَاثِ آيَاتٍ مِنْ خَاتِمَتِهَا وَ آيَةٍ مِنْ آلِ عِمْرَانَ اَحْسِبُهٗ قَالَ : ﴿شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ﴾ وَ آيَةٍ مِنَ الْاَعْرَافِ: ﴿اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ﴾ [الأعراف :٥٤] الَّذِيْ خَلَقَ الْآيَةَ وَآيَةٍ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ مَنْ يَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ وَ آيَةٍ مِنَ الْجِنِّ ﴿وَ اَنَّهٗ تَعَالٰى جَدُّ رَبِّنَا﴾[الجن :٣] مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَ لَا وَلَدًا وَ عَشْرِ آيَاتٍ مِنْ اَوَّلِ الصَّافَاتِ وَ ثَلَاثٍ مِنْ آخِرِ الْحَشْرِ :وَ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ [الاخلاص:١] وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ فَقَامَ الْاَعْرَابِيُّ قَدْ بَرَاءَ لَيْسَ بِهٖ بَاْسٌ۔

جن کا سایہ یعنی آسیب ہوتا ہے تو دوا سے فائدہ نہیں ہوتا ہے تو دوا سے فائدہ نہیں ہوتا بلکہ مرض بڑھتا جاتا ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جا اور اس کو لے کر آ۔ وہ گیا اور اس کو لے کر گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنے سامنے بٹھایا میں نے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سورۂ فاتحہ اس پر پڑھی پھر چار آیتیں شروع کیں سورۂ بقرہ کی اور دو آیتیں اس کے بیچ کی وَ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَاحِدٌ اور آیت الکرسی اور تین آیتیں اس کے اخیر کی اور ایک آیت سورۃ عمران کی میں سمجھتا ہوں یہ آیت شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اخیر تک اور سورۂ اعراف کی یہ آیت وَ مَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اور سورۂ جن کی یہ آیت اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ اخیر تک اور دس آیتیں شروع سورۂ والصافات سے اور تین آیتیں آخیر سورۂ حشر کی اور قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس (یعنی اخلاص اور معوذتین) پھر وہ گنوار ایسا کھڑا ہو گیا جیسے اس کو کوئی بیماری نہ تھی اس کی سند میں ابو خباب کلبی کو ضعیف کہا گیا ہے لیکن حاکم نے مستدرک میں اس کی تصحیح کی ہے)۔

تشریح ❁ سبحان اللہ! اللہ کی کلام پاک میں ایسی ہی تاثیر ہے کہ تمام شیاطین اور یہ خبیث جن اس سے بھاگ جاتے ہیں مگر یہ تاثیر اس وقت بہت جلد ہوتی ہے جب پڑھنے والا اللہ کا مقرب بندہ ہو اب بھی یہ تاثیر کلام پاک کی اور حدیث نبوی کی موجود ہے مگر ہمارے گناہوں کی وجہ سے یہ خوبی یہ تاثیر ظاہر نہیں ہوتی۔

چنانچہ ایک شخص پر جن آیا ایک بزرگ نے یہ آیت سنائی قل الله اذن لكم ام على الله تفترون جن لا واللہ کہتا ہوا بھاگا ایک صاحب موجود تھے انہوں نے یہ آیت دوسرے کسی شخص پر پڑھی جس پر اتفاق سے وہی جن آیا تھا بولا آیت تو وہی ہے مگر پڑھنے والا وہ نہیں ہے۔

مسلمان کو چاہئے کہ جب آسیب کا خلل ہو تو یہی آیتیں آسیب زدہ پر پڑھے اور دعا کرے یقین ہے کہ وہ آسیب دفع ہو جائے گا اور اگر دفع نہ ہو تو یہ سمجھنا چاہئے کہ ہمارے گناہوں کی وجہ سے اور حلال کی روی نہ کھانے سے پورا اثر نہیں ہوتا اس وقت کسی اور متقی پرہیز گار خدا ترس بزرگ سے رجوع کرے ان سے یہی آیتیں آسیب زدہ پر پڑھوائے اگر اس سے بھی دفع نہ ہو تو مکہ معظمہ اور حرم نبوی میں آسیب زدہ کو لے جائے اگر ہو سکے تو اللہ چاہے تو ضرور دفع ہو جائے گا۔

Marfat.com

اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ۳۳ آیات کا پڑھنا جادو اور شیطان سے حفاظت کے لئے مفید بتایا ہے اور القول الجمیل میں اپنے خاندانی اعمال و وظائف میں نقل کیا ہے اور وہ ۳۳ آیات وہی ہیں جن کا اس حدیث میں ذکر ہے لیکن انہوں نے سورۃ الجن کی ابتداء کی آیات تا شططا اور کچھ دیگر آیات کا اضافہ کیا ہے۔

یعنی سورۃ البقرہ کی پہلی چار آیات' آیت الکرسی اور دو آیات بعد کی۔ تین آیات آخر سورۃ البقرہ سے اور تین آیات اعراف کی ان ربکم اللہ..... سے المحسنین۔ اور سورۃ بنی اسرائیل کی آخری آیت : قل ادعوا اللہ..... اور دس آیات سورۂ الصافات الی الازب اور اور دو آیتیں سورۃ الرحمٰن کی یعنی یا معشر الجن الی منتصران اور آخر سورۃ حشر کی آیات لو انزلنا..... سورۃ جن کی ابتدائی آیات قل اوحی..... تا شططا۔ اور اس پر قل یٰایھا الکافرون ' قل ھو اللہ احد اور معوذ تین کا اضافہ کرے۔

جس گھر میں جن ستاتے ہوں رات کو ان کا پڑھنا مفید اور مجرب ہے' جن دفع ہو جائیں گے۔

Marfat.com

كِتَابُ اللِّبَاسِ

کتاب لباس کی (یعنی کپڑا پہننے کے احکام کی)

۱: بَابُ لِبَاسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

۳۵۵۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَتْ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ خَمِيْصَةٍ لَهَا اَعْلَامٌ فَقَالَ شَغَلَنِیْ اَعْلَامُ هٰذِهِ اِذْهَبُوْا بِهَا اَبِیْ جَهْمٍ - وَائْتُوْنِیْ بِاَنْبِجَانِيَّتِهٖ۔

باب: آنحضرت ﷺ کے لباس کا بیان

۳۵۵۰: اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے نماز پڑھی ایک اونی چادر میں جس میں نقش تھے پھر نماز پڑھ کر آپؐ نے فرمایا: اس چادر کے بیل بوٹوں نے مجھ کو غافل کر دیا (نماز میں) یہ چادر ابوجہم کے پاس لے جا (انہوں نے یہ چادر آپ کی خدمت میں گزارنی تھی (اوران سے ایک سادی چادر مجھے لا دو۔

تشریح ❁ اس حدیث سے کئی باتیں نکلیں ایک یہ کہ نماز میں خشوع یعنی دل لگانا عاجزی سے ضروری ہے دوسرے یہ کہ اگر خشوع میں تھل پڑ جائے تو نماز درست ہو جائے گی کیونکہ آپ ﷺ سے یہ منقول نہیں ہوا کہ آپ ﷺ نے اس نماز کا اعادہ کیا۔ جو نقشی چادر میں پڑھی تھی مگر بعض بزرگوں سے منقول ہے کہ ساری نماز میں اگر ذرا سی دیر بھی خشوع ہو جائے تو نماز صحیح ہو جائے گی لیکن اگر کل نماز میں اول سے لے کر اخیر تک بالکل خشوع نہ ہو تو نماز جائز نہ ہوگی تیسرے یہ کہ نماز میں ایسے لباس کا پہننا یا ایسی جگہ نماز پڑھنا جہاں زیب وزینت زیادہ اور نمازی کو خشوع نہ ہو سکے مکروہ ہے۔ چوتھے یہ کہ انبیاء بھی بشر ہیں اور صفات بشریٰ سے معرا نہیں ہیں کبھی ان کا دل بھی دنیا کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے اور یاد الٰہی سے غفلت ہو جاتی ہے لیکن وہ فوراً توبہ اور استغفار کرتے ہیں اور جس چیز کی وجہ سے غفلت ہوتی ہے اس کو نکال ڈالتے ہیں حضرت سلیمان نے جو گھوڑوں کو ذبح کر ڈالا وہ بھی اسی وجہ سے تھا کہ ان کے دیکھنے میں نماز سے غافل ہو گئے تھے اور ہمیشہ اہل اللہ نے ایسا ہی کیا ہے کہ جو چیز یاد الٰہی سے غافل کر دے اس کو ترک کر دیا ہے نفس کو سزا دینے کے لئے۔ پانچویں یہ کہ مقربین بارگاہ الٰہی ہیں ان کو مباحات میں بھی مصروف ہونا سزاوار نہیں ہے البتہ بقدر ضرورت مباح سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں لیکن عیش اور عشرت سے ہمیشہ پرہیز کرتے رہتے ہیں جیسے آپؐ نے کیا کہ نقشی چادر کو واپس کر دیا حالانکہ اس کا پہننا درست تھا اور عوام لوگوں کو یہ باتیں منع نہیں ہیں۔

۳۵۵۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ اَخْبَرَنِیْ سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ

۳۵۵۱: حضرت ابو بردہؓ سے روایت ہے میں جناب عائشہ صدیقہؓ کے پاس گیا انہوں نے ایک موٹے کپڑے کا تہبند نکالا

Marfat.com

عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عَائِشَةَ فَاَخْرَجَتْ لِیْ اِزَارًا غَلِیْظًا مِنَ الَّتِیْ تُصْنَعُ بِالْیَمَنِ وَ کِسَاءً مِنْ هٰذِهِ الْاَکْسِیَةَ الَّتِیْ تُدْعَی الْلُبَّدَةَ فَاَقْسَمَتْ لِیْ لَقُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْهِمَا۔

جو یمن میں بنتا ہے اور ایک کمل ان کملوں میں سے جن کو ملبدہ کہتے ہیں۔ (ایک قسم کا موٹا اور ارزاں کمل ہے عرب میں) اور قسم کھائی کہ آنحضرت ﷺ نے وفات پائی ان دونوں کپڑوں میں۔

تشریح ❁ سبحان اللہ جب سید عالم ﷺ نے ایک کمل اور ایک تہہ بند پر اکتفا کی تو ہر مومن کو ان دو چیزوں پر اکتفا کرنا چاہئے مطلب یہ ہے کہ دنیاداروں کی خوشامد کرنے سے اور بے ہودہ دوڑنے پھرنے سے ہمیشہ پرہیز رکھے اور قناعت کو اپنا شعار گردانے اور سوال اور حاجت لے جانے سے اپنے تئیں ذلیل وخوار نہ کرے بڑی حاجت دو چیزوں کی ہے اگر یہ نہ ملیں تو ان کے لئے فکر کرنا ضروری ہے اور کوشش کرنا جہاں تک ہو سکے ایک کھانا بروقت گرسنگی اور شدید جوع کے بقدر سد رمق کوئی کھانا ہو اگرچہ ایک روٹی جو کی یا جوار کی اور ایک پیالہ پانی ہی کا سہی دوسرے کوئی کپڑا ستر عورت کے لئے اور کوئی کپڑا سردی سے بچنے کے لئے۔ پس ستر عورت کے لئے ایک تہبند کافی ہے اور سردی سے بچنے کے لئے ایک کمبل کافی ہے اب اگر کھانا بقدر سد رمق اور پہننے کو ایک تہبند اور ایک کمبل مل جائے تو آدمی بے پرواہ ہے کسی کی خوشامد کرنے سے اور سوال کرنے سے اور اپنے تئیں ذلیل کرنے سے اس سے زیادہ کی حاجت نہیں ہے لیکن اگر خداوند کریم اپنے فضل سے کسی اپنے بندے کو زیادہ کشائش دے تو عمدہ کھانے کھانا عمدہ کپڑے پہننا منع نہیں ہے آپ کھائے اور پہنے اور دوسرے مستحق بھائی کو دے اور یتیموں اور بیواؤں اور جورو بچوں اور ناتے والوں کی خبر گیری کرے مگر یہ تو ہم سے نہ ہو سکے گا کہ ہم عمدہ کھانے یا عمدہ کپڑے یا عمدہ بچھونے کے لئے دنیاداروں کے سامنے ذلیل ہوں اور ان سے اپنی حاجت ظاہر کریں۔ کاینا من کان اور جو شخص ان چیزوں کے طمع میں پھنس جائے وہ ہمیشہ فقیر اور محتاج ہی رہے گا اور کتنی بھی دولت اس کے پاس ہو مگر اس سے زیادہ کا طلب گار رہوگا کس لئے کہ طمع کی کوئی انتہا نہیں ہے اور دولت کی کوئی حد نہیں پھر ساری عمر اسی ذلت اور رسوائی اور خواری اور سرگردانی میں گزرے گی اور کبھی عیش اور چین نہ ملے گا نہ کبھی راحت اور خوشی اور بے فکری حاصل ہوگی وتلک عذاب الیم۔

۳۵۵۲: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ ثَابِتِ الْجَحْدَرِیُّ ثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنِ الْاَحْوَصِ ان حَکِیْمٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰی فِیْ شَمْلَةٍ قَدْ عَقَدَ عَلَیْهَا۔

۳۵۵۲: حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر میں نماز پڑھی جس پر گرہ دے لی تھی (تاکہ کھل نہ جائے نماز میں) (اس حدیث کی سند میں احوص بن حکیم بھی ضعیف ہے۔ مزید براں خالد کا سماع بھی عبادہ بن صامت سے ثابت نہیں)۔

۳۵۵۳: حَدَّثَنَا یُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ کُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ رِدَاءٌ نَجْرَانِیٌّ غَلِیْظُ الْحَاشِیَةِ۔

۳۵۵۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ کے اوپر ایک چادر تھی نجران کی (جو ایک مقام ہے حجاز اور شام اور یمن کے بیچ میں) موٹے حاشیہ کی۔

۳۵۵۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوْسِ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا ابْنُ لَهِیَعَةَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ

۳۵۵۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کسی کو برا کہتے ہوئے اور

Marfat.com

قَتَادَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَسُبُّ اَحَدًا وَ لَا يُطْوَى لَهٗ ثَوْبٌ ۔

نہ آپ کا کپڑا تہہ کیا جاتا تھا۔

تشریح ❁ آپؐ کے پاس کپڑے کم تھے تہہ کرنے کے لئے دوسرا کوئی جوڑا ہی نہ ہوتا تھا اس کی سند میں عبداللہ بن لہیعہ ضعیف ہے۔

۳۵۵۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ امْرَاَةً جَائَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبُرْدَةٍ قَالَ الشَّمْلَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ نَسَجْتُ هٰذِهٖ بِيَدِيْ لَاَكْسُوَكَهَا فَاَخَذَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا اِلَيْهَا فَخَرَجَ عَلَيْنَا فِيْهَا وَ اِنَّهَا لَاِزَارُهٗ فَجَاءَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ (رَجُلٌ سَمَّاهُ يَوْمَئِذٍ) فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! مَا اَحْسَنَ هٰذِهِ الْبُرْدَةَ اكْسُنِيْهَا قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا دَخَلَ طَوَاهَا وَ اَرْسَلَ بِهَا اِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ وَاللّٰهِ مَا اَحْسَنْتَ كَسِبَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا اِلَيْهَا ثُمَّ سَاَلَتْهُ اِيَّاهَا؟ وَ قَدْ عَلِمْتَ اَنَّهٗ لَا يَرُدُّ سَائِلًا فَقَالَ اِنِّيْ وَاللّٰهِ ! مَا سَاَلْتُهٗ اِيَّاهَا لِاَلْبَسَهَا وَ لٰكِنْ سَاَلْتُهٗ اِيَّاهَا لِتَكُوْنَ كَفَنِيْ ۔

فَقَالَ سَهْلٌ :فَاَنَا كَفَنَهٗ يَوْمَ مَاتَ۔

۳۵۵۵: حضرت سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے میں نے آنحضرتؐ کی ایک چادر لے کر آئی ابوحازم نے پوچھا چادر کیا انہوں نے کہا شملہ (جو اوڑھا جائے) خیر وہ عورت بولی یا رسول اللہ ﷺ میں نے اس چادر کو اپنے ہاتھ سے بنایا ہے آپ ﷺ کو پہنانے کی کے لئے۔ آپؐ نے اس چادر کو لے لیا کیونکہ آپ ﷺ کو اس کی احتیاج تھی پھر آپؐ برآمد ہوئے ہم لوگوں پر اور وہی چادر آپ کا تہبند تھی اتنے میں ایک شخص آیا فلاں فلاں کا بیٹا (سہل نے اس دن اس کا نام لیا جس دن یہ حدیث بیان کی مگر ابوحازم جو ان سے راوی ہیں یہ نام بھول گئے) اور کہنے لا یا رسول اللہ ﷺ یہ کیا خوب چادر ہے؟ میں اس کو پہنوں۔ آپؐ نے فرمایا: ہاں جب آپؐ گھر میں تشریف لے گئے تو اس چادر کو تہہ کیا اور اس شخص کے پاس بھیج دیا لوگوں نے اس سے کہا قسم خدا کی تو نے اچھا کام نہیں کیا اس چادر کو آنحضرت ﷺ نے پہنا تھا اور آپ ﷺ کو اس کی احتیاج تھی اور تو نے مانگ لیا اس کو آپؐ سے اور تو جانتا ہے کہ آپ ﷺ کسی سائل کا سوال رد نہیں کرتے وہ شخص بولا میں نے قسم خدا کی یہ چادر آپ سے اس لئے نہیں مانگی کہ میں اس کو پہنوں لیکن میں نے اسلئے مانگی کہ میرے کفن میں یہ چادر کام آئے۔ سہل نے کہا پھر وہی چادر اس شخص کا کفن ہوئی جس دن وہ مرا۔

تشریح ❁ دوسری روایت میں اس شخص کا نام عبدالرحمٰن بن عوف مذکور ہے جو کبرائے صحابہ اور عشرہ مبشرہ میں سے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بزرگ اور اہل اللہ لوگوں کے کپڑے برکت کے لئے لینا درست ہے اور متبرک کپڑے کفن کے لئے رکھنا بہتر ہے اور آثار صالحین سے برکت لینا جائز ہے۔

۳۵۵۶: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدِ ابْنِ كَثِيْرِ بْنِ دِيْنَارٍ الْحِمْصِيُّ ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ نُوْحِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَبِسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الصُّوْفَ وَاحْتَذٰى

۳۵۵۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صوف پہنا (یعنی بالوں کا کپڑا) اور موزے یا جوتی کو آپؐ سی لیا اور سخت سخت کپڑا پہنا (اس حدیث میں بقیہ بن ولید مدلس عنعنہ سے روایت کرتا ہے اور

Marfat.com

نوح بن ذکوان ضعیف ہے)

الْمَخْصُوْفَ وَ لَبِسَ ثَوْبًا خِشْنًا خِشْنًا۔

تشریح ❁ مردوں کا یہی لباس ہے یعنی موٹا اور سخت اور نرم اور چکنا اور باریک کپڑا عورتوں کے لئے بنتا ہے مگر بعض بے وقوف مرد ان کپڑوں کو پہنتے ہیں جیسے ململ جالی نینوڈوریہ چکن گون وغیرہ اور بنانے والے ان پر ہنستے ہیں۔

۲:بَابُ مَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ اِذَا لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيْدًا

باب: آدمی جب نیا کپڑا پہنے تو کیا کہے

۳۵۵۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ ثَنَا اَصْبَغُ بْنُ زَيْدٍ ثَنَا اَبُوْ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ لَبِسَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ ثَوْبًا جَدِيْدًا فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ مَا اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ ، وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَيَاتِیْ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ مَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيْدًا فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَيَاتِیْ ثُمَّ عَمَدَ اِلَی الثَّوْبِ الَّذِیْ اَخْلَقَ اَوْ اَلْقٰی فَتَصَدَّقَ بِهٖ كَانَ فِیْ كَنَفِ اللّٰهِ وَفِیْ حِفْظِ اللّٰهِ وَ فِیْ سِتْرِ اللّٰهِ حَيًّا وَ مَيِّتًا قَالَهَا ثَلَاثًا۔

۳۵۵۷: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نیا کپڑا پہنا تو کہا شکر ہے اس خدا کا جس نے مجھ کو پہنایا وہ جس سے میں اپنا ستر چھپاتا ہوں اور اپنی زندگی میں اسے زیب کرتا ہوں ۔ پھر کہا میں نے سنا آنحضرت ﷺ سے آپ فرماتے تھے جو کوئی نیا کپڑا پہنے اور یوں کہے : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَيَاتِیْ (اس کا معنی وہی ہے جو اوپر گزرا) پھر پرانے کپڑے کو جو اس نے اتارا صدقہ کر دے تو وہ اللہ کی حفاظت اور اس کے حمایت میں رہے گا زندگی میں اور مرنے کے بعد بھی تین بار یہ فرمایا۔

۳۵۵۸: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِیٍّ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی عَلٰی عُمَرَ قَمِيْصًا اَبْيَضَ فَقَالَ ثَوْبُكَ هٰذَا غَلِيْسٌ اَمْ جَدِيْدٌ؟ قَالَ لَا بَلْ غَسِيْلٌ قَالَ اُلْبَسْ جَدِيْدًا وَ عِشْ حَمِيْدًا وَ مُتْ شَهِيْدًا۔

۳۵۵۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایک سفید کرتہ پہنے دیکھا تو ارشاد فرمایا: تیرا یہ کپڑا دھویا ہوا ہے اور نیا ہے۔ انہوں نے کہا جی دھویا ہوا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نیا کپڑا پہن اور اچھی طرح زندگی کر اور شہید ہو کر مر۔

تشریح ❁ یہ آپ ﷺ نے دعا دی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایسا ہی کہا کہ بڑی حکومت کے ساتھ وہ زندہ رہے اور اخیر میں شہید ہو کر مرے۔ رضی اللہ عنہ وارضاہ۔

۳:بَابُ مَا نُهِیَ عَنْهُ مِنَ اللِّبَاسِ

باب: جس طرح کپڑا پہننا منع ہے

۳۵۵۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سُفْيَانَ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِیِّ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ

۳۵۵۹: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ نے منع فرمایا: دو لباسوں سے ایک تو اشتمال صماء سے (وہ یہ ہے کہ ایک کپڑا لے کر اس کو سارے بدن پر اس طرح سے لپیٹ لے کہ

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لِبْسَتَيْنِ فَامَّا اللُّبْسَتَانِ فَاشْتِمَالُ الصَّمَّاءِ وَالْاِحْتِبَاءُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلٰى فَرْجِهٖ مِنْهُ شَيْءٌ۔

ہاتھ ہلانے کی گنجائش نہ رہے نہ پاؤں نکالنے کی اس میں تکلیف ہوتی ہے اور کبھی کپڑا چھوٹا ہوتا ہے تو سامنے سے ستر کھل جاتا ہے اس لئے منع ہوا) دوسرے ایک کپڑے میں احتبا کرنے سے (یعنی

تشریح ✿ گوٹ مار کر بیٹھنے سے) جب شرمگاہ پر اس کپڑے میں سے کچھ نہ ہو (کیونکہ اس میں اکثر ستر کھل جاتا ہے)

۳۵۶۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَ اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ نَهٰى عَنْ لِبْسَتَيْنِ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَ عَنِ الْاِحْتِبَاءِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ يُفْضِيْ بِفَرْجِهٖ اِلَى السَّمَاءِ۔

۳۵۶۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی ایسے ہی روایت ہے اس میں یوں ہے کہ ایک کپڑے میں احتبا کرنے سے منع فرمایا۔ اس طرح پر کہ شرمگاہ آسمان کی طرف کھل رکھے۔

۳۵۶۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَ اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ سَعْدِ ابْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عُمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لِبْسَتَيْنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالْاِحْتِبَاءِ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَ اَنْتَ مُفْضٍ فَرْجَكَ اِلَى السَّمَاءِ۔

۳۵۶۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی ایسے ہی روایت ہے۔

۴ : بَابُ لُبْسِ الصُّوْفِ

باب: بالوں کا کپڑا پہننا

۳۵۶۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ لِيْ يَا بُنَيَّ لَوْ شَهِدْتَنَا وَ نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ: اِذَا اَصَابَتْنَا السَّمَاءُ لَحَسِبْتَ اَنَّ رِيْحَنَا رِيْحَ الضَّانِ۔

۳۵۶۲: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے ابو بردہ سے کہا بیٹا تو ہم کو اس وقت کاش دیکھتا جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جب ہم پر پانی پڑتا تو تو سمجھتا کہ ہماری بو بھیڑ کی بو ہے۔

تشریح ✿ کیونکہ بالوں کے کپڑے جب بھیگ جاتے ہیں ان میں سے ایسی ہی بو پھوٹ نکلتی ہے۔

۳۵۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ ثَنَا الْاَحْوَصُ بْنُ حَكِيْمٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَ عَلَيْهِ جُبَّةٌ رُوْمِيَّةٌ مِنْ صُوْفٍ ضَيِّقَةُ الْكُمَّيْنِ فَصَلّٰى بِنَا فِيْهَا لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ غَيْرُهَا۔

۳۵۶۳: حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن باہر برآمد ہوئے آپ روم کا چغہ پہنے ہوئے تھے بالوں کا تنگ آستینوں کا آپؐ نے نماز پڑھائی ہم کو اور سوا اس کے اور کوئی کپڑا آپ پر نہ تھا (اس کا ایک راوی احوص ضعیف ہے اور خالد کا سماع عبادہ بن صامت سے ثابت نہیں یعنی یہ حدیث مرسل بھی ہے اور ضعیف بھی ہے)

۳۵۶۴: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ الدِّمَشْقِيُّ وَ اَحْمَدُ

۳۵۶۴: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

Marfat.com

بْنُ الْاَزْهَرِ قَالَا ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا يَزِيْدَ بْنُ
سَّمْطِ حَدَّثَنِیْ الْوَضِيْنُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ مَحْفُوْظِ بْنِ
لْقَمَةَ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ تَوَضَّاَ
قَلَبَ جُبَّةَ صُوْفٍ كَانَتْ عَلَيْهِ فَمَسَحَ بِهَا وَجْهَهٗ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور بالوں کا جبہ جو آپ پہنے تھے اس کو الٹ کر اس سے منہ پونچھا (زوائد میں ہے کہ یہ حدیث بھی مرسل ہے اس لئے کہ محفوظ کی ملاقات سلمان فارسی سے ثابت نہیں)

۳۵۶۵: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا مُوْسَى ابْنُ
فَضْلِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ هِشَامِ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُسِمُ غَنَمًا فِیْ
اٰذَانِهَا وَ رَاَيْتُهٗ مُتَّزِرًا بِكِسَاءٍ۔

۳۵۶۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بکریوں کو داغ دے رہے تھے ان کے کانوں میں اور میں نے دیکھا آپ ایک کملی کا تہبند باندھے ہوئے تھے۔

تشریح ❁ چونکہ کملی اکثر بالوں کی ہوتی ہے اس لئے مولف اس حدیث کو اسباب میں لائے۔

۵: بَابُ الْبَيَاضِ مِنَ الثِّيَابِ

باب: سفید کپڑوں کا بیان

۳۵۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ
جَاءٍ الْمَكِّیُّ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرُ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضُ
فَالْبَسُوْهَا وَ كَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ۔

۳۵۶۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہتر کپڑے تمہارے سفید ہیں انہی کو پہنو اور انہی میں اپنے مردوں کو کفن دو۔

۳۵۶۷: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ
عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ اَبِیْ شَبِيْبٍ
عَنْ سَمُرَةَ ابْنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ
اِلْبَسُوْا ثِيَابَ الْبَيَاضِ فَاِنَّهَا اَطْهَرُ وَ اَطْيَبُ۔

۳۵۶۷: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا: سفید کپڑے پہنا کرو وہ پاکیزہ ہیں اور عمدہ ہیں۔

تشریح ❁ جب میلے ہوئے دھوڈالا دھونے سے خراب نہیں ہوتے۔

۳۵۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانٍ الْاَزْرَقُ ثَنَا عَبْدُ
الْمَجِيْدِ بْنِ اَبِیْ دَاوُدَ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ سَالِمٍ عَنْ
صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ الْحَضْرَمِیِّ
عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحْسَنَ مَا
زُرْتُمُ اللّٰهَ بِهٖ فِیْ قُبُوْرِكُمْ وَ مَسَاجِدِكُمُ الْبَيَاضُ۔

۳۵۶۸: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بہتر لباس جس کو پہن کر تم اللہ کی زیارت کرتے ہوئے اپنی قبروں میں اور مسجدوں میں وہ سفید ہے (معلوم ہوا نماز بھی سفید کپڑے میں بہتر ہے اور کفن کے لئے بھی سفید ہی کپڑا بہتر ہے)۔

۶: بَابُ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ

باب: جو شخص اپنا کپڑا (ضرورت سے زیادہ) لٹکا

Marfat.com

مِنَ الْخُيَلَاءِ

دے غرور اور فخر کی وجہ سے

۳۵۶۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ ح وَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ ابْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ جَمِيْعًا عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ الَّذِیْ يَجُرُّ ثَوْبَهٗ مِنَ الْخُيَلَاءِ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۳۵۶۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کپڑا اپنا لٹکاتا ہے غرور کی راہ سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نہیں دیکھے گا۔ گویا اس غرور کے بدل قیامت کے دن اس کو ذلیل کرے گا۔ لوگوں میں کہ اور بندوں سے باتیں کرے گا ان کی طرف مخاطب ہوگا مغرور کی طرف دیکھے گا بھی نہیں۔

تشریح ✿ ازار ٹخنوں سے نیچے لٹکانا حرام ہے کیونکہ اسراف ہے اگر غرور کی راہ سے ہو اور اسی طرح ہر کپڑے کا ضرورت سے زیادہ صرف کرنا جیسے آستینیں بہت لمبی اور بہت چوڑی رکھنا یا پائجامے کے پائنچے جیسے ہندوستان کی عورتیں کرتی ہیں یا دوپٹے بہت لمبے جیسے دکن کی عورتی کرتی ہیں مکروہ ہے کیونکہ یہ ضائع کرنا ہے کپڑے کا اگر وہ کپڑا کسی مسکین کو دیا جائے تو اس کے کام آئے اور اگر تکبر اور فخر کی راہ سے ہو تو حرام ہے۔

۳۵۷۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ اِزَارَهٗ مِنَ الْخُيَلَاءِ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

قَالَ فَلَقِيْتُ ابْنَ عُمَرَ بِالْبَلَاطِ فَذَكَرْتُ لَهٗ حَدِيْثَ اَبِیْ سَعِيْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَ اَشَارَ اِلٰی اُذُنَيْهِ: سَمِعَتْهُ اُذُنَایَ وَ وَعَاهُ قَلْبِیْ۔

۳۵۷۰: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنا پائجامہ لٹکایا تکبر کی راہ سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نہیں دیکھے گا۔ عطیہ نے کہا جو راوی ہے اس حدیث کا ابوسعید سے میں ابن عمرؓ سے ملا بلاط میں (وہ ایک مقام ہے مدینہ میں مسجد نبوی اور بازار کے درمیان) اور میں نے ان سے ابوسعید کی یہ حدیث بیان کی ابن عمرؓ نے اشارہ کیا اپنے کانوں کی طرف اور کہا اس حدیث کو میرے دونوں کانوں نے سنا اور میرے دل نے یاد رکھا۔ ابوسعید کی روایت میں عطیہ بن سعید ضعیف ہے لیکن اس کی تائید عبداللہ بن عمرؓ کی روایت کرتی ہے جو صحیحین میں بھی ہے۔

۳۵۷۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَرَّ بِاَبِیْ هُرَيْرَةَ فَتًی مِنْ قُرَيْشٍ يَجُرُّ سَبَلَهٗ فَقَالَ يَابْنَ اَخِیْ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ مِنَ الْخُيَلَاءِ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۳۵۷۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پر سے ایک جوان گزرا قریش کا وہ اپنی چادر لٹکاتا تھا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا اے بھتیجے میرے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے جو کوئی اپنا کپڑا غرور اور تکبر کی راہ سے لٹکائے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نہیں دیکھے گا۔

۷: بَابُ مَوْضِعِ الْاِزَارِ اَيْنَ هُوَ؟

باب: پائجامہ کہاں تک ہو سکتا ہے

۳۵۷۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ

۳۵۷۲: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت

Marfat.com

عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ مُسْلِمِ ابْنِ نُذَیْرٍ عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ بِاَسْفَلِ عَضَلَةِ سَاقِیْ اَوْ سَاقِهٖ فَقَالَ هٰذَا مَوْضِعُ الْاِزَارَ فَاِنْ اَبَیْتَ فَاَسْفَلَ فَاِنْ اَبَیْتَ فَاَسْفَلَ فَاِنْ اَبَیْتَ فَلَا حَقَّ لِلْاِزَارِ فِی الْکَعْبَیْنِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے میری پنڈلی کا نیچے کا پٹھا پکڑا اور فرمایا: ازار کا یہ مقام ہے (یعنی نصف ساق تک) اگر تو یہ نہ کرے تو اس سے نیچے رکھ اگر یہ بھی نہ کرے تو ٹخنوں سے نیچے ازار کا حق نہیں ہے۔

حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ نُذَیْرٍ عَنْ حُذَیْفَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ مِثْلَهٗ۔

دوسری روایت بھی حذیفہ رضی اللہ عنہ سے ایسی ہی مروی ہے۔

۳۵۷۳: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنِ الْمَلَاءِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ سَعِیْدٍ هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَیْئًا فِی الْاَزَارِ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ اِزَارَةُ الْمُؤْمِنِ اِلٰی اِنْصَافِ سَاقَیْهِ لَا جُنَاحَ عَلَیْهِ مَا بَیْنَهٗ وَ بَیْنَ الْکَعْبَیْنِ وَ مَا اَسْفَلَ مِنَ الْکَعْبَیْنِ فِی النَّارِ یَقُوْلُ ثَلَاثًا لَا یَنْظُرُ اللّٰهُ اِلٰی مَنْ جَرَّ اِزَارَهٗ بَطَرًا۔

۳۵۷۳: حضرت عبدالرحمٰنؒ سے روایت ہے میں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا کیا تم نے آنحضرت ﷺ سے ازار کے باب میں کچھ سنا ہے۔ انہوں نے کہا ہاں۔ میں نے آپؐ سے سنا کہ مومن کی ازار اس کے نصف ساق تک ہوتی ہے اور اگر ٹخنوں تک رکھے تو بھی اس پر کچھ گناہ نہیں ہے لیکن ٹخنوں سے جو نیچے ہو وہ تو دوزخ میں ہے تین بار۔ آپ فرماتے تھے کہ اللہ جل جلالہ اس شخص کی طرف نہ دیکھے گا جو اپنی ازار تکبر کی راہ سے لٹکائے۔

۳۵۷۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنْبَاَنَا شَرِیْكٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ حُصَیْنِ بْنِ قَبِیْصَةَ عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ یَاسُفْیَانَ بْنَ سَهْلٍ لَا تُسْبِلْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُسْبِلِیْنَ۔

۳۵۷۴: مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے سفیان بن سہل اپنے کپڑے کو مت لٹکا کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ دوست نہیں رکھتا کپڑا لٹکانے والوں کو۔

تشریح ✿ ازار لٹکانا سخت گناہ ہے اور اس میں بڑی وعید آئی ہے ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ازار لٹکانے والوں کو نماز اور وضو دونوں کے اعادے کا حکم دیا اکثر علماء کے نزدیک یہ حکم تشدد اور تہدید کے طور پر تھا کیونکہ وضو ٹوٹنے کی کوئی وجہ نہیں ہے بہر حال ازار لٹکائے نماز پڑھنا بڑی خرابی کی بات ہے کہ اس میں نماز صحیح نہ ہونے کا اندیشہ ہے اور شعبان کی شب کی فضیلت میں جو حدیث آئی ہے اس میں یہ ہے کہ اس شب میں سب کی مغفرت ہوتی ہے مگر جو دائم الخمر ہو اور جو زیادہ لعنت کیا کرتا ہو اور جو ازار لٹکاتا ہو اور ظاہر یہ ہے کہ یہ وعید اسی کے لئے ہے جو غرور اور کبر کی راہ سے ایسا کرے اور جس کی ازار خود بخود کبھی ٹخنوں سے نیچے ہو جایا کرے تو وہ اس کی وعید میں داخل نہیں ہے بدلیل اس کے کہ ابوبکر نے عرض کیا کہ میری ازار کبھی ٹخنوں کے نیچے ہو جاتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو ان لوگوں میں سے نہیں ہے اور لٹکانا کچھ ازار سے خاص نہیں ہے بلکہ ہر ایک کپڑے میں مقدار سنت یا مقدار ضرورت سے بڑھانا اس کو لٹکانا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازار نصف ساق میں ہوتی اور یہی افضل ہے اور ٹخنوں تک رخصت ہے اس سے نیچے حرام ہے اسی طرح عمامہ کا شملہ نصف پشت سے زیادہ لٹکانا بدعت اور حرام ہے اور اسراف ہے لمعات مختصراً۔

Marfat.com

۸:بَابُ لُبْسِ الْقَمِيْصِ

باب:قمیص پہننے کا بیان

۳۵۷۵: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ثَنَا اَبُوْتُمَيْلَةَ عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ ابْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ ثَوْبٌ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْقَمِيْصِ۔

۳۵۷۵: اُم المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی کپڑا کرتے سے زیادہ پسند نہ تھا۔

تشریح ❁ یعنی سلے ہوئے کپڑے میں اب کپڑے کی جنس تو دوسری روایت میں ہے کہ سب سے زیادہ پسند آپ کو حبرہ تھا یعنی دھاری دار کپڑا یمن کا اس میں سرخ دھاریاں ہوتی ہیں اس زمانہ میں یہ کپڑا روئی کے سب کپڑوں میں عمدہ تھا۔

۹:بَابُ طُوْلِ الْقَمِيْصِ كَمْ هُوَ؟

باب:قمیص کتنی لمبی ہونی چاہئے

تشریح ❁ ضرورت سے زیادہ منع ہے اور یہ نہی اسبال میں داخل ہے اور بہتر یہ ہے کہ قمیص گھٹنوں تک ہو اور انتہا نصف ساق تک اس سے نیچا کرنا منع ہے اور دکن کے لوگ انگرکھا ٹخنوں سے بھی نیچا پہنتے ہیں یہ بھی اسراف ہے اور حرام ہے مگر اب ایسے انگرکھا موقوف ہوتے جاتے ہیں شکر خدا کا۔

۳۵۷۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنِ ابْنِ اَبِىْ رَوَّادٍ عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ الْاِسْبَالُ فِى الْاَزَارِ وَالْقَمِيْصِ وَالْعِمَامَةِ مَنْ جَرَّ شَيْئًا خُيَلَاءِ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهِ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ مَا اَغْرَبَهٗ۔

۳۵۷۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسبال ازار میں ہے اور قمیض میں اور عمامہ اور جس نے ان میں سے کسی کو لٹکایا تکبر اور فخر کی راہ سے تو اللہ اس کی طرف نہیں دیکھے گا۔ قیامت کے دن ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا یہ حدیث کیسی غریب ہے۔

تشریح ❁ مزی نے کہا اس حدیث کو ابوداؤد نے بھی نکالا لباس میں اور نسائی نے زینت میں لیکن سب کے اسناد میں حسین بن علی جعفی ہے اور ابن ابی رداد جو ضعیف ہے اور ابن حبان نے افراط کیا اور کہا ابن ابی رداد متروک ہے اس کا نام عبدالمجید بن عبدالعزیز ہے وہ سچا تھا لیکن خطا کرتا تھا اور مرجیہ میں سے تھا۔ (انجاح)

۱۰:بَابُ كُمِّ الْقَمِيْصِ كَمْ يَكُوْنُ

باب:قمیض (کرتہ کی آستین) کتنی چاہئے

۳۵۷۷: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ الْاَوْدِىُّ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَا ثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ح وَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ ثَنَا اَبِىْ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَلْبَسُ قَمِيْصًا قَصِيْرَ الْيَدَيْنِ وَالطُّوْلِ۔

۳۵۷۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کرتہ لمبا ہوتا اور اس کی آستینیں چھوٹی ہوتیں (پہنچوں تک) اس کا ایک راوی مسلم بن کیسان متفقہ طور پر ضعیف ہے لیکن اس کی تائید اسماء بنت سکن کی روایت سے ہوتی ہے۔

Marfat.com

۱۱:بَابُ حَلِّ الْاُزَارِ

باب: گریبان کی گھنڈیاں کھلی رہنا

۳۵۷۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا ابْنُ دُكَيْنٍ عَنْ زُهَيْرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُشَيْرٍ حَدَّثَنِیْ مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَبَايَعْتُهٗ وَ اِنَّ زِرَّ قَمِيْصِهٖ لَمُطْلَقٌ۔

قَالَ عُرْوَةُ فَمَا رَاَيْتُ مُعَاوِيَةَ وَ لَا ابْنَهٗ فِیْ شِتَاءٍ وَ لَا صَيْفٍ ' اِلَّا مُطْلَقَةً اَزْرَاهُمَا۔

۳۵۷۸: حضرت قرہ سے روایت ہے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا میں نے آپ سے بیعت کی آپ ﷺ کی قمیص کا تکملہ کھلا ہوا تھا عروہ نے کہا میں نے معاویہ بن قرہ اور ان کے بیٹے کو دیکھا وہ گرمی اور جاڑے میں ہمیشہ تکملہ کھلا رکھتے۔

تشریح ❁ گریبان کا سبحان اللہ صحابہ کو چھوٹی چھوٹی سنتوں میں بھی آنحضرت ﷺ کی پیروی کا کتنا خیال تھا جس حال میں اور جس وضع میں آپ ﷺ کو دیکھا ساری عمر وہی وضع اور روش اختیار کی آفرین ان کے عشق اور محبت پر اور کمال ایمان یہی ہے کہ آپ ﷺ کی پیروی کی جائے عبادات اور عادات میں گو عادات میں پیروی کرنا واجب نہیں ہے دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ کے کرتہ کا گریبان بیچ میں رہتا۔

۱۲:بَابُ لُبْسِ السَّرَاوِيْلِ

باب: پاجامہ پہننے کا بیان

۳۵۷۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَ عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيٰى وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالُوْا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ' عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ اَتَانَا النَّبِیُّ ﷺ فَسَاوَمَنَا سَرَاوِيْلَ۔

۳۵۷۹: حضرت سوید بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پاجامہ چکایا

تشریح ❁ اس سے یہ نکلتا ہے کہ آپ ﷺ نے پاجامہ پسند کیا اور شاید پہنا بھی ہو مگر پاجامہ کا پہننا آپ ﷺ سے ثابت نہیں ہے۔

۱۳:بَابُ ذَيْلُ الْمَرْاَةِ كَمْ يَكُوْنُ

باب: عورت کو آنچل کتنا لٹکانا درست ہے

۳۵۸۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَمْ تَجُرُّ الْمَرْاَةِ مِنْ ذَيْلِهَا قَالَ: شِبْرًا قُلْتُ :اِذًا يَنْكَشِفَ عَنْهَا قَالَ ذِرَاعٌ لَا تَزِيْدُ عَلَيْهِ۔

۳۵۸۰: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا عورت کتنا آنچل لٹکائے آپ نے فرمایا: ایک بالشت (یعنی ٹخنے سے ایک بالشت نیچا رکھے) میں نے عرض کیا اتنے میں پاؤں کھجلائے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک ہاتھ نیچا رکھے اس سے زیادہ نہ کرے۔

۳۵۸۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِیٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ الْعَمِّیِّ عَنْ اَبِی الصِّدِّيْقِ النَّاجِی' عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ اَزْوَاجَ النَّبِیِّ ﷺ رُخِّصَ لَهُنَّ فِی الذَّيْلِ ذِرَاعًا فَكُنَّ يَاْتِيْنَا فَنَذْرَعُ لَهُنَّ بِالْقَصَبِ ذِرَاعًا۔

۳۵۸۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں کو ذیل (یعنی آنچل یا پائینچہ ازار کا) ایک ہاتھ لٹکانے کی اجازت تھی وہ ہمارے ہاں آتیں ہم ایک لکڑی سے ہاتھ کے ماپ ان کو بنا دیتے۔

Marfat.com

۳۵۸۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ثنا حَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِی الْمُهَزِّمِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِفَاطِمَةَ اَوْ لِاُمِّ سَلَمَةَ ذَيْلُكِ ذِرَاعٌ۔

۳۵۸۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ زہراؓ سے یا جناب بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اپنا ذیل ایک ہاتھ رکھ (اس حدیث کا راوی ابومہزم متفقہ طور پر ضعیف ہے)۔

۳۵۸۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ثَنَا حَبِيْبُ الْمُعَلِّمُ عَنْ اَبِی الْمُهَزِّمِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ ذُيُوْلِ النِّسَاءِ شِبْرًا فَقَالَتْ عَائِشَةُ اِذًا تَخْرُجَ سُوْقُهُنَّ قَالَ فَذِرَاعٌ۔

۳۵۸۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے آنچل میں فرمایا کہ ایک بالشت لٹکتا رہے۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا اس صورت میں تو ان کی پنڈلیاں کھل جائیں گی۔ آپؐ نے فرمایا: ایک ہاتھ سہی۔

۱۴: بَابُ الْعِمَامَةِ السَّوْدَاءِ

باب: سیاہ عمامہ کا بیان

۳۵۸۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُسَاوِرٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَتْ رَاَيْتُ النَّبِیَّ ﷺ يَخْطُبُ عَلَی الْمِنْبَرِ وَ عَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ۔

۳۵۸۴: حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا منبر پر خطبہ پڑھتے ہوئے آپ کالا عمامہ باندھے تھے۔

۳۵۸۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ وَ عَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ۔

۳۵۸۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ مکہ میں داخل ہوئے (جس دن مکہ فتح ہوا) اور آپ کالا عمامہ باندھے تھے۔

تشریح ❁ ان حدیثوں سے سیاہ عمامہ کا مسنون ہونا نکلتا ہے دوسری روایتوں میں سفید اور سبز بھی منقول ہے اور آپ ﷺ کے عمامہ کا طول سات یا آٹھ گز لکھا ہے جب گھر میں رہتے اور نماز پڑھاتے وقت بارہ گز کا اور لڑائی میں پندرہ گز کا منقول ہے لیکن عرب کا گز ہمارے حساب سے نصف گز کا بنتا ہے۔ (شاہ عبدالحق)

۳۵۸۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدَ اللّٰهِ اَنْبَاَنَا مُوْسٰی بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَ عَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ۔

۳۵۸۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی ایسے ہی روایت ہے۔

۱۵: بَابُ اِرْخَاءِ الْعِمَامَةِ بَيْنَ الْكَتِفَيْنِ

باب: عمامہ کا شملہ پشت پر دونوں مونڈھوں کے بیچ میں لٹکانا

۳۵۸۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ

۳۵۸۷: حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

Marfat.com

عَنْ مُسَاوِرٍ حَدَّثَنِیْ جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حُرَیْثٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ وَاِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ وَ عَلَیْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَدْ اَرْخٰی طَرَفَیْهَا بَیْنَ کَتِفَیْهِ۔

گویا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں آپ کے سر پر کالا عمامہ تھا جس کے دونوں کنارے آپ نے اپنے دونوں مونڈوں کے بیچ میں لٹکائے تھے۔

۱۶:بَابُ کَرَاهِیَةِ لُبْسِ الْحَرِیْرِ

باب: ریشمی کپڑا پہننا منع ہے مرد کے لئے

۳۵۸۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ عُلَیَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ صُهَیْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَبِسَ الْحَرِیْرَ فِی الدُّنْیَا لَمْ یَلْبَسْهُ فِی الْاٰخِرَةِ۔

۳۵۸۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے دنیا میں ریشمی کپڑا (حریر) پہنا اس کو آخرت میں نہ ملے گا پہننے کے لئے۔

تشریح ❁ یعنی خالص ریشمی اور مہدی نے بحر میں اس پر اجماع نقل کیا ہے کہ حریر یعنی خالص ریشمی کپڑا پہننا مردوں پر حرام ہے اور کہا کہ اس میں خلاف کیا علیہ نے اور ان کے بعد اجماع ہو گیا حرمت پر اور قیاض عیاض نے کہا بعض لوگوں سے اس کی اباحت منقول ہے اور ابوداؤد نے کہا کہ حریر کو صحابہ میں سے بیس شخصوں نے پہنا ہے اور اختلاف ہے اس حریر میں جس میں نر ا ریشم نہ ہو بعضوں نے اس سے منع کیا ہے بدلیل حدیث علیؓ کے کہ منع کیا آپ نے حلہ سیراء سے اور سیراء کاڑیدار کپڑا لیکن اس سے استدلال پورا نہیں ہوتا شاید وہ خالص ریشمی ہوگا اور اکثر نے جائز کہا بدلیل حدیث ابن عباسؓ کے کہ منع کیا آپ نے خالص ریشمی سے اس کو نکالا۔ احمد او ابوداؤد نے لیکن اس کی اسناد میں خصیف بن عبدالرحمٰن خصیف ہے البتہ عورتوں کو نر ا ریشمی کپڑا پہننا بھی درست ہے اسی طرح ایک انگلی یا چار انگل تک مردوں کے لئے بھی ہے اور بعضوں نے کہا خارشت یا جوں کی بیماری میں بھی درست ہے۔ (روضۃ مختصراً)

۳۵۸۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّیْبَانِیِّ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِی الشَّعْثَاءِ عَنْ مُعَاوِیَةَ بْنِ سُوَیْدٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الدِّیْبَاجِ وَالْحَرِیْرِ وَالْاِسْتَبْرَقِ۔

۳۵۸۹: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا دیبا اور حریر اور استبراق سے۔

تشریح ❁ یہ سب ریشمی کپڑے ہیں۔

۳۵۹۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لُبْسِ الْحَرِیْرِ وَالذَّهَبِ وَ قَالَ هُوَ لَهُمْ فِی الدُّنْیَا وَ لَنَا فِی الْاٰخِرَةِ۔

۳۵۹۰: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا حریر اور سونا پہننے سے اور فرمایا: کافروں کے لئے ہے دنیا میں اور ہمارے لئے آخرت میں۔

۳۵۹۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِیْمِ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَاٰی حُلَّةً سِیَرَاءَ مِنْ حَرِیْرٍ

۳۵۹۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سیراء کا ایک حلہ (حلہ کہتے ہیں چادر اور ازار کو) جو حریر کا تھا دیکھا (بازار میں بکتا ہوا سیراء کاڑیدار اور

Marfat.com

فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِابْتَعْتَ هٰذِهِ الْحُلَّةَ لِلْوَفْدِ وَلِيَوْمِ الْجُمُعَةِ ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ۔

بعضوں نے کہا مختلف الالوان) انہوں نے کہا یارسول اللہ ﷺ کاش اس حلہ کو خرید کر لیجئے اور جب باہر کے لوگ آپ کے پاس آتے ہیں اس وقت اور جمعہ کے دن اس کو پہنئے۔ آپؐ نے فرمایا: اس کو تو وہ پہنے گا جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔

تشریح ✿ یہ حدیث صحیح ہے اور اس کو بخاری اور مسلم نے بھی نکالا۔

۱۷: بَابُ مَنْ رُخِّصَ لَهٗ فِي لُبْسِ الْحَرِيْرِ

باب: جس کو حریر پہننے کی اجازت ہے

۳۵۹۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ نَبَّاَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَخَّصَ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ وَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فِيْ قَمِيْصَيْنِ مِنْ حَرِيْرٍ مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِهِمَا حِكَّةٌ۔

۳۵۹۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی زبیر بن عوام اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو حریر کا قمیض پہننے کی ایک بیماری کی وجہ سے جو کھجل تھی (اور مسلم کی روایت میں ہے کہ جوؤں کی شکایت تھی)

۱۸: بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْعَلَمِ فِي الثَّوْبِ

باب: اگر کوٹ حریر کی ہو تو اجازت ہے

۳۵۹۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا حَفْصُ غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ يَنْهٰى عَنِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ اِلَّا مَا كَانَ هٰكَذَا ثُمَّ اَشَارَ بِاِصْبَعِهٖ ثُمَّ الثَّانِيَةِ ثُمَّ الثَّالِثَةِ ثُمَّ الرَّابِعَةِ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا عَنْهُ۔

۳۵۹۳: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نرے ریشمی کپڑے سے ممانعت کرتے تھے مگر جو اس قدر ہو اور اشارہ کیا انہوں نے اپنی ایک انگلی سے پھر دوسری سے پھر تیسری سے پھر چوتھی سے (یعنی چار انگل تک اگر کناروں یا جوڑوں جیسے جیب یا گریبان پر لگائے تو درست ہے) اور کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے ہم کو اس سے۔

۳۵۹۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ مُغِيْرَةَ بْنِ زِيَادٍ عَنِ اَبِيْ عُمَرَ مَوْلٰى اَسْمَاءَ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اشْتَرٰى عِمَامَةً لَهَا عَلَمٌ فَدَعَا بِالْجَمَلَيْنِ فَقَصَّهُ فَدَخَلْتُ عَلٰى اَسْمَاءَ فَذَكَرْتُ ذَالِكَ لَهَا: فَقَالَتْ بُؤْسًا لِعَبْدِ اللّٰهِ يَا جَارِيَةُ هَاتِيْ جُبَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْ بِجُبَّةٍ مَكْفُوْفَةِ الْكُمَّيْنِ وَالْفَرَجَيْنِ بِالدِّيْبَاجِ۔

۳۵۹۴: حضرت ابوعمرؓ سے روایت ہے جو مولیٰ تھا اسماء کا کہ ابن عمرؓ کو میں نے دیکھا انہوں نے ایک عمامہ خریدا جس میں حاشیہ تھا (یعنی کنارہ ریشم کا) انہوں نے قینچی منگوائی اور اس کو کتر ڈالا پھر اسماء کے پاس گیا ان سے اس کا ذکر انہوں نے کہا آفت پڑے عبداللہ پر اے چھوکری ذرا آنحضرت ﷺ کا جبہ لے کر آ وہ ایک جبہ لے کر آئی جس کی آستینوں اور گریبان اور سامنے کی دونوں کلیوں پر دیبا کی گوٹ لگی ہوئی تھی۔

تشریح ✿ شاید ابن عمر رضی اللہ عنہما کو اس رخصت کی خبر نہ ہوگی اور شاید ان کے عمامہ کا حاشیہ چار انگل سے زیادہ ہوگا اسی لئے انہوں نے کاٹ ڈالا۔

Marfat.com

۱۹:بَابُ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالذَّهَبِ لِلنِّسَاءِ

باب: عورتوں کو حریر اور سونا پہننا درست ہے

تشریح ❁ اور بعض اہلحدیث نے عورتوں کو بھی سونا پہننا درست کہا ہے لیکن یہ قول جمہور علماء اور ائمہ اربعہ کے خلاف ہے اور متعدد احادیث سے عورتوں کو سونا پہننے کا جواز نکلتا ہے اور امام شوکانی نے خاص اس مسئلہ کی تحقیق میں ایک مستقل رسالہ لکھا ہے۔ م ع

۳۵۹۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِى الصَّعْبَةِ عَنْ اَبِى الْاَفْلَحِ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زُرَيْرٍ الْغَافِقِيِّ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَلِيَّ ابْنَ اَبِىْ طَالِبٍ يَقُوْلُ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ حَرِيْرًا بِشِمَالِهِ وَ ذَهَبًا بِيَمِيْنِهِ ثُمَّ رَفَعَ بِهِمَا يَدَيْهِ فَقَالَ : اِنَّ هٰذَيْنِ حَرَامٌ عَلٰى ذُكُوْرِ اُمَّتِىْ :حِلٌّ لِاِنَاثِهِمْ ۔"

۳۵۹۵: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بائیں ہاتھ میں حریر لیا اور داہنے ہاتھ میں سونا لیا پھر دونوں ہاتھوں کو اٹھایا اور فرمایا یہ دونوں چیزیں حرام ہیں میری امت کے مردوں پر اور حلال ہیں میری امت کی عورتوں پر۔

تشریح ❁ جو لوگ عورت کے لئے بھی سونا پہننا ناجائز کہتے ہیں اور دلیل لیتے ہیں اس حدیث سے کہ جو کوئی اپنے محبوب کو انگار کا چھلا پہنانا چاہے وہ سونے کا چھلا پہنائے اور دوسری روایت میں ہے جو کوئی عورت تم میں سے سونے کا زیور پہنے اس کو ظاہر کرتی ہو تو وہ عذاب دی جائے گی اس سے اور مخالفین کہتے ہیں کہ پہلی حدیث میں محبوب سے مراد لڑکا ہے اور دوسری حدیث میں یہ مقصود ہے کہ کبر اور غرور کی راہ سے پہنے یا غیر مردوں کو دکھانے کے لئے اور بی بی ام سلمہ کے کنگن سونے کے تھے جیسے دوسری روایت میں وارد ہے اور بعضوں نے کہا عورتوں کو غیر مقطع یعنی بغیر کٹا سونا پہننا منع ہے جیسے ایک پورا ڈلا سونے کا۔

۳۵۹۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ زِيَادٍ : عَنْ اَبِىْ فَاخِتَةَ حَدَّثَنِىْ هُبَيْرَةُ بْنُ يَرِيْمَ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهٗ اُهْدِىَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حُلَّةٌ مَكْفُوْفَةٌ بِحَرِيْرٍ اِمَّا سَدَاهَا وَ اِمَّا لُحْمَتُهَا : فَاَرْسَلَ اللّٰهِ! مَا اَصْنَعُ بِهَا؟ الْبَسْهَا؟ قَالَ لَا وَلٰكِنِ اجْعَلْهَا خُمُرًا بَيْنَ الْفَوَاطِمِ۔

۳۵۹۶: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفہ آیا ایک جوڑہ کپڑے کا جس میں ریشم شریک تھا تانے یا بانے میں آپؐ نے وہ مجھ کو بھیج دیا میں آپ کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں اس کو کیا کروں کیا پہنوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں اس کو پھاڑ کر اوڑھنیاں بنا دے تینوں فاطموں کی۔

تشریح ❁ ایک فاطمہ بنت اسد حضرت علی کی ماں دوسرے فاطمہ بنت امیر حمزہ تیسری سیدۃ النساء جناب فاطمہ زہراء صاحبزادی علیا شان۔

۳۵۹۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْاَفْرِيْقِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو : قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ فِىْ اِحْدٰى يَدَيْهِ ثَوْبٌ مِنْ حَرِيْرٍ وَ فِى الْاُخْرٰى ذَهَبٌ

۳۵۹۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برآمد ہوئے آپ ﷺ کے ایک ہاتھ میں کپڑا تھا حریر کا اور دوسرے ہاتھ میں سونا تھا۔ آپؐ نے فرمایا: یہ دونوں چیزیں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں اور

Marfat.com

فَقَالَ اِنَّ هٰذَيْنِ مُحَرَّمٌ عَلٰى ذُكُوْرِ اُمَّتِىْ حِلٌّ لِاِنَاثِهِمْ۔

عورتوں کو حلال ہیں۔

۳۵۹۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا عِيْسٰى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ رَاَيْتُ عَلٰى زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَمِيْصَ حَرِيْرٍ سِيَرَآءَ۔

۳۵۹۸: حضرت انسؓ سے روایت ہے میں نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو جو صاحبزادی تھیں جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک قمیص پہنے دیکھا سیراء کا جو ریشمی تھا۔

۲۰: بَابُ لُبْسِ الْاَحْمَرِ لِلرِّجَالِ

باب: سرخ لباس مردوں کو پہننا جائز ہے

تشریح ❁ اس مسئلہ میں بہت اختلاف ہے بعضوں نے سرخ رنگ مردوں کے لئے مطلقاً جائز رکھا ہے کسم کا رنگ ہو یا اور کسی چیز کا اور یہی قول ہے ایک جماعت صحابہ اور تابعین کا اور شافعی کا اور بعضوں نے مطلقاً ناجائز رکھا ہے اور صحیح مذہب محققین اہلحدیث کا یہ ہے کہ کسم کا رنگ مردوں کے لئے ناجائز ہے اور کسی چیز کا سرخ رنگ درست ہے۔ بیہقی نے کہا کسم کی رنگ کی حرمت مردوں کے لئے صحیح حدیثوں سے ثابت ہے اگر شافعیؒ کو یہ حدیثیں پہنچتیں تو انہی کے موافق عمل کرنے کا حکم دیتے لیکن انہوں نے وصیت کی ہے صحیح حدیث پر عمل کرنے کی اور بعضوں نے کہا یہ قصد زینت اور شہرت سرخ رنگ کا پہننا مکروہ ہے اور گھر میں اس کا پہننا جائز ہے۔ امام مالک سے یہی منقول ہے اور بعضوں نے کہا بہت سرخ منع ہے لیکن ہلکا سرخ یعنی گلابی جائز ہے اور ان لوگوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جو سرخ رنگ کا کپڑا پہننا منقول ہے اس سے مراد یہ ہے کہ دھاری دار سرخ اور یمن کی چادریں ایسی ہی ہوتی ہیں (قسطلانی) انجاح میں ہے کہ درمختار میں سرخ رنگ کا کپڑا پہننا لاباس بہ لکھا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ یہ مکروہ تنزیہی ہے اور شرنبلالی نے اس میں آٹھ قول لکھے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ اس کا پہننا مستحب ہے اور بعضوں نے کہا وہ حرام ہے کیونکہ وہ شیطان کا لباس ہے۔

مترجم کہتا ہے سوا کسم کے رنگ کے باقی اور کسی چیز کے سرخ رنگ کی ممانعت پر مردوں کے لئے کوئی دلیل نہیں ہے اور جس نے اس کو مکروہ یا حرام کہا ہے وہ ناواقف ہے احادیث سے اور صحیح مذہب اہلحدیث کا یہ ہے کہ کسم کا رنگ مردوں کے لئے درست نہیں اور سرخ رنگ درست ہیں اور امام بیہقی شافعی مذہب رکھتے تھے لیکن صحیح حدیثوں کو انہوں نے پا کر اپنے امام کا قول ترک کیا اور یہ کہا کہ اگر شافعی کو یہ حدیثیں پہنچتیں تو وہ بھی ان کے قائل ہوتے اور انہوں نے وصیت کی ہے صحیح حدیث پر عمل کرنے کی اور یہی حال ہے اگلے علماء کا کہ ان میں سے بعض صرف نام کے لئے حنفی یا شافعی یا مالکی تھے یعنی جن مسائل میں حدیث نہیں ملتی تھی ان میں جس مجتہد کے ساتھ زیادہ اعتقاد ہوتا اس کی تقلید کرتے لیکن جب حدیث صحیح مل جاتی تو اس وقت تقلید کو بالائے طاق رکھتے اور حدیث پر عمل کرتے مومنین کا یہی شیوہ ہے اور ایک طائفہ اگلے علماء کا یہ کرتا کہ جن مسائل میں حدیث ملتی ان میں تو حدیث پر عمل کرتا اور جن مسائل میں حدیث نہ ملتی ان میں اپنی رائے اور قیاس پر عمل کرتے یا کسی غیر معین مجتہد کا قول اختیار کرتے مثلاً بعض مسائل میں شافعی کا بعض مسائل میں مالک کا بعض میں ابوحنیفہ کا اب ہمارے زمانہ میں جو تقلید رائج ہوئی ہے کہ اندھا دھند تمام مسائل میں ایک ہی مجتہد کی پیروی کرنا اور صحیح حدیث پاتے ہوئے بھی اسی مجتہد کے قول پر جمے رہنا اور حدیث کی مخالفت کرنا یا اس کی فاسد تاویل کرنا معاذ اللہ یہ ایک بلائے عظیم ہے جس کی نظیر اگلے زمانہ میں کہیں نہیں ملتی اور اس قسم کی تقلید انہی لوگوں نے اختیار کی ہے جو علم قرآن حدیث سے بے بہرہ اور نور ایمان اور اتباع سنت سے معرا ہیں شاہ ولی اللہ صاحب نے ایسی فقہاء کی شان میں لکھا ہے کہ خدا کا قرب ایسے فقیہوں سے دور رہ کر حاصل کرنا چاہئے اور ایسے ہی مقلدوں کے باب میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی افاض اللہ علینا من برکاتہ نے فرمایا کہ کوئی ولی حنفی مذہب میں نہیں گزرا مراد ان کی یہی ہے کہ جو کوئی ایسا سخت حنفی ہو معاذ اللہ یا ایسا سخت شافعی کہ حدیث صحیح مل جانے پر بھی اپنے امام کا قول نہ چھوڑے تو وہ ہرگز ولی نہیں ہو سکتا اس لئے کہ ولایت بغیر محبت خدا اور رسولؐ کے حاصل نہیں ہو سکتی اور ایسے مقلد کو تو محبت اپنے امام کی زیادہ ہے خدا اور رسول کی محبت سے اللہ تعالیٰ ایسی تقلید سے بچائے۔

Marfat.com

۳۵۹۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَاضِیْ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: مَا رَاَيْتُ جُمَلَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ: مُتَرَجِّلًا فِیْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ۔

۳۵۹۹: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت کسی کو نہیں دیکھا بالوں میں کنگھی کئے ہوئے سرخ جوڑہ پہنے ہوئے۔

تشریح ❁ سبحان اللہ آپ ﷺ کا جمال جہاں آرا آنکھوں میں پھر رہا ہے اللہ تعالیٰ ہر مومن پاک اعتقاد متبع سنت کو آپ کی زیارت نصیب کرے۔

۳۶۰۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ بَرَّادِ بْنِ يُوْسُفَ بْنِ اَبِیْ بُرْدَةَ ابْنِ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِیِّ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ قَاضِیْ مَرْوَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ فَاَقْبَلَ حَسَنٌ وَ حُسَيْنٌ عَلَيْهِمَا قَمِيْصَانِ اَحْمَرَانِ يَعْثُرَانِ وَ يَقُوْمَانِ فَنَزَلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَهُمَا فَوَضَعَهُمَا فِیْ حَجْرِهٖ فَقَالَ صَدَقَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ رَاَيْتُ هٰذَيْنِ فَلَمْ اَصْبِرْ ثُمَّ اَخَذَ فِیْ خُطْبَتِهٖ۔

۳۶۰۰: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا خطبہ پڑھتے ہوئے اتنے میں جناب امام حسنؓ اور جناب امام حسینؓ تشریف لائے دونوں لال کرتے پہنے ہوئے تھے گرتے تھے اور اٹھتے تھے (صغر سن کی وجہ سے) ان کو دیکھ کر آپؐ (منبر پر سے خطبہ چھوڑ کر) اترے (اللہ اللہ خاطر ہے ان صاحبزادوں کی) اور ان کو اٹھالیا اور گود میں لے لیا پھر فرمایا: اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے سچ کہا: اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ یعنی تمہارے مال اور تمہاری اولاد فتنہ ہیں (یعنی خدا سے غافل کر دیتی ہیں) میں نے ان دونوں کو دیکھا تو مجھ سے صبر نہ ہوسکا (آخر میں نے منبر پر سے اتر کر ان کو اٹھالیا) پھر آپ خطبہ پڑھنے لگے۔

تشریح ❁ اس حدیث سے کئی باتیں نکلیں ایک یہ کہ خطبہ کے درمیان بات کرنا اور بچوں کا اٹھالینا اور کسی کام کے لئے منبر پر سے اترنا اور تھوڑی دیر کے لئے خطبہ موقوف کرنا درست ہے۔ دوسرے امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ کی جلالت شان اور عظم قدر تیسری انتہا محبت آپ کی ان دونوں صاحبزادوں کے ساتھ چوتھی انبیاء کا لوازم بشریت سے پاک نہ ہونا' پانچویں سرخ رنگ کا جواز کیونکہ یہ دونوں صاحبزادے سرخ رنگ کے قمیض پہنے ہوئے تھے اگر یہ ناجائز ہوتا تو آپ ﷺ اس سے منع فرماتے یا اتارنے کا حکم دیتے۔

مترجم کہتا ہے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عین خطبے کی حالت میں ان دونوں صاحبزادوں کا زمین پر گرنا اور پڑنا گوارا نہ ہوا اور آپ ﷺ نے خطبہ چھوڑ کر ان کو اٹھالیا اور آپ ﷺ سے صبر نہ ہوسکا تو قیاس کرنا چاہئے کہ عالم برزخ میں آپ کا حال کیا ہوا ہوگا آپ کو کس قدر صدمہ اور کیسی بے قراری ہوئی ہوگی۔ جب چند اشقیائے بدنہاد نے ان دونوں صاحبزادوں کو بڑی بے رحمی کے ساتھ شہید کیا۔ ترمذی نے روایت کی کہ حضرت بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا جب امام حسین رضی اللہ عنہ کربلائے معلیٰ میں شہید ہوئے آپ کے بالوں اور داڑھی میں خاک پڑی ہوئی تھی اور آپ ﷺ بہت پریشان تھے۔ بی بی نے اس کی وجہ پوچھی ارشاد ہوا میں ابھی اس مقام میں گیا تھا جہاں حسینؓ شہید ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

Marfat.com

۲۱: بَابُ كَرَاهِيَةِ الْمُعَصْفَرِ لِلرِّجَالِ

باب: کسم کا رنگ مردوں کے لئے مکروہ ہونا

۳۶۰۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سُهَيْلٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ عَنِ الْمُفَدَّمِ۔

قَالَ يَزِيْدُ قُلْتُ لِلْحَسَنِ مَا الْمُفَدَّمُ قَالَ الْمُشْبَعُ بِالْعُصْفُرِ۔

۳۶۰۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مفدم سے۔ یزید بن ابی زیاد نے کہا (جو راوی ہے اس حدیث کا) میں نے حسن بن سہل سے کہا مفدم کیا ہے؟ انہوں نے کہا جو کپڑا خوب سرخ ہو کسم کے رنگ سے۔

تشریح ❁ اس سے یہ نکلتا ہے کہ ہلکا سرخ رنگ کسم کا بھی درست ہے۔

۳۶۰۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ نَهَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ لَا اَقُوْلُ نَهَاكُمْ عَنْ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ۔

۳۶۰۲: جناب امیر المؤمنین حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مجھ کو میں یہ نہیں کہتا کہ تم کو منع فرمایا کسم کا رنگ پہننے سے۔

تشریح ❁ یہ احتیاط تھی جناب امیر کی حدیث کے بیان کرنے میں کہ جس طرح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اسی طرح نقل کیا لیکن احکام شرعیہ میں جناب علی اور دوسرے مومنین میں کوئی فرق نہیں ہے پس اوروں کو بھی کسم کا رنگ منع ہوگا اور مسلم نے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کسم کے رنگے ہوئے کپڑے پہنے دیکھا تو فرمایا یہ کافروں کے کپڑے ہیں ان کو مت پہن میں نے عرض کیا ان کو دھو ڈالوں آپؐ نے فرمایا نہیں ان کو جلا دے یہ حکم بطریق تشدد اور سختی کے تھا ورنہ کسم کا رنگ اگر دھو ڈالے اور کپڑا سفید ہو جائے تو پھر مرد کو اس کا پہننا درست ہے اسی طرح یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مرد ایسے کپڑوں کو جو کسم میں رنگے ہوں کسی عورت کو دے دے پہننے کے لئے جیسا آگے آتا ہے۔

۳۶۰۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا عِيْسٰى ابْنُ يُوْنُسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْغَازِ عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ اَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ ثَنِيَّةِ اَذَاخِرَ فَالْتَفَتَ اِلَیَّ وَ عَلَیَّ رَيْطَةٌ مُضَرَّجَةٌ بِالْعُصْفُرِ فَقَالَ مَا هٰذِهٖ فَعَرَفْتُ مَا كَرِهَ فَاَتَيْتُ اَهْلِیْ وَ هُمْ يَسْجُرُوْنَ تَنُوْرَهُمْ فَقَذَفْتُهَا فِيْهِ ثُمَّ اَتَيْتُهٗ مِنَ الْغَدِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ مَا فَعَلَتِ الرَّيْطَةُ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ اَلَا كَسَوْتَهَا بَعْضَ اَهْلِكَ ! فَاِنَّهٗ لَا بَاْسَ بِذَالِكَ لِلنِّسَاءِ۔

۳۶۰۳: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے ہم آنحضرتؐ کے ساتھ آئے اذاخر (ایک مقام ہے مکہ کے قریب) کی گھاٹی سے آپؐ نے میری طرف دیکھا میں ایک باریک چادر باندھے تھا جو کسم میں رنگی ہوئی تھی۔ آپؐ نے فرمایا: یہ کیا ہے۔ میں سمجھ گیا کہ آپؐ نے اس کو برا جانا پھر میں اپنے گھر والوں میں آیا وہ چولہا جلا رہے تھے میں نے اس چادر کو اس میں ڈال دیا (وہ جل کر خاک ہو گئی) دوسرے دن میں پھر آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ نے فرمایا: اے عبداللہ وہ تیری چادر کہاں گئی میں نے یہ حال بیان کیا آپؐ نے فرمایا: تو نے اپنے گھر والیوں میں سے کسی کو کیوں نہ دی کیونکہ عورتوں کو اس کے پہننے میں کوئی برائی نہیں ہے۔

Marfat.com

۲۲:بَابُ الصُّفْرَةِ لِلرِّجَال

باب: زرد رنگ مردوں کو پہننا جائز ہے

تشریح ورس کا ہو یا زعفران کا یا ہار سنگار گی ڈنڈیوں کا یا اور کسی چیز کا خواہ کپڑے رنگے یا بدن اسی طرح مہندی کا رنگ بدن میں لگائے یا کپڑے میں عورت اور مرد دونوں کو درست ہے اور محققین اہل حدیث کا یہی قول ہے کہ سوا کسم کے رنگ کے اور اس رنگ کے جو خاص ہے عورتوں سے جیسے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا باقی سب رنگ مردوں کے لئے جائز ہیں اور اکثر لوگوں نے زعفرانی رنگ بھی مردوں کے لئے جائز رکھا ہے کیونکہ دوسری روایت میں ہے کہ منع کیا آپ ﷺ نے کسم کے رنگ اور زعفرانی رنگ سے مردوں کے لئے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ثابت ہے کہ وہ اپنی داڑھی کو زرد رنگ رکھتے تھے اور اپنے کپڑے بھی زرد پہنتے تھے اور کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے اور آپ ﷺ کو زرد سے زیادہ اور کوئی رنگ پسند نہ تھا اور بعضوں نے کہا یہ زردی ورس کی تھی نہ زعفران کی کیونکہ ایک روایت میں ہے کہ فرشتے اس جنازہ پر نہیں آتے جس پر زعفران لگی ہو۔

میں کہتا ہوں دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کپڑے یہاں تک کہ عمامہ میں بھی ورس اور زعفران میں رنگتے اور مواہب میں ہے کہ زید بن اسلم اور ام سلمہ اور ابن عمرؓ سے یہ احادیث مروی ہیں اور بعضوں نے اس کا جواب یوں دیا ہے کہ تھوڑے کپڑے کا زعفران میں رنگنا جائز ہے سارے کپڑے کا درست نہیں اور بعضوں نے کہا بدن میں زعفران لگانا منع ہے مرد کے لئے نہ بالوں میں اور نہ کپڑوں میں۔ میں کہتا ہوں عبدالرحمٰن بن عوف اور عمار بن یاسر بدن میں زعفران لگا کر آئے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر انکار نہیں کیا اور نہ ان کو زعفران دھونے کا حکم دیا (فتح الودود مخلصاً) روضہ میں ہے کہ جو لباس یا رنگ عورتوں سے خاص ہے وہ مردوں کو درست نہیں اسی طرح جو مردوں سے خاص ہے وہ عورتوں کو درست نہیں۔ ابوداؤد اور نسائی کی حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے لعنت کی اس مرد پر جو عورت کا لباس پہنے اور اس عورت پر جو مرد کا لباس پہنے اور صحیح بخاری میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت کرتی ہیں اور ان مردوں پر جو عورتوں کی مشابہت کرتے ہیں۔ انتہیٰ مختصراً۔

۳۶۰۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلٰى بْنِ شُرَحْبِيْلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْنَا لَهٗ مَاءً يَبَرَّدُ بِهٖ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ اَتَيْتُهٗ بِمِلْحَفَةٍ صَفْرَاءَ فَرَاَيْتُ اَثَرَ الْوَرْسِ عَلٰى عُكَنِهٖ۔

۳۶۰۴: حضرت قیس بن سعدؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے ہم نے آپ کیلئے پانی رکھا تا کہ آپ نہا کر ٹھنڈے ہوں۔ پھر آپ نے غسل کیا میں آپ کیلئے ایک چادر لے کر آیا (آپ نے اس کو باندھا) یہاں تک کہ ورس کا نشان میں نے آپ کے بٹ پر دیکھا یعنی پیٹ کے بٹ پر۔

تشریح ورس ایک گھاس ہے خوشبودار اس کا رنگ زرد ہوتا ہے۔

۲۳:بَابُ اِلْبَسْ مَا شِئْتَ مَا اَخْطَاكَ سَرَفٌ اَوْ مَخِيْلَةٌ

باب: جو چاہے وہ پہن سکتا ہے بشرطیکہ اسراف اور تکبر کی راہ سے نہ ہو

۳۶۰۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنْبَاَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَتَصَدَّقُوْا

۳۶۰۵: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھاؤ اور پیو اور صدقہ کرو اور پہنو جب تک اسراف یا تکبر اس میں پیدا

Marfat.com

وَالْبَسُوْا مَا لَمْ يُخَالِطْهُ اِسْرَافٌ اَوْ مَخِيْلَةٌ۔ نہ ہو۔

تشریح ❁ اسراف کہتے ہیں ضرورت سے زیادہ مال تباہ کرنے کو یہ حرام ہے قرآن شریف میں ولا تسرفوا ان اللہ لایحب المسرفین اور دوسری جگہ ہے ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین اور خلاف شرع کام میں ایک پیسہ بھی صرف کرنا اسراف میں داخل ہے جیسے پتنگ بازی' کبوتر بازی' آتش بازی' مرغبازی' بٹیر بازی میں اور جو کام شرع کی رو سے مباح ہیں جیسے عمدہ کھانے عمدہ کپڑے جو حلال ہیں ان میں ضرورت اور حاجت کے موافق صرف کرنا جائز ہے اور ضرورت اور حاجت سے زیادہ صرف کرنا اسراف اور ناجائز ہے اور نیک کاموں میں جیسے فقراء اور مساکین کو دینا یتیموں اور بیواؤں اور مسافروں کی پرورش کرنا جہاد میں صرف کرنا اور مسلمانوں کے مفید عام کاموں میں صرف کرنا جیسے واعظین کی تیاری مدرسہ کی تیاری سرا کی تیاری کنوئیں کی تیاری ان میں جتنا زیادہ صرف کرے اتنا ہی زیادہ ثواب ہے کسی طرح ان کاموں میں اسراف نہیں ہے مگر جب حسد اور عداوت یا شہرت کی نیت ہو تو بعوض ثواب کے گناہ ہوگا جیسے ایک محلہ میں مسجد بنی ہوئی ہے اب اسی کے قرب میں بلاضرورت دوسری مسجد بنوانا تاکہ پہلی مسجد کی آبادی میں کمی ہو یا نئی مسجد بنوانے سے ناموری ہو معاذ اللہ یہ اپنے مال کا ضائع کرنا ہے اور جب پرانی مسجد موجود ہو تو اسی کی مرمت کرنا لازم ہے اور نئی مسجد بنوانا درست نہیں اور بعضوں نے لکھا ہے کہ مسجدیں بنوانے والا اگر اپنا نام کندہ کرا دے تو یہ ریا میں داخل ہے اور اس صورت میں ثواب جاتا رہے نام سے کیا غرض ہے جب مر گئے تو دنیا سے بے تعلق ہو گئے اب نام رہا تو کیا گمنام ہوئے تو کیا البتہ آخرت میں جہاں رہنا ہے وہاں نام پیدا کرنا چاہئے وہ اسی طرح ہوتا ہے کہ دنیا میں گمنام رہے یعنی خود اپنی ناموری میں سعی نہ کرے لیکن اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کا نام مشہور کرا دے تو یہ اس کی عنایت ہے اور اللہ کے نیک بندوں کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ مرنے کے بعد ان کا نام نیک اور ذکر جمیل باقی رہتا ہے ورفعنا لك ذكرك اس پر شاہد عادل ہے سلطنت اور حکومت اور دولت سے نام نہیں رہتا۔ اعمال صالحہ اور اخلاق حسنہ سے نام باقی رہتا ہے عدل اور انصاف اور ایمانداری اور راستبازی اور صدقہ اور خیرات اور تصنیف اور تالیف کتب دین یہ ایسی چیزیں ہیں کہ ان سے لاکھوں برس تک انسان کی یاد قائم رہتی ہے عاقل کے نزدیک ہزارہا گنبد اور ہزارہا مضبوط مکان بنانے سے یہ بہتر ہے کہ ایک کتاب علم دین میں تالیف کرے یا ترجمہ کرے یا طبع کرائے یہ قیامت تک مٹ نہیں سکتا اور مکان یا قبر یا گنبد یا مینار یا عمارت کیسے ہی مضبوط اور مستحکم ہو چار پانچ سو برس میں گر کر خاک ہو جاتی ہے۔ كل من عليها فان ويبقى وجه ربك ذو الجلال والاكرام۔

۲۴: بَابُ مَنْ لَبِسَ شُهْرَةً مِنَ الثِّيَابِ

باب: جو شخص شہرت اور ناموری کے لئے کپڑے پہنے

۳۶۰۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْوَاسِطِيَّانِ قَالَا ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنْبَاَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ مُهَاجِرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ اَلْبَسَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَوْبَ مَذِلَّةٍ۔

۳۶۰۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص شہرت کا لباس پہنے یعنی اس نیت سے کہ لوگوں میں اس کا نام ہو لوگ اس کو خوش پوشاک کہیں اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن ذلت کا لباس پہنائے گا۔

۳۶۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنِ

۳۶۰۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے دنیا میں شہرت کا کپڑا پہنا

Marfat.com

الْمُهَاجِرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ فِي الدُّنْيَا اَلْبَسَهُ اللّٰهُ ثَوْبَ مَذِلَّةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ اَلْهَبَ فِيْهِ نَارًا۔

اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن ذلت کا کپڑا پہنائے گا پھر اس میں انگار لگائے گا (ایک تو رسوائی' دوسرے جلنا معاذ اللہ! دوہری مصیبت)۔

۳۶۰۸: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيْدَ الْبَحْرَانِيُّ ثَنَا وَكِيْعُ بْنُ مُدْرِكٍ النَّاجِيُّ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ جَهْمٍ عَنْ ذَرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ اَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ حَتّٰى يَضَعَهُ مَتٰى وَضَعَهُ۔

۳۶۰۸: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی شہرت کا لباس پہنے اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اس سے منہ پھیرے گا یہاں تک کہ اس کو رکھے گا جہاں رکھے گا (یعنی دوزخ میں)

۲۵: بَابُ لُبْسِ جُلُوْدِ الْمَيْتَةِ اِذَا دُبِغَتْ

باب: مردار کے رنگے ہوئے چمڑے کو پہننا

۳۶۰۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَعْلَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ اَيُّمَا اِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ۔

۳۶۰۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے جو کھال دباغت کی جائے وہ پاک ہوگئی۔

تشریح ❁ سوا سور کے ابوحنیفہ کے نزدیک سوا سور اور کتے کے شافعی کے نزدیک امام احمد کے نزدیک کوئی کھال دباغت سے پاک نہ ہوگی اور یہی ایک روایت ہے مالک سے اور اوزاعی اور اسحاق بن راہویہ اور ابن مبارک نے کہا جو حلال جانور ہیں ان کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے اور امام مالک کا مشہور قول یہ ہے کہ سب کھالیں پاک ہو جاتی ہیں ظاہراً نہ باطناً یعنی اگر پانی لگ جائے گا تو ناپاک ہو جائیں گی اور ابوداؤد اور اہل ظاہر نے کہا کہ دباغت سے سب کھالیں ظاہراً اور باطناً دونوں طرح پاک ہو جائیں گی کیونکہ حدیث مطلق ہے جہاں تک کہ سور اور کتے کی بھی اور زہری نے کہا کہ مردے کی کھال سے بغیر دباغت کے بھی نفع اٹھانا جائز ہے مولانا فخر نے کہا یہ سب اقوال مردود ہیں مگر ابوحنیفہ اور شافعی کا قول ان پر اکثر حدیثیں دلالت کرتی ہیں۔

مترجم کہتا ہے امام داؤد اور اہل ظاہر کا قول مردود ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے بلکہ حدیث میں ایما کا لفظ جو عام ہے انہی کے مذہب پر دلالت کرتا ہے اور کوئی عمدہ دلیل نہیں ہے شافعی اور ابوحنیفہ کے مذہب کے کتے اور سور کی استثناء پر۔

۳۶۱۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ اَنَّ شَاةً لِمَوْلَاةٍ مَيْمُوْنَةَ مَرَّ بِهَا يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ قَدْ اُعْطِيَتْهَا مِنَ الصَّدَقَةِ مَيْتَةً فَقَالَ هَلَّا اَخَذُوْا اِهَابَهَا فَدَبَغُوْهُ فَانْتَفَعُوْا بِهٖ؟ فَقَالُوْا! يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّهَا مَيْتَةٌ قَالَ اِنَّمَا حَرُمَ اَكْلُهَا۔

۳۶۱۰: ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا کی ایک مولاۃ تھیں ان کو ایک بکری صدقہ میں ملی تھی اور مری پڑی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے اوپر سے گزرے اور فرمایا: انہوں نے اس کی کھال کیوں نہ لے لی دباغت کر کے اس سے فائدہ اٹھاتے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ مردار ہے۔ آپؐ نے فرمایا: مردار کا صرف کھانا حرام ہے (نہ اس کی کھال سے فائدہ اٹھانا)۔

۳۶۱۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ سَلْمَانَ

۳۶۱۱: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک ام المؤمنین کی ایک بکری تھی وہ مری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

قَالَ كَانَ لِبَعْضِ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ شَاةٌ فَمَاتَتْ فَمَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا فَقَالَ مَا ضَرَّا اَهْلَ هٰذِهٖ لَوِ انْتَفَعُوْا بِاِهَابِهَا۔

اس کے اوپر سے گزرے اور فرمایا اس بکری کے مالکوں کو ضرر نہ تھا اگر وہ فائدہ اٹھاتے اس کی کھال سے۔

۳۶۱۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُسْتَمْتَعَ بِجُلُوْدِ الْمَيْتَةِ اِذَا دُبِغَتْ.

۳۶۱۲: اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا مردہ کی کھالوں سے فائدہ لینے کا جب ان کی دباغت کی جائے۔ بشرطیکہ ایسے جانور کی ہو جس کا گوشت کھایا جاتا ہے۔

۲۶: بَابُ مَنْ قَالَ لَا يَنْتَفِعُ مِنَ الْمَيْتَةِ بِاِهَابٍ وَ لَا عَصَبٍ

باب: جو کوئی کہتا ہے مردے کی کھال اور پٹھے سے نفع نہ اُٹھانا چاہئے

۳۶۱۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ كُلُّهُمْ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَا اَتَانَا كِتَابُ النَّبِىِّ ﷺ اَنْ لَا تَنْتَفِعُوْا مِنَ الْمَيْتَةِ بِاِهَابٍ وَ لَا عَصَبٍ۔"

۳۶۱۳: حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہمارے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط آیا اس میں لکھا تھا کہ مردے کی کھال اور پٹھے سے نفع مت اٹھاؤ۔

تشریح ❁ بعضوں نے کہا یہ حدیث ناسخ ہے اگلی حدیثوں کی کیونکہ اس کے بعض طریقوں میں ہے کہ یہ خط آپ کی وفات سے ایک مہینہ پہلے آیا اور جمہور یہ کہتے ہیں کہ ابن عکیم کی یہ حدیث قوی نہیں ہے اگلے باب کی حدیثوں کی طرح اور ابن عکیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ملے اور اگر یہ حدیث ثابت ہو تو مجہول ہوگی اس پر کہ دباغت سے پہلے مت فائدہ اٹھاؤ میں کہتا ہوں کہ اگر یہ حدیث ثابت ہو تب بھی حجت نہ ہوگی کیونکہ ابن عکیم نے یہ حدیث خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنی اور کتاب میں طرح طرح کے احتمال ہیں اور معلوم نہیں ہوتا کہ کتاب لانے والا کون تھا۔

۲۷: بَابُ صِفَةِ النِّعَالِ

باب: آنحضرت ﷺ کی جوتی کیسی تھی

۳۶۱۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْعَبَّاسِ قَالَ كَانَ لِنَعْلِ النَّبِىِّ قِبَالَانِ مَثْنِيَّانِ شِرَاكُهُمَا۔

۳۶۱۴: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتی کے دو تسمے سامنے کے دوہرے۔

تشریح ❁ آپ چپل پہنتے تھے اور تسموں سے مراد یہ ہے کہ ہر جوتی میں سامنے دو دو حلقے تھے چمڑے کے ایک میں انگوٹھا اور بیچ کی انگلی ڈالتے اور دوسرے میں باقی انگلیاں۔

۳۶۱۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ

۳۶۱۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی ایسے ہی روایت

Marfat.com

هَارُوْنَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ لِنَعْلِ النَّبِيِّ ﷺ قِبَالَانِ۔

ہے۔

۲۸: بَابُ لُبْسِ النِّعَالِ وَ خَلْعِهَا

باب: جوتی پہننے اور اتارنے کا بیان

۳۶۱۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَاْ بِالْيُمْنٰى وَ اِذَا خَلَعَ فَلْيَبْدَاْ بِالْيُسْرٰى۔

۳۶۱۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی تم میں سے جوتا پہنے تو پہلے داہنا جوتا پہنے اور جب اتارے تو پہلے بایاں اتارے۔

۲۹: بَابُ الْمَشْيِ فِي النَّعْلِ الْوَاحِدِ

باب: ایک پاؤں میں جوتا پہن کر چلنے کی ممانعت

۳۶۱۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنِ اِدْرِيْسَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدٍ ابْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَمْشِيْ اَحَدُكُمْ فِيْ نَعْلٍ وَاحِدٍ وَ لَا خُفٍّ وَاحِدٍ لِيَخْلَعْهُمَا جَمِيْعًا اَوْ لِيَمْشِ فِيْهِمَا جَمِيْعًا۔

۳۶۱۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی تم میں سے ایک جوتا پہن کر نہ چلے نہ ایک موزہ بلکہ دونوں جوتے یا موزے اتار کر چلے یا دونوں کو پہن کر چلے۔ دوسری حدیثوں میں موزے کا لفظ نہیں ہے۔

تشریح ❁ یہ حکم ادب کے طور پر ہے اگر کوئی عذر ہو مثلاً ایک پاؤں پر پھوڑا یا درد ہو کہ جوتا اس میں نہ پہنا جائے تو بہتر یہی ہے کہ دوسرے پاؤں کا جوتا بھی اتار کر چلے۔

۳۰: بَابُ الْاِنْتِعَالِ قَائِمًا

باب: کھڑے ہو کر جوتا پہننا

۳۶۱۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا۔

۳۶۱۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر جوتا پہننے سے منع کیا۔

تشریح ❁ انجاح میں ہے کہ مراد وہ جوتا ہے جس کے باندھنے کے تسمے لگانے کی ضرورت ہو ایسا جوتا بیٹھ کر پہنے کیونکہ کھڑے کھڑے اس کو پہننے میں تکلیف ہوگی اور اس کا باندھنا دشوار ہوگا انتہیٰ ہمارے ملک میں بوٹ ایسا ہی جوتا ہے کہ اس کو بیٹھ کر پہننا اولیٰ ہے اور عام جوتا کھڑے ہو کر بھی پہن سکتا ہے۔

۳۶۱۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ اَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا۔

۳۶۱۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی ایسے ہی روایت ہے۔

Marfat.com

۳۱:بَابُ الْخِفَافِ السُّوْدِ

باب:سیاہ موزے پہننا کیسا ہے

۳۶۲۰:حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا دَلْهَمُ بْنُ صَالِحٍ الْكِنْدِيُّ عَنْ حُجَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْكِنْدِيِّ عَنْ اَبِيْ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّجَاشِيَّ اَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خُفَّيْنِ سَاذَجَيْنِ اَسْوَدَيْنِ فَلَبِسَهُمَا۔

۳۶۲۰ : حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نجاشی (حبش کے بادشاہ) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دو سیاہ موزے سادے تحفہ بھیجے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو پہنا۔

۳۲:بَابُ الْخِضَابِ بِالْحِنَّاءِ

باب:مہندی کا خضاب

تشریح ❁ اول تو اس میں اختلاف ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا تھا یا نہیں۔انس رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ آپ کی سفیدی خضاب کے لائق نہیں ہوئی تھی اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے حنا اور وسمہ کا خضاب ثابت ہے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے زرد خضاب ثابت ہے اور تطبیق یوں دی ہے کہ حنا یا زعفران آپ ﷺ خضاب کی نیت سے نہیں لگاتے تھے بلکہ خوشبو آپ بہت استعمال کرتے تھے لوگوں نے اس کو خضاب سمجھا اور بعضوں نے کہا کبھی آپ نے خضاب کیا اور کبھی نہیں کیا جس نے جیسا دیکھا ویسا نقل کیا۔بعضوں نے کہا آپ ﷺ داڑھی کے بالوں میں خضاب کرتے تھے اور سر کے بالوں میں نہیں کرتے تھے۔ پس اثبات کی روایت داڑھی کے بالوں میں ہے اور نفی کی روایت سر کے بالوں میں اب اس میں اختلاف ہے کہ خضاب جائز ہے بلکہ مستحب کہا ہے اور بعض اس کے سنت ہونے کی طرف گئے ہیں خصوصاً جہاد میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابو قحافہ کے بالوں میں خضاب کرنے کا حکم دیا اور بعضوں نے کہا ترک خضاب افضل ہے پھر اس میں اختلاف ہے کہ سیاہ خضاب جائز ہے یا نہیں اور جمہور نے اس کو مکروہ رکھا ہے اور بعضوں نے کہا سیاہ خضاب حرام ہے بدلیل حدیث ابن عباسؓ کے ابوداؤد کے پاس کہ اخیر زمانہ میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو کبوتر کے پوٹوں کی طرح کالا خضاب کریں گے وہ جنت کی بو نہ سونگھیں گے اور محققین علماء اس کو جائز کہتے ہیں خصوصاً جہالت جہاد میں اور دلیل ان کی حدیث ہے صہیب کی عمدہ خضاب سیاہ ہے اور ابوذر کی کہ عمدہ جس سے تم بدلتے ہو بڑھاپے کو مہندی اور وسمہ ہے اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بال نکالا جس پر خضاب تھا مہندی اور وسمہ کا اور ظاہر ہے کہ مہندی اور وسمہ کا خضاب سیاہ ہے اور امام حسن سیاہ خضاب کرتے تھے اور میں نے آپ کو خواب میں دیکھا آپ کی داڑھی پر خضاب تھا لیکن بعض بالوں پر وسمہ کا رنگ کم ہو کر مہندی کی سرخی نمودار تھی اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث سیاہ خضاب کی ممانعت میں ضعیف ہے اور اگر ثابت بھی ہو تو اس سے خضاب کی ممانعت نہیں نکلتی بلکہ آپ ﷺ نے ان لوگوں کا پتہ بتایا کہ وہ کالا خضاب کریں گے جیسے خارجیوں کا پتہ بتایا کہ وہ سارا سر منڈا دیں گے اور اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ سیاہ خضاب کرنا ان کے جنت میں نہ جانے کا باعث ہو جیسے سر منڈانا دوزخ میں جانے کا سبب نہیں اور خود ابن عباسؓ کی حدیث سے نکلتا ہے کہ سیاہ خضاب ممنوع نہیں ہے اس لئے کہ منع بھی ہو تو غایت درجہ مکروہ تحریمی ہوگا اور مکروہ تحریمی کا اثر یہ نہیں ہو سکتا کہ آدمی بالکل جنت سے محروم ہو جائے یہاں تک کہ اس کی بو بھی نہ سونگھ سکے ایک اور دلیل ممانعت والوں کی مسلم کی حدیث ہے ابو قحافہ کے باب میں اس میں یہ ہے کہ بچو سیاہی سے اور یہ روایت صحیح ہے لیکن معارض ہے اس کے صہیب کی روایت کہ بہتر خضاب سیاہ ہے اس کو ابن ماجہ نے نکالا لیکن اس کی اسناد میں دفاع بن وغفل ہے اور عبدالحمید بن دونوں ضعیف ہیں اور ممکن ہے کہ یہ ممانعت خاص ہو ابو قحافہ سے کسی مصلحت کے لئے واللہ اعلم۔رائج قول یہی ہے کہ سیاہ خضاب مکروہ تحریمی جس پر مسلم کی روایت دلالت کر رہی ہے اور وجہ تخصیص ثابت نہیں اور ابن عباسؓ کی حدیث اس کی تائید کر رہی ہے اور ضعیف حدیث اس کے معارض نہیں ہو سکتی۔عبدالصمد ریالوی)

Marfat.com

۳۶۲۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ اَبَا سَلَمَةَ وَ سُلَيْمَانَ بْنُ يَسَارٍ يُخْبِرَانِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ يَبْلَغُ بِهِ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اِنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی لَا يَصْبُغُوْنَ فَخَالِفُوْهُمْ۔

۳۶۲۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہود اور نصاریٰ خضاب نہیں کرتے تم ان کا خلاف کرو اور خضاب کرو۔ اس حدیث سے خضاب کی فضیلت ثابت ہوئی۔

۳۶۲۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنِ الْاَجْلَحِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ الدَّيْلَمِیِّ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَحْسَنَ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحَنَّاءُ وَالْكَتَمُ۔

۳۶۲۲: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہتر وہ چیز جس سے تم بڑھاپے کو بدلتے ہو مہندی اور وسمہ ہے۔

۳۶۲۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا سَلَّامُ بْنُ اَبِیْ مُطِيْعٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی اُمِّ سَلَمَةَ قَالَ فَاَخْرَجَتْ اِلَيَّ شَعَرًا مِنْ شَعَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَخْضُوْبًا بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ۔

۳۶۲۳: حضرت عثمان بن موہب سے روایت ہے میں اُم المؤمنین اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا انہوں نے ایک بال نکالا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں میں سے وہ خضاب کیا ہوا تھا مہندی اور وسمہ سے۔

۳۳: بَابُ الْخِضَابِ بِالسَّوَادِ

باب: سیاہ خضاب کرنا

۳۶۲۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ : جِیْءَ بِاَبِیْ قُحَافَةَ : يَوْمَ الْفَتْحِ : اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ رَاْسُهٗ ثَغَامَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبُوْا بِهٖ اِلٰی بَعْضِ نِسَائِهٖ فَلْتُغَيِّرْهُ وَ جَنِّبُوْهُ السَّوْدَاءَ۔

۳۶۲۴: حضرت جابرؓ سے روایت ہے جس دن مکہ فتح ہوا اس دن ابو قحافہ (عثمان بن عامر ابو بکر صدیقؓ کے والد) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے گئے ان کا سر سفید گھاس کی طرح تھا (اس قدر بوڑھے تھے) تب آپؐ نے فرمایا: ان کو ان کی عورت کے پاس لے جاؤ وہ ان کا بڑھاپا بدل دے (یعنی خضاب کر دے) لیکن سیاہی سے بچاؤ (یعنی سیاہ خضاب مت کرو)

۳۶۲۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ الصَّيْرَفِیُّ مُحَمَّدُ بْنُ فِرَاسٍ ثَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ابْنِ زَكَرِيَّا الرَّاسِبِیُّ ثَنَا دَفَّاعُ بْنُ دَغْفَلٍ السَّدُوْسِیُّ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ صَيْفِیٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ صُهَيْبِ الْخَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَحْسَنَ مَا اخْتَضَبْتُمْ بِهٖ هٰذَا السَّوَادُ اَرْغَبُ لِنِسَائِكُمْ فِيْكُمْ وَاَهْيَبُ لَكُمْ فِیْ صُدُوْرِ عَدُوِّكُمْ۔

۳۶۲۵: حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک بہتر خضاب سیاہ ہے اس سے عورتیں تمہاری طرف رغبت کرتی ہیں (جوان سمجھ کر) اور دشمن کے دلوں میں (جہاد میں) تمہاری ہیبت ہوتی ہے۔

۳۴: بَابُ الْخِضَابِ بِالصُّفْرَةِ

باب: خضاب

۳۶۲۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ

۳۶۲۶: حضرت سعید بن ابی سعید سے روایت ہے ابن جریج

Marfat.com

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ اَنَّ عُبَيْدَ بْنَ جُرَيْجٍ سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ رَاَيْتُكَ تَصْفِرُ لِحْيَتَكَ بِالْوَرْسِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اَمَّا تَصْفِيْرِىْ لِحْيَتِىْ فَاِنِّىْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهٗ۔

نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا میں تم کو دیکھتا ہوں تم اپنی داڑھی زرد کرتے ہو ورس سے۔ انہوں نے کہا میں داڑھی اس لئے زرد کرتا ہوں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اپنی داڑھی زرد کرتے تھے۔

۳۶۲۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا اِسْحٰقُ ا بْنُ مَنْصُوْرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ مَرَّ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَجُلٍ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ فَقَالَ مَا اَحْسَنَ هٰذَا ثُمَّ مَرَّ بِآخَرَ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ فَقَالَ هٰذَا اَحْسَنُ مِنْ هٰذَا ثُمَّ مَرَّ بِآخَرَ قَدْ خَضَبَ بِالصُّفْرَةِ فَقَالَ هٰذَا اَحْسَنُ مِنْ هٰذَا كُلِّهٖ۔

قَالَ : وَ كَانَ طَاوٗسٌ يُصَفِّرُ۔

۳۶۲۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص پر سے گزرے جس نے مہندی کا خضاب کیا تھا۔ آپؐ نے فرمایا: یہ کیا اچھا ہے۔ پھر ایک دوسرا شخص گزرا جس نے مہندی اور وسمہ کا خضاب کیا تھا۔ آپؐ نے فرمایا یہ اس سے اچھا ہے۔ پھر ایک تیسرا شخص گزرا اس نے زرد خضاب کیا تھا۔ آپؐ نے فرمایا: یہ ان سب سے اچھا ہے۔ ابن طاؤس نے کہا طاؤس (ابن عباسؓ کے شاگرد) زرد خضاب کیا کرتے تھے۔

تشریح ❁ اس حدیث کو ابوداؤد نے بھی نکالا اور نسائی نے ابن عمرؓ سے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی داڑھی زرد کرتے تھے ورس اور زعفران سے اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ سب خضابوں میں افضل زرد خضاب ہے اس کے بعد حنا اور وسمہ دونوں کا اس کے بعد صرف حنا کا مگر یہاں یہ اعتراض ہوتا ہے کہ حنا اور وسمہ کو جب ملا دیں تو سیاہ خضاب ہوتا ہے اور وہ منع ہے اس کا جواب یوں دیا ہے کہ شاید مراد حدیث میں یہ ہے کہ کبھی صرف وسمہ سے خضاب کرے تو وہ سبز ہوگا اور کبھی صرف حنا سے وہ سرخ ہوگا مگر یہ جواب کچھ ٹھیک نہیں ہے کیونکہ اگر یہ مطلب ہوتا تو آپ دوسری قسم کو اول قسم سے افضل کیوں فرماتے بلکہ اول اور دوم قسم ایک ہو جاتی ہے جب صرف حنا سے خضاب کرے اور صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث معارض ہے سیاہ خضاب کے ممانعت کے حدیث کے اور شاید ممانعت کی حدیث منسوخ ہو اور اس کا قرینہ یہ ہے کہ بہت صحابہ اور تابعین اور آئمہ سے منقول ہے کہ وہ سیاہ خضاب کیا کرتے تھے ابوبکر صدیق بھی حنا اور وسمہ کا خضاب کیا کرتے تھے اور امام مالک سے بھی ایسا ہی منقول ہے اور امام حسنؒ سے بھی مروی ہے جیسے اوپر گزرا مگر نسخ اس طرح ثابت نہیں ہو سکتا صحیح یہی ہے کہ خالص سیاہ خضاب ممنوع ہے۔

۳۵: بَابُ مَنْ تَرَكَ الْخِضَابَ

باب: جس نے خضاب نہیں کیا

۳۶۲۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِىْ جُحَيْفَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ هٰذِهٖ مِنْهُ بَيْضَاءُ يَعْنِىْ عَنْفَقَتَهٗ۔

۳۶۲۸: حضرت ابوجحیفہؓ سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ٹھڈی کا مقام (یعنی چھوٹی داڑھی کو جو نیچے کے ہونٹ اور ٹھڈی کے مقام میں ہوتی ہے) سفید دیکھا۔

Marfat.com

۳۶۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ وَابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ حُمَیْدٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَخَضَبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهٗ لَمْ یَرَ مِنَ الشَّیْبِ اِلَّا نَحْوَ سَبْعَةَ عَشَرَا اَوْ عِشْرِیْنَ شَعْرَةً فِیْ مُقَدَّمِ لِحْیَتِهٖ۔

۳۶۲۹: حمید سے روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا ہے۔ انہوں نے کہا آپ ﷺ کی داڑھی میں سفید بال دکھائی ہی نہیں دیتے تھے مگر سترہ بیس بال وہ بھی سامنے کے حصہ میں داڑھی کے۔

۳۶۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْوَلِیْدِ الْكِنْدِیُّ ثَنَا یَحْیَى بْنُ آدَمَ عَنْ شَرِیْكٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ شَیْبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ نَحْوَ عِشْرِیْنَ شَعْرَةً۔

۳۶۳۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑھاپا بیس بالوں کے موافق تھا۔

۳۶: بَابُ اِتِّخَاذِ الْجُمَّةِ وَالذَّوَائِبِ

باب: جوڑے اور چوٹیوں کا بیان

۳۶۳۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ وَ قَالَ قَالَتْ اُمُّ هَانِئٍ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَكَّةَ وَ لَهٗ اَرْبَعُ غَدَائِرَ تَعْنِیْ صَفَائِرَ۔

۳۶۳۱: مجاہد سے روایت ہے اُم ہانی رضی اللہ عنہا نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے اس وقت آپ کے سر پر چار چوٹیاں تھیں (آپ نے شاید بالوں کو گوند کر چوٹیاں کر لی ہوں گی راہ کی گرد سے بچنے کیلئے اس حدیث سے مرد کو بھی ضرورت سے چوٹی بنانے کا جواز نکلا)۔

۳۶۳۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا یَحْیَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ اِبْرٰهِیْمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ اَهْلُ الْكِتَابِ یَسْدُلُوْنَ اَشْعَارَهُمْ وَ كَانَ الْمُشْرِكُوْنَ یَفْرُقُوْنَ وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُحِبُّ مُوَافَقَةَ اَهْلِ الْكِتَابِ قَالَ فَسَدَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاصِیَتَهٗ ثُمَّ فَرَقَ بَعْدُ۔

۳۶۳۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے اہل کتاب (یعنی یہود اور نصاریٰ اپنے بالوں کو سامنے لٹکاتے تھے پیشانی پر اور مشرکین مانگ نکالتے تھے اور آنحضرت ﷺ کو اہل کتاب کی موافقت پسند تھی (جس امر میں کچھ حکم نہ ہوتا کیونکہ وہ بہتر ہیں، مشرکین سے اخیر تو آپ ﷺ نے بھی پیشانی پر بال لٹکائے پھر اس کے بعد مانگ نکالنے لگے۔

تشریح ❁ شاید حکم آیا ہو یا آپ نے اپنی رائے سے اس کو اختیار کیا بہرحال مانگ نکالنا اولیٰ ہے کیونکہ وہ آخری سنت ہے اور پیشانی پر لٹکانا بھی جائز ہے اور بعضوں نے کہا جائز نہیں کیونکہ وہ منسوخ ہو گیا۔

۳۶۳۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرٰهِیْمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ اِسْحٰقَ عَنْ یَحْیَى بْنِ عَبَّادٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَفْرُقُ كُلْفَ یَافُوْخِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ اَسْدِلُ نَاصِیَتَهٗ۔

۳۶۳۳: اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں مانگ نکالتی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر چاند کے پیچھے اور سامنے کے بال پیشانی پر چھوڑ دیتی۔

۳۶۳۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ

۳۶۳۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت

Marfat.com

هَارُوْنَ اَنْبَأَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ: صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْرًا رَجِلًا بَيْنَ اُذُنَيْهِ وَ مَنْكِبَيْهِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کے بال سیدھے تھے (یعنی بہت گھونگرو نہ تھے اور نہ بالکل سیدھے جیسے دوسری روایت میں ہے) دونوں کانوں اور مونڈھوں کے بیچ میں۔

تشریح ❁ اسی واسطے سر کے بال دونوں کانوں سے لے کر مونڈوں تک رکھ سکتا ہے اور مونڈوں سے زیادہ لٹکانا مرد کے لئے بعضوں نے مکروہ رکھا ہے۔

۳۶۳۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَعْرٌ دُوْنَ الْجُمَّةِ وَ فَوقَ الْوَفْرَةِ۔

۳۶۳۵: اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مونڈھوں سے اونچے اور کانوں سے نیچے تھے۔

۳۷: بَابُ كَرَاهِيَةِ كَثْرَةِ الشَّعْرِ

باب: بہت نیچے بال رکھنا مکروہ ہے

۳۶۳۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ وَسُفْيَانُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، قَالَ: رَاٰنِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيْ شَعْرٌ طَوِيْلٌ فَقَالَ ذُبَابٌ: فَانْطَلَقْتُ فَاَخَذْتُهٗ فَرَاٰنِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ لَمْ اَعْنِكَ وَ هٰذَا اَحْسَنُ۔

۳۶۳۶: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دیکھا میرے بال لمبے تھے (یعنی مونڈھوں سے نیچے) آپ ﷺ نے فرمایا: منحوس ہے یہ سن کر میں چلا گیا اور بالوں کو چھوٹا کیا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دیکھا تو یہ فرمایا میں نے تجھ کو نہیں کہا اور یہ اچھا ہے (یعنی اتنے بال رکھنا)

تشریح ❁ بہت بال رکھنے سے ایک تو عورت کی مشابہت ہوتی ہے دوسرے ان کے دھونے اور کنگھی کرنے میں تکلیف ہوتی ہے اس لئے آپ ﷺ نے لمبے بالوں کو مکروہ اور منحوس جانا۔

۳۸: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْقَزَعِ

باب: قزع کی ممانعت
(اس کی تفسیر خود آگے آتی ہے)

۳۶۳۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ابْنِ نَافِعٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْقَزَعِ: قَالَ: وَ مَا الْقَزَعُ؟

قَالَ: اَنْ يُحْلَقَ مِنْ رَاْسِ الصَّبِيِّ مَكَانٌ وَ يُتْرَكَ مَكَانٌ۔

۳۶۳۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع کیا۔ راوی نے کہا قزع کیا ہے انہوں نے کہا وہ یہ ہے کہ بچہ کے سر کے بال کچھ رہنے دیں کچھ مونڈیں (جس کو پٹی کہتے ہیں ہمارے محاورہ میں)

Marfat.com

۳۶۳۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ شَبَابَةُ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْقَزَعِ

۳۶۳۸: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

۳۹ : بَابُ نَقْشِ الْخَاتِمِ

باب: انگشتری کا نقش

۳۶۳۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتِمًا مِنْ وَرِقٍ ثُمَّ نَقَشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ لَا يَنْقُشُ اَحَدٌ عَلٰى نَقْشِ خَاتَمِیْ هٰذَا۔

۳۶۳۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگشتری بنائی پھر اس میں یہ کھدایا محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اور فرمایا یہ نقش اور کوئی نہ کھدوائے۔

تشریح ❁ وہ انگوٹھی آپ کے ہاتھ میں رہی آپ کی وفات تک پھر ابوبکر کے پاس پھر عمر کے پاس پھر عثمان کے پاس ان کی اخیر خلافت میں اریس کے کنوئیں میں گر گئی ہر چند تلاش کی گئی مگر نہ ملی اسی روز سے خلافت میں تزلزل شروع ہوا گویا وہ خاتم سلیمانی کی تاثیر رکھتی تھی۔

۳۶۴۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ، قَالَ اَصْطَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ بِخَاتَمًا فَقَالَ اِنَّا قَدِ الضْطَنَعْنَا خَاتَمًا وَ نَقَشْنَا فِيْهِ نَقْشًا فَلَا يَنْقُشُ عَلَيْهِ اَحَدٌ۔

۳۶۴۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی بنائی تو فرمایا: ہم نے ایک انگوٹھی بنائی ہے اور اس میں ایک نقش کر دیا ہے یہ نقش اور کوئی نہ کروائے۔

تشریح ❁ کیونکہ وہ علامت تھی آپ کی آپ خطوں میں اس کو ثبت فرماتے اب بھی یہ نقش انگشتری پر کرانا منع ہے اور بعضوں نے کہا اب مکروہ نہیں ہے کیونکہ التباس کا ڈر اب باقی نہیں ہے اور ہم کہتے ہیں کہ ممانعت عام ہے شامل ہمیشہ تک۔

۳۶۴۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ لَهٗ فَصٌّ حَبَشِیٌّ وَ نَقْشُهٗ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔"

۳۶۴۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنائی اس کا نگ حبشی عقیق کا تھا (یعنی کالا اور اس میں یہ نقش تھا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

تشریح ❁ اب ہمارے زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک نامہ ملا ہے جو آپ نے مقوقس قبطی کو لکھا اور حاطب بن ابی بلتعہ کے ہاتھ روانہ کیا تھا اس پر بھی مہر ثبت ہے اور اس پروانہ کی عکسی تصویریں بک رہی ہیں۔

۴۰: بَابُ النَّهْیِ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ

باب: سونے کی انگوٹھی کی ممانعت

۳۶۴۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ مَوْلٰى عَلِیٍّ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ

۳۶۴۲: جناب امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سونے کی

Marfat.com

نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ۔

انگشتری پہننے سے (مردوں کو)

۳۶۴۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا عَلِيُّ ابْنُ مُسْهِرٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سُهَيْلٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ۔

۳۶۴۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۳۶۴۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ اَهْدَى النَّجَاشِيُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلْقَةً فِيْهَا خَاتِمُ ذَهَبٍ فِيْهِ فَصٌّ حَبْشِيٌّ فَاَخَذَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُوْدٍ وَاِنَّهٗ لَمُعْرِضٌ عَنْهُ اَوْ بِبَعْضِ اَصَابِعِهٖ ثُمَّ دَعَا بِابْنَةِ ابْنَتِهٖ اُمَامَةَ بِنْتِ اَبِى الْعَاصِ: فَقَالَ تَحَلِّىْ بِهٰذَا يَا بُنَيَّةُ۔

۳۶۴۴: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نجاشی (بادشاہ حبش) نے آپ کو ایک چھلا بھیجا اس میں سونے کی ایک انگوٹھی تھی اور اس میں ایک کالا نگ جڑا تھا آپ ﷺ نے اس کو ایک لکڑی سے چھوا آپ ﷺ کو اس سے نفرت تھی یا کسی انگلی سے لیا پھر اپنی نواسی امامہ بنت ابوالعاص حضرت زینبؓ کی بیٹی کو بلایا اور فرمایا تو اس کو پہن اے چھوٹی بیٹی۔

تشریح ✿ حدیث میں یوں ہے کہ اس کا نگ حبشی یعنی کالا عقیق تھا بعضوں نے کہا آپ کی انگوٹھی کا نگ بھی چاندی کا تھا احتمال ہے کہ وہ اور نہ ہو یا اگر وہی ہو تو حبشی سے یہ مراد ہوگی کہ اس کا بنانے والا حبشی تھا یا حبش کی طرز پر بنائی گئی تھی۔

۴۱: بَابُ مَنْ جَعَلَ فَصَّ خَاتِمِهٖ مِمَّا يَلِىْ كَفَّهٗ

باب: انگوٹھی کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھنا پہننے کی حالت میں

۳۶۴۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَيُّوْبَ ابْنِ مُوْسٰى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ كَانَ يَجْعَلُ فَصَّ خَاتِمِهٖ مِمَّا يَلِىْ كَفَّهٗ۔

۳۶۴۵: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا نگینہ ہتھیلی کی طرف کرتے (یعنی انگشتری کا نگ ہتھیلی کی طرف رکھتے کیونکہ نگ اوپر رکھنے سے اکثر کام کاج میں ہرج ہوتا ہے اور دوسرے شخص کو اس سے چوٹ لگ جاتی ہے)

۳۶۴۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِىْ اُوَيْسٍ حَدَّثَنِىْ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ الْاَيْلِىِّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ يُوْنُسُ بْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَبِسَ خَاتَمَ فِضَّةٍ فِيْهِ فَصٌّ حَبَشِيٌّ كَانَ يَجْعَلُ فَصَّهٗ فِىْ بَطْنِ كَفِّهٖ۔"

۳۶۴۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی پہنی اس میں حبشی نگینہ تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھتے۔

۴۲: بَابُ التَّخَتُّمِ بِالْيَمِيْنِ

باب: داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہننا

۳۶۴۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ

۳۶۴۷: حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت

Marfat.com

عَنْ اِبْرٰهِيْمَ ابْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ اَنَّ النَّبِيَّ كَانَ يَتَخَتَّمُ فِيْ يَمِيْنِهٖ۔

ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

تشریح ❁ اور مسلم کی روایت میں بائیں ہاتھ میں ہے چھنگلیا میں۔

۴۳: بَابُ الْخَتْمِ فِي الْاِبْهَامِ

باب: انگوٹھے میں انگشتری پہننا کیسا ہے

۳۶۴۸: حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ : قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ تَخَتَّمَ فِيْ هٰذِهٖ وَ فِيْ هٰذِهٖ يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالْاِبْهَامَ۔

۳۶۴۸: جناب امیرؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے مجھے منع کیا اس میں اور اس میں انگوٹھی پہننے سے یعنی انگوٹھے (ابہام) اور چھنگلیاں میں (یہ خلاف ہے مسلم کی روایت کے اور شاید مراد یہ ہو کہ جب انگوٹھیاں پہنے تو اس طرح نہ پہنے کہ ایک انگوٹھے میں ہوں ایک چھنگلیاں میں یا یہ ممانعت خاص ہو جناب امیر سے کسی علت کی وجہ سے)

۴۴: بَابُ الصُّوَرِ فِي الْبُيُوْتِ

باب: گھر میں تصویریں لٹکانا

۳۶۴۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا صُوْرَةٌ۔

۳۶۴۹: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جہاں کتا ہو یا تصویر۔

تشریح ❁ مراد وہ کتا ہے جو کھیت کی حفاظت یا گلے کی حفاظت کے لئے یا شکار کے لئے نہ ہو کیونکہ اس قسم کے کتے پالنا حلال ہیں پس وہ مانع نہ ہوں گے ملائکہ کے اسی طرح وہ تصویریں مانع نہ ہوں گی جن کی ذلت کی جائے جیسے بچھونے پر بنی ہوں کہ لوگ اس کو روندیں یا تکیہ پر۔ علماء نے کہا ہے کہ جاندار کی تصویر بنانا اور اس کا گھر میں رکھنا سخت حرام ہے اگرچہ یہ تصویر کپڑے میں ہو یا بچھونے میں یا روپیہ پیسہ میں اور جو حضرت عائشہؓ سے منقول ہے کہ گڑیوں سے کھیلتی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں تو یہ منسوخ ہے دوسری حدیثوں سے جو تصویر کی ممانعت میں آئی ہیں اور بعضوں نے کہا چھوٹی لڑکیوں کو صرف گڈیاں کھیلنے کی رخصت ہے کیونکہ ان میں پوری تصویر نہیں ہوتی صرف کپڑے اور روئی کی ایک شے بنالی جاتی ہے اور بچے اس کو آدمی کی طرح ہی سمجھتے ہیں۔ کرمانی نے کہا جو تصویر ذلیل کی جائے جیسے بچھونے پر ہو اگرچہ وہ حرام نہیں ہے لیکن فرشتوں کو آنے سے روکے گی اور مراد رحمت کے فرشتے ہیں نہ وہ فرشتے جو انسان کے محافظ ہیں وہ تو ہر جگہ اس کے ساتھ رہتے ہیں۔

مترجم کہتا ہے بے جان کی تصویر جیسے باغ یا مکان یا پہاڑ بنانا درست ہے اور اس کا رکھنا جائز ہے اور اختلاف ہے عکسی اور نقشی تصویر میں اور کئی ایک حدیثوں سے اس کی بھی حرمت نکلتی ہے جب وہ جاندار کی تصویر ہو لیکن مجسم تصویر یعنی بت وہ بالاتفاق حرام ہے اور اس کا رکھنا گھر میں سخت گناہ ہے اور ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ اگر قدرت ہو تو مجسم تصویر کو جہاں پائے توڑ ڈالے یا اس کا منہ بگاڑ دے افسوس ہے کہ ہمارے زمانہ میں مسلمانوں نے جہاں اور امور میں نصاریٰ کی تقلید شروع کی ہے وہاں تصویریں رکھنے میں بھی انہی کی پیروی کی ہے پہلے پہل تو صرف عکسی اور نقشی تصویریں رکھتے تھے اور اب رفتہ رفتہ مجسم تصویریں یعنی بت بھی گھروں

Marfat.com

میں رکھنے لگے ہیں اور جب ان کو منع کرو تو یہ کہتے ہیں کہ اگلے زمانہ میں لوگ تصویر کو پوجتے تھے یعنی بت کو اس واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تصویر رکھنے سے منع کر دیا تھا اب کوئی تصویر کو پوجتا نہیں بلکہ زیب و زینت اور دل لگی کے لئے رکھتے ہیں تو یہ جائز ہوگا اور یہ کلام ان کا فاسد ہے کئی وجوہ سے ایک تو یہ کہ تصویر پرستی اور بت پرستی اب بھی جاری ہے اور مشرکین اب تک باقی ہیں بلکہ مسلمانوں میں طرح طرح کے شرک پھیل رہے ہیں پس اگر مان لیا جائے کہ علت ممانعت کی یہی ہے تو وہ علت اب تک قائم ہے لہٰذا ممانعت بھی قائم رہے گی دوسرے یہ کہ شریعت میں مطلق تصویر رکھنے سے منع کیا گیا ہے اور اس کا توڑنے کا حکم ہوا ہے پس یہ حکم قیامت تک بدل نہیں سکتا اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کوئی حکم شرعی کا بدلنے والا نہیں نہ کسی عالم اور مولوی کو اختیار ہے کہ ایسی علتیں نکال کر احکام شرعی میں تصرف کرے ورنہ سارا دین چوپٹ ہو جائے گا پس ایسی علتیں شرعی احکام میں نکالنا یہ خود گمراہی ہے اور ایسی باتیں وہی کرتے ہیں جو دل میں ملحد اور بے ایمان ہیں اور شریعت اور دین کو لغو سمجھتے ہیں لیکن ظاہر میں مسلمانوں کے ڈر سے یا کسی مصلحت سے علانیہ کفر اور الحاد کا اقرار نہیں کرتے تیسرے یہ کہ حدیثوں میں ہے کہ فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں تصویر ہو اس سے یہ نکلتا ہے کہ علت ممانعت کی فرشتوں کی نفرت ہے اور یہ علت قیامت تک باقی ہے پس ممانعت بھی باقی رہے گی۔

۳۶۵۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَحْيٰى عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَ لَا صُوْرَةٌ۔

۳۶۵۰: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جہاں کتا ہو یا مورت۔

تشریح ❁ مراد یہ ہے کہ رحمت کے فرشتے جو مسلمان اور سچے مومنوں کے پاس شوق اور محبت کی وجہ سے آتے ہیں وہ اس گھر میں نہیں آتے جس میں کتا یا مورت ہو مطلب یہ ہے کہ فرشتوں کو ان چیزوں سے نفرت ہے اور مطلب یہ نہیں ہے کہ جہاں کتا یا مورت ہو وہاں فرشتہ جاتا ہی نہیں اگرچہ اس کا حکم ہو جانے کا ورنہ لازم آتا ہے جس کوٹھری میں کتا یا تصویر ہو وہاں کوئی نہ مرے کیونکہ موت کا فرشتہ اس کوٹھری کے اندر نہ آسکے گا ایک ملحد نے اسی قسم کا اعتراض ہمارے زمانہ میں اس حدیث پر کیا ہے اور اپنی دانست میں بہت نازاں ہے کہ کیا معقول اعتراض میں نے کیا حالانکہ یہ اعتراض کرنے والا بڑا بے وقوف اور کم عقل ہے نہ جانا اپنی خواہش اور اختیار سے اور بات ہے اور بحکم الٰہی جانا اور بات ہے حکم سے تو خود آدمی غلاظت اور نجاست میں گھس جاتا ہے لیکن اگر حکم نہ ہو تو کوئی اپنی خواہش سے بلا ضرورت گندگی اور غلاظت کے اندر گھسنا پسند نہیں کرتا یہی حال فرشتوں کا بھی ہے جب ان کو حکم ہوتا ہے تو کتا اور مورت کیا پائخانہ اور غلاظت خانہ میں بھی جا کر روح قبض کرتے ہیں ایک ملحد کو جس نے ایسا اعتراض کیا تھا ایک صاحب نے خوب جواب دیا وہ ملحد بولا جب فرشتے اس کوٹھری میں نہیں آتے جہاں کتا ہوتا ہے تو میں ایک کتا ہر وقت اپنے ساتھ رکھا کروں گا تا کہ روح قبض کرنے والا فرشتہ میرے پاس نہ آسکے ایک صاحب نے جواب دیا کہ اگر آپ اپنے ساتھ کتا ہر وقت رکھا کریں گے تو آپ ﷺ کی روح قبض کرنے کے لئے وہ فرشتہ نہ آئے گا جو مومنین اور صالحین کی روح قبض کرتا ہے بلکہ وہ فرشتہ آئے گا جو کتوں اور سوروں کی روح قبض کیا کرتا ہے اور آپ کو بھی ایک کتا یا سور کی روح قبض کرے گا لاحول ولا قوۃ۔

۳۶۵۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ وَاعَدَ رَسُوْلَ

۳۶۵۱: اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حضرت جبریل علیہ السلام نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک وقت پر آنے کا وعدہ کیا تھا

Marfat.com

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِى سَاعَةٍ يَاتِيْهِ فِيْهَا فَرَاثَ عَلَيْهِ فَخَرَجَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ بِجِبْرِيْلَ قَائِمٌ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَدْخُلَ قَالَ اِنَّ فِى الْبَيْتِ كَلْبًا وَ اِنَّا لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَ لَا صُوْرَةٌ۔

لیکن انہوں نے آنے میں دیر کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے تو جبریل علیہ السلام دروازے پر کھڑے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اندر کیوں نہیں آئے؟ انہوں نے کہا اندر گھر میں ایک کتا ہے اور ہم اس گھر میں نہیں گھستے جہاں کتا ہو یا تصویر۔

۳۶۵۲: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِىّ ثَنَا الْوَلِيْدُ ثَنَا عُفَيْرُ ابْنُ مَعْدَانَ ثَنَا سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ اَنَّ امْرَاَةً اَتَتِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَتْهُ اَنَّ زَوْجَهَا فِىْ بَاضِ الْمَغَازِىْ فَاسْتَاذَنَتْهُ اَنْ تُصَوِّرُ فِىْ بَيْتِهَا نَخْلَةً فَمَنَعَهَا اَوْ نَهَاهَا۔

۳۶۵۲: حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور آپ ﷺ سے عرض کیا کہ اس کا خاوند کسی جہاد میں گیا ہے اور اجازت چاہی اپنے گھر میں کھجور کے درخت کی تصویر بنانے کی آپؐ نے اس کو منع کیا اس سے (اس حدیث کی سند میں عفیر بن معدان ضعیف ہے)

تشریح ❁ عورت کا یہ عرض کرنا کہ میرا خاوند جہاد میں گیا ہے گویا عذر تھا اس کے آنے کا آپ کی خدمت میں کیونکہ خاوند کے ہوتے ہوئے عورت کو آپ ﷺ سے مسئلہ پوچھنے کی ضرورت نہ تھی اور بعضوں نے کہا آپ نے منع کیا درخت کی تصویریں بنانے سے حالانکہ بے جان کی تصویر بنانا ناجائز ہے اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ عورت اپنے گھر میں یہ تصویر کسی اور خیال سے بناتی ہوگی اس کو مبارک یا میمون سمجھ کر بعضوں نے کہا منع کیا آپ نے اس خیال سے کہ گھر تنگ ہے درخت کی مورت رکھنے اور جگہ کی تنگی ہوگی بعضوں نے کہا اس عورت نے آپ سے یہ اجازت اس لئے مانگی کہ اس کے پاس کھانے پینے کا خرچ نہ ہوگا اور خاوند غائب تھا تو اس نے یہ چاہا کہ درخت ہی کی مورت بنا کر اس کو بیچ کر روٹی پیدا کرے اپنے لئے لیکن آپؐ نے منع کیا مصلحت کی وجہ سے ایسا نہ ہو کہ تصویر بنانے سے کسی اور کھیل کود کا شوق ہو جائے اور عورت خراب ہو۔ واللہ اعلم۔

۴۵: بَابُ الصُّوَرِ فِيْمَا يُوْطَأُ

باب: اگر روندنے یا دبانے کے مقام پر تصویر ہو (یعنی ذلت کی جگہ میں)

۳۶۵۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَتَرْتُ سَهْوَةً لِىْ تَعْنِىْ الدَّاخِلَ بِسِتْرٍ فِيْهِ تَصَاوِيْرُ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَتَكَهُ فَجَعَلْتُ مِنْهُ مَنْبُوْذَتَيْنِ فَرَاَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلٰى اِحْدَاهُمَا۔

۳۶۵۳: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے میں نے روشندان پر ایک پردہ ڈالا تھا یعنی اندر سے اس پردے میں مورتیں تھیں جب آنحضرت ﷺ (جہاد سے) تشریف لائے تو آپؐ نے اس پردے کو اتار ڈالا میں نے اس میں دو گاؤ تکیے بنا ڈالے پھر میں نے دیکھا کہ آنحضرت ﷺ ان میں سے ایک پر تکیہ لگائے ہوئے تھے۔ (اس حدیث کی سند میں اسامہ بن زید بن علی متفقہ طور پر ضعیف ہے)

تشریح ❁ اس حدیث سے نقشی تصویر کی بھی حرمت نکلتی ہے اور بعضوں نے کہا یہ فعل آپ کی حرمت کی وجہ سے نہ تھا بلکہ اس سے آپ ﷺ نے نبوت کے خاندان میں دنیا کی زیب و زینت اور آراستگی بری سمجھی۔ (انجاح)

Marfat.com

۴۶:بَابُ الْمَيَاثِرِ الْحُمُرِ

باب: سرخ زین پوشوں اور چار جاموں کا بیان

۳۶۵۴:حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ هُبَيْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ:قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ خَاتِمِ الذَّهَبِ وَ عَنِ الْمِيْثَرَةِ يَعْنِیْ الْحَمْرَاءَ۔

۳۶۵۴: جناب امیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سونے کی انگوٹھی اور لال ریشمی زین پوشوں سے (یعنی مردوں کے لئے)

۴۷:بَابُ رُكُوْبِ النُّمُوْرِ

باب: چیتوں کی کھال پر سواری کرنا (یعنی اِس کا زین بنانا اگرچہ اُس کی کھال دباغت سے پاک ہوجاتی ہے لیکن اِس پر بیٹھنا متکبرین کی عادت ہے لہٰذا منع کیا)

۳۶۵۵:حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، ثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَيُّوْبُ حَدَّثَنِیْ عَيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ الْحُمَيْرِیُّ عَنْ اَبِیْ حُصَيْنٍ الْحَجْرِیِّ الْهَيْثَمِ عَنْ عَامِرٍ الْحَجْرِیِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا رَيْحَانَةَ صَاحِبَ النَّبِیِّ يَقُوْلُ كَانَ النَّبِیُّ يَنْهٰى عَنْ رُكُوْبِ النُّمُوْرِ۔

۳۶۵۵: حضرت ابو ریحانہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے تھے چیتوں کی کھالوں پر سواری کرنے سے۔

۳۶۵۶:حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ اَبِی الْمُعْتَمِرِ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَنْهٰى عَنْ رُكُوْبِ النُّمُوْرِ۔

۳۶۵۶: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

Marfat.com

كِتَابُ الْاَدَبِ

اخلاق وآداب کے ابواب

۱ : بَابُ بِرِّ الْوَالِدَيْنِ

۳۶۵۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ ابْنِ سَلَامَةَ السُّلَمِيِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُوْصِیْ امْرَءًا بِاُمِّهٖ اُوْصِیْ امْرَءً ا بِاُمِّهٖ اُوْصِیْ امْرَءًا بِاُمِّهٖ (ثَلَاثًا) اُوْصِیَ امْرَءًا بِاَبِيْهِ اُوْصِیْ امْرَاءًا بِمَوْلَاهُ الَّذِیْ يَلِيْهِ وَ اِنْ كَانَ عَلَيْهِ مِنْهُ اَذًی يُؤْذِيْهِ۔"

باب: ماں باپ سے نیک سلوک کرنا

۳۶۵۷: ابوسلامہ سلامی سے روایت ہے آنحضرتؐ نے فرمایا: میں وصیت کرتا ہوں آدمی کو اپنی ماں سے نیک سلوک کرنے کی میں وصیت کرتا ہوں آدمی کو اپنی ماں سے نیک سلوک کرنے میں میں وصیت کرتا ہوں آدمی کو اپنی ماں سے نیک سلوک کرنے کی (تین بار یہ فرمایا) میں وصیت کرتا ہوں آدمی کو اپنے باپ سے نیک سلوک کرنے کی (باپ کو چوتھے درجہ میں بیان کیا ماں کا حق تگنا باپ سے زیادہ ہے (میں وصیت کرتا ہوں آدمی کو اپنے مولیٰ سے نیک سلوک کرنے کی (مولیٰ مالک یا آزاد کیا ہوا غلام یا دوست یا رشتہ والا یا بیٹا یا چچا یا حلیف یا ناصر وغیرہ) اگر چہ اس سے ایذا پہنچے۔

تشریح ✿ اگر چہ اس سے تکلیف پہنچے لیکن اس کے عوض میں تکلیف نہ دے جوانمردی یہی ہے کہ بدی کے بدل نیکی کرے اور جو اپنے سے رشتہ توڑے اس سے رشتہ جوڑے جیسے دوسری حدیث میں ہے۔

۳۶۵۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ ابْنُ مَيْمُوْنِ الْمَكِّیُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَبَرُّ ؟

قَالَ "اُمَّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمَّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ ؟

قَالَ اَبَاكَ قَالَ: ثُمَّ مَنْ قَالَ اَلْاَدْنٰی فَالْاَدْنٰی۔

۳۶۵۸: ابوہریرہؓ سے روایت ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ہم کس سے نیکی کریں (یعنی احسان اور عمدہ سلوک) آپؐ نے فرمایا: اپنی ماں سے' انہوں نے کہا پھر کس سے' آپؐ نے فرمایا: اپنی ماں سے' انہوں نے کہا پھر کس سے' آپؐ نے فرمایا: اپنے باپ سے' انہوں نے پھر کس سے' آپؐ نے فرمایا: پھر جوان کے بعد تجھ سے زیادہ قریب ہو (جیسے بھائی بہن' دادا' نانا' دادی' نانی' چچا' پھوپھی' خالہ' ماموں وغیرہ) پھر جو اس کے بعد زیادہ قریب ہو۔

Marfat.com

۳۶۵۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْزِی وَلَدٌ وَالِدًا اِلَّا اَنْ يَجِدَهٗ مَمْلُوْكًا فَيَشْتَرِيَهٗ فَيُعْتِقَهٗ۔

۳۶۵۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی اپنے باپ کا حق ادا نہیں کرسکتا مگر جب اس کو غلامی میں پائے پھر اس کو خرید کر کے آزاد کردے۔

تشریح ❁ تو باپ کا حق ادا ہو جائے گا یہ حدیث دلیل ہے ان کی جو کہتے ہیں محرم کے مالک ہونے سے وہ آزاد نہیں ہوتا جب تک اس کو آزاد نہ کردے اور جمہور کے نزدیک مالک ہوتے ہی وہ آزاد ہو جاتا ہے پس آزاد کردینے سے گویا اس کا خریدنا ہی مراد ہوگا۔

۳۶۶۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدُ الصَّمَدِ ابْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْقِنْطَارُ اثْنَا عَشَرَ اَلْفَ اَوْقِيَةٍ كُلُّ اَوْقِيَةٍ خَيْرٌ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ " وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرَّجُلَ لَتُرْفَعُ دَرَجَتُهٗ فِی الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ: اَنّٰی هٰذَا؟ فَيُقَالُ بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ۔"

۳۶۶۰: ابوہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ نے فرمایا: قنطار (جس کا ذکر قرآن میں ہے) بارہ ہزار اوقیہ کا ہوتا ہے اور ہر اوقیہ بہتر ہے اس سے جو کچھ آسمان اور زمین کے درمیان ہے (اس میں اشارہ ہے اس قنطار کی طرف جو دوسری حدیث میں ہے کہ جو کوئی رات کو ہزار آیتیں کھڑے ہو کر پڑھے تو وہ قنطار والوں میں لکھا جائے گا یہ ابوداؤد نے عبداللہ بن عمروؓ سے نکالا) اور آنحضرتؐ نے فرمایا: آدمی کا درجہ جنت میں بلند کیا جاتا ہے (اس کے مرجانے اور جنت میں درجہ معین ہو جانے کے بعد) وہ کہتا میرا درجہ کیسے بلند ہو گیا (حالانکہ عمل کا کوئی موقعہ نہیں رہا) اس کو جواب دیا جاتا ہے کہ تیرے بچے کی دعا کے سبب سے (یعنی تیرے لئے تیری اولاد نے دعا کی) اس وجہ سے تیرا درجہ بلند ہوا۔ اولاد صالح بڑی نعمت ہے حق تعالیٰ کی کہ موت کے بعد بھی اس سے فائدہ ہوتا ہے وہ باقیات صالحات میں سے ہے یا اللہ میری اولاد کو صالح اور سعادتمند اور عالم باعمل کر۔

۳۶۶۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ بَحِيْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ ابْنِ مَعْدِيْكَرِبَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يُوْصِيْكُمْ بِاُمَّهَاتِكُمْ ثَلَاثًا اِنَّ اللّٰهَ يُوْصِيْكُمْ بِاٰبَائِكُمْ اِنَّ اللّٰهَ يُوْصِيْكُمْ بِالْاَقْرَبِ فَالْاَقْرَبِ۔"

۳۶۶۱: مقدام بن معدیکربؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ تم کو وصیت کرتا ہے اپنی ماؤں سے نیک سلوک کرنے کی تین بار، بے شک اللہ تعالیٰ تم کو وصیت کرتا ہے اپنے باپوں سے نیک سلوک کرنے کی، بے شک اللہ تعالیٰ تم کو وصیت کرتا ہے ہر زیادہ نزدیک رشتہ والے سے سلوک کرنے کی پھر جو اس کے بعد نزدیک ہو اس سے (اس حدیث کی سند میں اسماعیل بن عیاش ہے اس کی حجازیوں سے روایت ضعیف ہے اور یہ روایت بھی ضعیف ہے)

۳۶۶۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِی الْعَاتِكَةِ عَنْ عَلِیِّ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ

۳۶۶۲: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والدین کا حق ان

Marfat.com

بِیْ اُمَامَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا حَقُّ الْوَالِدَیْنِ عَلٰی وَلَدِهِمَا؟ قَالَ هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ۔"

کی اولاد پر کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: والدین ہی تیری جنت اور جہنم ہیں۔

تشریح ❁ یعنی جنت بھی والدین ہی کی وجہ سے ملتی ہے اور دوزخ بھی والدین ہی کے سبب سے اگر والدین کو خوش رکھا تو جنت میں جائے گا ورنہ دوزخ میں (اس حدیث کی سند ضعیف ہے اس میں علی بن یزید بن جدعان راوی ہے اس کے علاوہ قاسم اور ابوامامہ سب ضعیف ہیں اور علی بن یزید کا ضعف سب سے زیادہ ہے۔

۳۶۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ الْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَاَضِعْ ذٰلِكَ الْبَابَ اَوِ احْفَظْهُ۔

۳۶۶۳: حضرت ابو الدرداءؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے والد (باپ یا ماں) جنت کے دروازوں کا درمیانی دروازہ ہے اب تجھے اختیار ہے چاہے اس دروازے کو ضائع کر دے چاہے اس کی حفاظت کر۔

تشریح ❁ درمیان میں جو دروازہ ہوتا ہے اس میں سے مکان میں جلدی پہنچ جاتے ہیں تو والدین کے قریب اور سہل راستہ جنت میں جانے کا قرار دیا اگر آدمی اپنے والدین کو خوش رکھے جو مشکل نہیں تو سہل سے جنت مل سکتی ہے۔

۲: بَابُ صِلْ مَنْ كَانَ اَبُوْكَ یَصِلُ

باب: جس سے باپ سلوک کرتا ہو بیٹے کو بھی سلوک کرنا چاہئے

تشریح ❁ اور باپ کے دوستوں سے ہمیشہ دوستی رکھنا چاہئے تاکہ باپ کی روح خوش ہو۔

۳۶۶۴: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِیْسَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ اُسَیْدِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ عُبَیْدٍ مَوْلَی بَنِیْ سَاعِدَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ اُسَیْدٍ مَالِكِ بْنِ رَبِیْعَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ سَلَمَةَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَبْقَی مِنْ بِرِّ اَبَوَیَّ شَیْءٌ اَبَرُّهُمَا بِهٖ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِمَا وَ اِیْفَاءٌ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِمَا قَالَ نَعَمْ الصَّلَاةُ عَلَیْهِمَا وَالْاِسْتِغْفَارُ لَهُمَا وَ اِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِمَا وَ اِكْرَامُ صَدِیْقِهِمَا وَ صِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِیْ لَا تُوْصَلُ اِلَّا بِهِمَا۔

۳۶۶۴: حضرت مالک بن ربیعہؓ سے روایت ہے ہم آنحضرتؐ کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں ایک شخص بنی سلمہ کا آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہؐ میرے ماں باپ تو مر گئے اب کوئی موقع ان سے سلوک کرنے کا باقی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ہاں ان کے لئے دعا اور استغفار کرنا اور جس سے انہوں نے (زندگی) میں کچھ عہد لیا ہو (مثلاً کچھ دیا کرتے تھے ماہانہ یا سالانہ تو وہ ماہوار جاری رکھنا یا کسی سے کچھ وعدہ کیا ہو دینے کا تو اس کو پورا کرنا) اس کو پورا کرنا اور ان کا جو دوست ہو اس کی خاطر داری اور عزت کرنا اور جو رشتہ ان کی وجہ سے پیدا ہوا ہے اُسے جوڑنا۔

تشریح ❁ یعنی باپ اور ماں کے رشتہ داروں سے سلوک کرنا۔

۳: بَابُ بِرِّ الْوَالِدِ وَالْاِحْسَانِ اِلَی

باب: باپ کو اولاد سے کیسے برتاؤ کرنا چاہئے

Marfat.com

الْبَنَاتِ

خصوصاً بیٹیوں سے

۳۶۶۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ نَاسٌ مِنَ الْاَعْرَابِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوْا اَتُقَبِّلُوْنَ صِبْيَانَكُمْ۔

قَالُوْا نَعَمْ فَقَالُوْا لٰكِنَّا وَاللّٰهِ مَا نُقَبِّلُ : فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَمْلِكُ اِنْ كَانَ اللّٰهُ قَدْ نَزَعَ مِنْكُمُ الرَّحْمَةَ۔

۳۶۶۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کچھ لوگ گنوار آنحضرت ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے کیا تم بوسہ دیتے ہو اپنے بچوں کو۔ لوگوں نے کہا ہاں۔ انہوں نے کہا ہم تو قسم خدا کی کبھی پیار نہیں کرتے اپنے لڑکوں کو یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بھلا مجھے کیا اختیار ہے جب اللہ تعالیٰ نے تمہارے دلوں سے رحم کو نکال لیا ہے (یعنی میں رحم اور شفقت تمہارے دلوں میں نہیں ڈال سکتا۔)

۳۶۶۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا وَهَيْبٌ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ اَبِیْ رَاشِدٍ عَنْ يَعْلَى الْعَامِرِیِّ اَنَّهٗ قَالَ جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَسْعَيَانِ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَضَمَّهُمَا اِلَيْهِ وَقَالَ اِنَّ الْوَلَدَ مَبْخَلَةٌ مَجْبَنَةٌ۔"

۳۶۶۶: یعلی عامریؓ سے روایت ہے امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما دوڑتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپؐ نے ان دونوں کو اپنے گلے سے لگا لیا اور فرمایا کہ بچہ آدمی کو بخیل اور بزدل بنا دیتا ہے۔

تشریح ❁ سچ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی اولاد کی محبت میں لڑائی اور جہاد سے سستی کرتا ہے اور مال خرچ میں بھی بخل کرتا ہے اور اولاد کے لئے مال چھوڑ جانا چاہتا ہے حالانکہ اولاد اگر صالح نہیں ہو تو باپ کے ذرا بھی کام نہیں آتی بلکہ باپ کا نام بدنام کرتی ہے ابوعبدالرحمٰن صوفی کا جب لڑکا پیدا ہوا تو انہوں نے سارا مال خیرات کر دیا۔ لوگوں نے وجہ پوچھی انہوں نے کہا اگر وہ صالح ہے تو مال کی اس کو محبت نہ ہوگی اور جو فاسق اور فاجر ہے تو میں اس کے فسق میں خرچنے کے لئے مال کیوں چھوڑ جاؤں۔

۳۶۶۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عَلِيٍّ سَمِعْتُ اَبِیْ يَذْكُرُ عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى اَفْضَلِ الصَّدَقَةِ ابْنَتُكَ مَرْدُوْدَةً اِلَيْكَ لَيْسَ لَهَا كَاسِبٌ غَيْرُكَ۔"

۳۶۶۷: حضرت سراقہ بن مالکؓ سے روایت ہے آنحضرت نے فرمایا: کیا میں تجھ کو افضل صدقہ نہ بتاؤں اپنی بیٹی کو صدقہ دے جو پھر تیرے پاس واپس آ گئی (خاوند کی موت یا طلاق کی وجہ سے اور اس کا کوئی کمانے والا نہیں سوا تیرے)

تشریح ❁ یعنی بیوہ بیٹی جس کی اولاد بھی جوان نہ ہو اس کا کھلانے والا باپ کے سوا کون ہے پس ایسی بیٹی کی خبر گیری کرنا بہترین صدقہ ہے۔

۳۶۶۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ اَخْبَرَنِیْ سَعْدُ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ صَعْصَعَةَ عَمِّ الْاَحْنَفِ قَالَ دَخَلَتْ عَلٰى عَائِشَةَ امْرَاَةٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا فَاَعْطَتْهَا ثَلَاثَ تَمْرَاتٍ فَاَعْطَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا تَمْرَةً صَدَعْتِ الْبَاقِيَةَ بَيْنَهُمَا قَالَتْ فَاَتَى

۳۶۶۸: صعصعہ سے روایت ہے حضرت عائشہؓ کے پاس ایک عورت آئی جس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں تھیں تو انہوں نے اس کو تین کھجوریں دیں' اس عورت نے ایک ایک کھجور ہر ایک بیٹی کو دی اور تیسری کھجور کے دو ٹکڑے کر کے دونوں کو بانٹ دیئے پھر آنحضرت ﷺ کے پاس گئیں (یعنی حضرت

Marfat.com

ﷺ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ مَا عَجِبْتِ لَقَدْ لَتْ بِهِ الْجَنَّةَ۔

عائشہؓ اور آپؐ سے یہ قصہ بیان کیا آپؐ نے فرمایا تو تعجب کیا کرتی ہے وہ عورت اس کام کی وجہ سے جنتی ہوگئی۔

شریح ❁ یعنی اپنی بیٹیوں کو پالنے اور ان کو کھلانے سے آپ ﷺ بھو کے رہنے سے اکثر دیکھا گیا ہے کہ جب خاوند مر جاتا ہے عورت صاحب اولاد ہوتی ہے تو بے چاری عمر بھر محنت مزدوری کرتی ہے پیستی کوٹتی ہے اور جو ملتا ہے وہ اپنی اولاد کو کھلاتی ہے آپ بھوکی رہتی ہے اللہ اللہ کیا صبر ہے اس عورت کا جس کی مصیبت اور محنت دیکھ کر کلیجہ منہ کو آتا ہے اور لطف یہ کہ اپنے بیٹوں اور وں کو پالتی ہے محنت مزدوری کرتی ہے مگر فحش نہیں کرتی اور نہ دوسری شادی کرتی ہے اولاد کو محبت کی وجہ سے کہ دوسرا خاوند اس اولاد ے کیونکر محبت کرنے لگا پس اولاد تباہ ہو جائے گی ایسی عورت بلا شک جنتی ہے اللہ اس کو آخرت میں اس صبر اور سلوک اور شفقت کا ور بدلہ دے گا۔

۳۶۶۸: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ ثَنَا ابْنُ بَارَكٍ عَنْ حَرْمَلَةَ بْنِ عِمْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عُشَّانَةَ مَعَافِرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ سُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ كَانَ لَهٗ ثَلَاثُ تٍ فَصَبَرَ عَلَيْهِنَّ وَاَطْعَمَهُنَّ وَ سَقَاهُنَّ وَ كَسَاهُنَّ مِنْ تِهٖ كُنَّ لَهٗ حِجَابًا مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۳۶۶۹: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ فرماتے تھے جس کی تین بیٹیاں ہوں وہ ان کے ہونے پر صبر کرے (یعنی روئے اور پیٹے نہیں دکھ درد نہ بیان کرے) اور ان کو کھلائے اور پلائے اور کپڑا پہنائے اپنی طاقت اور کمائی سے تو وہ تینوں اس کی آڑ ہوں قیامت کے دن (دوزخ کے عذاب سے)

شریح ❁ بڑے بے وقوف ہیں وہ جو بیٹیاں زیادہ ہونے سے روتے ہیں۔ شکایت کرتے ہیں حالانکہ تجربہ سے یہ ثابت ہوا ہے ہ بیٹے جب بڑے ہو جاتے ہیں تو اپنی جورو اور اولاد کی محبت میں غرق ہو کر ماں باپ کو پوچھتے بھی نہیں مگر شاذ و نادر بیٹے ایسے ہوتے ں جو جوان اور صاحب اولاد ہو کر بھی اپنے ماں باپ سے محبت اور الفت رکھتے ہیں برخلاف اس کے بیٹیاں زندگی تک اپنے ماں پ کی محبت نہیں چھوڑتیں اور ہمیشہ ان کی خدمت کرتی رہتی ہیں مبارک ہے بیٹا یا بیٹی جو ہمارا صاحب مالک ہم کو عنایت فرما دے اللہ ل جلالہ سے یہ دعا مانگنا چاہئے کہ بیٹا ہو یا بیٹی صالح اور نیک بخت ہو اور اگر بیٹا ہوا لیکن نکما اور نافرمان تو اس سے سو درجہ بیٹی بہتر ہے۔

مترجم کہتا ہے مجھ کو شادی ہو جانے کے بعد بھی اپنی ماں اور باپ سے ایسی محبت رہی کہ اگر وہ یہ کہتے کہ اپنی جورو کو نکال ہر کر دے تو میں فوراً چھوڑ دیتا اور نکال دیتا اور اللہ سے امید ہے کہ وہ میری اولاد کو بھی ایسی ہی الفت اور محبت دے گا آمین! یا رب لعالمین۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے عبداللہ کو کہا کہ اپنی جورو کو طلاق دے دے انہوں نے تامل کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا کیا۔ آپؐ نے فرمایا اپنے باپ کا کہا مان اور جورو کو چھوڑ دے باپ کا حق ایسا ہے کہ عاقل کے نزدیک سو جوروئیں ان پر سے قربان کر دینا سہل ہے لیکن ان کو ناراض کر دینا حماقت ہے۔

۳۶۷۰: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنُ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ فِطْرٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ

۳۶۷۰: ابن عباسؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ نے فرمایا: جس شخص کی دو بیٹیاں جوان ہو جائیں وہ جب تک اُن کے

Marfat.com

تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَجُلٍ تُدْرِكُ لَهُ ابْنَتَانِ فَيُحْسِنُ اِلَيْهِمَا مَا صَحِبْتَاهُ اَوْ صَحِبَهُمَا اِلَّا اَدْخَلَتَاهُ الْجَنَّةَ۔"

ساتھ رہے ان کے ساتھ نیکی کرے (یعنی اچھی طرح ان کو کھلائے پہنائے بلائے ان کو دین کا علم سکھائے اور ادب اور ہنر اور تربیت معقول کرے) تو وہ اس کو جنت میں لے جائیں گی (یعنی اس کے جنت میں جانے کا باعث وہ دو بیٹیاں ہوں گی (اس کی سند میں ابوسعید شرحبیل مختلف فیہ ہے)

مترجم کہتا ہے اللہ تعالیٰ نے دو بیٹیاں مجھ کو عنایت فرمائی ہیں اور میں اس کے کرم سے امیدوار ہوں کہ مجھ کو جنت مرحمت فرمائے گا۔

۳۶۷۱: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُمَارَةَ اَخْبَرَنِي الْحَارِثُ بْنُ النُّعْمَانِ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَكْرِمُوْا اَوْلَادَكُمْ وَ اَحْسِنُوْا اَدَبَهُمْ.

۳۶۷۱: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: احسان کرو اپنی اولاد کے ساتھ (یعنی ان کو اچھی طرح سے رکھو عزت سے ان کے کھانے اور پینے اور پہننے اور تعلیم و تربیت کا خیال رکھو) اور ان کو ادب خوب سکھاؤ اس کی سند میں حارث بن نعمان مختلف فیہ ہے)

تشریح ❁ ادب سے مراد علم اخلاق اور شریعت ہے اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ انسان کو خدا کے ساتھ کیا کرنا چاہئے اور مخلوقات خصوصاً اپنے بنی نوع کے ساتھ کیا کرنا چاہئے ماں باپ عزیز و اقرباء جورو لڑکوں کے کیا حق ہیں غرض شریعت پر چلنا اور شریعت حاصل کرنا یہی ادب ہے اولاد کو بچپن سے علم شریعت اور اخلاق کی تعلیم دینا چاہئے اس کے بعد دنیا کا کوئی علم و ہنر سکھانا چاہئے تاکہ اس کی وجہ سے معاش حاصل کرے اور دین کے علم کو دنیا کا آلہ بنانا ٹھیک نہیں۔

۴: بَابُ حَقِّ الْجَوَارِ

باب: ہمسایہ کا حق

۳۶۷۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ سَمِعَ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ يُخْبِرُ عَنْ اَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُحْسِنْ اِلٰى جَارِهٖ وَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَسْكُتْ۔

۳۶۷۲: حضرت ابو شریح خزاعی سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر (قیامت پر) وہ اپنے ہمسایہ سے نیک سلوک کرے اور جو شخص ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر وہ اپنے مہمان کی خاطر کرے اور جو شخص ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر وہ نیک بات کہے یا خاموش ہو رہے۔

تشریح ❁ یہ اخیر کا فقرہ بہت مشکل ہے اکثر آدمیوں سے ضبط نہیں ہو سکتا جو جی میں آتا ہے کہہ ڈالتے ہیں پھر پچھتاتے ہیں آدمی کو چاہئے کہ اگر اچھی بات ہو تو منہ سے نکالے بری بات جیسے جھوٹ اور غیبت اور بہتان اور فضول اور بیکار باتوں سے ہمیشہ بچتا رہے اور کثرت کلام عقلا کے نزدیک بہت معیوب ہے اگلے تمام حکیموں اور داناؤں کا اس پر اتفاق ہے کہ آدمی کی عقل مندی اس کے بات کرنے سے معلوم ہو جاتی ہے۔ لہٰذا ضرور ہے کہ پہلے خوب دل میں سوچ بچار کر لے کہ اس کے بعد بات کہنے سے کوئی نقصان تو پیدا نہ ہوگا پھر یہ سوچے کہ اس بات میں کوئی فائدہ بھی ہے یا نہیں بعد اس کے اگر اس بات میں فائدہ ہو تو منہ سے نکالے ورنہ

Marfat.com

موش ہو رہے اگر خاموشی سے تھک جائے تو ذکر الٰہی یا تلاوتِ قرآنی کرے یا علومِ دین کی تعلیم کرے۔

۳۶۷:حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَ
لَدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَنْبَاَنَا
يْثُ بْنُ سَعْدٍ جَمِيْعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ
نِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ
سُوْلَ اللّٰهِ: قَالَ مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِیْ بِالْجَارِ حَتّٰى
نْتُ اَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ۔

۳۶۷۳: اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمیشہ حضرت جبرئیل علیہ السلام مجھ کو وصیت کرتے رہے ہمسایہ سے سلوک کرنے کی یہاں تک کہ میں سمجھا وہ ہمسایہ کو وارث بنادیں گے۔

تشریح ۞ اور ترکہ دلا دیں گے ہمسایہ کا حق بہت ہے اگرچہ کافر بھی ہو لیکن اس کے ساتھ محبت اور احسان ضرور ہے اگر وہ کوئی شے عاریت مانگے تو اس کو دے اگر بھوکا ہو تو اپنے کھانے میں سے اس کو کھلائے اگر اس کو قرض کی ضرورت ہو تو دے دے بہر حال شی اور مصیبت دونوں میں اس کا شریک رہے اور اس کی ہمدردی کرتا رہے اس میں دین اور دنیا دونوں کے فائدے ہیں اور انجیل ریف میں بھی پڑوسی کی خاطر داری کے لئے بہت تاکید کی ہے اور پڑوسی کو ستانا اس کو رنج دینا بلاوجہ شرعی حرام اور گناہ کبیرہ ہے اللہ ں سے بچائے۔

۳۶۷:حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِیْ
سْحٰقَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا
لَ جِبْرَائِيْلُ يُوْصِيْنِیْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ۔

۳۶۷۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی روایت ہے۔

۵:بَابُ حَقِّ الضَّيْفِ

باب: مہمان کا حق

۳۶۷:حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ
نِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِیْ شُرَيْحٍ
خُزَاعِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ
ؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ وَ جَائِزَتُهٗ يَوْمٌ وَ
يْلَةٌ وَ لَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَثْوِيَ عِنْدَ صَاحِبِهٖ حَتّٰى يُحْرِجَهٗ
لضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ وَ مَا اَنْفَقَ عَلَيْهِ بَعْدَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ فَهُوَ
صَدَقَةٌ.

۳۶۷۵: ابوشریح خزاعیؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی ایمان رکھتا ہو اللہ تعالیٰ پر اور پچھلے دن پر وہ اپنے مہمان کی خاطر داری کرے اور فرضیت مہمان داری کی ایک دن ایک رات تک ہے (اور تین دن سنت ہے)۔ مہمان کو جائز نہیں کہ میزبان کے پاس ٹھہرا رہے یہاں تک کہ اس کو تکلیف ہو۔ مہمانی تین دن تک ہے اس کے بعد بھی اگر میزبان کچھ خرچ کرے تو مہمان پر تو وہ صدقہ ہے۔

تشریح ۞ اوائل اسلام میں مہمانی واجب تھی پھر اس کا وجوب منسوخ ہو گیا جمہور کے نزدیک لیکن اب بھی وہ اخلاق حسنہ میں داخل ہے اور مہمانی نہ کرنا بدخلقی اور بے مروتی اور باعثِ شقاوت ہے اور مراد مہمان سے ہر ایک مسلمان مسافر ہے جو اس کے پاس آن کر اترے خواہ اس سے پہچان ہو یا نہ ہو عرب میں اب تک یہ قاعدہ باقی ہے کہ جو مسافر آن کر اترے اس کی خاطر داری کرتے ہیں اس کے ہاتھ پاؤں دھلاتے ہیں اور اس کو کھانا کھلاتے ہیں اور یہ امر ان کے نزدیک ایسا ضروری ہے کہ اگر کوئی مہمان کی مہمانی نہ کرے تو ذات اور برادری سے خارج ہو جائے اور کسی کو شرم کے مارے منہ دکھانے کے لائق نہ رہے۔

Marfat.com

۳۶۷۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِى الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ قُلْنَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ تَبْعَثُنَا فَتَنْزِلُ بِقَوْمٍ فَلَا يَقْرُوْنَا فَمَا تَرٰى فِىْ ذَالِكَ۔

قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَاَمَرُوْا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِىْ لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوْا وَاِنْ لَمْ يَفْعَلُوْا فَخُذُوْا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِىْ يَنْبَغِىْ لَهُمْ۔

۳۶۷۶: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہم کو بھیجتے ہیں کسی قوم کے پاس ہم ان کے پاس جا کر اترتے ہیں وہ ہماری مہمانی نہیں کرتے تو آپ ﷺ کیا فرماتے ہیں اس میں۔ آپؐ نے فرمایا: اگر تم کسی قوم کے پاس اترو اور وہ تمہارے لئے حکم دیں ان چیزوں کا جو مہمان کو درکار ہوتی ہیں (جیسے کھانا پانی لکڑی وغیرہ) تو اس کو لے لو اور جو وہ ایسا نہ کریں تو اپنی مہمان کا حق جو واجبی ہو اُن سے وصول کرلو۔

تشریح ✿ یعنی بقدر مہمانی کے نقد میزبان سے وصول کرسکتا ہے جب مہمانی نہ کرے اور یہ وجوب پہلی رات میں ہے کیونکہ رات کو مسافر کو نہ کھانا مل سکتا ہے نہ بازار معلوم ہوتا ہے تو صاحب خانہ پر اس کے کھانے پینے کا سامان کر دینا واجب ہے البتہ دوسرے دن صبح کو اس پر مہمانی کرنا واجب نہیں ہے خواہ کرے یا نہ کرے کیونکہ مہمان دن کو سب سامان کرسکتا ہے یہ وجوب اب بھی باقی ہے ایک طائفہ علماء کے نزدیک اور جمہور کہتے ہیں کہ وجوب منسوخ ہوگیا لیکن سنت ہونا اب بھی باقی ہے تو ایک دن رات مہمانی کرنا سنت مؤکدہ ہے یعنی ضروری ہے اور تین دن مستحب ہے اور تین دن بعد پھر مہمانی نہیں اب مہمان کو لازم ہے کہ چل دے یا اپنے کھانے پینے کا اہتمام الگ کرلے میزبان پر بوجھ نہ ڈالے۔

انجاح میں ہے کہ حضرت شیخ ابو مدین مغربی سے جو شیخ محی الدین ابن عربی کے پیر تھے کسی نے پوچھا کہ تم دنیا میں کسب معیشت نہیں کرتے یعنی محنت مزدوری تجارت وغیرہ۔ انہوں نے کہا مہمانی کی حد کیا وہ شخص بولا ایک دن تک واجب ہے اور تین دن تک سنت ہے انہوں نے کہا اللہ اکبر ایک دن تو خدا کے نزدیک ہزار برس کا ہوتا ہے اور ہمارا رہنا دنیا میں ایک دن بھی نہیں پس ہم مہمان ہیں خدا کے دنیا میں کسب معیشت کیوں کریں بلکہ دنیا سے جانے کے بعد بھی ہماری مہمانی ہمارے مالک پر باقی رہے گی۔

۳۶۷۷: حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الشَّعْبِىِّ عَنِ الْمِقْدَامِ اَبِىْ كَرِيْمَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةُ الضَّيْفِ وَاجِبَةٌ فَاِنْ اَصْبَحَ بِفِنَائِهٖ فَهُوَ دَيْنٌ عَلَيْهِ فَاِنِ اقْتَضٰى وَاِنْ شَاءَ تَرَكَ۔

۳۶۷۷: ابی کریمہؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جس رات مہمان آن کر اترے اس رات تو اس کی ضیافت واجب ہے اگر وہ صبح تک میزبان کے مکان پر رہے (اور میزبان اس کی مہمانی نہ کرے) تو اس کا قرض ہوگا میزبان پر چاہے اس سے وصول کرلے چاہے چھوڑ دے۔

۶: بَابُ حَقِّ الْيَتِيْمِ

باب: یتیم کا حق

تشریح ✿ یتیم وہ لڑکا یا لڑکی ہے جس کا باپ گزر گیا ہو اور وہ نابالغ ہو۔

۳۶۷۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانِ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِىْ

۳۶۷۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یا اللہ میں

Marfat.com

هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُحَرِّجُ حَقَّ الضَّعِيْفَيْنِ اَلْيَتِيْمِ وَالْمَرْاَةِ۔

حرام کرتا ہوں دو ناتوانوں کا مال ایک تو یتیم کا دوسرے عورت کا۔

تشریح ۞ بیوہ کا ان دونوں کا مال کھا جانا اور اس میں تقلب کرنا سخت گناہ ہے اگر چہ اور کسی کا مال کا کھا جانا حرام اور گناہ ہے مگر ان دونوں کا مال ناجائز طور پر کھانا نہایت سخت گناہ ہے اس لئے کہ یہ دونوں ناتواں ہیں کسب معیشت پر قادر نہیں ہیں تو ان کو اور دینا چاہئے نہ کہ انہی کا مال لے لینا او سخت بے حیا اور بے غیرت اور ملعون اور مردود ہیں وہ لوگ جو یتیم اور بیوہ کا مال ناحق کھالیں۔

۳۶۷۹: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِیْ عَتَّابٍ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ اَيُّوْبَ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَتَّابٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ بَيْتٍ فِی الْمُسْلِمِيْنَ بَيْتٌ فِيْهِ يَتِيْمٌ يُحْسَنُ اِلَيْهِ وَ شَرُّ بَيْتٍ فِی الْمُسْلِمِيْنَ بَيْتٌ فِيْهِ يَتِيْمٌ يُسَاءُ اِلَيْهِ۔"

۳۶۷۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہتر گھر مسلمانوں کے گھروں میں وہ ہے جس میں ایک یتیم پرورش پاتا ہو اور اس کے ساتھ احسان کیا جاتا ہو اور بدتر گھر وہ ہے جس میں یتیم کے ساتھ برا سلوک کیا جاتا ہو۔

تشریح ۞ حضرت معروف کرخی جو اولیاء کرام کے پیشوا تھے عید کے دن ایک درخت کے تلے پھل چن رہے تھے اور لوگ نماز عید اور غسل وغیرہ کی تیاری میں مصروف تھے ایک شخص نے ان سے پوچھا تم عید کے دن کیا کر رہے ہو؟ انہوں نے کہا میں نماز کی نیت سے گھر سے نکلا راہ میں بچے ملے کھیلتے ہوئے ایک بچہ ان میں یتیم تھا وہ رو رہا تھا کہ میرے پاس نہ کھلونا ہے نہ عید کے کپڑے ہیں اگر میرا باپ زندہ ہوتا تو مجھے بھی یہ چیزیں دیتا میں نے یہ دیکھ کر نماز کا ارادہ ترک کر دیا اب دن بھر اس درخت کے پھل چنوں گا اور شام کو اس کو بیچ کر گیہوں اور کچھ اور کھلونے خرید کر اس یتیم بچے کو دوں گا تا کہ اس کا رنج مٹ جائے یا کم ہو۔ سبحان اللہ اولیاء کرام کے کام ایسے ہی ہوتے ہیں رحم و شفقت و کرم کے بغیر کبھی ایمان کامل نہیں ہوتا اگر چہ لاکھ برس عبادت کرے۔

۳۶۸۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكَلْبِیُّ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ الْاَنْصَارِیُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَالَ ثَلَاثَةً مِنَ الْاَيْتَامِ كَانَ كَمَنْ قَامَ لَيْلَهٗ وَ صَامَ نَهَارَهٗ وَ غَدَا وَرَاحَ شَاهِرًا سَيْفَهٗ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ كُنْتُ اَنَا وَ هُوَ فِی الْجَنَّةِ اَخَوَيْنِ كَهَاتَيْنِ ۔ اُخْتَانِ وَاَلْصَقَ اِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰی۔"

۳۶۸۰: حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص تین یتیموں کی پرورش کرے اس کو ایسا ثواب ہوگا جیسے رات کو عبادت کرے اور دن کو روزہ رکھے اور صبح کو اور شام کو اپنی تلوار کو کھینچ کر جہاد کو جائے اور میں اور وہ جنت میں اس طرح رہیں گے بھائی بھائی ہو کر جیسے یہ دونوں بہنیں ہیں اور آپ نے اپنے کلمے کی انگلی اور درمیان کی انگلی کو ملایا (اس کی سند میں اسماعیل بن ابراہیم مجہول ہے اور حماد ضعیف ہے)

تشریح ۞ اگر چہ پیغمبر کا درجہ اوروں سے زیادہ ہے مگر یہ آپؐ نے مبالغہ کے طرز پر فرمایا کہ یتیم کا پرورش کرنے والا میرے ہم درجہ ہوگا اور بعضوں نے کہا شاید کسی وقت یہ بات ہو جائے لیکن ہمیشہ کے لئے نہ ہوگی اور انبیاء کا درجہ ضرور بلند رہے گا اور بعضوں نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جنتی ہونے میں وہ میرے برابر ہوگا اگر چہ اس کا درجہ کم ہو یعنی دونوں کا جنتی ہونا یقینی ہے اگر ایمان پر خاتمہ ہو اور بعضوں نے کہا بیچ کی انگلی کلمے کی انگلی سے بڑی رہتی ہے اس میں اشارہ ہو گیا کہ پیغمبر کا درجہ بڑا ہوتا ہے

Marfat.com

غرض اس حدیث سے یتیم کی پرورش کی بڑی عظمت ثابت ہوئی اور مبارک ہیں وہ لوگ جو تین سے بھی زیادہ یتیموں کی پرورش کریں۔

۷: بَابُ اِمَاطَةِ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ

باب: راہ سے کانٹا کوڑا وغیرہ دور کرنا

۳۶۸۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَ عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ اَبَانَ بْنِ صَمْعَةَ عَنْ اَبِی الْوَازِعِ الرَّاسِبِیِّ عَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِیِّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دُلَّنِیْ عَلٰی عَمَلٍ اَنْتَفِعُ بِهٖ قَالَ اعْزِلِ الْاَذٰی عَنْ طَرِیْقِ الْمُسْلِمِیْنَ۔

۳۶۸۱: حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا مجھ کو ایسا امر بتایئے جس سے مجھ کو فائدہ ہو۔ آپؐ نے فرمایا: مسلمانوں کی راہ سے تکلیف دینے والی چیز دور کر دے۔

تشریح ❁ جیسے کانٹا کوڑا وغیرہ اگر راہ میں گڑھا ہو یا کنواں تو اس کو بھر دے یا اس میں بنڈھ لگا دے تا کہ کوئی مسلمان اندھیرے میں اس میں گر نہ جائے یہ حدیث اصل ہے مفید عام کاموں کی ثواب میں جیسے سڑک کا بنانا' سڑک پر روشنی کرنا' سرائے بنانا کنواں بنانا یہ سب اعمال اس قسم کے ہیں۔

۳۶۸۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَیْرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ کَانَ عَلَی الطَّرِیْقِ غُصْنُ شَجَرَةٍ یُؤْذِی النَّاسَ فَاَمَاطَهَا رَجُلٌ فَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ۔

۳۶۸۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: راہ میں ایک درخت تھا جس کی ڈالیاں لوگوں کو ایذا دیتی تھیں (یعنی چلنے والوں کو) ایک شخص نے ان ڈالیوں کو نکال ڈالا وہ جنت میں گیا۔

تشریح ❁ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان مرتے ہی جنت میں جاتے ہیں اور کافر دوزخ میں اور قیامت تک وہیں رہیں گے لیکن اپنے خاص خاص مقام میں جو ان کے لئے تیار ہوئے ہیں حشر اور حساب کتاب کے بعد جائیں گے اس کی مثال ایسی ہے جیسے زیر دریافت قیدی سب طرح کی دریافت سے پہلے حوالات کے ایک ہی مقام میں رکھے جاتے ہیں پھر فیصلہ ہونے کے بعد کوئی کالے پانی کو بھیج دیا جاتا ہے کوئی قید با مشقت میں رہتا ہے کوئی ہلکی قید میں کوئی مشقت میں اور یہی مذہب راجح ہے اہل حدیث اور محققین کے نزدیک جیسے اوپر گزر چکا دوسری روایت میں ہے کہ ایک عورت دوزخ میں گئی ایک بلی کی وجہ سے اور آپ ﷺ نے شب معراج دوزخ کے اندر بہت گنہ گاروں اور کافروں کو دیکھا اللہ دوزخ سے بچائے۔

۳۶۸۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنْبَاَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ وَاصِلٍ مَوْلٰی اَبِیْ عُیَیْنَةَ عَنْ یَحْیَی بْنِ عُقَیْلٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ یَعْمَرَ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَتْ عَلَیَّ اُمَّتِیْ بِاَعْمَالِهَا حَسَنِهَا وَ سَیِّئِهَا فَرَاَیْتُ فِیْ مَحَاسِنِ اَعْمَالِهَا الْاَذٰی یُنَحّٰی عَنِ الطَّرِیْقِ وَ رَاَیْتُ فِیْ سَیِّءِ اَعْمَالِهَا النُّخَاعَةَ فِی الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ۔

۳۶۸۳: حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ نے فرمایا: میری امت کے اعمال میرے سامنے پیش کئے گئے ان میں نیک عمل بھی تھے برے بھی تھے' میں نے نیک عملوں میں یہ بھی دیکھا راہ سے تکلیف کی چیز کو ہٹانا اور برے اعمال میں یہ بھی دیکھا کہ مسجد میں تھوکنا یا رینٹ نکالنا (بلغم) اور اس کو دفن نہ کر دینا (یہ جب ہے کہ مسجد کچی ہو اس میں ریت ہو تو تھوک کر مٹی میں دبا دے)

Marfat.com

۸:بَابُ فَضْلِ صَدَقِ الْمَاءِ

۳۶۸۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامٍ صَاحِبِ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ ؟ قَالَ سَقْيُ الْمَآءِ.

باب: پانی کے صدقہ کی فضیلت

۳۶۸۴: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کون سا صدقہ افضل ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانی پلانا۔

تشریح ❁ جہاں پر لوگوں کو پانی کی حاجت ہو وہاں سبیل رکھنا یا کنواں یا حوض بنا دینا اسی طرح جہاں جس چیز کی مسلمانوں کو ضرورت اور تکلیف ہو وہاں اسی کا صدقہ افضل ہوگا اور حاصل یہ ہے کہ مخلوق خدا کو راحت پہنچانا اس سے زیادہ ثواب کسی چیز میں نہیں یہاں تک کہ جانوروں کو راحت پہنچانے میں بڑا اجر ہے۔

مباش در پی آزار ہر چہ خواہی کن — کہ در شریعت ما غیر ازیں گناہے نیست

حافظ صاحب کے اس شعر پر بعض ناواقفوں نے اعتراض کیا ہے کہ بہت سے امور ایسے ہیں جن میں کسی کو تکلیف نہیں لیکن شریعت میں وہ گناہ ہیں جیسے شراب پینا نماز کو ترک کرنا روزہ چٹ کرنا اور اس کا جواب یہ ہے کہ کل گناہ آزار ہیں دوسرے بھائی کے لئے یا اپنے لئے گناہوں میں اپنے نفس کو آزار دینا ہے اس کو عذاب کا مستحق کرنا ہے۔

۳۶۸۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ يَزِيْدَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُفُّ النَاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صُفُوْفًا وَ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ اَهْلُ الْجَنَّةِ :فَيَمُرُّ الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ عَلَى الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ :يَا فُلَانُ اَمَا تَذْكُرُ يَوْمَ اسْتَسْقَيْتَ فَسَقَيْتُكَ شَرْبَةً ؟

قَالَ فَيَشْفَعُ لَهٗ وَ يَمُرُّ الرَّجُلُ فَيَقُوْلُ اَمَا تَذَكَّرُ يَوْمَ نَاوَلْتُكَ طَهُوْرًا۔ فَيَشْفَعُ لَهٗ

قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ وَ يَقُوْلُ :يَا فُلَانُ ! اَمَا تَذْكُرُ يَوْمَ بَعَثَنِيْ فِيْ حَاجَةِ كَذَا وَ كَذَا فَذَهَبْتُ لَكَ؟

فَيَشْفَعُ لَهٗ۔

۳۶۸۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قیامت کے دن صفیں لگائی جائیں گی اور ابن نمیر کی روایت میں ہے کہ جنت والوں کی صفیں لگائی جائیں گی پھر ایک شخص دوزخ میں ان پر گزرے گا اور ان میں ایک شخص سے کہے گا اے فلانے تجھ کو یاد نہیں کہ ایک دن تو نے پانی مانگا تھا اور میں نے تجھ کو ایک گھونٹ پانی پلایا تھا (وہ کہے گا بے شک) آخر وہ اس کی شفاعت کرے گا (مالک کی جناب میں اور یہ دوزخی اس کی شفاعت کی وجہ سے بخش دیا جائے گا) اور ایک دوزخی اور اُدھر سے نکلے گا اور جنت والوں میں سے ایک شخص سے کہے گا تجھ کو یاد نہیں میں نے تجھ کو پانی دیا تھا طہارت کے لئے۔ پھر وہ اس کی شفاعت کرے گا۔

تشریح ❁ اس حدیث سے پانی دینے کا ثواب بہت ثابت ہوا ہے آدمی کو کیا جانور کو بھی جب وہ پیاسا ہو پانی پلانا چاہئے اور جو لوگ سخی مسلمان ہوتے ہیں وہ پانی کو کبھی بند نہیں کرتے۔

۳۶۸۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ

۳۶۸۶: سراقہ بن جعشم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا بھولے بھٹکے اونٹ (جو اپنے

Marfat.com

مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ضَالَّةِ الْاِبِلِ۔

تَغْشٰى حَيَاضِىْ قَدْ لُطْتُهَا لِاِبِلِىْ فَهَلْ لِىْ مِنْ اَجْرٍ اِنْ سَقَيْتُهَا ؟

قَالَ :نَعَمْ !فِىْ كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ حَرَّىٰ اَجْرٌ۔

مالک سے علیحدہ ہو جاتے ہیں) میرے حوضوں پر آتے ہیں جن کو میں تیار کرتا ہوں اپنے اونٹوں کے لئے تو مجھ کو کچھ ثواب ہوگا اگر میں ان اونٹوں کو پانی پینے دوں۔ آپ نے فرمایا: (اونٹ میں کیا) ہر کلیجہ والے جانور کے پانی پلانے میں جس کو پیاس لگتی ہے ثواب ہے' (اس حدیث کا مضمون صحیح ہے لیکن سند میں محمد بن اسحاق مدلس ہے)

۹:بَابُ الرِّفْقِ

باب: نرمی کا بیان

۳۶۸۷:حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ تَمِيْمِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ هِلَالٍ الْعَبْسِىِّ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِىِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ۔

۳۶۸۷: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بجلی سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص نرمی سے محروم ہے وہ ساری بھلائی سے محروم ہے۔

۳۶۸۸:حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ حَفْصٍ الْاَبْلِىُّ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ وَ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَ يُعْطِىْ عَلَيْهِ مَا لَا يُعْطِىْ عَلَى الْعُنْفِ۔"

۳۶۸۸: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نرمی کرتا ہے (یعنی ملائمت اور خوش خلقی) اور پسند کرتا ہے نرمی کو اور نرمی پر وہ ثواب دیتا ہے جو سختی پر نہیں دیتا۔

تشریح ✿ نرمی یہ ہے کہ اپنے نوکروں اور خادموں اور بال بچوں اور دوستوں سے آہستگی اور لطف و مہربانی کے ساتھ گفتگو کرے ان پر غصہ نہ ہو جیسے آنحضرت ﷺ کا حال تھا کہ انسؓ نے آپ ﷺ کی دس برس خدمت کی آپؐ نے کبھی نہ ان کو سخت لفظ کہا نہ گھورا نہ جھڑکا۔

۳۶۸۹:حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنِ الْاَوْزَاعِىِّ ح وَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ قَالَا ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْاَوْزَاعِىُّ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِىِّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِى الْاَمْرِ كُلِّهٖ۔

۳۶۸۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نرمی کرتا ہے اور ہر ایک کام میں نرمی کو پسند کرتا ہے (اور سختی اور غصہ کو پسند نہیں کرتا۔

۱۰:بَابُ الْاِحْسَانِ اِلَى الْمَمَالِيْكِ

باب: لونڈی غلاموں کے ساتھ نیک سلوک کرنا

۳۶۹۰:حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ اَيْدِيْكُمْ : فَاَطْعِمُوْهُمْ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ وَاَلْبِسُوْهُمْ مِمَّا تَلْبَسُوْنَ وَ لَاتُكَلِّفُوْهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَاِنْ

۳۶۹۰: ابوذرؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: لونڈی غلام تمہارے بھائی ہیں (درحقیقت کیونکہ وہ بھی آدم کی اولاد ہیں اسی طرح نوکر چاکر خدمتگار وغیرہ) لیکن اللہ تعالیٰ نے اُن کو تمہارے ہاتھ کے تلے کر دیا ہے تو ان کو کھلاؤ جو تم کھاتے ہو اور پہناؤ جو تم پہنتے ہو اور اُن کو اتنا کام مت

Marfat.com

كَلَّفْتُمُوْهُمْ فَاَعِيْنُوْهُمْ۔

ڈالو جو اُن کو تکلیف میں ڈالے (آرام سے نہ ہو سکے) اگر کبھی ایسا کام ان پر ڈالو تو تم بھی اس میں شریک ہو۔

۳۶۹۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَعَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانُ عَنْ مُغِيْرَةَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ فَرْقَدٍ السَّبَخِیِّ عَنْ مُرَّةَ الطَّيِّبِ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّئُ الْمَلَكَةِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَيْسَ اَخْبَرْتَنَا اَنَّ هٰذِهِ الْاُمَّةَ اَكْثَرُ الْاُمَمِ۔

مَمْلُوْكِيْنَ وَ يَتَامٰى؟

قَالَ نَعَمْ! فَاَكْرِمُوْهُمْ كَكَرَامَةِ اَوْلَادِكُمْ وَاَطْعِمُوْهُمْ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ " قَالُوْا فَمَا يَنْفَعُنَا فِی الدُّنْيَا۔

قَالَ فَرَسٌ تَرْتَبِطُهٗ تُقَاتِلُ عَلَيْهِ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَمْلُوْكُكَ يَكْفِيْكَ فَاِذَا صَلّٰى فَهُوَ اَخُوْكَ۔

۳۶۹۱: ابوبکر صدیقؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں بدخلق شخص نہ جائے گا (یعنی جو اپنے غلام لونڈی کے ساتھ بدخلقی کرے) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپؐ نے ہم سے بیان نہیں کیا کہ اکثر لوگ اس امت کے غلام لونڈی ہوں گے اور یتیم (پھر کیسے ممکن ہے کہ سب لوگ اُن کے ساتھ احسان کریں، بعضے ان کے ساتھ بدخلقی بھی کریں گے) آپؐ نے فرمایا: بے شک لیکن ان کی خاطر کرو جیسے اپنی اولاد کی خاطر کرتے ہو اور ان کو کھلاؤ جو تم کھاتے ہو پھر انہوں نے عرض کیا ہم کو دنیا میں کون سی عبادت فائدہ دے گی۔ آپؐ نے فرمایا: گھوڑا جس کو تو باندھے اور اس پر سوار ہو کر لڑے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں تیرا غلام تجھے کافی ہے پھر جب وہ نماز پڑھے تو وہ تیرا بھائی ہے۔ اس کی سند میں فرقد سبخی مختلف فیہ ہے۔

تشریح ❁ یعنی اگر غلام مسلمان اور نمازی ہو تو اس میں اور بھائی میں کوئی فرق نہیں اس کو اسی طرح کھلانا اور پلانا چاہئے جیسے اپنے بھائی کو کھلاتے اور پلاتے ہیں اس حدیث کو ترمذی نے بھی نکالا۔

۱۱: بَابُ اِفْشَاءِ السَّلَامِ

باب: سلام کو فاش کرنے کا بیان

۳۶۹۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَا تَدْخُلُوْا الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا : وَ لَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تُحَابُّوْا اَوَلَ اَدُلُّكُمْ عَلٰى شَیْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوْا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ۔

۳۶۹۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم جنت میں نہیں جاؤ گے جب تک ایمان نہ لاؤ گے (یعنی مومن نہ ہو گے) اللہ اور رسولؐ اور فرشتوں اور کتابوں اور پیغمبروں اور قیامت پر اور دین کے سچے تمام عقائد اور اعمال پر) اور تم مؤمن نہ ہو گے جب تک آپس میں محبت نہ کرو گے (یعنی مسلمان بھائیوں سے الفت نہ رکھو گے) کیا میں تم کو ایسی بات نہ بتاؤں کہ جب تم اس کو کرو تو آپس میں تمہاری محبت ہو جائے اپنے درمیان سلام کو فاش کرو۔

Marfat.com

تشریح ❁ یعنی آپس میں جب ایک دوسرے سے ملوتو السلام وعلیکم کرو خواہ اس سے معرفت ہو یا نہ ہو سلام اوّل ذریعہ ہے معرفت کا اور کنجی ہے محبت کی اور ہر مسلمان کو ضروری ہے کہ جب دوسرے مسلمان سے ملے تو اس کے سلام کا منتظر نہ رہے بلکہ خود پہلے سلام کرے خواہ وہ ادنیٰ ہو یا اعلیٰ یا ہمسر کمال ایمان کا یہی شیوہ ہے۔

۳۶۹۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ اَمَرَنَا نَبِيُّنَا ﷺ اَنْ نَفْشِيَ السَّلَامَ۔

۳۶۹۳: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم کو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا سلام کے فاش کرنے کا۔

۳۶۹۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ وَاَفْشُوا السَّلَامَ۔

۳۶۹۴: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور سلام کو فاش کرو۔

تشریح ❁ عمار نے کہا جس نے تین باتیں کیں اس نے ایمان اکٹھا کر لیا ایک تو انصاف اپنے نفس سے دوسرے سلام کرنا ہر ایک شخص کو تیسرے خرچ کرنا تنگی کے وقت اس کو نکالا بخاری نے موقوفاً اور دوسروں نے مرفوعاً۔

۱۲: بَابُ رَدِّ السَّلَامِ

باب: سلام کا جواب دینا

۳۶۹۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ثَنَا عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ فِیْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ۔

۳۶۹۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص مسجد میں آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے مسجد کے کونے میں اُس نے نماز پڑھی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ ﷺ کو سلام کیا' آپؐ نے فرمایا: وعلیک السلام۔

۳۶۹۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ اَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهَا: اِنَّ جِبْرَائِيْلَ يُقْرِءُ عَلَيْكَ السَّلَامَ قَالَتْ وَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ۔

۳۶۹۶: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: حضرت جبرئیل علیہ السلام تم کو سلام کہتے ہیں۔ انہوں نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

تشریح ❁ شخص غائب کی طرف سے جب سلام پہنچایا جائے تو ایسا ہی کہے اور بعضوں نے کہا یوں کہے علیک وعلیہ السلام اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ اجنبی عورت کو سلام کہلا بھیجنا درست ہے جب کسی فتنہ کا ڈر نہ ہو اور حضرت عائشہ صدیقہؓ کا کمال فضل اور علو درجہ کی روح القدس نے ان کو سلام کہلا بھیجا اور یہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور الفت کی وجہ سے تھا جو آپ ﷺ کو ان کے ساتھ تھی رضی اللہ عنہا۔

۱۳: بَابُ رَدِّ السَّلَامِ عَلٰی اَهْلِ الذِّمَّةِ

باب: ذمی کافروں کے سلام کا جواب

۳۶۹۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ

۳۶۹۷: جناب انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

Marfat.com

بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ اَحَدٌ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ فَقُوْلُوْا وَ عَلَيْكُمْ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی تم کو اہل کتاب (یہود یا نصاری) سے سلام کہے تو تم (صرف) وعلیکم کہو۔

۳۶۹۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهٗ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ نَاسٌ مِنَ الْيَهُوْدِ فَقَالُوْا السَّامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ : "وَعَلَيْكُمْ"

۳۶۹۸: جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یہود کے کچھ لوگ آئے اور کہا السام علیک یا ابا القاسم۔ آپؐ نے فرمایا: وعلیکم۔

تشریح ۞ یہ ان کی شرارت تھی کہ سلام کے بدل سام کا لفظ کہا سام کہتے ہیں موت کو تو السام علیک کے معنی یہ ہوئے تم مرو' جو ایک مدعا ہے آپ ﷺ نے جواب میں صرف وعلیک فرمایا یعنی تم ہی مرو جب کوئی کافر سلام کرے تو جواب میں صرف وعلیک کہے' کئی روز کا عرصہ ہوا ہے کہ یہودیوں کی ایک جماعت میرے سامنے سے گزری اور انہوں نے مجھ کو سلام کیا میں نے اسی حدیث کو یاد کر کے جواب میں وعلیکم کہا۔

۳۶۹۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَزَنِيِّ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّيْ رَاكِبٌ غَدًا اِلَى الْيَهُوْدِ فَلَا تَبْدَاءُوْهُمْ بِالسَّلَامِ : فَاِذَا سَلَّمُوْا عَلَيْكُمْ فَقُوْلُوْا وَعَلَيْكُمْ۔

۳۶۹۹: ابو عبدالرحمٰن جہنیؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں کل سوار ہو کر یہودیوں کے پاس جاؤں گا تو تم اُن سے پہلے سلام مت کرو جب وہ تم کو سلام کریں تو جواب میں وعلیکم کہو۔ (اس حدیث کا مضمون صحیح ہے لیکن سند میں ابن اسحٰق مدلس ہے)

تشریح ۞ اب اگر انہوں نے سلام کا لفظ بولا تو وعلیکم کا معنی یہ ہوگا کہ تم پر بھی سلام اور جو شرارت سے سام کا لفظ بولا تو سام یعنی موت ہی ان پر لوٹے گی۔

۱۴: بَابُ السَّلَامِ عَلَى الصِّبْيَانِ وَالنِّسَاءِ

باب: بچوں اور عورتوں کو سلام کرنے کا بیان

۳۷۰۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ نَحْنُ صِبْيَانٌ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا۔

۳۷۰۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور ہم بچے تھے۔ آپؐ نے فرمایا: السلام علیکم۔

۳۷۰۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ حُسَيْنٍ سَمِعَهٗ مِنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ يَقُوْلُ اَخْبَرَتْهُ اَسْمَاءُ بِنْتُ يَزِيْدَ قَالَتْ مَرَّ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْ نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا۔

۳۷۰۱: اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس سے گزرے عورتوں پر سے تو فرمایا: السلام علیکم یعنی سلام کیا۔

تشریح ۞ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اجنبی عورت کو سلام کرنا اور اس کا جواب دینا درست ہے اور بعضوں نے کہا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاصہ تھا کیونکہ آپ ﷺ فتنے سے محفوظ تھے اور لوگوں کو اجنبی عورت کو سلام کرنا درست نہیں اور جو کوئی سلام

Marfat.com

کرے تو عورت کو جواب دینا ضروری نہیں مگر جب وہ عورت بوڑھی ہو اور کسی فتنہ کا ڈر نہ ہو۔

مترجم کہتا ہے سلام میں جو شریعت کے موافق ہو فتنہ کا ڈر نہیں اور صحابہ ہمیشہ ازواجِ مطہرات کو سلام کرتے اور وہ ان کے سلام کا جواب دیتیں اس میں بوڑھے اور جوان کی کوئی قید نہیں ہے اور حضرت جبریل علیہ السلام نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو سلام کہلا بھیجا جیسا اوپر گزرا۔

اگر کسی مجلس میں کافر اور مسلمان دونوں ہوں اور کوئی وہاں جائے تو یوں کہے السلام علی من اتبع الہدی۔

۱۵:بَابُ الْمُصَافَحَةِ

باب: مصافحہ کا بیان (یعنی ہاتھ ملانے کا)

۳۷۰۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ حَنْظَلَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّدُوسِيِّ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيَنْحَنِي بَعْضُنَا لِبَعْضٍ۔ قَالَ لَا قُلْنَا : اَيُعَانِقُ بَعْضُنَا بَعْضًا قَالَ لَا وَ لٰكِن تَصَافَحُوْا۔"

۳۷۰۲: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا (ملاقات کے وقت) ہم میں سے ہر ایک جھکے دوسرے کے لئے۔ آپؐ نے فرمایا: نہیں (بلکہ سیدھا رہ کر صرف السلام علیکم کہے) پھر ہم نے عرض کیا کیا ہم سے ایک دوسرے سے گلے ملے (ملاقات کے وقت) آپؐ نے فرمایا: نہیں البتہ مصافحہ کرو۔

تشریح ❁ اس حدیث سے یہ نکلا کہ معانقہ اسی طرح سلام کے وقت جھکنا دونوں مکروہ اور خلاف سنت ہیں لیکن سفر سے جب کوئی آئے تو اس سے معانقہ مسنون ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معانقہ کیا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اور جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے جب وہ حبش سے لوٹ کر آئے اور بعضوں نے کہا بغیر سفر سے آئے بھی معانقہ درست ہے اگر کسی فتنہ کا ڈر نہ ہو اور دو کپڑے پہنے ہوں اگر ننگے ہوں صرف ازار پہنے ہوں تو معانقہ مکروہ ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوذر رضی اللہ عنہ کو اپنے سے چمٹا لیا یہ ابوداؤد نے نکالا شیخ نے لمعات میں کہا ابوحنیفہ اور محمد کے نزدیک یہ مکروہ ہے کہ آدمی دوسرے آدمی کا منہ چومے یا اس کا ہاتھ اور کوئی عضو یا اس سے معانقہ کرے کیونکہ اس کی ممانعت وارد ہوئی حدیث میں۔

مترجم کہتا ہے جب معانقہ سوا سفر سے آنے کے وقت اور کسی وقت ثابت نہیں تو عیدین کا معانقہ بھی مکروہ ہوگا اور ہمارے زمانہ میں اس کا بہت رواج ہے اسی طرح مصافحہ جو مسنون ہے وہ ملاقات کے وقت یعنی ایک ہاتھ سے یا دونوں ہاتھ سے اب جو لوگوں نے نکالا ہے کہ عیدین کی نماز کے بعد یا جمعہ کی نماز کے بعد یا صبح یا عصر کی نماز کے بعد مصافحہ کرتے ہیں اس کا کچھ اصل نہیں ہے مولانا فخر نے کہا یہ مکروہ ہے کیونکہ اپنے مقام پر نہیں ہے اور مقام مصافحہ کا وہی ہے کہ ابتدا ملاقات کے وقت کیا جائے۔

۳۷۰۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ وَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْاَجْلَحِ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا مِنْ مُسْلِمِيْنَ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ اِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ اَنْ يَتَفَرَّقَا۔

۳۷۰۳: براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب دو مسلمان ملیں اور ایک دوسرے سے مصافحہ کریں تو اُن کے گناہ بخش دیئے جائیں گے جدا ہونے سے پہلے۔

Marfat.com

۱۶:بَابُ الرَّجُلِ يُقَبِّلُ يَدَ الرَّجُلِ

باب: آدمی دوسرے آدمی کے ہاتھ کو چومے تو کیسا ہے

۳۷۰۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِیْ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِیْ لَيْلٰى عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَبَّلْنَا يَدَ النَّبِيِّ ﷺ۔

۳۷۰۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ چوما۔

تشریح ❁ اہل فضل اور اہل علم کا ہاتھ چومنا اکثر علماء نے جائز رکھا ہے۔اسی حدیث کی رو سے لیکن درمختار میں ہے کہ اپنے ساتھی کا ہاتھ چومنا ملاقات کے وقت بالاجماع مکروہ ہے اور ایسے ہی زمین کا چومنا عالموں اور رئیسوں کے سامنے یہ حرام ہے اور کوئی ایسا کرے اور جو کوئی اس کام پر راضی ہو وہ دونوں گنہگار ہیں اور یہ مشابہ ہے بت پرستی کے اور اگر عبادت اور تعظیم کی نیت سے ایسا کرے تو کافر ہو جائے گا۔اگر تحیت کی نیت سے کرے تو کافر نہ ہوگا لیکن کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوگا اور ملتقط میں ہے کہ تواضع غیر خدا کے لیے حرام ہے اور روہبانہ میں ہے کہ جب کوئی شخص لائق تعظیم آئے تو اس کی تعظیم کے لئے کھڑا ہونا جائز ہے بلکہ مندوب ہے اور بوسہ پانچ قسم ہے ایک محبت کا جیسے باپ بیٹے کو دیتا ہے رخسارے پر دوسرے مودت کا جیسے بیٹا باپ کو دے سر پر تیسرے شفقت کا جیسے اپنے بھائی کو دے پیشانی پر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جعفر کو یا زید کو ایسا ہی بوسہ دیا تھا چوتھے شہوت کا جیسے مرد اپنی عورت کو دیتا ہے منہ پر پانچوں تحیۃ کا جیسے ایک مومن دوسرے مومن کے ہاتھ کو چومتا ہے اور مصحف کا چومنا بعضوں نے بدعت کہا ہے بعضوں نے کہا حضرت عمرؓ سے اور حضرت عثمانؓ سے مصحف کا چومنا منقول ہے اور روٹی کا چومنا بدعت ہے اور شافعی نے کہا ہے وہ مباح ہے اور بدعت حسنہ ہے۔

مترجم کہتا ہے اب قبر کا چومنا یا قبر پر جو بنائی ہوئی ہے اس کا یا اس کی چوکھٹ کا چومنا یہ سب بدعت اور حرام ہے اور ہمارے زمانہ میں یہ بہت رائج ہے اور لوگ اس سے منع نہیں کرتے جس کا انجام یہ ہو گیا ہے کہ اب لوگ اولیاء اللہ کی قبروں کو سجدہ تک کرنے لگے ہیں حالانکہ سجدہ غیر خدا کے لئے مطلقاً حرام ہے اور سجدہ عبادت غیر خدا کے لیے بالاتفاق کفر ہے۔

۳۷۰۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ وَ غُنْدَرٌ وَاَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِوبْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ اَنَّ قَوْمًا مِنَ الْيَهُوْدِ قَبَّلُوْا يَدَ النَّبِيِّ ﷺ وَ رِجْلَيْهِ۔

۳۷۰۵: حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہود کے کچھ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے انہوں نے آپ ﷺ کا ہاتھ چوما اور آپ ﷺ کے پاؤں چومے۔

تشریح ❁ اور دوسری روایتوں میں بھی یہ وارد ہے کہ لوگوں نے آپ ﷺ کے ہاتھ اور پاؤں چومے آپ ﷺ خاموش ہو رہے اس سے یہ نکلا کہ اگر کوئی شخص صاحب فضیلت اور علم اور صاحب تقویٰ اور عبادت ہو تو اس کے ہاتھ اور پاؤں چومنا درست ہے لیکن دنیا دار امیر اور نوابوں کے پاؤں چومنا کسی نے جائز نہیں رکھا اور ایک جماعت علماء نے یہ کہا ہے پاؤں چومنے کا جواز خاص تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کسی کے پاؤں چومنا درست نہیں ہے اگر اس تخصیص پر کوئی دلیل نہیں ہے اور بہت سے بزرگوں سے یہ منقول ہے کہ انہوں نے دوسرے بزرگوں کے ہاتھ اور پاؤں چومے اور امام مسلم نے امام بخاری کے ہاتھ چومے اور کہا کہ مجھے اجازت دو اپنے پاؤں چومنے کی غرض خدا کے واسطے اگر کسی مقرب بندہ کے جو خاصانِ خدا میں سے ہو ہاتھ اور پاؤں چومے تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے بشرطیکہ یہ چومنا سجدہ کے طور پر نہ ہوا اور نہ سجدہ کے مشابہ ورنہ وہ حرام ہوگا اور ہر ایک بزرگ کو لازم

Marfat.com

ہے کہ اس فعل سے لوگوں کو اور اپنے معتقدوں کو منع کرے، جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ رضی اللہ عنہ کو منع کیا تھا جب معاذ نے آپ ﷺ کو سجدہ کیا تھا اور یہ سجدہ تحیت کا تھا نہ سجدہ عبادت کا اور ملائکہ کا سجدہ حضرت آدم علیہ السلام کو اور یعقوب علیہ السلام ان کے بیٹوں کا سجدہ کرنا حضرت یوسف علیہ السلام کو وہ بھی سجدہ تحیت تھا اور اگلی شریعتوں میں شاید یہ درست ہوگا لیکن ہماری شریعت میں سوا خدا کے اور کسی کو سجدہ کرنا حرام ہوگیا خواہ سجدہ تحیت ہو یا سجدہ عبادت۔

۱۷ : بَابُ الْاِسْتِئْذَانِ

باب: اندر جانے سے پہلے اجازت لینا

۳۷۰۶: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ ثَنَا يَزِيْدُ ابْنُ هَارُوْنَ اَنْبَاَنَا دَاوُدَ بْنُ اَبِیْ هِنْدٍ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ اَبَا مُوْسٰی اسْتَاْذَنَ عَلٰی عُمَرَ ثَلَا ثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهٗ فَانْصَرَفَ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ عُمَرُ :مَا رَدَّكَ؟

قَالَ اسْتَاذَنْتُ الْاِسْتِئْذَانَ الَّذِیْ اَمَرَنَا بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَا ثًا فَاِنْ اُذِنَ لَنَا دَخَلْنَا وَاِنْ لَمْ يُؤْذَنْ لَنَا رَجَعْنَا قَالَ فَقَالَ : لَتَاتِيَنِّیْ عَلٰی هٰذَا بِبَيِّنَةٍ اَوْلَافْعَلَنَّ فَاَتَی مَجْلِسَ قَوْمِهٖ فَنَاشَدَهُمْ فَشَهِدُوْا لَهٗ فَخَلّٰی سَبِيْلَهٗ۔

۳۷۰۶: ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے ابوموسیٰ اشعریؓ نے اجازت مانگی حضرت عمرؓ سے تین بار لیکن ان کو اجازت نہیں ملی (یعنی حضرت عمرؓ نے جواب نہیں دیا) وہ لوٹ گئے حضرت عمرؓ نے ان کے پیچھے کسی کو بھیجا اور بلا کر پوچھا تم واپس کیوں چلے گئے؟ انہوں نے کہا میں نے استیذان کیا جیسے آنحضرتؐ نے ہم کو حکم کیا تین بار اور آپ نے یہ فرمایا کہ اگر تین بار میں تم کو اجازت دی جائے اندر آنے کی تو جاؤ نہیں تو لوٹ جاؤ۔ حضرت عمرؓ نے کہا اس حدیث پر تم اور کوئی شخص گواہ لاؤ ورنہ میں تمہارے ساتھ ایسا کروں گا (یعنی تم کو تنبیہ کروں گا یہ فعل حضرت عمرؓ کا احتیاطاً تھا حدیث کو مضبوط کرنے کے لئے ورنہ ابوموسیٰؓ اشعری ثقہ تھے اور صحابی تھے ان کی اکیلی روایت کافی تھی) ابوموسیٰؓ اپنی قوم کی مجلس میں آئے اور ان کو قسم دی (کہ اگر کسی نے حدیث سنی ہو تو میرے ساتھ اس کی گواہی دے) ان لوگوں نے ابوموسیٰؓ کے ساتھ گواہی دی کہ انہوں نے بھی آنحضرتؐ سے یہ حدیث سنی ہے) تب حضرت عمرؓ نے ابوموسیٰؓ کو چھوڑ دیا۔

تشریح ✿ یعنی استیذان کیا اس کی کئی صورتیں ہیں ایک یہ کہ دروازے پر کھڑے ہو کر تین بار زور سے السلام علیکم کہے اور یہ پوچھے کہ فلاں شخص اپنا نام لے کر اندر داخل ہو یا نہیں دوسرے یہ کہ تین بار سبحان یا الحمدللہ یا اللہ اکبر کہے تیسرے یہ کہ تین بار کھنگارے یا گھر والے کو آواز دے اگر تینوں بار میں گھر والا جواب نہ دے تو لوٹ آئے لیکن بغیر اجازت کے اندر گھسنا درست نہیں اور یہ امر ضروری ہے اس لئے کہ آدمی اپنے مکان میں کبھی ننگا کھلا ہوتا ہے کبھی اپنی بی بی یا لونڈی سے کسی اور کام میں مصروف ہوتا ہے پس اگر بے پکارے چلے آنا درست ہو تو بڑی خرابی ہوگی اور اب تہذیب اخلاق میں یہ داخل ہوگیا ہے کہ کسی شخص کے حجرہ یا مکان میں بغیر اجازت لئے اور اطلاع دیئے نہیں گھستے اور جو کوئی اس کے خلاف کرے ان کو بے مروت اور بے ادب احمق اور بے وقوف جانتے ہیں اور شریعت میں بھی ایسا ہی حکم ہے کہ اجازت لے کر اندر گھسنا چاہئے اور جو لوگ رات دن گھر میں اندر جاتے آتے رہتے ہوں ان کو ہر وقت اجازت ضروری نہیں لیکن تین وقت ان کو بھی اجازت لینا چاہئے ایک تو فجر کی نماز سے پہلے دوسرے دوپہر کے وقت جب لوگ اپنے کپڑے اتار کر راحت کرتے ہیں تیسرے عشاء کی نماز کے بعد جیسے قرآن شریف میں وارد ہے اور قرآن میں صاف حکم ہے **لا تدخلوا بیوتا غیر بیتو کم حتی تستانسوا وتسلموا علی اهلها**: یعنی اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں نہ گھسو یہاں تک کہ استیناس کرو اور سلام کرو گھر والوں پر اور استیناس کا بیان آگے آتا ہے۔

Marfat.com

۳۷۰۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ وَاصِلِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِیْ سُوْرَةَ عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: هٰذَا السَّلَامُ فَمَا الْاِسْتِئْذَانُ۔

قَالَ يَتَكَلَّمُ الرَّجُلُ تَسْبِيْحَةً وَ تَكْبِيْرَةً وَ تَحْمِيْدَةً وَ يَتَنَحْنَحُ وَ يُؤْذِنُ اَهْلَ الْبَيْتِ۔

۳۷۰۷: ابوایوب انصاریؓ سے روایت ہے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ سلام تو ہمیں معلوم ہے لیکن استیناس کیا ہے (جو قرآن میں آیا کہ دوسرے کے گھر میں مت داخل ہو، جب تک سلام اور استیناس نہ کرلو) آپؐ نے فرمایا: استیناس یہ ہے کہ آدمی سبحان اللہ کہے اور اللہ اکبر اور الحمد للہ اور کھنگارے اور خبر کردے گھر والوں کو کہ میں آتا ہوں۔

تشریح ❁ یہی طریقہ ہے مومنین صالحین اور مہذب اخلاق والوں کا اور صاحبانِ عقل و دانش اور تربیت یافتہ لوگوں کا لیکن جو لوگ جاہل اور بے وقوف اور بے تربیت ہیں وہ بغیر پکارے دوسرے کے گھر میں گھس جاتے ہیں اور پھر ذلیل اور خوار ہوتے ہیں۔

۳۷۰۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُجَیٍّ عَنْ عَلِیٍّ قَالَكَانَ لِیْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُدْخَلَانِ مُدْخَلٌ بِاللَّيْلِ وَمُدْخَلٌ بِالنَّهَارِ فَكُنْتُ اِذَا اَتَيْتُهٗ وَ هُوَ يُصَلِّیْ يَتَنَحْنَحُ لِیْ۔

۳۷۰۸: جناب امیرؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانے کے میرے دو وقت مقرر تھے ایک رات کو اور ایک دن کو تو میں جب آتا اور آپ ﷺ نماز پڑھتے ہوتے (اور میں باہر سے اذن چاہتا اور آپؐ جواب نہ دے سکتے نماز کی وجہ سے) تو آپ ﷺ کھنکار دیتے۔

تشریح ❁ اس سے معلوم ہوا کہ ضرورت سے نماز میں کھنکارنا درست ہے اور جس نے کہا ہے کہ کھنکارنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے وہ اس حدیث سے غافل ہے۔

۳۷۰۹: حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اسْتَاذَنْتُ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ اَنَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَنَا۔"

۳۷۰۹: جابرؓ سے روایت ہے میں نے اذن چاہا آنحضرتؐ سے (اندر آنے کا) آپؐ نے (مکان کے اندر سے) پوچھا کون ہے؟ میں نے کہا میں (جیسے اس زمانہ میں اکثر لوگوں کا معمول ہے جب ان سے کوئی پوچھتا ہے کون تو وہ کہتے ہیں میں ہوں) آپؐ نے فرمایا: میں تو میں بھی ہوں (یعنی میں کیوں کہتا ہے اپنا نام لینا چاہئے' تاکہ صاحب خانہ پہچان لے کیونکہ آواز سے اکثر پہچاننا دشوار ہوتا ہے۔

۱۸: بَابُ الرَّجُلِ يُقَالُ لَهٗ كَيْفَ اَصْبَحْتَ

باب: آدمی سے یوں پوچھنا آپ نے صبح کیسے کی؟

۳۷۱۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَاعِيْسٰى ابْنُ يُوْنُسَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ اَصْبَحْتُ۔

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! قَالَ بِخَيْرٍ مِنْ رَجُلٍ لَمْ يُصْبِحْ صَائِمًا وَلَمْ يَعُدْ سَقِيْمًا۔

۳۷۱۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے عرض کیا آپؐ نے کیونکر صبح کی یا رسول اللہ ﷺ! آپؐ نے فرمایا: اس آدمی سے اچھا ہوں جس نے نہ روزہ رکھا نہ بیمار کی عیادت کی۔

Marfat.com

تشریح ❁ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تقصیر ظاہر کی خداوند کی جناب میں کہ باوجود اس کے کہ میں نے روزہ نہیں رکھا بیمار پرسی نہیں کی لیکن مالک کا احسان ہے کہ میری صبح خیریت کے ساتھ اس نے کرائی' سبحان اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باوجود کثرت عبادت اور ریاضت اور قرب الٰہی اور گناہوں سے پاک اور صاف ہونے کی اپنی تقصیر کا اقرار اور مالک کی نعمتوں کا اظہار کرتے تھے تو اور کسی بندے کی کیا مجال ہے جو اپنی عبادت اور طاعت اور تقویٰ پر نازاں ہوں یا اللہ یہ تیرے اگلے بندے تو تیری عبادت میں اپنا قصور ظاہر کرتے تھے اور ہم تو ایک کام بھی عمر بھر میں ایسا نہ کر سکے جو تیری درگاہ میں پیش کرنے کے لائق ہو اور نہ آئندہ توقع ہے لیکن تو محض اپنے فضل وکرم سے ہم کو کھلاتا اور پلاتا ہے اور خیریت اور عافیت سے ہماری صبح اور شام گزارتا ہے ہم تیرے احسان اور نعمت کا شکر کریں اگر ہمارے بدن پر ہر بال زبان ہو اور ہر ایک زبان میں کروڑ زبانوں کی قوت ہو تو بھی تیری نعمتوں کا ایک ذرہ برابر شکر بھی ہم سے ادا نہ ہو سکے گا۔

خاموشی از ثنائے تو حد ثنائے تست

۳۷۱۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ الْهَرَوِیُّ اِبْرٰهِیْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ حَاتِمٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ ابْنِ اِسْحٰقَ بْنِ سَعْدِ ابْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ حَدَّثَنِیْ جَدِّیْ اَبُوْ اُمِّیْ مَالِكُ بْنُ حَمْزَةَ بْنِ اَبِیْ اُسَیْدٍ السَّاعِدِیُّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ: وَ دَخَلَ عَلَیْهِمْ :فَقَالَ "اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ"

قَالُوْا: وَ عَلَیْكَ السَّلَامَ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ۔

قَالَ : " كَیْفَ اَصْبَحْتُمْ ؟ قَالُوْا بِخَیْرٍ : نَحْمَدُ اللّٰهَ :فَكَیْفَ اَصْبَحْتَ ۔

بِاَبِیْنَا وَ اُمِّنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَصْبَحْتُ بِخَیْرٍ اَلْحَمْدُ اللّٰهِ۔

۳۷۱۱: حضرت ابو اسید الساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جب ان کے پاس تشریف لے گئے۔ السلام علیکم۔ انہوں نے کہا: وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: كَیْفَ اَصْبَحْتُمْ یعنی صبح کیسے کی؟ انہوں نے کہا: بخیر بحمد اللہ یعنی خیریت کے ساتھ اللہ کا شکر کرتے ہیں اور آپؐ نے کیسے صبح کی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمارے ماں باپ قربان ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ نے فرمایا: بخیر الحمد للہ! یعنی صبح کی میں نے خیرت کے ساتھ الحمد للہ۔

۱۹ : بَابُ اِذَا اَتَاكُمْ كَرِیْمُ قَوْمٍ فَاَكْرِمُوْهُ

باب: جب کسی قوم کا عزت والا شخص آئے تو اس کی عزت کرنا چاہئے

۳۷۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ اَنْبَاَنَا سَعِیْدُ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَتَاكُمْ كَرِیْمُ قَوْمٍ فَاَكْرِمُوْهُ.

۳۷۱۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تمہارے پاس کسی قوم کا عزت دار آدمی آئے تو اس کی عزت کرو۔

تشریح ❁ یعنی ہر شخص سے اس کے مرتبے کے موافق برتاؤ کرو جیسے دوسری روایت میں ہے کہ ایک فقیر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا انہوں نے اس کو ایک ٹکڑا روٹی کا دے دیا پھر ایک شخص آیا گھوڑے پر سوار ہو کر تو اس کو بٹھا کر کھلایا لیکن کافر اور فاسق اس میں سے مستثنیٰ ہیں کیونکہ کافر کی تعظیم کفر ہے اور دوسری حدیث میں ہے جس نے بدعتی کی توقیر کی اس نے مدد کی اسلام کے ڈھانے پر۔

Marfat.com

۲۰:بَابُ تَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ

باب: چھینک کا جواب

۳۷۱۳:حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَ اَحَدَهُمَا (اَوْ سَمَّتَ) وَ لَمْ يُشَمِّتَ الْاٰخَرَ فَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! عَطَسَ عِنْدَكَ رَجُلَانِ فَشَمَّتَّ اَحَدَهُمَا وَ لَمْ يُشَمِّتِ الْاٰخَرَ؟ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا حَمِدَ اللّٰهَ وَ اِنَّ هٰذَا لَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ۔

۳۷۱۳: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے دو شخصوں نے چھینکا آنحضرت ﷺ کے سامنے۔ آپؐ نے ایک کو جواب دیا (یعنی یرحمک اللہ کہا) اور دوسرے کو جواب نہیں دیا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ دو آدمیوں نے آپ ﷺ کے سامنے چھینکا اور آپؐ نے ایک کو جواب دیا دوسرے کو نہیں دیا۔ آپؐ نے فرمایا: اس نے تو الحمدللہ کہا (چھینکنے کے بعد تو میں نے اس کو جواب دیا) اور اس نے الحمدللہ نہیں کہا (تو اس کو جواب دینا ضروری نہیں)۔

تشریح ❁ اب جواب دینا ضرور یا سنت موکدہ نہیں لیکن مستحب ہے۔

۳۷۱۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُشَمَّتُ الْعَاطِسُ ثَلَاثًا فَمَا زَادَ فَهُوَ مَزْكُوْمٌ۔

۳۷۱۴: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چھینکنے والے کو تین بار جواب دے اگر اس سے زیادہ چھینکے تو اس کو زکام ہے۔

۳۷۱۵:حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ عِيْسٰى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلْيَرُدَّ عَلَيْهِ مَنْ حَوْلَهٗ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَلْيَرُدَّ عَلَيْهِمْ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَ يُصْلِحُ بَالَكُمْ۔

۳۷۱۵: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جب کوئی تم میں سے چھینکے تو یوں کہے الحمدللہ اور جو اسکے پاس بیٹھے ہوں وہ کہیں: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ پھر چھینکنے والا ان کو جواب دے يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَ يُصْلِحُ بَالَكُمْ۔ اس حدیث کی سند میں محمد بن ابی لیلی ہے اور وہ ضعیف ہے۔

۲۱:بَابُ اِكْرَامِ الرَّجُلِ جَلِيْسَهٗ

باب: آدمی اپنے ساتھی کی خاطر داری کرے

۳۷۱۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ اَبِىْ يَحْيٰى الطَّوِيْلِ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ عَنْ زَيْدِ الْعَمِّيِّ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَقِىَ الرَّجُلَ فَكَلَّمَهٗ لَمْ يَصْرِفْ وَجْهَهٗ عَنْهُ حَتّٰى يَكُوْنَ هُوَ الَّذِىْ يَنْصَرِفُ وَ اِذَا صَافَحَهٗ لَمْ يَنْزِعْ يَدَهٗ (مِنْ يَدِهٖ) حَتّٰى يَكُوْنَ هُوَ الَّذِىْ يَنْزِعُهَا وَ لَمْ يُرَ

۳۷۱۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص سے ملتے تو اپنا منہ اس سے نہ پھراتے یہاں تک کہ وہی منہ پھراتا (اور چل دیتا) اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سے مصافحہ کرتے تو اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے نہ نکالتے یہاں تک کہ وہی نکالتا اور آپؐ نے اپنے کسی ساتھی کے سامنے کبھی پاؤں نہیں

Marfat.com

مُتَقَدِّمًا بِرُكْبَتَيْهِ جَلِيسًا لَهٗ، قَطُّ!

پھیلائے۔

تشریح ✿ یہ تہذیب اور انسانیت ہے کہ آدمی دوسرے آدمی کی طرف پاؤں نہ پھیلائے لیکن نصاریٰ باوصف اتنی تہذیب کے اس خصلت سے عاری ہیں اور جانوروں کی طرح دوسرے کی طرف پاؤں کر کے بیٹھتے ہیں اب یہ بھی تہذیب میں داخل ہے کہ بیٹھنے میں کسی کی طرف پیٹھ نہ کرے البتہ اگر حلقہ ہو یا صفیں ہوں تو مضائقہ نہیں۔

۲۲: بَابُ مَنْ قَامَ عَنْ مَجْلِسٍ فَرَجَعَ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ

باب: جو شخص کسی مجلس سے کھڑا ہو جائے پھر لوٹ کر آئے تو وہ اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے

۳۷۱۷: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ عَنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ رَجَعَ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ۔

۳۷۱۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ نے فرمایا: جب کوئی تم میں سے اپنی جگہ میں سے (جہاں وہ بیٹھا ہو) کھڑا ہو جائے (کسی کام کیلئے اور لوٹنے کی نیت رکھتا ہو) پھر لوٹ کر آئے تو وہ زیادہ حق دار ہے اس جگہ کا (بہ نسبت نئے شخص کے جو اس جگہ میں بیٹھنا چاہے اگر نیا شخص وہاں بیٹھ گیا ہو تو یہ اسکو اٹھا سکتا ہے اور اس کو اٹھ جانا چاہئے اور بعضوں نے کہا یہ استحباباً ہے نہ وجوباً اور ہر حال میں کسی مسلمان سے جھگڑا کرنا درست نہیں)

۲۳: بَابُ الْمَعَاذِيْرِ

باب: عذر کرنے کا بیان

۳۷۱۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ مَيْنَاءَ عَنْ جَوْذَانَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اعْتَذَرَ اِلٰى اَخِيْهِ بِمَعْذِرَةٍ فَلَمْ يَقْبَلْهَا كَانَ عَلَيْهِ مِثْلَ خَطِيْئَةِ صَاحِبِ مَكْسٍ۔

۳۷۱۸: جوذان سے روایت ہے (اختلاف ہے اس کے صحابی ہونے میں اور ابن حبان نے اس کو ثقات تابعین میں لکھا ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی اپنے بھائی سے عذر کرے اور وہ قبول نہ کرے (یعنی اس کا قصور معاف نہ کرے) تو اس پر ایسا گناہ ہوگا جیسے محصول لینے والے پر ہوتا ہے۔

جوذان سے دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے۔ جوذان صحابی نہیں ہے علاوہ ازیں مجہول بھی ہے اور یہ حدیث مرسل ہے)۔

تشریح ✿ جو سوداگروں سے محصول لیا کرتا ہے اکثر اس سے ظلم سرزد ہوتے ہیں اور لوگوں کے حقوق اس پر قائم ہوتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ یہ نوکری اچھی نہیں ہے اور ایک حدیث میں ہے کہ وہ جنت میں نہیں جائے گا۔

۲۴: بَابُ الْمِزَاحِ

باب: مزاح کرنے کا بیان

تشریح ✿ مزاح کہتے ہیں مذاق اور دل لگی کو یہ درست ہے بشرطیکہ جھوٹ نہ بولے اور کبھی کبھی کرے نہ یہ کہ ہمیشہ یا اکثر مذاق کیا کرے کیونکہ ایسا کرنے سے اکثر ہنسے گا اور اس کا دل خراب ہو جائے گا اور خدا سے غفلت پیدا ہوگی۔

Marfat.com

۳۷۱۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ زَمْعَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ وَهْبِ بْنِ عَبْدِ بْنِ زَمْعَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ ح وَ حَدَّثَنَاعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَهْبِ بْنِ زَمْعَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ خَرَجَ اَبُوْ بَكْرٍ فِيْ تِجَارَةٍ اِلٰى بُصْرٰى قَبْلَ مَوْتِ النَّبِيِّ ﷺ بِعَامٍ وَ مَعَهٗ نُعَيْمَانُ وَ سُوَيْبِطُ بْنُ حَرْمَلَةُ وَ كَانَا شَهِدَا بَدْرًا وَ كَانَ نُعَيْمَانُ عَلَى الزَّادِ وَ كَانَ سُوَيْبِطُ رَجُلًا مَزَّاحًا فَقَالَ لِنُعَيْمَانَ اَطْعِمْنِيْ قَالَ حَتّٰى يَجِيْءَ اَبُوْ بَكْرٍ قَالَ فَلَاُغِيْظَنَّكَ : قَالَ فَمَرُّوْا بِقَوْمٍ فَقَالَ لَهُمْ سُوَيْبِطُ تَشْتَرُوْنَ مِنِّيْ عَبْدًا قَالَ لِيْ؟

قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اِنَّهٗ عَبْدٌ لَهٗ كَلَامٌ وَ هُوَ قَائِلٌ لَكُمْ اِنِّيْ حُرٌّ فَاِنْ كُنْتُمْ اِذَا قَالَ لَكُمْ هٰذِهِ الْمَقَالَةَ تَرَكْتُمُوْهُ فَلَا تُفْسِدُوْا عَلَيَّ عَبْدِيْ قَالُوْا : لَا بَلْ نَشْتَرِيْهِ مِنْكَ فَاشْتَرَوْهُ مِنْهُ بِعَشْرِ قَلَائِصَ ثُمَّ اَتَوْهُ فَوَضَعُوْا فِيْ عُنُقِهٖ عِمَامَةً اَوْ حَبْلًا فَقَالَ نُعَيْمَانُ اِنَّ هٰذَا يَسْتَهْزِئُ بِكُمْ وَ اِنِّيْ حُرٌّ لَسْتُ بِعَبْدٍ فَقَالُوْا قَدْ اَخْبَرَنَا فَانْطَلَقُوْا بِهٖ فَجَاءَ اَبُوْ بَكْرٍ فَاَخْبَرُوْهُ بِذَالِكَ قَالَ فَاتَّبَعَ الْقَوْمَ وَ رَدَّ عَلَيْهِمُ الْقَلَائِصَ : وَ اَخَذَ نُعَيْمَانَ : قَالَ فَلَمَّا قَدِمُوْا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَ اَخْبَرُوْهُ قَالَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ وَ اَصْحَابُهٗ مِنْهُ حَوْلًا۔

۳۷۱۹: اُم المؤمنین اُم سلمہؓ سے روایت ہے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تجارت کے لئے نکلے بصرے کی طرف (وہ ایک شہر ہے) آنحضرت ﷺ کی وفات سے ایک سال پہلے اور ان کے ساتھ نُعیمان اور سویبط بن حرملہ تھے اور یہ دونوں شخص جنگ بدر میں شریک ہو چکے تھے اور نعیمان کے سپرد توشہ تھا اور سویبط ایک مذاقیہ شخص تھے۔ انہوں نے نُعیمان سے کہا مجھے کھانا کھلا۔ نعیمان نے کہا ابوبکر کو آنے دو۔ سویبط نے کہا اچھا میں تجھ کو غصہ دلاؤں گا (یعنی کھانا نہ دینے کے بدل تم کو کسی وقت حیران کروں گا) خیر یہ لوگ ایک قوم پر سے گزرے۔ سویبط نے اس قوم کے لوگوں سے کہا تم مجھ سے ایک غلام خریدتے ہو انہوں نے کہا ہاں۔ سویبط نے کہا اچھا لیکن وہ غلام ذرا باتونی ہے۔ جب تم اس کو خرید لو گے تو وہ کہے گا میں آزاد ہوں اگر تم اس کے کہنے پر اس کو چھوڑ دو تو میرا غلام خراب ہو جائے گا۔ وہ لوگ بولے نہیں (ہم اس کو نہیں چھوڑیں گے اور اس کی بات نہ سنیں گے اور وہ غلام تم سے خرید لیں گے آخر ان لوگوں نے نُعیمان کو خریدا سویبط سے دس اونٹوں کے بدل پھر نعیمان پاس آئے اور اس کی گردن میں عمامہ باندھا یا رسی ڈالی۔ نُعیمان نے کہا یہ شخص تم سے ٹھٹھا کرتا ہے اور میں آزاد ہوں غلام نہیں ہوں۔ لوگوں نے کہا تیرا مالک ہم سے پہلے ہی تیرا حال بیان کر چکا ہے خیر وہ لوگ اس کو لے گئے۔ پھر ابوبکرؓ آئے لوگوں نے اُن سے یہ حال بیان کیا کہ سویبط نے اس طرح سے نعیمان کو بیچ ڈالا۔ وہ اس قوم کے لوگوں کے پیچھے گئے اور اُن کے اونٹ ان کو واپس کئے اور نعیمان کو واپس لائے جب یہ لوگ آنحضرت ﷺ کے پاس آئے تو آپؐ سے یہ قصہ بیان کیا۔ راوی نے کہا آپؐ اور آپؐ کے اصحاب سال بھر اس واقعہ پر ہنستے رہے۔

۳۷۲۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُخَالِطُنَا حَتّٰى يَقُوْلَ لِاَخٍ لِيْ صَغِيْرٍ يَا اَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ۔

۳۷۲۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں سے یعنی بچوں سے مذاق کرتے یہاں تک کہ میرا ایک چھوٹا بھائی تھا۔ اس سے آپؐ فرماتے اے ابوعمیر تمہارا نغیر کیا ہوا۔ وکیع نے کہا

Marfat.com

قَالَ وَكِيْعٌ يَعْنِي طَيْرًا كَانَ يَلْعَبُ بِهٖ۔

نغیر سے مراد وہ چڑیا ہے جس سے ابوعمیر کھیلتے تھے (نغیر ایک چڑیا ہے لال چونچ والی یعنی لالی یا بلبل)

۲۵:بَابُ نَتْفِ الشَّيْبِ

باب: سفید بال اکھیڑنا کیسا ہے

۳۷۲۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ وَ قَالَ هُوَ نُوْرُ الْمُؤْمِنِ۔

۳۷۲۱: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سفید بال اکھیڑنے سے اور فرمایا: وہ نور ہے مسلمان کا۔

تشریح ❁ اور خضاب سے منع نہ کیا اس لئے کہ خضاب سے وہ بال قائم رہتا ہے لیکن اس کا رنگ بدل جاتا ہے بعضوں نے کہا یہ ممانعت تنزیہاً ہے اور امام ابوحنیفہ اور محمد سے منقول ہے کہ یہ جائز ہے جب زینت اور تکلف کی نیت نہ ہو۔

۲۶:بَابُ الْجُلُوْسِ بَيْنَ الظِّلِّ وَالشَّمْسِ

باب: کچھ سایہ اور کچھ دھوپ میں رہنا

۳۷۲۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ اَبِی الْمُنِيْبِ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰى اَنْ يُّقْعَدَ بَيْنَ الظِّلِّ وَالشَّمْسِ۔

۳۷۲۲: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا دھوپ اور سایہ کے بیچ میں بیٹھنے سے۔

تشریح ❁ یعنی اس طرح بیٹھنے سے کہ بدن کے ایک حصہ پر دھوپ رہے اور ایک حصے پر سایہ اس لئے کہ یہ امر طباً مضر ہے اور بیماری پیدا کرتا ہے اور یہ ممانعت بھی تنزیہی ہے نہ تحریمی اور ابوبیہقی نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کیا کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ کعبہ کے صحن میں بیٹھے ہوئے تھے اور کچھ بدن آپ ﷺ کا سایہ میں تھا کچھ دھوپ میں اور احتمال ہے کہ یہ واقعہ ممانعت سے پہلے کا ہو۔

۲۷:بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْاِضْطِجَاعِ عَلَى الْوَجْهِ

باب: اوندھے منہ لیٹنا منع ہے

۳۷۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنَ الْاَوْزَاعِیِّ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ عَنْ قَيْسِ ابْنِ طِخْفَةَ الْغِفَارِیِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَصَابَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَائِمًا فِی الْمَسْجِدِ عَلٰى بَطْنِیْ فَرَكَضَنِیْ بِرِجْلِهٖ وَ قَالَ مَا لَكَ وَ لِهٰذَا النَّوْمِ هٰذِهٖ نَوْمَةٌ يَكْرَهُهَا اللّٰهُ اَوْ يُبْغِضُهَا اللّٰهُ۔

۳۷۲۳: حضرت طخفہ غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو پایا مسجد میں، میں سو رہا تھا اپنے پیٹ پر (یعنی اوندھا) آپؐ نے اپنے پاؤں سے مجھ کو ہلایا اور فرمایا ہائیں تو اس طرح سوتا ہے یہ تو وہ سونا ہے جس کو اللہ تعالیٰ برا جانتا ہے یا اس کو دشمن رکھتا ہے۔

تشریح ❁ جو لوگ بہت کھاتے ہیں وہ اکثر پیٹ کے بل سوتے ہیں تاکہ کھانا خوب ہضم ہو جائے اور مومن صالح کم خوراک ہوتا ہے اس کو پیٹ پر اوندھا سونے کی حاجت نہیں خصوصاً جب یہ منع بھی ہو عمدہ سونا یہ بھی ہے کہ داہنے کروٹ پر سوئے یا چت یا بائیں کروٹ پر۔

۳۷۲۴: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِ ابْنِ كَاسِبٍ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ

۳۷۲۴: حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ

Marfat.com

عَبْدِ اللّٰهِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُجْمِرِ عَنْ
يْهِ عَنِ ابْنِ طِخْفَةَ الْغِفَارِيِّ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ مَرَّ بِىَ النَّبِىُّ
لَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِى وَ اَنَا مُضْطَجِعٌ عَلٰى بَطْنِىْ
رَكَضَنِىْ بِرِجْلِهٖ وَ قَالَ " يَا جُنَيْدِبُ اِنَّمَا هٰذِهٖ ضِجْعَةُ
هْلِ النَّارِ۔

علیہ وسلم مجھ پر گزرے اور میں پیٹ کے بل پڑا ہوا تھا آپ نے لات سے مجھ کو مارا اور فرمایا اے جندب (یہ نام ہے ابو ذر کا اور بعض نسخوں میں جنیدب ہے وہ تصغیر ہے جندب کی شفقت اور مہربانی کے لئے یہ تو سونا دوزخ والوں کا ہے۔ اس کی سند میں یعقوب بن حمید مختلف فیہ ہے۔

تشریح ✿ پیٹ کے بل سونے میں دوزخیوں کی مشابہت ہے قرآن میں ہے: یوم یسحبون فی النار علی وجوھھم واقوامس سقر یعنی اوندھے منہ کھینچے جائیں گے دوزخ میں یہ بھی ایک ممانعت کی وجہ ہے۔

۳۷۲۷: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ ثَنَا سَلَمَةُ بْنُ
رَجَاءٍ عَنِ الْوَلِيْدِ ابْنِ جَمِيْلٍ الدِّمَشْقِىُّ اَنَّهٗ سَمِعَ الْقَاسِمَ
بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ قَالَ مَرَّ النَّبِىُّ
عَلٰى رَجُلٍ نَائِمٍ فِى الْمَسْجِدِ مُنْبَطِحٍ عَلٰى وَجْهِهٖ فَضَرَبَهٗ
بِرِجْلِهٖ وَ قَالَ قُمْ وَاقْعُدْ فَاِنَّهَا نَوْمَةٌ جَهَنَّمِيَّةٌ۔"

۳۷۲۵: حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص پر گزرے جو اوندھے منہ مسجد میں سو رہا تھا، آپؐ نے اس کو لات سے مارا اور فرمایا: اٹھ کر بیٹھ یہ دوزخیوں کا سونا ہے۔ (اس کی سند میں ولید بن جمیل اور سلمہ بن رجاء اور یعقوب بن حمید سب مختلف فیہ ہیں)

۲۸: بَابُ تَعَلُّمِ النُّجُوْمِ

باب: علم نجوم سیکھنا کیسا ہے

تشریح ✿ مراد وہی علوم نجوم ہے جس سے آئندہ کی بات یا غیب کی بات بتانا سیکھے یہ حرام ہے لیکن اس قدر علم نجوم جس سے سمندر میں جہاز چلا سکے یا نماز کے اوقات پہچان سکے سیکھنا جائز ہے اور صاحبِ درمختار نے جو علوم حرام ہیں ان میں علم فلسفہ اور نجوم اور رمل اور سحر اور کہانت کو لکھا ہے اور علم منطق کو بھی حرام لکھا ہے حالانکہ علم منطق کی حرمت کی کوئی وجہ نہیں ہے اور شاہ ولی اللہ صاحب نے وصیت نامہ میں منطق کی کتابیں پڑھنے کی صلاح دی ہے لیکن منطق پڑھنا اسی قدر جائز ہے جو بقدر ضرورت ہو اور اس کے لئے دو تین مختصر کتابیں کافی ہیں اگر شرح شمسیہ تک پڑھ لے تو بہت کافی ہے ورنہ صرف تہذیب کے مسائل یاد رکھنا کافی ہیں اس سے زیادہ اوقات علم منطق میں صرف کرنا فضول اور بے فائدہ ہے اور کیا عجب ہے کہ حرام بھی ہو۔

۳۷۲۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ
الْاَخْنَسِ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِنَ
النُّجُوْمِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِنَ السِّحْرِ زَادَ مَا زَادَ۔

۳۷۲۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے علم نجوم میں سے کچھ حاصل کیا اس نے سحر کا ایک شعبہ حاصل کیا اب جتنا زیادہ حاصل کرے اتنا ہی گویا سحر زیادہ حاصل کیا۔

تشریح ✿ آپ ﷺ نے نجوم کو سحر سے مشابہت دی اس خیال سے کہ سحر کی حرمت منصوص ہے قرآن مجید میں پس نجوم بھی اسی طرح حرام ہے۔

۲۹: بَابُ النَّهْيِ عَنْ سَبِّ الرِّيْحِ

باب: ہوا کو برا کہنے کی ممانعت

تشریح ✿ ہوا اور پانی اور خاک اور آگ اور چاند اور سورج اور ابر اور رعد اور برق اور صاعقہ یہ سب اللہ جل جلالہ کے

Marfat.com

حکم میں ہیں اور اس کی اطاعت میں، پس ان کو برا کہنا آدمی کی حماقت ہے اور اکثر بے وقوف ایسا کرتے ہیں کہ کہیں چاند کی ہجو کرتے ہیں کہیں سمندر کی۔

۳۷۲۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ ثَنَا ثَابِتٌ الزُّرَقِيُّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَسُبُّوا الرِّيْحَ فَاِنَّهَا مِنْ رُوْحِ اللّٰهِ يَاْتِيْ بِالرَّحْمَةِ وَ الْعَذَابِ وَلٰكِنْ سَلُوا اللّٰهَ مِنْ خَيْرِ هَا: وَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا۔

۳۷۲۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مت برا کہو ہوا کو وہ اللہ کی رحمت سے ہے۔ وہ اللہ کی رحمت لے کر آتی ہے اور عذاب بھی لاتی ہے۔ البتہ اللہ تعالیٰ سے ہوا کی بھلائی مانگو اور اس کی برائی سے پناہ چاہو۔

تشریح ❁ اس معنی سے کہ انسان اور حیوان کی زندگی ہوا پر موقوف ہے ان حیوانوں کی جو ہوائی ہیں اور بعضے حیوان مائی ہیں ان کی زندگی پانی پر موقوف ہے اب بعضی امتوں پر جو ہوا سے عذاب ہوا یہ اس کے خلاف نہیں ہے کیونکہ ہر ایک رحمت کی چیز جب اعتدال سے زیادہ ہو تو عذاب ہو جاتی ہے جیسے پانی وہ بھی رحمت ہے لیکن عذاب تھا حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے لئے اور فرعون اور اس کے قوم کے لئے۔

۳۰: بَابُ مَا يَسْتَحِبُّ مِنَ الْاَسْمَاءِ

باب: کون سے نام اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں

۳۷۲۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ثَنَا الْعُمَرِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحَبُّ الْاَسْمَاءِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَبْدُ اللّٰهِ وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ۔

۳۷۲۸: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہتر اور زیادہ پسند ناموں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ نام ہیں عبداللہ اور عبدالرحمٰن۔

تشریح ❁ اس طرح عبدالرحیم، عبدالملک، عبدالقدوس، عبدالسلام وغیرہ کیونکہ اس قسم کے ناموں میں اللہ کی عبودیت اور بندگی ظاہر ہوتی ہے اس کے بعد وہ نام اچھے ہیں جو پیمبروں اور اگلے صالحین کے نام تھے جیسے محمد، احمد، موسیٰ، عیسیٰ، ابراہیم، اسماعیل، اسحٰق، نوح، آدم، شیث، لوط، ہود، صالح، علی، عمر، ابوبکر، عثمان، حسن، حسین وغیرہ اور وہ نام مکروہ ہیں جو ظالموں اور بدبختوں اور کافروں کے نام تھے، جیسے فرعون، ہامان، قارون، قابیل، شمر، بخت نصر، تیمور، نادر، چنگیز، ہلاکو وغیرہ اور بعضوں نے کہا ان ناموں میں کچھ کراہت نہیں اور اگلے بہت صالحین یزید اور حجاج وغیرہ نام کے گزرے ہیں لیکن وہ نام تو بالاتفاق مکروہ ہیں جن سے شرک کی بو نکلے جیسے عبدالنبی عبدالحسین، بندہ علی، بندہ حسین اگرچہ عبد کے اور بندہ کے معنی یہاں غلام کے ہوں۔ چنانچہ دوسری روایت میں آیا ہے یوں کوئی نہ کہے میرا عبد بلکہ کہے میرا غلام اور غلام حسین، غلام محمد، غلام علی ان ناموں میں کوئی قباحت نہیں معلوم ہوتی ہر ایک مومن کے نزدیک ان بزرگوں کی غلامی باعث سعادت اور افتخار ہے اور جن علماء نے ان ناموں کو بھی مکروہ ہے ان کو اس کی خبر نہیں ہوئی کہ حدیث میں اس کی اجازت آئی ہے یوں کہے میرا غلام میری جاریہ اگر یہ کہیں کہ کراہت اس وجہ سے ہے کہ اس میں کذب ہے کیونکہ درحقیقت یہ لوگ ان بزرگوں کے زرخرید غلام نہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ غلام سے یہاں مجازی معنی خادم اور تابعدار کے مراد ہیں اور غلام کا لفظ محاورہ میں اس معنی میں مستعمل ہے بہرحال ان لوگوں کی کلام کی وجہ معلوم نہیں ہوئی جنہوں نے غلام محمد، غلام علی، غلام حسین ایسے ناموں کو مکروہ جانا ہے۔

Marfat.com

۳۱:بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْاَسْمَاءِ

باب: برے ناموں کا بیان

۳۷۲۹: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ عِشْتُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَا نْهَيَنَّ اَنْ يُسَمَّى رَبَاحٌ وَ نَجِيْحٌ وَ اَفْلَحُ وَ نَافِعٌ وَ يَسَارٌ۔

۳۷۲۹: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا: اگر میں جیوں گا تو میں منع کروں گا اگر خدا چاہے رباح اور نجیح اور افلح اور یسار نام رکھنے سے۔

تشریح ✿ مگر آپ ﷺ نے منع نہ کیا امت پر آسانی کے لئے اور دوسری روایت میں ہے کہ منع کیا اور بہر حال یہ نام رکھنا مکروہ ہے اور وجہ کراہت کی یہ ہے کہ ان ناموں کے رکھنے میں بعض وقت زبان سے فال بد نکلتی ہے جیسے کسی نے پوچھا یہاں یسار ہے، تم نے کہا نہیں اور یسار کہتے ہیں دولت مندی اور مالداری کو اسی طرح رباح کے معنی منفعت اور نجیح کے معنی مراد کو پانے والا اور افلح کے معنی بھی یہی ہیں اسی طرح اور نام بھی ہیں جیسے برکت، رحمت و دولت صحت وغیرہ یہ بھی مکروہ ہیں اسی وجہ سے۔

۳۷۳۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الرُّكَيْنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نُسَمِّيَ رَقِيْقَنَا اَرْبَعَةَ اَسْمَاءٍ اَفْلَحُ وَ نَافِعٌ وَ رَبَاحٌ وَ يَسَارٌ۔

۳۷۳۰: حضرت سمرہؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا چار ناموں سے افلح اور نافع اور رباح اور یسار سے یعنی اپنے غلاموں کے یہ نام رکھنے سے۔

۳۷۳۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ثَنَا اَبُوْ عَقِيْلٍ ثَنَا مُجَالِدُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ لَقِيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ: مَنْ اَنْتَ؟

فَقُلْتُ : مَسْرُوْقُ بْنُ الْاَجْدَعِ فَقَالَ عُمَرُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ: يَقُوْلُ الْاَجْدَاعُ شَيْطَانٌ۔

۳۷۳۱: حضرت مسروق سے روایت ہے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملا انہوں نے کہا تو کون ہے۔ میں نے کہا مسروق بن اجدع، انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اجدع ایک شیطان کا نام ہے۔

تشریح ✿ اس کے معنی کٹا ہوا یہ مسروق تابعین میں سے ہیں اور دین کے بڑے عالموں میں سے ہیں ان کو لوگ حالتِ طفلی میں اٹھا کر لے گئے تھے اسی وجہ سے مسروق نام ہو گیا یعنی چرایا ہوا۔

۳۲:بَابُ تَغْيِيْرِ الْاَسْمَاءِ

باب: برے نام بدل ڈالنا

تشریح ✿ یہ سنت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر شخص کو لازم ہے کہ اگر والدین نے یا عزیزوں نے جہالت سے بچپن میں کوئی برا نام رکھ دیا ہو تو جب بڑا ہو اور عقل آئے تو وہ نام بدل ڈالے۔

۳۷۳۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ مَيْمُوْنٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا رَافِعٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ زَيْنَبَ كَانَ اسْمُهَا بَرَّةَ فَقِيْلَ لَهَا تُزَكِّيْ نَفْسَهَا فَسَمَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ۔

۳۷۳۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے زینب (حضرت بی بی ام سلمہؓ کی بیٹی ابوسلمہ سے) کا نام برّہ تھا۔ (یعنی نیک بخت اور صالحہ) لوگوں نے کہا یہ اپنی تعریف آپ کرتی ہے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام زینب رکھا۔

Marfat.com

۳۷۳۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَاالْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰى ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ! عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ ابْنَةً لِعُمَرَ كَانَ يُقَالُ لَهَا عَاصِيَةٌ فَسَمَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيْلَةً۔

۳۷۳۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایک بیٹی کا نام عاصیہ تھا (یعنی گنہ گار نافرمان) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام جمیلہ رکھا۔

۳۷۳۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ يَعْلٰى اَبُو الْمُحَيَّاةِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ عُمَيْرٍ حَدَّثَنِىْ ابْنِ اَخِىْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنُ سَلَامٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَام قَالَ :قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ لَيْسَ اسْمِىْ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ سَلَامٍ فَسَمَّانِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ: ﷺ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ سَلَامٍ۔

۳۷۳۴: حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا۔ میرا نام اس وقت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نہیں تھا لیکن آپؐ نے عبداللہ بن سلام رکھا (یہ یہود کے مشہور عالم تھے آپؐ پر ایمان لائے) (عبداللہ بن سلام کا بھتیجا مجہول ہے)

۳۳: بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ اسْمِ النَّبِيِّ ﷺ وَ كُنِيَّتِهٖ

باب: آنحضرت ﷺ کا نام اور کنیت جمع کرنا کیسا ہے

تشریح ✿ مثلاً ایک شخص محمد نام رکھے یا احمد اور کنیت بھی ابوالقاسم رکھے اس مسئلہ میں علماء کے کئی قول ہیں شافعی سے یہ منقول ہے کہ محمد یا احمد نام رکھنا درست ہے لیکن ابوالقاسم کنیت رکھنا کسی کو درست نہیں اگر نام کچھ اور ہی ہو اور ظاہر احادیث سے یہی مستفاد ہے اور مالک سے منقول ہے کہ محمد یا احمد اور ابوالقاسم کنیت دونوں میں جمع کرنا جائز نہیں لیکن صرف نام یا صرف کنیت رکھنا درست ہے اور مالک سے یہ بھی منقول ہے کہ جمع بھی جائز ہے اور بعضوں سے منقول ہے کہ ابوالقاسم کنیت رکھنا آپ ﷺ کی زندگی میں منع تھا اب جائز ہے۔ (لمعات مختصراً)

۳۷۳۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ اَبُوْ الْقَاسِمِ ﷺ تَسَمُّوْا بِاسْمِىْ وَ لَا تَكَنُّوْا بِكُنْيَتِىْ ۔

۳۷۳۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا نام رکھو لیکن میری کنیت مت رکھو۔

۳۷۳۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَسَمُّوْا بِاسْمِىْ وَ لَا تَكَنُّوا بِكُنْيَتِىْ۔

۳۷۳۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی ایسے ہی روایت ہے۔

۳۷۳۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ ابْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَقِيْعِ فَنَادٰى رَجُلٌ رَجُلًا يَا اَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ. صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنِّىْ لَمْ اَعْنِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۳۷۳۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بقیع میں تھے (مدینہ طیبہ کا قبرستان یا اللہ ہماری موت وہیں کر) ایک شخص نے دوسرے کسی شخص کو پکارا اے ابوالقاسم آپؐ نے اس کی طرف دیکھا وہ بولا میں نے آپ کو نہیں پکارا تب آپؐ نے

Marfat.com

سَلَّمَ تَسَمُّوْا بِاسْمِیْ وَلَا تَکَنَّوْا بِکُنْیَتِیْ۔

فرمایا: میرا نام رکھو لیکن میری کنیت مت رکھو۔

تشریح ۞ معلوم ہوا کہ اولاد ہونے سے پہلے بھی آدمی کنیت رکھ سکتا ہے عبداللہ بن محمد جو اس حدیث کا راوی ہے وہ مختلف ہے۔

۳۴: بَابُ الرَّجُلِ یُکَنِّیْ قَبْلَ اَنْ یُوْلَدُ لَهٗ

باب: آدمی کا بچہ ہونے سے پہلے کنیت رکھنا

۳۷۳۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا یَحْیٰی بْنُ اَبِیْ بُکَیْرٍ ثَنَا زُهَیْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَقِیْلٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ صُهَیْبٍ اَنَّ عُمَرَ قَالَ لِصُهَیْبٍ مَا لَكَ تَکْتَنِیْ بِاَبِیْ یَحْیٰی؟ وَ لَیْسَ لَكَ الْحَمْدُ : وَ لَكَ وَلَدٌ قَالَ کَنَّانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِاَبِیْ یَحْیٰی۔

۳۷۳۹: حضرت حمزہ بن صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صہیب سے کہا کیا وجہ ہے تمہاری کنیت ابو یحییٰ ہے اور تمہارا کوئی بچہ نہیں ہے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری کنیت ابو یحییٰ رکھی۔

۳۷۴۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرٍ ثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ مَوْلًی لِلزُّبَیْرِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کُلُّ اَزْوَاجِكَ کَنَّیْتَهٗ غَیْرِیْ قَالَتْ قَالَ: فَاَنْتِ اُمُّ عَبْدِ اللّٰهِ۔

۳۷۴۰: اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپؐ نے اپنی سب بیبیوں کی کنیت رکھی ایک میں ہی باقی ہوں آپؐ نے فرمایا: تو ام عبداللہ ہے۔

۳۷۴۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِی التَّیَّاحِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ ﷺ یَاْتِیْنَا فَیَقُوْلُ لِاَخٍ لِیْ وَ کَانَ صَغِیْرًا یَا اَبَا عُمَیْرٍ۔

۳۷۴۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لاتے تو میرے ایک بھائی کو آپؐ ابوعمیر فرماتے وہ چھوٹا بچہ تھا۔

تشریح ۞ انہوں نے ہی نغیر پالی ہوئی تھی آپ ﷺ مزاح کے طور پر اس سے پوچھا کرتے اے ابوعمیر نغیر تمہاری کہاں ہے۔

۳۵: بَابُ الْاَلْقَابِ

باب: لقبوں کا بیان

۳۷۴۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اِدْرِیْسَ عَنْ دَاوٗدَ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ اَبِیْ جُبَیْرَةَ ابْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ فِیْنَا نَزَلَتْ مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ۔ قَدِمَ عَلَیْنَا النَّبِیُّ: صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالرَّجُلُ مِنَّا لَهُ الْاِسْمَانِ وَالثَّلَاثَةُ فَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رُبَّمَا دَعَاهُمْ بِبَعْضِ تِلْكَ الْاَسْمَاءِ فَیُقَالُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ یَغْضَبُ مِنْ هٰذَا فَنَزَلَتْ وَ لَاتَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ۔

۳۷۴۲: ابوجبیرہ بن ضحاک سے روایت ہے وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ یعنی مت پکارو برے لقبوں سے ہم انصاریوں کے باب میں اتری جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہمارے پاس تو ہم میں سے ایک ایک آدمی کے دو دو تین تین نام تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی ان کو بلاتے ان کو کوئی نام لے کر تو آپؐ سے لوگ کہتے یا رسول اللہ! وہ غصے ہوتا ہے اس نام سے اس وقت یہ آیت اتری: وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ۔

تشریح ۞ یعنی برے لقبوں سے جن سے آدمی ناخوش ہو اس کو مت پکارو کیونکہ یہ ایذا دینا ہے اپنے بھائی مسلمان کو۔ بعضوں

Marfat.com

نے کہا یہ آیت حضرت صفیہؓ کے باب میں اتری وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگ مجھ کو کہتے ہیں اے یہودیہ یہودیوں کی بیٹی۔ آپؐ نے فرمایا تو نے یہ کیوں نہیں کہا میرے باپ ہارون علیہ السلام ہیں اور میرے چچا حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں اور میرے خاوند محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اللہ کی رحمت اترے ان پر اور سلام۔

۳۶: بَابُ الْمَدْحِ

باب: خوشامد کا بیان

۳۷۴۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ مَعْمَرٍ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَحْثُوَا فِیْ وُجُوْهِ الْمَدَّاحِيْنَ التُّرَابَ۔

۳۷۴۲: حضرت مقداد بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم کیا تعریف (خوشامد) کرنے والوں کے منہ میں مٹی ڈالنے کا۔

تشریح ✿ تا کہ وہ آئندہ اس سے باز آئیں مراد وہ تعریف ہے جس میں جھوٹا مبالغہ ہو جیسے شاعر کرتے ہیں اور بعضوں نے کہا مٹی ڈالنے سے یہ مراد ہے کہ ان کو روپیہ دے دو نکالو ایسا نہ ہو وہ ہجو کریں بقول شخصے دہن سگ بہ لقمہ دوختہ بہ۔

۳۷۴۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرٰهِيْمَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ مَعْبَدٍ الْجُهَنِّيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِيَّاكُمْ وَالتَّمَادُحَ فَاِنَّهُ الذَّبْحُ۔

۳۷۴۳: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ فرماتے تھے: بچو تم ایک دوسرے کی خوشامد کرنے سے یہ گویا ذبح کرنا ہے۔

تشریح ✿ یعنی خون کرتا ہے کیونکہ جب بیہودہ تعریف اور خوشامد کی جائے گی تو احتمال ہے کہ آدمی میں غرور پیدا ہو جائے اور اپنے عیبوں کو ہنر سمجھے اور دوسرے بھائی مسلمانوں کو حقیر خیال کرے اور اس میں تباہی ہے دنیا اور آخرت کی۔

۳۷۴۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا شَبَابَةُ شُعْبَةُ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِیْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مَدَحَ رَجُلٌ رَجُلًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ مِرَارًا ثُمَّ قَالَ اِنْ كَانَ اَحَدُكُمْ مَادِحًا اَخَاهُ فَلْيَقُلْ اَحْسِبُهُ وَ لَا اُزَكِّیْ عَلَى اللّٰهِ اَحَدًا۔

۳۷۴۴: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے دوسرے کی تعریف کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے۔ آپ نے فرمایا: افسوس تو نے اس کی گردن کاٹی کئی بار یہی فرمایا۔ اگر کوئی ضرور ہی اپنے بھائی کی تعریف کرنا چاہے تو یوں کہے میں ایسا سمجھتا ہوں اور میں اللہ کے اوپر کسی کو پاک نہیں کہہ سکتا۔

تشریح ✿ یعنی میں یہ نہیں جانتا کہ واقع نفس الامر میں اللہ کے نزدیک یہ کیسا ہے لیکن میرے نزدیک تو اچھا ہے ان حدیثوں کا یہی مطلب ہے کہ منہ پر کسی کی تعریف نہ کرے یہ بھی جب ہے کہ اس شخص کے غرور میں پڑ جانے کا اندیشہ ہو ورنہ صحیحین کی کئی حدیثوں سے منہ پر تعریف کرنے کا جواز نکلتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد پہاڑ سے فرمایا تھم جا تیرے اوپر کوئی نہیں ہے مگر نبی اور صدیق اور شہید اس وقت ابوبکر اور عمر حاضر تھے اور بعضوں نے کہا کراہت اس وقت ہے جب مبالغہ کرے مدح میں اور جھوٹ کہے اور بعضوں نے کہا اس وقت جب اس مدح سے دنیاوی کام نکالنا منظور ہے اور یہ تعریف غرض کے ساتھ ہو واللہ اعلم۔

Marfat.com

۳۷: بَابُ الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ

باب: جس سے مشورہ لیا جائے اس کو ایمانداری کا مشورہ دینا چاہئے

۳۷۴۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِیْ بُكَيْرٍ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ۔"

۳۷۴۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس سے مشورہ لیا جائے وہ امانت دار ہے (پس ایمانداری سے مشورہ دے امانت میں خیانت نہ کرے)

۳۷۴۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا اَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شَرِيْكٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِیِّ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ۔

۳۷۴۶: حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس سے مشورہ لیا جائے وہ امانتدار ہے (پس ایمانداری سے مشورہ دے امانت میں خیانت نہ کرے)

۳۷۴۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِیْ زَائِدَةَ وَ عَلِیُّ بْنُ هَاشِمٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَيْلٰى عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اسْتَشَارَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُشِرْ عَلَيْهِ۔

۳۷۴۷: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی تم میں سے مشورہ چاہے تو اس کو مشورہ دو، اس کی سند میں محمد بن ابی لیلیٰ ہے اور وہ ضعیف ہے۔

تشریح ❁ یعنی جب اپنا بھائی مسلمان کسی مقدمہ میں صلاح لے تو دلی خیر خواہی اور ایمانداری سے اس کو صلاح دینا چاہئے اور جو بات اس کے لئے مضر ہو وہ بتا دینا چاہئے ورنہ یہ شخص خائن ہوگا گویا جس نے اس سے صلاح لی اس نے اس کے پاس امانت رکھائی اور اس نے اس میں خیانت کی۔

۳۸: بَابُ دُخُوْلِ الْحَمَّامِ

باب: حمام میں جانے کا بیان

۳۷۴۸: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا خَالِیْ يَعْلٰى وَ جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ جَمِيْعًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ زِيَادِ بْنِ اَنْعُمَ الْاَفْرِيْقِیِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تُفْتَحُ لَكُمْ اَرْضُ الْاَعَاجِمِ وَ سَتَجِدُوْنَ فِيْهَا بُيُوْتًا يُقَالُ لَهَا الْحَمَّامَاتُ فَلَا يَدْخُلُهَا الرِّجَالُ اِلَّا بِاِزَارٍ وَامْنَعُوْا النِّسَاءَ اَنْ يَدْخُلْنَهَا اِلَّا مَرِيْضَةً اَوْ نُفَسَاءَ۔

۳۷۴۸: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم فتح کرو گے عجم کے ملکوں کو اور وہاں کچھ گھر دیکھو گے جن کو لوگ حمام کہیں گے، تو ان میں مرد نہ جائیں بغیر تہہ بند باندھے ہوئے اور عورتوں کو ان میں جانے سے منع کرو مگر جو بیمار ہو یا نفاس والی۔

تشریح ❁ حمام میں اکثر مرد اور عورت ننگے ہو جاتے ہیں اور حمامی ان کی مالش کرتے ہیں ان کو نہلاتے ہیں پس منع کیا عورتوں کو مطلقاً وہاں جانے سے البتہ بیماری میں علاج کے لئے عورت کو حمام میں جانا اور وہاں نہانا درست ہے بشرطیکہ اپنا ستر کسی کے

Marfat.com

سامنے نہ کھولے نہ مرد کے نہ عورت کے اور مردوں کو تہہ بند باندھ کر ان میں نہانے کی اجازت دی بہر حال کشف ستر کسی طرح جائز نہیں ہے اگر چہ حمامی کے سامنے سہی اور جن فقہاء نے یہ لکھا ہے کہ حمامی کے لئے کشف عورت جائز ہے ان کا قول غلط ہے۔

۳۷۴۹: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَکِیْعٌ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ شَدَّادٍ عَنْ اَبِیْ عُذْرَةَ قَالَ وَکَانَ قَدْ اَدْرَکَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهَی الرِّجَالَ وَالنِّسَآءَ مِنَ الْحَمَّامَاتِ ثُمَّ رَخَّصَ لِلرِّجَالِ اَنْ یَدْخُلُوْهَا فِی الْمَآزِرِ وَ لَمْ یُرَخِّصْ لِلنِّسَاءِ۔"

۳۷۴۹: حضرت ابو عذرہؓ سے روایت ہے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا تھا (یہ غلط ہے تقریب میں ہے کہ وہ تابعین میں سے ہیں اور جس نے ان کو صحابی سمجھا اس نے وہم کیا انہوں نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مردوں اور عورتوں کو حمام میں جانے سے پھر مردوں کو اجازت دی اُزار پہن کر جانے کی اور عورتوں کو اجازت نہیں دی۔

تشریح ❁ کیونکہ عورتوں کے سارے اعضاء ستر ہیں اور ان کا کھولنا جائز نہیں بغیر ضرورت کے۔

۳۷۵۰: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ اَبِی الْمَلِیْحِ الْهُذَلِیِّ اَنْ نِسْوَةً مِنْ اَهْلِ حِمْصَ اسْتَاْذَنَّ عَلٰی عَائِشَةَ فَقَالَتْ لَعَلَّکُنَّ مِنَ اللَّوَاتِیْ یَدْخُلْنَ الْحَمَّامَاتِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَیُّمَا امْرَاَةٍ وَضَعَتْ ثِیَابَهَا فِیْ غَیْرِ بَیْتِ زَوْجِهَا فَقَدْ هَتَکَتْ سِتْرَمَا بَیْنَهَا وَ بَیْنَ اللّٰهِ۔

۳۷۵۰: ابوالملیح ہذلی سے روایت ہے حمص (ایک شہر ہے مشہور شام میں) والی عورتوں میں سے کئی عورتوں نے حضرت عائشہؓ کے پاس آنے کی اجازت چاہی انہوں نے کہا تم شاید ان عورتوں میں سے ہو جو حمام میں جاتی ہیں اور میں نے سنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جس عورت نے اپنے کپڑے اتارے اپنے خاوند کے گھر کے سوا اور کسی جگہ اس نے پھاڑ ڈالا وہ پردہ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے بیچ میں ہے۔

تشریح ❁ یعنی جو پردہ اللہ نے پاک عورتوں کو اوڑھایا ہے یعنی تقویٰ اور پرہیز گاری اور عصمت کا پردہ وہ ایسا کرنے سے پھٹ جاتا ہے کس لئے کہ جب عورت خاوند کے گھر کے سوا دوسرے گھروں میں ننگی ہوگی تو احتمال ہے کہ اور لوگ اس کو دیکھیں اور فسق و فجور میں مبتلا کریں اور خاوند کے گھر کی مثل ہے باپ یا بھائی کا گھر یا جہاں وہ عورت رہتی ہے کیونکہ اپنے گھر میں کپڑے اتارنے کی ضرورت واقع ہوتی ہے۔

۳۹: بَابُ الْاِطِّلَاءِ بِالنَّوْرَةِ

باب: بالصفا پاؤڈر لگانا کیسا ہے

۳۷۵۱: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هَاشِمِ الرُّمَّانِیِّ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَطَّلٰی بَدَاَ بِعَوْرَتِهٖ فَطَلَاهَا بِالنَّوْرَةِ وَسَائِرَ جَسَدِهٖ

۳۷۵۱: حضرت اُم سلمہؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بال صفا پاؤڈر لگاتے تو پہلے اپنے ستر پر لگاتے پھر باقی بدن پر آپ ﷺ کی بیبیاں لگا دیتیں (اس حدیث کی سند ویسے صحیح ہے لیکن منقطع ہے، حبیب بن ابی

Marfat.com

ثابت کا سماع ام سلمہ سے ثابت نہیں)

اَهْلُهٗ۔

تشریح ❁ سبحان اللہ کیا حیا اور شرم تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنا ستر بی بی کے سامنے بھی نہیں کھولتے تھے۔ دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کنواری لڑکی سے زیادہ شرم تھی جو پردے میں رہتی ہے۔ حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ بدن میں یا زیر ناف بال دور کرنے کے لئے بال صفا پوڈر لگانا درست ہے اور اطباء کہتے ہیں کہ زیر ناف کے بال استرے سے مونڈنا زیادہ بہتر ہے اس سے باہ کو ترقی ہوتی ہے حالانکہ بی بی یا لونڈی کے سامنے ستر کھولنا درست ہے مگر اولیٰ یہ ہے کہ بغیر ضرورت کے ان کے سامنے بھی ننگا نہ ہو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ستر کبھی نہیں دیکھا۔

۳۷۵۲: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ كَامِلٍ اَبِی الْعَلَاءِ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ اَبِی ثَابِتٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اطَّلَی وَ وَلِیَ عَانَتَهٗ بِیَدِهٖ۔

۳۷۵۲: بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بال صفا پاؤڈر لگایا اور زیر ناف اپنے ہاتھ سے لگایا (اس کی سند منقطع ہے)

۴۰: بَابُ الْقَصَصِ

باب: وعظ کہنا اور قصے بیان کرنا

۳۷۵۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْهِقْلُ بْنُ زِیَادٍ ثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ الْاَسْلَمِیِّ عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَقُصُّ عَلَی النَّاسِ اِلَّا اَمِیْرٌ اَوْ مَاْمُوْرٌ اَوْ مُرَاءٍ۔

۳۷۵۳: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وعظ نہیں کہتا لوگوں کو مگر حاکم یا جو حاکم کی طرف سے مقرر ہو وعظ کہنے پر یا جو مکار ہو۔ اس کی سند میں عبداللہ بن عامر اسلمی ضعیف ہے۔

تشریح ❁ اور ریا کار وہ ہے جو لوگوں میں اپنی ناموری اور شہرت کے لئے وعظ کہتا ہے اور خلق خدا کو بری بات سے منع کرتا ہے اور خود سب سے زیادہ برے کاموں میں پھنسا رہتا ہے ایسے ہی وعظوں کی شان میں حافظ صاحب نے فرمایا ؎

واعظان کیں جلوہ بر محراب و منبر می کنند　　چوں بہ خلوت می روند آں کار دیگر می کنند

اور اسلامی حکومتوں میں یہ دستور ہوتا ہے کہ حاکم اور امیر خود لوگوں کو خطبہ سناتا ہے وعظ و نصیحت کرتا ہے یا جن لوگوں کو اس کام کے لائق سمجھتا ہے ان کو اپنی طرف سے نائب مقرر کرتا ہے وہ خطبہ پڑھتے ہیں اور لوگوں کو وعظ سناتے ہیں اور اگر ہر کسی کو وعظ اور خطبے کا اختیار دیا جائے تو ممکن ہے کہ ایک جاہل عام لوگوں کو بھڑکا دے اور ان کے عقیدے خراب کر دے جیسے ہمارے زمانے میں جاہل واعظ کیا کرتے ہیں سوا قصے اور حکایات بیان کرنے کے نہ ان کو امر بالمعروف سے غرض ہے نہ نہی عن المنکر سے بعوض صحیح حدیثوں کے موضوع اور ضعیف حدیثیں لوگوں کو سناتے ہیں اور گمراہ کرتے ہیں۔ بعضوں نے کہا وعظ سے مراد یہاں جمعہ کا خطبہ ہے اور عید کا ہے اور مطلب یہ ہے کہ خطیب کوئی نہ ہو مگر خود حاکم یا اس کا نائب اور اس حدیث سے وہ وعظ مراد نہیں ہے جو دیندار عالم خدا پرست اللہ کے لئے بری باتوں سے منع کرتے ہیں اور اچھی باتوں کا حکم کرتے ہیں نہ ان کو قاص یعنی قصہ خواں کہہ سکتے ہیں بلکہ ایسے عالم تو انبیاء کے نائب اور پیرو ہیں اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **ولتکن منکم امة یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینهون عن المنکر** البتہ قصہ خواں واعظ جو اکثر جھوٹی سچی حکایتیں اگلے لوگوں کی اور ضعیف اور موضوع روایتیں بیان کرتے ہیں وہ اس حدیث میں داخل ہیں کیونکہ ایسے واعظوں کی اصلاح مسلمین نہیں ہوتی بلکہ اپنے لئے مال پیدا کرنا یا اپنی ناموری حاصل کرنا ہوتا ہے پس وہ داخل ہوئے ریا کاری میں اور ایسے ہی واعظوں کی وجہ سے سارے فساد پھیلتے ہیں اور مسلمانوں میں نا اتفاقی ہوتی ہے

Marfat.com

خدا ان سے بچائے۔

مترجم کہتا ہے اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر بڑا فضل کیا کہ قرآن اور حدیث کا ترجمہ اردو زبان میں کرادیا اب ہر ایک شخص ان واعظوں کے فریب کو بخوبی پہچان سکتا ہے اور صحیح اور جھوٹی حدیث کی پہچان خود کر سکتا ہے۔

۳۷۵۴: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَکِیْعٌ عَنِ الْعُمَرِیِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمْ یَکُنْ الْقَصَصُ فِیْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَ لَا زَمَنِ اَبِیْ بَکْرٍ وَ لَا زَمَنِ عُمَرَ۔

۳۷۵۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا یہ قصہ خوانیاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں نہ تھیں اور نہ ابوبکرؓ کے زمانہ میں نہ عمرؓ کے زمانہ میں۔

تشریح ❁ بلکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں تو جب کوئی حدیث بیان کرتا تو وہ اس کی تصحیح اور توثیق کے لئے اس سے شہادت طلب کرتے ورنہ سزا دینے کے لئے مستعد ہوتے معلوم ہوا کہ یہ قصہ خواں واعظ اس زمانہ کے بعد نکلے ہیں اور اہلحدیث ہر ایک شخص کو جو بے سند روایتیں اور حکایتیں لوگوں کو سنائے قصہ خواں کہا کرتے تھے اور اس کی صحبت میں بیٹھنا یا اس کا وعظ سننا مکروہ جانتے تھے ہر ایک واعظ کو لازم ہے کہ حدیث بیان کرنے میں نہایت احتیاط کرے اور کوئی حدیث جب تک محدثین نے اپنی کتابوں میں سند سے اس کی روایت نہ کی ہو بیان نہ کرے پھر یہ بھی ضرور ہے کہ موضوع اور بہت ضعیف حدیث بیان نہ کرے بلکہ حتی المقدور صحیح اور حسن حدیثیں سنائے کیونکہ صحیح اور حسن حدیثیں کیا کم ہیں کہ ہم ان کو چھوڑ کر ضعیف روایتوں کو سنائیں۔

۴۱: بَابُ الشِّعْرِ

باب: شعر کا بیان

۳۷۵۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرٍ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَۃَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الْمُبَارَکِ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ الزُّھْرِیِّ ثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَرْوَانَ ابْنِ الْحَکَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ ابْنُ عَبْدِ یَغُوْثُ عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِکْمَۃً۔

۳۷۵۵: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بعضے شعر حکمت کے ہوتے ہیں۔

تشریح ❁ شعر کہتے ہیں موزوں کلام کو اور اس کی تاثیر دل میں زیادہ ہوتی ہے اسی واسطے عرب کے مشرکین قرآن کو بھی شعر کہتے اس کی تاثیر دیکھ کر اور بعضوں نے مطلقاً شعر گوئی اور شعر کے سننے اور یاد رکھنے کو مکروہ کہا ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ شعر بھی اور کلام کی طرح ہے پس عمدہ شعر جس کا مضمون سچ ہو اور اس میں اچھی بات کی ترغیب ہو یا خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں ہو اور مبالغہ اور جھوٹ سے خالی ہو عمدہ ہی ہے اور ایسے شعر کا نہ کہنا برا ہے نہ اس کا سننا نہ یاد رکھنا نہ روایت کرنا البتہ فضول اور جھوٹ اور غلط مضامین کے اشعار یا جن کے مضامین خلاف شرع ہوں زندقہ اور الحاد کے یا جو داعی ہو کفر اور شرک کی طرف یا فسق و فجور اور شراب خمور کی طرف ایسے اشعار قبیح ہیں اور ان کا کہنا اور سننا اور یاد رکھنا سب منع ہے۔

۳۷۵۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرٍ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَۃَ عَنْ زَائِدَۃَ عَنْ سِمَاکٍ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یَقُوْلُ اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِکَمًا۔

۳۷۵۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۳۷۵۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَۃَ عَنْ

۳۷۵۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

Marfat.com

عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لُبَيْدٍ۔

اَلَا كُلُّ شَىْءٍ مَا خَلَا اللّٰهُ بَاطِلٌ وَ كَانَ اُمَيَّةُ بْنُ اَبِى الصَّلْتِ اَنْ يُسْلِمَ۔

ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے زیادہ سچ کلمہ جو کسی شاعر نے کہا لبید کا یہ شعر ہے: اَلَا كُلُّ شَىْءٍ مَا خَلَا اللّٰهُ بَاطِلٌ یعنی اللہ کے سوا ہر چیز لغو اور معدوم ہے اور امیہ بن ابی ا لصلت قریب تھا مسلمان ہونے کے۔

تشریح ❁ لبید مشہور شاعر تھے عرب میں وہ مسلمان ہو گئے ان کی کنیت ابو عقیل تھی اور وہ معاویہ کی خلافت میں مرے ان کی عمر (۱۴۰) سال کی ہوئی اور اس مصرعہ کا دوسرا مصرع یہ ہے کہ و کل نعیم لا محالة زائل یعنی ہر نعمت ضرور جانے والی ہے مطلب یہ ہے کہ دنیا کی کسی لذت کو بقا نہیں کوئی بہت جلد فنا ہو جاتی ہے جیسے کھانے کی لذت کہ حلق سے اترتے ہی پلاؤ بریانی اور جو جوار برابر ہو جاتے ہیں جو ذرا سی دیر ٹھہرتی ہے اور جو لذت دیرپا اور ثابت ہے وہ اعمال صالحہ کی لذت ہے کہ جب آدمی ان کو یاد کرے دل خوش ہوتا ہے یہ حکمت کا مسئلہ ہے اور امیہ بن ابی الصلت جاہلیت کے زمانہ کا شاعر تھا لیکن شرک سے بیزار اور سچے خدا کا طالب تھا اس کو کوئی ہادی نہ ملا ورنہ مسلمان ہو جاتا اور لبید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پائی اس وقت شعر کہنا چھوڑ دیا اور کہتے تھے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے شعر سے بہتر مجھ کو قرآن عطا فرمایا۔

۳۷۵۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا عِيْسٰى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْلٰى عَنْ عَمْرِو ابْنِ السَّرِيْدِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَنْشَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مِائَةَ قَافِيَةٍ مِنْ شِعْرِ اُمَيَّةَ بْنِ اَبِى الصَّلْتِ يَقُوْلُ بَيْنَ كُلِّ قَافِيَةٍ هِيْهِ وَ قَالَ "كَانَ اَنْ يُسْلِمَ۔"

۳۷۵۸: سرید سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے امیہ بن ابی ا لصلت کے سو شعر پڑھے۔ آپؐ ہر شعر کے بعد فرماتے اور پڑھو اور آپؐ نے فرمایا: امیہ مسلمان ہونے کے قریب تھا۔

تشریح ❁ کیونکہ وہ موحد تھا اور ایمان رکھتا تھا قیامت پر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عمدہ مضمون کے شعر پڑھنا اور سننا درست ہے اگرچہ جاہلیت کے شاعروں کے ہوں۔

۴۲: بَابُ مَا كُرِهَ مِنَ الشِّعْرِ

باب: جو اشعار برے ہیں

۳۷۵۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا حَفْصٌ وَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَوَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ الرَّجُلِ قَيْحًا حَتّٰى يَرِيَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا اِلَّا اَنَّ حَفْصًا لَمْ يَقُلْ يَرِيَهُ۔

۳۷۵۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر ایک آدمی کا پیٹ بیماری کی وجہ سے پیپ سے بھر جائے تو وہ بہتر ہے اس کے لئے اس سے کہ شعر سے بھرے حفص کی روایت میں یہ نہیں ہے کہ بیماری کی وجہ سے۔

تشریح ❁ اس سے مراد برے شعر ہیں جن میں کفر اور فسق یا مبالغہ اور کذب کے مضامین ہوں۔

۳۷۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِىْ قَتَادَةُ عَنْ يُوْنُسَ ابْنِ جُبَيْرٍ

۳۷۶۰: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم میں سے

Marfat.com

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَاَنْ یَمْتَلِیءَ جَوْفُ اَحَدِکُمْ قَیْحًا حَتّٰی یَرِیَهٗ خَیْرٌ لَهٗ مِنْ اَنْ یَمْتَلِیءَ شِعْرًا۔

کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے بیماری کی وجہ سے تو وہ بہتر ہے اس سے کہ شعر سے بھرے۔

۳۷۶۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ عَنْ شَیْبَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ یُوْسُفَ ابْنِ مَاهَكَ عَنْ عُبَیْدِ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَعْظَمَ النَّاسِ فِرْیَةً لَرَجُلٌ هَاجَی رَجُلًا فَهَجَا الْقَبِیْلَةَ بِاَسْرِهَا وَ رَجُلٌ انْتَفَی مِنْ اَبِیْهِ وَ زَنٰی اُمَّهٗ .

۳۷۶۱: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ نے فرمایا: بڑا بہتان کرنے والا وہ شخص ہے جو ہجو کرے ایک آدمی کی اور وہ اس کی ساری قوم کے ہجو کرے (جیسے شاعر کیا کرتے ہیں کہ ایک شخص کی دشمنی سے اس کی ساری قوم کو برا کہتے ہیں حالانکہ اس قوم میں ہزاروں آدمی اچھے بھی ہوتے ہیں) اور وہ شخص جو اپنے ماں باپ کے سوا اور کسی کا بیٹا بنے اور اپنی ماں کو زنا کار قرار دے (اس حدیث کی سند میں چار تابعی ایک دوسرے سے روایت کرتے ہیں)

تشریح ✿ جب باپ کے سوا اپنے تئیں دوسرے کا بیٹا قرار دیا تو گویا اپنی ماں کو زنا کی تہمت لگائی۔

۴۳: بَابُ اللَّعِبِ بِالنَّرْدِ

باب: چوسر کھیلنے کا بیان

۳۷۶۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِیْمِ بْنُ سُلَیْمَانَ وَ اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ فَقَدْ عَصَی اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ۔

۳۷۶۲: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص چوسر سے کھیلے اس نے نافرمانی کی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

تشریح ✿ اور چوسر کے حکم میں ہے شطرنج اور گنجفہ یہ سب حرام اور مکروہ ہیں کیونکہ ان کھیلوں میں اوقات ضائع ہوتے ہیں اور شرط لگائے تو جوا ہوتا ہے یہی قول ہے اکثر علماء امت کا مگر شافعی سے منقول ہے کہ شطرنج کھیلنا جائز ہے بشرطیکہ نماز اور دوسری عبادات میں اس کی وجہ سے خلل نہ ہو۔

مترجم کہتا ہے ہم نے تو ایسا کوئی شطرنج باز نہیں دیکھا جو نماز کا خیال رکھتا ہو بلکہ جب بازی ہوتی ہے تو دنیا مافیہا سے غافل ہو جاتے ہیں نماز کیا چیز ہے پس ایسے شطرنج کی حرمت میں کوئی شک نہیں۔

۳۷۶۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ نُمَیْرٍ وَاَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ شِیْرٍ فَکَاَنَّمَا غَمَسَ یَدَهٗ فِیْ لَحْمِ خِنْزِیْرٍ وَ دَمِهٖ۔

۳۷۶۳: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص چوسر کھیلے گویا اس نے اپنا ہاتھ سور کے گوشت اور خون میں ڈبویا۔

۴۴: بَابُ اللَّعْبِ بِالْحَمَامِ

باب: کبوتر بازی کا بیان

۳۷۶۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ ثَنَا شُرَیْكٌ عَنْ

۳۷۶۴: اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے

Marfat.com

مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَظَرَ اِلٰی اِنْسَانٍ یَتْبَعُ طَائِرًا فَقَالَ شَیْطَانٌ یَتْبَعُ شَیْطَانًا۔"

روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا جو ایک پرندہ کے پیچھے لگا ہوا تھا آپؐ نے فرمایا: شیطان ہے جو شیطان کے ساتھ ہے۔

تشریح ✿ دونوں کو شیطان کہا کیونکہ انہوں نے بھلا دیا اللہ کی یاد کو اور کبوتر بازی حرام ہے اگر جوئے کے ساتھ ہو ورنہ مکروہ ہے اور خالی کبوتر پالنا تفریح کے لئے درست ہے اور اس کی مثل ہے مرغ بازی اور بٹیر بازی وغیرہ یہ سب کھیل لغو اور مکروہ ہیں۔

۳۷۶۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرٍ ثَنَا الْاَسْوَدِ ابْنُ عَامِرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاَی رَجُلًا یَتْبَعُ شَیْطَانَةً۔

۳۷۶۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس میں پرند کے بدل کبوتر ہے۔

۳۷۶۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا یَحْیَی بْنُ سُلَیْمٍ الطَّائِفِیُّ ثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ اَبِی الْحَسَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاَی رَجُلًا وَرَاءَ حَمَامَةٍ فَقَالَ شَیْطَانٌ یَتْبَعُ شَیْطَانَةً۔

۳۷۶۶: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بھی ایسے ہی روایت ہے (اس حدیث کے راوی ثقہ ہیں لیکن سند منقطع ہے حسن کا سماع حضرت عثمان سے نہیں ہے)

۳۷۶۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ نَصْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ خَلْفٍ الْعَسْقَلَانِیُّ ثَنَا رَوَّادُ بْنُ الْجَرَّاحِ ثَنَا اَبُو سَاعِدِیٍّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَاَی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا یَتْبَعُ حَمَامًا فَقَالَ شَیْطَانٌ یَتْبَعُ شَیْطَانًا۔

۳۷۶۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی ایسے ہی روایت ہے اس کی سند میں رواد بن جراح ضعیف ہے۔

۴۵: بَابُ کَرَاهِیَةِ الْوَاحِدَةِ

باب: تنہائی کی کراہت

۳۷۶۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ یَعْلَمُ اَحَدُکُمْ مَا فِی الْوَحْدَةِ مَا سَارَ اَحَدٌ بِلَیْلٍ وَحْدَهٗ۔

۳۷۶۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی جانتا جو تنہائی میں خرابی ہے تو وہ کبھی رات کو اکیلا نہ چلتا۔

تشریح ✿ شاید مراد سفر میں چلنا ہے۔

۴۶: بَابُ اِطْفَاءِ النَّارِ عِنْدَ الْمَبِیْتِ

باب: رات کو سوتے وقت چراغ اور آگ بجھا دینا

۳۷۶۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرٍ ثَنَا سُفْیَانُ ابْنُ عُیَیْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَا تَتْرُکُوْا النَّارَ فِیْ بُیُوْتِکُمْ حِیْنَ تَنَامُوْنَ۔

۳۷۶۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب سونے لگو تو اپنے گھروں میں آگ مت چھوڑو (یعنی اس کو بجھا دو)

۳۷۷۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ

۳۷۷۰: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت

Marfat.com

عَنْ بُرَيْدِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى قَالَ احْتَرَقَ بَيْتٌ بِالْمَدِيْنَةِ عَلٰى اَهْلِهٖ فَحُدِّثَ النَّبِىُّ ﷺ بِشَانِهِمْ فَقَالَ اِنَّمَا هٰذِهِ النَّارُ عَدُوٌّ لَكُمْ فَاِذَا نِمْتُمْ فَاطْفِئُوْهَا عَنْكُمْ۔"

ہے مدینہ میں ایک گھر جل گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بیان کیا گیا۔ آپؐ نے فرمایا: آگ تو تمہاری دشمن ہے جب تم سونے لگو تو اس کو بجھا دو۔

۳۷۷۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ نَهَانَا فَاَمَرَنَا اَنْ نُطْفِئَ سِرَاجَنَا۔

۳۷۷۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم کیا (بہت باتوں کا) اور منع کیا (بہت باتوں سے) تو حکم کیا ہم کو چراغ بجھا دینے کا سوتے وقت)

۴۷: بَابُ النَّهْيِ عَنِ النُّزُوْلِ عَلَى الطَّرِيْقِ

باب: راہ پر ڈیرہ لگانے کی ممانعت

۳۷۷۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنْبَاَنَا هِشَامٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَنْزِلُوْا عَلٰى جَوَّادِ الطَّرِيْقِ وَلَا تَقْضُوْا عَلَيْهَا الْحَاجَاتِ۔"

۳۷۷۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: راستہ کے درمیان مت اترو اور نہ وہاں پائخانہ پھرو۔

تشریح ❁ نہ پیشاب کیونکہ چلنے والوں کو اس سے تکلیف ہوگی سبحان اللہ دین اسلام میں کوئی بات نہیں چھوڑی یہاں تک کہ صفائی کا انتظام بھی موجود ہے۔

۴۸: بَابُ رُكُوْبِ ثَلَاثَةٍ عَلٰى دَآبَّةٍ

باب: تین آدمیوں کا ایک جانور پر چڑھنا

۳۷۷۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَاصِمٍ ثَنَا مُوَرِّقٌ الْعِجْلِىُّ حَدَّثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تُلُقِّىَ بِنَا قَالَ بِىْ وَ بِالْحَسَنِ اَوْ بِالْحُسَيْنِ قَالَ فَحَمَلَ اَحَدَنَا بَىْ يَدَيْهِ وَالْاٰخَرَ خَلْفَهٗ حَتّٰى قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ۔

۳۷۷۳: حضرت عبداللہ بن جعفر بن ابی طالبؓ سے روایت ہے (جو آنحضرتؐ کے بھتیجے تھے اور آپ ان کو بہت چاہتے تھے اس وجہ سے کہ جعفر ان کے باپ شہید ہو گئے اور عبداللہ یتیم رہ گئے تھے) آنحضرتؐ جب سفر سے لوٹ کر آتے تو ہم لوگ (یعنی بچے) آپ ﷺ کا استقبال کرتے ایکبار میں اور امام حسنؓ یا حسینؓ نے استقبال کیا آپ ﷺ نے ہم دونوں میں سے ایک کو اپنے آگے بٹھا لیا اور دوسرے کو اپنے پیچھے یہاں تک کہ ہم مدینہ میں آئے۔

تشریح ❁ جب جانور مضبوط ہو اس کو ایذا نہ ہو۔

یہ جانور اونٹ تھا یا خچر اونٹ پر تو تین چار آدمی بھی سواری کریں تو وہ اٹھا سکتا ہے اور خچر بھی اگر مضبوط ہو تو تین آدمی اس پر سوار ہو سکتے ہیں بشرطیکہ تھوڑی دور جانا ہو اور یہاں ایسا تھا یہ بچے مدینہ سے تھوڑی دور پر آپ ﷺ کا استقبال کرتے دوسرے عبداللہ اور امام حسن یا امام حسین اس وقت کم سن بچے تھے پس یہ دو وزن میں ایک آدمی کے برابر بھی نہ تھے اور دو آدمی خچر پر بخوبی بیٹھ سکتے ہیں اگر بہت موٹے نہ ہوں۔

Marfat.com

۴۹:بَابُ تَتْرِيْبِ الْكِتَابِ

باب: خط لکھ کر اس پر مٹی ڈالنا

۳۷۷۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِبْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنْبَاَنَا بَقِيَّةُ اَنْبَاَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الدِّمَشْقِیُّ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: تَرِّبُوْا صُحُفَكُمْ اَنْجَحُ لَهَا: اِنَّ التُّرَابَ مُبَارَكٌ۔

۳۷۷۴: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مٹی ڈالو اپنے خطوں پر تمہاری مراد پوری ہوگی مٹی مبارک ہے (اس حدیث کو بعض نے منکر کہا ہے بعض نے ضعیف اور سراج الدین قزوینی نے کہا کہ یہ موضوع ہے)

۵۰:بَابُ لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ الثَّالِثِ

باب: اگر کہیں تین آدمی ہوں تو دو مل کر کانا پھوسی نہ کریں

۳۷۷۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَ وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ صَاحِبِهِمَا فَاِنَّ ذَالِكَ يَحْزُنُهٗ۔

۳۷۷۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم تین آدمی ہو (سفر میں یا کسی اور مقام میں) تو تم میں دو شخص تیسرے کو اکیلا چھوڑ کر کانا پھوسی نہ کریں اس سے اس کو رنج ہوگا۔

تشریح ❁ یعنی سرگوشی اور کان میں بات کرنا اس کی وجہ یہ ہے کہ تیسرے آدمی کو رنج ہوگا اور اس کے دل میں وہم پیدا ہوگا معلوم نہیں چپکے چپکے یہ کیا صلاح کرتے ہیں اگر تین سے زیادہ ہوں تو درست ہے کیونکہ تیسرا آدمی اکیلا نہیں رہے گا وہ چوتھے سے بات کرے گا۔

۳۷۷۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ الثَّالِثِ۔

۳۷۷۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا دو آدمیوں کو سرگوشی کرنے سے تیسرے آدمی کو اکیلا چھوڑ کر۔

۵۱:بَابُ مَنْ كَانَ مَعَهٗ سَهَامٌ فَلْيَاخُذْ بِنِصَالِهَا

باب: کوئی شخص (مجمع میں جیسے بازار یا مسجد میں تیر لے جائے تو اس کا پیکان تھام کر لے جائے اور پیکان لوگوں کی طرف نہ کرے ایسا نہ ہو کہ لگ جائے

۳۷۷۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ مَرَّ رَجُلٌ بِسِهَامٍ فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَمْسِكْ بِنِصَالِهَا قَالَ نَعَمْ۔

۳۷۷۷: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص تیر لے کر مسجد میں سے گزرا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کی نوک تھام لے وہ بولا بہت خوب۔

۳۷۷۸: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ

۳۷۷۸: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

Marfat.com

عَنْ جَدِّهٖ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِذَا مَرَّ اَحَدُکُمْ فِیْ مَسْجِدِ نَا اَوْ فِیْ سُوْقِنَا وَ مَعَهٗ نَبْلٌ فَلْیُمْسِكْ عَلٰی نِصَالِهَا بِکَفِّهٖ اَنْ تُصِیْبَ اَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ بِشَیْءٍ اَوْ فَلْیَقْبِضْ عَلٰی نِصَالِهَا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی تم میں سے ہماری مسجد یا بازار میں سے گزرے اور اس کے ساتھ تیر ہو تو اس کے پیکان تھام لے ایسا نہ ہو کہ کسی مسلمان کو اس کی نوک لگ جائے (اور وہ زخمی ہو) پس نوک کو پکڑ کر چلے۔

۵۲: بَابُ ثَوَابِ الْقُرْآنِ

باب: قرآن کی تلاوت کا ثواب

۳۷۷۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عِیْسٰی بْنُ یُوْنُسَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰی عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْکِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِیْ یَقْرَؤُهٗ یَتَتَعْتَعُ فِیْهِ وَ هُوَ عَلَیْهِ شَاقٌّ لَهٗ اَجْرَانِ اثْنَانِ

۳۷۷۹: اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص قرآن کا ماہر ہو یعنی اس کو خوب پڑھ سکتا ہو کہیں اٹکتا نہ ہو) تو ایلچی فرشتوں کے ساتھ ہوگا جو عزت والے ہیں اور نیک (یعنی ان فرشتوں کے ساتھ جو اللہ کا پیغام پہنچاتے ہیں اس کے بندوں پر) اور جو قرآن کو اٹک اٹک کر پڑھتا ہو اور اس پر پڑھنے میں سختی ہوتی ہو تو اس کو دوگنا ثواب ہے (ایک تلاوت کا دوسرے محنت کا اور یہ مطلب نہیں ہے کہ ماہر سے دونا ثواب ہوگا اور بعضوں نے ایسا ہی کہا ہے۔

۳۷۸۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرٍ ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰی اَنْبَاَنَا شَیْبَانُ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَطِیَّةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ اِذَا دَخَلَ الْجَنَّةَ اقْرَاْ وَاصْعَدْ فَیَقْرَاُ وَ یَصْعَدُ بِکُلِّ آیَةٍ دَرَجَةٌ حَتّٰی یَقْرَاَ آخِرَ شَیْءٍ مَعَهٗ۔"

۳۷۸۰: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: قرآن پڑھنے والے کو یا حافظ قرآن کو (قیامت کے دن) کہا جائے گا ایک ایک آیت پڑھتا جا اور چڑھتا جا وہ پڑھے گا اور ہر ایک آیت پڑھ کر ایک درجہ چڑھے گا یہاں تک کہ اخیر آیت جو اس کو یاد ہو اس پر آجائے (پس اس درجہ پر رہے گا جو سارے قرآن کے حافظ ہوں گے ان کو بہت درجہ ملے گا (اس کی سند میں عطیہ عوفی ضعیف ہے)

۳۷۸۱: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ بَشِیْرِ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنِ ابْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُجِیْءُ الْقُرْاٰنُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ کَالرَّجُلِ الشَّاحِبِ فَیَقُوْلُ اَنَا الَّذِیْ اَسْهَرْتُ لَیْلَكَ وَ اَظْمَاْتُ نَهَارَكَ۔

۳۷۸۱: بریدہؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن قرآن ایک تھکے ماندے شخص کی صورت میں آئے گا (جس کا رنگ بدل گیا ہو بیماری سے اور سفر سے) اور حافظ قرآن کو کہے گا میں نے ہی تجھ کو راتوں کو جگایا اور دن کو پیاسا رکھا تھا۔

تشریح ❁ یعنی دن کو روزہ رکھتا تھا اور رات کو قرآن پڑھتا تھا یا قرآن سنتا تھا پس سننے والوں کو بھی ایسا ہی کہے گا۔

۳۷۸۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَ عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَکِیْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ

۳۷۸۲: ابوہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے

Marfat.com

لَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اِذَا رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهٖ اَنْ يَجِدَ فِيْهِ ثَلَاثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ؟

قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَثَلَاثُ آيَاتٍ يَقْرَؤُهُنَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاتِهٖ خَيْرٌ لَهٗ مِنْ ثَلَاثِ خَلِفَاتٍ سِمَانٍ عِظَامٍ۔

کہ جب اپنے گھر میں لوٹ کر آئے تو وہاں تین گابھن بڑی موٹی اونٹنیاں پائے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ بے شک (ہم میں سے ہر کوئی اس کو پسند کرتا ہے نیکی اور پوچھ پوچھ) آپؐ نے فرمایا: پس تین آیتیں جس کو کوئی تم میں اپنی نماز میں پڑھتا ہے بہتر ہیں اس کے لئے تین بڑی موٹی گابھن اونٹنیوں سے۔

۳۷۸۳: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْاَزْهَرِ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ الْقُرْاٰنِ مِثْلُ الْاِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ اِنْ تَعَاهَدَهَا صَاحِبُهَا بِعُقُلِهَا اَمْسَكَهَا عَلَيْهِ وَ اِنْ اَطْلَقَ عُقُلَهَا ذَهَبَتْ۔

۳۷۸۳: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن کی مثال اس اونٹ کی سی ہے جس کا گھٹنا بندھا ہوا اگر اس کا مالک اس کو باندھے رکھے تو وہ رکا رہتا ہے اور اگر اس کی رسی کھول دے تو چلا جاتا ہے۔

۳۷۸۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ عَبْدِيْ شَطْرَيْنِ فَنِصْفُهَا لِيْ وَ نِصْفُهَا لِعَبْدِيْ وَ لِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُ او يَقُوْلُ الْعَبْدُ : ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ حَمِدَنِيْ عَبْدِيْ وَ لِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ فَيَقُوْلُ: ﴿اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ فَيَقُوْلُ: اَثْنٰى عَلَيَّ عَبْدِيْ وَ لِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ يَقُوْلُ :﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ مَجَّدَنِيْ عَبْدِيْ فَهٰذَا لِيْ وَ هٰذِهِ الْاٰيَةُ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ عَبْدِيْ نِصْفَيْنِ يَقُوْلُ الْعَبْدُ: ﴿ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾ يَعْنِيْ فَهٰذِهِ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ عَبْدِيْ وَ لِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ وَآخِرُ السُّوْرَةِ لِعَبْدِيْ يَقُوْلُ الْعَبْدُ: ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ﴾ فَهٰذَا لِعَبْدِيْ وَ لِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ۔

۳۷۸۴: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ نے فرمایا: اللہ جل جلالہ نے ارشاد فرمایا: نماز بٹ گئی ہے میرے اور میرے بندے کے درمیان نصف نصف آدھی اس میں سے میری ہے اور آدھی میرے بندے کی ہے اور میرا بندہ جو مانگے وہ اس کو ملے گا (دنیا میں یا آخرت میں) تو آنحضرتؐ نے فرمایا: پڑھو بندہ کہتا ہے ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ ساری تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے جو پالنے والا ہے سارے جہان کا اللہ فرماتا ہے میری تعریف کی میرے بندے نے اور میرا بندہ جو مانگے وہ اس کو ملے گا۔ پھر بندہ کہتا ہے ﴿اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ بہت مہربان رحم والا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھ کو سراہا ہے میرے بندے نے جو وہ مانگے گا اس کو ملے گا۔ پھر بندہ کہتا ہے :﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ مالک ہے انصاف کے دن کا اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے میری بڑائی کی میرے بندے نے اوپر کی آیتیں میرے لئے ہیں اور یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے آدھوں آدھ بندہ کہتا ہے ﴿ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾ ہم تجھ ہی کو پوجتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد

Marfat.com

مانگتے ہیں۔ یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے آدھوں آدھ اور میرے بندے کو ملے گا جو وہ مانگے اور سورت کی اخیر آیتیں میرے بندے کے لئے ہیں ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ﴾ مجھے کو بتلا دے سیدھی راہ ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے احسان کیا نہ ان لوگوں کی جن پر تو غصے ہوا اور جو بہک گئے تو یہ خاص میرے بندے کے لئے ہے اور میرے بندے کو ملے گا جو وہ مانگے گا۔

تشریح ❁ یعنی میں اس کو سیدھی راہ بتاؤں گا اپنے اچھے بندوں کی راہ۔ مطلب حدیث کا یہ ہے کہ سورۃ فاتحہ میں سات آیتیں ہیں پہلی تین آیتوں میں تو خاص اللہ تعالیٰ کی عظمت اور پچھلی تین آیتوں میں بندہ دعا کرتا ہے تو وہ بندے سے متعلق ہیں اور ایک آیت یعنی : اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ یہ اللہ تعالیٰ اور بندے دونوں کے درمیان ہے کیونکہ اس میں بندے نے اپنا حال بیان کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی بڑائی بھی اس سے نکلتی ہے کہ وہی عبادت اور استعانت کے لائق ہے یہ حدیث بظاہر مؤید ہے حنفیہ کے مذہب کو جو کہتے ہیں بسم اللہ سورۃ فاتحہ کا جز نہیں ہے اور ساتویں آیت: غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ ہے اور چھٹی آیت اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ پر ختم ہوتی ہے۔

۳۷۸۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ ابْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُعَلَّى قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلَا اُعَلِّمُكَ اَعْظَمَ سُوْرَةٍ فِی الْقُرْاٰنِ قَبْلَ اَنْ اَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ؟ قَالَ فَذَهَبَ النَّبِیُّ ﷺ لِيَخْرُجَ فَاَذْكَرْتُهٗ فَقَالَ: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ وَ هِیَ السَّبْعُ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِیْ اُوْتِيْتُهٗ۔

۳۷۸۵: حضرت ابوسعید بن معلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تجھ کو قرآن کی سب سے بڑی سورت نہ سکھاؤں مسجد سے باہر نکلنے کے پیش تر۔ ابوسعیدؓ نے کہا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چلے مسجد سے جانے کے لئے میں نے آپ ﷺ کو یاد دلایا۔ آپؐ نے فرمایا: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ یہی سورت سبع مثانی ہے اور قرآن عظیم میں جو دیا گیا ہے۔

تشریح ❁ یعنی اس آیت میں جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **ولقد اتيناك سبعا من المثانی والقرآن العظيم** تو سبع مثانی اور قرآن عظیم سے سورۃ فاتحہ مراد ہے اس کو سبع اس واسطے کہتے ہیں کہ اس میں سات آیتیں ہیں اور مثانی اس لئے کہ اس میں سات لفظ مکرر آئے ہیں اللہ اور رحمان اور رحیم اور ایاک اور صراط اور علیہم اور لا جو غیر کے معنی میں ہیں تو گویا غیر کا لفظ بھی مکرر ٹھہرا اور ایک قرأت میں یوں بھی ہے: غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ اور یہ اس وقت ہوگا جب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بھی اس سورت کا جز ہو اور بعضوں نے کہا مثانی اس لئے کہتے ہیں کہ ہر نماز میں مکرر یعنی دو تین چار بار پڑھی جاتی ہے اور بعضوں نے کہا اس وجہ سے کہ یہ سورت دو بار اتری پہلے مکہ میں پھر مدینہ میں اور بعضوں نے کہا سبع مثانی سے قرآن کی سات لمبی سورتیں مراد ہیں یعنی بقرہ اور آل عمران اور نساء اور مائدہ اور انعام اور اعراف اور توبہ و انفال سمیت کیونکہ یہ دونوں ایک سورت کے حکم میں ہیں اور مثانی ان کو اس لئے کہا کہ ہر ایک سورت کی بعض آیتیں دوسری سورت میں دہرائی گئی ہیں واللہ اعلم۔

۳۷۸۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبَّاسٍ الْجُشَمِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ

۳۷۸۶: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک سورت ہے قرآن میں جس کی

Marfat.com

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ سُوْرَةً فِي الْقُرْاٰنِ ثَلَاثُوْنَ اٰيَةً شَفَعَتْ لِصَاحِبِهَا حَتّٰى غُفِرَلَهٗ تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ۔

تیس آیتیں ہیں اس نے سفارش کی اپنے پڑھنے والے کی (اللہ جل جلالہ کے پاس) یہاں تک کہ وہ بخش دیا گیا وہ سورت تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ہے۔

۳۷۸۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا خَالِدُ ابْنُ مَخْلَدٍ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِيْ سُهَيْلٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ۔

۳۷۸۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تہائی قرآن کے برابر ہے۔

تشریح ❁ ثواب میں تو اگر کوئی تین بار اس سورت کو پڑھ لے تو گویا سارے قرآن کو ختم کیا اور ترمذی اور دارمی کی روایت میں ہے کہ جو کوئی سورۃ یٰسین پڑھے اس کو دس ختم کا ثواب ملے گا سبحان اللہ کیا آسانی ہے اس امت پر بعضوں نے کہا قل ہو اللہ احد تہائی قرآن ہے اس معنی سے کہ قرآن میں تین چیزیں مقصود ہیں ایک توحید' دوسرے رسالت' تیسرے اعمال اور اس سورت میں توحید کا پورا بیان ہے تو ایک ثلث قرآن ہوا۔

۳۷۸۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٌّ الْخَلَّالُ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ۔

۳۷۸۸: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۳۷۸۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ قَيْسٍ الْاَوْدِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُ اَحَدٌ اَلْوَاحِدُ الصَّمَدُ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ۔

۳۷۸۹: حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَللّٰهُ اَحَدٌ اَلْوَاحِدُ الصَّمَدُ ثلث قرآن کے برابر ہے۔

تشریح ❁ یعنی یہ کلمات ثواب میں تہائی قرآن کے برابر ہیں بعض نسخوں میں یوں ہے قل ھو اللہ احد اللہ الصمد تہائی قرآن کے برابر ہے۔

۵۳: بَابُ فَضْلِ الذِّكْرِ

باب: ذکر الٰہی کا ثواب

۳۷۹۰: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِ ابْنِ كَاسِبٍ ثَنَا الْمُغِيْرَةُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ مَوْلَى ابْنِ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ بَحْرِيَّةَ عَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ اَعْمَالِكُمْ وَ اَرْضَاهَا عِنْدَ مَلِيْكِكُمْ وَاَرْفَعِهَا فِيْ دَرَجَاتِكُمْ وَ خَيْرٍ لَكُمْ مِنْ اِعْطَاءِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَ مِنْ اَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ

۳۷۹۰: حضرت ابوالدرداءؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تم سے بیان نہ کروں جو تمہارے سب عملوں میں سے بہتر ہے اور تمہارے مالک کو سب سے زیادہ پسند ہے اس کی وجہ سے سب عملوں سے زیادہ درجے بلند ہوتے ہیں اور بہتر ہے تمہارے لئے سونا اور چاندی خیرات کرنے سے (یعنی صدقہ سے بھی اس کا

Marfat.com

فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَهُمْ وَ يَضْرِبُوْا اَعْنَاقَكُمْ؟

قَالُوْا وَ مَا ذَالِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذِكْرُ اللّٰهِ۔

وَ قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَا عَمِلَ امْرُؤٌ بِعَمَلٍ اَنْجَى لَهٗ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ" مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ۔"

ثواب زیادہ ہے) اور بہتر ہے اس سے بھی کہ تم اپنے دشمنوں سے (کافروں سے جہاد میں) لڑو پھر تم ان کی گردنیں مارو اور وہ تمہاری گردنیں ماریں۔ لوگوں نے عرض کیا وہ کون سا عمل ہے یا رسول اللہؐ۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ کی یاد اور معاذ بن جبلؓ نے کہا آدمی کا کوئی عمل اللہ کے عذاب سے نجات دینے والا ذکر الٰہی سے زیادہ نہیں ہے۔

تشریح ❁ اب عام ہے کہ یہ ذکر زبان سے ہو یا دل سے یا دونوں سے اور علمائے ظاہر کے نزدیک جب تک زبان سے کوئی لفظ نہ نکالے تو وہ ذکر نہ ہوگا اور ادنیٰ درجے ذکر کا ان کے نزدیک یہ ہے کہ آدمی خود سنے لیکن اہل تصوف کے نزدیک ذکر قلبی یعنی دل سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی یاد کرنا یہی سب سے اعلیٰ ہے وہ کہتے ہیں یہی ذکر قلبی صدقہ اور جہاد سب عبادتوں سے افضل ہے کیونکہ یہ سب عبادتیں ہاتھ اور پاؤں سے ہوتی ہے اور یہ دل سے ہوتا ہے اور دل اشرف ہے ہاتھ اور پاؤں سے اور یہی ذکر جہاد اکبر ہے نہ وہ ذکر جس میں آدمی چیخے چلائے گردنیں ہلائے منہ ٹیڑھا کرے لوگوں کو پریشان کرے بعضوں نے کہا ایسا ذکر کرنے سے حضور ہوتا ہے ہرگز نہیں اس سے اور دوری ہوتی ہے۔

مترجم کہتا ہے صحیح قول اس باب میں یہ ہے کہ جو اذکار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص اوقات میں وارد ہیں صبح اور شام اور نماز کے بعد وضو کے بعد کھانے کے بعد ان کو سنت کے موافق زبان ہی سے ادا کرے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ادا کرتے تھے اور جو ذکر آپ ﷺ سے جہراً منقول ہے اس کو جہر سے ادا کرے جو آہستہ سے منقول ہے اس کو آہستہ سے ادا کرے لیکن مبالغہ کرنا جہر میں اور زور کرنا اور نعرے مارنا اور ضرب لگانا جس کو بعض فقراء سکھاتے ہیں یہ سنت کے خلاف ہے چاہئے کہ یہ جہر اعتدال کے ساتھ ہو یعنی اس قدر کہ خود سنے اور پاس والا سن لے اور سر اس قدر ہو کہ خود سنے یہ طریقہ افضل ہے اب رہا ہر وقت اٹھتے بیٹھتے آتے جاتے اور قضاء حاجت کے وقت تو ان اوقات میں ذکر قلبی افضل ہوگا کیونکہ وہ خالی ہوتا ہے ریا سے اور اس پر کوئی مطلع نہیں ہوتا سوا اللہ کے اور طریقہ ذکر قلبی کا یہ ہے کہ دل سے لا الٰہ الا اللہ نکالے ہر وقت یا جب سانس باہر نکالے تو لا الٰہ کہے اور اور جب اندر لے جائے تو الا اللہ کہے یا اللہ اللہ ہر وقت دل سے نکالتا رہے اور کوئی وقت اس سے غافل نہ ہو یہاں تک کہ پائخانہ میں بھی اور استنجا کرتے وقت بھی اور مدار فقر کا دو چیزوں پر ہے ایک خالی کرنا دل کا ماسوی اللہ سے یعنی ہر ایک لذت سے اور دنیا کی ہر ایک چیز کی محبت سے دوسرے بھر دینا دل کا اللہ کی محبت اور اس کی یاد سے۔

۳۷۹۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا يَحْىَ بْنُ آدَمَ عَنْ عَمَّارِ ابْنِ زُرَيْقٍ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَغَرِّ اَبِىْ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَ اَبِىْ سَعِيْدٍ يَشْهَدَ انِ بِهٖ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ فِيْهِ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَ تَغَشَّتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَ تَنَزَّلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَ ذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ

۳۷۹۱: حضرت ابوہریرہؓ اور ابوسعیدؓ سے روایت ہے یہ دونوں گواہی دیتے تھے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جو لوگ مجلس میں اللہ کی یاد کرتے ہیں فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں اور اللہ کی رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر سکینہ اترتی ہے (یعنی دل کی تسلی اور اطمینان) اور اللہ جلالہ ان لوگوں کا ذکر کرتا ہے اپنے پاس والوں میں (یعنی فرشتوں میں اور انبیاء

Marfat.com

کی ارواح میں جو پروردگار کے مقرب اور باریاب ہیں)

عِنْدَهٗ۔

۳۷۹۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَآءِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ اَنَا مَعَ عَبْدِيْ اِذَا هُوَ ذَكَرَ وَ تَحَرَّكَتْ بِيْ شَفَتَاهُ۔"

۳۷۹۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ جل جلالہ ارشاد فرماتا ہے میں اپنے بندے کے ساتھ ہوں جب وہ مجھ کو یاد کرے اور اس کے لب حرکت کریں۔

تشریح ❁ یعنی ہونٹ ہلیں اس حدیث سے بھی علمائے ظاہر نے استدلال کیا ہے کہ ذکر میں زبان سے کہنا ضروری ہے گو آہستہ ہی ہو دوسری حدیث میں ہے کہ لوگوں نے زور سے اللہ کی یاد شروع کی یعنی بہت چلا کر کہا تو آپ ﷺ نے کہا تم اس کی یاد نہیں کرتے جو بہرہ ہے یا غائب ہے آسانی کرو اپنے اوپر۔ دوسری روایت میں ہے کہ وہ تم سے زیادہ قریب ہے تمہارے پالانے کی آگے کی لکڑی یا تمہارے اونٹ کی گردن سے بھی اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہر جگہ اور ہر چیز کو سنتا ہے اور دیکھتا ہے پس چلانے کی ضرورت نہیں اگرچہ اس کی ذات مقدس عرش معلیٰ پر ہے مگر اس کا سمع اور بصر ہر جگہ ہے۔

۳۷۹۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ اَخْبَرَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ الْكِنْدِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ اَنَّ اَعْرَابِيًّا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَاَنْبِئْنِيْ مِنْهَا بِشَيْءٍ اَتَشَبَّثُ بِهٖ قَالَ لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

۳۷۹۳: حضرت عبداللہ بن بسرؓ سے روایت ہے کہ ایک گنوار نے آنحضرتؐ سے عرض کیا یارسول اللہ اسلام کے قاعدے بہت ہو گئے ہیں مجھ پر (یعنی بہت اعمال خیر اسلام میں ہیں اور ہر ایک کے شرائط اور احکام ہیں) تو مجھ کو آپؐ ان میں سے ایک بات بتا دیجئے جس کو میں کروں (ہر حال میں اٹھتے اور بیٹھتے اور کھاتے اور پیتے تنہائی اور صحبت جوانی اور پیری طاقت اور ناطاقتی صحت اور بیماری میں) آپ نے فرمایا: ہمیشہ تیری زبان تر رہے اللہ کی یاد سے۔

تشریح ❁ اس میں بھی زبان کی قید لگائی کہ زبان سے ذکر کیا کر بعضوں نے کہا وہ شخص گنوار دیہاتی تھا اس لئے اس کو آپ ﷺ نے ذکر قلبی تعلیم نہیں کیا اور صرف ذکر لسانی پر قناعت کی۔

۵۴: بَابُ فَضْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

باب: لا الٰہ الا اللہ کہنے کی فضیلت

۳۷۹۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَغَرِّ اَبِيْ مُسْلِمٍ اَنَّهٗ شَهِدَ عَلٰى اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهُمَا شَهِدَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الْعَبْدُ:

" لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ "

قَالَ صَدَقَ عَبْدِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَ اَنَا اَكْبَرُ وَ اِذَا

۳۷۹۴: حضرت ابوہریرہؓ اور ابوسعیدؓ سے روایت ہے ان دونوں نے گواہی دی کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جب بندہ کہتا ہے لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سچ کہا میرے بندے نے بے شک کوئی خدا نہیں سوا میرے اور بے شک میں ہی اللہ اکبر ہوں اور جب بندہ کہتا ہے لا الٰہ الا اللہ وحدہ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سچ کہا میرے بندے نے میں ہی اکیلا خدا ہوں سوا میرے کوئی خدا نہیں اور جب بندہ کہتا

Marfat.com

قَالَ الْعَبْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ قَالَ صَدَقَ عَبْدِی لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَحْدِیْ وَ اِذَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا شَرِیْكَ لَهٗ قَالَ صَدَقَ عَبْدِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَ لَا شَرِیْكَ لِیْ وَ اِذَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهَ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ:

قَالَ صَدَقَ عَبْدِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا لِیَ الْمُلْكُ وَ لِیَ الْحَمْدُ وَ اِذَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ صَدَقَ عَبْدِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِیْ۔"

قَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ ثُمَّ قَالَ الْاَغَرُّ شَیْئًا لَمْ اَفْهَمْهُ قَالَ فَقُلْتُ لِاَبِیْ جَعْفَرٍ مَا قَالَ فَقَالَ مِنْ رُزِقَهُنَّ عِنْدَ مَوْتِهٖ لَمْ تَمَسَّهُ النَّارُ۔

ہے لا الٰہ الا اللہ لا شریک لہ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سچ کہا میرے بندے نے میں ہی خدا ہوں اور کوئی میرا شریک (ساجھی) نہیں اور جب بندہ کہتا ہے لا الٰہ الا اللہ لہ الملک ولہ الحمد تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سچ کہا میرے بندے نے میں ہی اللہ ہوں اور سلطنت اور تعریف سب میرے یہی لئے ہے اور جب بندہ کہتا ہے لا الٰہ الا اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ تو اللہ سبحانہ فرماتا ہے سچ کہا میرے بندے نے سوا میرے کوئی معبود نہیں اور حول اور قوۃ مجھی کو ہے (حول کے معنی گناہوں اور تکلیفوں سے بچانا اور قوت کے معنی طاقت) ابواسحاق نے کہا (جو راوی ہے اس حدیث کا ابو مسلم اغر سے) پھر اغر نے کچھ کہا جس کو میں نہیں سمجھا میں نے ابوجعفرؒ سے پوچھا کیا کہا انہوں نے کہا یہ کہا کہ جس کو ان کلمات کے کہنے کی توفیق ہوگی مرتے وقت اس کو دوزخ کی آگ نہیں چھوئے گی۔

تشریح ❁ اس میں کلمہ تمجید کے علیحدہ علیحدہ کلمات مذکور ہیں۔ پورا کلمہ یوں ہے جو ہر نماز کے بعد پڑھنا مسنون ہے **لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔**

۳۷۹۵: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِیُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ یَحْیَ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اُمِّهٖ سُعْدَ الْمُرِیَّةِ قَالَتْ مَرَّ عُمَرُ بِطَلْحَةَ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لَكَ كَئِیْبًا اَسَاَتْكَ امْرَاَةُ ابْنِ اَمِّكَ قَالَ لَا وَ لٰكِنْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَا یَقُوْلُهَا اَحَدٌ عِنْدَ مَوْتِهٖ اِلَّا كَانَتْ نُوْرًا لِصَحِیْفَتِهٖ وَ اِنَّ جَسَدَهٗ وَ رُوْحَهٗ لَیَجِدَ انَ لَهَارَوحًا عِنْدَ الْمَوْتِ فَلَمْ اَسْاَلْهُ حَتّٰی تُوُفِّیَ قَالَ اَنَا اَعْلَمُهَا هِیَ الَّتِیْ اَرَادَ عَمَّهٗ عَلَیْهَا وَ لَوْ عَلِمَ اَنَّ شَیْئًا اَنْجٰی لَهٗ مِنْهَا لَاَمَرَهٗ۔

۳۷۹۵: حضرت سعدی مریہؓ سے روایت ہے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو چکی تو حضرت عمر طلحہ پر سے گزرے اور پوچھا کیا وجہ ہے میں تم کو رنجیدہ پاتا ہوں تم کو اپنے چچازاد بھائی (ابوبکر صدیقؓ) کی خلافت بری لگی (یعنی ان کے خلیفہ ہونے سے تم ناراض ہو) انہوں نے کہا نہیں لیکن میں نے سنا جناب رسول اللہؐ سے آپ فرماتے تھے میں ایک کلمہ جانتا ہوں جو کوئی اس کو مرتے وقت کہے گا تو وہ نور ہوگا اس کے نامۂ اعمال کا اور اس کے بدن اور روح دونوں کو اس سے راحت ہوگی موت کے وقت پھر میں نے یہ کلمہ آپ سے نہ پوچھا یہاں تک کہ آپ ﷺ کی وفات ہو گئی۔ حضرت عمرؓ نے کہا میں اس کلمہ کو جانتا ہوں وہ وہی کلمہ ہے جس کو کہنے کے لئے آپ ﷺ نے اپنے چچا

Marfat.com

(ابوطالب) کوحکم دیا تھا (ان کی موت کے وقت) اور اگر آپؐ جانتے کہ اور کوئی کلمہ ان کے لئے زیادہ مفید ہے تو اس کے کہنے کا آپ حکم دیتے ان کو۔

تشریح ۞ اس لئے کہ جناب ابوطالب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہایت الفت تھی اور آپ یہ چاہتے تھے کہ کسی طرح قیامت کے دن یہ عذاب سے بچ جائیں تو آپ ﷺ نے ان کو لا الہ الا اللہ کہنے کا حکم دیا تھا معلوم ہوا یہی وہ کلمہ ہے کہ جس کی زبان سے مرتے وقت یہ کلمہ نکلے وہ ہرگز دوزخ میں نہ جائے گا اللہ ہمارا آخری کلام یہی کر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

۳۷۹۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنِ بَيَانٍ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هَلَالٍ عَنْ هِصَّانَ بْنِ الْكَاهِلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا مِنْ نَفْسٍ تَمُوْتُ تَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ: يَرْجِعُ ذَالِكَ اِلٰى قَلْبِ مُوْقِنٍ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا۔

۳۷۹۶: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مرے اور یہ گواہی دیتا ہو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دل سے یقین کے ساتھ تو اللہ تعالیٰ اس کو بخش دے گا۔

۳۷۹۷: حَدَّثَنَا اِبْرٰهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ مَنْظُوْرٍ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ اُمِّ هَانِیءٍ قَالَتْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا يَسْبِقُهَا عَمَلٌ وَ لَا تَتْرُكُ ذَنْبًا۔"

۳۷۹۷: ام ہانیؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لا الہ الا اللہ سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں اور یہ کلمہ کوئی گناہ باقی نہیں رکھتا (یعنی جب کافر مسلمان ہو اور لا الہ الا اللہ کہے تو کفر کے زمانہ کے کل گناہ معاف ہو جاتے ہیں)

۳۷۹۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا زَيْدُ ابْنُ الْحُبَابِ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ اَخْبَرَنِیْ سُمَیٌّ مَوْلَى اَبِیْ بَكْرٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَالَ فِیْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ۔ كَانَ لَهٗ عَدْلُ عَشْرِ رِقَابٍ وَ كُتِبَتْ لَهٗ مِئَةُ حَسَنَةٍ وَ مُحِیَ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَ كُنَّ لَهٗ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ سَائِرَ يَوْمِهٖ اِلَى اللَّيْلِ وَ لَمْ يَاْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا اَتٰى بِهٖ اِلَّا مَنْ قَالَ اَكْثَرَ۔

۳۷۹۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ایک دن میں سو بار یہ کلمہ کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ تو اس کو دس بردے آزاد کرنے کا ثواب ہوگا اور سو نیکیاں اس کی لکھی جائیں گی اور سو برائیاں اس کی مٹائی جائیں گی اور سارے دن اس کو بچاؤ رہے گا شیطان سے رات تک اور کسی کا عمل اس کے عمل سے افضل نہ ہوگا مگر جو کوئی اسی کلمہ کو سو بار سے زیادہ کہے۔

تشریح ۞ تو اس کو اس سے زیادہ ثواب ہوگا اس طرح جو کوئی اور زیادہ کہے اس کو اور زیادہ ثواب ہوگا۔

۳۷۹۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثَنَا عِيْسَى الْمُخْتَارِ عَنْ مُحَمَّدٍ اَبِیْ لَيْلٰى عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِیِّ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ فِیْ

۳۷۹۹: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی صبح کی نماز کے بعد یہ کلمہ کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ

Marfat.com

دُبُرِ صَلَاةِ الْغَدَاةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ كَانَ كَعَتَاقِ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ اِسْمَاعِيْلَ۔"

الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ تو اس کو ایسا ثواب ہوگا جیسے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک بردہ آزاد کیا۔ اس کی سند میں عطیہ عوفی ضعیف ہے۔

۵۵: بَابُ فَضْلِ الْحَامِدِيْنَ

باب: اللہ کی حمد کرنے والوں کی فضیلت

۳۸۰۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا مُوْسَى بْنُ اِبْرٰهِيْمَ ابْنِ كَثِيْرِ بْنِ بَشِيْرِ بْنِ الْفَاكِهِ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنِ خِرَاشِ بْنِ عَمِّ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَفْضَلُ الدُّعَاءِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ.

۳۸۰۰: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ افضل ذکر یہ ہے لا الٰہ الا اللہ اور افضل دعا یہ ہے الحمد للہ۔

تشریح ✿ کیونکہ جو کوئی اللہ کی حمد کرے گا اللہ اس کو اور زیادہ دے گا پس اس کی سب مرادیں خود بخود پوری ہوں گی الگ الگ مانگنے کی کیا حاجت ہے۔

۳۸۰۱: حَدَّثَنَا اِبْرٰهِيْمُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ بَشِيْرٍ مَوْلَى الْعُمَرِيِّيْنَ قَالَ سَمِعْتُ قُدَامَةَ بْنِ اِبْرٰهِيْمَ الْجُمَحِيَّ يُحَدِّثُ اَنَّهٗ كَانَ يَخْتَلِفُ اِلٰى عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَ هُوَ غُلَامٌ وَ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُعَصْفَرَانِ قَالَ فَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ اَنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ قَالَ يَا رَبِّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِيْ لِجَلَالِ وَجْهِكَ وَ لِعَظِيْمِ سُلْطَانِكَ فَعَضَلَتْ بِالْمَلَكَيْنِ فَلَمْ يَدْرِيَا كَيْفَ يَكْتُبَانِهَا فَصَعِدَ اِلَى السَّمَاءِ وَ قَالَ يَا رَبَّنَا اِنَّ عَبْدَكَ قَدْ قَالَ مَقَالَةً لَا نَدْرِيْ كَيْفَ نَكْتُبُهَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا قَالَ عَبْدُهٗ مَا ذَا قَالَ عَبْدِيْ ؟ قَالَ يَا رَبِّ اِنَّهٗ قَالَ يَا رَبِّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِيْ لِجَلَالِ وَجْهِكَ وَ عَظِيْمِ سُلْطَانِكَ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُمَا اكْتُبَاهَا كَمَا قَالَ عَبْدِيْ حَتّٰى يَلْقَانِيْ فَاَجْزِيَهٗ بِهَا۔

۳۸۰۱: عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ نے فرمایا: اللہ کے ایک بندے نے یوں کہا یَا رَبِّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِيْ لِجَلَالِ وَجْهِكَ وَ لِعَظِيْمِ سُلْطَانِكَ یعنی اے مالک میں تیری ایسی تعریف کرتا ہوں جو تیری بزرگی اور تیری بڑی سلطنت کے لائق ہے یہ کلمہ مشکل ہوا ان دونوں فرشتوں پر (جو بندے کے اعمال لکھتے ہیں یعنی کراماً کاتبین اور وہ نہیں سمجھے کہ اس کلمے کو کیونکر لکھیں (کیونکہ اس کلمہ کا ثواب اور اجر ان کو معلوم نہ تھا) آخر وہ دونوں آسمان کی طرف چڑھے (اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پروردگار عالم آسمان کے اوپر ہے عرش پر نہ ہر جگہ اور ہر مکان میں جیسے گمراہ جہمیوں کا قول ہے اگر ایسا ہوتا تو ان فرشتوں کو اوپر چڑھنے کی ضرورت نہ ہوتی) اور انہوں نے عرض کیا اے مالک ہمارے تیرے بندے نے ایک کلمہ کہا ہے ہم نہیں جانتے اس کو کیونکر لکھیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حالانکہ وہ خوب جانتا ہے جو اس کے بندے نے ایک کلمہ کہا میرے بندے نے کیا کہا۔ ان فرشتوں نے عرض کیا یہ کہا یَا رَبِّ

Marfat.com

لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِيْ لِجَلَالِ وَجْهِكَ وَ لِعَظِيْمِ سُلْطَانِكَ تب اللہ نے فرمایا اس کلمے کو اسی طرح لکھ دو (نامہ اعمال میں) جس طرح میرے بندے نے کہا (یعنی ان ہی لفظوں سے یہاں تک کہ میرا بندہ مجھ سے ملے اس وقت میں اس کو اس کا بدلہ دوں گا۔

تشریح ❁ یعنی جو اس کا ثواب ہے وہ اس وقت کہ جب میں اپنے بندے کو دوں گا معلوم ہوگا حقیقت میں یہ کلمہ ایسا ہے کہ اس سے مالک کی بڑی رضامندی اور خوشی حاصل ہوتی ہے دوسری روایت میں ہے جو کوئی کہے لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر ولا حول ولا قوۃ۔

۳۸۰۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا يَحْيٰى بْنُ آدَمَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ رَجُلٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ذَالَّذِيْ قَالَ هٰذَا؟

قَالَ الرَّجُلُ اَنَا وَ مَا اَرَدْتُ اِلَّا الْخَيْرَ فَقَالَ لَقَدْ فُتِحَتْ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَاءِ فَمَا نَهْنَهَهَا شَيْءٌ دُوْنَ الْعَرْشِ۔

۳۸۰۲: وائلؓ سے روایت ہے میں نے نماز پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک شخص نے کہا (سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کے بعد) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ۔ جب آپؐ نماز سے فارغ ہوئے تو پوچھا کس نے یہ کلمہ کہا تھا ایک شخص بولا میں نے اور میری نیت نہ تھی مگر ثواب کی۔ آپؐ نے فرمایا: اس کلمہ کیلئے آسمان کے دروازے کھولے گئے اور وہ کہیں نہ رکا یہاں تک کہ عرش تک پہنچ گیا۔

تشریح ❁ یعنی پروردگار کے پاس حدیث سے بھی یہی نکلتا ہے کہ پروردگار آسمانوں کے اوپر اپنے عرش پر ہے۔

۳۸۰۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ الْاَزْرَقُ اَبُوْ مَرْوَانَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مَنْصُوْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اُمِّهٖ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا رَاٰى مَا يُحِبُّ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ وَاِذَا رَاٰى مَا يَكْرَهُ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ۔

۳۸۰۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی ایسی بات دیکھتے جو پسند آتی تو فرماتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّلِحٰتُ اور جب کوئی ایسی بات دیکھتے جس کو برا جانتے تو فرماتے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ (یعنی ہر حال میں اللہ کا شکر ہے)۔

۳۸۰۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ مُوْسٰى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ۔

۳۸۰۴: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ (اس کی سند میں موسیٰ بن عبیدہ ضعیف ہے اور اس کا استاد محمد بن ثابت مجہول ہے)

۳۸۰۵: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْخَلَّالُ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ شَبِيْبِ ابْنِ بَشِيْرٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

۳۸۰۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے

Marfat.com

مَا اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلٰى عَبْدٍ نِعْمَةً فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اِلَّا كَانَ الَّذِىْ اَعْطَاهُ اَفْضَلَ مِمَّا اَخَذَ۔"

کسی بندے پر جب کوئی نعمت اتارے اور وہ کہے الحمدللہ تو اس نے جو دیا وہ افضل ہے اس سے جو اس نے لیا (اس کی سند میں شبیب بن بشر مختلف فیہ ہے)

تشریح ✿ یعنی اللہ کے نزدیک اس کا الحمدللہ کہنا یہ افضل ہے اس نعمت سے جو اللہ تعالیٰ نے اس کو دی تو گویا بندے نے نعمت لی اور اس سے افضل شے اللہ جل جلالہ کی نذر کی یہ اس کی عنایت ہے ورنہ اس کی نعمت کے سامنے ہمارے ایک لفظ زبان سے نکالنے کی کیا حقیقت ہے اگر ہم لاکھوں برس تک ہر ایک بُن مو سے الحمدللہ کہا کریں تو بھی اس کی نعمتوں کا شکر ادا نہ ہو سکے۔

۵۶:بَابُ فَضْلِ التَّسْبِيْحِ

باب: سبحان اللہ کہنے کی فضیلت

۳۸۰۶:حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ وَ عَلِىُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِىْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيْلَتَانِ فِى الْمِيْزَانِ، حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔

۳۸۰۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: دو کلمے ہیں جو زبان پر ہلکے ہیں (یعنی ان کے کہنے میں کچھ محنت نہیں لیکن اعمال کے ترازو میں (قیامت کے دن) وہ بھاری ہوں گے اور مالک کو بہت پسند ہیں سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔

تشریح ✿ یہ بہت مختصر کلمے ہیں اور ان کا پڑھنا بھی سہل ہے آدمی کو چاہئے کہ ہر وقت ان کلموں کو پڑھتا رہے۔

۳۸۰۷:حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ سَيْبَةَ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ سِنَانٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِىْ سَوْدَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِهٖ وَ هُوَ يَغْرِسُ غَرْسًا فَقَالَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ مَا الَّذِىْ تَغْرِسُ ؟ فَقُلْتُ غِرَاسًا لِىْ قَالَ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى غِرَاسٍ خَيْرٍ لَكَ مِنْ هٰذَا؟

قَالَ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ قُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ يُغْرَسْ لَكَ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ شَجَرَةٌ فِى الْجَنَّةِ.

۳۸۰۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان پر گزرے وہ درخت لگا رہے تھے آپؐ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ تم کیا گاڑتے ہو انہوں نے کہا درخت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تجھے اس سے بہتر درخت بتلاؤں وہ یہ کہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ جب تو یہ کہے تو ہر ایک کے بدل ایک درخت لگایا جائے گا تیرے لئے جنت میں۔

تشریح ✿ اس میں چار کلمے ہیں تو ایک بار کہنے سے جنت میں چار درخت لگائے جائیں گے اسی طرح دو بار کہنے سے آٹھ درخت امید ہے کہ ہر ایک مومن نے ان کلموں کو لاکھوں بار پڑھا ہو اور جنت میں اس کے مکان میں لاکھوں درخت لگائے گئے ہوں۔

۳۸۰۸:حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ثَنَا مِسْعَرٌ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ رِشْدِيْنَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ جُوَيْرِيَةَ قَالَتْ مَرَّ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

۳۸۰۸: جویریہؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ ان پر گزرے صبح کی نماز پڑھ کر یا جب صبح کی نماز پڑھی اور وہ اللہ کی یاد کر رہی تھیں پھر آپ لوٹے جب دن چڑھ گیا تھا یا دوپہر دن

Marfat.com

حِيْنَ صَلَّى الْغَدَاةِ اَوْ بَعْدَ مَا صَلَّى الْغَدَادَ وَ هِيَ تَذْكُرُ اللّٰهَ فَرَجَعَ حِيْنَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ اَوْ قَالَ انْتَصَفَ وَ هِيَ كَذَالِكَ فَقَالَ لَقَدْ قُلْتُ مُنْذُ قُمْتُ عَنْكِ اَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَ هِيَ اَكْثَرُ وَ اَرْجَعُ اَوْ اَوْزَنُ مِمَّا قُلْتِ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَا نَفْسِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ۔"

ہو گیا تھا لیکن جویریہ اسی حال میں تھیں (یعنی ذکر کر رہی تھیں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جب سے تیرے پاس سے گیا ہوں میں نے کل چار کلمے کہے تین بار اور وہ ثواب میں زیادہ ہیں اگر تو لے جائیں تیرے (اتنی دیر کے) ذکر کے ساتھ وہ یہ ہیں سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَا نَفْسِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ۔

تشریح ❁ اس حدیث سے یہ نکلا کہ ہر ایک دعا کا ثواب مختلف ہے اور جس دعا کا مضمون زیادہ حاوی اور زیادہ جامع ہو اس میں زیادہ ثواب ہے اور یہ بھی نکلا کہ کثرت ثواب شدت ریاضت میں منحصر نہیں ہے بلکہ مالک کی دین ہے بعضوں کا درجہ تھوڑی عبادت میں اتنا بلند ہو جاتا ہے کہ دوسروں کا اس سے دو چند زیادہ عبادت کرنے میں نہیں ہوتا اور حضرات صوفیہ نے کہا ہے کہ بہت لوگ عبادت اور ریاضت میں سخت کوشش کرتے ہیں لیکن ان کا دل صاف نہیں ہوتا اور عبادت کا نور اور اثر ظاہر نہیں ہوتا اس کی وجہ یہ ہے کہ تھوڑی سی عبادت جو سنت کے موافق کی جائے اس میں زیادہ اثر ہوتا ہے اس عبادت سے جس میں اتباع سنت کا خیال نہ ہو اور یہی وجہ ہے کہ ہمارے زمانہ کے عباد اور زہاد باوجود کثرت ریاضت کے صاف دل نہیں ہیں اور نہ ان میں وہ آثار اور کرامات ہیں جو اگلے لوگوں میں تھے۔

۳۸۰۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ مُوْسَى الطَّحَّانِ عَنْ عَوْنِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَوْ عَنْ اَخِيْهِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِمَّا تَذْكُرُوْنَ مِنْ جَلَالِ اللّٰهِ التَّسْبِيْحَ وَالتَّحْلِيْلَ وَالتَّحْمِيْدَ يَنْعَطِفْنَ حَوْلَ الْعَرْشِ لَهُنَّ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَكُوْنَ لَهٗ (اَوْ لَا يَزَالُ لَهٗ) مَنْ يُذَكِّرُ بِهٖ.

۳۸۰۹: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کا جلال جو تم ذکر کر کے کرتے ہو اس میں سے ہے۔ تسبیح (سبحان اللہ) اور تحلیل (لا الٰہ الا اللہ) اور تحمید (الحمد للہ) یہ کلمے عرش کے گرد گھومتے ہیں ان کی بھنبھناہٹ ہے شہد کی مکھی کی طرح اپنے کہنے والے کا ذکر کرتے ہیں اللہ جل جلالہ کے حضور میں کیا تم میں سے کوئی یہ پسند نہیں کرتا کہ ہمیشہ اس کے لئے ایک شخص ہو جو اس کی یاد کرتا رہے مالک کے سامنے۔

تشریح ❁ سبحان اللہ کیا فضیلت ہے ان کلموں کی گویا یہ شاہد اور مذکر ہیں اپنے کہنے والے کے لئے اس حدیث سے بھی اللہ پاک کا عرش پر ہونا ثابت ہوتا ہے۔

۳۸۱۰: حَدَّثَنَا اِبْرٰهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ ثَنَا اَبُوْ يَحْيٰى زَكَرِيَّا ابْنُ مَنْظُوْرٍ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عُقْبَةَ ابْنُ عُقْبَةَ بْنِ اَبِيْ مَالِكٍ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ اَتَيْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ فَاِنِّيْ قَدْ كَبِرْتُ

۳۸۱۰: اُم ہانیؓ سے روایت ہے میں آنحضرتؐ کے پاس آئی اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کوئی عمل بتایئے اب میں بوڑھی ہو گئی ہوں اور ناتواں اور موٹی بھی (تو محنت کی عبادت زیادہ نہیں ہو سکتی) آپؐ نے فرمایا: سو بار اللہ اکبر اور

Marfat.com

وَضَعُفْتُ وَ بَدُنْتُ فَقَالَ كَبِّرِی اللّٰهَ مِائَةَ مَرَّةٍ وَ اَحْمَدِیْ اللّٰهَ مِائَةَ مَرَّةٍ وَ سَبِّحِی اللّٰهُ مِائَةَ مَرَّةٍ خَيْرٌ مِنْ مِائَةِ فَرَسٍ مُلْجَمٍ مُسْرَجٍ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ خَيْرٌ مِنْ مِائَةِ بَدَنَةٍ وَ خَيْرٌ مِنْ مِائَةِ رَقَبَةٍ۔"

سو بار سبحان اللہ کہہ یہ تیرے لئے بہتر ہیں سو گھوڑے زین اور لگام کے ساتھ اللہ کی راہ میں دینے سے اور بہتر ہیں سو اونٹ سے اور بہتر ہیں سو بردے آزاد کرنے سے (سبحان اللہ کیا عنایت ہے مالک کی اپنے ناتواں اور کم طاقت بندوں پر۔اس کی سند میں ذکریا بن منظور ضعیف ہے)

۳۸۱۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اَرْبَعٌ اَفْضَلُ الْكَلَامِ لَا يَضُرُّكَ بِاَيِّهِنَّ بَدَاْتَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔"

۳۸۱۱: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چار باتیں افضل ہیں تمام کلاموں میں اور جس بات کو تو پہلے کہے کچھ نقصان نہیں ان چاروں میں سے وہ یہ ہیں سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر۔

تشریح ✿ چاہئے پہلے سبحان اللہ کہے چاہے الحمد للہ چاہے اللہ اکبر چاہے لا الٰہ الا اللہ اگر اس کے بعد یہ بھی ملائے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم تو اور زیادہ ثواب ہے۔

۳۸۱۲: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْوَشْتَاءُ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ غُفِرَتْ لَهٗ ذُنُوْبُهٗ وَ لَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔"

۳۸۱۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی سبحان اللہ وبحمدہ سو بار کہے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

تشریح ✿ سبحان اللہ کیا سہل طریقہ ہے گناہوں کے بخشوانے کا۔

۳۸۱۳: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ بِسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَاِنَّهَا يَعْنِیْ يَحْطُطْنَ الْخَطَايَا كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَ رَقَهَا۔"

۳۸۱۳: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تو لازم کر لے اپنے اوپر سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا یہ کلمے گناہ کو جھاڑ دیتے ہیں جس طرح درخت اپنے (پرانے) پتے جھاڑ دیتا ہے۔

۵۷: بَابُ الْاِسْتِغْفَارِ

باب: خدا سے استغفار کرنا (یعنی گناہوں کی بخشش مانگنا)

۳۸۱۴: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ وَالْمُحَارِبِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا لَنَعُدُّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِی الْمَجْلِسِ يَقُوْلُ رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

۳۸۱۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ہم شمار کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجلس میں رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

Marfat.com

اغْفِرْلِیْ وَ تُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ مِائَةَ مَرَّةٍ۔ سو بار فرماتے۔

تشریح ۞ یہ سب امت کی تعلیم کیلئے تھا ورنہ آپ ﷺ کے اگلے اور پچھلے سب گناہ اللہ نے بخش دیئے تھے۔ دوسرے یہ کہ آدمی جتنا مقرب ہوا تنا ہی اس کو زیادہ ڈر ہوتا ہے اپنے مالک کے سامنے تضرع اور عاجزی کی ضرورت اس کو پڑتی ہے۔ تیسرے یہ کہ اللہ کا جلال اور استغنا ظاہر کرنا آپ ﷺ کو منظور تھا کہ ہر چند میں اللہ کا نبی ہوں اور اس کا مقبول بندہ ہوں مگر وہ عالیجاہ شہنشاہ بے پرواہ ہے اور میرا کام یہی ہے کہ ایسے بے پرواہ مالک کے سامنے ہمیشہ اپنے خطاؤں کی معافی چاہتا رہوں اور جن بے وقوف نصاریٰ پادریوں نے اس حدیث کو دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کیا کہ جب آپ ﷺ خود گناہوں سے پاک نہ تھے تو دوسروں کو شفاعت نہ کرسکیں گے انہوں نے ان نکتوں پر غور نہیں کیا غلام کیسا ہی مقرب ہو لیکن اس کی عقلمندی اسی میں ہے کہ اپنے مالک کے سامنے اپنے تئیں ذلیل اور قصوروار سمجھے۔

۳۸۱۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُوْا اللّٰهَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ فِی الْیَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ"

۳۸۱۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تو ہر روز اللہ تعالیٰ سے سو بار استغفار اور توبہ کرتا ہوں۔

تشریح ۞ تبدیل حالت کی وجہ سے نہ گناہوں کی وجہ سے جیسے حضرات صوفیہ نے لکھا ہے کہ مقربین کی خطائیں عوام کی نیکیاں ہیں۔

۳۸۱۶: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِیْعٌ عَنْ مُغِیْرَةَ ابْنِ اَبِی الْحُرِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِیْ مُوْسٰی عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ فِی الْیَوْمِ سَبْعِیْنَ مَرَّةً۔

۳۸۱۶: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہی جو اوپر گزرا ہے۔

۳۸۱۷: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِیْعٌ عَنْ مُغِیْرَةَ بْنِ اَبِی الْحُرِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِیْ مُوْسٰی عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَیَّاشٍ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِی الْمُغِیْرَةِ عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ كَانَ فِیْ لِسَانِیْ ذَرَبٌ عَلٰی اَهْلِیْ وَ كَانَ لَا یَعْدُوْهُمْ اِلٰی غَیْرِهِمْ فَذَكَرْتُ ذَالِكَ لِلنَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ اَیْنَ اَنْتَ مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ؟ تَسْتَغْفِرُوْا اللّٰهَ فِی الْیَوْمِ سَبْعِیْنَ مَرَّةً۔

۳۸۱۷: حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے میں ذرا زبان درازی کرتا تھا اپنے گھر والوں پر (یعنی سخت سست کہہ بیٹھتا تھا غصے میں) لیکن حذیفہؓ سوا اپنے گھر والوں کے اور کسی سے زبان درازی نہ کرتے تو انہوں نے کہا میں نے اس کا ذکر آنحضرت ﷺ سے کیا آپؐ نے فرمایا تو استغفار کیوں نہیں کرتا (اس سے امید ہے کہ زبان درازی جاتی رہے۔ یا اس کا گناہ مٹ جائے تو ہر روز ستر بار استغفار کر۔

۳۸۱۸: حَدَّثَنَا عَمْرُ بْنُ عُثْمَانَ ابْنِ سَعِیْدِ بْنِ كَثِیْرِ بْنِ دِیْنَارٍ الْحِمْصِیُّ ثَنَا اَبِیْ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عِرْقٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بُسْرٍ یَقُوْلُ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ طُوْبٰی لِمَنْ وَجَدَ فِیْ صَحِیْفَتِهٖ اِسْتِغْفَارًا كَثِیْرًا۔"

۳۸۱۸: حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: مبارک باد ہے اس کو جو اپنے نامہ اعمال میں استغفار بہت پائے۔

Marfat.com

۳۸۱۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْحَكَمُ ابْنُ مُصْعَبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهٗ مِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَ مِنْ كُلِّ ضِيْقٍ مَخْرَجًا وَ رَزَقَهٗ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ۔"

۳۸۱۹: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص استغفار کو لازم کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کا ہر ایک رنج دور کرے گا اور ہر تکلیف سے اس کو نجات دے گا اور اس کو ایسی جگہ سے روزی دے گا جہاں سے گمان نہ ہوگا۔

تشریح ❁ استغفار کی یہ خاصیت ہے کہ تکلیف دفع کر دیتا ہے روزی کشادہ کر دیتا ہے پانی برساتا ہے مال اور اولاد عنایت کرتا ہے۔

۳۸۲۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِيْنَ اِذَا اَحْسَنُوْا اسْتَبْشَرُوْا وَ اِذَا اَسَاُوْا اسْتَغْفَرُوْا۔

۳۸۲۰: اُم المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے یا اللہ مجھ کو ان لوگوں میں کر جو نیک کام کرتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں اور جب برا کام کرتے ہیں تو اس سے استغفار کرتے ہیں (ہر ایک مومن کو ایسا ہی کرنا لازم ہے)

تشریح ❁ یعنی اس کے گناہ بخش دوں گا یہ حدیث بڑی امید ہے مومنین موحدین کے لئے کہ توحید کی برکت سے اللہ چاہے ان کے گناہ کو کتنے ہی زیادہ ہوں بخش دیئے جائیں گے لیکن کسی کو اس مغفرت پر تکیہ نہ کرنا چاہئے کہ انجام حال معلوم نہیں اور پروردگار کی جیسی رحمت وسیع ہے ویسے ہی اس کا عذاب بھی سخت ہے پس ہمیشہ گناہوں سے ڈرتا اور بچتا رہے توبہ اور استغفار کرتا رہے اور شرک کا بڑا خیال رکھے کیونکہ شرک کے بخشے جانے کی توقع نہیں ہے۔

۵۸: بَابُ فَضْلِ الْعَمَلِ

نیکی کا ثواب

۳۸۲۱: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی: مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرًا اَمْثَالِهَا وَ اَزِيْدُ وَ مَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ مِثْلُهَا اَوْ اَغْفِرُ وَ مَنْ تَقَرَّبَ مِنِّیْ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَ مَنْ تَقَرَّبَ مِنِّیْ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَ مَنْ اَتَانِیْ يَمْشِیْ اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً وَ مَنْ لَقِيَنِیْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطِيْئَةً ثُمَّ لَا يُشْرِكُ بِیْ شَيْئًا لَقِيْتُهٗ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً۔

۳۸۲۱: ابو ذرؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو کوئی ایک نیکی لائے گا اس کو ویسی دس نیکیوں کا ثواب ملے گا اس سے بھی زیادہ اور جو کوئی ایک برائی کرے گا اس کو ایک ہی برائی کا بدلہ ملے گا یا میں بخش دوں گا اور جو کوئی ایک بالشت مجھ سے نزدیک ہو (عبادت اور اطاعت سے) تو میں ایک ہاتھ اس سے نزدیک ہوں گا (یعنی میری رحمت نزدیک ہوگی) اور جو کوئی ایک ہاتھ سے نزدیک ہو میں ایک باع (دونوں ہاتھوں کی لمبائی کے موافق) اس سے نزدیک ہوں گا اور جو کوئی میرے پاس چلتا ہوا (معمولی چال سے آئے میں دوڑتا ہوا اس کے پاس آؤں گا اور جو کوئی زمین بھر کر میرے پاس گناہ لائے اور اس حال سے مجھے ملے کہ وہ شریک نہ کرتا ہوں میرے ساتھ کسی کو (یعنی شرک میں مبتلا نہ ہو تو میں اس کے گناہوں کے برابر بخشش لے کر اس کو ملوں گا)

Marfat.com

۳۸۲۲:حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَ عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَ اَنَا مَعَهٗ حِيْنَ يَذْكُرُنِیْ فَاِنْ ذَكَرَنِیْ فِیْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِیْ نَفْسِیْ وَ اِنْ ذَكَرَنِیْ فِیْ مَلَاءٍ ذَكَرْتُهٗ فِیْ مَلَاءٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ وَ اِنِ اقْتَرَبَ اِلَیَّ شِبْرًا اقْتَرَبْتُ اِلَيْهِ ذِرَاعًا وَ اِنْ اَتَانِیْ يَمْشِیْ اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً۔"

۳۸۲۲: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں جیسا وہ گمان مجھ سے رکھے اگر معافی کا گمان مجھ سے رکھے تو میں معاف ہی کروں گا اور جو عذاب کا گمان رکھے وہ ایسا ہی ہوگا) اور میں اس کے ساتھ ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اگر وہ اپنے دل میں میرا ذکر کرے تو میں بھی اپنے دل میں اس کا ذکر کرتا ہوں اور اگر وہ لوگوں میں میرا ذکر کرے تو میں ان لوگوں سے بہتر لوگوں میں اس کا ذکر کرتا ہوں اور اگر بندہ ایک بالشت مجھ سے نزدیک ہو تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں اور اگر وہ چل کر میرے پاس آئے تو میں دوڑ کر اس کے پاس آتا ہوں۔

تشریح ❁ اس حدیث سے ذکر قلبی کی فضیلت معلوم ہوتی ہے اللہ جل جلالہ بھی ایسے ذکر کی یاد اپنے دل میں کرتا ہے اور یہ بہتر ہے لوگوں میں یاد کرنے سے اور حضرات نقشبندیہ نے فرمایا ہے کہ ذاکر کو قلب میں اس طرح ذکر کرنا چاہئے کہ جوارح اور اعضاء کو بالکل حرکت نہ ہو ورنہ کراماً کاتبین فرشتے اس پر مطلع ہو جائیں گے اور اولیٰ یہ ہے کہ سوا ذاکر اور مذکور کے اور کوئی مطلع نہ ہو۔

میاں عاشق و معشوق رمزے ست　　کراما کاتبین را ہم خبر نیست

۳۸۲۳:حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَوَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ لَهُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ قَالَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّهٗ لِیْ وَ اَجْزِیْ بِهٖ۔"

۳۸۲۳: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کا ہر ایک عمل بڑھایا جاتا ہے ہر نیکی کا ثواب دس گنا ملتا ہے سات سو گنے تک۔ فرمایا: اللہ نے مگر وہ روزہ میرے ہی لئے ہے اور میں خود ہی اس کا دوں گا۔

تشریح ❁ غرض یہ ہے کہ پروردگار کی توجہ بندے کی طرف بندے کی خدا کی طرف توجہ سے زیادہ ہوتی ہے سبحان اللہ ایسا کریم و رحیم معشوق اور محبوب کہاں اور کون ہے دنیا کے تمام معشوق اس پر تصدق ہیں ان کو عاشقوں سے نفرت ہوتی ہے اور جس قدر عاشق کی طرف سے قریب ہو وہ بُعد اختیار کرتے ہیں اور یہاں عاشق کے قرب سے دو چند قرب ہوتا ہے یا اللہ اپنا عشق عنایت فرما اور اس میں فنا کر دے۔

۵۹:بَابُ مَا جَاءَ فِیْ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

باب: لاحول ولاقوۃ الا باللہ کی فضیلت

۳۸۲۴:حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰى رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعَنِیْ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَنَا اَقُوْلُ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ اَلَا اَدُلُّكَ

۳۸۲۴: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سنا میں لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہہ رہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا: اے عبداللہ بن قیس (یہ نام ہے ابو موسیٰ اشعریؓ کا) میں تجھ کو جنت کے خزانوں میں

Marfat.com

عَلٰی کَلِمَةٍ مِنْ کُنُوْزِ الجَنَّةِ ؟

قُلْتُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ قُلْ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ"

سے ایک کلمہ نہ بتاؤں میں نے عرض کیا بتایئے یارسول اللہ آپ نے فرمایا: کہہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

۳۸۲۵: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَکِیْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰی کَنْزٍ مِنْ کُنُوْزِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

۳۸۲۵: ترجمہ اوپر گزرا۔

۳۸۲۶: حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ حُمَیْدٍ الْعَدَنِیُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْنٍ ثَنَا خَالِدُ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ زَیْنَبَ مَوْلٰی حَازِمِ ابْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ حَازِمِ بْنِ حَرْمَلَةَ قَالَ مَرَرْتُ بِالنَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ لِیْ یَا حَازِمُ اَکْثِرْ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ کُنُوْزِ الْجَنَّةِ۔

۳۸۲۶: حازم بن حرملہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گزرا آپؐ نے فرمایا: اے حازم لاحول ولاقوۃ الا باللہ بہت کہا کر کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ہے۔

Marfat.com

كِتَابُ الدُّعَاءِ

دعا کے ابواب

۱ : بَابُ فَضْلِ الدُّعَاءِ

۳۸۲۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَ عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا اَبُوْ الْمَلِيْحِ الْمَدَنِیُّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَمْ يَدْعُ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ غَضِبَ عَلَيْهِ۔

باب : دُعا کی فضیلت

۳۸۲۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے دعا نہ کرے تو اللہ اس پر غصے ہوتا ہے۔

تشریح ۞ کیونکہ بندگی کا مقتضیٰ یہ ہے کہ اپنے مالک سے مانگے نہ مانگنے میں غرور اور استغناء نکلتا ہے بعض اولیاء اللہ جو دعا نہیں کرتے اس کا مطلب یہ نہیں کہ بالکل دعا نہیں کرتے تمام انبیاء اور اولیاء نے دعا کی بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ مالک کی مرضی جب تک نہیں پاتے دعا نہیں کرتے جب اس کی مرضی دعا میں پاتے ہیں تو فوراً دعا کرتے ہیں یہ بات عام مومنین کو حاصل نہیں ہے ان کو چاہئے کہ جب کوئی حاجت ہو اپنے مالک سے مانگیں اور جب کوئی تکلیف ہو اپنے مالک سے دعا کریں ہم تو اس کے در کے بھیک مانگنے والے ہیں رات دن اس سے مانگا ہی کرتے ہیں اور ذرا سا صدمہ ہوتا ہے تو ہم سے صبر نہیں ہوسکتا اپنے مالک سے اسی وقت دعا کرنے لگتے ہیں ہم تو ہر وقت اس کے محتاج ہیں اور اس کے در و دولت کے فقیر ہیں۔

۳۸۲۸: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ ذَرِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَمْدَانِیِّ عَنْ سُبَيْعٍ الْكِنْدِیِّ عَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الدُّعَاءَ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَاَ: ﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾. [غافر : ٦٠]

۳۸۲۸: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک دعا ہی تو عبادت ہے پھر یہ آیت پڑھی وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ یعنی مالک نے فرمایا مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔

۳۸۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا بْنُ دَاوٗدَ ثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَيْسَ شَیْءٌ اَكْرَمَ عَلَى

۳۸۲۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ جل جلالہ کے نزدیک دعا سے زیادہ کوئی چیز پسند نہیں ہے۔

Marfat.com

اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ مِنَ الدُّعَاءِ

۲:بَابُ دُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

۳۸۳۰:حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ سَنَةَ اَحْدٰى وَ ثَلَاثِيْنَ وَ مِائَتَيْنِ ثَنَا وَ وَكِيْعٌ فِيْ سَنَةِ خَمْسٍ وَ تِسْعِيْنَ وَ مِائَةٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ فِيْ مَجْلِسِ الْاَعْمَشِ مُنْذُ خَمْسِيْنَ سَنَةً ثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ الْجَمَلِيُّ فِيْ زَمَنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْحَارِثِ الْمُكْتَبِ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ الْحَنَفِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُعَائِهٖ رَبِّ اَعِنِّيْ وَ لَا تُعِنْ عَلَيَّ وَ انْصُرْنِيْ وَ لَا تَنْصُرْ عَلَيَّ وَ امْكُرْلِيْ وَ لَا تَمْكُرْ عَلَيَّ وَاهْدِنِيْ وَ يَسِّرِ الْهُدٰى لِيْ وَانْصُرْ عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَيَّ رَبِّ اجْعَلْنِيْ لَكَ مُطِيْعًا اِلَيْكَ اَوَّاهًا مُنِيْبًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِيْ وَاغْسِلْ حَوْبَتِيْ وَاَجِبْ دَعْوَتِيْ وَاهْدِ قَلْبِيْ وَ سَدِّدْ لِسَانِيْ وَ ثَبِّتْ حُجَّتِيْ وَاسْلُلْ سَخِيْمَةَ قَلْبِيْ۔''

قَالَ اَبُو الْحَسَنِ الطَّنَافِسِيُّ قُلْتُ لِوَكِيْعٍ اَقُوْلُهٗ فِيْ قُنُوْتِ الْوِتْرِ قَالَ نَعَمْ۔''

باب: آنحضرت ﷺ کی دعا کا بیان

۳۸۳۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعا میں یہ فرماتے تھے: رَبِّ اَعِنِّیْ ..... یعنی اے میرے مالک مدد کر اور میرے مقابل کی مدد مت کر اور میری تائید کر اور میرے مقابل کی تائید مت کر اور میرے لئے مکر کر اللہ تعالیٰ کا مکر یہ ہے کہ دشمنوں پر بلا ڈالنا اور میرے خلاف میں مت مکر کر اور مجھکو ہدایت کر اور آسان کر ہدایت کو میرے لئے اور میری مدد کر اس شخص کے مقابلہ میں جو مجھ پر ظلم کرے اے مالک مجھ کو اپنا شکر کرنے والا بنا اور اپنا یاد کرنے والا اور اپنے سے ڈرنے والا اور اپنا تابعدار اپنی طرف گڑگڑانے والا رونے والا رجوع کرنے والا اے مالک قبول کر میری توبہ اور دھو ڈال میرا گناہ اور قبول کر میری دعا اور راہ بتلا میرے دل کو اور مضبوط کر دے میری زبان کو اور درست کر دے میری دلیل کو اور نکال ڈال بغض میرے دل سے۔ ابوالحسن طنافسی نے کہا میں نے وکیع سے کہا کیا میں یہ دعا وتر کی قنوت میں پڑھوں انہوں نے کہا ہاں۔

۳۸۳۱:حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدَةَ ثَنَا اَبِيْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَتَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْاَلُهٗ خَادِمًا فَقَالَ لَهَا مَا عِنْدِيْ مَا اُعْطِيْكِ فَرَجَعَتْ فَاَتَاهَا بَعْدَ ذَالِكَ فَقَالَ الَّذِيْ سَاَلْتِ اَحَبُّ اِلَيْكَ اَوْ مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ فَقَالَ لَهَا عَلِيٌّ قُوْلِيْ لَا : بَلْ مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ فَقَالَتْ فَقَالَ قُوْلِيْ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ رَبَّنَا وَ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ اَنْتَ الْاَوَّلُ

۳۸۳۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت فاطمہ زہراؓ جناب رسول مقبولؐ کے پاس آئیں۔ آپؐ سے ایک خادم مانگنے کو (یعنی غلام یا لونڈی خدمت کے لئے) آپؐ نے فرمایا: میرے پاس تو خادم نہیں ہے جو میں تجھ کو دوں یہ سن کر وہ لوٹ آئیں پھر آپ اس کے بعد ان کے پاس آئے اور فرمایا: جو تم نے مانگا تھا (یعنی خادم) وہ تم کو زیادہ پسند ہے یا جو اس سے بہتر ہے۔ حضرت علیؓ نے ان سے کہا یوں کہو نہیں وہ مجھے زیادہ پسند ہے جو خادم سے بہتر ہے۔ انہوں نے یعنی فاطمہؓ نے ایسا ہی کیا آپ ﷺ نے فرمایا یوں کہو: اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ ..... یعنی اے مالک ساتوں آسمانوں کے اور

Marfat.com

فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَ اَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَ اَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَ اَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ۔

مالک بڑے تخت کے اے پالنے والے ہر چیز کے اتارنے والے توراۃ اور انجیل اور قرآن عظیم کے تو سب سے پہلے ہے تیرے پہلے کوئی چیز نہیں اور تو سب سے بعد ہے تیرے بعد کچھ نہیں اور تو سب کے اوپر ہے تیرے اوپر کوئی چیز نہیں اور تو پوشیدہ ہے تجھ سے زیادہ پوشیدہ کوئی چیز نہیں ادا کر دے قرض ہمارا اور غنی کر دے ہم کو فقیری سے۔

تشریح ❁ یعنی ہمارے دلوں میں فقیری یعنی انقطاع ماسوائے اللہ عطا فرما تا کہ ہم غنی ہو جائیں ماسوائے اللہ سے ورنہ دنیا کی دولت کتنی بھی زیادہ ہو جب تک دل میں فقر اور قناعت نہ ہو اس سے محتاجی دور نہیں ہو سکتی آنانکہ غنی تر ند محتاج تر ند۔

۳۸۳۲: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ الدَّوْرَاقِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى۔

۳۸۳۲: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگتے تھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى یعنی یا اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں ہدایت اور تقویٰ اور پاکیزگی اور تونگری۔

تشریح ❁ یہ دعا جامع ہے اخلاق کو ہدایت سے قوت عملیہ اور ادراکیہ اور اعتقادیہ کی اصلاح ہوتی ہے یعنی ایمان صحیح اور تقویٰ سے قوت عملیہ درست ہوتی ہے تو علم و عمل کی تکمیل ہو گئی اب پاکیزگی سے قوت شہویہ کی اصلاح ہوئی اور تونگری (یعنی غنائے قلبی) سے راحت حاصل ہوئی۔

۳۸۳۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُوْسَى ابْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِيْ بِمَا عَلَّمْتَنِيْ وَ عَلِّمْنِيْ مَا يَنْفَعُنِيْ وَزِدْنِيْ عِلْمًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ۔

۳۸۳۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگتے تھے: اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِيْ..... یعنی اے اللہ مجھ کو فائدہ دے اس علم سے جو تو نے مجھے سکھایا اور سکھا دے مجھے وہ علم جو فائدہ دے مجھ کو اور زیادہ کر علم میرا اور شکر ہے اللہ کا ہر حال پر اور پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی دوزخ کے عذاب سے۔

۳۸۳۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ يَزِيْدَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَقُوْلَ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَخَافُ عَلَيْنَا۔ وَقَدْ اٰمَنَّا بِكَ وَ صَدَّقْنَاكَ بِمَا جِئْتَ بِهٖ

۳۸۳۴: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا بہت پڑھا کرتے تھے یا اللہ قائم کر دے دل میرا اپنے دین پر۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپؐ ڈرتے ہیں ہمارے حال سے (کہ ہم پھر گمراہ ہو جائیں گے حالانکہ آپؐ نے اپنے لئے دعا کی تھی مگر وہ یہ سمجھ گیا کہ یہ دعا امت کی تعلیم کے لئے اس لئے کہ آپ کا دل ڈگمگا نہیں سکتا) ہم تو ایمان لائے آپ پر

Marfat.com

فَقَالَ اِنَّ الْقُلُوْبَ بَيْنَ اِصْبَعَيْنَ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ عَزَّوَجَلَّ يُقَلِّبُهَا وَاَشَارَ الْاَعْمَشُ بِاِصْبَعَيْهِ۔

اور جو آپ لائے (قرآن) اس کی تصدیق کر چکے آپؐ نے فرمایا: بے شک تمام دل (آدمیوں کے) اللہ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہیں وہ ان کو الٹتا پلٹتا ہے اور اشارہ کیا اعمش نے اپنی دونوں انگلیوں سے۔

تشریح ❁ اور اعمش حدیث کے بڑے امام اور بڑے حافظ تھے وہ مجسمہ اور مشبہ میں سے نہ تھے سچے اہل سنت میں سے تھے جو اللہ کی انگلیوں کی تاویل نہیں کرتے جیسے جہمیہ اور معتزلہ تاویل کرتے ہیں اور انگلی سے حقیقتاً مراد رکھتے ہیں لیکن پروردگار نہ خود مشابہ ہے کسی مخلوق سے نہ اس کی کوئی چیز جیسے آنکھ اور ساق اور انگلی کے اور اگر کوئی ہم سے سوال کرے کہ اللہ کی انگلی کیسی ہے تو ہم کہیں گے اس کی ذات کیسی ہے اگر اس کا جواب وہ دے تو ہم بھی اس کے سوال کا جواب دیں گے۔ دوسری روایت میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ اللہ نے اپنی چھنگلیا کوہ طور پر رکھ دی وہ پاش پاش ہو گیا اس سے بھی نکلتا ہے کہ حقیقتاً اس کے لئے انگلیاں ہیں اور معنی مجازی مراد نہیں ہیں۔

۳۸۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِى بَكْرِ نِالصِّدِّيْقِ اَنَّهٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلِّمْنِىْ دُعَاءً اَدْعُوْا بِهٖ فِىْ صَلَاتِىْ قَالَ قُلْ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ ظَلَمْتُ نَفْسِىْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِىْ مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِىْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

۳۸۳۵: حضرت ابوبکر صدیقؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا مجھے کوئی دعا سکھایئے کہ میں وہ نماز میں پڑھا کروں۔ آپؐ نے فرمایا: یوں کہہ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ ظَلَمْتُ خیر تک یعنی یا اللہ میں نے اپنے نفس پر بہت ظلم کیا اور کوئی نہیں بخشتا گناہوں کو مگر تو ہی بخش دے میرے گناہ اپنے پاس کی بخشش سے اور رحم کر مجھ پر تو بخشنے والا مہربان ہے۔

۳۸۳۶: حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ اَبِىْ مَرْزُوْقٍ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰى عَصًا فَلَمَّا رَاَيْنَاهُ قُمْنَا فَقَالَ لَا تَفْعَلُوْا كَمَا يَفْعَلُ اَهْلُ فَارِسٍ بِعُظَمَائِهَا: قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ دَعَوْتَ اللّٰهَ لَنَا قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا وَارْضَ عَنَّا وَ تَقَبَّلْ مِنَّا وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَ نَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَ اَصْلِحْ لَنَا شَانَنَا كُلَّهٗ۔"

قَالَ فَكَاَنَّمَا اَحْبَبْنَا اَنْ يَزِيْدَ نَا فَقَالَ اَوَ لَيْسَ قَدْ جَمَعْتُ لَكُمُ الْاَمْرَ؟

۳۸۳۶: حضرت ابوامامہ باہلیؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ برآمد ہوئے ہم پر آپؐ ٹیک لگائے ہوئے تھے ایک لکڑی پر جب ہم نے آپ ﷺ کو دیکھا تو ہم کھڑے ہو گئے (تعظیم کے لئے) آپؐ نے فرمایا: مت کھڑے ہو جیسے فارس کے لوگ اپنے بڑے آدمیوں کے لئے کھڑے ہوتے ہیں۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کاش آپ دعا کیجئے اللہ سے ہمارے لئے۔ آپؐ نے فرمایا: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا اخیر تک یعنی یا اللہ بخش دے ہم کو اور رحم کر ہم پر اور راضی ہو جا ہم سے اور قبول کر ہماری عبادت اور داخل کر ہم کو جنت میں اور نجات دے ہم کو دوزخ سے اور درست کر دے ہمارے سارے کام۔ راوی نے کہا ہم نے چاہا کہ آپ ﷺ زیادہ دعا کریں آپؐ نے فرمایا: میں نے تو تمہارے لئے جامع دعا کر دی۔

Marfat.com

تشریح ۞ وہ اس طرح کھڑے ہوتے ہیں کہ بڑے آدمی بیٹھے رہتے ہیں اور لوگ ان کے سامنے کھڑے رہتے ہیں اس سے منع کیا اور صرف تعظیم کے لئے کھڑا ہونا یہ منع نہیں ہے آپؐ نے صحابہ سے فرمایا: قوموا الی سیدکم یعنی سعد بن معاذ کی طرف کھڑے ہو جاؤ اور بیہقی کی روایت میں ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آپ مسجد میں ہم سے باتیں کرتے جب آپ کھڑے ہوتے تو ہم بھی کھڑے ہو جاتے یہاں تک کہ آپ ﷺ اپنے کسی محل کے اندر تشریف لے جاتے اور جو ممانعت اس حدیث میں ہے اس سے یہ غرض ہے کہ قیام کا التزام کرنا یعنی ہمیشہ جب کوئی آئے اس کیلئے کھڑا ہونا اس کو آپ ﷺ نے ناپسند کیا کیونکہ اس میں تکلیف ہے لوگوں کو اور آپ ﷺ نے تواضع کی راہ سے اپنے لئے بھی کھڑا ہونا پسند کیا۔ دوسری حدیث میں ہے کہ جس کو بھلا لگے لوگوں کے سامنے کھڑے ہونا وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے اس سے بھی یہی غرض ہے کہ بڑا آدمی بیٹھا رہے اور لوگ اس کے سامنے کھڑے رہیں جیسے فارس کے رئیسوں کی رسم تھی اور جس کو بھلا لگے اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے دل میں غرور اور تکبر نہ ہو اور نہ وہ اس امر کو پسند کرے اور لوگ اس کے سامنے کھڑے ہوں تو وہ گنہگار نہ ہوگا جیسے حضرت ابو حفص حداد سے منقول ہے کہ وہ بیٹھے رہتے اور لوگ ان کے سامنے کھڑے رہتے (انجاح مختصراً)

مترجم کہتا ہے اب ہند خصوصاً ممالک دکن میں یہ رواج ہے کہ جو کوئی آئے اس کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں اور ہمیشہ اس کا التزام کرتے ہیں اس طرح سے کہ اگر کوئی کھڑا نہ ہو تو اس سے ناراض ہوتے ہیں اور اس کو بے ادب کہتے ہیں پس اس قیام کی کراہت میں کوئی شک نہیں اور ایک جماعت علماء نے قیام تعظیم سے منع کیا ہے اور اس کو مکروہ جانا ہے اور دلیل ان کی یہی حدیث ہے ابو امامہ کی اس میں لاتفعلوا کا لفظ وارد ہے اور دوسری روایت ہے مت کھڑے ہو جیسے عجم کے لوگ کھڑے ہوتے ہیں ایک دوسرے کی تعظیم کرتے ہیں وہ نہی کا اقل درجہ کراہت ہے اور سعد بن معاذؓ کی حدیث کا یہ جواب دیتے ہیں کہ وہ قیام تعظیمی نہ تھا بلکہ سعد بیمار تھے تو ان کو اتارنے اور لانے کے لئے صحابہؓ کو کھڑے ہونے کا حکم دیا اور قرینہ اس کا یہ ہے کہ اس حدیث میں الی کا لفظ ہے اگر قیام بطور تعظیمی مقصود ہوتا تو یوں فرماتے قوموا لسیدکم اور صحابہ کا کھڑا ہو جانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو بیہقی کی روایت میں وارد ہے اس کی اسناد کا حال معلوم نہیں اور قطع نظر اس کے یہ قیام تعظیمی نہ تھا کیونکہ قیام تعظیمی قدوم یعنی آنے کے وقت ہوتا ہے اور یہ قیام متابعت کے تھا اور فراغت کے وعظ سے اور اگر مان بھی لیا جائے کہ یہ قیام تعظیمی تھا تو نفس فعل صحابہ کا حجت نہیں جب تک آپ کا حکم یا تقریر ثابت نہ ہو اور جب قیام تعظیمی مکروہ ہوا تو وہ قیام بھی مکروہ ہوگا جو مجلس میلاد شریف میں تولد شریف کے بیان پر لوگ کیا کرتے ہیں اور جب آپؐ نے اپنی حیات میں خاص اپنے لئے قیام سے منع فرمایا تو آپ ﷺ کے ذکر کے وقت کیونکر قیام جائز ہوگا اور یہ مسئلہ مختلف فیہ بین العلماء ہے اور ایک جماعت علماء اس طرف بھی گئی ہے کہ قیام تعظیمی میں قباحت نہیں ہے بشرطیکہ جس کے لئے قیام کیا جائے وہ ایک عالم دیندار صاحب تقویٰ ہو اور جائز رکھا ہے انہوں نے قیام کو مجلس میلاد میں بھی اور اس باب میں مستقل کتابیں اور رسالے لکھے گئے ہیں مانعین کی طرف سے غایۃ الکلام فی ابطال عمل والقیام مؤلفہ مولانا محمد بشیر الدین صاحب قنوجی نور اللہ مرقدہ اور مثبتین کی طرف سے اشباع الکلام فی اثبات عمل المولد والقیام مؤلفہ شاہ سلامت اللہ صاحب قدس سرہ اور سوا ان کے اور کئی رسائل ہیں جیسے کلمۃ الحق وغیرہ اور اگر کوئی قیام کرے تو اس کو کافر یا فاسق نہ کہنا چاہئے اس طرح اگر کوئی قیام نہ کرے اس لئے کہ مسئلہ اختلافی ہے اور اختلافی مسائل میں کسی کی تضلیل اور تفسیق جائز نہیں ہے نہ کسی مسلمان سے لڑنا یا اس کو برا کہنا جائز ہے۔ اس میں دین اور دنیا کی سب باتیں آ گئیں اب طول کرنے سے کیا فائدہ ہے لیکن صحابہ کو حرص تھی کہ جہاں تک آپؐ ان کے لئے دعا کریں ان کا فائدہ ہے زہے قسمت ان لوگوں کی جو آپ کی دعا میں شریک تھے یا اللہ ہم کو بھی اپنے نبی کی دعا میں شریک کر لے اپنے فضل و کرم سے۔

Marfat.com

۳۸۳۷: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيّ اَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيّ عَنْ اَخِيْهِ عَبَّادِ بْنِ اَبِى سَعِيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْاَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَ مِن قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَ مِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَ مِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ۔

۳۸۳۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْاَرْبَعِ اخیر تک یعنی یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری چار باتوں سے اس علم سے جو فائدہ نہ دے (بلکہ بیکار عمر اس میں ضائع ہو نہ دنیا کا فائدہ نہ عقبیٰ کا) اور اس دل سے جو اللہ کے سامنے نرم نہ ہو اور اس نفس سے جو سیر نہ ہو (کبھی قناعت نہ کرے جتنا زیادہ ہو اتنا ہی طمع بھی زیادہ ہو) اور اس دعا سے جو سنی نہ جائے (یعنی قبول نہ ہو)

۳: بَابُ مَا تَعَوَّذَ مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کن چیزوں سے پناہ مانگی ہے

۳۸۳۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ جَمِيْعًا عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْا بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَ عَذَابِ النَّارِ وَ مِنْ شَرِّ فَتْنَةِ الْغِنٰى وَ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ: وَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَالِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَاىَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِىْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَ بَاعِدْ بَيْنِىْ وَ بَيْنَ خَطَايَاىَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَ الْهَرَمِ وَالْمَاثَمِ وَالْمَغْرَمِ۔

۳۸۳۸: اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعائیں کیا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ اخیر تک یعنی یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے ان گناہوں سے جو آگ میں لے جاتے ہیں اور آگ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب کرانے والے گناہوں سے اور قبر کے عذاب سے اور مالداری کے فتنے سے اور مسیح دجال کے فتنے سے یا اللہ میرے گناہوں کو دھو ڈال برف اور اولے کے پانی سے اور صاف کر دے میرا دل گناہوں سے جیسے سفید کپڑے کو تو صاف کرتا ہے۔ میل کچیل سے اور دوری کر دے مجھ میں اور گناہوں میں جیسے تو نے دوری کی پورب اور پچھم میں یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی اور بڑھاپے اور گناہ تاوان سے۔

تشریح ❁ اس بڑھاپے سے پناہ مانگی جس میں آدمی معذور اور بے عقل ہو جاتا ہے مالداری کا فتنہ یہ ہے بخل اور حرص زکوٰۃ نہ دینا سود کھانا خدا سے غافل ہو جانا مستحقوں کی خبر گیری نہ کرنا۔ فقیری کا فتنہ یہ ہے کہ مال کے طمع میں دین کو کھو بیٹھنا کفار اور فساق کی صحبت اختیار کرنا۔

۳۸۳۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالٍ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ

۳۸۳۹: حضرت فروہ بن نوفل سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِی اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا عَنْ دُعَاءٍ كَانَ يَدْعُوْا بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَ مِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ۔

کیا دعا کرتے تھے انہوں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں ان کاموں کی برائی سے جو میں نے کئے اور جو میں نے نہیں کئے۔

۳۸۴۰: حَدَّثَنَا اِبْرٰهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِیُّ ثَنَا بَكْرُ بْنُ سُلَيْمٍ حَدَّثَنِیْ حُمَيْدُ الْخَرَّاطُ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا هٰذَا الدُّعَاءِ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَذَابِ جَهَنَّمَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابَ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَالِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔"

۳۸۴۰: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو یہ دعا سکھاتے تھے جیسے قرآن کی صورت سکھاتے (بڑے اہتمام کے ساتھ) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ اخیر تک یعنی یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری دوزخ کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری مسیح دجال کے فتنہ سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری زندگی اور موت کے فتنہ سے۔

تشریح ❁ اب اکثر لوگ قعدہ اخیر میں تشہد اور درود کے بعد یہی دعا پڑھتے ہیں اس حدیث کے راوی بکر بن سلیم اور حمید خراط مختلف فیہ ہیں۔

۳۸۴۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِبْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ابْنِ حَبَّانَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِی اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِی اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ مِنْ فِرَاشِهٖ فَالْتَمَسْتُهٗ فَوَقَعَتْ يَدِیْ عَلٰى بَطْنِ قَدَمَيْهِ وَ هُوَ فِی الْمَسْجِدِ وَ هُمَا مَنْصُوْبَتَانِ وَ هُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ بِرَضَاكَ مِنْ شَخَطِكَ وَ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْكَ لَااُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ۔"

۳۸۴۱: اُم المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے میں نے ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بچھونے پر نہ پایا تو میں آپ ﷺ کو ڈھونڈنے لگی (مکان میں اندھیرا تھا چراغ نہ تھا) میرا ہاتھ آپ کے دونوں قدموں پر پڑا یعنی دونوں تلووں پر آپ مسجد میں تھے اور دونوں پاؤں کھڑے تھے (سجدے میں) آپ ﷺ فرماتے تھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِرَضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ اخیر تک یعنی میں پناہ مانگتا ہوں تیری رضامندی کی تیرے غصے سے اور تیری عافیت کی تیری عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری تجھ سے میں تیری تعریف پوری نہیں کر سکا تو ایسا ہے جیسے تو نے خود اپنی تعریف کی۔

تشریح ❁ پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دل میں یہ شبہ ہوا کہ آپ ﷺ شاید ان کی باری میں دوسرے محل میں تشریف لے گئے جب آپ ﷺ کو اس حال میں پایا تو کہا سبحان اللہ میں کس خیال میں تھی اور آپ ﷺ کس کام میں مصروف ہیں۔

۳۸۴۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنْ اِسْحَاقَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ

۳۸۴۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پناہ مانگو اللہ کی محتاجی

Marfat.com

عَيَّاضٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَ اَنْ تُظْلِمَ اَوْ تُظَالَمَ۔

اور کمی اور ذلت سے اور ظلم کرنے سے یا ظلم کئے جانے سے۔

۳۸۴۳: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عِلْمًا نَافِعًا وَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ۔

۳۸۴۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ سے وہ علم مانگو جو فائدہ دے اور پناہ مانگو اس علم سے جو فائدہ نہ دے۔

۳۸۴۴: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَرْذَلِ الْعُمُرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَ فِتْنَةِ الصَّدْرِ۔

قَالَ وَكِيْعٌ يَعْنِی الرَّجُلَ ۔ يَمُوْتُ عَلٰی فِتْنَةٍ لَا يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِنْهَا۔

۳۸۴۴: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے نامردی اور بخیلی اور ذلیل عمر سے اور قبر کے عذاب سے اور دل کے فتنے سے یہ کہ آدمی مر جائے ایک برے اعتقاد پر اور اس سے توبہ نہ کرے۔

۴: بَابُ الْجَوَامِعِ مِنَ الدُّعَاءِ

باب: جامع دُعاؤں کا بیان

۳۸۴۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ مَالِكٍ سَعْدُ بْنُ طَارِقٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اَقُوْلُ حِيْنَ اَسْاَلُ رَبِّیْ ؟ قَالَ : قُلْ : اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَ عَافِنِیْ وَ ارْزُقْنِیْ وَ جَمَعَ اَصَابِعَهُ الْاَرْبَعَ اِلَّا الْاِبْهَامَ فَاِنَّ هٰؤُلَاءِ يَجْمَعْنَ لَكَ دِيْنَكَ وَ دُنْيَاكَ۔

۳۸۴۵: حضرت طارقؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہؐ! میں کیوں کر کہوں جب دعا کروں اپنے مالک سے آپؐ نے فرمایا: یوں کہہ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ یعنی یا اللہ بخش دے مجھ کو اور رحم کر مجھ پر اور تندرست رکھ مجھ کو اور روزی دے مجھ کو اور آپ نے اپنی کل انگلیوں کو ملایا سوا انگوٹھے کے (یعنی چار انگلیوں کو کیونکہ اس دعا میں چار ہی لفظ ہیں) اور فرمایا یہ دعا تیرے لئے دین اور دنیا دونوں کی جامع ہے۔

۳۸۴۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا عُفَّانُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ اَخْبَرَنِیْ جَبْرُ بْنُ حَبِيْبٍ عَنْ اُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهَا هٰذَا الدُّعَاءِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَ آجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَ مَا لَمْ اَعْلَمْ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَ مَا

۳۸۴۶: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ نے ہم کو یہ دعا سکھائی: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسَالُكَ مِنَ الْخَيْرِ (اخیر تک) یعنی یا اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں ساری بہتری دنیا کی اور آخرت کی جو مجھ کو معلوم ہے اور جو نہیں معلوم ہے اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری تمام برائیوں سے دنیا کی اور آخرت کی جو مجھ کو معلوم ہیں اور جو معلوم نہیں ہیں۔ یا اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں وہ بھلائی جو تجھ سے مانگی تیرے بندے اور تیرے نبی (حضرت محمدؐ نے) اور

Marfat.com

لَمْ اَعْلَمُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا سَاَلَكَ عَبْدُكَ وَ نَبِیُّكَ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ بِهٖ عَبْدُكَ وَ نَبِیُّكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الْجَنَّةَ وَ مَا قَرَّبَ اِلَیْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ وَ مَا قَرَّبَ اِلَیْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَ اَسْئَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ قَضَیْتَهٗ لِیْ خَیْرًا۔

پناہ مانگتا ہوں میں تیری اس برائی سے جس سے پناہ مانگی تیرے بندے اور تیرے نبی نے یا اللہ میں تجھ سے جنت مانگتا ہوں اور جو چیز جنت کی طرف نزدیک کرے۔ قول ہو یا فعل اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری دوزخ سے اور اس چیز سے جو دوزخ کی طرف نزدیک کرے قول ہو یا فعل اور میں مانگتا ہوں تجھ سے یہ کہ تو ہر قضا (حکم الٰہی اور تقدیر) کو جو تو نے میرے لئے کی ہے بہتر کردے بعض لوگوں نے اس حدیث کی سند میں گفتگو کی ہے لیکن وہ صحیح نہیں ہے سند درست ہے)

۳۸۴۷: حَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ مُوْسَی الْقَطَّانُ ثَنَا جَرِیْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مَا تَقُوْلُ فِی الصَّلٰوةِ؟ قَالَ اَتَشَهَّدُ ثُمَّ اَسْاَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَ اَعُوْذُبِهٖ مِنَ النَّارِ اَمَا وَاللّٰهِ مَا اُحْسِنُ دَنْدَنَتَكَ وَلَا دَنْدَنَةَ مُعَاذٍ قَالَ حَوْلَهَا نُدَنْدِنُ۔

۳۸۴۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ نے ایک شخص سے فرمایا: تو نماز میں کیا کہتا ہے وہ بولا میں تشہد پڑھتا ہوں پھر اللہ سے جنت مانگتا ہوں اور دوزخ سے پناہ مانگتا ہوں لیکن قسم خدا کی آپ کی گنگناہٹ اور معاذ کی گنگناہٹ میں نہیں سمجھتا (یعنی آواز تو سنتا ہوں لیکن معلوم نہیں ہوتا کہ آپ کیا دعا مانگتے ہیں اسی طرح معاذ (جو اس قوم کے امام تھے جہاں یہ شخص تھا) معلوم نہیں ہوتا کیا دعا مانگتے تیں آپؐ نے فرمایا: ہم بھی اسی جنت اور دوزخ کے گرد گنگناتے ہیں۔

تشریح ۞ یعنی مقصود ہماری دعاؤں کا بھی یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ جنت نصیب کرے اور دوزخ سے بچائے اگرچہ الفاظ میں ہماری دعا اور تیری دعا میں فرق ہو مگر حاصل ایک ہی ہے اس حدیث سے یہ نکلا کہ آپ ﷺ نماز میں تشہد اور دعا اس طرح سے پڑھتے تھے کہ آواز کی گنگناہٹ مقتدیوں کو سنائی دیتی اب بعضے لوگ جو سر میں مبالغہ کرتے ہیں اس قدر کہ خود اپنے تئیں بھی آواز مشکل سے سنائی دیتی ہے یہ سنت کے خلاف ہے اور فقہاء نے لکھا ہے کہ اگر اتنا سر کرے کہ پڑھنے والا خود بھی آواز نہ سنے تو نماز جائز نہ ہوگی۔

۵: بَابُ الدُّعَاءِ بِالْعَفْوِ وَالْعَافِیَةِ

باب: عفو اور عافیت (تندرستی) کی دعا

۳۸۴۸: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرٰهِیْمَ الدِّمَشْقِیُّ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ فُدَیْكٍ اَخْبَرَنِیْ سَلَمَةُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَتَی النَّبِیَّ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَیُّ الدُّعَاءِ اَفْضَلُ؟ قَالَ سَلْ رَبَّكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ثُمَّ اَتَاهُ فِی الْیَوْمِ الثَّانِیْ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الدُّعَاءِ اَفْضَلُ۔

قَالَ سَلْ رَبَّكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ثُمَّ اَتَاهُ فِی الْیَوْمِ الثَّالِثِ فَقَالَ یَا نَبِیَّ

۳۸۴۸: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون سی دعا افضل ہے۔ آپؐ نے فرمایا: اپنے مالک سے عفو اور تندرستی طلب کر دنیا اور آخرت میں پھر وہ شخص دوسرے دن آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون سی دعا افضل ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے مالک سے تندرستی مانگ دنیا اور آخرت میں پھر وہی شخص تیسرے دن آیا اور کہنے لگا اے نبی اللہ کے کون سی دعا افضل ہے۔ آپؐ نے

Marfat.com

اللّٰهِ اَیُّ الدُّعَاءِ اَفْضَلُ قَالَ سَلْ رَبَّكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَاِذَا اُعْطِيْتَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَقَدْ اَفْلَحْتَ۔

فرمایا: اپنے مالک سے عفو اور تندرستی مانگ دنیا اور آخرت میں جب تجھ کو معافی اور تندرستی دی جائے دنیا اور آخرت میں تو تو نے نجات پائی۔

تشریح ❁ بے شک عافیت میں تمام بلاؤں اور بیماریوں اور تکالیف سے حفاظت ہوگی اور معافی میں گناہوں کی بخشش ہوئی اب اور کیا چاہئے یہ دو لفظ ہزاروں لفظوں کو شامل ہیں۔

۳۸۴۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ وَ عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَ بْنَ عَامِرٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَوْسَطِ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ الْبَجَلِیِّ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ حِيْنَ قُبِضَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِیْ مَقَامِیْ هٰذَا عَامَ الْاَوَّلِ (ثُمَّ بَلٰی اَبُوْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ) ثُمَّ قَالَ عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّهٗ مَعَ الْبِرِّ وَ هُمَا فِی الْجَنَّةِ وَ اِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَاِنَّهٗ مَعَ الْفُجُوْرِ وَ هُمَا فِی النَّارِ وَ سَلُوْا اللّٰهَ الْمُعَافَاةَ فَاِنَّهٗ لَمْ يُؤْتَ اَحَدٌ بَعْدَ الْيَقِيْنِ خَيْرًا مِنَ الْمُعَافَاةِ وَ لَا تَحَاسَدُوْا وَ لَا تُبَاغَضُوْا وَ لَا تَقَاطَعُوْا وَلَاتَدَابَرُوْا وَ كُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا۔

۳۸۴۹: اوسط بجلی سے روایت ہے جب آنحضرتؐ کی وفات ہوئی تو ابوبکرؓ سے انہوں نے سنا وہ کھڑے ہوئے اور کہا آنحضرتؐ شروع سال میں میری اس جگہ پر کھڑے تھے اس کے بعد روئے (آپ کو یاد کر کے پھر کہا لازم کرلو اپنے اوپر سچ بولنے کو وہ نیکی کے ساتھ ہے اور یہ دونوں جنت میں ہیں اور بچو تم جھوٹ سے وہ برائی کے ساتھ ہے اور یہ دونوں دوزخ میں ہیں اور اللہ تعالیٰ سے تندرستی مانگو اس لئے کہ یقین کے بعد (یعنی ایمان کے بعد) پھر کوئی نعمت تندرستی سے بڑھ کر نہیں ہے (بلکہ اور سب نعمتیں تندرستی پر سے قربان اور تصدق ہیں اور اگر تندرستی نہ ہو تو کسی نعمت کی لذت ہی نہ ہوگی) اور حسد مت کرو اور بغض مت کرو اور قطع ملاقات یا قطع رحم مت کرو اور ایک دوسرے کی طرف سے منہ مت پھیرو پیٹھ اس کی طرف مت کرو اور اللہ کے بندے بھائی بھائی ہو جاؤ۔

تشریح ❁ یعنی تمام مسلمانوں کے ساتھ محبت اور شفقت سے پیش آؤ اور کسی مسلمان کو مت ستاؤ۔

۳۸۵۰: حَدَّثَنَا عَلِیُّ ابْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتَ اِنْ وَافَقْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ مَا اَدْعُوْا قَالَ تَقُوْلِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ۔

۳۸۵۰: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اگر اتفاق سے میں شب قدر پاؤں تو اس شب کو کیا کروں۔ آپؐ نے فرمایا: یہ دعا کر اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ یعنی اے مالک تو بڑا معاف کرنے والا ہے اور دوست رکھتا ہے معافی کو تو مجھ کو معاف کر دے۔

۳۸۵۱: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامٍ صَاحِبِ الدَّسْتَوَائِیِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ زِيَادٍ الْعَدَوِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا

۳۸۵۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی دعا جو بندہ مانگے اس سے افضل نہیں ہے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الْمُعَافَاةَ فِی الدُّنْيَا

Marfat.com

مِنْ دَعْوَةٍ يَدْعُوْبِهَا الْعَبْدُ اَفْضَلَ مِنَ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الْمُعَافَاةِ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ.

وَالْاٰخِرَةِ یعنی یا اللہ میں تجھ سے عافیت مانگتا ہوں دنیا اور آخرت میں۔

۶: بَابُ اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَاْ بِنَفْسِهٖ

باب: جب کوئی تم میں سے دُعا کرے تو پہلے اپنے نفس سے شروع کرے

۳۸۵۲: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَرْحَمُنَا اللّٰهُ وَ اَخَاعَادٍ۔

۳۸۵۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ رحم کرے ہم پر اور عاد کے بھائی پر (یعنی حضرت ہود علیہ السلام پر جو قوم عاد کی طرف بھیجے گئے تھے)

تشریح ❁ باب کا مطلب یہ ہے کہ دعا پہلے اپنے لئے کرے پھر اور لوگوں کے لئے مثلاً یوں کہے: غفرلنا اللّٰه ولكم يا عافانا اللّٰه و عافاكم يا اللّٰهم اغفرلنا وللمؤمنين يا رحمنا اللّٰه واياكم يغفر اللّٰه لنا ولكم۔

مثل مشہور ہے ع اول خویش بعد درویش۔

۷: بَابُ يُسْتَجَابُ لِاَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ

باب: دُعا قبول ہوتی ہے بشرطیکہ جلدی نہ کرے

۳۸۵۳: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مَالِكِ ابْنِ اَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ عُبَيْدٍ مَوْلٰی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يُسْتَجَابُ لِاَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ قِيْلَ وَ كَيْفَ يَعْجَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَقُوْلُ قَدْ دَعَوْتُ اللّٰهَ فَلَمْ يَسْتَجِبِ اللّٰهُ لِیْ۔

۳۸۵۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کسی کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک وہ جلدی نہ کرے۔ لوگوں نے عرض کیا جلدی کیسے آپؐ نے فرمایا: مثلاً یوں کہے میں نے اللہ سے دعا کی لیکن اللہ نے قبول نہ کی۔

تشریح ❁ ایسا کہنا بے ادبی ہے مالک کی جناب میں اور مالک کا اختیار ہے جب وہ مناسب سمجھتا ہے اس وقت دعا قبول کرتا ہے کبھی جلدی کبھی دیر میں اور کبھی دنیا میں قبول نہیں کرتا جب بندے کا فائدہ دعا قبول نہ ہونے میں ہوتا ہے تو آخرت کے لئے اس دعا کو اٹھا رکھتا ہے غرض مالک کی حکمتیں اور اس کے بھید وہی خوب جانتا ہے اور کسی حال میں بندے کو اپنے مالک سے مایوس نہ ہونا چاہئے کیونکہ سوا اس کے در کے اور کون سا دروازہ ہے اور وہ زیادہ رحیم ہے اپنے بندوں پر ماں باپ سے۔ پس بہتر یہی ہے کہ بندہ سب کام اسی کی رضا اور تقدیر پر چھوڑ دے اور ظاہر میں بموجب احکام شرعی کے دعا کرتا رہے لیکن اگر دعا قبول نہ ہو تو بھی دل خوش رہے اور یہ سمجھے کہ اس میں ضرور کوئی حکمت ہوگی اور ہمارا کچھ فائدہ ہوگا دوسری روایت میں یوں ہے بشرطیکہ گناہ یا ناتا توڑنے کی دعا نہ کرے یعنی ایسی دعا قبول نہیں ہوگی۔

Marfat.com

۸:بَابُ لَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ اِنْ شِئْتَ

باب: آدمی کو یہ نہ کہنا چاہئے اے خدا اگر تو چاہے تو مجھ کو بخش دے

۳۸۵۴:حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ اَبِیْ الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ اِنْ شِئْتَ وَلْيَعْزِمْ فِی الْمَسْاَلَةِ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا مُكْرِهَ لَهٗ۔

۳۸۵۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی تم میں سے یوں نہ کہے: یا اللہ بخش دے مجھ کو اگر تو چاہے بلکہ قطعی طور سے مغفرت مانگے اس لئے کہ اللہ جل جلالہ پر کوئی زبردستی کرنے والا نہیں۔

تشریح ❁ کیونکہ اس میں استغناء اور بے پرواہی نکلتی ہے اور اللہ جل جلالہ وہی کرتا ہے جو چاہتا ہے اس پر زبردستی کرنے والا کون ہے پھر یہ قید کہ اگر تو چاہے محض فضول ہے بلکہ یوں کہنا چاہئے یا اللہ مجھ کو بخش دے۔

۹:بَابُ اسْمِ اللّٰهِ الْاَعْظَمِ

باب: اسم اعظم کا بیان

تشریح ❁ اسم اعظم کی تعیین میں بہت اختلاف ہے اور بہت اقوال ہیں اور ہم آگے ایک دعا بیان کریں گے جس میں ہم نے تمام روایات کو جمع کر دیا ہے پس جو کوئی اس کو پڑھے تو ضرور اسم اعظم بھی پڑھے گا اور رائج قول یہ ہے کہ اللہ کا لفظ یہی اسم اعظم ہے۔

۳۸۵۵:حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ زِيَادٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اسْمُ اللّٰهِ فِیْ هَاتَيْنِ الْاٰيَتَيْنِ وَ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ وَ فَاتِحَةِ سُوْرَةِ اٰلِ عِمْرَانَ۔

۳۸۵۵: حضرت اسماء بنت یزیدؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کا اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ اور شروع سورۂ آل عمران میں الٓمّٓ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ۔

تشریح ❁ اس حدیث سے نکلتا ہے کہ الٰہ کا لفظ اسم اعظم ہے۔

۳۸۵۶:حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ الدِّمَشْقِیُّ ثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَلَاءِ عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ اِسْمُ اللّٰهِ الْاَعْظَمُ الَّذِیْ اِذَا دُعِیَ بِهٖ اَجَابَ فِیْ سُوَرٍ ثَلَاثٍ الْبَقَرَةِ وَ اٰلِ عِمْرَانَ وَ طٰهٰ۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ الدِّمَشْقِیُّ ثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ ذَكَرْتُ ذَالِكَ لِعِيْسَى بْنِ مُوْسٰى فَحَدَّثَنِیْ اَنَّهٗ سَمِعَ غَيْلَانَ بْنَ اَنَسٍ يُحَدِّثُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ نَحْوَهٗ۔

۳۸۵۶: حضرت قاسم نے کہا اللہ کا نام اسم اعظم کہ جب کوئی اس سے دعا کرے تو قبول ہو تین سورتوں میں ہے بقرہ اور آل عمران اور طٰہٰ میں۔

قاسم نے ابو امامہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی روایت کیا۔ اس حدیث کے راوی ثقہ ہیں لیکن یہ موقوف ہے اور جو مرفوع ہے اس میں غیلان مجہول ہے۔

Marfat.com

تشریح ۞ سورۂ بقرہ میں یہ ہے اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم اور اور سورۂ آل عمران میں بھی یہی ہے اور سورۂ طٰہٰ میں ہے اللہ لا الٰہ الا ھو لہ الاسماء الحسنیٰ بعضوں نے کہا اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم یہی اسم اعظم ہے بعضوں نے کہا صرف الحی القیوم اور بعضوں نے کہا لا الٰہ الا ہو اور مجھے جو الہام ہوا وہ یہ ہے کہ اسم اعظم یہی ہے لا الٰہ الا ہو اور اس صورت میں اگلی حدیث اور یہ قول قاسم کا جو ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے دونوں درست ہو جاتے ہیں۔

۳۸۵۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَ لَمْ يُوْلَدْ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ سَاَلَ اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِيْ اِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى وَ اِذَا دُعِيَ بِهٖ اَجَابَ۔"

۳۸۵۷: حضرت بریدہؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے سنا وہ کہہ رہا تھا: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَ لَمْ يُوْلَدْ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ تو آپؐ نے فرمایا: اس نے اللہ سے سوال کیا اسم اعظم کے وسیلے سے جب کوئی اس کے وسیلے سے سوال کرتا ہے تو اللہ دیتا ہے اور جب کوئی اس سے وسیلہ سے دعا کرتا ہے تو اس کی دعا قبول کرتا ہے۔

۳۸۵۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا اَبُوْ خُزَيْمَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ فَقَالَ لَقَدْ سَاَلَ اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِيْ اِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى وَ اِذَا دُعِيَ بِهٖ اَجَابَ۔

۳۸۵۸: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سنا وہ کہہ رہا تھا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اور ایک روایت میں یوں ہے آپ نے فرمایا اس نے سوال کیا اللہ سے اس کا اسم اعظم لے کر جب کوئی اس کے وسیلہ کے سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ دیتا ہے اور جب اس کے وسیلہ سے دعا کرتا ہے تو قبول کرتا ہے۔

۳۸۵۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ يُوْسُفَ الصَّيْدَلَانِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الرَّقِّيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْفَزَارِيِّ عَنْ اَبِيْ شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِاسْمِكَ الطَّاهِرِ الطَّيِّبِ الْمُبَارَكِ الْاَحَبِّ اِلَيْكَ الَّذِيْ اِذَا دُعِيْتَ بِهٖ اَجَبْتَ وَ اِذَا سُئِلْتَ بِهٖ اَعْطَيْتَ وَ اِذَا اسْتُرْحِمْتَ بِهٖ رَحِمْتَ وَ اِذَا اسْتَفْرِجْتَ بِهٖ فَرَّجْتَ۔

۳۸۵۹: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ فرماتے تھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِاسْمِكَ الطَّاهِرِ الطَّيِّبِ الْمُبَارَكِ الْاَحَبِّ اِلَيْكَ الَّذِيْ اِذَا دُعِيْتَ بِهٖ اَجَبْتَ وَ اِذَا سُئِلْتَ بِهٖ اَعْطَيْتَ وَ اِذَا اسْتُرْحِمْتَ بِهٖ رَحِمْتَ وَ اِذَا اسْتَفْرِجْتَ بِهٖ فَرَّجْتَ اور ایک روز آپ نے فرمایا: اے عائشہؓ! تم جانتی ہو بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اپنا وہ نام بتا دیا کہ جب وہ نام لے کر دعا کی جائے اللہ تعالیٰ قبول کرے گا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

قَالَتْ وَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ يَا عَائِشَةُ هَلْ عَلِمْتِ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ دُلَّنِیْ عَلَى الْاِسْمِ الَّذِیْ اِذَا دُعِیَ بِهٖ اَجَابَ؟

قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! بِاَبِیْ اَنْتَ وَ اُمِّیْ فَعَلِّمْنِيْهِ قَالَ اِنَّهٗ لَا يَنْبَغِیْ لَكِ يَا عَائِشَةُ قَالَتْ فَتَنَحَّيْتُ وَ جَلَسْتُ سَاعَةً ثُمَّ قُمْتُ فَقَبَّلْتُ رَاْسَهٗ ثُمَّ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْهِ قَالَ اِنَّهٗ لَا يَنْبَغِیْ لَكِ : يَا عَائِشَةُ اَنْ اُعَلِّمَكِ اِنَّهٗ لَا يَنْبَغِیْ لَكِ اَنْ تَسْاَلِیْ بِهٖ شَيْئًا مِنَ الدُّنْيَا: قَالَتْ فَقُمْتُ فَتَوَضَّاْتُ ثُمَّ صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قُلْتُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَدْعُوْكَ اللّٰهَ وَ اَدْعُوْكَ الرَّحْمٰنَ وَ اَدْعُوْكَ الْبَرَّ الرَّحِيْمَ۔

وَاَدْعُوْكَ بِاَسْمَائِكَ الْحُسْنٰى كُلِّهَا مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَ مَا لَمْ اَعْلَمْ اَنْ تَغْفِرَلِیْ وَ تَرْحَمَنِیْ قَالَتْ فَاسْتَضْحَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ اِنَّهٗ لَفِی الْاَسْمَاءِ الَّتِیْ دَعَوْتِ بِهَا۔

میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ وہ نام مجھ کو بتلا دیجئے۔ آپؐ نے فرمایا: تیرے لائق نہیں اے عائشہؓ (یعنی اسم اعظم تجھ کو بتانا مصلحت نہیں (معلوم نہیں تو کیا دعا مانگے) حضرت عائشہؓ نے کہا یہ سن کر میں ہٹ گئی اور ایک ساعت خاموش بیٹھی پھر میں اٹھی اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر چوما اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ اسم مجھ کو بتا دیجئے آپؐ نے فرمایا: وہ تیرے لائق نہیں اے عائشہؓ یعنی اس کا بتانا تجھ کو مناسب نہیں اور تجھے مناسب نہیں دنیا کی کوئی چیز اس اسم کے وسیلے سے مانگنا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے وضو کیا پھر میں نے دو رکعتیں پڑھیں بعد اس کے میں نے دعا کی: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَدْعُوْكَ اللّٰهَ وَ اَدْعُوْكَ الرَّحْمٰنَ وَ اَدْعُوْكَ الْبَرَّ الرَّحِيْمَ وَاَدْعُوْكَ بِاَسْمَائِكَ الْحُسْنٰى كُلِّهَا مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَ مَا لَمْ اَعْلَمْ اَنْ تَغْفِرَلِیْ وَ تَرْحَمَنِیْ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے اور فرمایا اسم اعظم انہی ناموں میں ہے جن سے تو نے دعا مانگی۔

تشریح ❁ مگر صاف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو نہ بتایا کہ وہ کون سا نام ہے اس دعا میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اللہ کا نام لیا اور رحمٰن اور رحیم اور بر پھر یہ کہا کہ میں تجھ سے دعا کرتی ہوں تیرے سارے اچھے ناموں کی طفیل سے جو مجھ کو معلوم ہیں اور جو نہیں معلوم۔ پس ان اسماء میں ضرور اسم اعظم بھی آ گیا اور آپ کا یہ فرمانا صحیح ہوا کہ اسم اعظم بھی ان ناموں میں سے ہے جن سے تو نے دعا کی مگر یہ صاف معلوم نہیں ہوا کہ وہ کون سا نام ہے میں نے اسم اعظم کے متعلق تمام حدیثوں کو جمع کر کے ایک دعا بنائی ہے اور یقین ہے کہ اسم اعظم اس میں ضرور موجود ہوگا پس ہر مسلمان کو لازم ہے کہ جب کوئی سخت مشکل پیش آئے تو وضو کرے اور دو رکعت نفل پڑھے پھر تین بار درود شریف پڑھے بعد اس کے باطہارت رو بقبلہ تین بار یہ دعا کرے پھر اس دعا کے وسیلہ سے اپنا مطلب اللہ تعالیٰ سے مانگے پھر تین بار درود شریف پڑھے امید ہے کہ اس کی دعا ضرور قبول ہوگی ان شاء اللہ مگر احتیاط رکھے کہ بغیر ضرورت شدید کے ایسا نہ کرے اور گناہ کے کام اور حقیر کاموں کے لئے اور کسی مسلمان کو ضرر پہنچانے کے لئے یہ دعا نہ کرے اور نہ انتظام عالم میں دخل دے مثلاً سلطنت یا ملک یا بادشاہ کے بدلنے کے لئے یا تباہ ہونے کے لئے ورنہ نفع کے بدل نقصان لاحق ہونے کا اندیشہ ہے۔

مجموعہ اسم اعظم برائے اجابتِ دعا

وہ دعا یہ ہے: بسم الله الرحمن الرحيم۔ الم الله لا اله الا هو الحى القيوم هو الذى لا اله الا هو عالم الغيب والشهادة هو الرحمن الرحيم هو الله الذى لا اله الا هو الملك القدوس السلام المومن والمهيمن العزيز الجبار المتكبر سبحان الله عما يشركون هو الله الخالق البارى المصور له الاسماء الحسنى يسبح له ما فى

Marfat.com

ما فی السموت والارض وهو العزیز الحکیم والهکم اله واحد لا اله الا هو الرحمن الرحیم قل اللهم مالك الملك توتی الملك من تشاء وتنزع الملك ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشا بیدك الخیر انك علی کل شیء قدیر تولج اللیل فی النهار وتولج النهار فی اللیل وتخرج الحی من المیت وتخرج المیت من الحی وترزق من تشاء بغیر حساب لا اله الا انت سبحانك انی کنت من الظالمین اللهم انی اسئلك بان لك الحمد لا اله الا الله انت الحنان والمنان بدیع السموت والارض یا ذالجلال والاکرام یا حی یا قیوم اللهم انی اسئلك بانی اشهد انك انت لا اله الا انت الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد اللهم انی اسالك باسمك الطاهر الطیب المبارك الاحب الیك الذی اذا ادعیت به اجبت واذا سئلت به اعطیت واذا سترحمت به رحمت واذا استفرجت به فرجت اللهم انی ادعوك الله وادعوك الرحمن وادعوك البر الرحیم وادعوك باسمائك الحسنی کلها ما علمت منهما و مالم اعلم یا رب یارب الله لا اله هو رب العرش العظیم سبوح قدوس ربنا ورب الملائکته والروح۔

۱۰:بَابُ اَسْمَاءِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

باب: اللہ جل جلالہ کے ناموں کا بیان

۳۸۶۰:حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ عَبْدَةُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ:اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَ تِسْعِیْنَ اِسْمًا مِائَةً اِلَّا وَاحِدًا مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

۳۸۶۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ جل جلالہ کے ایک کم سو نام ہیں جو کوئی ان کو یاد کر لے وہ جنت میں جائے گا۔

تشریح ۞ سبحان اللہ ہمارے مالک کے کیسے کیسے پیارے نام ہیں اس کے ہر ایک نام پر تصدق ہونے کو دل چاہتا ہے اور پھر یہ نام صرف عربی زبان میں نہیں بلکہ ہر ایک لغت اور ہر ایک زبان میں اس کے صدہا نام ہیں اور مسمی ایک ہی ہے سبحان اللہ بکل لسان اب تمام دنیا میں تقریباً بارہ سو زبانیں بولی جاتی ہیں اور ہر ایک زبان میں اوسط سو سو نام رکھو تو کل نام اس کے ایک لاکھ بیس ہزار ہوتے ہیں اور یہ صرف اس چھوٹے سے گولے پر یعنی زمین پر اور زمین سے سینکڑوں ہزاروں درجہ بڑے اور اس کے سینکڑوں ہزاروں لاکھوں اور عالم موجود ہیں اور ان میں ہزاروں لاکھوں طرح کی مخلوقات اور لاکھوں زبانیں اور نعتیں پس کروڑوں نام ہمارے پروردگار عزوجل کے ہوئے اور ہر ایک نام سے مراد اور مقصود وہی ایک ذات ہے جس نے سب کو پیدا کیا اور وہ ازلی اور ابدی ہے اس میں تغیر اور تبدل اور فنا نہیں اور اس کے سوا سب فانی اور بے اعتبار ہیں۔وما یعلم جنود ربك الا هو۔

۳۸۶۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْعَانِیُّ ثَنَا اَبُوْ الْمُنْذِرِ زُهَیْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّیْمِیُّ ثَنَا مُوْسَی بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجُ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَ تِسْعِیْنَ اِسْمًا : مِائَةً اِلَّا وَاحِدًا اِنَّهٗ وِتْرٌ یُحِبُّ

۳۸۶۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ننانوے یعنی ایک کم سو نام ہیں اور طاق ہے دوست رکھتا ہے طاق عدد کو جو کوئی ان کو یاد کر لے وہ جنت میں جائے گا۔ اللہ اسم ذات سب ناموں سے اشرف اور اعلیٰ الواحد اکیلا الصمد بے نیا الاوّل پہلا الآخر پچھلا الظاہر کھلا ہوا یا سب کے اوپر الباطن چھپا ہوا الخالق پیدا کرنے

Marfat.com

الْوِتْرَ مَنْ حَفِظَهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَ هِيَّ اَللّٰهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ ، الْاَوَّلُ، الْاٰخِرُ ،الظَّاهِرُ ،الْبَاطِنُ ،الْخَالِقُ، السَّلَامُ ،الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ، الْعَزِىُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ الْعَلِيْمُ الْعَظِيْمُ الْبَارُّ الْمُتَعَالِ الْجَلِيْلُ الْجَمِيْلُ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الْقَادِرُ الْقَاهِرُ الْعَلِيُّ الْحَكِيْمُ الْقَرِيْبُ الْمُجِيْبُ الْغَنِيُّ ،الْوَهَّابُ ،الْوَدُوْدُ الشَّكُوْرُ الْمَاجِدُ الْوَجِدُ الْوَالِىْ الرَّاشِدُ الْعَفُوُّ الْغَفُوْرُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ التَّوَّابُ الرَّبُّ الْمجِيْدُ الْوَلِيُّ الشَّهِيْدُ الْمُبِيْنُ الْبُرْهَانُ الرَّؤُفُ الرَّحِيْمُ الْمُبْدِئُ الْمُعِيْدُ الْبَاعِثُ الْوَارِثُ الْقَوِىُّ الشَّدِيْدُ الضَّارُ النَّافِعُ الْبَاقِى الْوَاقِىْ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ الْمُقْسِطُ الرَّزَّاقُ ذُوالْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ الْقَائِمُ الدَّائِمُ الْحَافِظُ الْوَكِيْلُ الْفَاطِرُ السَّامِعُ الْمُعْطِىْ الْمُحْيِىْ الْمُمِيْتُ الْمَانِعُ الْجَامِعُ الْهَادِىْ الْكَافِى الْاَبَدُ الْعَالِمُ الصَّادِقُ النُّوْرُ الْمُنِيْرُ التَّامُّ الْقَدِيْمُ الْوِتْرُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِىْ لَمْ يَلِدْ وَ لَمْ يُوْلَدْ وَ لَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔

والا' الباری پیدا کرنے والا' المصور' صورت بنانے والا' الملک بادشاہ' الحق سچا' السلام ہر ایک عیب سے سلامت' المؤمن یقین والا' المہیمن غالب' العزیز عزت والا' الجبار بڑی شان والا زور والا' المتکبر بڑائی کرنے والا' الرحمٰن بہت رحم کرنے والا' الرحیم مہربان' اللطیف شفقت کرنے والا اپنے بندوں پر' الخبیر خبردار' السمیع سننے والا' البصیر دیکھنے والا' العلیم جاننے والا' العظیم بزرگی والا' البار نیکوکار' المتعال برتر' الجلیل بزرگ' الجمیل' خوبصورت' الحی' زندہ' القیوم قائم رکھنے والا آسمان اور زمین اور سب مخلوقات کا' القادر قدرت والا' القاہر قہر اور غصے والا' العلی اونچا' الحکیم حکمت والا' القریب نزدیک' المجیب قبول کرنے والا' الغنی تونگر بے پرواہ' الوہاب دینے والا' الودود چاہنے والا' الشکور قدر کرنے والا' الماجد بزرگی والا' الواجد پانے والا' الوالی حکومت والا محبت رکھنے والا مالک مختار' الراشد رشد والا' العفو معاف کرنے والا' الغفور بخشنے والا' الحلیم بردبار' الکریم کرم والا' التواب توبہ قبول کرنے والا' الرب پالنے والا' المجید بزرگی والا' الولی اختیار رکھنے والا سردار' الشہید گواہ حاضر' المبین ظاہر کرنے والا' البرہان دلیل' الرؤف الرحیم مہربان شفقت والا' المبدی شروع پیدا کرنے والا' المعید دوبارہ پیدا کرنے والا' الباعث بھیجنے والا اپنے بندوں کو انتظام کے لئے' الوارث ترکہ لینے والا' القوی زورآور' الشدید سخت' الضار نقصان پہنچانے والا' النافع فائدہ دینے والا' الباقی قائم' الواقی بچانے والا' الخافض پست کرنے والا گھٹانے والا' الرافع اونچا کرنے والا بڑھانے والا' القابض روکنے والا' الباسط چھوڑ دینے والا پھیلانے والا' المعز عزت دینے والا' المذل ذلت دینے والا' المقسط انصاف کرنے والا' الرزاق روزی دینے والا' ذوالقوۃ زور والا' المتین مضبوط' القائم ہمیشہ رہنے والا' الدائم برقرار' الحافظ بچانے والا' الوکیل نگاہ رکھنے والا' الفاطر پیدا کرنے والا' السامع سننے والا' المعطی دینے والا' المحیی زندہ کرنے والا' الممیت مارنے والا' المانع روکنے والا' الجامع جمع کرنے والا' الہادی راہ بتانے والا الکافی کفایت کرنے والا' الابد ہمیشہ برقرار' العالم جاننے والا' الصادق سچا' النور روشن اور ظاہر' المنیر روشن کرنے والا' القدیم ہمیشہ سے تھا' الوتر طاق' الاحد اکیلا' الصمد بے نیازی' الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد نہ جنا ہے

قَالَ زُهَيْرٌ فَبَلَغَنَا مِنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ اَوَّلَهَا يُفْتَحُ بِقَوْلِ : لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى ۔

Marfat.com

اُس نے کسی کو نہ وہ جنا گیا ہے اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی ہے۔ زہیر بن محمد نے کہا (جو راوی ہے اس حدیث کا) ہم کو کئی عالموں سے پہنچا کہ جب ان ناموں کو پڑھے تو پہلے یوں کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى (اسماء الحسنیٰ کی صحیح ترین روایت ترمذی کی ہے اور اس روایت کی سند میں عبدالملک بن محمد ضعیف ہے)

تشریح ۞ ان ناموں میں کئی ایک نام مکرر ہیں جیسے صمد رحیم وغیرہ اور مقصود یہاں حصر نہیں ہے کیونکہ پروردگار تعالیٰ شانہ کے اور دوسرے نام بھی وارد ہیں جیسے مغنی، حنان، منان، سبوح قدوس، ذوالجلال والاکرام، غفار، قہار، بدیع، رشید، صبور وغیرہ اور بہت نام ان میں سے دوسری احادیث میں اور بہت سی آیاتِ قرآنی میں وارد ہیں اور علماء نے کہا ہے کہ اللہ جل جلالہ کے اسماء اور صفات توفیقی ہیں یعنی جو شرع میں وارد ہیں انہی الفاظ کو اطلاق کرنا چاہئے اور جو شرع میں وارد نہیں ہیں ان کا مضمون اگرچہ درست بھی ہو جب بھی ان کا اطلاق بہتر نہیں جیسے واجب الوجود عقل العقول علۃ العلل وغیرہ اور اگر ان ناموں میں کوئی عیب یا ذلت یا حدوث یا تغیر نکلے تو ان کا اطلاق بالاتفاق جائز ہی نہیں جیسے خالق الکلاب یا خالق الخنازیر وغیرہ اگرچہ مضمون ان کا صحیح ہے اور اللہ تعالیٰ ہی خالق ہے کتے اور سوروں کا بھی مگر ادب ضرور ہے جناب احادیث کا اور بے ادب فضل رب سے محروم ہے۔

۱۱: بَابُ دَعْوَةِ الْوَالِدِ وَ دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ

باب: ماں باپ کی دعا اولاد کے لئے اور مظلوم کی دعا

۳۸۶۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ بَكْرِ السَّهْمِيُّ عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى ابْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ يُسْتَجَابُ لَهُنَّ لَا شَكَّ فِيْهِنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ وَ دَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَ دَعْوَةُ الْوَالِدِ لِوَالِدِهٖ۔

۳۸۶۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین دعائیں ضرور قبول ہوتی ہیں ان میں شک نہیں ایک تو مظلوم کی دعا، دوسرے مسافر کی، تیسرے ماں باپ کی اپنی اولاد کے لئے۔

۳۸۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ حَدَّثَتْنَا حُبَابَةُ ابْنَةُ عَجْلَانَ عَنْ اُمِّهَا اُمِّ حَفْصٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ جَرِيْرٍ عَنْ اُمِّ حَكِيْمٍ بِنْتِ وَ دَّاعٍ الْخُزَاعِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ دُعَاءُ الْوَالِدِ يُفْضِيْ اِلَى الْحِجَابِ۔"

۳۸۶۳: حضرت اُم حکیمؓ سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ماں باپ کی دعا اللہ جل جلالہ کے خاص حجاب تک پہنچ جاتی ہے (یعنی ضرور قبول ہوتی ہے) اس کی سند میں کچھ گفتگو کی گئی ہے لیکن صحیح یہی ہے کہ سند صحیح ہے)

۱۲: بَابُ كَرَاهِيَةِ الْاِعْتِدَاءِ فِي الدُّعَاءِ

باب: دُعا میں تکلف کرنا منع ہے

۳۸۶۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ اَنْبَاَنَا سَعِيْدُ الْجَرِيْرِيُّ عَنْ اَبِيْ نَعَامَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُغَفَّلٍ سَمِعَ ابْنَهٗ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْقَصْرَ الْاَبْيَضَ عَنْ يَمِيْنِ الْجَنَّةِ اِذَا

۳۸۶۴: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو سنا وہ کہہ رہے تھے یا اللہ میں تجھ سے سفید محل مانگتا ہوں جنت کی دائیں طرف جب میں اس داخل ہوں تو کہا اے چھوٹے میرے بیٹے اللہ سے جنت مانگ اور پناہ مانگ اس کی دوزخ

Marfat.com

دَخَلْتُهَا فَقَالَ اَیْ بُنَیَّ سَلِ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَ عُذْبِهٖ مِنَ النَّارِ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ سَیَکُوْنُ قَوْمٌ یَعْتَدُوْنَ فِی الدُّعَاءِ۔

سے بس یہی کافی ہے۔ کیونکہ میں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قریب میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو حد سے بڑھائیں گے دعا کو۔

تشریح ❁ اور طہارت کو دونوں میں مبالغہ اور اسراف کرنا سنت کے خلاف ہے یہاں سے کراہت نکلی ان پر تکلف اور مسجع اور مقفا دعاؤں کی جو متاخرین نے ایجاد کی ہیں اور جاہل ان کے الفاظ پر فریفتہ ہو جاتے ہیں عمدہ دعائیں وہی ہیں جو آنحضرت ﷺ سے ثابت ہیں اور آپ پسند کرتے تھے مختصر اور جامع دعا کو۔

۱۳: بَابُ رَفْعِ الْیَدَیْنِ فِی الدُّعَاءِ

باب: دعا میں ہاتھ اٹھانا

۳۸۶۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ بَکْرُ بْنُ خَلَفٍ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مَیْمُوْنٍ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ رَبَّکُمْ حَیٌّ کَرِیْمٌ یَسْتَحْیِیْ مِنْ عَبْدِهٖ اَنْ یَرْفَعَ اِلَیْهِ یَدَیْهِ فَیَرُدَّهُمَا صِفْرًا (اَوْ قَالَ) خَائِبَتَیْنِ،

۳۸۶۵: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا مالک شرم اور کرم والا ہے اور وہ شرم کرتا ہے اپنے بندے سے کہ وہ ہاتھ اٹھائے اس کی طرف اور وہ ان کو خالی پھیر دے (یعنی دعا قبول نہ کرے معلوم ہوا مومن کی دعا خالی نہیں جاتی یا تو دنیا میں قبول ہوتی ہے یا آخرت میں اس کا بدلہ ملے گا)

۳۸۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِیْبٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ کَعْبِ الْقُرَظِیِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَعَوْتَ اللّٰهَ فَادْعُ بِبُطُوْرِ کَفَّیْکَ وَ لَا تَدْعُ بِظُهُوْرِهِمَا فَاِذَا فَرَغْتَ فَامْسَحْ بِهِمَا وَ جْهَکَ۔

۳۸۶۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جب تو اللہ سے دعا کرے تو اپنی ہتھیلیاں اوپر رکھ اور ہاتھوں کی پیٹھ اوپر مت رکھ (مگر استسقاء (پانی کی دعا) میں پیٹھ اوپر رکھنا چاہئے جیسے مسلم کی روایت میں ہے) پھر جب تو دعا سے فارغ ہو تو ہاتھوں کو اپنے منہ پر پھیر۔

۱۴: بَابُ مَا یَدْعُوْا بِهِ الرَّجُلُ اِذَا اَصْبَحَ وَ اِذَا اَمْسٰی

باب: صبح و شام آدمی کیا دعا کرے

۳۸۶۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرٍ ثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ مُوْسٰی ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سُهَیْلِ ابْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ عَیَّاشٍ الزُّرَقِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَالَ حِیْنَ یُصْبِحُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کَانَ لَهٗ عَدْلُ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ اِسْمٰعِیْلَ وَ حُطَّ عَنْهُ عَشْرُ خَطِیْئَاتٍ وَ رُفِعَ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ فَکَانَ فِیْ حِرْزٍ مِنَ

۳۸۶۷: حضرت ابو عیاش زرقی رضی اللہ عنہ سے روایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ تو اتنا ثواب ہوگا جیسے ایک غلام حضرت اسماعیل کی اولاد میں سے آزاد کیا اور دس گناہ اس کے معاف ہو جائیں گے اور دس درجے اس کے بلند ہو جائیں گے اور وہ شام تک شیطان سے محفوظ رہے گا پھر جب شام ہو اور

Marfat.com

الشَّيْطَانِ حَتّٰى يُمْسِيَ وَ اِذَا اَمْسٰى فَمِثْلُ ذَالِكَ حَتّٰى يُصْبِحَ۔

قَالَ فَرَاَى رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا عَيَّاشٍ يَرْوِيْ عَنْكَ كَذَا وَ كَذَا فَقَالَ صَدَقَ اَبُوْ عَيَّاشٍ۔

یہی کہے (یعنی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ ..... تو صبح تک ایسا ہی رہے گا۔ راوی نے کہا ایک شخص نے خواب میں آنحضرت ﷺ کو دیکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ ابو عیاشؓ آپ سے ایسی حدیث روایت کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سچ کہا ابو عیاش نے۔

تشریح ❁ تو اس حدیث کی اور زیادہ تصدیق ہوگئی اس خواب سے کیونکہ دوسری حدیث میں ہے کہ جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا تو بے شک مجھ ہی کو دیکھا اس لئے کہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا۔

۳۸۶۸: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ ابْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَصْبَحْتُمْ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا وَ بِكَ نَحْيٰ وَبِكَ نَمُوْتُ وَ اِذَا اَمْسَيْتُمْ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ بِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ اَصْبَحْنَا وَ بِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ۔

۳۸۶۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب صبح ہو تو یوں کہو اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا وَ بِكَ نَحْيٰ وَبِكَ نَمُوْتُ یعنی یا اللہ ہم نے صبح کی تیرے ہی نام پر یا تیری ہی مدد سے اور نعمت سے تیرے نام پر شام کی اور تیرے ہی نام پر جیتے ہیں اور تیرے ہی نام پر مریں گے پھر جب شام ہو تو کہو: اَللّٰهُمَّ بِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ اَصْبَحْنَا وَ بِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ۔

۳۸۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ ثَنَا ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبَانِ ابْنِ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُوْلُ فِيْ صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَ مَسَاءِ كُلِّ لَيْلَةٍ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اِسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَ لَا فِي السَّمَاءِ وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَيَضُرَّهٗ شَيْءٌ۔

۳۸۶۹: حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے جو کوئی بندہ صبح اور شام یہ کہے: بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اِسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَ لَا فِي السَّمَاءِ وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ تین بار تو اس کو کوئی نقصان نہ ہوگا) یعنی کوئی بیماری اور آفت اس پر نہ آئے گی۔ راوی نے کہا ابان کو (جو اس حدیث کا راوی ہے) فالج کی بیماری ہوگئی تھی ایک شخص ان کی طرف دیکھنے لگا (اس حدیث کو بیان کرتے وقت تعجب سے کہ اگر یہ حدیث صحیح ہوتی تو تم کو فالج کی بیماری کا ہے کو آتی) ابان نے کہا تو میری طرف کیا دیکھتا ہے میں نے جو حدیث بیان کی وہ صحیح ہے۔ لیکن جس دن فالج مجھ پر گرا اُس دن میں نے یہ دعا نہیں پڑھی تھی بھول گئے ہوں گے) تاکہ اللہ کی جو تقدیر ہے وہ جاری ہو (یعنی مقدر میں تو میرے اوپر فالج گرنا تھا پس حق تعالیٰ نے اس روز یہ دعا مجھ کو بھلا دی اور فالج گر گیا اس صورت میں حدیث کی صحت میں کوئی شک نہ رہا۔

قَالَ وَ كَانَ اَبَانُ قَدْ اَصَابَهٗ طَرَفٌ مِنَ الْفَالِجِ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ اِلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ اَبَانٌ مَا تَنْظُرُ اِلَيَّ۔

اَمَّا اِنَّ الْحَدِيْثَ كَمَا قَدْ حَدَّثْتُكَ وَلٰكِنِّيْ لَمْ اَقُلْهُ يَوْمَئِذٍ لِيُمْضِيَ اللّٰهُ عَلَيَّ قَدَرَهٗ۔

Marfat.com

تشریح ✿ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قضائے مبرم یعنی قطعی نہیں رک سکتی اور جو کچھ تقدیر میں ہے وہ ضرور پورا ہوتا ہے اب یہ اعتراض نہ ہوگا کہ پھر اس دعا کے پڑھنے سے کیا حاصل ہے کیونکہ بندے کو یہ علم کہاں ہے کہ قضا مبرم ہے یا معلق اور احتمال ہے کہ قضائے معلق ہو اس دعا کے پڑھنے پر یعنی اگر یہ دعا پڑھ لے گا تو اس صدمے سے محفوظ رہے گا اور جب دعا پڑھ لے تو یہ سمجھنا چاہئے کہ تقدیر میں اس آفت کا ٹل جانا تھا اس دعا کی برکت سے اگر نہ پڑھے اور آفت آئے تو معلوم ہوا کہ ہماری تقدیر میں یہ آفت آنا ضرور لکھی تھی اب ہم دعا کیسے پڑھ سکتے تھے کیونکہ تقدیر سے بچنا محال ہے۔

مترجم کہتا ہے اس دعا کا تجربہ مجھکو مدت دراز سے ہے اور میں صبح شام اس دعا کو ضرور پڑھتا ہوں مگر جب کسی دن بھول جاتا ہوں تو اسی دن کوئی آفت آتی ہے۔

۳۸۷۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِبْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ثَنَا مِسْعَرٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَقِيْلٍ عَنْ سَابِقٍ عَنْ اَبِیْ سَلَّامٍ خَادِمِ النَّبِیِّ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ اَوْ اِنْسَانَ اَوْ عَبْدٍ يَقُوْلُ حِيْنَ يُمْسِیْ وَ حِيْنَ يُصْبِحُ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُرْضِيَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔"

۳۸۷۰: حضرت ابوسلامؓ سے روایت ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم تھے۔ انہوں نے روایت کی آنحضرت ﷺ سے کہ آپؐ نے فرمایا: جو کوئی مسلمان یا جو آدمی یا جو بندہ (یہ راوی کا شک ہے کہ ان سا کلمہ ارشاد فرمایا) شام اور صبح کو یہ کہے رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا تو اللہ ضرور اس کو راضی رکھے گا قیامت کے دن۔

تشریح ✿ یعنی راضی ہوا میں اللہ کے رب ہونے سے اور اسلام کے دین ہونے سے اور حضرت محمد ﷺ کے نبی ہونے سے۔

۳۸۷۱: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّنَافِسِیُّ ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا عُبَادَةُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا جُبَيْرُ بْنُ اَبِیْ سُلَيْمَانَ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَعُ هٰؤُلَاءِ الدَّعْوَاتِ حِيْنَ يُمْسِیْ وَ حِيْنَ يُصْبِحُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَالُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اَسْئَالُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِیْ دِيْنِیْ وَ دُنْيَایَ وَ اَهْلِیْ وَ مَالِیْ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْعَوْرَاتِیْ وَ آمِنْ رَوْعَاتِیْ وَ احْفَظْنِیْ مِنْ بَيْنِ يَدَیَّ وَ مِنْ خَلْفِیْ وَ عَنْ يَمِيْنِیْ وَ عَنْ شِمَالِیْ وَ مِنْ فَوْقِیْ وَ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ۔

۳۸۷۱: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان دعاؤں کو نہیں چھوڑتے تھے صبح اور شام اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَالُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اَسْئَالُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِیْ دِيْنِیْ وَ دُنْيَایَ وَ اَهْلِیْ وَ مَالِیْ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْعَوْرَاتِیْ وَ آمِنْ رَوْعَاتِیْ وَ احْفَظْنِیْ مِنْ بَيْنِ يَدَیَّ وَ مِنْ خَلْفِیْ وَ عَنْ يَمِيْنِیْ وَ عَنْ شِمَالِیْ وَ مِنْ فَوْقِیْ وَ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ یہ ہے کہ دھنس جائے۔

وَ قَالَ وَكِيْعٌ يَعْنِیْ الْخَسْفَ۔

تشریح ✿ یعنی یا اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں معافی اور تندرستی اپنے دین اور دنیا اور اہل اور مال میں اے اللہ ڈھانپ دے سر میرا اور بے فکر کر دے دل میرا اور محافظت کر میرے سامنے اور پیچھے اور دائیں اور بائیں اور اوپر اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری نیچے سے ہلاک ہونے سے۔

Marfat.com

۳۸۷۲: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا اِبْرٰهِیْمُ بْنُ عُیَیْنَةَ ثَنَا الْوَلِیْدُ ابْنُ ثَعْلَبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَ اَنَا عَبْدُكَ وَ اَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَ وَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ وَ اَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَالَهَا فِیْ یَوْمِهٖ وَ لَیْلَتِهٖ فَمَاتَ فِیْ ذَالِكَ الْیَوْمِ اَوْ تِلْكَ اللَّیْلَةِ دَخَلَ الْجَنَّةَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی۔

۳۸۷۲: حضرت بریدہؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ نے فرمایا: جو کوئی یہ دعا پڑھے دن اور رات کو پھر اس دن یا رات کو مر جائے تو وہ جنت میں جائے گا ان شاء اللہ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ اخیر تک (اس کو سید الاستغفار کہتے ہیں) یا اللہ تو میرا پالنے والا ہے کوئی خدا نہیں سوا تیرے تو نے مجھ کو پیدا کیا میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے عہد پر قائم ہوں (یعنی توحید پر جو بروز الست نے تو نے لیا تھا) اور تیرے وعدے پر جہاں تک مجھ سے ہوسکتا ہے (یہ قید اس واسطے لگائی کہ پورا عہد اور وعدے پر قیام کسی بشر سے نہیں ہوسکتا گناہ سرزد ہوتے ہیں عبادات میں غفلت ہوتی ہے) میں پناہ مانگتا ہوں تیری اپنے برے کاموں سے جو میں نے کئے اور اقرار کرتا ہوں تیری نعمت کا اور اقرار کرتا ہوں اپنی گناہ کا تو بخش دے گناہ میرے اس لئے کہ کوئی گناہ نہیں بخشتا سوا تیرے۔

تشریح ❁ سبحان اللہ کتنا آسان طریقہ جنت میں جانے کا آنحضرت ﷺ نے بتا دیا مومن کو چاہئے کہ صبح ایک بار اور رات کو ایک بار سید الاستغفار پڑھ لیا کرے اس طرح ہر نماز کے بعد آیت الکرسی دوسری روایت میں ہے کہ جو کوئی ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے تو جنت میں جانے کے لئے اس کو کوئی چیز نہ روکے گی سوا موت کے (یعنی موت کی دیر ہے مرا اور جنت میں گیا ان حدیثوں سے یہ بھی نکلتا ہے کہ مومنین کی ارواح جنت میں رہتی ہیں اور یہی صحیح اور رائج مذہب ہے جیسے اوپر گزر چکا۔

۱۵: بَابُ مَا یَدْعُوْا بِهٖ اِذَا اَوٰی اِلٰی فِرَاشِهٖ

باب: جب آدمی سونے کیلئے بچھونے پر جائے

۳۸۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِی الشَّوَارِبِ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ ثَنَا سُهَیْلٌ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ یَقُوْلُ اِذَا اَوٰی اِلٰی فِرَاشِهٖ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ رَبَّ كُلِّ شَیْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰی مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ دَآبَّةٍ اَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِیَتِهَا اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَیْسَ قَبْلَكَ شَیْءٌ وَ اَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَیْسَ بَعْدَكَ شَیْءٌ وَ اَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَیْسَ فَوْقَكَ شَیْءٌ وَ اَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَیْسَ دُوْنَكَ شَیْءٌ اقْضِ عَنِّیْ الدَّیْنَ وَاَغْنِنِیْ مِنَ الْفَقْرِ۔

۳۸۷۳: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بچھونے پر جاتے تو یہ فرماتے: اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ اخیر تک یعنی یا اللہ مالک آسمانوں کے اور زمینوں کے اور مالک ہر چیز کے چیرنے والے دانے اور گٹھلی کے (درخت اگانے کے لئے) اتارنے والے توراۃ اور انجیل اور قرآن عظیم کے میں پناہ مانگتا ہوں تیری ہر جانور کی برائی سے جس کی پیشانی تیرے ہاتھوں میں ہے تو سب سے پہلے ہے تجھ سے پہلے کوئی نہیں اور تو سب کے بعد ہے تیرے بعد کوئی نہیں اور ظاہر ہے تیرے اور کچھ نہیں اور تو باطن ہے تجھ سے زیادہ باطن کوئی نہیں میرا قرض ادا کرا دے اور مفلسی سے مجھ کو غنی کر دے۔

Marfat.com

تشریح ❁ ظاہری معنی یہی ہیں کہ مفلسی دور کر کے مجھ کو مالدار کر دے لیکن ایک اور معنی باریک ہے جس کی طرف ہم اوپر اشارہ کر چکے ہیں کہ فقر سے مجھ غنا عنایت فرما۔

۳۸۷۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يَضْطَجِعَ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَلْيَنْزِعْ دَاخِلَةَ اِزَارِهٖ ثُمَّ لْيَنْفُضْ بِهَا فِرَاشَهٗ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِىْ مَا خَلَفَهٗ عَلَيْهِ ثُمَّ لْيَضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ لْيَقُلْ رَبِّ بِكَ وَضَعْتُ جَنْبِىْ وَ بِكَ اَرْفَعُهٗ فَاِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِىْ فَارْحَمْهَا وَ اِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ۔

۳۸۷۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی تم میں سے اپنے بچھونے پر لیٹنے کا ارادہ کرے تو اپنے تہبند کا کنارہ کھولے اور اس سے اپنا بچھونا جھاڑے (اس سے یہ غرض ہے کہ کوئی کیڑا یا کانٹا وغیرہ بچھونے پر ہو تو وہ دفع ہو جائے) اس لئے کہ وہ نہیں جانتا اس کے بعد بچھونے پر کون بیٹھا ہے (شاید سانپ یا بچھو اور کیڑا وہاں بیٹھا ہو اور ان لوگوں کے پاس اکثر چراغ بھی نہیں تھے پس بچھونے کا سوتے وقت جھاڑنا ضروری تھا) پھر اپنی دائیں کروٹ پر لیٹے بعد اس کے کہے اے مالک میں تیرے نام پر اپنی کروٹ رکھتا ہوں اور تیرے ہی نام پر اٹھاؤں گا پھر اگر تو میری جان کو روک لے (یعنی اب میں نہ جاگوں اور میری جان پھر بدن میں نہ آئے تو اس پر رحم کر اور اگر تو چھوڑ دے (اور میں جاگوں) تو اس کی حفاظت کر جیسے تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔

تشریح ❁ اس حدیث سے یہ نکلا کہ سوتے میں آدمی کی جان نکل جاتی ہے اور سیر کرتی ہے عالم سوت اور ملکوت کی اور اسی وجہ سے عمدہ خواب نظر آتے ہیں اور بزرگوں سے ملاقاتیں ہوتی ہیں اور فیوض اور برکات حاصل ہوتے ہیں اور مراد جان سے یہاں نفس ناطقہ مجردہ انسانیہ ہے جو مدار ہے تکلیف کا نہ روح حیوانی جو مرکوب یعنی سواری ہے اس نفس کے یعنی روح انسانی کی کیونکہ اگر روح حیوانی بھی نکل جائے تو مر جائے حالانکہ سونے والے میں اور مردے میں بڑا فرق ہے لیکن خواب کو بھی موت کی بہن کہتے ہیں اس وجہ سے کہ روح انسانی دونوں میں خارج ہو جاتی ہیں اب یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر ایک خواب سچا ہو اور روح کی ملاقات اور مشاہدہ سے ہو بلکہ بہت سے خواب دماغی خیالات اور معدے کے بخارات سے پیدا ہوتے ہیں اور خواب کا بیان آگے آئے گا۔

۳۸۷۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَسَعِيْدُ بْنُ شُرَحْبِيْلَ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهٗ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ كَانَ اِذَا اَخَذَ مُضْطَجِعَهٗ نَفَثَ فِىْ يَدَيْهِ وَقَرَاَ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ وَ مَسَحَ بِهِمَا جَسَدَهٗ۔

۳۸۷۵: اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے لگتے تو اپنے دونوں ہاتھوں میں معوذتین پڑھ کر پھونکتے اور ان کو اپنے سارے بدن پر پھیرتے۔

تشریح ❁ ترمذی کی روایت میں قل ہو اللہ احد بھی ہے۔

۳۸۷۶: حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا سُفْيَانُ

۳۸۷۶: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

Marfat.com

عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ اِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَكَ اَوْ اَوَیْتَ اِلٰی فِرَاشِكَ فَقُلِ اللّٰھُمَّ اَسْلَمْتُ وَجْھِیْ اِلَیْكَ وَاَلْجَاتُ ظَھْرِیْ اِلَیْكَ وَ فَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْكَ رَغْبَةً وَ رَھْبَةً اِلَیْكَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَاَ مِنْكَ اِلَّا اِلَیْكَ لَا مَلْجَاَ وَ لَا مَنْجَاَ مِنْكَ اِلَّا اِلَیْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَ نَبِیِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ فَاِنْ مِتَّ مِنْ لَیْلَتِكَ مِتَّ عَلَی الْفِطْرَةِ وَ اِنْ اَصْبَحْتَ اَصْبَحْتَ وَقَدْاَصَبْتَ خَیْرًا كَثِیرًا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا: جب تو سونے لگے اور اپنے بچھونے پر جائے تو کہہ: اَللّٰھُمَّ اَسْلَمْتُ وَجْھِیْ اِلَیْكَ (اور بعض روایتوں میں اَسْلَمْتُ نَفْسِی اِلَیْكَ ہے) وَاَلْجَاتُ ظَھْرِیْ اِلَیْكَ وَ فَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْكَ رَغْبَةً وَ رَھْبَةً اِلَیْكَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَاَ مِنْكَ اِلَّا اِلَیْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَ نَبِیِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ تو اس رات کو مر جائے گا تو سچے دین پر مرے گا فطرت پر اور اگر صبح کرے گا تو بھلائی کے ساتھ صبح کرے گا۔

تشریح ❁ یا اللہ میں نے اپنا منہ یا اپنا نفس تجھ کو سونپ دیا اپنی پیٹھ تیرے اوپر لگا دی اپنا کام تجھے سونپا کیونکہ میری رغبت تیری طرف ہے اور ڈرا بھی تیرا ہی ہے کہیں پناہ نہیں تجھ سے سوا تیرے در کے میں ایمان لایا تیری کتاب پر اور تیرے نبی پر جس کو تو نے بھیجا۔

۳۸۷۷: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِیْعٌ عَنْ اِسْرَائِیْلَ عَنْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَوٰی اِلٰی فِرَاشِہٖ وَضَعَ یَدَہٗ (یَعْنِیْ الْیُمْنٰی) تَحْتَ خَدِّہٖ: ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ قِنِیْ عَذَابَكَ یَوْمَ تَبْعَثُ (اَوْ تَجْمَعُ) عِبَادَكَ۔"

۳۸۷۷: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بچھونے پر جاتے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنی گال کے نیچے رکھتے پھر فرماتے: اَللّٰھُمَّ قِنِیْ عَذَابَكَ یَوْمَ تَبْعَثُ (یا یَوْمَ تَجْمَعُ) عِبَادَكَ یعنی یا اللہ بچا تو مجھ کو اپنے عذاب سے جس دن تو اٹھائے یا جمع کرے اپنے بندوں کو۔

۱۶: بَابُ مَا یَدْعُوْا بِہٖ اِذَا انْتَبَہَ مِنَ اللَّیْلِ

باب: جب رات کو آنکھ کھل جائے تو کیا دعا پڑھے

۳۸۷۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرٰھِیْمَ الدِّمَشْقِیُّ ثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ حَدَّثَنِیْ عُمَیْرُ ابْنُ ھَانِیءٍ حَدَّثَنِیْ جُنَادَةُ ابْنُ اَبِیْ اُمَیَّةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّیْلِ فَقَالَ حِیْنَ یَسْتَیْقِظُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَ ھُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَكْبَرُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ

۳۸۷۸: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَ ھُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَكْبَرُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ جو کوئی رات کو چونکے اور جاگتے وقت یہ کہے پھر وہ کہے: رَبِّ اغْفِرْلِیْ اے رب بخش دے مجھ کو تو وہ بخش دیا جائے گا۔ ولید کی روایت میں ہے پھر دعا کرے تو اس کی دعا

Marfat.com

الْعَظِيْمِ ثُمَّ دَعَا رَبِّ اغْفِرْلِیْ غُفِرَ لَهٗ۔

قَالَ الْوَلِيْدُ : اَوْ قَالَ دَعَا اسْتُجِيْبَ لَهٗ فَاِنْ قَامَ فَتَوَضَّا ثُمَّ صَلّٰی قُبِلَتْ صَلَاتُهٗ۔

قبول ہوگی پھر اگر اٹھے اور وضو کر لے اور نماز پڑھے تو اس کی نماز قبول ہو جائے گی۔

تشریح ❁ اس حدیث سے یہ نکلا کہ رات کو جب نیند سے ہوشیار ہو تو کلمہ پڑھ کر دعا کرے اور استغفار پڑھے جہاں تک ہو سکے اسی طرح تسبیح یا تحلیل تو قیام لیل کا ثواب اس کو مل جائے گا لیکن افضل یہ ہے کہ بچھونے سے اٹھے اور وضو کر کے تہجد پڑھے اگر کسی سے تہجد ادا نہ ہو سکے تو کم سے کم یہ ضروری ہے کہ بچھونے پر ہی رہ کر یہ کلمہ جتنی بار ہو سکے پڑھے اور استغفار پڑھے اور دعا کرے قیام اللیل اس قدر بھی ادا ہو جائے گا اور جان لینا چاہئے کہ اگلے صالحین نے قیام لیل کبھی ترک نہیں کیا ہے اور وہ ضروری ہے اگرچہ تھوڑا سا ہی ہو یعنی ایک بار یہ کلمہ پڑھ کر دعا کر لے جیسا اس حدیث میں ہے۔

۳۸۷۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ اَنْبَاَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ اَنَّ رَبِيْعَةَ بْنَ كَعْبِ الْاَسْلَمِیَّ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ كَانَ يَبِيْتُ عِنْدَ بَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ كَانَ يَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : مِنَ اللَّيْلِ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الْهَوِیَّ ثُمَّ يَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ۔

۳۸۷۹: حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے کے دروازے کے پاس رات کو رہتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز رات کو سنتے آپ فرماتے: سبحان اللہ رب العالمین بڑی دیر تک پھر فرماتے سبحان اللہ وبحمدہ۔

۳۸۸۰: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِیِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِذَا انْتَبَهَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَ اِلَيْهِ النُّشُوْرُ۔

۳۸۸۰: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو جاگتے تو فرماتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَ اِلَيْهِ النُّشُوْرُ۔

تشریح ❁ صبح کو جب بھی بستر سے اٹھے تو یہی دعا پڑھے یعنی شکر خدا کا جس نے ہم کو زندہ کیا مارنے کے بعد اور اسی کی طرف زندہ ہو کر جانا ہے۔

۳۸۸۱: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا اَبُوْ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمِ ابْنِ اَبِی النَّجُوْدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمِ ابْنِ اَبِی النَّجُوْدِ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِیْ ظَبْيَةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ عَبْدٍ بَاتَ عَلٰی طُهُوْرٍ ثُمَّ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَسَاَلَ اللّٰهَ شَيْئًا مِنْ اَمْرِ الدُّنْيَا اَوْ مِنْ اَمْرِ الْاٰخِرَةِ اِلَّا اَعْطَاهُ۔

۳۸۸۱: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی بندہ رات کو باوضو سوئے پھر رات کو چونکے اور اللہ جل جلالہ سے دنیا یا آخرت کی کوئی بات مانگے تو اللہ پاک اس کو دے گا۔

Marfat.com

۱۷:بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْكَرْبِ

باب: سختی اور تکلیف کے وقت کی دعا

۳۸۸۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ جَمِيْعًا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ اُمِّهٖ اَسْمَاءَ ابْنَةِ عُمَيْسٍ قَالَتْ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ كَلِمٰتٍ اَقُوْلُهُنَّ عِنْدَ الْكَرْبِ اَللّٰهُ رَبِّيْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا۔

۳۸۸۲: حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو چند کلمے سکھائے جن کو میں سختی کے وقت کہتی ہوں : اَللّٰهُ اللّٰهُ رَبِّيْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا یعنی اللہ اللہ میرا رب ہے میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتی۔

۳۸۸۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامٍ صَاحِبِ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ: كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْكَرْبِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ : سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ رَبِّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ قَالَ وَكِيْعٌ مَرَّةً لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فِيْهَا كُلِّهَا۔

۳۸۸۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سختی کے وقت یہ کہتے: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ رَبِّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ وکیع کی روایت میں ہر فقرے کے شروع میں لا الہ الا اللہ ہے۔

تشریح ❁ یعنی یوں: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ رَبِّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ غرض یہ دعا سختی اور کرب کے وقت مفید اور مجرب ہے جیسے کوئی درد لاحق ہو یا آگ لگ جائے یا پانی میں ڈوبنے لگے یا کسی اور بلا میں پھنس جائے۔

۱۸:بَابُ مَا يَدْعُوْا بِهِ الرَّجُلُ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ

باب: گھر سے نکلتے وقت کیا دعا پڑھے

۳۸۸۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ مِنْ مَنْزِلِهٖ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اُضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ۔

۳۸۸۴: حضرت اُم سلمہؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ جب اپنے گھر سے نکلے (کہیں جانے کو) تو فرماتے :اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اُضَلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ یعنی یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ راہ بھٹک جاؤں یا پھسل جاؤں یا کسی پر ظلم کروں یا کوئی مجھ سے جہالت کرے۔

۳۸۸۵: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ ثَنَا حَاتِمُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ التُّكْلَانُ عَلَى اللّٰهِ۔

۳۸۸۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ جب گھر سے نکلتے تو فرماتے اللہ کے نام سے' گناہوں سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت اللہ کی مدد کے بغیر نہیں اللہ پر ہی بھروسہ ہے۔

Marfat.com

۳۸۸۶:حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرٰهِيْمُ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ فُدَيْكٍ حَدَّثَنِیْ هَارُوْنُ بْنُ هَارُوْنَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ بَابِ بَيْتِهٖ(اَوْ مِنْ بَابِ دَارِهٖ) كَانَ مَعَهٗ مَلَكَانِ مُوَكَّلَانِ بِهٖ فَاِذَا قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ قَالَا هُدَيْتَ وَ اِذَا قَالَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ قَالَا وُقِيْتَ وَ اِذَا قَالَ تُوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ قَالَ كُفِيْتَ قَالَ فَيَلْقَاهُ قَرِيْنَاهُ فَيَقُوْلَانِ مَا ذَا تُرِيْدَانِ مِنْ رَجُلٍ قَدْ هُدِیَ وَ كُفِیَ وَ وُقِیَ۔

۳۸۸۶: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ نے فرمایا: جب آدمی اپنے گھر کے دروازے سے برآمد ہووے یا کوٹھڑی کے دروازے سے تو دو فرشتے اس کے ساتھ معین ہوتے ہیں اگر وہ بسم اللہ کہتا ہے تو دونوں فرشتے کہتے ہیں تو نے راہ پائی اور جب وہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہتا ہے تو کہتے ہیں تو ہر ایک آفت سے بچا پھر جب وہ کہتا ہے توکلت علی اللہ تو کہتے ہیں اب تجھے کسی کی مدد کی حاجت نہیں رہی پھر اس سے اس کے دونوں شیطان ملتے ہیں تو یہ فرشتے ان سے کہتے ہیں تم اس شخص سے کیا کرنا چاہتے ہو جس کو راہ ملی اور دوسرے کی مدد سے بے پرواہ ہوا اور ہر ایک آفت سے محفوظ ہوا۔

تشریح ❁ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ ہر ایک بندے کے ساتھ دو دو فرشتے اور دو دو شیطان معین ہیں اور مسلم نے ابن مسعودؓ سے نکالا کہ تم میں سے ہر ایک کے ساتھ ایک ساتھی ہے ملائکہ میں سے اور جن میں سے اور احتمال ہے کہ بعضوں کے ساتھ ایک ایک ساتھی ہوں اور بعضوں کے ساتھ دو دو یا ایک مثل افسر کے ہو اور دوسرا مثل نوکر چاکر کے۔ (انجاح)

۱۹:بَابُ مَا يَدْعُوْا بِهٖ اِذَا دَخَلَ بَيْتَهٗ

باب: گھر میں جاتے وقت کیا دعا پڑھے

۳۸۸۷:حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَاَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهٗ فَذَكَرَ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُوْلِهٖ وَ عِنْدَ طَعَامِهٖ قَالَ الشَّيْطَانُ لَا مَبِيْتَ لَكُمْ وَ لَا عِشَاءَ وَ اِذَا دَخَلَ وَ لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُوْلِهٖ قَالَ الشَّيْطَانُ اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ فَاِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ طَعَامِهٖ قَالَ اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ وَالْعِشَاءَ۔

۳۸۸۷: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے آنحضرتؐ سے سنا آپؐ فرماتے تھے جب آدمی اپنے گھر میں گھسے اور گھستے وقت اور کھانا کھاتے وقت بسم اللہ کہے تو شیطان اپنے لشکر سے کہتا ہے نہ تم کو سونے کی جگہ ملی نہ کھانا ملا اور جب گھستے وقت آدمی بسم اللہ نہ کہے تو شیطان کہتا ہے (دوسرے شیطانوں سے) تم نے سونے کی جگہ تو پالی پھر اگر اس نے کھاتے وقت بھی بسم اللہ نہ کہی تو شیطان کہتا ہے تم نے کھانے اور سونے کی جگہ دونوں کو پایا۔

۲۰:بَابُ مَا يَدْعُوْا بِهِ الرَّجُلُ اِذَا سَافَرَ

باب: سفر کرتے وقت کیا دعا پڑھے

۳۸۸۸:حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ ابْنُ سُلَيْمَانَ وَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ (وَ قَالَ عَبْدُ الرَّحِيْمِ يَتَعَوَّذُ) اِذَا سَافَرَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ

۳۸۸۸: حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ عبدالرحیم کی روایت میں ہے آپ تعوذ کرتے سفر کے وقت اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ اخیر تک یعنی یا اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں سفر کی

Marfat.com

وَعَثَاءِ السَّفَرِ وَ كَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ۔
وَ دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَ سُوْءِ الْمَنْظَرِ فِی الْاَهْلِ وَالْمَالِ۔
وَ زَادَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ فَاِذَا رَجَعَ قَالَ مِثْلَهَا۔

تکلیف سے اور لوٹنے کے رنج سے اور ترقی کے بعد تنزل سے اور مظلوم کی بد دعا اور برا حال دیکھنے سے گھر والوں یا مال کا ابو معاویہ کی روایت میں ہے سفر سے لوٹتے وقت بھی ایسا ہی فرماتے۔

۲۱: بَابُ مَا يَدْعُوْا بِهِ الرَّجُلُ اِذَا رَاَى السَّحَابَ وَالْمَطَرَ

باب: بادل اور برسات کے وقت کی دعا

۳۸۸۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيْهِ الْمِقْدَامِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَاَی سَحَابًا مُقْبِلًا مِنْ اُفُقٍ مِنَ الْاٰفَاقِ تَرَكَ مَا هُوَ فِيْهِ وَ اِنْ كَانَ فِیْ صَلَاتِهٖ حَتّٰی يَسْتَقْبِلَهٗ فَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اُرْسِلَ بِهٖ فَاِنْ اَمْطَرَ قَالَ اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةً وَ اِنْ كَشَفَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَ لَمْ يُمْطِرْ حَمِدَ اللّٰهَ عَلٰی ذٰلِكَ.

۳۸۸۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب ابر کو آتا دیکھتے آسمان کے کسی کنارے سے تو جو کام کرتے ہوتے اس کو چھوڑ دیتے یہاں تک کہ اگر نماز میں بھی ہوتے تو ابر کی طرف منہ کرتے اور فرماتے اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اُرْسِلَ بِهٖ پھر اگر اس ابر سے پانی برستا تو فرماتے: اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا یعنی جاری اور فائدہ دینے والا پانی عنایت فرما دو بار فرماتے یا تین بار اور اگر ابر کھل جاتا اور پانی نہ برستا تو آپ اللہ کا شکر کرتے۔

تشریح ❁ اگلی امتوں پر ابر میں اللہ کا عذاب آیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب ابر دیکھتے تو اللہ کے عذاب سے پناہ مانگتے۔

۳۸۹۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ حَبِيْبِ بْنِ اَبِی الْعِشْرِيْنَ ثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ اَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَهٗ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ: كَانَ اِذَا رَاَی الْمَطَرَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا صَيِّبًا هَنِيْئًا۔

۳۸۹۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بارش کو دیکھتے ورفرماتے: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا صَيِّبًا هَنِيْئًا (یعنی کر دے اس کو جاری اور مبارک)

۳۸۹۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا صَيِّبًا هَنِيْئًا۔ اِذَا رَاَی مَخِيْلَةً تَلَوَّنَ وَجْهُهٗ وَ تَغَيَّرَ وَ دَخَلَ وَ خَرَجَ وَاَقْبَلَ وَاَدْبَرَ فَاِذَا اَمْطَرَتْ سُرِّیَ عَنْهُ قَالَ فَذَكَرَتْ لَهٗ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا بَعْضَ مَا رَاَتْ مِنْهُ فَقَالَ وَ مَا يُدْرِيْكِ؟ لَعَلَّهٗ كَمَا قَالَ قَوْمُ هُوْدٍ : ﴿فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ

۳۸۹۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آنحضرتؐ جب ابر دیکھتے تو آپؐ کے چہرے کا رنگ بدل جاتا اور آپ اندر جاتے اور باہر آتے اور سامنے آتے اور پیٹھ موڑ کر جاتے (تردد اور پریشانی سے) جب اس میں سے پانی برسنے لگتا تو آپ کو تسلی ہو جاتی ایک بار حضرت عائشہؓ نے آپ کا یہ حال دیکھ کر اس کی وجہ پوچھی تو آپؐ نے فرمایا: تجھے معلوم نہیں ہود علیہ السلام کی قوم نے ابر کو آتا دیکھا اپنی وادیوں کی طرف اور کہنے لگے یہ ابر ہم پر پانی برسا دے گا اس میں پانی نہیں ہے بلکہ وہ

Marfat.com

اَوْدِيَتِهِمْ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا بَلْ هُوَ مَا اَسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ﴾ [الأحقاف : ٢٤] الْآيَةَ .

ہے جس کے لئے تم جلدی کرتے تھے آندھی ہے دکھ کا عذاب ہے اس میں اخیر آیت تک۔

٢٢:بَابُ مَا يَدْعُوْا بِهِ الرَّجُلُ اِذَا نَظَرَ اِلٰى اَهْلِ الْبَلَاءِ

باب: کسی آفت یا مصیبت والے کو دیکھے تو کیا دعا پڑھے (مثلاً جذامی کو یا بیمار کو یا اندھے کو)

٣٨٩٢:حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ مُصْعَبٍ عَنْ اَبِىْ يَحْيٰى عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ (وَ لَيْسَ بِصَاحِبِ ابْنِ عُيَيْنَةَ) مَوْلٰى اٰلِ الزُّبَيْرِ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ فُجِئَهٗ صَاحِبُ بَلَاءٍ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ عَافَانِىْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَ فَضَّلَنِىْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا عُوْفِىَ مِنْ ذٰلِكَ الْبَلَاءِ كَائِنًا مَا كَانَ۔

٣٨٩٢: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی ناگاہ کسی بلا والے کو دیکھے پھر کہے: **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ عَافَانِىْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَ فَضَّلَنِىْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا** تو وہ اس بلا سے محفوظ رہے گا (چاہے) کوئی بلا ہو۔

تشریح ❁ یعنی کسی قسم کی بلا ہو لیکن اگر یہ بلا دینی ہو جیسے کسی کو فسق اور فجور میں دیکھے تو پکار کر یہ دعا پڑھے تا کہ اس شخص کو نصیحت ہو اور اگر دنیوی بلا ہو جیسے جذام وغیرہ تو آہستہ سے دعا پڑھے کہ وہ شخص نہ سنے اور اس کے دل کو رنج نہ ہو۔

Marfat.com

كِتَابُ تَعْبِيرُ الرُّؤْيَاءِ

خوابوں کی تعبیر کا بیان

۱:بَابُ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ اَوْ تُرَى لَهُ

باب: نیک خواب دیکھے یا کوئی اِس کے لئے دیکھے

۳۸۹۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَ اَرْبَعِيْنَ جُزْءً مِنَ النُّبُوَّةِ۔

۳۸۹۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیک آدمی کا اچھا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

تشریح ❁ معلوم ہوا کہ نبوت کے چھیالیس حصے ہیں اور ان میں سے ایک حصہ خواب نیک بھی ہے اگر چہ اب نبوت باقی نہیں رہی مگر یہ حصہ اس کا قیامت تک باقی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت کے ہونے سے پہلے سچے خواب دکھائی دیتے تھے بیداری میں ویسا ہی نمودار ہوتا۔

۳۸۹۴:حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَ اَرْبَعِيْنَ جُزْءً مِنَ النُّبُوَّةِ۔

۳۸۹۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایسی ہی روایت ہے۔

۳۸۹۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى اَنْبَاَنَا شَيْبَانُ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ رُؤْيَا الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِيْنَ جُزْءٍ مِنَ النُّبُوَّةِ۔

۳۸۹۵: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان نیک بخت آدمی کا خواب نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

Marfat.com

۳۸۹۶:حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَمَّالُ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ یَزِیْدَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ سِبَاعِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اُمِّ كَرْزِ الْكَعْبِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ وَ بَقِيَتِ الْمُبَشِّرَاتُ۔

۳۸۹۶: حضرت ام کرز رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے: نبوت جاتی رہی (یعنی میرے بعد اب کوئی نیا نبی نہ آئے گا (لیکن خوشخبری دینے والی باتیں باقی ہیں من جملہ ان کے ایک نیک خواب بھی ہے)

۳۸۹۷:حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ وَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِيْنَ جُزْءً مِنَ النُّبُوَّةِ۔

۳۸۹۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نیک خواب ایک حصہ ہے نبوت کے ستر حصوں میں سے۔

۳۸۹۸:حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارِكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ : ﴿لَهُمُ الْبُشْرٰى فِی الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَ فِی الْاٰخِرَةِ﴾ [یونس : ٦٤] قَالَ هِیَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ اَوْ تُرٰى لَهٗ۔

۳۸۹۸: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اس آیت کا مطلب لَهُمُ الْبُشْرٰى فِی الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَ فِی الْاٰخِرَةِ یعنی ان کو خوشخبری ہے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں۔ آپ نے فرمایا: خوشخبری سے اچھا خواب مراد ہے جو خود مسلمان دیکھے یا اس کے لئے دوسرا کوئی دیکھے۔

تشریح ❁ مثلاً جناب عبداللہ صاحب غزنوی نے علامہ ابوالطیب نور اللہ مرقدہ کی زندگی میں ان کے لئے خواب دیکھا کہ وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہیں اور تاج زریں ان کے سر پر ہے اللہ تعالیٰ ان دونوں کے مراتب بلند کرے اور ہم کو ان سے ملائے برزخ میں آمین۔

۳۸۹۹:حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْاَيْلِیُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُحَيْمٍ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَشَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّتَارَةَ فِیْ مَرَضِهٖ وَ الصُّفُوْفُ خَلْفَ اَبِیْ بَكْرٍ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اَنَّهٗ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ اِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ اَوْ تُرٰى لَهٗ۔

۳۸۹۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مرض موت میں (حجرے کا) پردہ اٹھایا اور لوگ ابوبکر صدیقؓ کے پیچھے صف باندھے ہوئے تھے (نماز کے لئے) آپ نے فرمایا: اے لوگو! اب نبوت کی خوشخبری دینے والی باتوں میں سے کوئی بات نہیں رہی (کیونکہ نبوت ہی ختم ہوگئی) مگر اچھا خواب باقی ہے جو خود مسلمان دیکھے یا دوسرا کوئی اس کے لئے دیکھے۔

۲:بَابُ رُؤْيَةِ النَّبِیِّ ﷺ فِی الْمَنَامِ

باب: آنحضرت ﷺ کو خواب میں دیکھنا

۳۹۰۰:حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ

۳۹۰۰: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھے خواب

Marfat.com

النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ رَآنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِیْ فِی الْیَقْظَةِ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ عَلٰی صُوْرَتِیْ۔

میں دیکھا تو اس نے مجھے بیداری میں دیکھا ہے (یعنی اس کی مثل ہے) اس لئے کہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا۔

تشریح ❁ پس جو کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے حلیہ اور صورت پر دیکھے جیسا کتابوں میں مرقوم ہے تو اس کا خواب سچ ہے اور اس نے بے شک آپ ﷺ کو دیکھا کیونکہ شیطان کی یہ طاقت نہیں کہ آپ ﷺ کی شکل بنے لیکن خواب میں دیکھنا ہر بات میں بیداری میں دیکھنے کے برابر نہیں مثلاً خواب میں آپ ﷺ کو دیکھنے سے آدمی صحابی نہیں ہوسکتا۔ اسی طرح علماء نے کہا ہے کہ اگر خواب میں آپ ﷺ شرع کے خلاف کسی بات کا حکم دیتے تو یہ بات حجت نہ ہوگی اور شرع کی پیروی ضروری ہے جیسے منقول ہے کہ ایک شخص نے خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ ﷺ شراب پینے کا حکم کرتے ہیں وہ بیدار ہو کر حیران ہوا ایک عالم نے اس کو بتایا یہ تیرا سہو ہے آپؐ نے شراب پینے سے منع فرمایا۔ اسی طرح علماء نے کہا ہے کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور کسی شکل پر دیکھے مثلاً داڑھی منڈے آدمی کی شکل پر تو گویا آپ ﷺ کو نہیں دیکھا اور یہ خواب صحیح نہ ہوگا اور سید جمال الدین محدث نے کہا کہ آپ ﷺ کو خواہ کسی صورت پر دیکھے وہ آپ ﷺ کا ہی دیکھنا ہوگا کیونکہ صورت مثال ہے آپ کے روح مقدسہ کی اور شیطان کو یہ جرأت نہیں ہے کہ کوئی بن کر یہ دعویٰ کرے کہ میں محمد ﷺ ہوں اور بہر حال اس پر اتفاق ہے کہ اگر خواب میں آپ کوئی حکم شرعی ظاہری کے خلاف دیں اس پر عمل کرنا جائز نہیں اور یہ کہیں گے کہ خواب دیکھنے والے کو دھوکہ ہوا اور جب بیداری میں شیطان آدمی کو اس قدر دھوکے دیتا ہے تو خواب میں اس کی مداخلت بطریق اولیٰ ہوسکتی ہے۔

۳۹۰۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ مَرْوَانَ الْعُثْمَانِیُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ اَبِیْ حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ رَآنِیْ فِی الْمَنَامِ، فَقَدْ رَآنِیْ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ۔

۳۹۰۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا اس نے بے شک مجھ کو دیکھا اس لئے کہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا۔

۳۹۰۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَنْبَاَنَا اللَّیْثُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ رَآنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِیْ اَنَّهٗ لَا یَنْبَغِیْ لِلشَّیْطَانِ اَنْ یَتَمَثَّلَ فِیْ صُوْرَتِیْ۔

۳۹۰۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا اس نے بے شک مجھ کو دیکھا اس لئے کہ شیطان کو میری صورت بننا سزاوار نہیں۔

۳۹۰۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَاَبُوْ کُرَیْبٍ قَالَا ثَنَا بَکْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثَنَا عِیْسَی بْنُ الْمُخْتَارِ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ عَطِیَّةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ قَالَ مَنْ رَآنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِیْ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ۔

۳۹۰۳: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ایسی ہی (اس کی سند میں دو راوی ضعیف ہیں عطیہ بن سعد عوفی اور ابن ابی لیلیٰ)۔

۳۹۰۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی ثَنَا سُلَیْمَانُ ابْنُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الدِّمَشْقِیُّ ثَنَا سَعْدَانُ بْنُ یَحْیٰی بْنِ صَالِحٍ اللَّخْمِیُّ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ اَبِیْ عِمْرَانَ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِیْ

۳۹۰۴: حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا اس نے گویا مجھ کو جاگتے میں دیکھا کیونکہ شیطان میں یہ قدرت نہیں

Marfat.com

جُحَیْفَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ رَآنِیْ فِی الْمَنَامِ فَکَاَنَّمَا رَآنِیْ فِی الْیَقْظَةِ اِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یَتَمَثَّلَ بِیْ۔

ہے کہ میری صورت بن جائے (اس کی سند میں صدقہ بن ابی عمران مختلف فیہ ہے)

۳۹۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی ثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ قَالَ اَبُوْ عَوَانَةَ ثَنَا عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَمَّارٍ هُوَ الدُّهْنِیُّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَنْ رَآنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِیْ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ۔

۳۹۰۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی ایسی ہی روایت ہے (اس کی سند میں جابر جعفی ہے جو کذب سے متہم ہے)

۳: بَابُ الرُّؤْیَا ثَلَاثٌ

باب: خواب تین طرح کا ہوتا ہے

۳۹۰۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِیْفَةَ ثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرُّؤْیَا ثَلَاثٌ فَبُشْرٰی مِنَ اللّٰهِ وَحَدِیْثُ النَّفْسِ وَ تَخْوِیْفٌ مِنَ الشَّیْطٰنِ فَاِذَا رَاَی اَحَدُکُمْ رُؤْیَا تُعْجِبُهٗ فَلْیَقُصَّ اِنْ شَاءَ وَ اِنْ رَاَی شَیْئًا یَکْرَهُهٗ فَلَا یَقُصَّهٗ عَلٰی اَحَدٍ وَلْیَقُمْ یُصَلِّیْ۔

۳۹۰۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خواب تین طرح کا ہوتا ہے ایک تو خوشخبری اللہ تعالیٰ کی طرف سے دوسرے نفس کا خیال' تیسرے ڈرانا شیطان کا پھر جب کوئی تم سے ایسا خواب دیکھے جو اس کو پسند آئے تو اگر چاہے تو لوگوں سے بیان کرے اور اگر ایسا خواب دیکھے جو برا معلوم ہو تو اس کو کسی سے بیان نہ کرنے اور کھڑے ہو کر نماز پڑھے اس کی سند میں ہوذہ بن حنیفہ ضعیف ہے۔

۳۹۰۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا یَحْیٰی ابْنُ حَمْزَةَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ عُبَیْدَةَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ عُبَیْدِ اللّٰهِ مُسْلِمُ بْنُ مِشْکَمَ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرُّؤْیَا ثَلَاثٌ مِنْهَا اَهَاوِیْلُ مِنَ الشَّیْطَانِ لِیَحْزُنَ بِهَا بْنَ آدَمَ وَ مِنْهَا مَا یَهُمُّ بِهِ الرَّجُلُ فِیْ یَقْظَتِهٖ فَیَرَاهُ فِیْ مَنَامِهٖ وَ مِنْهَا جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَ اَرْبَعِیْنَ جُزْءً مِنَ النُّبُوَّةِ قَالَ قُلْتُ لَهٗ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ اَنَا سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَا سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

۳۹۰۷: حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خواب تین طرح کے ہوتے ہیں ان میں بعضے خواب شیطان کے ہول دلانے سے پڑتے ہیں تاکہ آدمی کو رنج ہو اور بعضے خواب ایسے ہوتے ہیں کہ جاگتے میں جدھر کا خیال ہوتا ہے وہی خیال خواب میں آتا ہے (جیسے کہتے ہیں بلی کو خواب میں چھیچھڑے نظر آتے ہیں اور بعض خواب ایسے ہیں کہ وہ ایک حصہ ہیں نبوت کے ۴۶ حصوں میں سے۔ ابوعبیداللہ نے کہا (جو اس حدیث کا راوی ہے) میں نے عوف بن مالکؓ سے کہا تم نے یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے انہوں نے کہا میں نے یہ آنحضرت ﷺ سے سنی ہے۔

تشریح ❁ دوبار تاکید کے لئے ہے اب اس حدیث سے منکرین کے وہ اعتراض رفع ہو گئے جو کہتے ہیں کہ خواب ایک

Marfat.com

بے اصل چیز ہے آدمی کا خیال ہے اور کوئی چیز نہیں ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ خواب میں وہی چیزیں نظر پڑتی ہیں جن کو آدمی نے دنیا میں دیکھا ہے یا سنا ہے اور کسی قدر اس کے صفات کا علم ہے اور وہ چیزیں نظر نہیں پڑتیں جو مجہول مطلق ہیں جیسے عالم آخرت کی بعض عجائب مخلوقات وغیرہ جن کی کوئی صفت ہم کو معلوم نہیں ہے اور جواب اس اعتراض کا یہ ہے کہ بے شک اکثر خواب اسی قسم کے ہوتے ہیں جو آدمی کے خیالات اور وسواس کے نتائج ہوتے ہیں لیکن بعض خواب من جانب اللہ ہوتے ہیں اور ان کی دلیل یہ ہے کہ جاگتے میں ایک امر کا مطلق خیال نہیں ہوتا اور نہ ایک شخص کا تصور ہوتا ہے لیکن خواب میں وہ دکھائی دیتا ہے اور اس سے ملاقات ہوئی ہے اور یہ امر بدیہی ہے اور تجربہ اور تواتر سے معلوم ہوا ہے کہ بعض وقت آدمی ایک بات خواب میں دیکھتا ہے اور بیداری میں وہ بات اسی طرح ظاہر ہوتی ہے اور بہت سے لوگوں نے خواب میں علمی مسائل دریافت کئے ہیں اور بہت اگلے علماء اور عرفاء نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور صحابہؓ سے خواب میں حدیثیں دریافت کی ہیں اور شرعی مسائل میں احکام پوچھے ہیں اس لئے مطلق خواب کی اصلیت کا انکار کرنا ٹھیک نہیں ہے اور نہ اس امر کا انکار ہو سکتا ہے کہ بہت سے خواب شیطان کی طرف سے ڈرانے کے لئے آتے ہیں اور فقیر مترجم کو اس کا تجربہ ہوا ہے کہ جس شب سوتے وقت یہ دعا پڑھی **اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق** اور **اعوذبك من همزات الشياطين واعوذبك رب ان يحضرون** اس شب کو شیطان کے شر سے اور احتلام سے محفوظ رہا اور جس روز یہ عمدہ کپڑے بدلے اور پائجامہ پاک اور طاہر ہوا اور یہ دعا پڑھنا بھول گیا اس شب کو شیطان نے احتلام میں مبتلا کیا اور پائجامہ نجس کرایا اور حاصل یہ ہے کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث میں منقول ہے وہی تجربہ اور مشاہدہ اور نقل متواتر اور عقل سلیم سے ثابت ہوتا ہے۔

۴: بَابُ مَنْ رَأَىٰ رُؤْيَا يَكْرَهُهَا

باب: جو شخص برا خواب دیکھے

۳۹۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْمِصْرِيُّ أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يُكْرَهُهَا فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ۔

۳۹۰۸: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی تم میں سے ایسا خواب دیکھے جس کو برا جانتا ہو تو اپنی بائیں طرف تین بار تھوکے اور اللہ کی پناہ مانگے شیطان سے تین بار (یعنی تعوذ پڑھے) اور جس کروٹ پر سوتا تھا وہ کروٹ بدل ڈالے۔

۳۹۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنْ رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ثَلَاثًا وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ۔

۳۹۰۹: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے ہے پھر جب کوئی تم میں سے ایسا خواب دیکھے جس کو برا سمجھے تو تین بار بائیں طرف تھوکے اور شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگے تین بار اور جس کروٹ پر سوتا تھا وہ کروٹ بدل ڈالے۔

۳۹۱۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْعُمَرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ

۳۹۱۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی تم میں سے ایسا خواب

Marfat.com

اللّٰہِ ﷺ اِذَا رَاَی اَحَدُکُمْ رُؤْیَا یَکْرَھُھَا فَلْیَتَحَوَّلْ وَلْیَتْفِلْ عَنْ یَسَارِہٖ ثَلَاثًا وَ لْیَسْاَلِ اللّٰہَ مِنْ خَیْرِھَا وَلْیَتَعَوَّذْ مِنْ شَرِّھَا۔

دیکھے جس کو برا سمجھے تو اس کروٹ کو بدل ڈالے جس پر سوتا تھا اور بائیں طرف تین بار تھوکے اور اللہ سے اس خواب کی بھلائی مانگے اور اس کی برائی سے پناہ مانگے۔

۵: بَابُ مَنْ لَعِبَ بِهِ الشَّیْطَانُ فِیْ مَنَامِهٖ فَلَا یُحَدِّثْ بِهِ النَّاسَ

باب: جو خواب شیطان کے کھیل کا دیکھے وہ کسی سے بیان نہ کرے

۳۹۱۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ حُسَیْنٍ حَدَّثَنِیْ عَطَاءُ بْنُ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ اِنِّیْ رَاَیْتُ رَاْسِیْ ضُرِبَ فَرَاَیْتُهٗ یَتَدَھْدَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَعْمِدُ الشَّیْطَانُ اِلٰی اَحَدِکُمْ فَیَتَھَوَّلُ لَهٗ ثُمَّ یَغْدُوْ یُخْبِرُ النَّاسَ۔

۳۹۱۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے خواب میں دیکھا میری گردن ماری گئی اور سر کٹ کر زمین پر گھومتا چلا جاتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: شیطان تم میں سے کسی کو ڈراتا ہے پھر وہ شخص صبح کو لوگوں سے بیان کرتا ہے۔

تشریح ❁ یعنی ایسی خوابوں کو بیان کرنا نہیں چاہئے جو شیطانی تخویفات اور نفسیاتی تلبسیات سے ہوں۔

۳۹۱۲: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ وَ ھُوَ یَخْطُبُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ رَاَیْتُ الْبَارِحَةَ فِیْمَا یَرَی النَّائِمُ کَاَنَّ عُنُقِیْ ضُرِبَتْ وَسَقَطَ رَاْسِیْ فَاَتْبَعْتُهٗ فَاَخَذْتُهٗ فَاَعَدْتُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَعِبَ الشَّیْطَانُ بِاَحَدِکُمْ فِیْ مَنَامِهٖ فَلَا یُحَدِّثَنَّ بِهِ النَّاسَ۔

۳۹۱۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا آپ خطبہ پڑھ رہے تھے بولا یا رسول اللہ میں نے گزشتہ رات کو خواب میں دیکھا میری گردن ماری گئی اور میرا سر گر پڑا میں اس کے پیچھے چلا اور اس کو اٹھا کر پھر اپنے مقام پر رکھ لیا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے ساتھ شیطان خواب میں کھیلے تو لوگوں میں اس کو بیان نہ کرے۔

تشریح ❁ اور مبرین خواب نے کہا ہے کہ کسی مکروہ خواب کو بیان نہ کرے بلکہ اعوذ باللہ پڑھے اور شیطان کے شر سے پناہ مانگے اور صبح اٹھ کر صدقہ اور خیرات کرے تو اس خواب کی آفت ٹل جائے گی اور مکروہ خواب کو اگر بیان کیا اور کسی نے اسکی بری تعبیر کہہ دی تو اکثر ویسا ہی ہو جاتا ہے اس لئے خاموشی بہتر ہے۔

۳۹۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَنْبَاَنَا اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا حَلَمَ اَحَدُکُمْ فَلَا یُخْبِرِ النَّاسِ بِتَلَعُّبِ الشَّیْطَانِ بِهٖ فِی الْمَنَامِ۔

۲۹۱۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی تم میں سے شیطانی خواب دیکھے تو کسی سے بیان نہ کرے وہ جو شیطان اس سے کھیلا خواب میں۔

Marfat.com

۶:بَابُ الرُّؤْیَا اِذَا عُبِّرَت وَقَعَتْ فلَا یَقُصَّهَا اِلَّا عَلٰی وَادٍّ

باب: خواب کی جیسی تعبیر کہی جائے ویسا ہی ہوتا ہے چاہئے کہ دوست کے سامنے بیان کرے

تشریح ❁ یعنی دانا دوست کے سامنے اور نادان دوست اور دشمن کے سامنے کبھی خواب نہ بیان کرے ایسا نہ ہو کہ وہ کوئی مضر تعبیر بیان کرے اور ویسا ہی واقع ہو۔

۳۹۱۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرٍ ثَنَا هُشَیْمٌ عَنْ یَعْلَی بْنِ عَطَاءٍ عَنْ وَکِیْعِ بْنِ عُدُسٍ الْعُقَیْلِیِّ عَنْ عَمِّهٖ اَبِی رَزِیْنَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الرُّؤْیَا عَلٰی رِجْلِ طَائِرٍ مَا لَمْ تُعْبَرْ فَاِذَا عُبِرَتْ وَقَعَتْ قَالَ وَالرُّؤْیَا جُزْءٌ مِن سِتَّةٍ وَ اَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ قَالَ وَ اَحْسِبُهٗ قَالَ لَا یَقُصُّهَا اِلَّا عَلٰی وَادٍّ اَوْ ذِیْ رَاْیٍ۔

۳۹۱۴: ابورزینؓ سے راویت ہے انہوں نے سنا آنحضرتؐ سے فرماتے تھے خواب ایک پرندے کے پاؤں پر ہے (اور وہیں رہتا ہے) جب تک اس کی تعبیر نہ دی جائے پھر جہاں تعبیر دی اور وہ گرا (جیسے پرند کے پاؤں کی چیز ذرا حرکت ہوئی اور گری) اور آپؐ نے فرمایا: خواب ایک جز ہے نبوت کی ۴۶ جزوں میں سے اور میں سمجھتا ہوں آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ خواب کو بیان نہ کرے مگر اس سے جس سے محبت ہو یا وہ عاقل ہو۔

تشریح ❁ رائے سلیم رکھتا ہو اور فہم مستقیم اور بہتر ہے کہ اس سے بیان کرے جو علاوہ محبت اور عقل کے علم تعبیر سے بھی واقف ہو اور یہ علم ایک جداگانہ علم ہو گیا ہے اور پہلی اس علم میں جو کتاب ہے وہ ابن سیرین کی کتاب ہے ان کو خواب کی تعبیر میں بڑا دخل تھا اس کے بعد اور علماء نے بھی تعبیر نامے بنائے ہیں مگر کتاب کو دیکھ کر تعبیر ٹھیک نہیں ہے جب تک استاد سے یہ علم حاصل نہ کر لے اور خواب کی تعبیر میں بھی بڑی دانائی اور دانشمندی درکار ہے اور موسم اور فصل اور وقت اور عمر کا بھی لحاظ ہوتا ہے ایک ہی خواب کی جس کو دو آدمی دیکھیں جداگانہ تعبیر ہوتی ہے بلحاظ ہر ایک شخص کی حالت کے اور موسم کے اور تاریخ کے غرض یہ علم ایک بڑا وسیع علم ہے اور یوسف علیہ السلام کو اللہ نے یہ علم عنایت فرمایا تھا وہ جو تعبیر دیتے تھے ویسا ہی ہوتا اور کئی خوابوں کی تعبیریں ان کی دی ہوئیں قرآن شریف میں مذکور ہیں جیسے شمس وقمر اور گیارہ تاروں کا ان کو سجدہ کرنا قیدیوں کی دو خوابوں کی تعبیر عزیز مصر کا خواب اور اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کل خواب بے اصل اور لغو نہیں ہیں اور جو کوئی ایسا سمجھے وہ کافر ہے کیونکہ قرآن کا انکار کرتا ہے۔

۷:بَابُ عَلٰی مَا تُعْبَرُ بِهِ الرُّؤْیَا

باب: خواب کی تعبیر کس طرح بیان کی جائے

۳۹۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَیْرٍ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ یَزِیْدَ الرَّقَاشِیِّ عَنْ اَنَسِ بنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اعْتَبِرُوْهَا بِاَسْمَائِهَا وَ کَنُّوْهَا بِکُنَاهَا وَالرُّؤْیَا لِاَوَّلِ عَابِرٍ۔

۳۹۱۵: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: خواب کی تعبیر بیان کرو اس کے نام اور کنیت کو دیکھ کر (یعنی مثال اس کی قائم کرو مثلاً کھجور کا درخت مثال ہے عرب کے شخص کی کیونکہ کھجور عرب میں ہوتا ہے اور آم کا درخت مثال ہے ہندی شخص کی اس لئے کہ آم ہندوستان ہی میں ہوتا ہے اور خواب اسی کا ہے جو پہلے اس کی تعبیر دے۔ (اس حدیث کی سند میں یزید بن ابان رقاشی ضعیف ہے)

تشریح ❁ اب دوسرے کی تعبیر سے کچھ نہ ہوگا پہلے شخص کی تعبیر کے موافق واقع ہوگا پس لازم ہے کہ سوا عقلمند واقف کار

Marfat.com

صالح اور نیک شخص کے اور کسی سے پہلے خواب بیان نہ کرے اور نام کی مثال یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں دیکھا کہ آپ ﷺ کے پاس رطب لایا گیا ابن طاب کا (اور وہ ایک قسم ہے رطب کی) آپ ﷺ نے تعبیر کہی کہ دنیا میں ہماری ترقی ہوگی آخرت میں سلامتی اور ہمارا دین طیب اور پاکیزہ ہے۔

۸: بَابُ مَنْ تَحَلَّمَ حُلُمًا كَاذِبًا

باب: جو شخص جھوٹ خواب بیان کرے (یعنی نہ دیکھا ہو اور کہے میں نے ایسا دیکھا

۳۹۱۶: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالِ الصَّوَّافُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَحَلَّمَ حُلُمًا كَاذِبًا كُلِّفَ اَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيْرَتَيْنِ وَ يُعَذَّبُ عَلٰى ذَالِكَ۔

۳۹۱۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص جھوٹا خواب بیان کرے (اس کو قیامت کے دن) حکم ہوگا دو جو میں گرہ لگانے اور اسی پر عذاب دیا جائے گا)

تشریح ❁ کیونکہ گرہ اس سے لگ نہ سکے گی دو جوؤں میں اس پر اس کو عذاب دیں گے حالانکہ بیداری میں بھی جھوٹ بولنا گناہ ہے مگر خواب میں جھوٹ بولنا اس سے بھی زیادہ سخت گناہ ہے کیونکہ خواب نبوت کے مبشرات میں سے ہے پس اس میں جھوٹ بولنا گویا اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنا ہے۔

۹: بَابُ اَصْدَقُ النَّاسِ رُؤْيَا اَصْدَقُهُمْ حَدِيْثًا

باب: جو شخص جتنا سچا ہو بات کرنے میں اسی قدر اس کا خواب بھی سچا ہوگا

۳۹۱۷: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ الْمِصْرِىُّ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ ثَنَا الْاَوْزَاعِىُّ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَرُبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ وَاَصْدَقُهُمْ رُؤْيَا اَصْدَقُهُمْ حَدِيْثًا وَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنُ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَ اَرْبَعِيْنَ جُزْءً مِنَ النُّبُوَّةِ.

۳۹۱۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے قریب مومن کا خواب بہت کم جھوٹ ہوگا (یعنی اکثر مومن کا خواب سچا نکلے گا اور ویسا ہی ظاہر ہوگا جیسا خواب دیکھا) اور اسی کا خواب سچ ہوگا جو بات میں زیادہ سچا اور مسلمان کا خواب جز ہے نبوت کے چھیالیس جزوں میں سے۔

تشریح ❁ یہ ترجمہ قیامت کے قریب اذا قرب الزمان کا ہے اور بعضوں نے کہا کہ قرب الزمان سے موت کا زمانہ مراد ہے یعنی جب آدمی کی موت نزدیک آتی ہے تو اس کے خواب سچے ہونے لگتے ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ عالم آخرت کے وصال کا وقت نزدیک آجاتا ہے اور وہاں کے حالات زیادہ منکشف ہونے لگتے ہیں بعضوں نے کہا قرب الزمان سن پیری مراد ہے کیونکہ اس وقت میں شہوت اور غضب کا زور گھٹ جاتا ہے اور مزاج معتدل ہوتا ہے پس اس وقت کے خواب زیادہ سچے ہوتے ہیں۔

تَعْبِيْرُ الرُّؤْيَا

باب: خوابوں کی تعبیر کا بیان

۳۹۱۸: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ الْمَدَنِىُّ

۳۹۱۸: حضرت [illegible] اسؓ سے روایت ہے ایک شخص آنحضرت

Marfat.com

ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مُتَصَرِّفَهٗ مِنْ اُحُدٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ ظُلَّةً تَنْطِفُ سَمْنًا وَ عَسَلاً وَ رَاَيْتُ النَّاسَ يَتَكَفَّفُوْنَ مِنْهَا فَا الْمُسْتَكْثِرُوْا الْمُسْتَقِلُّ وَرَاَيْتُ سَبَبًا وَاصِلاً اِلَى السَّمَاءِ رَاَيْتُكَ اَخَذْتَ بِهٖ فَعَلَوْتَ بِهٖ ثُمَّ اَخَذَ بِهٖ رَجُلٌ بَعْدَهٗ فَعَلَا بِهٖ ثُمَّ اَخَذَبِهٖ رَجُلٌ بَعْدَهٗ فَانْقَطَعَ بِهٖ ثُمَّ وَصِلَ لَهٗ فَعَلَا بِهٖ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ (رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ) دَعِنِيْ اَعْبُرْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَعْبُرْهَا قَالَ اَمَّا الظُّلَّةُ فَالْاِسْلَامُ وَاَمَّا مَا يَنْطِفُ مِنْهَا مِنَ الْعَسَلِ وَالسَّمْنِ فَهُوَا الْقُرْآنُ حَلَاوَتُهٗ وَلِيْنُهٗ وَاَمَّا مَا يَتَكَفَّفُ مِنْهُ النَّاسُ فَالْاٰخِذُ مِنَ الْقُرْآنِ كَثِيْرًا وَ قَلِيْلاً وَاَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ اِلَى السَّمَاءِ فَمَا اَنْتَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَقِّ اَخَذْتَ بِهٖ فَعَلَا بِكَ ثُمَّ يَاخُذُهٗ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَيَعْلُوْ بِهٖ ثُمَّ آخَرُ فَيَعْلُوْ بِهٖ ثُمَّ آخَرُ فَيَنْقَطِعُ بِهٖ ثُمَّ يُوَصَّلُ لَهٗ فَيَعْلُوْ بِهٖ قَالَ اَصَبْتَ بَعْضًا وَاَخْطَاتَ بَعْضًا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَقْسَمْتُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتُخْبِرَنِّيْ بِالَّذِيْ اَصَبْتُ مِنَ الَّذِيْ اَخْطَاتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْسِمْ يَا اَبَا بَكْرٍ (رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ).

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا جب آپؐ جنگ احد سے لوٹ کر آئے اور اس نے کہا یا رسول اللہ میں نے خواب میں ایک سائبان دیکھا (یعنی ابر کا ٹکڑا) اس میں سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے اور میں نے دیکھا لوگوں کو اس میں سے لے رہے ہیں (یعنی گھی اور شہد سے اپنی ہتھیلیاں بھر رہے ہیں) کسی نے زیادہ لیا کسی نے کم اور میں نے دیکھا ایک رسی لٹکی ہوئی ہے جو آسمان تک چلی گئی ہے تو پہلے آپؐ نے اس رسی کو تھاما اور اوپر چلے گئے پھر ایک اور شخص نے اس کو تھاما وہ بھی اوپر چلا گیا پھر ایک اور شخص نے تھاما وہ بھی اوپر چلا گیا پھر ایک شخص نے اس کے بعد اس کو تھاما وہ رسی ٹوٹ گئی لیکن پھر جوڑ دی گئی اور وہ بھی اوپر چلا گیا یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ اس خواب کی تعبیر مجھ کو کرنے دیجئے (اللہ مغفرت کرے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی انہوں نے جلدی کی اور آنحضرتؐ کو تعبیر بیان نہ کرنے دی ورنہ پوری سچی تعبیر معلوم ہو جاتی آپؐ نے فرمایا: اچھا بیان کرو۔ ابوبکر صدیقؓ نے کہا: وہ ابر کا ٹکڑا تو اسلام کا دین ہے اور اس میں سے جو شہد اور گھی ٹپکتا ہے وہ قرآن ہے اس کی شیرینی اور نرمی مراد ہے اب لوگ جو اس سے شہد اور گھی لے رہے ہیں اس سے یہ مراد ہے کہ قرآن کو لوگ حاصل کرتے ہیں کوئی بہت کوئی تھوڑا اور رسی جو آسمان تک پہنچی ہوئی ہے اس سے حق مراد ہے (یعنی حق نبوت یا خلافت یعنی لوگوں کی سرداری آپ؟ نے اس حق کو لیا اور اوپر چلے گئے (یعنی وفات پائی اس حال میں) پھر آپ کے بعد اس حق کو ایک شخص لے گا (یعنی آپ ﷺ کا خلیفہ ہوگا) وہ بھی وفات پائے گا اوپر چلا جائے گا۔ پھر دوسرا شخص لے گا وہ بھی اوپر چلا جائے گا پھر لے گا (یعنی آپ ﷺ کا خلیفہ ثالث) وہ حضرت عثمانؓ ہوئے) تو اس کے لئے رسّی یعنی خلافت ٹوٹ جائے گی (مفسدوں کے فساد سے جیسے حضرت عثمانؓ پہلے خلافت چھوڑنے پر راضی ہو گئے تھے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يُحَدِّثُ اَنَّ رَجُلاً اَتَى رَسُوْلَ

Marfat.com

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ ظُلَّةً بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ تَنْطِفُ سَمْنًا وَ عَسَلاً فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ نَحْوَهٗ.

لیکن آنحضرت ﷺ کو خواب میں دیکھا آپؐ نے فرمایا: اے عثمان جو کرتہ اللہ نے تجھ کو پہنایا ہے تو اپنی خوشی سے اس کو مت اتار انہوں نے خواب سے بیدار ہو کر عہد کیا کہ خلافت کو نہ چھوڑیں گے گو مارے جائیں آخر شہید ہوئے خلافت ہی کی حالت میں) لیکن پھر جڑ جائے گی اور وہ اوپر چلا جائے گا۔ آنحضرت ﷺ نے یہ تعبیر سن کر فرمایا: تو نے کچھ تعبیر صحیح کہی اور کچھ غلط ابوبکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں آپ کو قسم دیتا ہوں آپؐ فرمایئے میں نے کیا غلطی کی اور کیا ٹھیک کہی۔ آپؐ نے فرمایا: قسم مت دے اے ابوبکرؓ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے جیسے اوپر گزری۔

تشریح ✿ اس بابت آپ ﷺ خاموش ہو رہے آپ ﷺ نے ان کی غلطی بیان کرنا مناسب نہ جانی کسی مصلحت سے اور بعضوں نے کہا اس وجہ سے کہ تعبیر پر یقین نہیں ہوتا اور ہر شخص اپنے گمان کے موافق تعبیر دیتا ہے۔ پس صرف ظن سے آپ ﷺ نے ابوبکرؓ کی غلطی ظاہر کرنا مناسب نہ سمجھی۔ دوسری روایت میں ہے کہ خواب والے نے یہ بیان کیا پھر چوتھے شخص نے رسی کو تھاما تو وہ رسی گر پڑی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک چہرے پر اس خواب کے بیان کرنے سے کراہیت اور ناراضی پیدا ہوئے اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ ﷺ کو رنج ہوا' جناب امیر المؤمنین علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ پر کہ خلافت کا خاتمہ ان پر ہو جائے گا اور خلافت ان کے وقت میں اچھی طرح نہ چلے گی جیسے اگلے خلیفوں کے وقت میں چلی اور اختلاف ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تعبیر میں کیا غلطی کی اس کو اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے یا اس کے رسول ﷺ کو معلوم ہوگی بعضوں نے کہا غلطی یہ کی کہ ترک ادب کیا اور جلدی کی تعبیر کہنے میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تعبیر نہ کہنے دی اور بعضوں نے کہا غلطی یہ تھی کہ شہد اور گھی دونوں سے قرآن کی تعبیر کی صحیح یوں تھا کہ قرآن اور حدیث سے تعبیر کرتے واللہ اعلم۔

۳۹۱۹: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنِ مُعَاذٍ الصَّنْعَانِيُّ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا شَابًّا عَزَبًا فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَكُنْتُ اَبِيْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَكَانَ مَنْ رَاٰى مِنَّا رُؤْيَا يَقُصُّهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ لِيْ عِنْدَكَ خَيْرٌ فَاَرِنِيْ رُؤْيَا يُعَبِّرُهَا لِي النَّبِيُّ ﷺ فَنِمْتُ فَرَاَيْتُ مَلَكَيْنِ اَتَيَانِيْ فَانْطَلَقَا بِيْ فَلَقِيَهُمَا مَلَكٌ آخَرُ فَقَالَ لَمْ تُرَعْ فَانْطَلَقَا بِيْ اِلَى النَّارِ فَاِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ وَاِذَا فِيْهَا نَاسٌ قَدْ عَرَفْتُ بَعْضَهُمْ فَاَخَذُوْا بِيْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ فَلَمَّا اَصْبَحْتُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِحَفْصَةَ

۳۹۱۹: ابن عمرؓ سے روایت ہے میں ایک لڑکا تھا جواں مرد آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں تو میں رات کو مسجد ہی میں رہا کرتا تھا اور ہم لوگوں میں جو کوئی کچھ خواب دیکھتا تو آپؐ سے بیان کرتا میں نے (اپنے دل میں) کہا یا اللہ اگر میں تیرے نزدیک اچھا ہوں تو مجھ کو ایک خواب دکھا جس کی تعبیر میرے لئے آپؐ بیان فرمائیں۔ پھر میں سویا تو میں نے دو فرشتوں کو دیکھا وہ میرے پاس آئے اور مجھ کو لے کر چلے ان دونوں کو ایک اور فرشتہ ملا بولا ڈر مت آخر وہ دونوں فرشتے مجھ کو دوزخ کی طرف لے گئے (اللہ بچائے) جو اس کو دیکھتا ہوں تو وہ تہ برتہ ہے۔ کنوئیں کی طرح (جیسے کنوئیں میں کوٹھیاں ہوتی ہیں اور درجے ہوتے ہیں) اس [illegible] اس میں بھی ہے یہ انجیل شریف کے

Marfat.com

فَزَعَمَتْ حَفْصَةُ اَنَّهَا قَصَّتْهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ صَالِحٌ لَوْ كَانَ يُكْثِرُ الصَّلٰوةَ مِنَ اللَّيْلِ.

قَالَ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُكْثِرُ الصَّلٰوةَ مِنَ اللَّيْلِ.

موافق ہے کہ برے لوگ آگ کے تنور میں ڈالے جائیں گے وہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا) اور میں نے دیکھا تو وہاں کئی آدمی ہیں ان میں سے بعضوں کو میں پہچانا آخر وہ مجھ کو لے گئے دائیں طرف (صرف ان کو دوزخ دکھانا منظور تھا) جب صبح ہوئی تو میں نے یہ خواب اپنی بہن ام المؤمنین حفصہؓ سے بیان کیا۔

حفصہؓ نے کہا انہوں نے یہ خواب آنحضرت ﷺ سے بیان کیا آپؐ نے فرمایا: عبداللہ ابن عمرؓ نیک شخص ہے اگر رات کو نماز زیادہ پڑھا کرے (راوی نے کہا) تو عبداللہ رات کو بہت نماز پڑھتے یعنی تہجد جس کا التزام تمام صالحین اور اولیاء اللہ نے کیا ہے اگر نماز نہ ہو سکے تو صرف جب آنکھ کھلے کلمہ اور استغفار پڑھے جہاں تک ہو سکے۔

تشریح ❁ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بڑے صالح اور متقی اور متبع سنت تھے اور صحابہ میں سے زیادہ ان کو حرص تھی سنت کی پیروی کی اور چاہتے تھے کہ ہر امر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم بقدم رہیں یہاں تک کہ سفر میں جن مقاموں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تھی عبداللہ وہیں نماز پڑھا کرتے ایک مقام پر مسجد بن گئی تھی لیکن عبداللہ نے اس مسجد میں نماز نہیں پڑھی اور مقام میں پڑھی جہاں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی تھی اور یزید کے زمانہ میں کئی آدمیوں نے عبداللہ کو خلیفہ کرنا چاہا لیکن انہوں نے خلافت قبول نہ کی اور درویشی اور غربت اور عزلت میں عمر گزاری راضی ہو اللہ تعالیٰ ان سے۔

۳۹۲۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰى الْاَشْيَبُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ خُرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَجَلَسْتُ اِلٰى شَيْخَةٍ فِىْ مَسْجِدِ النَّبِىِّ ﷺ فَجَاءَ شَيْخٌ يَتَوَكَّا عَلٰى عَصًا لَهٗ فَقَالَ الْقَوْمُ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا فَقَامَ خَلْفَ سَارِيَةٍ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ لَهٗ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ كَذَا وَ كَذَا قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الْجَنَّةُ لِلّٰهِ يُدْخِلُهَا مَنْ يَشَاءُ وَ اِنِّىْ رَاَيْتُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رُؤْيَا رَاَيْتُ كَاَنَّ رَجُلًا اَتَانِىْ فَقَالَ لِىَ انْطَلِقْ فَذَهَبْتُ مَعَهٗ فَسَلَكَ بِىْ فِىْ مَنْهَجٍ عَظِيْمٍ فَعُرِضَتْ عَلَىَّ طَرِيْقٌ عَلٰى يَسَارِىْ فَاَرَدْتُ اَنْ اَسْلُكَهَا فَقَالَ اِنَّكَ لَسْتَ مِنْ اَهْلِهَا ثُمَّ عُرِضَتْ عَلَىَّ طَرِيْقٌ عَنْ يَمِيْنِىْ

۳۹۲۰: حضرت خرشہ بن حرؓ سے روایت ہے میں مدینہ منورہ میں آیا اور چند بوڑھے لوگوں کی صحبت میں بیٹھا۔ مسجد نبویؐ میں اتنے میں ایک بوڑھے شخص آئے لاٹھی ٹیکتے ہوئے تو لوگوں نے کہا جس کو منظور ہو ایک جنتی آدمی کو دیکھنا وہ اس شخص کو دیکھے پھر وہ ایک ستون کے پیچھے کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں میں ان کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ تمہاری نسبت بعضے لوگوں نے ایسا کہا۔ انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جنت اللہ ہی کی ہے اور جس کو چاہے گا اس میں لے جائے گا اور میں آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں ایک خواب دیکھا تھا (جس کی وجہ سے یہ لوگ مجھ کو جنتی کہتے ہوں گے) میں نے دیکھا ایک شخص میرے پاس آیا اور کہنے لگا چل میں اس کے ساتھ گیا وہ مجھے لے کر ایک بڑے راستہ میں چلا پھر میرے سامنے ایک راہ آئی جو میری بائیں طرف تھی میں نے راہ پر چلنا چاہا وہ شخص بولا تو اس راہ والوں میں سے نہیں ہے۔ پھر ایک اور راہ میری دائیں طرف آئی میں

Marfat.com

فَسَلَكْتُهَا حَتّٰى اِذَا انْتَهَيْتُ اِلٰى جَبَلٍ زَلَقٍ فَاَخَذَ بِيَدِىْ فَرَجَّلَ بِىْ فَاِذَا اَنَا عَلٰى ذُرْوَتِهٖ فَلَمْ اَتَقَارَّ وَ لَمْ اَتْمَاسَكْ وَ اِذَا عَمُوْدٌ مِنْ حَدِيْدٍ فِىْ ذُرْوَتِهٖ حَلْقَةٌ مِنْ ذَهَبَتْ فَاَخَذَ بِيَدِىْ فَرَجَّلَ بِىْ حَتّٰى اَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقَالَ اسْتَمْسَكْتَ قُلْتُ نَعَمْ فَضَرَبَ الْعَمُوْدَ بِرِجْلِهٖ فَاسْتَمْسَكْتُ بِالْعُرْوَةِ۔

فَقَالَ قَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رَاَيْتَ خَيْرًا اَمَّا الْمَنْهَجُ الْعَظِيْمُ فَالْمَعْشَرُ وَاَمَّا الطَّرِيْقُ الَّتِىْ عُرِضَتْ عَنْ يَسَارِكَ فَطَرِيْقُ اَهْلِ النَّارِ وَ لَسْتَ مِنْ اَهْلِهَا وَ اَمَّا الطَّرِيْقُ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَ اَمَّا الْجَبَلُ الزَّلَقُ فَمَنْزِلُ الشُّهَدَاءِ وَ اَمَّا الْعُرْوَةَ الَّتِىْ اسْتَمْسَكْتَ بِهَا فَعُرْوَةَ الْاِسْلَامِ فَاسْتَمْسِكْ بِهَا حَتّٰى تَمُوْتُ۔

فَاَنَا اَرْجُوْاَنْ اَكُوْنَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَاِذَا هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ۔

اس میں چلا یہاں تک کہ میں ایک پھسلوں پہاڑ کے پاس پہنچا اس شخص نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھ کو زور دیا یہاں تک کہ میں اس کی چوٹی پر پہنچ گیا (بخاری کی روایت میں یوں ہے اس شخص نے مجھ سے کہا اس پہاڑ پر چڑھ میں نے کہا میں نہیں چڑھ سکتا پھر ایک خادم آیا اس نے پیچھے سے میرے کپڑے اٹھائے میں اس کے اوپر چڑھ گیا یہاں تک کہ چوٹی پر پہنچ گیا) وہاں میں تھم نہ سکا اور نہ کسی چیز کو میں نے پایا جس کو پکڑ لیتا پھر میں نے دیکھا تو ایک ستون ہے لوہے کا اور اس کی چوٹی پر سونے کا ایک چھلا ہے۔ اس شخص نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھ کو زور دیا یہاں تک کہ میں نے اس چھلے کو (یعنی حلقہ کو) تھام لیا پھر وہ بولا تو نے پکڑ لیا چھلے کو۔ میں نے کہا ہاں۔ اس نے اس ستون کو اپنے پاؤں سے مارا اور میں چھلے کو تھامے رہا۔ پھر وہ بوڑھے شخص بولے میں نے یہ خواب آنحضرت ﷺ سے بیان کیا آپؐ نے فرمایا: اچھا خواب دیکھا لیکن بڑا رستہ ہے تو وہ حشر کا میدان ہے اور جو راستہ تجھے بائیں طرف دکھایا گیا وہ دوزخیوں کا راستہ ہے اور تو دوزخ والوں میں سے نہیں ہے (اس سے یہ نکلا کہ تو جنت والوں میں سے ہے) اب وہ راستہ جو تجھے دائیں طرف دکھایا گیا وہ جنت کا راستہ ہے اور پھسلواں پہاڑ شہیدوں کا مرتبہ ہے اور وہ چھلا جس کو تو نے تھاما وہ اسلام کا چھلا ہے۔ پس اس کو تھامے رہ مرنے تک تو مجھ کو امید ہے کہ میں جنت والوں میں سے ہوں گا۔ حرشہ نے کہا پھر میں نے ان کا نام دریافت کیا تو وہ عبداللہ بن سلام تھے (یہودیوں کے بڑے عالم جو آنحضرت ﷺ پر ایمان لائے تھے)۔

۳۹۲۱: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ ثَنَا بُرَيْدَةُ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رَاَيْتُ فِى الْمَنَامِ اَنِّىْ اُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ اِلٰى اَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَ هَلِىْ اِلٰى اَنَّهَا يَمَامَةُ اَوْ هَجَرٌ فَاِذَا هِىَ الْمَدِيْنَةُ يَثْرِبُ وَرَاَيْتُ فِىْ رُؤْيَاىَ هٰذِهٖ اَنِّىْ هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهٗ فَاِذَا هُوَ مَا اُصِيْبَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ اُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهٗ فَعَادَ اَحْسَنَ مَا كَانَ فَاِذَا هُوَ مَا جَآءَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ

۳۹۲۱: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مکہ سے ہجرت کر رہا ہوں ایک ملک کی طرف جس میں کھجور کے درخت ہیں پھر میرا خیال یمامہ کی طرف گیا یا ہجر کی طرف (جو ایک شہر ہے شام میں) لیکن وہ مدینہ نکلا جس کو یثرب کہتے تھے اور میں نے اسی خواب میں دیکھا کہ میں نے ایک تلوار ہلائی اس کا سرا ٹوٹ گیا معلوم ہوا کہ تعبیر اس کی یہ تھی جو مسلمان مارے گئے تھے اُحد کے دن پھر میں نے اس تلوار کو ہلایا تو وہ اچھی ہوگئی اس کی تعبیر یہ ہوئی جو

Marfat.com

الْمُؤْمِنِیْنَ وَ رَاَیْتُ فِیْهَا اَیْضًا بَقَرًا وَاللّٰهُ خَیْرٌ فَاِذَا هُمُ النَّفَرُ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ اُحُدٍ وَ اِذَا الْخَیْرُ مَا جَاءَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْخَیْرِ بَعْدُ وَ ثَوَابِ الصِّدْقِ الَّذِیْ اٰتَانَا اللّٰهُ بِهٖ یَوْمَ بَدْرٍ۔

مسلمانوں کو فتح ہوئی اور سب مل کر ایک ہو گئے اور میں نے وہاں ایک گائے دیکھی (جو ذبح کی گئی) اور یہ آواز سنی واللہ خیر اللہ بہتر ہے اس کی تعبیر یہ ہوئی کہ چند مومنین احد کی لڑائی میں مارے گئے (تو گائے کا ذبح ہونا اشارہ تھا ان کی شہادت کی طرف)

۳۹۲۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَاَیْتُ فِیْ یَدِیْ سِوَارَیْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَنَفَخْتُهُمَا فَاَوَّلْتُهُمَا هٰذَیْنِ الْكَذَّابَیْنِ مُسَیْلَمَةَ وَالْعَنْسِیَّ۔

۳۹۲۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے (خواب میں) اپنے دونوں ہاتھوں میں دو کنگن سونے کے دیکھے میں نے ان کو پھونک ماری (وہ اڑ گئے) پھر میں ان کی تعبیر یہ سمجھی کہ یہ دونوں جھوٹے مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی ہیں۔

تشریح ❁ جنہوں نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا تباہ ہو جائیں گے اور ان کے لوگوں کو اور معتقدوں کو فروغ نہ ہوگا ایسا ہی ہوا کہ اسود عنسی فیروز دیلمی کے ہاتھ سے مارا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مرض موت میں اور مسیلمہ کذاب آپ ﷺ کی وفات کے بعد وحشی کے ہاتھ سے مارا گیا جو قاتل تھا جناب امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا۔

۳۹۲۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ قَابُوْسٍ قَالَ قَالَتْ اُمُّ الْفَضْلِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! رَاَیْتُ كَاَنَّ فِیْ بَیْتِیْ عُضْوًا مِنْ اَعْضَائِكَ قَالَ خَیْرًا رَاَیْتِ تَلِدُ فَاطِمَةُ غُلَامًا فَتُرْضِعِیْهِ فَوَلَدَتْ حُسَیْنًا اَوْ حَسَنًا فَاَرْضَعَتْهُ بِلَبَنِ قُثَمٍ قَالَتْ فَجِئْتُ بِهٖ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَوَضَعْتُهُ فِیْ حَجْرِهٖ فَبَالَ فَضَرَبْتُ كَتِفَهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ اَوْ جَعْتِ ابْنِیْ رَحِمَكِ اللّٰهُ۔

۳۹۲۳: قابوسؒ سے روایت ہے ام الفضل نے (جو بی بی تھیں قثم بن عباسؓ اور حضرت کی بھاوج تھیں یہ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے خواب دیکھا کہ آپ کا بدن کا ٹکڑا میرے گھر میں ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تو نے اچھا خواب دیکھا۔ فاطمہؓ کا ایک لڑکا پیدا ہوگا تو اس کو دودھ پلائے گی۔ پھر جناب فاطمہؓ جنیں امام احسنؓ کو یا امام حسینؓ کو اور ام الفضل نے ان کو دودھ پلایا جو قثم بن عباسؓ سے تھا۔ اُم الفضل کہتی ہیں میں ان شہزادے کو آپ ﷺ کی خدمت میں لے کر آئی اور آپ ﷺ کی گود میں بٹھا دیا۔ انہوں نے آپ ﷺ پر پیشاب کر دیا میں نے اُن کے مونڈھے پر مارا (غصے سے کہ ایسی بے ادبی کیوں کی) آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے تکلیف دی میرے بیٹے کو اللہ تجھ پر رحم کرے۔

تشریح ❁ اللہ اللہ جناب رسول پاک ﷺ کو ان دونوں شہزادوں سے کس قدر محبت اور الفت تھی کہ دائی کا اتنا سا مارنا بھی گوارا نہ ہوا اور فرمایا تو نے میرے بیٹے کو تکلیف دی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جناب امام حسنؓ اور جناب امام حسینؓ آپ ﷺ کے بیٹے ہیں گو فی الحقیقت نواسے تھے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے براہ مزید محبت اور شفقت ان کو اپنا بیٹا فرمایا۔ دوسری حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے جناب امام حسنؓ کو فرمایا میرا یہ بیٹا سید ہے اور عنقریب اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے مسلمانوں کے دو بڑے فرقوں میں ملاپ کرا دے گا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جناب امامین دونوں آپ ﷺ کے جز تھے اور آپ ﷺ کے ایک عضو کی مثال تھے اور اسی جناب فاطمہ زہراء ان کی والدہ تھیں وہ آپ ﷺ کی جزو تھیں اور ظاہر ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو درجہ اور مرتبہ ہے ویسے ہی

Marfat.com

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جز کا بھی درجہ اور مرتبہ ہے پس اس بات میں جناب فاطمہ زہراؓ اور جناب امامین ساری دنیا سے درجہ میں زیادہ ہیں اور جو محبت مومنین کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے ویسے ہی محبت ان تینوں صاحبوں سے بھی ہے۔

۳۹۲۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِیْ مُوْسَی بْنُ عُقْبَةَ اَخْبَرَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رُؤْیَا النَّبِیِّ ﷺ قَالَ رَاَیْتُ امْرَاَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّاسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِیْنَةِ حَتّٰی قَامَتْ بِالْمَهْیَعَةِ وَ هِیَ الْجُحْفَةُ فَاَوَّلْتُهَا وَ بَاءً بِالْمَدِیْنَةِ فَنُقِلَ اِلَی الْجُحْفَةِ۔

۳۹۲۴: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں دیکھا کہ ایک کالی عورت سر پریشان مدینہ سے باہر نکلی یہاں تک کہ مہیعہ جحفہ (جو ایک مقام ہے مدینہ سے شام کی طرف) میں جا کر کھڑی ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تعبیر یہ کہی کہ مدینہ سے وبا نکل کر شام میں گئی۔

تشریح ✿ اب تک جحفہ کی آب و ہوا خراب ہے اور غدیر خم بھی وہیں جہاں آپ ﷺ نے فرمایا: علی مولیٰ ہے جس کا میں مولیٰ ہوں اخیر حدیث تک اور شیعہ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ اسی مقام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کی اپنے بعد تصریح کر دی اور ان کو اپنا جانشین بنایا۔ اصمعی نے کہا کہ غدیر خم میں جو لڑکا پیدا ہوا وہ بلوغ تک بھی نہیں جیا' مگر جب وہاں سے نکل کر اور کہیں جا کر رہا۔

۳۹۲۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَنْبَاَنَا اللَّیْثُ ابْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرٰهِیْمَ التَّیْمِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَجُلَیْنِ مِنْ بَلِیٍّ قَدِمَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ کَانَ اِسْلَامُهُمَا جَمِیْعًا فَکَانَ اَحَدُهُمَا اَشَدَّ اجْتِهَادًا مِنَ الْاٰخَرِ فَغَزَا الْمُجْتَهِدُ مِنْهُمَا فَاسْتُشْهِدَ ثُمَّ مَکَثَ الْاٰخَرُ بَعْدَهٗ سَنَةً ثُمَّ تُوُفِّیَ قَالَ طَلْحَةُ فَرَاَیْتُ فِی الْمَنَامِ بَیْنَا اَنَا عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ اِذَا اَنَا بِهِمَا فَخَرَجَ خَارِجٌ مِنَ الْجَنَّةِ فَاَذِنَ لِلَّذِیْ تُوُفِّیَ الْاٰخِرَ مِنْهُمَا ثُمَّ خَرَجَ فَاَذِنَ لِلَّذِیْ اسْتُشْهِدَ ثُمَّ رَجَعَ اِلَیَّ فَقَالَ ارْجِعْ فَاِنَّكَ لَمْ یَاْنِ لَكَ بَعْدُ۔

فَاَصْبَحَ طَلْحَةُ یُحَدِّثُ بِهِ النَّاسَ فَعَجِبُوْا لِذَالِكَ فَبَلَغَ ذَالِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَ حَدَّثُوْهُ الْحَدِیْثَ فَقَالَ مِنْ اَیِّ ذَالِكَ تَعْجَبُوْنَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا کَانَ اَشَدَّ الرَّجُلَیْنِ اجْتِهَادًا ثُمَّ

۳۹۲۵: حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو شخص دور دراز ملک سے آئے اور دونوں ایک ساتھ اسلام لائے تھے اور ان میں ایک بہت کوشش کرتا تھا (عبادت میں) بہ نسبت دوسرے کے پھر جو زیادہ کوشش کرتا تھا شہید ہو گیا اور دوسرا اس کے بعد ایک سال جیا بعد اس کے وہ بھی مر گیا۔ طلحہ نے کہا تو میں نے خواب میں دیکھا میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوں اتنے میں وہ دونوں شخص آئے اور جنت کے اندر سے شخص نکلا جو آخر میں مرا تھا اس کو اجازت دی اندر جانے کی پھر دوسری بار نکلا اور اس کو اجازت دی جو شہید ہوا تھا بعد اس کے وہ شخص میرے پاس آیا اور مجھ سے کہا لوٹ جا ابھی تیرا وقت نہیں آیا۔ (جنت میں جانے کا کیونکہ طلحہ ابھی مرے نہیں تھے۔ صبح کو طلحہ نے خواب لوگوں سے بیان کیا وہ حیران ہوئے پھر یہ خبر آنحضرت ﷺ کو پہنچی اور سارا قصہ آپ ﷺ سے بیان کیا۔ آپؐ نے فرمایا: تم کس بات سے تعجب کرتے ہو۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ

Marfat.com

اسْتَشْهِدْ وَ دَخَلَ هٰذَا الْآخِرُ الْجَنَّةَ قَبْلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلَيْسَ قَدْمَكَثَ هٰذَا بَعْدَهٗ سَنَةً قَالُوْا بَلٰى قَالَ وَ اَدْرَكَ رَمَضَانَ فَصَامَ وَ صَلّٰى كَذَا وَ كَذَا مِنْ سَجْدَةٍ فِيْ سَنَةٍ قَالُوْا بَلٰى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا بَيْنَهُمَا بَعْدُ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ۔

پہلا شخص عبادت میں زیادہ کوشش کرتا تھا اور وہ شہید بھی ہوا لیکن دوسرا شخص (جو اس کے برابر مجاہدہ نہیں کرتا تھا اور شہید بھی نہیں ہوا) وہ اس سے پہلے جنت میں گیا (یہی تعجب ہے) آپؐ نے فرمایا: دوسرا شخص اس کے بعد سال بھر تک نہیں جیا۔ لوگوں نے عرض کیا جی ہاں جیا۔ آپؐ نے فرمایا: جس نے رمضان کا مہینہ پایا روزے رکھے اور اتنی نمازیں پڑھیں اور اتنے سجدے کئے سال بھر میں لوگوں نے عرض کیا جی ہاں یہ تو ہے آپؐ نے فرمایا: تو پھر ان دونوں میں (یعنی درجوں میں اتنا فاصلہ ہے کہ زمین اور آسمان کے فاصلہ سے زیادہ) اس کے راوی ثقہ ہیں لیکن اس کی سند منقطع ہے۔ ابوسلمہ کا طلحہ سے سماع نہیں ہے۔

تشریح ۞ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے پاس کوئی عمل ضائع ہونے والا نہیں بشرطیکہ خلوص کے ساتھ کیا ہو اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ تھوڑی عبادت والے کا درجہ بڑے عابد اور زاہد سے بڑھ جاتا ہے۔ خلوص اور محبت الٰہی کے ساتھ تھوڑا عمل بھی سینکڑوں اعمال سے زیادہ ہے۔

۳۹۲۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْهُذَلِيُّ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَكْرَهُ الْغِلَّ وَ اُحِبُّ الْقَيْدَ الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّيْنِ۔

۳۹۲۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں برا جانتا ہوں گلے میں زنجیر اور طوق دیکھنے کو (خواب میں) کیونکہ یہ دوزخیوں کی نشانی ہے: (اِذَا الْاَغْلَالُ فِيْ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلَاسِلُ) اور بیڑی پاؤں میں (خواب میں) دیکھنا پسند کرتا ہوں اس کی تعبیر یہ ہے کہ آدمی دین پر مضبوط اور ثابت قدم رہے گا۔

Marfat.com

کِتَابُ الْفِتَنِ

فتنوں کا بیان

تشریح ❁ فتنہ کہتے ہیں ہر ایک فساد کو جو مسلمانوں میں واقع ہو خواہ یہ فساد آپس کی لڑائی کا ہو یا گمراہی کا یا مال و دولت اور اولاد کا جو خدا سے غافل کر دے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت میں جو بڑے بڑے فتنے واقع ہوں گے ان کی خبر دے دی تھی اور ان میں سے کچھ باتیں لوگوں کو یاد رہیں کچھ بھول گئیں اور گمراہی کا فتنہ صحابہ کے اخیر عہد میں نکلنا شروع ہوا سب سے پہلے معبد جہنی نکلا جو تقدیر کا منکر تھا پھر عبداللہ بن سبا یہودی جس نے رفض پھیلایا پھر جعد بن درہم اور جہم بن صفوان کا فتنہ جنہوں نے صفات اللہ کی تاویل کی اور ان کے ظاہری معانی کا انکار کیا اور فوقیت اور استواء علی العرش کو جس پر تمام مسلمان متفق تھے اڑا دیا اور اللہ تعالیٰ کو معاذ اللہ ہر مکان اور ہر جگہ میں کہنے لگا ائمہ حدیث نے قدیماً اور حدیثاً اپنی اپنی کتابوں میں جہیمہ کا بہت رد کیا اور اب تک یہ فتنوں کا تار ٹوٹا نہیں ہمارے زمانہ میں ایک شخص سید احمد خان کشمیری نکلا اس نے لوگوں کو ملحد بنا دیا اور باطنیہ اور قرامطہ کا مذہب از سر نو تازہ کیا اور حال ہی میں ایک شخص پنجاب میں پیدا ہوا غلام احمد قادیانی جس نے یہ دعویٰ کیا کہ میں حضرت عیسیٰ ہوں معاذ اللہ اسی طرح قیامت تک ہزاروں لاکھوں فتنے اور فساد ظاہر ہوتے جائیں گے اور لوگوں کو اپنا ایمان بچانا مشکل ہو جائے گا لیکن اللہ تعالیٰ کا فضل اپنے بندوں پر ہر وقت شامل حال رہتا ہے ان مفسدوں اور گمراہوں کا فساد روکنے کے لئے حق تعالیٰ نے اس زمانہ میں قرآن شریف اور حدیث کی کتابوں کا ترجمہ اردو زبان میں کرا دیا اب عوام لوگ بھی یہ کر سکتے ہیں کہ قرآن شریف اور صحیح بخاری یا صحیح مسلم کو ہر وقت پڑھا کریں اگر زیادہ فرصت ہو تو اور کتابیں بھی دیکھیں جیسے جامع ترمذی سنن ابوداؤد موطا سنن نسائی سنن ابن ماجہ اور جن مفسدوں کا قول ان کی کتابوں کے خلاف ہو ان کا قول انہی کے منہ پر پھینک ماریں اور ان کو نائب دجال سمجھیں کائنا من کان اسی طرح جاہل صوفی اور جاہل درویش اس زمانہ میں قرآن و حدیث کے برخلاف بھڑکاتے ہیں اور اپنے دام تزویر میں ان کو پھانس لیتے ہیں اور کہیں وحدۃ الوجود کے متعلق مسائل عوام کو سنا دیتے ہیں وہ ہر چیز کو خدا کہنے لگتے ہیں اور ہمہ اوست کے نعرے لگاتے ہیں اور عبادات شریف کو فضول اور لاطائل سمجھنے لگتے ہیں لاحول ولاقوۃ آدمی کو چاہئے کہ قرآن و حدیث کو سب سے مقدم رکھے اور آخرت کی نجات بغیر قرآن و حدیث کی پیروی کے ناممکن جانے قرآن و حدیث اور اقوال صحابہ اور تابعین سب اس پر متفق ہیں کہ اللہ جل جلالہ عالم سے خارج اور عرش کے اوپر ہے وہ الگ ہم الگ وہ خدا ہم بندے وہ معبود ہم عابد اگر ہم اچھے کام کریں گے اور اس کے رسول کی اطاعت کریں گے تو جنت میں جائیں گے ورنہ دوزخ کی آگ اور طرح طرح کے عذاب ہمارے لیے تیار ہیں ہمہ اوست کچھ نہیں ہونے کا دو رکعت نماز پڑھنا اور اللہ تعالیٰ کی یاد کرنا اس مسئلہ میں خوض کرنے سے صدہا درجہ بہتر ہے اور ہم کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے اس مسئلے کو سمجھنے کی تکلیف نہیں دی اور نہ صحابہ کرامؓ کے وقت میں یہ مسئلہ تھا جو طریق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا تھا اسی پر قائم رہنا ہمارے لئے بہتر ہے دنیا اور آخرت میں اور وہ کافی ہے ہمارے تمام مہمات کے لئے۔

Marfat.com

۱ : بَابُ الْكَفِّ عَمَّنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

باب جوکوئی لا الٰہ الا اللہ کہتا ہو اُس کو نہ ستانا

۳۹۲۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَ حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِذَا قَالُوْهَا عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَاءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَ حِسَابُهُمْ عَلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

۳۹۲۷: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے حکم ہوا لوگوں سے لڑنے کا یہاں تک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہیں (اور شریعت کے کسی رکن کا انکار نہ کریں) جب وہ لا الٰہ الا اللہ کہہ لیں (اور شرک سے تائب ہوں) تو انہوں نے اپنے مال اور اپنی جان کو مجھ سے بچالیا مگر کسی حق کے بدل (جیسے حد یا قصاص میں) اور ان کا حساب اللہ کے سپرد ہے۔

۳۹۲۸: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِذَا قَالُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَاءَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا۔ وَ حِسَابُهُمْ عَلَی اللّٰهِ۔

۳۹۲۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت مبارکہ ہے۔

۳۹۲۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِیُّ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اَبِیْ صَغِيْرَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ اَنَّ عَمْرَو بْنَ اَوْسٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَاهُ اَوْسًا اَخْبَرَهُ قَالَ اِنَّا لَقُعُوْدٌ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَيَقُصُّ عَلَيْنَا وَ يُذَكِّرُنَا اِذْ اَتَاهُ رَجُلٌ فَسَارَّهُ فَقَالَ النَّبِیُّ: اذْهَبُوْا بِهٖ فَاقْتُلُوْهُ فَلَمَّا وَلّٰی الرَّجُلُ دَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ هَلْ تَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبُوْا فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُ فَاِنَّمَا اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِذَا فَعَلُوْا ذَالِكَ حَرُمَ عَلَیَّ دِمَائُهُمْ وَ اَمْوَالُهُمْ۔

۳۹۲۹: حضرت اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے آپؐ ہم سے حکایتیں بیان کر رہے تھے (اگلے انبیاء کی اور ہم کو نصیحتیں کر رہے تھے اتنے میں ایک شخص آیا آپؐ نے اس سے کان میں باتیں کیں پھر آپؐ نے فرمایا: اس کو لے جاؤ مار ڈالو جب وہ شخص پیٹھ موڑ کر چلا۔ آپؐ نے اس کو بلایا اور پوچھا کیا وہ شخص لا الٰہ الا اللہ کہتا ہے وہ بولا ہاں آپؐ نے فرمایا: تو جاؤ اس کو چھوڑ دو کیونکہ مجھ کو حکم ہوا لوگوں سے لڑنے کا یہاں تک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہیں جب یہ کہہ لیا تو اب حرام ہو گیا مجھ پر ان کا خون کرنا اور ان کا مال لینا۔

۳۹۳۰: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ السُّمَيْطِ بْنِ السُّمَيْرِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ اَتٰی نَافِعُ بْنُ الْاَزْرَقِ وَاَصْحَابُهٗ فَقَالُوْا

۳۹۳۰: حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے نافع بن ازرق اور ان کے ساتھی آئے (عمران کے پاس) اور کہا تم تباہ ہو گئے اے عمران! انہوں نے کہا کیوں میں نہیں تباہ ہوا۔ انہوں نے کہا

Marfat.com

هَلَكْتَ يَا عِمْرَانُ قَالَ مَاهَلَكْتُ قَالُوْا بَلٰى قَالَ مَا الَّذِىْ اَهْلَكَنِىْ قَالُوْا قَالَ اللّٰهُ: ﴿وَ قَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَ يَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ﴾ [الأنفال : ٣٩] قَالَ قَدْ قَاتَلْنَاهُمْ حَتّٰى نَفَيْنَا هُمْ فَكَانَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ اِنْ شِئْتُمْ حَدَّثْتُكُمْ حَدِيْثًا سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالُوْا وَ اَنْتَ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟قَالَ نَعَمْ شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَ قَدْ بَعَثَ جَيْشًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَلَمَّا لَقُوْهُمْ قَاتَلُوْهُمْ قِتَالًا شَدِيْدًا فَمَنَحُوْهُمْ اَكْتَافَهُمْ فَحَمَلَ رَجُلٌ مِنْ لُحْمَتِىْ عَلٰى رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ بِالرُّمْحِ فَلَمَّا غَشِيَهٗ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِنِّىْ مُسْلِمٌ فَطَعَنَهٗ فَقَتَلَهٗ فَاَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكْتُ قَالَ وَ مَا الَّذِىْ صَنَعْتَ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ فَاَخْبَرَهٗ بِالَّذِىْ صَنَعَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَهَلَّا شَقَقْتَ عَنْ بَطْنِهٖ فَعَلِمْتَ مَا فِىْ قَلْبِهٖ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ شَقَقْتُ بَطْنَهٗ لَكُنْتُ اَعْلَمُ مَا فِىْ قَلْبِهٖ قَالَ فَلَا اَنْتَ قَبِلْتَ مَا تَكَلَّمَ بِهٖ وَلَا اَنْتَ تَعْلَمُ مَا فِىْ قَلْبِهٖ۔

قَالَ فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ يَلْبَثْ اِلَّا يَسِيْرًا حَتّٰى مَاتَ فَدَفَنَّاهُ فَاَصْبَحَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ فَقَالُوْا لَعَلَّ عَدُوًّ اَنْبَشَهٗ فَدَفَنَّاهُ ثُمَّ اَمَرْنَا الْاَرْضَ فَقُلْنَا لَعَلَّ الْغِلْمَانَ نَعَسُوْا فَدَفَنَّاهُ ثُمَّ حَرَسْنَاهُ بِاَنْفُسِنَا فَاَصْبَحَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ فَاَلْقَيْنَاهُ فِىْ بَعْضِ تِلْكَ الشِّعَابِ۔

حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ حَفْصٍ الْاَيْلِىُّ ثنا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ السُّمَيْطِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِىْ سَرِيَّةٍ فَحَمَلَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى رَجُلٍ مِنَ

نہیں تم تباہ ہو گئے۔ عمران نے کہا آخر کس چیز نے مجھ کو تباہ کیا۔ انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: **وَ قَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَ يَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ** یعنی لڑو کافروں سے تا کہ فتنہ نہ رہے (یعنی شرک باقی نہ رہے) اور سب دین اللہ کا ہو جائے انہوں نے کہا ہم تو اسی طرح کافروں سے لڑے یہاں تک کہ ان کو دنیا سے دور کر دیا اور اب دین سب اللہ کا ہو گیا (مشرکوں کے مارے جانے سے) اگر تم چاہو تو میں تم سے ایک حدیث بیان کروں۔ جو میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔ انہوں نے کہا تم نے خود سنی ہے آنحضرت ﷺ سے۔ عمران نے کہا ہاں میں آپؐ کے ساتھ موجود تھا اور آپؐ نے ایک لشکر مسلمانوں کا کافروں کی طرف بھیجا جب یہ مسلمان ان سے ملے تو سخت لڑائی ہوئی آخر کافر بھاگے اور اپنے کندھے مسلمانوں کو دیئے (یعنی پیٹھ موڑی بھاگنے کے لئے اور پیٹھ پر وار کرنے کا موقع دیا) میرے عزیزوں میں سے ایک شخص نے ایک مشرک پر حملہ کیا برچھی سے جب اس کو پکڑ لیا تو وہ کہنے لگا اشہد ان لا الٰہ الا اللہ میں مسلمان ہوں لیکن اس شخص نے اس کو برچھی سے مارا اور مار ڈالا۔ پھر وہ آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں تباہ ہو گیا۔ آپؐ نے فرمایا: تو نے کیا کیا۔ ایک بار یا دو بار فرمایا اس نے بیان کیا جو کیا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تو نے اس کا پیٹ کیوں نہ چیرا اور اس کے دل کا حال نہ جانا (کہ وہ سچا مسلمان نہیں ہے جب اس نے کلمہ پڑھا اور اپنے تئیں مسلمان کہا تو اس کو چھوڑ دینا تھا) اس نے کہا یا رسول اللہ اگر میں اس کا پیٹ چیرتا تو کیا میں اس کے دل کی بات جان لیتا (یہ اس نے آنحضرت ﷺ پر اعتراض کیا حالانکہ آپ ﷺ کا یہ کلام الزام کے طور پر تھا یعنی دل سے مسلمان ہونا یہ امر مخفی ہے پیٹ چیرنے سے بھی اطلاع نہیں ہوتی پھر تجھے کیونکر معلوم ہوا کہ وہ مسلمان نہ تھا) آپؐ نے فرمایا: پھر تو نے نہ تو اس کی بات

Marfat.com

الْمُشْرِكِيْنَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَ زَادَ فِيْهِ فَنَبَذَتْهُ الْاَرْضُ فَاُخْبِرَ النَّبِيُّ ﷺ وَ قَالَ اِنَّ الْاَرْضَ لَتَقْبَلُ مَنْ هُوَ شَرٌّ مِنْهُ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ اَحَبَّ اَنْ يُرِيَكُمْ تَعْظِيْمَ حُرْمَةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

مانی اور نہ تجھے معلوم تھا اس کے دل کا حال۔ عمران نے کہا پھر آنحضرت ﷺ اس کی طرف خاموش ہو رہے تھوڑا ہی زمانہ گزرا کہ وہ مر گیا (یعنی قاتل) ہم نے اس کو دفن کیا صبح کو دیکھا تو وہ قبر سے باہر زمین پر پڑا ہے۔ لوگوں نے کہا شاید کسی دشمن نے اس کی قبر کھود کر اس کو باہر ڈال دیا خیر پھر ہم نے اس کو دفن کیا اور (اپنے غلاموں کو حکم دیا کہ اس کی قبر کی حفاظت کریں صبح دیکھا تو وہ قبر کے باہر زمین پر پڑا ہوا ہے ہم سمجھے کہ شاید غلام سو گئے (اور کسی دشمن نے آ کر اس کی لاش نکال کر باہر پھینک دی) آخر ہم نے اس کو دفن کیا اور اپنے آپ اس کی چوکیداری کی، صبح دیکھتے ہیں تو وہ قبر کے باہر زمین پر پڑا ہوا ہے مجبور ہو کر ہم نے اس کی لاش ایک گھاٹی میں ڈال دی۔

عمران بن حصینؓ سے روایت ہے ہم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر کی ایک ٹکڑی میں بھیجا تو وہاں ایک مسلمان نے ایک مشرک پر حملہ کیا پھر وہی قصہ بیان کیا اور اتنا بڑھایا کہ زمین نے اس کو پھینک دیا پھر آنحضرت ﷺ کو وحی کی گئی۔ آپؐ نے فرمایا: زمین تو اس سے بدتر شخص کو بھی قبول کر لیتی ہے (یہاں تک کہ کافر کو بھی) لیکن اللہ تعالیٰ نے تم کو یہ دکھایا کہ لا الٰہ الا اللہ کی حرمت کس قدر بڑی ہے اس حدیث اور اوپر کی حدیث میں ایک راوی مختلف فیہ ہے پہلی میں سوید بن سعید اور دوسری میں اسماعیل بن حصین)

تشریح ۞ نافع بن ارزق وغیرہ نے عمران کو مسلمانوں سے لڑنے کی صلاح دی اور یہ سمجھے کہ آیت میں حکم ہے قتال کا دفع فتنہ کے لئے اور عمران نے اس حکم کو ترک کیا جب عمران نے یہ جواب دیا کہ آیت میں فتنے سے شرک مراد ہے اور مشرکوں سے ہم ہی لوگ لڑے اور شرک کو مٹایا اب تم مسلمانوں سے لڑنا چاہتے ہو جو کلمہ گو ہیں تمہارا حال وہی ہوگا جو اس شخص کا ہوا کہ زمین نے اس کی لاش قبول نہیں کی بار بار دفن کرتے تھے اور زمین اس کو نکال کر پھینک دیتی تھی مسلمانوں کو قتل کرنے کی یہی سزا ہے اللہ بچائے دوسرے ایک صحابی سے منقول ہے کہ ان کو بھی فتنے میں جو مسلمانوں کے آپس میں تھا لڑنے کے لئے کہا گیا تو انہوں نے کہا ہم تو اس لئے لڑ چکے کہ فتنہ نہ رہے اور اللہ تعالیٰ کا دین ایک ہو جائے اور تم اس لئے لڑتے ہو کہ فتنہ پیدا ہو جائے۔

جب کافر نے لا الٰہ الا اللہ کہا بس اس کو چھوڑ دینا چاہئے اس شخص نے اس کلمے کی حرمت نہیں کی تو اس کی سزا اللہ تعالیٰ نے تم کو دکھا دی کہ آئندہ تم کو خیال رہے کسی مسلمان کو مت مارو۔

۲ : بَابُ حُرْمَةِ دَمِ الْمُؤْمِنِ وَ مَالِهٖ

باب: مسلمان کے خون کی عزت

۳۹۳۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عِيْسَى ابْنُ يُوْنُسَ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حِجَّةِ الْوَدَاعِ اَلَا اِنَّ اَحْرَمَ الْاَيَّامِ يَوْمُكُمْ هٰذَا اَلَا وَاِنَّ اَحْرَمَ الشُّهُوْرِ شَهْرُكُمْ هٰذَا اَلَا وَ اِنَّ اَحْرَمَ الْبَلَدِ بَلَدُكُمْ هٰذَا اَلَا وَ اِنَّ دِمَاءَ كُمْ وَ اَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ

۳۹۳۱: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں فرمایا آگاہ رہو سب دنوں میں زیادہ حرمت والا یہ دن ہے اور سب مہینوں میں زیادہ حرمت والا یہ مہینہ ہے آگاہ رہو سب شہروں میں زیادہ حرمت والا یہ شہر ہے (یعنی مکہ معظمہ) آگاہ رہو تمہارے خون اور مال حرام ہے (ایک دوسرے پر) جیسے اس دن کی حرمت ہے اس مہینے میں

Marfat.com

كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِ كُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ ؟ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ۔

اس شہر میں آگاہ رہو دیکھو میں نے اللہ کا حکم تم کو پہنچا دیا انہوں نے کہا بے شک آپؐ نے پہنچا دیا آپؐ نے فرمایا: اللہ گواہ رہو۔

۳۹۳۲: حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمُ بْنُ اَبِيْ ضَمْرَةَ نَصْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْحِمْصِيُّ ثَنَا اَبِيْ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ قَيْسٍ النَّصْرِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطُوْفُ بِالْكَعْبَةِ وَ يَقُوْلُ مَا اَطْيَبَكِ وَاَطْيَبَ رِيْحَكِ مَا اَعْظَمَكِ وَ اَعْظَمَ حُرْمَتَكَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَحُرْمَةُ الْمُؤْمِنِ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ حُرْمَةً مِنْكَ مَالِهٖ وَ دَمِهٖ وَاَنْ نَظُنَّ بِهٖ اِلَّا خَيْرًا۔

۳۹۳۲: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپؐ طواف کر رہے تھے خانہ کعبہ کا اور فرماتے تھے کیا عمدہ ہے خوشبو تیری اور کیسی تعظیم ہے تیری اور کیسی بڑی ہے حرمت تیری قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے مومن کی حرمت اللہ تعالیٰ کے نزدیک تجھ سے زیادہ ہے یعنی اس کے مال اور جان کی اور اس کے ساتھ برا گمان کرنے کی حرمت بھی ایسی ہے تو گمان نہ کریں ہم مومن کے ساتھ مگر نیک۔

۳۹۳۳: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ وَيُوْنُسُ بْنُ يَحْيٰى جَمِيْعًا عَنْ دَاوٗدَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ كُرَيْزٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهٗ وَ مَالُهٗ وَ عِرْضُهٗ۔

۳۹۳۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کی چیز دوسرے مسلمان پر حرام ہے اس کی جان اس کی عزت اور اس کا مال۔

۳۹۳۴: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ الْمِصْرِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ اَبِيْ هَانِئٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ الْجَنْبِيِّ اَنَّ فُضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ قَالَ الْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَهُ النَّاسُ عَلٰى اَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ الْخَطَايَا وَالذُّنُوْبَ۔

۳۹۳۴: حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن وہ ہے جس سے لوگ بے خوف رہیں اپنے مالوں اور جانوں پر اور مہاجر وہ ہے جو گناہوں کو چھوڑ دے اور برائیوں کو بھی چھوڑ دے۔

۳: بَابُ النَّهْيِ عَنِ النُّهْبَةِ

باب: لوٹنے کی ممانعت

۳۹۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً مَشْهُوْرَةً فَلَيْسَ مِنَّا۔

۳۹۳۵: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی علانیہ لوٹ مار کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۳۹۳۶: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ

۳۹۳۶: حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زانی جب زنا کرتا ہے اس وقت مومن نہیں ہوتا (یعنی

Marfat.com

عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَزْنِیْ الزَّانِیْ حِیْنَ یَزْنِیْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَشْرَبُ الْخَمْرَ حِیْنَ یَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَ لَا یَسْرِقُ السَّارِقُ حِیْنَ یَسْرِقُ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ وَ لَا یَنْتَهِبُ نُهْبَةً یُرْفَعُ النَّاسُ اِلَیْهِ اَبْصَارُهُمْ حِیْنَ یَنْتَهِبُهَا وَ هُوَ مُؤْمِنٌ۔

یقین میں فرق آجاتا ہے ورنہ گناہ اس سے سرزد نہ ہو) اور شرابی جب شراب پیتا ہے اس وقت مومن نہیں ہوتا (یعنی کمال ایمان نہیں ہوتا) اور چور جس وقت چوری کرتا ہے اس وقت مومن نہیں ہوتا (کیونکہ اعمال صالحہ بھی ایمان میں داخل ہیں) اور لوٹنے والا جب ایسی لوٹ کرتا ہے کہ لوگ اس کی طرف اپنی آنکھ اٹھائیں تو وہ مومن نہیں ہوتا۔

۳۹۳۷: حَدَّثَنَا حُمَیْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ ثَنَا حُمَیْدٌ ثَنَا الْحَسَنُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَیْنِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَیْسَ مِنَّا۔

۳۹۳۷: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کوئی لوٹ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۳۹۳۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ الْحَکَمِ قَالَ اَصَبْنَا غَنَمًا لِلْعَدُوِّ فَانْتَهَبْنَاهَا فَنَصَبْنَا هَا قُدُوْرَنَا فَمَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْقُدُوْرِ فَاَمَرَ بِهَا فَاُکْفِئَتْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ النَّهْبَةَ لَا تَحِلُّ۔

۳۹۳۸: حضرت ثعلبہ بن حکمؓ سے روایت ہے ہم نے دشمن (یعنی کافروں کی) بکریاں پکڑیں اور ان کو لوٹا (تقسیم سے پہلے) پھر ہم نے اپنی ہانڈیاں چڑھائیں (ان کا گوشت پکایا آنحضرت ﷺ ادھر سے گزرے اور حکم دیا ہانڈیوں کو الٹ دینے کا پھر فرمایا کہ لوٹنا درست نہیں ہے۔

تشریح ❁ یہ حکم عام ہے ہر ایک لوٹ کو شامل ہے معلوم ہوا دین اسلام میں کوئی لوٹ جائز نہیں اور تہذیب کے بھی خلاف ہے لوٹ میں کبھی کسی مسلمان کو ایذا پہنچتی ہے اس لئے بانٹ دینا بہتر ہے اس حدیث سے کراہت ثابت ہوئی نکاح میں کھجور اور مصری اور بادام لٹانے کی اور افضل یہی ہے کہ تقسیم کردے۔

۴: بَابُ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فَسُوْقٌ وَ قِتَالُهُ کُفْرٌ

باب: مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس کا لڑنا کفر ہے

۳۹۳۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عِیْسٰی بْنُ یُوْنُسَ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِیْقٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فَسُوْقٌ وَ قِتَالُهُ کُفْرٌ۔

۳۹۳۹: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اس سے جنگ کرنا کفر ہے۔

تشریح ❁ جب بلاوجہ شرعی ہو۔

۳۹۴۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْاَسَدِیُّ ثَنَا اَبُوْ هِلَالٍ عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ

۳۹۴۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایسی ہی روایت ہے۔

Marfat.com

فَسُوْقٌ وَ قِتَالُهٗ كُفْرٌ۔

۳۹۴۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: سِبَابُ الْمُسْلِمِ فَسُوْقٌ وَ قِتَالُهٗ كُفْرٌ۔

۳۹۴۱: حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: واو پر گزرا ہے۔

۵: بَابُ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ كُفَّارًا يَّضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

باب: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد کافر نہ ہو جانا ایک دوسرے کی گردنیں مار کر

۳۹۴۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فِیْ حِجَّةِ الْوَدَاعِ اسْتَنْصِتِ النَّاسَ فَقَالَ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ كُفَّارًا يَّضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

۳۹۴۲: حضرت جریر بن عبداللہؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں فرمایا: لوگوں کو خاموش کرو۔ پھر فرمایا: اے لوگو! میرے بعد کافر مت ہو جانا ایک دوسرے کی گردنیں مار کر (یعنی آپس میں لڑ کر)۔

۳۹۴۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ اَخْبَرَنِیْ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَيْحَكُمْ (اَوْ وَيْلَكُمْ) لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ كُفَّارًا يَّضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

۳۹۴۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: افسوس ہے یا خرابی ہے تمہاری میرے بعد کافر نہ ہو جانا اس طرح کہ تم میں سے کوئی دوسرے مسلمان کی گردن نہ مارے۔

۳۹۴۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا اَبِیْ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ قَيْسٍ عَنِ الصُّنَابِحِ الْاَحْمَسِيِّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَلَا اِنِّیْ فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَ اِنِّیْ مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْاُمَمَ فَلَا تُقَتِّلُنَّ بَعْدِیْ۔

۳۹۴۴: حضرت صنابح احمسیؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہارا پیش خیمہ ہوں حوض کوثر پر اور میں تمہاری وجہ سے اپنی امت کی کثرت ظاہر کروں گا اور امتوں پر تو میرے بعد آپس میں مت لڑنا۔

تشریح ❁ تاکہ مسلمانوں کی تعداد بڑھے اور ان کی نسل زیادہ ہو کہ مسلمانوں نے اس بیش بہا نصیحت پر بہت تھوڑے دن عمل کیا اور تیسرے خلیفہ کے اخیر زمانہ ہی میں آپس میں لڑائی کا دروازہ کھول دیا اور آج تک آپس میں لڑتے جاتے ہیں یہاں تک کہ نصاریٰ اور دوسرے کافر مسلمانوں پر ہنستے ہیں لیکن ان کو غیرت نہیں آتی اور جناب رسالت مآب سے نہیں شرماتے معلوم نہیں قیامت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا جواب دیں گے۔

۶: بَابُ الْمُسْلِمُوْنَ فِیْ ذِمَّةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

باب: مسلمان اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہیں (یعنی اس کی میں ہیں)

۳۹۴۵: حَدَّثَنَا عَمْرُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ كَثِيْرِ بْنِ

۳۹۴۵: حضرت ابوبکر صد سے روایت ہے آنحضرت صلی

Marfat.com

دِيْنَارٍ الْحِمْصِيُّ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الذَّهَبِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ الْمَاجِشُوْنُ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ اَبِيْ عَوْنٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرٰهِيْمَ عَنْ عَابِسٍ الْيَمَامِيِّ (الْيَمَانِيِّ) عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰهَ فِيْ عَهْدِهٖ فَمَنْ قَتَلَهٗ طَلَبَهُ اللّٰهُ حَتّٰى يَكُبَّهٗ فِي النَّارِ عَلٰى وَجْهِهٖ۔

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے صبح کی نماز پڑھی وہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے ذمہ میں ہے' اب خدا کا ذمہ مت توڑو (یعنی اس کو مت ستاؤ) پھر جو کوئی ایسے شخص کو قتل کرے (جس نے صبح کی نماز ادا کی ہو) تو (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ اس کو بلا کر دوزخ میں اوندھا ڈالے گا۔

۳۹۴۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا رَوْحُ ابْنُ عُبَادَةَ ثَنَا اَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ ابْنِ جُنْدَبٍ عَنِ النَّبِيِّ: قَالَ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

۳۹۴۶: حضرت سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو صبح کی نماز پڑھے وہ اللہ کے ذمہ میں ہے۔

۳۹۴۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا اَبُو الْمُهَزِّمِ يَزِيْدُ بْنُ سُفْيَانَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ الْمُؤْمِنُ اَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ بَعْضِ مَلَائِكَتِهٖ۔

۳۹۴۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کا درجہ اللہ کے نزدیک بعض فرشتوں سے زیادہ ہے۔

تشریح ❁ یعنی عوام ملائکہ سے عوام مومنین کا درجہ زیادہ ہے اس کی وجہ ظاہر ہے کہ مومنین باوصف اس کے کہ غضب اور شہوت میں گرفتار ہیں لیکن اپنے مالک کے خوف سے گناہ سے باز رہتے ہیں اور فرشتے تو گناہوں کے مادے ہی سے پاک ہیں۔

۷: بَابُ الْعَصَبِيَّةِ

باب: اپنی قوم کے لئے تعصب کرنے کا بیان

۳۹۴۸: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ رِيَاحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ يَدْعُوْ اِلٰى عَصَبِيَّةٍ اَوْ يَغْضَبُ لِعَصَبِيَّةٍ فَقِتْلَتُهٗ جَاهِلِيَّةٌ۔

۳۹۴۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اندھا دھند جھنڈے کے تلے ہو کر لڑے اور لوگوں کو بلاتا ہو تعصب کی طرف یا غصہ کرے تعصب کے لئے تو اس کا مارا جانا ایسا ہے جیسے جاہلیت کا مارا جانا۔

تشریح ❁ یعنی اپنے قبیلہ اور کنبے والوں کی عزت قائم رکھنے کے لئے خلاف شرع لڑائی کرنا دوسرے مسلمانوں کو مارنا ایذا دینا یہ حرام ہے۔

۳۹۴۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا زِيَادُ ابْنُ الرَّبِيْعِ الْيُحْمِدِيُّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ كَثِيْرٍ الشَّامِيِّ عَنِ امْرَاَةٍ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهَا فَسِيْلَةُ قَالَتْ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ

۳۹۴۹: فسیلہ سے روایت ہے میں نے اپنے باپ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ کیا یہ تعصب میں داخل ہے کہ آدمی اپنی قوم سے محبت رکھے

Marfat.com

سَاَلْتُ النَّبِیَّ ﷺ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اَمِنَ الْعَصَبِیَّۃِ اَنْ یُحِبَّ الرَّجُلُ قَوْمَہٗ قَالَ لَا وَ لٰکِنْ مِنَ الْعَصَبِیَّۃِ اَنْ یُعِیْنَ الرَّجُلُ قَوْمَہٗ عَلَی الظُّلْمِ۔

آپؐ نے فرمایا: نہیں لیکن تعصب یہ ہے کہ آدمی اپنی قوم کی مدد کرے ظلم پر۔

تشریح ❁ جاہلیت کے زمانہ میں ہر ایک قبیلہ دوسرے قبیلہ سے نفسانیت اور تعصب سے لڑتا اور فخر اور غرور اور تکبر کی راہ سے اور اپنے قبیلہ کی ناموری اور عزت کے لئے جان دیتا اور جان لیتا پس آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسلام کے زمانہ میں بھی جو کوئی بلا وجہ شرعی لڑائی کرے اس کا حکم بھی جاہلیت کا سا ہے یعنی اس لڑائی میں کچھ ثواب نہیں بلکہ عذاب ہوگا اور اندھا دھند جھنڈے سے یہی مطلب ہے کہ نہ امام ہو شرع کے موافق نہ شرع کے قاعدے کے لحاظ سے جہاد ہو بلکہ یوں ہی اپنی قوم کا فخر قائم رکھنے کے لئے کوئی لڑے اور مارا جائے تو ایسے لڑنے والے کو کچھ ثواب نہیں۔

سبحان اللہ دین اسلام سے بڑھ کر اور کوئی دین کیسے عمدہ ہو سکتا ہے ہر آدمی کو اپنی قوم عزیز ہوتی ہے لیکن اسلام میں یہ حکم ہے کہ اپنی قوم کی مدد بھی وہیں تک کر سکتا ہے جب تک وہ ظالم نہ ہو اور انصاف اور شرع کے موافق کارروائی کرے لیکن جب قوم ظالم ہو اور بندگانِ خدا پر ظلم و زیادتی ہے تو ایسی قوم کو سلام کرے اور اس سے الگ ہو جائے ایمان کا یہی مقتضیٰ ہے اور جو لوگ عادل اور منصف اور متبع شرع ہوں ان میں شریک ہو کر ان کو اپنی قوم سمجھے۔

۸ : بَابُ السَّوَادِ الْاَعْظَمِ

باب: بڑی جماعت کے ساتھ رہنا

۳۹۵۰: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِیُّ ثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا مُعَانُ بْنُ رِفَاعَۃَ السَّلَامِیُّ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ خَلَفٍ الْاَعْمٰی قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ اِنَّ اُمَّتِیْ لَا تَجْتَمِعُ عَلٰی ضَلَالَۃٍ فَاِذَا رَاَیْتُمُ اخْتِلَافًا فَعَلَیْکُمْ بِالسَّوَادِ الْاَعْظَمِ۔

۳۹۵۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میری امت ساری کی ساری گمراہ نہ ہوگی (کچھ لوگ ہمیشہ اس میں ہدایت پر رہیں گے) تو جب تم اختلاف دیکھو میری امت میں تو سواد اعظم (یعنی بڑی جماعت) کی پیروی کرو۔

تشریح ❁ جو امام وقت کے مطیع ہوں اور شریعت پر قائم ہوں اور فتنہ اور فساد سے مجتنب ہوں یہ بڑی دلیل ہے اہل سنت اور جماعت کی کیونکہ ہر زمانہ میں ان کی جماعت زیادہ رہی ہے روافض اور خوارج اور جہیمہ اور منکرین صفات سے اب اہل سنت کا باہمی اختلاف جیسے اہل حدیث اور مقلدین مذاہب اربعہ وغیرہ یہ ضرر نہیں کرتا کیونکہ یہ سب ایک جماعت ہے اور ان کا اختلاف مثل عدم اختلاف کے ہے کیونکہ اصول سب کے ایک ہیں سیوطی نے کہا ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ ہمارے امام شافعی اور مالک اور ابوحنیفہ اور احمد اور باقی تمام آئمہ اہل سنت ہدایت پر تھے اور امام ابوالحسن اشعری امام تھے اہل سنت کے عقائد ہیں اور حضرت امام ابوالقاسم بغدادی سردار تھے صوفیہ کے اور ان کا طریقہ خالی ہے۔ بدعات سے انتہیٰ مختصر۔

مترجم کہتا ہے سواد اعظم سے آنحضرت ﷺ کی مراد یہ ہے کہ جو فرقہ صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اور اگلے آئمہ راشدین کی طریق پر ہو اسی کی پیروی کرو اگرچہ اس زمانہ میں تعداد اس فرقہ کی قلیل ہو جائے تو یہ ضرر نہیں کرتا اس لئے کہ امت محمدیہ میں قیامت کے دن یہی فرقہ سواد اعظم ہوگا اور بعضوں نے کہا سواد اعظم سے وہ فرقہ مراد ہے [illegible] پر ہو اگرچہ ان کا عدد کم ہو اور یہی قریب القیاس ہے اس لئے کہ دوسری حدیثوں میں اشارہ ہے اخیر زمانہ میں فساد پھیل جانے کا [illegible] تبعین حق کے کم ہونے کا اور بعضوں

Marfat.com

نے یہ مطلب کہا ہے کہ جو فرقہ حق پر ہو اس میں اگر اختلاف واقع ہو کسی مسئلہ میں تو سوادِ اعظم یعنی بڑی جماعت کی پیروی کرنا چاہئے کیونکہ جب اہل حق میں سے اکثر لوگ اس طرف گئے ہیں تو گمان غالب ہوتا ہے کہ حق انہی کی طرف ہوگا بالجملہ یہ حدیث مشکل ہے بعض حالتوں میں اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ مخالفین حق کی جماعت کثیر ہو جاتی ہے حالانکہ ان کا اتباع کسی طرح جائز نہیں مثلاً بنی امیہ کے زمانہ میں اہل بیت نبوی کی محبین کی جماعت قلیل تھی حالانکہ حق محبین کی طرف تھا اور یہ اشکال اسی طرح رفع ہوتا ہے کہ کل جماعت مراد لی جائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک عہد سے اس عہد تک جس میں اختلاف واقع ہو اور دوسری حدیث میں صاف یہ موجود ہے کہ تم میں سے دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں کتاب وسنت جب تک ان کی پیروی کرو گمراہ نہ ہو گے اور ایک حدیث میں ہے فرقہ ناجیہ وہ ہے جس پر میں ہوں اور میرے اصحاب اور حاصل کلام یہ ہے کہ جو لوگ متبع ہیں قرآن اور حدیث اور صحابہ کرام کے ہمیشہ وہی حق پر ہیں اور انہی کی پیروی لازم ہے اور وہی سواد اعظم ہیں اس امت کے اگرچہ کسی زمانہ میں یا کسی ملک میں ان کی تعداد گھٹ جائے اور مشرکین اور مبتدعین کی تعداد بڑھ جائے جب بھی وہی لوگ سواد اعظم ہوں گے اور مشرکین متبدعین کسی حال میں سواد اعظم نہیں ہو سکتے نہ ان کی اتباع کا حکم کبھی آپ نے دیا ہے اور یہ مضمون دوسری حدیثوں میں غور کرنے سے ثابت ہو جاتا ہے۔

۹ : بَابُ مَايَكُوْنُ مِنَ الْفِتَنِ

باب: اس امت میں جو فتنے ہوں گے ان کا بیان

۳۹۵۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَ عَلِيُّ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ رَجَاءِ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا صَلَاةً فَاَطَالَ فِيْهَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْنَا (اَوْ قَالُوْا) يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَطَلْتَ الْيَوْمَ الصَّلَاةَ قَالَ اِنِّيْ صَلَّيْتُ صَلَاةَ رَغْبَةٍ وَ رَهْبَةٍ سَاَلْتُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لِاُمَّتِيْ ثَلَاثًا فَاَعْطَانِيْ اثْنَتَيْنِ وَ رَدَّ عَلَيَّ وَاحِدَةً سَاَلْتُهٗ اَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَاَعْطَانِيْهَا وَسَاَلْتُهٗ اَنْ لَّا يُهْلِكَهُمْ غَرَقًا فَاَعْطَانِيْهَا وَ سَاَلْتُهٗ اَنْ لَا يَجْعَلَ بَاسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَرَدَّ هَا عَلَيَّ۔

۳۹۵۱: حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور اس میں طول کیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے کہا یا اور لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آج آپؐ نے نماز کو لمبا کیا۔ آپؐ نے فرمایا: آج میں نے بہت رغبت اور ڈر کے ساتھ نماز پڑھی میں نے اللہ سے تین باتیں چاہیں اپنی امت کیلئے تو اللہ تعالیٰ نے دو باتیں تو عنایت کیں اور تیسری نہیں دی۔ میں نے اللہ سے یہ مانگا کہ میری امت پر کوئی غیر دشمن مسلط نہ ہو (یعنی ساری امت پر پس یہ خلاف نہ ہوگا اس زمانہ کے جب بہت سے مسلمان نصاریٰ کے محکوم ہو گئے ہیں) اللہ نے یہ قبول کر لیا اور میں نے یہ مانگا کہ میری ساری امت ڈوب کر ہلاک نہ ہو یہ بھی قبول کیا اور میں نے مانگا کہ میری امت آپس میں نہ لڑے یہ دعا قبول نہیں ہوئی۔

تشریح ❁ ایسا ہی ہوا کہ امت محمدی میں آج تک آپس کی لڑائیاں قائم ہیں جہاں تک مسلمان اس زمانہ میں ضرب المثل ہو گئے ہیں پھوٹ اور نا اتفاقی میں۔

۳۹۵۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ شَابُوْرٍ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ بَشِيْرٍ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّهٗ حَدَّثَهُمْ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ الْجَرْمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْ

۳۹۵۲: حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے جو مولیٰ (غلام آزاد) تھے جناب رسول اللہؐ کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے لئے زمین سمیٹی گئی یہاں تک کہ میں نے اس کے

Marfat.com

اَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ زُوِيَتْ لِيَ الْاَرْضُ حَتّٰى رَاَيْتُ مَشَارِقَهَا وَ مَغَارِبَهَا وَ اُعْطِيْتُ الْكَنْزَيْنِ الْاَصْفَرَ (اَوِ الْاَحْمَرَ) وَالْاَبْيَضَ يَعْنِيْ الذَّهَبَ فَالْفِضَّةَ وَ قِيْلَ لِيْ اِنَّ مُلْكَكَ اِلٰى حَيْثُ ذُوِيَ لَكَ وَ اِنِّيْ سَاَلْتُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ ثَلَاثًا اَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلٰى اُمَّتِيْ جُوْعًا فَيُهْلِكَهُمْ بِهٖ عَامَّةً وَ اَنْ لَا يَلْبِسَهُمْ شِيَعًا وَ يُذِيْقَ بَعْضُهُمْ بَاْسَ بَعْضٍ وَ اِنَّهٗ قِيْلَ لِيْ اِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَاِنَّهٗ لَا مَرَدَّ لَهٗ وَ اِنِّيْ لَنْ اُسَلِّطَ عَلٰى اُمَّتِكَ جُوْعًا فَيُهْلِكَهُمْ فِيْهِ وَلَنْ اَجْمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بَيْنَ اَقْطَارِهَا حَتّٰى يُفْنِيَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَ يَقْتُلَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَ اِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِيْ اُمَّتِيْ فَلَنْ يُرْفَعَ عَنْهُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ اِنَّ مِمَّا اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِيْ اَئِمَّةً مُضِلِّيْنَ وَ سَتَعْبُدُ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِيْ الْاَوْثَانَ وَ سَتَلْحَقُ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِيْ بِالْمُشْرِكِيْنَ وَ اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ دَجَّالِيْنَ كَذَّابِيْنَ قَرِيْبًا مِنْ ثَلَاثِيْنَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ وَ لَنْ تَزَالَ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِيْ عَلَى الْحَقِّ مَنْصُوْرِيْنَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَاْتِيَ اَمْرُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

قَالَ اَبُو الْحَسَنِ لَمَّا فَرَغَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ مَا اَهْوَ لَهٗ.

پورب اور پچھّم دیکھے اور مجھے دونوں خزانے دیئے گئے زرد یا سرخ اور سفید یعنی روپوں اور اشرفیوں دونوں کا خزانہ مراد روم اور ایران کا خزانہ ہے روم کا سکہ اکثر سونے کا اور ایران کا چاندی کا) اور مجھ سے کہا گیا کہ تمہاری (امت کی سلطنت وہیں تک ہوگی جہاں تک زمین تمہارے لئے سمیٹی گئی اور میں نے اللہ تعالیٰ سے تین بار چاہا یہ کہ میری امت کو قحط سے ہلاک نہ کرے یعنی ساری امت کو یا اکثر امت کو اور ان کو ٹکڑے ٹکڑے نہ کرے (یعنی الگ الگ گروہ) اور ان کی آپس میں لڑائی نہ کر اوے تو مجھ سے کہا گیا کہ میں جب کوئی قضا (حکم) کرتا ہوں تو وہ رد نہیں ہوسکتا۔ بے شک میں تیری امت کو ہلاک نہ کروں گا اور میں ان کے اوپر سارے مخالف زمین کے تمام کناروں سے جمع نہ کروں گا یہاں تک کہ وہ خود آپس میں لڑنا شروع کریں گے اور ایک دوسرے کو قتل کریں گے اور جب میری امت میں آپس میں تلوار چلے گی تو پھر قیامت تک وہ تلوار ان میں سے نہ اٹھے گی مگر قیامت کے قریب یعنی امام مہدی علیہ السلام کے وقت) اور میں سب سے زیادہ جو ڈرتا ہوں اپنی امت پر وہ گمراہ حاکموں کے سبب سے (یعنی فاسق اور فاجر بادشاہوں سے کیونکہ ان کے سبب سے رعایا بھی گمراہ ہوگی) اور قریب ہے کہ میری امت کے بعض قبیلے بتوں (اور تھانوں اور جھنڈوں اور مزاروں اور چلوں) کو پوجیں گے عنقریب میری امت کے بعض قبیلے مشرکوں سے مل جائیں گے اور قیامت کے سامنے (یعنی قریب) جھوٹے لوگ نکلیں گے۔ دجال کے قریب ان میں سے ہر شخص یہ دعویٰ کرے گا کہ میں اللہ کا نبی ہوں اور ہمیشہ میری امت میں سے ایک گروہ حق پر قائم رہے گا اور جو کوئی ان کا مخالف وہ ان کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا یہاں تک کہ اللہ کا حکم آئے۔ امام ابوالحسن تلمیذ ابن ماجہ فرماتے ہیں کہ جب امام ابن ماجہ اس حدیث کو بیان کرنے سے فارغ ہوئے تو فرمایا یہ حدیث کتنی ہولناک ہے۔

تشریح ❁ یعنی قیامت قائم ہو اس حدیث میں کھلا معجزہ ہے آپ ﷺ کا اور آپؐ نے فرمایا مجھ کو زمین کے پورب اور پچھّم دکھائے گئے اور ایسا ہی ہوا کہ اسلام یورپ یعنی ترکستان اور تاتار کی ولایت سے لے کر یعنی اندلس اور بربر تک پہنچا لیکن شمال اور جنوب میں اسلام ایسا رائج نہیں ہوا چنانچہ شمال میں بہت ولایات نصاریٰ کی ہیں اور جنوب میں [illegible] اور بدھ والوں کی اور آپؐ نے فرمایا کہ مجھے روم اور ایران کا خزانہ ملا ایسا ہی ہوا کہ روم اور ایران دونوں مسلمانوں نے [illegible] اور آپؐ نے فرمایا کہ میری امت

Marfat.com

آپس میں لڑے گی اور پھر یہ لڑائی قیامت تک موقوف نہ ہوگی ایسا ہی ہوا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اخیر خلافت میں مسلمانوں میں آپس میں پھوٹ ہوئی آج تک پھوٹ باقی ہے اور آپؐ نے فرمایا کہ میری امت سب کی سب مخالفین کے حملہ سے ہلاک نہ ہوگی ایسا ہی ہوا کسی زمانہ میں بھی سارے مسلمان مخالفین سے مغلوب نہیں ہوئے اور اب تک بلاد روم اور ایران اور افغانستان اور نواحی عرب اور مصر اور سوڈان میں مسلمانی خودمختار حکومتیں باقی ہیں گو ہندوستان کے مسلمان نصاریٰ کی رعیت ہو گئے ہیں اور آپؐ نے فرمایا کہ میری امت کی بعض قبائل بت پرستی کرنے لگیں گے ایسا ہی ہوا بہت سے مسلمان صرف نام کے مسلمان ہیں اور شرک میں گرفتار ہیں اولیاء اللہ کے مزار اور جھنڈے اور علم اور چلہ پوجتے ہیں اور بزرگوں کی قبروں پر جانور ذبح کرتے ہیں اور ان کو سجدہ کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا قیامت کے قریب تیس جھوٹے دجال پیدا ہوں گے جو نبوت کا دعویٰ کریں گے تو اس امت میں کئی جھوٹے شخص نبوت کا دعویٰ کر چکے ہیں اور ہمارے زمانہ میں سید احمد خان نامی ایک شخص نکلا جس نے اپنا درجہ نبی کے برابر قرار دیا اور نبی اور غیر نبی میں کچھ فرق نہیں رکھا گویا نبوت کا دعویٰ کیا اور دوسرا شخص غلام احمد قادیان میں نکلا اس نے تو معاذ اللہ عیسیٰ ہونے کا دعویٰ کیا اور وہ کہتا ہے کہ میرے اوپر وحی آئی ہے عربی اور فارسی اور اردو زبان میں یہ بھی دجال ہے انہی تیس دجالوں میں سے جو قیامت کے قریب ظاہر ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کے شر سے سب مسلمانوں کو پناہ میں رکھے اور آپؐ نے فرمایا کہ ایک گروہ میری امت کا ہمیشہ حق پر قائم رہے گا کوئی ان کو نقصان نہ پہنچا سکے گا وہ اہلحدیث اور اصحاب توحید ہیں ان کا طائفہ برابر قائم ہے اور ہر زمانہ میں مشرکین ضالین مبتدعین مقلدین اور جاہلین متعصبین ان کے دشمن ان کی لامذہبی کے فتوے دیتے رہے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دست شفقت اس طائفہ پر ہے ان کا کوئی بگاڑ نہیں کر سکتا اور وہ اللہ کی حمایت میں ہیں۔ ہر زمانہ میں ان کی تعداد بڑھتی چلی جاتی ہے یہاں تک کہ اخیر طائفہ ان کا امام مہدی علیہ السلام کے ساتھ ہوگا اور متعصبین مقلدین تو حضرت شیخ ابن عربیؒ کے قول کے موافق امام مہدی کے اعداء اور مخالفین میں سے ہوں گے لیکن آپ کی تلوار سے بہت قتل کئے جائیں گے اور بہت خاموش ہو رہیں گے۔ غرض اس حدیث میں جتنی پیش گوئیاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائیں وہ سب کی سب پوری ہوئیں اور کھلی دلیل ہے آپ ﷺ کی۔ نبوت کی سوا نبی کے اور کوئی نبی ایسی صاف پیشین گوئی نہیں کر سکتا۔

۳۹۵۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ حَبِيْبَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ اَنَّهَا قَالَتْ اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَوْمِهٖ وَ هُوَ مُحْمَرٌّ وَجْهُهٗ وَ هُوَ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِاقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاجُوْجَ وَ مَا جُوْجَ وَ عَقَدَ بِيَدَيْهِ عَشَرَةً۔

قَالَ زَيْنَبُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَهْلِكُ وَ فِيْنَا الصَّالِحُوْنَ ؟ قَالَ اِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ۔

۳۹۵۳: حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جاگے اور آپ کا مبارک چہرہ سرخ تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے لا الہ الا اللہ خرابی ہے عرب کے لئے جو قریب آئی ہے آج یاجوج ماجوج کی سد میں سے اس قدر کھل گیا اور انگلیوں میں سے دس کا ہندسہ بنایا۔ زینب نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم نیک لوگوں کی موجودگی میں ہلاک ہو جائیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں جب برائی زیادہ ہو جائے گی۔

تشریح ❁ تو نیک لوگوں کے ہوتے ہوئے بھی عذاب آئے گا یاجوج اور ماجوج دو قومیں ہیں جو قیامت کے قریب نکلیں گی اور ان کا بیان خدا چاہے تو آگے آئے گا۔

Marfat.com

۳۹۵۴: حَدَّثَنَا رَاشِدُ بْنُ سَعِيْدِ الرَّمْلِيُّ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِى السَّائِبِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الْقَاسِمِ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَتَكُوْنُ فِتَنٌ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيْهَا مُؤْمِنًا وَ يَمْسِىْ كَافِرًا اِلَّا مَنْ اَحْيَاهُ اللّٰهُ بِالْعِلْمِ۔

۳۹۵۴: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قریب ہے کہ فتنے ہوں گے ایسے جن میں صبح کو آدمی مومن ہوگا اور شام کو کافر ہو جائے گا مگر جس کو اللہ تعالیٰ زندہ کرے علم سے۔

تشریح ❁ علم سے مراد یہاں یقین کامل ہے یعنی جس کو کشف سے شہود کا مرتبہ حاصل ہو اور عین الیقین کی حالت میں ہو ایسے شخص کا ایمان کبھی متزلزل نہیں ہو سکتا باقی جن لوگوں کو استدلال یا تقلید سے یقین حاصل ہوا ہے وہ تھوڑی سی دیر میں ڈگمگا سکتے ہیں اور اس زمانہ میں یہی حال ہے کہ دین کے دشمن اور وسوسہ ڈالنے والے اور نیچری اخوان الشیاطین ایسے پھیلے ہیں کہ بہت سے مومنین راسخ اعتقاد ان کی صحبت میں جانے سے فاسد الایمان ہو جاتے ہیں اور ان کے یقین میں فتور آ جاتا ہے اب ان میں سے بعض تو اعلانیہ بے ایمان بن کر شتر بے مہار کی طرح احکام شرعیہ سے آزاد ہو جاتے ہیں اور بعض اپنے عزیز و اقارب اور احباب اور قوم والوں کے ڈر سے نماز روزہ کرتے ہیں لیکن دل میں یقین نہیں ہوتا اسی واسطے ان عبادات کے جو نتائج ہیں مثلاً قلب کا منور ہونا ایمان ک ااثر ان کے اعمال میں ظاہر ہونا وہ ان میں نہیں ہوتے اور اندرون کا حال ایک جیسا ہے کوئی ان میں سے مومن نہیں ہے بلکہ دوسری قسم کے لوگ کفر کے ساتھ نفاق سے بھی موصوف ہیں اللہ بچائے ہر مسلمان کو ان شیاطین کی صحبت سے۔

۳۹۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَ اَبِىْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ اَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْفِتْنَةِ قَالَ حُذَيْفَةُ فَقُلْتُ اَنَا قَالَ اِنَّكَ لَجَرِئٌ قَالَ كَيْفَ قَالَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِىْ اَهْلِهٖ وَوَلَدِهٖ وَ جَارِهٖ تُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ وَالصِّيَامُ وَالصَّدَقَةُ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْىُ عَنِ الْمُنْكَرِ فَقَالَ عُمَرُ لَيْسَ هٰذَا اُرِيْدُ اِنَّمَا اُرِيْدُ الَّتِىْ تَمُوْجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ فَقَالَ مَا لَكَ وَ لَهَايَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ بَيْنَكَ وَ بَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ فَيُكْسَرُ الْبَابُ اَوْ يُفْتَحُ قَالَ لَا بَلْ يُكْسَرُ قَالَ ذَاكَ اَجْدَرُ اَنْ لَا يُغْلَقَ۔

قُلْنَا لِحُذَيْفَةَ اَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مَنِ الْبَابُ قَالَ نَعَمْ كَمَا يَعْلَمُ اَنَّ دُوْنَ غَدٍ اللَّيْلَةَ اِنِّىْ حَدَّثْتُهٗ

۳۹۵۵: حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے ہم حضرت عمرؓ کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں انہوں نے کہا تم میں سے کسی کو آنحضرت ﷺ کی حدیث یاد ہے فتنہ کے باب میں۔ حذیفہؓ نے کہا مجھ کو۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: تم بڑے بہادر ہو (کہ آنحضرتؐ سے دوسرے لوگ ایسی باتیں پوچھتے ہوئے ڈرتے تھے اور تم پوچھ لیتے تھے اور یاد رکھنے میں بھی بہادر ہو کہ دوسرے لوگ بھول گئے اور تم کو یاد ہے) اچھا کیسا ہے وہ حدیث بیان کرو۔ انہوں نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا آپؐ فرماتے تھے آدمی کو فتنہ ہوتا ہے اس کے گھر والوں (جورو کا) اور اولاد کا اور ہمسایہ (دوست آشنا) کا (کبھی ان میں مصروف ہو کر خدا سے غافل ہو جاتا ہے) لیکن اس کا کفارہ ہے نماز اور روزہ اور صدقہ اور امر بالمعروف (اچھی بات کا حکم کرنا) اور نہی عن المنکر (بری بات سے منع کرنا) حضرت عمرؓ نے کہا میری مراد اس فتنہ سے نہیں ہے بلکہ وہ فتنہ بیان کرو جو سمندر کی موج کی طرح

Marfat.com

حَدِيْثًا لَيْسَ بِالْاَغَالِيْطِ۔

فَهِبْنَا اَنْ نَسْاَلَهٗ مَنِ الْبَابُ؟ فَقُلْنَا لِمَسْرُوْقٍ سَلْهُ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ عُمَرُ۔

امنڈ آئے گا۔ حذیفہؓ نے کہا اس فتنہ سے تم کو کیا مطلب تمہارے اور اس کے بیچ میں تو ایک بند دروازہ ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: وہ دروازہ ٹوٹ جائے گا (کہ پھر کبھی بند نہ ہو سکے یا کھل جائے گا) انہوں نے کہا نہیں وہ ٹوٹ جائے گا۔ حضرت عمر نے کہا تو پھر کبھی بند ہونے کے لائق نہیں رہے گا۔ شقیق نے کہا (جو راوی ہے اس حدیث کا حذیفہؓ سے) ہم نے حذیفہؓ سے کہا کیا حضرت عمرؓ جانتے تھے اس دروازہ کو۔ انہوں نے کہا وہ تو ایسا جانتے تھے جیسے یہ جانتے تھے کہ کل کے دن کے بعد پھر رات آئے گی میں نے ان سے ایک حدیث بیان کی تھی جو دھوکہ اور مغالطہ نہ تھی پھر ہم ڈرے حذیفہؓ سے یہ پوچھتے ہوئے کہ وہ دروازہ کون شخص تھا' جس کے سبب سے فتنے بند تھے) ہم نے مسروق (ایک بڑے تابعی ہیں) سے کہا تم ان سے پوچھو' انہوں نے پوچھا حذیفہؓ نے کہا وہ دروازہ خود حضرت عمرؓ تھے۔

تشریح ❁ انہی کی ذات روک تھی تمام بلاؤں اور فتنوں کی جب سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے مسلمانوں پر آفت آ گئی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد سے دلوں میں کدروت پیدا ہوئی آخر آپس میں جنگ چھڑ گئی جو آج تک قائم ہے۔

۳۹۵۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْمُحَارِبِيُّ وَوَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ قَالَ انْتَهَيْتُ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَ هُوَ جَالِسٌ فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَالنَّاسُ مُجْتَمِعُوْنَ عَلَيْهِ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ بَيْنَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ اِذْ نَزَلَ مَنْزِلًا فَمِنَّا مَنْ يَضْرِبُ خِبَاءَهٗ وَ مِنَّا مَنْ يَنْتَضِلُ وَ مِنَّا مَنْ هُوَ فِيْ جَشَرِهٖ اِذْ نَادٰى مُنَادِيْهِ الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ فَاجْتَمَعْنَا فَقَالَ اِنَّهٗ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِيْ اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ اَنْ يَدُلَّ اُمَّتَهٗ عَلٰى مَا يَعْلَمُهٗ خَيْرٌ لَهُمْ وَ يُنْذِرَهُمْ مَا يَعْلَمُهٗ شَرًّا لَهُمْ وَ اِنَّ اُمَّتَكُمْ هٰذِهٖ جُعِلَتْ عَافِيَتُهَا فِيْ اَوَّلِهَا وَ اِنَّ آخِرَهُمْ يُصِيْبُهُمْ بَلَاءٌ وَ اُمُوْرٌ تُنْكِرُوْنَهَا ثُمَّ تَجِيْءُ فِتَنٌ يُرَقِّقُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ هٰذِهٖ مَهْلِكَتِيْ ثُمَّ تَنْكَشِفُ فَمَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ وَ يُدْخَلَ الْجَنَّةَ فَلْتُدْرِكْهُ مَوْتَتُهٗ وَ هُوَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلْيَاْتِ اِلَى النَّاسِ الَّذِيْ يُحِبُّ اَنْ يَاْتُوْا اِلَيْهِ وَ مَنْ بَايَعَ اِمَامًا فَاَعْطَاهُ

۳۹۵۶: حضرت عبدالرحمن بن عبدرب کعبہ سے روایت ہے میں عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ کے پاس گیا وہ کعبہ کے سایہ میں بیٹھے ہوئے تھے اور لوگ ان کے پاس جمع تھے میں نے ان سے سنا وہ کہہ رہے تھے کہ ایک بار ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھے سفر میں اتنے میں آپؐ ایک مقام میں اترے تو ہم میں سے کوئی اپنا خیمہ لگا رہا تھا کوئی تیر مار رہا تھا کوئی اپنے جانوروں کو چرانے لے گیا تھا کہ آنحضرت ﷺ کے موذن نے آواز دی نماز کے لئے جمع ہو جاؤ۔ ہم سب جمع ہو گئے۔ آپؐ کھڑے ہوئے اور خطبہ بیان کیا تو فرمایا مجھ سے پہلے کوئی نبی نہیں گزرا مگر اس پر یہ ضروری تھا کہ اپنی امت کو وہ باتیں بتا دے جو ان کے لئے بہتر جانتا ہو اور ان باتوں سے ڈرا دے جو ان کے لئے بری سمجھتا ہو اور تمہاری یہ امت اس کی سلامتی شروع حصہ میں ہے اور اس کے اخیر حصے پر بلا آئے گی اور ایسے کام ہوں گے جن کو تم برا جانتے ہو پھر فتنے آئیں گے ایسے کہ ایک کے سامنے دوسرا ہلکا معلوم ہوگا (یعنی ایک فساد پیدا ہوں گے) مومن کہے گا پس اس فتنے میں میری تباہی ہے پھر وہ فتنہ موقوف ہو جائے گا اور دوسرا آئے گا مومن کہے گا اس میں میری تباہی ہے پھر وہ بھی اڑ

Marfat.com

صَفْقَةَ يَمِيْنِهٖ وَ ثَمَرَةَ قَلْبِهٖ فَلْيُطِعْهُ مَا اسْتَطَاعَ فَاِنْ جَاءَ آخَرُ يُنَازِعُهٗ فَاضْرِبُوْا عُنُقَ الْآخَرِ۔

قَالَ فَادْخَلْتُ رَاْسِيْ مِنْ بَيْنِ النَّاسِ فَقُلْتُ اَنْشُدُكَ اللّٰهَ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلٰى اُذُنَيْهِ فَقَالَ سَمِعْتُهٗ اُذُنَايَ وَ وَعَاهُ قَلْبِيْ۔

جائے گا تو جس شخص کو یہ اچھا لگے کہ دوزخ سے دور رہے اور جنت میں جائے تو وہ اس کی کوشش کرے کہ مرتے وقت اس کو یقین ہو اللہ تعالیٰ پر اور قیامت پر اور لوگوں سے وہ سلوک کرے جس کو وہ پسند کرتا ہو کہ لوگ اس کے ساتھ کریں اور جو شخص کسی امام سے بیعت کرے اور اس کو اپنی قسم کا ہاتھ دے دے اور دل کا عہد تو اب اس کی اطاعت کرے جہاں تک ہو سکے اب اگر دوسرا امام آئے اس سے جھگڑنے کو اور اپنے سے بیعت کرنے کو کہے) تو دوسرے کی گردن مارو (جو بعد میں آیا کیونکہ جب پہلے سے بیعت کر چکے تو اس کی امامت صحیح ہوگئی اب اس کے ہوتے ہوئے دوسرا امام نہیں ہوسکتا) عبدالرحمٰنؒ نے کہا میں نے یہ سن کر اپنا سر لوگوں میں سے نکالا اور میں نے (عبداللہ بن عمروؓ سے) کہا میں تم کو قسم دیتا ہوں اللہ کی کیا تم نے یہ سنا ہے آنحضرت ﷺ سے انہوں نے اشارہ کیا اپنے کانوں کی طرف اور کہا میرے دونوں کانوں نے اس کو سنا اور میرے دل نے یاد رکھا۔

تشریح ❁ حدیث کا یہی مطلب ہے کہ اہل حل وعقد یعنی مسلمان کے تمام روساء اور عمائد ہر ملک کے اس شخص کو قبول کر لیں اس کے بعد اس کے ہوتے ہوئے دوسرا امام نہیں ہوسکتا یہ صحیح ہے اور اگر مطلق بیعت مراد ہو تو بڑی خرابی لازم آئے گی اور مسلمان بالکل تباہ ہو جائیں گے کیونکہ ہر ایک بدمعاش امام اور خلیفہ وقت کے مرتے ہی اپنے گھر میں چند بدمعاشوں سے بیعت کرا لے گا اور بموجب حدیث یہ دعویٰ کرے گا کہ پہلے بیعت مجھ سے ہو چکی ہے اب دوسرے کسی امام کا مقرر ہونا جائز نہیں اور لوگ ایک آفت میں پڑیں گے کہ جو خلافت کا لائق ہوگا تو وہ امام نہ ہو سکے اور یہ شرابی لچا بدمعاش ان پر مزے سے حکومت کرے گا اگر کوئی نالائق حدیث شریف کا یہ مطلب سمجھے تو اس کے فہم پر آفرین ہے۔

۱۰: بَابُ التَّثَبُّتِ فِي الْفِتْنَةِ

باب: فتنے کے وقت حق پر جمے رہنا

۳۹۵۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ بِكُمْ وَ بِزَمَانٍ يُوْشِكُ اَنْ يَاْتِيَ يُغَرْبَلُ النَّاسُ فِيْهِ غَرْبَلَةً وَتَبْقٰى حُثَالَةٌ مِنَ النَّاسِ قَدْ مَجَتْ عُهُوْدُهُمْ وَ اَمَازَاتُهُمْ فَاخْتَلَفُوْا وَ كَانُوْا هٰكَذَا (وَ شَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ) قَالُوْا كَيْفَ بِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ ذَالِكَ قَالَ تَاْخُذُوْنَ بِمَا تَعْرِفُوْنَ وَ تَدَعُوْنَ مَا

۳۹۵۷: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: تمہارا کیا حال ہوگا اس زمانہ میں جب لوگ چھانیں جائیں گے (جیسے آٹا چھانا جاتا ہے تو چھلنی میں بھوسے کے سوا کچھ نہیں رہتا ایسے دنیا چھلنی کی طرح ہوگی اور اچھے لوگ گزر جائیں گے) اور بھوسے کی طرح (خراب) لوگ رہ جائیں گے اور اچھے اور برے مختلف ہو کر ایسے ہو جائیں گے اور آپؐ نے انگلیوں کو انگلیوں میں ڈالا (یعنی ایماندار اور بے ایمان کی تمیز نہ رہے گی) صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ اس وقت ہم کیا کریں۔ آپؐ نے فرمایا اس بات کو اچھا سمجھتے ہو وہ کرو اور

Marfat.com

تُنْكِرُوْنَ وَ تُقْبِلُوْنَ عَلٰى خَاصَّتِكُمْ وَ تَذَرُوْنَ اَمْرَ عَوَامِّكُمْ۔

جس کو برا سمجھتے ہو اس کو چھوڑ دو اور خاص کر اپنی فکر کرو عوام کا خیال چھوڑ دو۔

تشریح ❁ جب عوام سے ضرر اور نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ترک کی اجازت ہے۔

۳۹۵۸: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ اَبِىْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنِ الْمُشَعَّثِ ابْنِ طَرِيْفٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ اَنْتَ يَا اَبَا ذَرٍّ دَمُوْتًا يُصِيْبُ النَّاسَ حَتّٰى يُقَوَّمَ الْبَيْتُ بِالْوَصِيْفِ (يَعْنِى الْقَبْرَ) قُلْتُ مَا خَارَ اللّٰهُ لِىْ وَ رَسُوْلَهٗ (اَوْ قَالَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ) قَالَ تَصْبِرُ قَالَ كَيْفَ اَنْتَ وَجُوْعًا يُصِيْبُ النَّاسَ حَتّٰى تَاْتِىَ مَسْجِدَكَ فَلَا تَسْتَطِيْعَ اَنْ تَرْجِعَ اِلٰى فِرَاشِكَ وَ لَا تَسْتَطِيْعَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ فِرَاشِكَ اِلٰى مَسْجِدِكَ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ (اَوْ مَا خَارَ اللّٰهُ لِىْ وَ رَسُوْلُهٗ) قَالَ عَلَيْكَ بِالْعِفَّةِ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ اَنْتَ وَ قَتْلًا يُصِيْبُ النَّاسَ حَتّٰى تُغْرَقَ حِجَارَةُ الزَّيْتِ بِالدَّمِ؟ قُلْتُ مَا خَارَ اللّٰهُ لِىْ وَ رَسُوْلُهٗ قَالَ الْحَقُّ بِمَنْ اَنْتَ مِنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَفَلَا آخُذُ بِسَيْفِىْ فَاَضْرِبَ بِهٖ مَنْ فَعَلَ ذَالِكَ قَالَ شَارَكْتَ الْقَوْمَ اِذًا وَلٰكِنِ ادْخُلْ بَيْتَكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنْ دُخِلَ بَيْتِىْ قَالَ اِنْ خَشِيْتَ اَنْ يَبْهَرَكَ شُعَاعُ السَّيْفِ فَاَلْقِ طَرَفَ رِدَائِكَ عَلٰى وَجْهِكَ فَيَبُوْءَ بِاِثْمِهٖ وَاِثْمِكَ فَيَكُوْنَ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ۔

۳۹۵۸: حضرت ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: اے ابوذر تیرا کیا حال ہوگا جب لوگوں پر موت آئے گی (شاید طاعون عمواس مراد ہے) جو حضرت عمرؓ کی خلافت میں ہوا یہاں تک کہ ایک قبر کی قیمت ایک بردہ ہوگی۔ میں نے عرض کیا جو اللہ اور اس کا رسول میرے لئے پسند کرے یا یوں کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: صبر کرنا پھر آپؐ نے فرمایا: تیرا کیا حال ہوگا جب لوگوں پر قحط پڑے گا اور بھوک کا غلبہ ہوگا یہاں تک کہ تو اس مسجد میں آئے گا پھر تو اپنے بچھونے پر لوٹنے کی طاقت نہ رکھے گا اور اپنے بچھونے سے مسجد تک آنے کی میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے یا یوں کہے جو اللہ اور اس کا رسول پسند کرے۔ آپؐ نے فرمایا: تو لازم کر لینا اپنے اوپر حرام سے بچنے کو (گو بھوکا ہو) پھر آپؐ نے فرمایا: تیرا کیا حال ہوگا جب لوگ قتل ہوں گے (مدینہ منورہ کے) یہاں تک کہ حجارۃ الزیت ایک پتھریلا مقام ہے (مدینہ طیبہ میں) خون سے غرق ہو جائے گا میں نے کہا جو اللہ اور اس کا رسول پسند فرمائے آپؐ نے فرمایا: تو جن لوگوں میں ہے ان سے ملا رہ (یعنی اہل مدینہ اور خدا رسول کے ساتھ رہ ابوذر نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنی تلوار لے کر ان لوگوں کو نہ ماروں (جو ایسا کریں (یعنی اہل مدینہ کو قتل کریں) آپؐ نے فرمایا: ایسا کرے تو تو بھی فسادیوں میں شریک ہو گیا بلکہ اپنے گھر میں بیٹھ رہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ اگر وہ میرے گھر میں گھس آئیں تو میں کیا کروں) آپؐ نے فرمایا: اگر تجھ کو تلوار کی چمک کا ڈر ہو تو اپنی چادر کا کونہ اپنے منہ پر ڈال (اور قتل ہو جاؤ) وہ قتل کرنے والا اپنا اور تیرا دونوں کا گناہ سمیٹ لے گا اور دوزخی ہوگا۔

۳۹۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ ثَنَا اَسِيْدُ ابْنُ الْمُتَشَمِّسِ قَالَ

۳۹۵۹: حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے ہم سے بیان کیا کہ قیامت کے سامنے خونریزی ہوگی یعنی

Marfat.com

ثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ لَهَرْجًا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْهَرْجُ قَالَ الْقَتْلَ فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِيْنَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَقْتُلُ اَلآنَ فِيْ الْعَامِ الْوَاحِدِ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ كَذَا وَ كَذَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِقَتْلِ الْمُشْرِكِيْنَ وَ لٰكِنْ يَقْتُلُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا حَتّٰى يَقْتُلَ الرَّجُلُ جَارَهٗ وَابْنَ عَمِّهٖ وَ ذَا قَرَابَتِهٖ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ مَعَنَا عُقُوْلُنَا ذٰلِكَ الْيَوْمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْزَعُ عُقُوْلُ اَكْثَرِ ذَالِكَ الزَّمَانِ وَ يَخْلُفُ لَهٗ هَبَاءٌ مِنَ النَّاسِ لَا عُقُوْلَ لَهُمْ۔

ثُمَّ قَالَ الْاَشْعَرِيُّ وَ اَيْمُ اللّٰهِ اِنِّيْ لَاُظَنُّهَا مُدْرِكَتِيْ وَ اِيَّاكُمْ وَ اَيْمُ اللّٰهِ ! مَالِيَ وَ لَكُمْ مِنْهَا مَخْرَجٌ اِنْ اَدْرَكَتْنَا فِيْمَا عَهِدَ اِلَيْنَا نَبِيُّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اَنْ تَخْرُجَ كَمَا دَخَلْنَا فِيْهَا۔

ہرج۔ ہم نے عرض کیا ہرج کیا ہے یا رسول اللہؐ۔ آپؐ نے فرمایا: قتل۔ بعضے مسلمانوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم تو اب بھی ایک سال میں اتنے مشرکوں کو مارتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: یہ مشرکوں کا قتل نہ ہوگا بلکہ تم آپس میں ایک دوسرے کو قتل کرو گے یہاں تک کہ آدمی اپنے پڑوسی اور چچا کے بیٹے کو مارے گا اور اپنے رشتہ داروں کو بعض لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس وقت ہم میں عقل بھی ہوگی یا نہیں۔ آپؐ نے فرمایا: نہیں اس زمانہ کے اکثر لوگوں کی عقلیں سلب ہو جائیں (جاتی رہیں گی) اور وہ لوگ باقی رہ جائیں گے جو ذلیل اور خوار ہیں۔ ذروں کی طرح جو سورج کی شعاع میں اڑتے ہیں ان میں عقلیں نہ ہوں گی (اور ہوا و ہوس اور حرص کے بندے ہوں گے دنیا کے لئے اپنے عزیزوں اور دوستوں کو ماریں گے (پھر ابو موسیٰ اشعریؓ نے کہا قسم خدا کی میں سمجھتا ہوں کہ شاید یہ زمانہ مجھ کو اور تم کو پائے اور قسم خدا کی اگر یہ زمانہ مجھ کو اور تم کو پائے گا تو نہ میں نہ تم اس میں سے نکل سکو گے۔ جیسا آنحضرتؐ نے ہم سے عہد کیا ہے کہ اس میں سے نکل نہ سکیں گے۔ جیسے اس میں جائیں گے مطلب یہ ہے کہ جیسے جنگ میں داخل ہونے سے پہلے بے گناہ تھے داخل ہونے کے بعد بے گناہ نہ رہیں گے۔

۳۹۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسٰى ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدٍ مُؤَذِّنُ مَسْجِدِ جُرْدَانَ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ عُدَيْسَةُ بِنْتُ اُهْبَانَ قَالَتْ لَمَّا جَاءَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ هٰهُنَا الْبَصْرَةَ دَخَلَ عَلٰى اَبِيْ فَقَالَ يَا اَبَا مُسْلِمٍ اَلَا تُعِيْنُنِيْ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ ؟ قَالَ بَلٰى قَالَ فَدَعَا جَارِيَةً لَهٗ فَقَالَ يَا جَارِيَةُ اُخْرُجِيْ سَيْفِيْ قَالَ فَاَخْرَجَتْهُ فَسَلَّ مِنْهُ قَدْرَ شِبْرٍ فَاِذَا هُوَ خَشَبٌ فَقَالَ اِنْ خَلِيْلِيْ وَابْنَ عَمِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَيَّ اِذَا كَانَتِ الْفِتْنَةُ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَاتَّخِذْ سَيْفًا مِنْ خَشَبٍ فَاِنْ شِئْتَ خَرَجْتُ مَعَكَ قَالَ لَا حَاجَةَ لِيْ

۳۹۶۰: حضرت عدیسہ بنت اہبانؓ سے روایت ہے جناب امیر المؤمنین حضرت علیؓ یہاں بصرے میں آئے تو میرے باپ کے پاس گئے اور کہا اے ابو مسلم تو میری مدد نہیں کرتا ان لوگوں پر (یعنی اہل شام پر) ابو مسلم نے کہا کیوں نہیں پھر انہوں نے ایک چھوکری کو بلایا اور اس سے کہا میری تلوار نکال لا۔ وہ لائی ابو مسلم نے ایک بالشت برابر اس کو باہر نکالا (نیام سے) دیکھا تو وہ لکڑی کی ہے۔ پھر ابو مسلم نے کہا میرے جانی دوست اور تمہارے چچا کے بیٹے جناب رسالت مآبؐ نے مجھے ایسا ہی حکم دیا ہے جب مسلمانوں میں فتنہ ہو تو ایک تلوار لکڑی کی بنا لے اب اگر تمہاری خوشی ہے تو میں اسی تلوار کو لے کر تمہارے ساتھ نکلتا ہوں۔

Marfat.com

فِيْكَ وَ لَا فِيْ سَيْفِكَ۔

جناب امیر نے فرمایا: کچھ حاجت نہیں مجھ کو تیری اور نہ تلوار کی۔

تشریح ۞ اور ان کو لڑائی سے معاف سے کر دیا یہ حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ تلوار لکڑی سے بنا لے اس صورت میں ہے جب مسلمانوں میں فتنہ ہو اور جانب حق معلوم نہ ہو تو بہتر یہی ہے کہ خاموش رہے کسی فرقہ کا شریک نہ ہو اگر کوئی اسے مارنے ڈالے تو صبر کرے اور اس حالت میں نہیں ہے جب ایک امام برحق ہو جیسے جناب امیر علی مرتضٰی تھے ان کے ساتھ ہو کر باغیوں سے اور ظالموں سے لڑنا جائز بلکہ ثواب ہے اور اگر جائز نہ ہوتا تو جناب امیر کبھی باغیوں سے لڑائی نہ کرتے اور یہ مسئلہ خود قرآن میں مصرح ہے وان طائفتان ومن المؤمنین اقتتلوا اخیر تک اس میں حکم ہے طائفہ باغیہ سے قتال کرنے کا یہاں تک کہ وہ بغاوت سے باز نہ آئے لیکن اس پر بھی بعض صحابہ نہایت محتاط تھے انہوں نے مسلمانوں کا قتل گوارا نہ کیا اگرچہ سب یہ جانتے تھے کہ حق جناب علی مرتضٰی کے ساتھ ہے اور معاویہ اور ان کے ہمراہی سب خاطی اور باغی ہیں جو امام حق کی عدول حکمی کرتے ہیں اور اس کی دلیل یہ ہے کہ ابو مسلم جناب امیر کے ساتھ نکلنے اور آپ کی مدد کرنے کو مستعد ہوتے اور یہی حال ابو ہریرہؓ اور ابن عمر اور جابر اور ابو ذر اور بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ہوا کہ انہوں نے لڑائی سے معافی چاہی اور جناب امیر نے ان کو معاف رکھا۔

۳۹۶۱: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى اللَّيْثِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُجَادَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَرْوَانَ عَنْ هُذَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيْهَا مُؤْمِنًا وَ يُمْسِيْ كَافِرًا وَ يُمْسِيْ مُؤْمِنًا وَ يُصْبِحُ كَافِرًا الْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِيْ فَكَسِّرُوْا قِسِيَّكُمْ وَقَطِّعُوْا اَوْتَارَكُمْ وَاضْرِبُوْا بِسُيُوْفِكُمُ الْحِجَارَةَ فَاِنْ دُخِلَ عَلٰى اَحَدِكُمْ فَلْيَكُنْ كَخَيْرِ بَنِيْ آدَمَ۔

۳۹۶۱: حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے قریب ایسے فتنے ہوں گے جیسے اندھیری رات کے حصے صبح کو آدمی میں ان میں مومن ہوگا تو شام کو کافر ہوگا اور شام کو مومن ہوگا اور صبح کو کافر ہوگا۔ ان فتنوں میں جو بیٹھا ہو وہ بہتر ہے اس سے جو کھڑا ہو اور جو کھڑا ہو وہ بہتر ہے اس سے جو چل رہا ہو اور جو چل رہا ہے وہ بہتر ہے اس سے جو دوڑ رہا ہو اور ان فتنوں میں اپنی اپنی کمانیں توڑ ڈالو اور اپنی تلواریں پتھر پر مار کر کند کر دو (یا توڑ ڈالو اگر تم میں سے کسی کے پاس کوئی گھس آئے (اس کے مارنے کو) تو وہ ایسا ہی کرے گا جیسے آدمؑ کے دو بیٹوں (ہابیل اور قابیل) میں سے جو بہتر تھا اس نے کیا۔

تشریح ۞ ہابیل نے اپنے بھائی قابیل کو نہیں مارا بلکہ یوں کہا تو اگر مجھے مارے گا تب بھی میں تجھے نہیں ماروں گا مراد اس سے مسلمانوں کے آپس میں جو فتنے ہوئے وہ ہیں اور مطلب آپ کا یہ ہے کہ ان فتنوں میں لڑنا اور مسلمانوں کو مارنا گویا فتنے کی تائید کرنا ہے پس گھر میں خاموشی سے بیٹھے رہنا مناسب ہے اور جس قدر کوئی زیادہ حرکت کرے گا اتنا ہی وہ برا ہے اور بعض صحابہ جیسے ابن عمرؓ اور عمران بن حصینؓ وغیرہ کا قول اسی حدیث کے موافق یہ ہے کہ فتنہ میں مسلمان پر ہاتھ اٹھانا جائز نہیں اگر وہ مارنے آئے تو صبر کرے اور مار کھا لے اس کا دفع کرنا بھی جائز نہیں اور جمہور صحابہ اور تابعین کہتے ہیں کہ حق کی تائید اور مدد کرنا بہتر ہے اور خاطیوں اور باغیوں کا مارنا ثواب ہے اور عمار بن یاسر نے معاویہ کے لشکر سے کہا کہ ہم تم سے لڑتے ہیں اللہ کی کتاب کے موافق۔

۳۹۶۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ عَنْ ثَابِتٍ (اَوْ

۳۹۶۲: حضرت ابو بردہؓ سے روایت ہے میں محمد بن مسلمہؓ کے

Marfat.com

عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جَدْعَانَ ۔ شَكَّ اَبُوْ بَكْرٍ) عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ وَ فُرْقَةٌ وَاخْتِلَافٌ فَاِذَا كَانَ كَذَالِكَ فَأْتِ بِسَيْفِكَ اُحُدًا فَاضْرِبْهُ حَتّٰى يَنْقَطِعَ ثُمَّ جَلِسْ فِيْ بَيْتِكَ حَتّٰى تَاتِيَكَ يَدٌ خَاطِئَةٌ اَوْ مَنِيَّةٌ قَاضِيَةٌ۔

فَقَدْ فَقَعَتْ وَ فَعَلْتُ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

پاس گیا انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قریب میں ایک فتنہ ہوگا اور پھوٹ ہوگی اور اختلاف ہوگا (مسلمانوں میں) جب یہ زمانہ آئے تو تو اپنی تلوار لے کر احد پہاڑ پر جا اور اس پر مار یہاں تک کہ وہ ٹوٹ جائے پھر اپنے گھر میں بیٹھا رہ یہاں تک کہ کوئی باغی اور خاطی تجھ کو مار ڈالے یا تیری موت آ جائے۔ محمد بن مسلمہؓ نے کہا تو یہ فتنہ آ گیا اور میں نے وہی کیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

۱۱: بَابُ اِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفِهِمَا

باب: جب دو مسلمان اپنی اپنی تلواریں لے کر ایک دوسرے سے لڑیں

۳۹۶۳: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا مُبَارَكُ ابْنُ سُحَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ الْتَقَيَا بِاَسْيَافِهِمَا اِلَّا كَانَ الْقَاتِلُ وَ الْمَقْتُوْلُ فِى النَّارِ۔

۳۹۶۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب دو مسلمان اپنی اپنی تلواریں لے کر لڑیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں جائیں گے۔

۳۹۶۴: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ وَ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفِهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِى النَّارِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ قَالَ اِنَّهٗ اَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهٖ۔

۳۹۶۴: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی روایت ہے اس میں اتنا زیادہ ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ قاتل تو جہنم میں جائے گا مگر مقتول کیوں جائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس وجہ سے کہ وہ بھی اپنے ساتھی کو مار ڈالنا چاہتا تھا۔

۳۹۶۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِذَا الْمُسْلِمَانِ حَمَلَ اَحَدُهُمَا عَلٰى اَخِيْهِ السِّلَاحَ فَهُمَا عَلٰى جُرُفِ جَهَنَّمَ فَاِذَا قَتَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ دَخَلَاهَا جَمِيْعًا ۔

۳۹۶۵: حضرت ابوبکرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب دو مسلمان ایک دوسرے پر ہتھیار اٹھائیں تو دونوں دوزخ کے کنارے پر ہیں پھر جب ایک نے دوسرے کو قتل کیا تو دوزخ میں جائیں گے۔

تشریح ❁ یہ صورت اس وقت ہے جب دونوں ایک ساتھ ہتھیار لے کر ایک دوسرے کو مارنے کے لئے اٹھیں لیکن اگر کوئی شخص ہتھیار لے کر مارنے کو آئے تو اپنے تئیں بچانا درست ہے اور اگر بچانے میں حملہ کرنے والا مارا جائے تو وہی دوزخ میں

Marfat.com

بائے گا بچانے والے کا کوئی قصور نہیں۔

۳۹۶۶: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَكَمِ السَّدُوْسِيِّ ثَنَا شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَبْدٌ اَذْهَبَ آخِرَتَهٗ بِدُنْيَا غَيْرِهٖ۔

۳۹۶۶: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے برا درجہ اس شخص کا ہوگا اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن جس نے اپنی آخرت دوسرے کی دنیا کے لئے خراب کی۔

تشریح ۞ اپنے تئیں دنیا کا بھی فائدہ نہیں ہوا اور آخرت بھی برباد گئی خسر الدنیا والآخرہ ہوا جیسے کوئی دوسرے کے فائدہ کے لئے جھوٹی گواہی دے یا کسی مسلمان کا خون کرے۔

۱۲: بَابُ كَفِّ اللِّسَانِ فِي الْفِتْنَةِ

باب: فتنہ میں زبان روکنا

۳۹۶۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ زِيَادٍ سَيْمِيْنَ كُوْشْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَكُوْنُ فِتْنَةٌ تَسْتَنْظِفُ الْعَرَبَ قَتْلَاهَا فِي النَّارِ اللِّسَانُ فِيْهَا اَشَدُّ مِنْ وَقْعِ السَّيْفِ۔

۳۹۶۷: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک فتنہ ایسا ہوگا جو سارے عرب کو گھیر لے گا اور اس میں جو لوگ مارے جائیں گے وہ دوزخ میں جائیں گے اور زبان سے بات کہنا اس میں تلوار مارنے سے زیادہ سخت ہوگا۔

تشریح ۞ ایسا نہ ہو زبان سے ناحق بات نکلے اور مفت گنہ گار ہو یا فتنے میں شریک سمجھا جائے یا اس کی بات سے فتنہ کو ترقی ہو۔

۳۹۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِيَّاكُمْ وَالْفِتَنَ فَاِنَّ اللِّسَانَ فِيْهَا مِثْلُ وَقْعِ السَّيْفِ

۳۹۶۸: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ نے فرمایا: فتنوں سے بچو کیونکہ ان میں زبان تلوار سے بدتر ہے۔ اس کی سند میں محمد بن عبدالرحمٰن ضعیف ہے اور اس کے باپ کا ابن عمرؓ سے سماع نہیں ہے۔

۳۹۶۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ اَبِيْهِ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ مَرَّ بِهٖ رَجُلٌ لَهٗ شَرَفٌ فَقَالَ لَهٗ عَلْقَمَةُ اِنَّ لَكَ رَحِمًا وَ اِنَّ لَكَ حَقًّا وَ اِنِّيْ رَاَيْتُكَ تَدْخُلُ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْاُمَرَاءِ وَ تَتَكَلَّمُ عِنْدَهُمْ بِمَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَتَكَلَّمَ بِهٖ وَ اِنِّيْ سَمِعْتُ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ الْمُزَنِيَّ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ مَا يَظُنُّ اَنْ

۳۹۶۹: حضرت علقمہ بن وقاصؓ سے روایت ہے ان کے سامنے سے ایک شخص گزرا جو بزرگی والا تھا۔ علقمہ نے اس سے کہا تیرا حق قرابت کا بھی مجھ پر ہے اور دوسرا حق بھی ہے اور میں دیکھتا ہوں تو ان امیروں کے پاس جاتا ہے اور جو اللہ چاہتا ہے وہ باتیں نکالتا ہے اور میں نے سنا بلال بن حارث مزنی سے جو صحابی تھے آنحضرتؐ کے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایک بات منہ سے نکالتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہوتی ہے اور وہ نہیں سمجھتا کہ اس بات کا کیا اثر ہوگا۔ لیکن اللہ تعالیٰ اس بات کی وجہ سے قیامت تک اپنی رضامندی

Marfat.com

تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ فَيَكْتُبُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهٗ بِهَا رِضْوَانَهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سُخْطِ اللّٰهِ مَا يَظُنُّ اَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ فَيَكْتُبُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَيْهِ بِهَا سُخْطَهٗ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ قَالَ عَلْقَمَةُ فَانْظُرْ وَيْحَكَ مَا ذَا تَقُوْلُ وَ مَا ذَا تَكَلَّمُ بِهٖ فَرُبَّ كَلَامٍ (قَدْ) مَنَعَنِىْ اَنْ اَتَكَلَّمَ بِهٖ مَا سَمِعْتُ مِنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ۔

اس بندے سے لکھ دیتا ہے اور تم میں سے کوئی ایک بات منہ سے نکالتا ہے جو اللہ کی ناراضگی کی ہوتی ہے اور اس کو معلوم نہیں ہوتا کہ یہ بات کہاں تک اثر کرے گی لیکن اللہ تعالیٰ قیامت تک اپنی ناراضگی اس بندے سے لکھ دیتا ہے۔ علقمہ نے کہا تو اب تو سمجھ لے کیا کہتا ہے اور کیا باتیں منہ سے نکالتا ہے اور میں تو کبھی ایک بات کہنا چاہتا ہوں لیکن بلال کی حدیث کی وجہ سے اس کو منہ سے نہیں نکالتا۔

تشریح ❁ مطلب علقمہ کا یہ ہے کہ بات کہنے میں احتیاط اور غور لازم ہے یہ نہیں کہ جو منہ میں آیا کہہ دیا شتر بے مہار کی طرح ٹرٹر کرنے والا بے وقوف ہے اور اکثر ایسے آدمی کے منہ سے ایسی بات نکل جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ کو ناگوار ہو جاتی ہے پس وہ ایک بات کی وجہ سے دوزخی ہو جاتا ہے لاحول ولاقوۃ اعوذ بک من شر لسانی۔

۳۹۷۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ يُوْسُفَ الصَّيْدَ لَانِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الرَّقِّيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرٰهِيْمَ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سُخْطِ اللّٰهِ لَا يَرٰى بِهَا بَاسًا فَيَهْوِىْ بِهَا فِىْ نَارِ جَهَنَّمَ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا۔

۳۹۷۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی ایک بات کہتا ہے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی اور وہ اس میں برائی نہیں پاتا لیکن اس بات کی وجہ سے ستر برس تک دوزخ کی آگ میں گرتا چلا جائے گا۔

۳۹۷۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا اَبُوْ الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِىْ حَصِيْنٍ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوِ الْيَسْكُتْ۔

۳۹۷۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ نے فرمایا: جو شخص ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور قیامت پر وہ بہتر بات کہے یا خاموش رہے (بڑی مشکل نصیحت ہے برسوں کی مشق اور محنت سے یہ بات حاصل ہوتی ہے)

۳۹۷۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ ثَنَا اِبْرٰهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ مَاعِزٍ الْعَامِرِيِّ اَنَّ سُفْيَانَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيَّ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ حَدِّثْنِىْ بِاَمْرٍ اَعْتَصِمُ بِهٖ قَالَ قُلْ رَبِّىَ اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقِمْ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا اَكْثَرَ مَا تَخَافُ عَلَىَّ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلِسَانِ نَفْسِهٖ ثُمَّ قَالَ هٰذَا۔

۳۹۷۲: حضرت محمد بن عبدالرحمٰنؒ سے روایت ہے سفیان بن عبداللہ ثقفیؓ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو ایک ایسی بات بتایئے جس کو میں مضبوط تھامے رہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یوں کہہ اللہ تعالیٰ میرا رب ہے پھر اس پر جمارہ۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ ڈر میرے اوپر کس کا ہے آپؐ نے اپنی زبان تھامی اور فرمایا: اس کا۔

Marfat.com

تشریح ❁ جیسے قرآن میں ہے: ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا لیکن یہ استقامت بہت مشکل مقام ہے بڑے بڑے عرفاء اور اولیاء کو حاصل ہوتا ہے زبان سے سب اللہ تعالیٰ کو رب کہتے ہیں لیکن ذرا سا کام پڑے تو خدا کو بھول کر دوسروں سے التجا کرنے لگتے ہیں۔

۳۹۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ عُمَرَ الْعَدَنِیُّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَاصِمِ ابْنِ اَبِی النَّجُوْدِ عَنْ اَبِی وَائِلٍ عَنْ مُعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَصْبَحْتُ يَوْمًا قَرِيْبًا مِنْهُ وَ نَحْنُ نَسِيْرُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبِرْنِیْ بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِی الْجَنَّةَ وَ يُبَاعِدُنِیْ مِنَ النَّارِ قَالَ لَقَدْ سَاَلْتَ عَظِيْمًا وَ اِنَّهٗ لَيَسِيْرٌ عَلٰى مَنْ يَسَّرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَ تُقِيْمُ الصَّلَاةَ وَ تُؤْتِی الزَّكٰوةَ وَ تَصُوْمُ رَمَضَانَ وَ تَحُجُّ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ لَا اَدُلُّكَ عَلٰى اَبْوَابِ الْخَيْرِ؟ الصَّوْمُ جُنَّةٌ وَ الصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ النَّارَ الْمَاءُ وَالصَّلَاةُ الرَّجُلِ فِیْ جَوْفِ اللَّيْلِ ثُمَّ قَرَاَ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ حَتّٰى بَلَغَ جَزَاءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ثُمَّ قَالَ اَ لَا اُخْبِرُكَ بِرَاسِ الْاَمْرِ وَعَمُوْدِهٖ وَذِرْوَةِ سَنَامِهِ الْجِهَادُ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكَ بِمَلَاكِ ذَالِكَ كُلِّهٖ فَقُلْتُ بَلٰى فَاَخَذَ بِلِسَانِهٖ فَقَالَ: تَكُفُّ عَلَيْكَ هٰذَا قُلْتُ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ وَ اِنَّا الْمُؤَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهٖ قَالَ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ يَا مُعَاذُ هَلْ يَكُبُّ النَّاسَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ فِی النَّارِ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ۔

۳۹۷۳: حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا سفر میں ایک بار میں صبح کو آپ سے قریب ہوا اور ہم چل رہے تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو ایسا عمل بتایئے جو مجھ کو جنت میں لے جائے اور دوزخ سے دور کردے۔ آپؐ نے فرمایا: تو نے بڑی بات پوچھی اور یہ عمل آسان ہے جس پر اللہ تعالیٰ آسان کرے تو اللہ کی عبادت کر اس کے ساتھ کسی کو شریک مت کر اور نماز کو ادا کر اور زکوٰۃ دے اور رمضان کے روزے رکھ اور خانہ کعبہ کا حج کر پھر آپؐ نے فرمایا: میں تجھے جنت کے دروازے بتاؤں روزہ تو سپر ڈھال ہے اور صدقہ گناہ کو بجھا دیتا ہے جیسے پانی انگار کو اور آدمی کی نماز رات کے درمیان (یعنی تہجد) پھر یہ آیت پڑھی تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ اخیر تک پھر فرمایا میں تجھے خلاصہ اور حاصل اور چوٹی سب کی بتاؤں وہ جہاد ہے اللہ کی راہ میں پھر فرمایا ان سب کاموں کا جس پر مدار ہے اس کو بتاؤں۔ میں نے عرض کیا جی ہاں بتایئے۔ آپؐ نے اپنی زبان تھامی اور فرمایا اس کو روکے رہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی کیا ہم سے مواخذہ ہوگا ہماری باتوں پر۔ آپؐ نے فرمایا: تیری ماں تجھ پر روئے اے معاذ پھر لوگ اوندھے منہ دوزخ میں کس لئے گرائے جائیں گے اپنی باتوں ہی کی وجہ سے (معاذ اللہ معاذ اللہ زبان بھی کیسی نازک چیز ہے)

۳۹۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ يَزِيْدَ بْنِ خُنَيْسٍ الْمَكِّیُّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنِ حَسَّانَ الْمَخْزُوْمِیَّ قَالَ حَدَّثَتْنِیْ اُمُّ صَالِحٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ كَلَامُ بْنُ آدَمَ

۳۹۷۴: اُم المؤمنین حضرت ام حبیبہؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کی ہر بات کا اس پر وبال ہی ہوگا اور کسی بات سے فائدہ نہ ہوگا مگر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور ذکر الٰہی کا (بس یہی باتیں کام

Marfat.com

عَلَيْهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا الْاَمْرَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَذِكْرَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

آئیں گی)

۳۹۷۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا خَالِيْ يَعْلٰى عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ قِيْلَ لِابْنِ عُمَرَ اِنَّا نَدْخُلُ عَلٰى اُمَرَ ائِنَا فَنَقُوْلُ الْقَوْلَ فَاِذَا خَرَجْنَا قُلْنَا غَيْرَهٗ قَالَ كُنَّا نَعُدُّ ذَالِكَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّفَاقَ۔

۳۹۷۵: حضرت ابوالشعثاء سے روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا گیا ہم اپنے امیروں کے پاس جاتے ہیں اور ان کے ہاں باتیں کرتے ہیں (ان کو خوش کرنے کو) جب وہاں سے باہر نکلتے ہیں تو اس کے خلاف کہتے ہیں (ان کی برائی بھی کرتے ہیں) انہوں نے کہا ہم تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اس کو نفاق سمجھتے تھے۔

۳۹۷۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ شَابُوْرٍ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ قُرَّةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَيْوَئِيْلَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَا لَا يَعْنِيْهِ

۳۹۷۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کے اسلام کی عمدگی میں یہ ہے کہ جو چیز کام نہ آئے اس کو ترک کردے۔

تشریح ❁ یعنی جو چیز حرام یا مکروہ ہو اس کا ترک ہر مسلمان کو ضروری ہے خواہ اس کا اسلام عمدہ ہو یا نہ ہو لیکن عمدہ اور اچھا مسلمان وہ ہے جو بیکار اور غیر مفید بات کو بھی ترک کرے اگرچہ وہ حرام یا مکروہ نہ ہو یعنی مباح ہو لیکن اس کے کرنے میں عقبیٰ کا فائدہ نہ ہو اس لئے کہ ایسی بات میں مفت وقت ضائع ہوتا ہے اور وقت سے بہتر اور بیش بہا چیز دنیا میں کوئی نہیں ہے جو لوگ وقت کی قدر نہیں کرتے اور اس کو لہو لہب اور کھیل اور لغو میں کھوتے ہیں ان کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی اشرفیاں اور جواہرات اور عمدہ اور بیش قیمت لباس دریا یا کنوئیں میں ڈالے یہ حدیث ایک عمدہ اصل ہے علم اخلاق کے لئے اور تمام نصائح کا خلاصہ اس حدیث میں ہے سچ تو یہ ہے کہ صرف یہ حدیث آدمی کے عمل کرنے کے لئے عمر بھر کافی ہے اور ساری عمر گزر جاتی ہے مگر اس حدیث پر پورا عمل نہیں ہو سکتا ہر آدمی سے کوئی نہ کوئی کام لغو اور بیکار ضرور سرزد ہو جاتا ہے اگرچہ اس میں عقبہ کا مواخذہ نہ ہو مگر اس کا نقصان ہوتا ہے اس کے بدل ذکر الٰہی یا تعلیم علم دین میں یا تعلیم میں مصروف ہوتا تو کس قدر ثواب اس کے نامہ اعمال میں لکھا جاتا گویا اس نے اپنے فائدے کو بالکل ڈبو دیا دوسری حدیث میں ہے کہ اہل جنت حسرت نہ کریں گے مگر اس وقت پر جو بغیر ذکر الٰہی کے گزرا حافظ ابن حجر نے کہا یہ حدیث نصف اسلام ہے اور نصف میں دوسری سب حدیثیں اور ابن ابی زید نے کہا کہ ایک یہ حدیث اور دوسری یہ حدیث ہے کہ کوئی تم میں سے مومن نہیں ہوتا جب تک کہ جو اپنے لئے چاہتا ہے وہی مسلمان بھائی کے لئے بھی چاہے تیسری یہ حدیث کہ جو ایمان رکھتا ہو اللہ تعالیٰ اور پچھلے دن پر وہ یا نیک بات کہے یا چپ ہو رہے نکالا ان دونوں کو بخاری اور مسلم نے اور چوتھی یہ حدیث کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا مجھے وصیت فرمایئے آپؐ نے فرمایا غصے مت ہو پھر پوچھا پھر یہی فرمایا نکالا اس کو بخاری نے بڑی اصل ہیں اخلاق کی اور جڑ ہیں تمام خوبیوں اور بھلائیوں کی۔

مترجم کہتا ہے یہ حدیث بھی صحیح ہے ابن عبدالبر نے کہا اس کے راوی ثقہ ہیں یعنی من حسن اسلام المرء ترکه مالا یعنیه اور یہ حدیث اکیلی کافی ہے اور شامل ہے ان تینوں حدیثوں کو بھی کس لئے کہ جب بیکار بات چھوڑ دینا اسلام کی عمدگی کا باعث ہوا تو بری بات کا چھوڑنا بطریق اولیٰ ضرور ہوا اور غصہ برا ہے اسی طرح بری بات منہ سے نکلنا [illegible] تو تیسری اور چوتھی حدیث اس میں آ گئی اسی طرح پہلی حدیث بھی اس میں داخل ہے اس طرح سے کہ مومن بھائی کے لئے [illegible] چاہتا ہو جو اپنے لئے چاہتا ہے

Marfat.com

برا اور مذموم ہے پس اس سے اجتناب اور پرہیز واجب ہوا حاصل یہ ہے کہ یہ حدیث کافی ہے عمل کرنے کے لئے ابوداؤد نے کہا یہ ربع ہے اسلام کا اور میرے نزدیک تو یہ کل اسلام ہے اور سب باتوں کو شامل ہے اب بیکار باتوں میں وہ باتیں تمام آ گئیں جن میں نہ عقبیٰ کا فائدہ نہ دنیا کا جیسے بے ضرورت کلام کرنا بے ضرورت کسی چیز کا کھانا تمام کھیل کود اور لغو حرکات آدمی کو چاہئے کہ ہر وقت یہ سوچتا رہے کہ اس کی بقاء دنیا میں چند روزہ ہے اور معلوم نہیں کہ کوچ کا وقت کب آن پہنچتا ہے پس جہاں تک ہو سکے اپنے اس گھر کے لئے جہاں ہمیشہ رہنا ہے سامان اکٹھا کر لے سب سے آسان اور عمدہ اور سہل عبادت یہ ہے کہ دل یا زبان اور دل دونوں سے ہر وقت ذکر الٰہی کرتا رہے اور بڑی احتیاط رکھے کہ گناہ کا کوئی کام سرزد نہ ہو جب اس کی مشق ہو جائے تو اب یہ احتیاط شروع کر لے کہ بیکار کام یا فضول بھی سرزد نہ ہو یہاں تک کہ ہمہ تن ہر وقت نیکی اور عبادت ہی میں گزرے جب آدمی اس درجہ پر پہنچ گیا تو سمجھنا چاہئے کہ اس کی نجات ہو گئی اور جمدوت (عذاب کے) فرشتے اس کو خوف نہ رہا ہو۔

۱۳: بَابُ الْعُزْلَةِ

باب: تنہائی اور گوشہ گیری کا بیان

۳۹۷۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِیْ حَازِمٍ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ يَعَجَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَدْرٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ مَعَايِشِ النَّاسِ لَهُمْ رَجُلٌ مُمْسِكٌ بِعِنَانِ فَرَسِهٖ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ يَطِيْرُ عَلٰى مَتْنِهٖ كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً اَوْ فَزْعَةً طَارَ عَلَيْهِ اِلَيْهَا يَبْتَغِی الْمَوْتَ اَوِ الْقَتْلَ مَظَانَّهٗ وَ رَجُلٌ فِیْ غُنَيْمَةٍ فِیْ رَاسِ شَعَفَةٍ مِنْ هٰذِهِ الشِّعَافِ اَوْ بَطْنِ وَادٍ مِنْ هٰذِهِ الْاَوْدِيَةِ يُقِيْمُ الصَّلَاةَ وَ يُؤْتِی الزَّكٰوةَ وَ يَعْبُدُ رَبَّهٗ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْيَقِيْنُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ اِلَّا فِیْ خَيْرٍ۔

۳۹۷۷: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: بہتر زندگی اس آدمی کی ہے جو اپنے گھوڑے کی باگ تھامے اللہ کی راہ میں اور اس کی پیٹھ پر اڑتا ہے جب دشمن کی آواز سنتا ہے یا مقابلے کا وقت آتا ہے تو اس طرف جاتا ہے اور موت اور قتل کے موقع ڈھونڈتا ہے (یعنی شہادت کا طالب ہے اور کفار کے قتل کے درپے ہے پس جہاں ان دونوں کا موقع پاتا ہے اس طرف مستعدی سے روانہ ہوتا ہے) اور اس آدمی کی جو اپنی چند بکریاں لئے ہوئے ان پہاڑوں میں سے کسی وادی میں (وادی پہاڑ کے درمیان جو تنگ راستہ ہوتا ہے) اور وہ نماز ادا کرتا ہے وقت پر اور زکوٰۃ دیتا ہے اور اپنے رب کی عبادت کرتا ہے یہاں تک کہ اس کو موت آ جائے اور کسی آدمی کی برائی میں نہیں ہے بلکہ ہر ایک کی بھلائی ہی چاہتا ہے۔

تشریح ✿ اس حدیث سے عزلت اور گوشہ گیری یعنی جنگل وغیرہ میں تنہا رہنے کی اور آبادی سے الگ رہنے کی اور لوگوں سے نہ ملنے کی فضیلت ثابت ہوئی کہ وہ جہاد کے لئے برابر ہے اور اختلاف ہے علماء کا کہ اس میں عزلت افضل ہے یا اختلاط یعنی لوگوں میں رہنا شافعی اور اکثر علماء کا قول ہے کہ اختلاط افضل ہے اگر گناہوں اور فتنوں سے بچ سکے اور دوسروں نے کہا عزلت افضل ہے اور صحیح ہے اور صحیح مذہب یہ ہے کہ فتنہ اور فساد کی حالت میں جیسے یہ زمانہ ہے عزلت افضل ہے اور صلاح اور تقویٰ کے زمانہ میں اختلاط افضل ہے اس لئے کہ بہت سی عبادتیں اختلاط میں ادا ہو سکتی ہیں جو عزلت میں نہیں ہوتیں مثلاً جمعہ عید کی نماز جنازے کی نماز بیمار پرسی ہمسایہ سے سلوک امر بالمعروف اور نہی عن المنکر صبر لوگوں کی ایذا پر خدمت یتیموں اور بیوؤں اور مسکینوں کی۔

مترجم کہتا ہے اگر ان عبادات کی ادائیگی کے ساتھ عزلت بھی رکھے تو وہ بالاتفاق بہتر ہے اور زیادہ اختلاط کو کسی

Marfat.com

نے پسند نہیں کیا خصوصاً امراء اور دنیاداروں کے ساتھ اختلاط یہ کسی بزرگ نے جائز نہیں رکھا اور جو فقیر دنیاداروں کے پاس دنیاوی اغراض کے لئے جایا کرے یا ان میں سے کچھ معاش یا روپیہ کا طالب ہو وہ صرف نام کا فقیر ہے اور درحقیقت دنیادار اس سے بہتر اور درجہ میں اس سے افضل ہیں میں تو یہ کہتا ہوں کہ جو شخص عالم یعنی مولوی ہو کر دنیادار اور امیر یا نوابوں کے پاس آمدرفت رکھے اپنے دنیاوی مطالب نکالنے کے لئے تو وہ عالم اور درویش نہیں ہے بلکہ چور اور منافق ہے اور ایسے عالم اور درویش کے ساتھ کبھی بیعت نہ کرنا چاہئے نہ اس سے کچھ امید رکھنا چاہئے کہ اس کی صحبت میں قلب کی اصلاح ہوگی بلکہ جو کچھ قلب میں نور ہے وہ بھی اس کی صحبت سے جاتا رہے گا اور بعض اگلے بزرگوں سے جو منقول ہے کہ وہ بادشاہ وقت کے پاس گئے یا اور کسی امیر کے پاس تو وہ منجانب اللہ مامور تھے اس کام کے لئے وہ دنیاوی غرض سے نہیں گئے تھے اپنے لئے بلکہ دوسرے بندگانِ خدا کے فائدے کے لئے یا ان کی اصلاح کے لئے بالجملہ اس زمانہ کے فقیروں کا ان بزرگوں پر قیاس نہیں ہوسکتا۔ اس زمانہ کے فقراء اکثر جھوٹے اور مکار ہیں اور مال وزر کے طالب ہیں اور فقر کی صورت انہوں نے دنیا کمانے کے لئے بنائی ہے ایسے فقیروں سے تو صاف دنیادار کئی درجہ مراتب میں زیادہ ہیں۔

اے بسا ابلیس آدم، روئے ہست پس بہر دستے بنائد داد دست

سچے فقیر کی پہچان بہت سہل ہے وہ یہ ہے کہ دیکھے بھی وہ اپنے ذاتی فائدے کے لئے کسی دنیادار کے پاس گیا یا نہیں اگر گیا تو وہ فقیر نہیں ہے اسی طرح وہ بھی فقیر نہیں ہے جو دنیادار امیر کی ایک مفلس محتاج سے زیادہ تعظیم کرے یا مسکین کی نسبت دنیادار سے زیادہ محبت اور توجہ سے ملے وہ بھی چور ہے فقیر نہیں ہے فقیر وہی ہے جو اپنی ذات کے لئے کسی سے غرض نہ رکھے بجز خداوند کریم کے اور محنت مزدوری سے اپنی روٹی پیدا کرے یا توکل سے اور دنیادار اور غریب دونوں اس کی نظر میں یکساں ہوں اور بادشاہ اور فقیر دونوں اس کے نزدیک برابر ہوں کسی کی تعظیم وتکریم دوسرے سے زیادہ نہ کرے اور جب حاجت ہو اور کھانا سامنے آئے تو بقدرت حاجت اس میں سے کھا لے اور باقی دوسروں کو دے دے اسی طرح جب کپڑے کی حاجت ہو کپڑا کوئی لا کر دے تو پہن لے اور جو کپڑا ضرورت سے زیادہ ہو وہ اسی وقت محتاج کو دے دے آئندہ کے لئے نہ کپڑا رکھے نہ کھانا اور کوئی چیز اور نقد روپیہ اشرفی یا پیشہ تو قبول نہ کرے اگر قبول کرے تو اسی وقت اٹھا ڈالے مثلاً حجام یا دھوبی یا درزی کو جو دینا ہو وہ دے دے باقی محتاجوں کو دے دے یا محتاجوں کے صرف کے لئے کسی اور کے پاس جمع کر دے اور خود بھی ایک محتاج کی طرح اس میں سے کھائے اور محتاجوں کے ساتھ لیکن ایک کوڑی بھی اپنے پاس جمع کر کے نہ رکھے اسی طرح معین تنخواہ یا آمدنی کسی بادشاہ یا امیر یا نواب سے قبول نہ کرے غیر معین طور پر وہ اگر کچھ دے تو افضل تو یہ ہے کہ نہ لے اس لئے کہ نقد کی فقیر کو کیا حاجت ہے الا اسی قدر جو کسی وقت دھوبی یا بھنگی یا حجام کے لئے ضروری ہو اور اگر لے تو ضروری حاجت پوری کر کے باقی اسی وقت اور مستحقوں کو دے دے اگر جمع کر کے اپنے پاس ایک پیسہ بھی رکھا اور اس کا خیال پیدا ہوا تو فقیروں کی جماعت سے اس کا نام خارج ہو گیا پس اس تقریر کو تو غور سے سمجھ کر یاد کر ہمیشہ تجھے سچے اور جھوٹے فقیر کی شناخت ہو جائے گی اسی طرح وہ شخص بھی فقیر نہیں ہے جو کیمیا بنانے کا دعویٰ کرے یعنی پیتل تانبے کو چاندی سونا یا چاندی کو سونا کرنے کا یا دست غیب کا اور کسی شعبدے یا طلسم یا عمل کا یہ سب بازی گر اونٹ ہیں ان کو فقیری سے کیا علاقہ والے اللہ المشتکی من ہذا الزمان۔

۳۹۷۸: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ حَمْزَةَ ثَنَا الزَّبَيْدِيُّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيُّ النَّاسِ اَفْضَلُ قَالَ رَجُلٌ مُجَاهِدٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

۳۹۷۸: حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون سا شخص افضل ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہاد کرنے والا اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان اور مال سے۔ اس نے کہا پھر کون آ[illegible] نے فرمایا: پھر وہ آدمی جو کسی

Marfat.com

بِنَفْسِهٖ وَ مَالِهٖ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ امْرُؤٌ فِیْ شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ یَعْبُدُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَیَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهٖ۔

ایک گھاٹی میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے اور لوگوں کو برائی سے بچاتا ہے۔

۳۹۷۹: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ یَزِیْدَ ابْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِیْ بُسْرُ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیُّ اَنَّهٗ سَمِعَ حُذَیْفَةَ بْنَ الْیَمَانَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَکُوْنُ دُعَاةٌ عَلٰی اَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ اَجَابَهُمْ اِلَیْهَا قَذَفُوْهُ فِیْهَا قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صِفْهُمْ لَنَا قَالَ هُمْ قَوْمٌ مِنْ جِلْدَتِنَا یَتَکَلَّمُوْنَ بِاَلْسِنَتِنَا قُلْتُ فَمَا تَاْمُرُنِیْ اِنْ اَدْرَکَنِیْ ذَالِكَ قَالَ فَالْزَمْ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ اِمَامَهُمْ فَاِنْ لَمْ یَکُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَ لَا اِمَامٌ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقِ کُلَّهَا وَلَوْ اَنْ تَعَضَّ بِاَصْلِ شَجَرَةٍ حَتّٰی یُدْرِکَكَ الْمَوْتُ وَ اَنْتَ کَذَالِكَ۔

۳۹۷۹: حضرت حذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: جہنم کے دروازوں پر بلانے والے پیدا ہوں گے جو کوئی ان کی طرف گیا اس کو انہوں نے اٹھایا اور جہنم میں ڈال دیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ان لوگوں کا حال مجھ سے بیان کر دیجئے (تا کہ جب وہ لوگ پیدا ہوں میں ان کو پہچان لوں) آپؐ نے فرمایا: وہ لوگ (یعنی جہنم کے دروازوں کی طرف بلانے والے) ہماری طرح کے ہوں گے اور ہماری زبان بولیں گے (یعنی عرب میں ہوں گے یا بظاہر مسلمان ہوں گے اور مسلمانی زبان بولیں گے) میں نے عرض کیا پھر آپ مجھ کو کیا حکم فرماتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: تو لازم کر لے مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کو (جب امام برحق قرشی قابل خلافت موجود ہو تو اس کے ساتھ رہ) اگر جماعت اور امام بھی نہ ہو (اور مسلمانوں کے کئی جدا جدا فرقہ ہو جائیں اور ہر ایک فرقہ خودمختار اور خودرائے ہو جیسے اس زمانہ میں ہے) تو ان سب فرقوں سے جو گمراہی پر ہوں الگ رہ۔ اگرچہ تو (جنگل میں) ایک جھاڑ کی جڑ کو چباتا رہے (بھوک سے) جینے تک تو اسی حال میں ہو۔

تشریح ❁ تو یہ بہتر ہے تیرے لئے یعنی جنگل میں جا کر عزلت اور گوشہ گیری کرنا اور مرنے تک ایک درخت کی جڑ چوسنے پر قناعت کرنا اور ان سب فرقوں سے الگ رہنا ایسے فتنہ کے زمانہ میں جب نہ تو کوئی مسلمانوں کا امام ہو نہ جماعت ہو بہتر اور باعث نجات ہے یہ زمانہ اب ہے کہ مسلمانوں میں صدہا فرقے پیدا ہو گئے ہیں اور ہر ایک فرقہ اپنے تئیں حق پر جانتا ہے اور باوجود یہ کہ ان کی تعداد کروڑوں تک پہنچتی ہے لیکن کسی امام کو اپنے اوپر قائم نہیں کرتے اور کافروں کے محکوم بنے رہتے ہیں ایسے وقت میں عزلت اور گوشہ گیری ہی مناسب ہے اور انتظار کرنا چاہئے امام مہدی علی وعلی اباۂ الرضوان کے نکلنے کا کیونکہ سوا امام مہدی کے اب اور کسی امام سے یہ توقع نہیں ہو سکتی کہ وہ ان مختلف فرقوں کو ایک کرے گا یا ایک امام کبھی ان مختلف فرقوں کا ایک امام ہو سکے گا اس لئے کہ ہر ایک فرقہ اپنے مشرب اور مطلب کے موافق امام چاہتا ہے اور اگر امام ایک مسئلہ میں بھی اس کے خلاف ہو تو اس کی امامت سے انکار کرنے کو اور اس سے لڑنے کو مستعد ہو جاتا ہے۔ اللہ اکبر مسلمانوں کی کیا حالت ہو گئی ہے خصوصاً ہندوستان میں تو عجیب آفت پھیلی ہے کہ ایک گھر یا ایک محلہ کے آدمی بھی متفق نہیں ہیں سو برس سے پیشتر ہند کے مسلمانوں میں دو ہی فریق تھے ایک شیعہ دوسرے سنی اب شیعوں میں بھی بیسوں نئے فرقے پیدا ہو گئے اور سنیوں کا یہ حال ہے کہ ان میں حنفی اور شافعی اور مالکی اور حنبلی اور مقلد اور غیر مقلد اور عرشی اور فرشی وغیرہ وغیرہ بیسیوں فرقہ اور بیسیوں طائفہ ہیں اور اخیر اگر یہ اختلاف بھی ہوتا لیکن بے جا تعصب اور جہل نہ ہوتا تو بھی غنیمت تھا لیکن غضب تو یہ ہے کہ ہر ایک فرقہ دوسرے فرقہ کی تضلیل اور تکفیر کرتا ہے اور اس کا قتل کرنا مارنا ایذا دینا ذلیل کرنا ثواب جانتا ہے خاک پڑے ان کی عقل پر ہمارے پیغمبر نے تو یہ فرمایا کہ جو لا الہ الا اللہ کہے بس اس نے اپنی جان آبرو مال کو بچا لیا اور یہ احمق ایک

Marfat.com

ایک فروعی مسئلے کے لئے جیسے سینہ پر ہاتھ باندھنا آمین پکار کر کہنا رفع یدین کرنا مسلمانوں کو ستاتے اور ایذا دیتے اور ان کی جان و آبرو کے درپے ہو جاتے ہیں مصرع بریں عقل و دانش بباید گریست۔ اور لطف یہ ہے کہ اپنے بھائیوں کا شکوہ کافر حاکم کے پاس لے جاتے ہیں اور کافر کے ہاتھ سے اپنے بھائیوں کو اور ان کے مذہب کو اور ان کی کتابوں کو جن میں قرآن اور حدیث موجود ہے اور ان کی مسجدوں کو جن میں نماز پڑھی جاتی ہے تباہ اور برباد اور ویران کراتے ہیں یا اللہ ایسی آفت کے زمانہ میں تو جلدی امام مہدی کو بھیج دے کہ وہ ان سب جھوٹے نام کے مسلمانوں کو لاتوں اور جوتوں اور تلواروں اور کوڑوں اور بندوقوں توپوں سے درست کر دیں اور حنفی اور مالکی اور شافعی اور شیعہ اور سنی ان سب کے اختلافات اور تنازعات کو افہام و تفہیم اور ذرو شمشیر سے دور کر کے تیرے سب بندوں کو طریق قدیم اور صراط مستقیم قرآن اور حدیث پر لگائیں اور حنفی اور شافعی اور مالکی ان سب کی فقہ کو موقوف کر کے فقہ محمدی کے مطابق طریقہ محققہ اہل حدیث کے جاری کریں اور کتاب ہدیۃ المہدی من الفقہ المحمدی کو جو میں امام مہدی کی خدمت میں نذر کرنے کے لئے تیار کرنا چاہتا ہوں اس کو پورا کر دے، اور تمام سچے مسلمانوں کو آپ کے ظہور تک اس پر چلنے کی اور اپنی اولاد کو اس کے پڑھانے کی توفیق دے اور اس کتاب کو ہدایہ احناف اور شرح منہاج شوافع سے زیادہ مشہور متداول کر دے تو یہ سب باتیں کر سکتا ہے اے میرے مالک اے میرے مولیٰ اگر میں امام مہدیؑ کے ظہور سے پہلے اس دنیا میں سفر کر جاؤں تو ہر ایک مسلمان کو میری یہ وصیت ہے کہ وہ اس کتاب کو آپ کی خدمت میں لے جائے۔ جو خاص آپ ہی کے لئے بطور ہدیہ تالیف ہوئی ہے۔

از دست فقیر بے نوا ناید ہیچ جز آنکہ تصدق دل دعائے بکند

یا رب یسر وتمم باالخیر انك علی کل شیء قدیر وبالا جابة جدیر۔

۳۹۸۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ اَنْ يَكُوْنَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَ مَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِيْنِهٖ مِنَ الْفِتَنِ۔

۳۹۸۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قریب ہے کہ مسلمان کا بہتر مال یہ ہوگا کہ چند بکریاں جن کو وہ لے کر پہاڑ کی چوٹی پر یا بارش گرنے کے مقاموں میں (یعنی چراگاہوں میں) بھاگ جائے گا اپنا دین بچانے کیلئے فتنوں سے۔

۳۹۸۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْخَزَّازُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ قُرْطٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَكُوْنُ فِتَنٌ عَلٰى اَبْوَابِهَا دُعَاةٌ اِلَى النَّارِ فَاِنْ تَمُوْتَ وَ اَنْتَ عَاضٌّ عَلٰى جِذْلِ شَجَرَةٍ خَيْرٌ لَكَ مِنْ اَنْ تَتْبَعَ اَحَدًا مِنْهُمْ۔

۳۹۸۱: حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ نے فرمایا: کچھ فتنے پیدا ہوں گے ان کے دروازوں پر بلانے والے ہوں گے دوزخ کی طرف۔ پھر اگر تو ایک درخت کی جڑ کو چباتا ہوا مر جائے تو وہ بہتر ہے تیرے لئے اس سے کہ تو ان کو بلانے والوں میں سے کسی کی پیروی کرے۔

۳۹۸۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ الْمِصْرِيُّ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ

۳۹۸۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ کو خبر دی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن

Marfat.com

سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ۔ اَنْ اَبَا هُرَيرَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَايُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ حُجْرٍ مَرَّتَيْنِ۔

ایک بل سے دوبار نہیں ڈسا جاتا۔

۳۹۸۳: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِیُّ ثَنَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ حُجْرٍ مَرَّتَيْنِ۔

۳۹۸۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور ابن عمرؓ سے بھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کو ایک سوراخ سے دوبار ڈنک نہیں لگتا۔

۱۴: بَابُ الْوُقُوْفِ عِنْدَ الشُّبُهَاتِ

باب: جس امر میں شبہ (کہ حلال ہے یا حرام) اس سے باز رہنا

۳۹۸۴: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِیْ زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَاَهْوٰى بِاِصْبَعَيْهِ اِلٰى اُذُنَيْهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَ بَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهَا كَثِيْرٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَ الدِّيْنِهٖ وَ عِرْضِهٖ وَ مَنْ وَقَعَ فِی الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِی الْحَرَامِ كَالرَّاعِیْ حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يَرْتَعَ فِيْهِ اَلَا وَ اِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى اَلَا وَ اِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهٗ اَلَا وَ اِنَّ فِی الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلُحَتْ صَلُحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ وَ اِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ اَلَا وَهِیَ الْقَلْبُ۔

۳۹۸۴: حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے وہ منبر پر کہتے تھے (جب کوفہ کے حاکم تھے) اور انہوں نے اشارہ کیا اپنی دونوں انگلیوں سے اپنے کانوں کی طرف (یعنی انہوں نے یہ بتایا کہ میں نے خود اس حدیث کو سنا ہے) میں نے سنا جناب رسالت مآب سے آپ فرماتے تھے حلال کھلا ہوا ہے اور حرام بھی کھلا ہوا ہے (جیسے سور، مردار خون وغیرہ) ان دونوں کے درمیان بعض چیزیں ایسی ہیں جو مشتبہ ہیں (ان کی حالت اور حرمت سے سب لوگ واقف نہیں ہیں یا اس میں اختلاف ہے جیسے چونا چونے کے بدل کم و بیش بیچنا) ان کو بہت سے لوگ نہیں جانتے پھر جو کوئی مشتبہ چیزوں سے بچے اس نے اپنے دین اور اپنی عزت کو پاک رکھا (کوئی اس پر طعن نہ کرے گا) اور جو کوئی مشتبہ کاموں میں پڑا وہ حرام میں پڑ جائے گا جیسے چرواہا جو اپنے جانوروں کو سرکاری محفوظ چراگاہ کے گرد چرائے تو قریب ہے کہ چراگاہ کے اندر بھی چرانے لگے۔ آگاہ رہو ہر بادشاہ کی ایک محفوظ چراگاہ ہوتی ہے (جس کے اندر اور لوگوں کو اپنے جانور لانے کا حکم نہیں ہوتا) اور اللہ کی چراگاہ وہ کام ہیں جو اس نے حرام کئے ہیں۔ آگاہ رہو بدن میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے (بہ شکل صنوبر جب وہ درست ہوتا ہے تو سارا بدن درست ہوتا ہے اور جب وہ بگڑ جاتا ہے تو سارا بدن بگڑ جاتا ہے) آگاہ رہو وہ ٹکڑا دل ہے۔

تشریح ❁ یہ حدیث بڑے درجہ کی ہے جس پر اسلام کے اکثر احکام کا مدار ہے اور مشتبہ کاموں میں ہمیشہ بچے رہنا یہی تقویٰ اور صلاح کا طریقہ ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کا بیان کھول کر نہیں کیا تو بچو سود سے اور جس میں شک ہو سود کا اور دوسری حدیث میں ہے کہ چھوڑ دے ایک کام کو جس سے شک پڑتا ہو تا کہ تو شک میں نہ پڑے اور آپ نے سودہ کو عبد بن زمعہ سے حجاب کا حکم دیا حالانکہ اس کا نسب زمعہ سے ثابت کیا کیونکہ اس میں شبہ تھا عتبہ کے نطفہ ہونے کا اور عقبہ

Marfat.com

بن حارث نے ایک عورت سے نکاح کیا پھر ایک عورت آئی اور کہنے لگی میں نے دولہا اور دلہن دونوں کو دودھ پلایا ہے حالانکہ وہ دونوں اس کو نہیں جانتے تھے نہ ان کے گھر والے پھر اس کا ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا اس کا کیا علاج ہے کہ ایسا کہا گیا یعنی گو شہادت کامل سے دودھ پلانا ثابت نہیں ہوا مگر کہا تو گیا تو شبہ ہوا غرض عقبہ کو اشارہ کیا عورت کے چھوڑ دینے کے لئے اور اخیر حدیث میں جو دل کو تمام اعضاء کا رئیس قرار دیا یہ حضرات صوفیہ کی بڑی دلیل ہے جو دل کی اصلاح کی طرف اور دل سے ذکر کرنے کی طرف بڑا زور لگاتے ہیں۔

۳۹۸۵: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ قُرَّةَ عَنْ مَعْقَلِ ابْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ اِلَيَّ۔

۳۹۸۵: حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب خون اور فساد کا وقت ہو اس وقت عبادت کرنا (اور فساد سے الگ رہنا) اتنا ثواب رکھتا ہے جیسے میری طرف ہجرت کا ثواب ہے۔

۱۵: بَابُ بَدَأَ الْاِسْلَامُ غَرِيْبًا

باب: اسلام غربت سے شروع ہوا

۳۹۸۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اِبْرٰهِيْمَ وَ يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِبْنِ كَاسِبٍ وَ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالُوْا ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَدَا الْاِسْلَامُ غَرِيْبًا وَ سَيَعُوْدُ غَرِيْبًا فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ.

۳۹۸۶: ترجمہ آگے آتا ہے۔

۳۹۸۷: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ وَهْبٍ اَنْبَاَنَا عُمَرُو بْنُ الْحَارِثِ وَ بْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ سِنَانٍ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْاِسْلَامُ بَدَاَ غَرِيْبًا وَ سَيَعُوْدُ غَرِيْبًا فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ۔

۳۹۸۷: حضرت ابو ہریرہؓ اور انس بن مالکؓ دونوں سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: بے شک اسلام غربت سے شروع ہوا ہے (یعنی پہلے غریب لوگ اسلام لائے تھے) اور پھر اسلام غریب کا ہو جائے گا (یعنی غریبوں ہی میں رہ جائے گا) اور امیر مالدار دین کو چھوڑ دیں گے تو مبارکباد ہے غریبوں کو۔

۳۹۸۸: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٌ ثَنَا حَفْصُ ابْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْاِسْلَامَ بَدَاَ غَرِيْبًا وَ سَيَعُوْدُ غَرِيْبًا فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ۔ قَالَ قِيْلَ وَ مَنِ الْغُرَبَاءُ قَالَ النُّزَّاعُ مِنَ الْقَبَائِلِ۔

۳۹۸۸: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اتنا زیادہ ہے کہ لوگوں نے عرض کیا غریب کون لوگ ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنے قبیلے سے نکال دیئے گئے ہوں۔

تشریح ❁ یعنی مسافر پردیسی جن کا نہ کوئی یار نہ مددگار اول اول اسلام ایسے ہی لوگوں نے اختیار کیا تھا جیسے بلال اور صہیب اور سلمان اور مقداد اور ابوذر رضی اللہ عنہم وغیرہ اور قریشی مہاجرین بھی غریب ہو گئے تھے اس لئے کہ قریش نے ان کو مکہ سے نکال دیا تھا تو وہ مدینہ میں غریب تھے۔

Marfat.com

۱۶:بَابُ مَن تُرْجٰی لَهُ السَّلَامَةِ مِنَ الْفِتَنِ

۳۹۸۹: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِی ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عِيْسَى بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ خَرَجَ يَوْمًا اِلٰى مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَاعِدًا عِنْدَ قَبْرِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِیْ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكَ؟ قَالَ يُبْكِيْنِیْ شَیْءٌ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ يَسِيْرَ الرِّيَاءِ شِرْكٌ وَ اِنَّ مَنْ عَادٰى لِلّٰهِ وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزَ اللّٰهَ بِالْمُحَارَبَةِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْاَبْرَارَ الْاَتْقِيَاءَ الْاَخْفِيَاءَ الَّذِيْنَ اِذَا غَابُوْا لَمْ يُفْتَقَدُوْ وَ اِنْ حَضَرُوْا لَمْ يُدْعَوْا وَ لَمْ يُعْرَفُوْا قُلُوْبُهُمْ مَصَابِيْحُ الْهُدٰى يَخْرُجُوْنَ مِنْ كُلِّ غَبْرَاءَ مُظْلِمَةٍ۔

باب: جوفتنوں سے بچنا چاہے

۳۹۸۹: حضرت زید بن اسلمؒ سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی انہوں نے حضرت عمرؓ سے وہ ایک دن آنحضرت ﷺ کی مسجد میں گئے وہاں معاذ بن جبل کو آپ ﷺ کی قبر شریف کے پاس دیکھا رو رہے تھے۔ حضرت عمرؓ نے ان سے رونے کا سبب پوچھا۔ انہوں نے کہا میں نے ایک حدیث سنی ہے۔ آنحضرت ﷺ سے اس کو یاد کے رو رہا ہوں۔ میں نے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے تھوڑی ریا بھی شرک ہے بے شک جس نے اللہ کے ایک ولی سے بھی دشمنی کی وہ اللہ تعالیٰ سے لڑنے کے لئے نکلا اور بے شک اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے نیک اور پرہیزگار اور پوشیدہ بندوں کو (جو خلق خدا میں شہرت نہیں چاہتے جو اگر گم ہو جائیں تو کوئی ان کو نہ ڈھونڈے (ان کی غربت اور فقر کی وجہ سے) اور اگر وہ کہیں حاضر ہوں تو لوگ ان کو کھانے کے لئے نہ بلائیں یا ان کی دعوت نہ کریں (ان کو ذلیل جان کر) اور نہ کوئی ان کو پہچانے ان کے دل ہدایت کے چراغ ہیں وہ ہر ایک گرد آلود تاریک فتنہ سے صاف نکل جائیں گے (اور فتنہ ان پر اثر نہ کرے گا)

تشریح ❁ اور بعضوں نے اس کا ترجمہ یوں کیا ہے کہ ان کے مکان تاریک اور تنگ اور اندھیرے ہوں گے ان میں سے نکلیں گے غرض معلوم ہوا کہ اولیاء اللہ یہی لوگ ہیں جو بظاہر دنیا داروں کی آنکھوں میں ذلیل معلوم ہوتے ہیں لیکن وہ دونوں جہاں کے بادشاہ اور رئیس ہیں اور دنیا کے بادشاہ ان کے نزدیک ایک چمار سے بھی زیادہ حقیر ہیں اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ اللہ کے کسی ولی سے عداوت رکھنا گویا اللہ پاک سے مقابلہ کرنا ہے معاذ اللہ۔

۳۹۹۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِیُّ ثَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النَّاسُ كَاِبِلٍ مِائَةٍ لَا تَكَادُ تَجِدُ فِيْهَا رَاحِلَةً۔

۳۹۹۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ لوگوں کی مثال ایسی ہے جیسے سو اونٹ جو ان میں سے سواری کے قابل ایک بھی نہ ہو۔

۱۷:بَابُ افْتِرَاقِ الْاُمَمِ

۳۹۹۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ

باب: ہر ایک امت کے کئی فرقے ہونا

۳۹۹۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہود کے اکہتر فرقے ہو

Marfat.com

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ تَفرَّقَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى اِحْدٰى وَ سَبْعِيْنَ فِرْقَةً وَ تَفْتَرِقُ اُمَّتِىْ عَلٰى ثَلَاثٍ وَ سَبْعِيْنَ فِرْقَةً۔

گئے میری امت کے تہتر فرقے ہوں گے۔

۳۹۹۲: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ كَثِيْرِ بْنِ دِيْنَارٍ الْحِمْصِىُّ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ يُوْسُفَ ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ افْتَرَقَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى اِحْدٰى وَ سَبْعِيْنَ فِرْقَةً فَوَاحِدَةٌ فِى الْجَنَّةِ وَ سَبْعُوْنَ فِى النَّارِ وَافْتَرَقَتِ النَّصَارٰى عَلٰى ثِنْتَيْنِ وَ سَبْعِيْنَ فِرْقَةً فَاِحْدٰى وَ سَبْعُوْنَ فِى النَّارِ وَاحِدَةٌ فِى الْجَنَّةِ وَالَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَتَفْتَرِقَنَّ اُمَّتِىْ عَلٰى ثَلَاثٍ وَ سَبْعِيْنَ فِرْقَةً وَاحِدَةٌ فِى الْجَنَّةِ وَ ثِنْتَانِ وَ سَبْعُوْنَ فِى النَّارِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ هُمْ قَالَ الْجَمَاعَةُ۔

۳۹۹۲: حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہود کے اکہتر فرقے ہوئے ان میں سے ایک جنتی ہے اور ستر دوزخ میں جائیں گے اور نصاریٰ کے بہتر فرقے ہوئے ان میں سے اکہتر دوزخی ہیں اور ایک جنتی۔ قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے میری امت تہتر فرقے ہو جائے گی۔ ان میں سے ایک جنتی ہے اور ۷۲ دوزخ میں جائیں گے۔ لوگوں نے عرض کیا وہ جنتی فرقہ کون سا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جماعت۔

تشریح ✿ یعنی اہل سنت اور جماعت جنہوں نے حدیث اور قرآن کو نہیں چھوڑا اس وجہ سے اہل سنت ہوئے اور جماعت مسلمین کے ساتھ رہے تھے یعنی امام برحق جناب علی مرتضیٰ کے اور ان پر خروج نہیں کیا اور ان کی اطاعت سے منہ موڑ کر اپنا گروہ الگ قائم نہیں کیا جیسے خوارج اور روافض اور تمام فرق ضالہ نے کیا۔

۳۹۹۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو و ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ افْتَرَقَتْ عَلٰى اِحْدٰى وَ سَبْعِيْنَ فِرْقَةً وَ اِنَّ اُمَّتِىْ سَتَفْتَرِقُ عَلٰى ثِنْتَيْنِ وَ سَبْعِيْنَ فِرْقَةً كُلُّهَا فِى النَّارِ اِلَّا وَاحِدَةً وَ هِىَ الْجَمَاعَةُ۔

۳۹۹۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک بنی اسرائیل اکہتر فرقے ہو گئے اور میری امت بہتر فرقے ہو جائے گی سب دوزخی ہیں سوا ایک فرقہ کے (جو بہتر کے سوا ہے تو کل ۷۳ فرقے ہوئے۔ جیسے اگلی روایت میں ہے) وہ جماعت کا فرقہ ہے۔

تشریح ✿ جس نے مسلمانوں کی جماعت اور امام وقت کو نہیں چھوڑا اور ہر زمانہ میں امام اور خلیفہ وقت کے ساتھ رہے اور کافروں پر جہاد کیا یہ مضمون کسی پر صادق نہیں آتا سوائے اہل سنت اور جماعت کے فرقہ کے معلوم ہوا کہ وہی ناجی ہے۔

۳۹۹۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيْدُ ابْنُ هَارُوْنَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو و عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَتَّبِعُنَّ سُنَّةَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ

۳۹۹۴: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ نے فرمایا: بے شک تم لوگ اگلے لوگوں کی راہ پر چلو گے باع باع اور شبر شبر یہاں تک کہ وہ اگر سوسمار (گو[illegible] سوراخ میں گھسے ہوں گے تو تم بھی گھسو گے (حالانکہ گوہ کا [illegible] خ نہایت تنگ ہوتا ہے اور

Marfat.com

بَاعًا بِبَاعٍ وَ ذِرَاعًا بِذِرَاعٍ وَ شِبْرًا بِشِبْرٍ حَتّٰی لَوْ دَخَلُوْا فِیْ جُحْرِ ضَبٍّ لَدَخَلْتُمْ فِیْهِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْیَهُوْدُ وَالنَّصَارٰی ؟ قَالَ فَمَنْ اِذًا؟

اس میں آدمی گھس نہیں سکتا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اگلے لوگوں سے یہود اور نصاریٰ مراد ہیں۔ آپ نے فرمایا: اور کون۔

تشریح ✿ یعنی قدم بہ قدم باع کہتے ہیں دونوں کو نصبائی کو: ورز ذراع اور ہاتھ اور شبر بالشت۔

یہود اور نصاریٰ نے یہ کہا تھا کہ تورات اور انجیل کو چھوڑ کر اپنے مولویوں اور درویشوں کی پیروی میں غرق ہو گئے تھے اور اسی کو دین و ایمان جانتے تھے مسلمانوں نے بھی ایسا ہی کیا قرآن و حدیث کا پڑھنا اور پڑھانا اور ان پر عمل کرنا اور کرانا بالکل چھوڑ دیا اور قرآن و حدیث کے بدل دوسرے ملاؤں کی کتابیں ایسی رائج اور مشہور ہو گئیں کہ سارے مسلمان تقریباً انہی کتابوں پر چلنے لگے الا ما شاء اللہ ایک طائفہ قلیل اہل حدیث کا شکر اللہ سعیہم کہ ہر زمانہ میں قرآن و حدیث پر قائم رہا اور آرائے فاسدہ اور اقیسہ کاسدہ کی طرف کبھی انہوں نے توجہ نہ کی اور ہمیشہ یہ مسلمان مقلدین یہود و نصاریٰ اس طائفہ کے دشمن اور مخالف رہے لیکن ان کی عداوت سے کبھی بھی ضرر نہ ہو سکا اور قیامت تک یہ طائفہ قائم رہے گا یہاں تک کہ امام مہدی علیہ السلام سے مل جائے گا الحمد للہ علی احسانہ۔

۱۸ : بَابُ فِتْنَةِ الْمَالِ

باب: مال کا فتنہ

۳۹۹۵: حَدَّثَنَا عِیْسٰی بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِیُّ اَنْبَاَنَا اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِیْدٍ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ عَیَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِیْدٍ الْخُدْرِیَّ یَقُوْلُ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا اَخْشٰی عَلَیْکُمْ اَیُّهَا النَّاسُ اِلَّا مَا یُخْرِجُ اللّٰهُ لَکُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْیَا فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیَاْتِیْ الْخَیْرُ بِالشَّرِّ فَسَکَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ کَیْفَ قُلْتَ وَ هَلْ یَاْتِی الْخَیْرُ بِالشَّرِ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْخَیْرَ لَا یَاْتِیْ اِلَّا بِخَیْرٍ اَوْ خَیْرٌ هُوَ اَنَّ کُلَّ مَا یُنْبِتُ الرَّبِیْعُ یَقْتُلُ حَبَطًا اَوْ یُلِمُّ اِلَّا آکِلَةَ الْخَضِرَ اَکَلَتْ حَتّٰی اِذَا امْتَلَاَتْ(اهْتَدَدَتْ) خَاصِرَ تَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ فَثَلَطَتْ وَ بَالَتْ ثُمَّ اجْتَرَّتْ فَعَادَتْ فَاَکَلَتْ فَمَنْ یَاْخُذُ مَا لًا بِحَقِّهٖ یُبَارَکُ لَهٗ وَ مَنْ یَاْخُذُ مَالًا بِغَیْرِ حَقِّهٖ فَمَثَلُهٗ کَمَثَلِ الَّذِیْ یَاْکُلُ وَ لَا یَشْبَعُ۔

۳۹۹۵: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور لوگوں کو خطبہ سنایا تو فرمایا: قسم ہے خدا کی اے لوگو میں تمہارے اوپر کسی چیز سے نہیں ڈرتا مگر دنیا کی کثرت سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا مال و دولت (جو خیر ہے) برائی پیدا کرے گا۔ یہ سن کر آپ ﷺ ایک ساعت تک خاموش ہو رہے پھر فرمایا: تو نے کیا کہا وہ بولا میں نے یہ کہا خیر (یعنی مال و دولت) سے شر پیدا ہوگا۔ آپ نے فرمایا: جو خیر ہے (یعنی کہ درحقیقت بھلائی ہے) اس سے تو خیر ہی پیدا ہوتی ہے (مگر جب کوئی خیر میں اسراف کر لے اور حد سے تجاوز کرے تو اس سے ضرر پیدا ہوتا ہے یہ ضرر اس کے اسراف سے ہوتا ہے نہ خیر سے) دیکھو یہ خیر نہیں۔ برسات جو اگاتی ہے لیکن وہ مار ڈالتی ہے (جانور کو) پیٹ پھیلا کر یا تخمہ بدہضمی کرا کر یا مرنے کے قریب کر دیتی ہے (جب جانور اس کو زیادہ کھا لیتا ہے) مگر جو جانور خضر کھاتا ہے (خضر ایک قسم کا چارہ ہے جو عمدہ نہیں ہوتا اور جانور اس کو کم کھاتے ہیں) وہ اس کو کھاتا ہے۔ جب اس کی کھوکھیں (پیٹ کے دونوں جانب) بھر جاتی ہیں تو سورج کے سامنے جاتا ہے اور پتلا پائخانہ کرتا ہے اور پیشاب کرتا ہے اور جگالی کرتا ہے (جو کھایا ہے اس کو ہضم کرتا ہے) جب وہ ہضم ہو جاتا ہے تو دوبارہ آتا ہے

Marfat.com

اور کھاتا ہے اسی طرح جو کوئی مال اپنے حق کے موافق (حلال طور سے) لے گا اس کو برکت ہوگی اس میں اور جو کوئی ناحق لے گا (مثلاً رشوت اور سود سے) ظلم اور جبر سے چوری اور خیانت سے ناجائز بیع اور شرا سے) اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی کھائے اور سیر نہ ہو۔

تشریح ❁ بلکہ اس کو جوع البقر کی طرح عارضہ ہو جائے کہ جتنا مال زیادہ ہو جائے اتنا ہی حرص بڑھتی جائے گی حلال اور حرام چھوڑ دے یہ ایک بلا ہے اسی طرح مال جمع کرنے والا ضرور تباہ ہوگا اور یہ تباہی مال کی وجہ سے نہیں ہے جو خیر ہے بلکہ اس کی حرص اور طمع اور ناجائز کارروائی کی وجہ سے ہے جیسے ربیع کا چارہ جانور کے لئے بہت عمدہ ہوتا ہے لیکن جو جانور حرص سے اس کو زیادہ کھالیتا ہے وہ پیٹ پھول کر مر جاتا ہے یا مرنے کے قریب ہو جاتا ہے پس چارے کا اس میں کوئی قصور نہیں یہ آفت اس کے زیادہ کھانے کی وجہ سے آتی ہے دنیا کا بھی یہی حال ہے جو لوگ حرص وطمع میں آ کر ہر طرح سے مال جوڑتے ہیں رشوت اور ظلم سے بھی پرہیز نہیں کرتے نہ چوری اور خیانت سے تو ان کو برکت نہیں ہوتی بلکہ وہ سارا مال تلف ہو جاتا ہے اور جہاں سے آیا تھا وہیں چلا جاتا ہے۔

مال حرام بود بجائے حرام رفت

اور جس نے اس طرح سے کمایا تھا وہ محتاج پھرتا ہے خسر الدنیا والآخرہ نہ مال سے نفع اٹھایا کہ دنیا ہی کا مزہ لوٹ لیتا نہ وہ باقی رہا بلکہ اس کا وبال اور گناہ ہمیشہ کے لئے نامہ اعمال میں باقی رہا اکثر ایسے حرام کا مال جوڑنے والے جب مرجاتے ہیں تو ان کی آل اور اولاد تباہ ہو جاتی ہے اور وہ مال ان کو نہیں ملتا دوسرے مفت خور اس کو کھا جاتے ہیں اس کی نظیریں میں نے بچشم خود متعدد بار دیکھی ہیں اور نہایت افسوس ہوا ہے برخلاف اس کے جو لوگ حلال سے مال کماتے ہیں اور حلال پر قناعت رکھتے ہیں وہ جینے تک بے خوف اور خطر رہتے ہیں اور اور ان کی عزت وآبرو کو کبھی بٹا نہیں لگتا اور جب مرجاتے ہیں تو ان کا مال کبھی تلف نہیں ہوتا ان کی آل اولاد اقارب کے کام میں آتا ہے اور مرنے کے بعد بھی لوگ ان کا نام بڑی عزت سے لیتے ہیں غرض جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں فرمایا وہ نہایت صحیح اور درست ہے اور فقرائے صوفیہ نے ہمیشہ مال اور دولت سے پرہیز کیا الا بعضوں نے جن کو اس کا منتر معلوم تھا مال کو حاصل کیا اور انہوں نے کہا کہ مال سانپ کی طرح ہے جو سانپ کا منتر جانتا ہے اس کو سانپ کے قریب رہنا ضرر نہیں کرتا اور ہر حال میں فقیر صابر کا درجہ ان کے نزدیک غنی شاکر سے زیادہ ہے۔

۳۹۹۶: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادِ الْمِصْرِيُّ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَنْبَاَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ بَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ حَدَّثَهٗ اَنَّ يَزِيْدَ ابْنَ رَبَاحٍ حَدَّثَهٗ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا فُتِحَتْ عَلَيْكُمْ خَزَائِنُ فَارِسَ وَ الرُّوْمِ اَيُّ قَوْمٍ اَنْتُمْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ تَقُوْلُ كَمَا اَمَرَنَا اللّٰهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ غَيْرَ ذَالِكَ تَتَنَافَسُوْنَ ثُمَّ تَتَحَاسَدُوْنَ ثُمَّ تَتَدَابَرُوْنَ ثُمَّ تَتَبَاغَضُوْنَ اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ ثُمَّ تَنْطَلِقُوْنَ فِيْ مَسَاكِيْنِ الْمُهَاجِرِيْنَ

۳۹۹۶: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جب فارس اور روم کے خزانے تم فتح کر لو گے اس وقت تم کون لوگ ہو گے (یعنی کیا کہو گے) عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا ہم وہی کہیں گے جو اللہ تعالیٰ نے ہم کو حکم کیا آنحضرتؐ نے فرمایا: اور کچھ نہیں کہتے ایک دوسرے کے مال میں رغبت کرو گے پھر ایک دوسرے سے حسد کرو گے۔ پھر ایک دوسرے کی طرف پیٹھ موڑو گے پھر ایک دوسرے سے بغض رکھو گے یا ایسا ہی کچھ [illegible] اس کے بعد مسکین مہاجرین کے پاس جاؤ گے (اور ان کے [illegible] ت مارو گے ان کے مال لے لو

Marfat.com

فَتَجْعَلُوْنَ بَعْضَهُمْ عَلٰى رِقَابِ بَعْضٍ۔

گے) پھران کا بوجھ انہی پر رکھو گے۔

تشریح ❁ یہ باتیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی فتنہ میں واقع ہوئیں اور یہ جو اخیر حدیث میں ہے کہ تم مسکین مہاجرین کے پاس جاؤ گے ان سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے یزید کے زمانہ میں فقراء مہاجرین کو لوٹا اور قتل کیا اور ان کے گھر تباہ کئے۔

۳۹۹۷ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى الْمِصْرِيُّ اَخْبَرَنِىْ ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اَخْبَرَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَ هُوَ حَلِيْفُ بَنِىْ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَاَنَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ اِلَى الْبَحْرَيْنِ يَاْتِىْ بِجِزْيَتِهَا وَ كَانَ النَّبِىُّ ﷺ هُوَ صَالَحَ اَهْلَ الْبَحْرَيْنِ وَ اَمَّرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ فَقَدِمَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْاَنْصَارُ بِقُدُوْمِ اَبِىْ عُبَيْدَةَ اَفَوْا صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ انْصَرَفَ فَتَعَرَّضُوْا لَهٗ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ رَاٰهُمْ ثُمَّ قَالَ اَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ اَنَّ اَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَىْءٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ قَالُوْا اَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَبْشِرُوْا وَ اَمِّلُوْا مَا يَسُرُّوْكُمْ فَوَاللّٰهِ مَا الْفَقْرَ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنِّىْ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تَبْسَطُ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ وَ لٰكِنِّىْ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تَبْسُطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا فَتُهْلِكَكُمْ كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ۔

۳۹۹۷: حضرت عمرو بن عوفؓ سے روایت ہے جو حلیف تھے بنی عامر بن لوئی کے اور وہ جنگ بدر میں آنحضرتؐ کے ساتھ شریک تھے کہ آنحضرتؐ نے ابوعبیدہ بن جراح کو بحرین کی طرف بھیجا (وہ ایک شہر ہے بصرے اور عمان کے درمیان) وہاں کا محصول لے آنے کے لیے اور آنحضرت ﷺ نے بحرین والوں سے صلح کر لی تھی اور ان پر علاء بن حضرمی کو حاکم کیا تھا۔ خیر ابوعبیدہ بحرین کا مال لے کر آئے اور انصار نے ان کے آنے کی خبر سنی تو سب کے سب فجر کی نماز میں آنحضرت ﷺ سے ملے آپ جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوٹے راہ میں یہ لوگ سامنے آ گئے۔ آپؐ نے ان کو دیکھ کر تبسم فرمایا اور فرمایا میں سمجھتا ہوں تم نے یہ سنا کہ ابوعبیدہ بحرین سے کچھ لے کر آئے ہیں (اور چونکہ اس زمانہ میں لوگ نادار تھے لہٰذا اس امید سے کہ کچھ مال ملے گا یہ سب اکٹھے ہوئے) ان لوگوں نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ۔ آپؐ نے فرمایا: خوش ہو جاؤ اور امید رکھو اس امر کی جس سے خوش ہو گے کیونکہ قسم خدا کی میں تم پر مفلسی سے نہیں ڈرتا (بلکہ میرے بعد بہت ملک فتح ہوں گے اور تم کو بہت دولت ملے گی) لیکن میں اس سے ڈرتا ہوں کہ کہیں دنیا تم پر کشادہ نہ ہو جائے جیسے اگلے لوگوں پر کشادہ ہوئی تھی آخر انہوں نے رشک کیا اس کے لئے تم بھی ان کی طرح رشک کرنے لگو ایک دوسرے کا اور وہ تم کو تباہ کر دے گا جیسے اگلے لوگوں کو تباہ کر دیا تھا۔

تشریح ❁ کہ دنیا میں غرق ہو کر خدا کو بھول گئے اور معاصی میں مبتلا ہوئے آپ کے بعد ایسا ہی ہوا یزید نے دنیا کے طمع سے جناب امام حسینؓ کو شہید کرایا اور عمر بن سعد نے رے کی حکومت نہ چھوڑی اور جناب امام سے لڑنا قبول کیا اللہ تعالیٰ دنیا کے شر سے بچائے۔

Marfat.com

۱۹:بَابُ فِتْنَةِ النِّسَاءِ

باب عورتوں کا فتنہ

۳۹۹۸:حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالِ الصَّوَّافُ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ح وَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارِكِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا اَدَعُ بَعْدِی فِتْنَةً اَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَآءِ۔

۳۹۹۸:حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اپنے بعد کوئی فتنہ مردوں پر عورتوں سے زیادہ نہیں پاتا۔

تشریح ❁ یعنی عورتوں کی وجہ سے اکثر خرابی پیدا ہوگی لوگ ان کے عشق ومحبت میں گرفتار ہوکر شرع کے خلاف بہت سے کام کریں گے۔

۳۹۹۹:حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَ عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ مُصْعَبٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ صَبَاحٍ اِلَّا وَ مَلَكَانِ يُنَادِيَانِ وَيْلٌ لِلرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ وَ وَيْلٌ لِلنِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ۔

۳۹۹۹:حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب صبح ہوتی ہے تو دو فرشتے ندا کرتے ہیں خرابی ہے مردوں کے لئے عورتوں کی وجہ سے اور خرابی ہے عورتوں کے لئے مردوں کی وجہ سے اس کی سند میں خارجہ بن مصعب ضعیف ہے)

۴۰۰۰:حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى اللَّيْثِیُّ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جَدْعَانَ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ خَطِيْبًا فَكَانَ فِيْمَا قَالَ اِنَّ الدُّنْيَا خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ۔ وَ اِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيْهَا فَنَاظِرٌ كَيْفَ تَعْلَمُوْنَ اَلَا فَاتَّقُوْا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ۔

۴۰۰۰: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبے کے لئے کھڑے ہوئے تو اس خطبے میں یہ بھی فرمایا کہ دنیا سبز رنگ یعنی تروتازہ اور شیریں معلوم ہوتی ہے (نظر میں) اور اللہ تعالیٰ تم کو دنیا کا حاکم کرنے والا ہے پھر دیکھے گا تم کیسے عمل کرتے ہو۔ آگاہ رہو بچو دنیا سے اور بچو عورتوں سے۔

۴۰۰۱:حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَ عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ مُوْسَى ابْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ دَخَلَتْ اِمْرَاَةٌ مِنْ مُزَيْنَةَ تَرْفُلُ فِیْ زِيْنَةٍ لَهَا فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنْهَوْا نِسَاءَكُمْ عَنْ لُبْسِ الزِّيْنَةِ وَ لْتَبْخْتَرِ فِی الْمَسْجِدِ فَاِنَّ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ لَمْ يُلْعَنُوْا حَتّٰى لَبِسَ نِسَاؤُهُمُ الزِّيْنَةَ وَ تَبَخْتَرْنَ فِی الْمَسَاجِدِ۔

۴۰۰۱: ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ایک عورت آئی مزینہ کی اور بڑے ناز سے زینت کئے ہوئے مسجد میں داخل ہوئی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اے لوگو اپنی عورتوں کو منع کرو زینت کا لباس پہن کر اور ناز کا لباس پہن کر اور ناز کے ساتھ مسجد میں آنے سے اس لئے کہ بنی اسرائیل پر لعنت نہیں ہوئی یعنی اللہ کا غصہ ان پر نہیں اترا یہاں تک کہ ان کی عورتوں نے بناؤ کیا اور مسجدوں میں ناز سے داخل ہونے لگیں۔

Marfat.com

تشریح ۞ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کے موافق مسلمانوں کو بہت دنیا دی اور مشرق اور مغرب کا ان کو حاکم کر دیا اور مدت دراز تک ان کی حکومت قائم رہی جب انہوں نے بھی اگلے لوگوں کی طرح بے اعتدالی ظلم کجروی اختیار کی تو پھر ان سے چھین لی آج کل نصاریٰ کی بہار ہے ان کو تمام دنیا کی حکومت اور دولت مل رہی ہے ان کی معیاد کب تک ہے۔

۴۰۰۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مَوْلٰى اَبِیْ رُهْمٍ (وَاسْمُهٗ عُبَيْدٌ) اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَقِیَ امْرَاَةً مُتَطَيِّبَةً تُرِيْدُ الْمَسْجِدَ فَقَالَ يَا اَمَةَ الْجَبَّارِ اَيْنَ تُرِيْدِيْنَ قَالَتِ الْمَسْجِدَ قَالَ وَلَهٗ تَطَيَّبْتِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَيُّمَا امْرَاَةٍ تَطَيَّبَتْ ثُمَّ خَرَجَتْ اِلَى الْمَسْجِدِ لَمْ تُقْبَلْ لَهَا صَلَاةٌ حَتّٰى تَغْتَسِلَ۔

۴۰۰۲: حضرت ابو رہم کے مولیٰ (غلام آزاد) سے جس کا نام عبید ہے روایت ہے کہ ابو ہریرہؓ نے ایک عورت کو مسجد میں جاتے دیکھا خوشبو لگائے ہوئے تھی۔ انہوں نے کہا اے خدا کی لونڈی تو کہاں جاتی ہے وہ بولی مسجد میں ابو ہریرہؓ نے کہا تو نے خوشبو لگائی ہے۔ وہ بولی ہاں۔ ابو ہریرہؓ نے کہا میں نے جناب آنحضرتؐ سے سنا آپ فرماتے تھے جس عورت نے عطر لگایا اور مسجد میں گئی اس کی نماز نہ ہوگی یہاں تک کہ وہ غسل کرے (یعنی خوشبو کو دھوڈالے اپنے بدن اور کپڑے پر سے)

تشریح ۞ اب تک نصاریٰ کا یہی حال ہے ان کی عورتیں گرجوں میں عمدہ عمدہ عطر لگا کر اور خوب بناؤ سنگار کر کے عمدہ عمدہ لباس کے ساتھ بڑے ناز و انداز سے آتی ہیں اور صدہا فساق و فجار ان کی قوم کے اور نیز دوسری قوموں کے بھی عورتوں کو گھورنے کے لئے گرجا میں جاتے ہیں نہ نماز سے غرض ہے نہ دعا سے اور مسلمانوں میں چونکہ اکثر عورتیں پردے میں رہتی ہیں اس وجہ سے ایسے موقع مسجدوں میں تو کم ملتے ہیں مگر میلوں ٹھیلوں اور بزرگوں کے عرسوں میں اکثر مسلمانوں کی عورتیں بناؤ سنگار کر کے جاتی ہیں اور پردے ہی کے اندر سے اپنا جوبن دکھاتی ہیں اور ان کے مرد جو دیوث سے کم نہیں ہیں اور عورتوں کو ایسے برے کام سے نہیں روکتے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو بناؤ سنگار کر کے مسجدوں میں آنے سے منع کیا جہاں خدا کی عبادت کی جاتی ہے تو بازار میں جائیں تو درست ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کے عہد مبارک میں یہ شائع تھا اور بعضوں نے اس زمانہ میں مطلقاً عورتوں کو باہر نکلنا منع کر رکھا ہے بوجہ فتنہ کے اور بعضوں نے بوڑھی عورتوں کے لئے جائز رکھا ہے واللہ اعلم۔

۴۰۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ وَاَكْثِرْنَ مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ فَاِنِّیْ رَاَيْتُكُنَّ اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ ۔ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِنْهُنَّ جَزْلَةٌ وَ مَا لَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ قَالَ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَ تَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ مَا رَاَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَ دِيْنٍ اَغْلَبَ لِذِیْ لُبٍّ مِنْكُنَّ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ

۴۰۰۳: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ نے فرمایا: اے عورتو تم صدقہ دیا کرو اور استغفار بہت کیا کرو اس لئے کہ دوزخ میں میں نے عورتیں زیادہ دیکھیں۔ ایک عورت جوان میں سے ہٹی کٹی تھی بولی یا رسول اللہ ﷺ ہمارا کیا قصور ہے جو ہم دوزخ میں زیادہ ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: تم لعنت بہت کرتی ہو (بات بات میں کہتی ہو خدا کی پھٹکار پڑے مٹی پڑے) اور خاوند کی ناشکری کرتی ہو اور میں نے تو عقل اور دین کے نقصان کے ساتھ تم سے زیادہ عقل مند آدمی کی عقل کھونے والا نہیں دیکھا وہ عورت بولی یا رسول اللہ ہمارے عقل اور دین میں کیا

Marfat.com

مَا نُقْصَانُ الْعَقْلِ وَالَّذِيْنِ قَالَ اَمَّا نُقْصَانَ الْعَقْلِ فَشَهَادَةُ امْرَاَتَيْنِ تَعْدِلُ شَهَادَةَ رَجُلٍ فَهٰذَا مِنْ نُقْصَانِ الْعَقْلِ وَ تَمْكُثُ اللَّيَالِيْ مَا تُصَلِّيْ وَ تُفْطِرُ فِيْ رَمَضَانَ فَهٰذَا مِنْ نُّقْصَانِ الدِّيْنِ۔

نقصان ہے۔آپؐ نے فرمایا: عقل کا تو نقصان یہ ہے کہ دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہے اور تم میں سے ایک عورت کئی راتیں گزارتی ہے (حیض میں) نہ نماز پڑھتی ہے نہ روزہ رکھتی ہے رمضان میں یہ دین کا نقصان ہے۔

۲۰ : بَابُ الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ

باب: امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا بیان (یعنی اچھی بات کرنے بری بات نہ کرنے کا حکم)

۴۰۰۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مُرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ، قَبْلَ اَنْ تَدْعُوْا فَلَا يُسْتَجَابَ لَكُمْ۔

۴۰۰۴: اُم المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا آپؐ فرماتے تھے معروف کا یعنی اچھی بات کا حکم کرو اور منکر یعنی بری بات سے منع کرو اس سے پہلے تم دعا کرو اور تمہاری دعا قبول نہ کی جائے۔

۴۰۰۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَ اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ ابْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ، قَالَ قَامَ اَبُوْ بَكْرٍ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ : ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾ [المائدة: ۱۰۵] وَ اِنَّا سَمِعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَاَوُا الْمُنْكَرَ لَا يُغَيِّرُوْنَهٗ اَوْشَكَ اَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابِهٖ۔

قَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ مَرَّةً اُخْرٰى فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ۔

۴۰۰۵: حضرت قیس بن ابی حازم سے روایت ہے کہ ابوبکر کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی تعریف اس کی ثنا کی پھر کہا اے لوگو تم یہ آیت پڑھتے ہو: اے ایمان والو! اپنے نفسوں کی فکر کرو اور تم کو دوسرے شخص کی گمراہی ضرر نہ کرے گی جب تم ہدایت پر ہو اور ہم نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب لوگ کوئی بری بات دیکھیں پھر اس کو موقوف نہ کرا دیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر عام عذاب اتارے۔

تشریح ❁ کہ اچھے برے سب اس میں گرفتار ہو جائیں اور آیت ان لوگوں کے باب میں اتری ہے جنہوں نے امر بالمعروف کیا تھا لیکن اس کا اثر نہیں ہوا جب کوئی بری بات سے منع کر دے تو اس نے اپنا حق ادا کر دیا اب بری بات کرنے والے پر وبال پڑے گا اس پر کچھ اثر نہ ہوگا۔

۴۰۰۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيْمَةَ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ لَمَّا وَقَعَ

۴۰۰۶: حضرت ابوعبیدہؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بنی اسرا[illegible] آفت آئی تو ان کا یہ حال تھا کہ ایک شخص اپنے بھائی کو گنا[illegible] یکھتا اور اس کو منع کرتا لیکن

Marfat.com

فِيْهِمُ النَّقْصُ كَانَ الرَّجُلُ يُرَى اَخَاهُ عَلَى الذَّنْبِ فَيَنْهَاهُ عَنْهُ فَاِذَا كَانَ الْغَدُ ، لَمْ يَمْنَعْهُ مَا رَاَى مِنْهُ اَنْ يَكُوْنَ اَكِيْلَهٗ وَشَرِيْبَهٗ وَ خَلِيْطَهٗ فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ بَعْضٍ وَ نَزَلَ فِيْهِمُ الْقُرْاٰنُ فَقَالَ ﴿لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ﴾ حَتّٰى بَلَغَ ﴿وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَ مَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَاءَ وَ لٰكِنَّ كَثِيْرًا مِنْهُمْ فٰسِقُوْنَ﴾ [المائدة:٧٨- ٨١]

دوسرے دن پھر اس کے ساتھ کھاتا پیتا مل جل کر رہتا اور گناہ کی وجہ سے اس سے نفرت اور ترک ملاقات نہ کرتا) آخر اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو مار دیا ایک کے دل کو دوسرے کے دل سے اور انہی کی شان میں یہ آیت اتری: لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيلَ اخیر فَاسِقُوْن راوی نے کہا یہ فرما کر بیٹھ گئے (تکیہ سے الگ ہو کر) اور فرمایا تم عذاب سے نہیں بچ سکتے یہاں تک کہ ظالم کا ہاتھ پکڑ کر اس کو مجبور نہ کرو انصاف کرنے پر۔

قَالَ وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ وَ قَالَ لَا حَتّٰى تَاْخُذُوْا عَلٰى يَدِ الظَّالِمِ فَتَاْطِرُوْهُ عَلَى الْحَقِّ اَطْرًا۔

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں ابوعبیدہ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ اَمْلَاهُ عَلَيَّ ثَنَا حُمَيْدُ بْنُ اَبِي الْوَضَّاحِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيْمَةَ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

تشریح ❁ اگر بادشاہ یا امام ظالم ہو تو سب رعایا کو لازم ہے کہ جمع ہو کر اس کو ظلم سے باز رکھیں اور مجبور کریں عدل و انصاف اور اتباع شرع پر اگر وہ کسی طرح نہ مانے تو اس کو تخت سے اتار دیں اور دوسرے کسی متقی اور عادل کو امام بنائیں اگر رعایا ایسا نہ کرے اور اپنے بادشاہ کو ظلم کرنے دے جیسے اس زمانہ میں مسلمانوں نے اختیار کیا۔ ہے کہ بادشاہ کے نام سے کانپتے ہیں اور چپ ہو رہے ہیں تو بہت جلد وہ سلطنت تباہ ہوگی اور بادشاہ اور رعیت دونوں ہلاک ہوں گے اور غیر قوم ان پر مسلط ہوگی جو ان کو ذلیل اور خوار کرے گی ہندوستان میں ایسا ہی ہوا۔

٤٠٠٧: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ ابْنُ مُوْسٰى اَنْبَاَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جَدْعَانَ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ اِلْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ خَطِيْبًا فَكَانَ فِيْمَا قَالَ اَلَا لَا يَمْنَعَنَّ رَجُلًا هَيْبَةُ النَّاسِ اَنْ يَقُوْلَ بِحَقٍّ اِذَا عَلِمَهٗ۔

قَالَ فَبَكٰى اَبُوْ سَعِيْدٍ وَ قَالَ قَدْ وَاللّٰهِ رَاَيْنَا اَشْيَاءَ فَهِبْنَا۔

٤٠٠٧: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے تو خطبہ میں فرمایا آگاہ رہو کسی آدمی کو حق کہنے سے لوگوں کی ہیبت نہ ہونا چاہئے۔ جب وہ حق کو جانتا ہو یہ حدیث بیان کر کے ابوسعید روئے اور کہنے لگے قسم خدا کی ہم نے تو کئی چیزیں (شرع کے خلاف) دیکھیں لیکن ہم کو ہیبت آ گئی۔

تشریح ❁ اور ان کو منع نہ کر سکے جب جان یا مال کے تلف کا اندیشہ ہو تو اس وقت یہ حکم بطور فضیلت کے ہے نہ وجوب کے کیونکہ اجماع ہے کہ ایسی حالت میں امر بالمعروف کا وجوب ساقط ہو جاتا ہے بلکہ کلمہ کفر بھی زبان سے نکلنا جائز ہے ایسی حالت

Marfat.com

میں لیکن افضل یہی ہے کہ جان کی پرواہ نہ کرے اور حق بات کہہ دے دوسری حدیث میں ہے کہ افضل جہاد ہے ظالم بادشاہ کے سامنے حق بات کہنا۔

۴۰۰۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِى الْبَخْتَرِيِّ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْقِرْ اَحَدُكُمْ نَفْسَهٗ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَحْقِرُ اَحَدُكُمْ نَفْسَهٗ قَالُوْا يَرَى اَمْرًا لِلّٰهِ عَلَيْهِ فِيْهِ مُقَالٌ ثُمَّ لَا يَقُوْلُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَقُوْلَ فِىْ كَذَا وَكَذَا فَيَقُوْلُ خَشْيَةُ النَّاسِ فَيَقُوْلُ فَاِيَّاىَ كُنْتَ اَحَقَّ اَنْ تَخْشٰى۔

۴۰۰۸: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: کوئی تم میں سے اپنے تئیں حقیر نہ کرے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم میں سے کوئی اپنے تئیں کیونکر حقیر کرے گا آپؐ نے فرمایا: اس طرح کہ اللہ کا حکم جانتا ہو' ایک معاملہ اور بیان نہ کرے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس سے کہے گا تو نے فلاں معاملہ میں کیوں نہیں کہا وہ کہے گا لوگوں کے ڈر سے پروردگار فرمائے گا تجھ کو مجھ سے زیادہ ڈرنا تھا (نہ لوگوں سے)

۴۰۰۹: حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِىْ هُمْ اَعَزُّ مِنْهُمْ وَ اَمْنَعُ لَا يُغَيَّرُوْنَ اِلَّا عَمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ۔

۴۰۰۹: حضرت جریر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جن لوگوں میں گناہ کے کام کئے جاتے ہوں اور گناہ کرنے والوں سے نہ گناہ کرنے والے زیادہ زوردار ہوں زیادہ عزت والے لیکن وہ ان کاموں کو نہ روکیں تو اللہ تعالیٰ ان سب کو عذاب کرے گا۔

تشریح ❁ کیونکہ نہ کرنے والے قادر تھے امر بالمعروف پر انہوں نے ترک کیا اس کو لیکن جب گناہ کرنے والوں سے دوچند سے زیادہ ہوں تو اس وقت امر بالمعروف ان کے ذمہ سے ساقط ہو جائے گا۔

۴۰۱۰: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُوَيْدٍ ثَنَا يَحْيٰى ابْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا رَجَعَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُهَاجِرَةُ الْبَحْرِ قَالَ اَلَا تُحَدِّثُوْنِىْ بِاَعَاجِيْبِ مَا رَاَيْتُمْ بِاَرْضِ الْحَبَشَةِ قَالَ فِتْيَةٌ مِنْهُمْ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَيْنَا نَحْنُ جُلُوْسٌ مَرَّتْ بِنَا عَجُوْزٌ مِنْ عَجَائِزِهَا بَيْنِهِمْ تَحْمِلُ عَلٰى رَاْسِهَا قُلَّةً مِنْ مَاءٍ فَمَرَّتْ بِفَتًى مِنْهُمْ فَجَعَلَ اِحْدٰى يَدَيْهِ بَيْنَ كَتِفَيْهَا ثُمَّ دَفَعَهَا فَخَرَّتْ عَلٰى رُكْبَتَيْهَا فَانْكَسَرَتْ قُلَّتُهَا فَلَمَّا ارْتَفَعَتِ الْتَفَتَتْ اِلَيْهِ

۴۰۱۰: حضرت جابرؓ سے روایت ہے جب آنحضرت ﷺ کے پاس سمندر کے مہاجرین آئے لوٹ کر (یعنی حضرت جعفر بن ابی طالبؓ اور ان کے ہمراہی جو حبش کی طرف ہجرت کر گئے تھے) تو آپؐ نے ان سے فرمایا: تم مجھ سے وہ عجیب باتیں بیان نہیں کرتے جو حبش کے ملک میں تم نے دیکھیں۔ چند جوانوں نے ان میں سے کہا بہت خوب یا رسول اللہؐ ہم بیان کرتے ہیں۔ ایک بار ہم وہاں بیٹھے تھے۔ اتنے میں حبش کے درویشوں کی عورتوں میں سے ایک [illegible] سامنے سے گزری (یعنی راہبوں کی عورتوں میں سے) سب کہتے ہیں درویش فقیر اور

Marfat.com

فَقَالَتْ سَوْفَ تَعْلَمُ يَا غَدَرُ اِذَا وَضَعَ اللّٰهُ الْكُرْسِيَّ وَجَمَعَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَ تَكَلَّمَتِ الْاَيْدِيْ وَالْاَرْجُلُ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ فَسَوْفَ تَعْلَمُ كَيْفَ اَمْرِيْ وَاَمْرُكَ عِنْدَهٗ غَدًا۔

تارک الدنیا کو جو نصاریٰ میں ہوتے ہیں اکثر جنگل میں مکان بنا کر اکیلے رہا کرتے ہیں اور دنیا کے تمام مزوں کو چھوڑ دیتے ہیں) وہ اپنے سر پر ایک مٹکا پانی کا اٹھائے ہوئے تھیں خیر وہ ایک جوان پر سے گزری حبش کے اس جوان نے اپنا ایک ہاتھ اس بڑھیا کے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا اس کو دھکا دیا وہ گھٹنوں کے بل گر پڑی اور اس کا مٹکا ٹوٹ گیا جب گر کر اٹھی تو اس جوان کی طرف دیکھا اور کہنے لگی اے مکار تجھ کو اس کا بدلہ عنقریب ملے گا جب اللہ تعالیٰ انصاف کی کرسی پر بیٹھے گا اور اگلے اور پچھلے سب لوگوں کو جمع کر لے گا اور ہاتھ اور پاؤں نے جو کام کئے ہیں وہ اس کو بیان کریں گے اس وقت میرا اور تیرا فیصلہ ہوگا پروردگار کے پاس کل کے روز (یعنی قیامت کے دن) یہ سن کر آنحضرتؐ نے فرمایا: سچ کہا اس بڑھیا نے اور اللہ تعالیٰ کیونکر پاس کرے گا (گناہوں سے) اس امت میں سے جس میں کمزور کا انصاف نہ لیا جائے زور آور سے۔

قَالَ يَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَتْ ۔ صَدَقَتْ كَيْفَ يُقَدِّسُ اللّٰهُ اُمَّةً لَا يُؤْخَذُ لِضَعِيْفِهِمْ مِنْ شَدِيْدِهِمْ۔

۴۰۱۱: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِيْنَارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُصْعَبٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَا ثَنَا اِسْرَائِيْلُ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ حُجَادَةَ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ۔

۴۰۱۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: افضل جہاد یہ ہے کہ آدمی ظالم بادشاہ کے سامنے انصاف کی بات کہے۔

۴۰۱۲: حَدَّثَنَا رَاشِدُ بْنُ سَعِيْدٍ الرَّمْلِيُّ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ غَالِبٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ عَرَضَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ عِنْدَ الْجَمْرَةِ الْاُوْلٰى فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ فَسَكَتَ عَنْهُ فَلَمَّا رَاَى الْجَمْرَةَ الثَّانِيَةَ سَاَلَهٗ فَسَكَتَ عَنْهُ فَلَمَّا رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَضَعَ رِجْلَهٗ فِي الْغَرْزِ لِيَرْكَبَ قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ قَالَ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ ذِيْ سُلْطَانٍ جَائِرٍ۔

۴۰۱۲: حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ کے سامنے ایک شخص آیا جمرہ اولیٰ کے پاس (جو منیٰ میں ہے) اور بولا یا رسول اللہ کون سا جہاد افضل ہے؟ یہ سن کر آپ خاموش ہو رہے جب آپؐ نے دوسرے جمرہ کی رمی کی۔ اس نے یہی پوچھا۔ آپؐ خاموش ہو رہے جب آپؐ نے جمرہ عقبہ کی رمی کی تو اپنا پاؤں رکاب میں رکھا سوار ہونے کے لئے (اونٹ پر) اور فرمایا: وہ پوچھنے والا کہاں گیا وہ بولا میں حاضر ہوں یا رسول اللہ۔ آپؐ نے فرمایا: افضل جہاد یہ ہے کہ ظالم بادشاہ کے سامنے سچی بات کہی جائے اور اس کا ڈر نہ کرے۔

تشریح ❁ بڑی بے حیائی اور بے غیرتی ہے فقیر اور مسکین عورت کو ستانا اور جس قوم میں ایسے ظلم رائج ہوتے ہیں اللہ

Marfat.com

ان سے حکومت چھین لیتا ہے اگلے زمانہ میں نصاریٰ نے ایسے ظلم شروع کئے تھے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے ہاتھوں خوب ان کو پٹوایا اوران کی سلطنت چھین لی اوران سے پہلے یہودیوں نے ظلم شروع کئے تھے اللہ تعالیٰ نے رومیوں کے ہاتھوں خوب ان کو پٹوایا اوران کی سلطنت چھنوادی پھر رومیوں کوعربوں کے ہاتھوں سے پٹوایا بعداس کے مسلمانوں نے بھی ظلم وستم شروع کئے آخران کوبھی انگریز اورروسیوں کے ہاتھوں پٹوایا اوران کی سلطنت چھنوادی ہرظالم کا یہی حال ہوتا ہے خدا ظلم سے بچائے۔

۴۰۱۳: حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيبٍ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ وَ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ اَخْرَجَ مَرْوَانُ الْمِنْبَرَ فِىْ يَوْمِ عِيْدٍ فَبَدَاَ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا مَرْوَانُ ! خَالَفْتَ السُّنَّةَ اَخْرَجْتَ الْمِنْبَرَ فِىْ هٰذَا الْيَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ يُخْرَجُ وَ بَدَاْتَ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَ لَمْ يَكُنْ يُبْدَاُ بِهَا فَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ قَضٰى مَا عَلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ رَاٰى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَاسْتَطَاعَ اَنْ يُّغَيِّرَهُ بِيَدِهٖ فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَ ذَالِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ۔

۴۰۱۳: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے مروان نے عید کے دن اپنے ساتھ منبر نکالا (عیدگاہ میں اس پر کھڑے ہوکر خطبہ پڑھنے کے لئے) اور پہلے خطبہ پڑھا پھر نماز پڑھی عید کی۔ ایک شخص نے کہا اے مروان تو نے سنت کے خلاف کیا ایک تو منبر نکالا آج کے دن اوراس دن منبر نہیں نکالا جاتا تھا (بلکہ آپ کے شہر کے باہر عیدگاہ میں نماز کے بعد خطبہ سناتے بغیر منبر کے) اورتو نے خطبہ نماز سے پہلے پڑھا حالانکہ نماز پہلے پڑھی جاتی تھی پھر خطبہ ہوتا تھا۔ یہ سن کر ابوسعید خدریؓ نے کہا اس شخص نے تو اپنا حق جو اس پر تھا (امر بالمعروف کا) وہ ادا کر دیا۔ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص تم میں سے کوئی بات خلاف شرع دیکھے پھر ہاتھ سے اس کو مٹانے کی طاقت رکھتا ہوتو ہاتھ سے اس کو مٹائے (مثلاً تصویر ہوتو اس کو توڑ ڈالے اگر ہاتھ سے مٹانے کی طاقت نہ رکھتا ہوتو زبان سے کہے اگر زبان سے بھی کہنے کی طاقت نہ ہوتو دل سے اس کو برا جانے) اورنفرت کرے وہاں سے چلا جائے ان لوگوں نے جنہوں نے خلافِ شرع کام کیا ہوملاقات ترک کرلے اور یہ سب سے زیادہ ضعیف ایمان بھی ہے۔

تشریح ❁ یعنی ادنیٰ درجہ ایمان کا یہ ہے کہ برے کاموں سے اور برا کام کرنے والوں سے دل میں بیزار ہونفرت کرے اگر دل میں نفرت بھی نہ ہوتو سمجھنا چاہئے کہ ایمان بالکل رخصت ہوا اور ضعیف درجہ بھی اس کا باقی نہیں رہا اللہ رحم کرے اس زمانہ میں بہت سے مسلمان علانیہ خلاف شرع کام کرتے ہیں جیسے سود لیتے ہیں شراب پیتے ہیں داڑھی منڈاتے ہیں مونچھیں بڑھاتے ہیں نصاریٰ کی مشابہت کرتے ہیں لیکن دوسرے مسلمان جو یہ کام نہیں کرتے ان سے نفرت بھی نہیں کرتے۔

نہ ان کی ملاقات ترک کرتے ہیں بلکہ برابر ان کے ساتھ کھاتے اور پیتے ہیں اوراپنی دعوتوں میں ان کو بلاتے ہیں اورامر بالمعروف کا ادنیٰ درجہ بھی نہیں رکھتے کہ دل ہی دل سے ان سے نفرت کریں اور ایک لوگوں کا حال تھا کہ باوجود یہ کہ مروان حاکم تھا اور ظالم حاکم اورایک ذراسی سنت کی مخالفت میں انہوں نے صاف کہہ دیا کہ تو نے سنت کا خلاف کیا معلوم نہیں کہ اس زمانہ کے مسلمانوں پر اور کیا عذاب اترنے والا ہے یا للہ بچا یا اللہ بچا تو ارحم الراحمین ہے اوراب کیا عذاب مسلمانوں پر نہیں ہے ان کی دولت چھن گئی حکومت خاک میں مل گئی کافروں کے دست نگر اورمحتاج بن گئے فقر اور فاقہ کشی میں مبتلا ہیں [illegible]ے بڑے شہزادے اور امیر زادے مسلمانوں کے نصاریٰ کی خدمت گزاری کرتے ہیں اور دو دو چار چار روپیہ ماہوار کے لئے جا[illegible]تے ہیں اللہ اللہ۔

Marfat.com

۲۱ : بَابُ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ﴾ [المائدة : ۱۰۵]

۴۰۱۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا صَدَقَةُ ابْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنِيْ عُتْبَةُ بْنُ اَبِيْ حَكِيْمٍ حَدَّثَنِيْ عَمِّيْ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَارِيَةَ عَنْ اَبِيْ اُمَيَّةَ الشَّعْبَانِيِّ قَالَ اَتَيْتُ اَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ تَصْنَعُ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ قَالَ اَيَّةُ آيَةٍ ؟ قُلْتُ : ﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ﴾ قَالَ سَاَلْتُ عَنْهَا خَبِيْرًا سَاَلْتُ عَنْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَلِ ائْتَمِرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ حَتّٰى اِذَا رَاَيْتَ شَحًّا مُطَاعًا وَ هَوًى مُتَّبَعًا وَ دُنْيَا مُؤْثَرَةً وَ اِعْجَابَ كُلِّ ذِيْ رَاْيٍ بِرَايَهِ وَ رَاَيْتَ اَمْرًا لَا يَدَانِ لَكَ بِهٖ فَعَلَيْكَ خُوَيْصَةَ نَفْسِكَ فَاِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ اَيَّامَ الصَّبْرِ الصَّبْرُ فِيْهِنَّ عَلٰى مِثْلِ قَبْضٍ عَلَى الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِيْهِنَّ مِثْلُ اَجْرِ خَمْسِيْنَ رَجُلًا يَعْمَلُوْنَ بِمِثْلِ عَمَلِهٖ۔

باب: اس آیت کا بیان کہ اے ایمان والو تم اپنی فکر کرو تم کو دوسرے کی گمراہی ضرر نہ کرے گی جب تم ہدایت پر ہو

۴۰۱۴: حضرت ابوامیہ شعبانی سے روایت ہے میں ابوثعلبہ خشنیؓ کے پاس آیا اور ان سے کہا اس آیت کی نسبت تم کیا کہتے ہو۔ انہوں نے کہا کون سی آیت میں نے کہا یٰٓاَیُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ (جس کا ترجمہ اوپر گزرا) ابوثعلبہ نے کہا میں نے اس آیت کو ان سے جو خوب خبردار تھے یعنی آنحضرتؐ سے پوچھا آپؐ نے فرمایا: (اس آیت کا ظاہر مطلب جو ہے کہ امر بالمعروف کی ضرورت نہیں اس سے دھوکہ مت کھاؤ بلکہ امر بالمعروف کرو اور نہی عن المنکر کرو جہاں تک کہ جب ایسا زمانہ آئے کہ لوگ بخیلی کی اطاعت کریں اور خواہش کی پیروی کریں اور ہر شخص دنیا کو اختیار کر لے (آخرت پر) اور ہر شخص اپنی رائے اور اپنی عقل پر نازاں ہو (یعنی کتاب وسنت کو چھوڑ کر رائے اور قیاس پر جمار ہے اور تو ایسا کام (خلافِ شرع) دیکھے جس کے دفع کرنے کی تجھ کو قدرت نہ ہو پس ایسی حالت میں اپنے نفس کی خاص فکر کر اور عوام کی فکر چھوڑ دے اور تمہارے پیچھے ایسے دن آتے ہیں جو صبر کے دن ہیں اور ان دنوں میں صبر کرنا (اپنے دین پر اور کتاب وسنت پر چلنا) ایسا ہوگا جیسے انگارے کو ہاتھ میں دبانا اور جو کوئی ان دنوں میں نیک عمل کرے اس کو پچاس ایسے ہی عمل کرنے والوں کا ثواب ہوگا۔

تشریح ❁ تو آپ نے فرمایا کہ یہ آیت یعنی علیکم انفسکم اور آیتوں کے خلاف نہیں ہے جن میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا حکم ہے بلکہ یہ آیت ایک دوسرے موقع میں ہے اور وہ آیتیں اور حدیثیں اور موقع میں حاصل یہ ہے کہ جب تک آدمی کو قدرت ہو امر بالمعروف کی اور لوگ اچھی بات کو سنتے اور مانتے ہوں اور خدا کا خوف ان کے دلوں میں ہو اس وقت تک امر بالمعروف برابر کرتا رہے اور جب ایسا فساد پھیلے کہ لوگ امر بالمعروف کرنے والے کو ستانے اور ایذا دینے کے درپے ہوں اور خدا کا خوف انکے دلوں میں بالکل نہ رہا اور رات دن دنیا کا مال جمع کرنے کے طالب ہوں اور حرام حلال کی قید چھوڑ دیں اور اپنی ہوا وہوس اور خواہش نفسانی کے بندے ہوں جیسے اس زمانہ میں ہے تو اس وقت عزلت اور گوشہ نشینی اور خلوت اور اپنے نفس کی اصلاح اور عبادت اور ریاضت یہی کافی ہے نہ لوگوں سے صحبت رکھے نہ ان کی خلاف شرع باتوں میں شریک ہو۔ ؎ ہیچ آفت نہ رسد گوشہ تنہائی را۔ اس پر عمل کرنا بہتر ہے۔

یعنی جو لوگ نام کے مولوی کہلائیں وہی سب سے زیادہ فاسق اور فاجر اور رشوت خور اور موذی اور ظالم اور ناخدا ترس ہوں یہ امر اس زمانہ میں آنکھوں سے دیکھا گیا ہے کہ نام کے مولوی جو حرکتیں کرتے ہیں وہ جاہلوں سے بدتر کرتے ہیں جہاں تک کہ جاہل بھی ان کے کام دیکھ کر ہنستے ہیں اور بعوض اس کے کہ علم سے اخلاق درست ہوں ان کے لئے علم گمراہی کا

Marfat.com

باعث ہو جاتا ہے اور خدا کا ڈر ان کے دلوں سے نکل جاتا ہے اور رحم وکرم اور شفقت کا تو نام ہی نہیں رہتا اللہ سبحانہ وتعالیٰ ایسے علم سے بچائے واضلہ اللہ علی علم یہی ہے۔

۴۰۱۵: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا زَيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ الْخُزَاعِيُّ ـ ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنَا اَبُوْ مُعَيْدٍ حَفْصُ بْنُ غَيْلَانَ الرُّعَيْنِيُّ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتٰى نَتْرُكُ الْاَمْرَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ اِذَا ظَهَرَ فِيْكُمْ مَا ظَهَرَ فِى الْاُمَمِ قَبْلَكُمْ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا ظَهَرَ فِى الْاُمَمِ قَبْلَنَا قَالَ الْمُلْكُ فِىْ صِغَارِكُمْ وَالْفَاحِشَةُ فِىْ كِبَارِكُمْ وَالْعِلْمُ فِىْ رُذَالَتِكُمْ۔

قَالَ زَيْدٌ تَفْسِيْرُ مَعْنَى قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ وَالْعِلْمُ فِىْ رُذَالَتِكُمْ اِذَا كَانَ الْعِلْمُ فِى الْفُسَّاقِ۔

۴۰۱۵: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے لوگوں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا یا رسول اللہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو ہم کس وقت ترک کریں۔ آپؐ نے فرمایا: جب تم لوگوں میں وہ باتیں ظاہر ہوں جو اگلی امتوں میں ظاہر ہوئی تھیں۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ اگلی امتوں میں کون سی باتیں ظاہر ہوئی تھیں۔ آپؐ نے فرمایا: یہ کہ جو لوگ تم میں سے ذلیل ہوں ان کو حکومت ملے (بادشاہ ہو جائیں) اور جو لوگ عزت والے ہوں وہ فسق وفجور میں مبتلا ہوں اور جو لوگ کمینے اور ذلیل ہوں وہ عالم بنیں۔ زید بن یحییٰ نے کہا ذلیل اور کمینے کے عالم بننے سے یہ مراد ہے کہ فساق اور فجار عالم ہوں۔

۴۰۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جُنْدَبٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَنْبَغِىْ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ يُذِلَّ نَفْسَهٗ قَالُوْا وَ كَيْفَ يُذِلُّ نَفْسَهٗ قَالَ يَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ لِمَا لَا يُطِيْقُهٗ۔

۴۰۱۶: حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ نے فرمایا: مومن کو نہیں چاہئے کہ اپنے تئیں ذلیل کرے۔ لوگوں نے عرض کیا اپنے تئیں کیونکر ذلیل کرے گا۔ آپؐ نے فرمایا: جس بلا کے اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتا اس میں نہ پڑے۔

تشریح ❁ مثلاً ایک مقام میں امر بالمعروف کرنے سے بلا آنے کا خیال ہے جیسے جان یا مال پر صدمہ پہنچے اور اس میں اتنے صبر کی طاقت نہیں ہے تو امر بالمعروف نہ کرے اور خاموش ہو رہے البتہ اگر یہ اطمینان ہے کہ بلا پر ہم صبر کر سکیں گے تو فضیلت پر عمل کرے اور حق بات کہہ دے پھر جو صدمہ پہنچے اس کو اٹھائے۔

۴۰۱۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَبُوْ طُوَالَةَ ثَنَا نَهَارُ الْعَبْدِيُّ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ لَيَسْاَلُ الْعَبْدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يَقُوْلَ مَا مَنَعَكَ اِذَا رَاَيْتَ الْمُنْكَرَ اَنْ تُنْكِرَهٗ فَاِذَا لَقَّنَ اللّٰهُ عَبْدًا حُجَّتَهٗ قَالَ يَا رَبِّ رَجَوْتُكَ وَ فَرِقْتُ مِنَ النَّاسِ۔

۴۰۱۷: حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے بے شک قیامت کے دن اللہ بندے سے پوچھے گا اور کہے گا تو نے جب خلاف شرع بات دیکھی تو منع کیوں نہ کیا جب وہ جواب نہ دے سکا تو پھر اللہ خود اس کو جواب سکھائے گا وہ عرض کرے گا اے میرے مالک میں نے تیرے رحم سے امید رکھی (کہ تو خود اس خطا کو معاف کر دے گا اور لوگوں سے [illegible])

Marfat.com

۲۲:بَابُ الْعُقُوْبَاتِ

۴۰۱۸:حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ يُمْلِی لِلظَّالِمِ فَاِذَا اَخَذَهُ لَمْ يُفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَ كَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰی وَ هِیَ ظَالِمَةٌ﴾ [هود: ۱۰۲]

باب: گناہوں کی سزا کا بیان

۴۰۱۸: حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ مہلت دیتا ہے ظالم کو اور جب پکڑتا ہے تو پھر اس کو نہیں چھوڑتا پھر یہ آیت پڑھی۔ وَ كَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰی وَ هِیَ ظَالِمَةٌ۔

تشریح ❁ یعنی اللہ کی پکڑ ایسی ہی ہے جب کسی ظالم بستی کو پکڑتا ہے بے شک اس کی پکڑ دکھ کی ہے اور سخت ہے اور مہلت دیتا ہے ظالم کو یعنی جلد سزا نہیں دیتا اس میں دو مصلحتیں ہیں ایک یہ کہ وہ پورا ظلم کرے اور جو سزا اس کے لئے ٹھہرائی گئی ہے اس کا مستحق ہو جائے دوسرے یہ کہ شاید وہ اپنے ظلم سے توبہ کرے اور آئندہ عدل و انصاف اختیار کرے مگر یہ ہمارے علم کی نسبت ہے پروردگار کو سب معلوم ہے کہ آئندہ وہ کیا کرے گا اب اگر کوئی کہے کہ ظالم کو مہلت دینے میں خلق اللہ کی خرابی ہے وہ بندگانِ الٰہی کو تباہ اور برباد کرے گا اور ان کو ایذا دے گا پھر پروردگار جو ماں باپ سے زیادہ مہربان ہے اپنے بندوں پر وہ اس کو کیونکر جائز رکھتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ کی مصلحتیں بے شمار ہیں بندہ کو ان کا علم نہیں ہوتا اسی وجہ سے وہ اپنے ناقص فہم کے موافق بعض کاموں کو خلاف مصلحت اور نامناسب سمجھتا ہے لیکن اگر بندے کو وہ سب باتیں معلوم ہوں جو مالک کو معلوم ہیں تو جو کچھ اللہ دنیا میں کرتا ہے اسی کو عین مصلحت اور نہایت مناسب جانے مثلاً ظالم کا مخلوق پر مسلط کرنا برے اعمال کی وجہ ہوتا ہے اور کبھی اپنے بعض بندوں کو آخرت میں بڑے بڑے درجہ اور مرتبہ دینا منظور ہوتا ہے پس ان پر ظلم کراتا ہے تاکہ وہ مظلوم ہو کر ایذا اٹھائیں اور صبر کریں اور آخرت میں اس کا نیک بدلہ پائیں پس ظالم کے مسلط کرنے کی مثال بعینہٖ ایسی ہے جیسے ماں اپنے بچے کی فصد کھلواتی ہے اس کا پھوڑا چیرتی ہے اس کو کڑوی دوائی پلاتی ہے ان کاموں کو بچہ اپنے علم میں ظلم سمجھتا ہے مگر وہ عین رحم و کرم اور شفقت ہے کیونکہ آئندہ اس میں بچے کے بڑے فوائد ہیں واللہ اعلم ۔

جہاں وارداند جہاں داشتن یکی را بریدن یکے کاشتن

اور یہی وجہ ہے کہ اللہ اور عرفاء اور صوفیہ کرام کبھی انتظام عالم میں دخل نہیں دیتے اور نہ کسی بندے کا یہ کام ہے کہ اپنے مالک کے ایسے بڑے امور میں دخل در معقولات کرے البتہ اپنی ضرورت اور حاجت کو اپنے مالک سے مانگ لے اور یہی ایک غریب مسکین غلام کے لئے کافی ہے۔

۴۰۱۹:حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدِ الدِّمَشْقِیُّ سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَبُوْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِيْنَ خَمْسٌ اِذَا ابْتُلِيْتُمْ بِهِنَّ وَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ تُدْرِكُوْهُنَّ۔

۴۰۱۹: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے مہاجرین کے گروہ پانچ باتیں ہیں جب تم ان میں مبتلا ہو اور اللہ کی پناہ مانگتا ہوں میں اس سے کہ تم ان میں مبتلا ہو (اب ان پانچ باتوں کا بیان ہے) جب کسی قوم میں علانیہ فسق و فجور ہوتا ہے (جیسے زنا شراب خمر

Marfat.com

لَمْ تَظْهَرِ الْفَاحِشَةُ فِیْ قَوْمٍ قَطُّ حَتّٰی یُعْلِنُوْا بِهَا اِلَّا فَشَا فِیْهِمُ الطَّاعُوْنُ وَالْاَوْجَاعُ الَّتِیْ لَمْ تَكُنْ مَضَتْ فِیْ اَسْلَافِهِمُ الَّذِیْنَ مَضَوْا وَ لَمْ یَنْقُصُوا الْمِكْیَالَ وَالْمِیْزَانَ اِلَّا اُخِذُوْا بِالسِّنِیْنَ وَ شِدَّةِ الْمَئُوْنَةِ وَ جَوْرِ السُّلْطَانِ عَلَیْهِمْ۔

وَ لَمْ یَمْنَعُوْا زَكٰوةَ اَمْوَالِهِمْ اِلَّا مُنِعُوا الْقَطْرَ مِنَ السَّمَاءِ وَ لَوْ لَا الْبَهَائِمُ لَمْ یُمْطَرُوْا وَ لَمْ یَنْقُضُوْا عَهْدَ اللّٰهِ وَ عَهْدَ رَسُوْلِهٖ اِلَّا سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَیْرِهِمْ فَاَخَذُوْا بَعْضَ مَا فِیْ اَیْدِیْهِمْ وَ مَا لَمْ تَحْكُمْ اَئِمَّتُهُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَ یَتَخَیَّرُوْا مِمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ بَاسَهُمْ بَیْنَهُمْ۔

وغیرہ) تو ان میں طاعون آتا ہے (یعنی وبا) اور ایسی ایسی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں کہ اگلے لوگوں میں وہ بیماریاں کبھی نہیں ہوتی تھیں (اس حدیث سے مولانائے روم نے فرمایا ؎

ابر نا یداز پئے منع زکوٰۃ وز زنا خیزد وبا اندر جہات

اور جب کوئی قوم تول اور ماپ میں چوری کرتی ہے تو ان پر قحط اترتا ہے اور سخت مصیبت پڑتی ہے اور بادشاہ وقت ان پر ظلم کرتا ہے اور جب کوئی قوم اپنے مال کی زکوٰۃ نہیں دیتی تو اللہ ان پر بارش کو روک دیتا ہے اور اگر دنیا میں چارپائے (جیسے گائے بیل بکری گدھے خچر اونٹ وغیرہ) نہ ہوتے تو بالکل پانی نہ پڑتا (ان کے اعمال کی سزا سے) اور جب کوئی قوم اللہ اور اس کے رسول کا عہد توڑتی ہے (یعنی اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی حدیث شریف پر عمل کرنا چھوڑ دیتی ہے تو اللہ ان پر ایک دشمن مسلط کرتا ہے جو ان کی قوم کا نہیں ہوتا اور وہ چھین لیتا ہے بعض اس مال کو جو ان کے ہاتھ میں ہوتا ہے (یعنی اجنبی اور دوسرے ملک اور دوسری قوم والا ان پر حاکم ہوتا ہے وہ ان پر رحم نہیں کرتا ہندوستان میں ایسا ہی ہوا اور بخارا اور بہت سے ملکوں میں جب مسلمانوں نے قرآن اور حدیث پر چلنا چھوڑ دیا بلکہ حدیث شریف اور اہلحدیث سے دشمنی اختیار کی تو اللہ تعالیٰ نے ایک غیر قوم کا حاکم یعنی کافر نصرانی ان پر مسلط کیا جس نے ان کو ذلیل اور خوار کر دیا اور ان کی دولت حکومت تجارت زراعت سب چھین لی فاقے مرنے لگے) اور جب مسلمان حاکم اللہ تعالیٰ کی حکومت پر نہیں چلتے اور اللہ نے جو اتارا اس کو اختیار نہیں کرتے (بلکہ اپنے عقلی قانون اور قواعد پر چلتے ہیں یا ظلم و تعدی پر کمر باندھتے ہیں نہ شرع نہ قانون جانتے ہیں جیسے اس زمانہ میں مسلمانی حکومتوں میں ہے) تو اللہ ان کے اندر لڑائی ڈال دیتا ہے۔

۴۰۲۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ سَعِیْدٍ ثَنَا مَعْنُ بْنُ عِیْسٰی عَنْ مُعَاوِیَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ حَاتِمِ بْنِ حُرَیْثٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَبِیْ مَرْیَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ الْاَشْعَرِیِّ عَنْ اَبِیْ مَالِكِ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَیَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِنْ اُمَّتِیْ الْخَمْرَ یُسَمُّوْنَهَا بِغَیْرِ اِسْمِهَا یُعْزَفُ عَلٰی رُؤُسِهِمْ بِالْمَعَازِفِ وَالْمُغَنِّیَاتِ یَخْسِفُ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ وَ یَجْعَلُ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِیْرَ۔

۴۰۲۰: حضرت مالک اشعریؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: البتہ میری امت میں سے کئی آدمی شراب پئیں گے اور اس کا نام کچھ اور رکھیں گے (جیسے نبیذ مثلث شراب الصالحین شرب مقوی مفرح وغیرہ) اور ان کے سروں پر باجے بجائے جائیں گے اور گانے والی عورتیں گائیں گی اللہ تعالیٰ ان کو زمین غرق کر دے گا اور ان میں سے بعضوں کو بندر اور سور کر دے گا۔

تشریح ✿ امام ابن حزم نے اس حدیث کی سند کو ضعیف کہا ہے لیکن اس کی سند حسن سے کم نہیں [illegible] جو لوگ غنا اور مزامیر کو حرام جانتے ہیں وہ اسی حدیث سے دلیل لیتے ہیں اور مخالفین یہ جواب دیتے ہیں کہ اس سے غنا اور [illegible] کی حرمت نہیں نکلتی یہ آپ

Marfat.com

نے ان لوگوں کا پتہ فرمایا کہ گانا بجانا ان کے سامنے ہوا کرے گا اور درحقیقت یہ عذاب شراب پینے سے ان پر اترے گا یا مراد آپ کی یہ ہے کہ اجنبی فاحشہ عورتیں ان کے سامنے گائیں بجائیں گی اس کی حرمت میں تو کسی کا اختلاف نہیں ہے اور یہی قیاس کے قریب ہے کیونکہ اس زمانہ میں شراب خواروں کے پاس یہی رائج ہے کہ طوائف یعنی فاحشہ عورتیں ناچتی گاتی ہیں اور وہ شراب سے مست ہو کر ان کا گانا بجانا سنا کرتے ہیں امراء کے پاس تو ہر روز اس فسق و فجور کا بازار گرم ہے اور غربا بھی شادی اور بیاہ اور جلسے اور خوشی میں طوائف کو بلاتے ہیں اور یہ امر ایسا شائع ہو گیا ہے کہ کوئی اس کو مذموم اور معیوب نہیں جانتا بلکہ جو کوئی مطابق سنت کے نکاح کرے اور ان فواحش کو نہ بلائے تو اس پر عیب کرتے ہیں ۔ بہ بین تفاوت راہ از کجاست تا بکجا۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ امت محمدی میں خسف مسخ اسی طرح مسخ خاص واقع ہو جاتا ہے البتہ مسخ عام نہ ہوگا جیسا دوسری حدیث میں ہے۔

۴۰۲۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا عَمَّارُ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ لَيْثٍ عَنِ الْمِنْهَالِ عَنْ زَاذَانَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَ يَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُوْنَ قَالَ دَوَابُّ الْاَرْضِ۔

۴۰۲۱: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَ يَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُوْنَ اس آیت کی تفسیر میں سے زمین کے جاندار مراد ہیں یعنی یہ سب ان پر لعنت کرتے ہیں۔

۴۰۲۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَزِيْدُ فِي الْعُمْرِ اِلَّا الْبِرُّ وَ لَا يَرُدُّ الْقَدَرَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ يُصِيْبُهُ۔

۴۰۲۲: حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: عمر کو کوئی چیز نہیں بڑھاتی سوا نیکی کے (یعنی عزیز و اقارب سے سلوک اور شفقت کرنا اور خلق خدا کو آرام اور راحت پہنچانا یہاں تک کہ جانوروں کو بھی اور بلاوجہ شرعی کسی کی ایذا گوارا نہ کرنا اور جو کوئی برائی کرے اس کے ساتھ نیکی کرنا) اور تقدیر کو کوئی چیز نہیں پھیرتی مگر دعا (دعا سے امید ہے کہ آئی ہوئی بلا ٹل جائے اور کبھی ایک آدمی ایک گناہ کی وجہ سے رزق سے محروم ہو جاتا ہے۔

تشریح ❁ وہ ہر چند کوشش اور محنت کرتا ہے لیکن اس کو فراغت اور تونگری حاصل نہیں ہوتی خود وہ آدمی کیا کبھی اس کے گناہ کی وجہ سے اس کی اولاد پر بھی کئی پشت تک اثر رہتا ہے اللہ بچائے بعضوں نے کہا عمر بڑھنے سے یہی مراد ہے کہ ناموری ہو جاتی ہے گویا وہ مرنے کے بعد بھی زندہ ہے یا روزی بڑھنا کیونکہ عمر پیدا ہوتے ہی معین ہو جاتی ہے گھٹ بڑھ نہیں سکتی۔

۲۳: بَابُ الصَّبْرِ عَلَى الْبَلَاءِ

باب: مصیبت پر صبر کرنے کا بیان

۴۰۲۳: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ وَ يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ قَالَا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ النَّاسِ اَشَدُّ بَلَاءً قَالَ الْاَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ يُبْتَلَى الْعَبْدُ عَلٰى حَسَبِ دِيْنِهٖ فَاِنْ كَانَ فِيْ دِيْنِهٖ صُلْبًا

۴۰۲۳: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کن لوگوں کا امتحان سخت ہوتا ہے اور ان پر مصیبت زیادہ اترتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: پیغمبروں پر پھر جو ان کے بعد مرتبہ میں افضل ہیں، پھر جو ان کے بعد افضل ہیں اور آدمی پر اس کے دین کے موافق بلا آتی ہے اگر اس کا دین سخت اور قوی ہوتا ہے تو اس کی مصیبت بھی سخت ہوتی

Marfat.com

اشْتَدَّ بَلَاءُ هٗ وَ اِنَّ كَانَ فِیْ دِیْنِهٖ رِقَّةٌ ابْتُلِیَ عَلٰی حَسَبِ دِیْنِهٖ فَمَا یَبْرَحُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتّٰی یَتْرُكَهٗ یَمْشِیْ عَلَی الْاَرْضِ وَ مَا عَلَیْهِ مِنْ خَطِیْئَةٍ۔

ہے اور اگر اس کے دین میں نرمی اور کمی ہوتی ہے تو اسی انداز سے مصیبت رہتی ہے بندہ پر (دکھ بیماری افلاس رنج) یہاں تک کہ زمین پر چلتا ہے اور کوئی گناہ اس پر نہیں ہوتا (سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور مصیبت ان کا کفارہ ہو جاتی ہے معلوم ہوا کہ اچھے بندے اللہ تعالیٰ کے اکثر مصیبت اور سختی اور تکلیف میں مبتلا رہتے ہیں اور مصیبت اور سختی اور دکھ اور بیماری کو اللہ کا غضب نہ سمجھنا چاہئے بلکہ وہ کفارہ ہیں گناہوں اور خطاؤں کا۔

۴۰۲۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ اِبْرٰهِیْمَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ فُدَیْكٍ حَدَّثَنِیْ هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ یُوْعَكُ فَوَضَعْتُ یَدِیْ عَلَیْهِ فَوَجَدْتُ حَرَّةَ بَیْنَ یَدَیَّ فَوْقَ اللِّحَافِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَشَدَّهَا عَلَیْكَ قَالَ اِنَّا كَذَالِكَ یُضَعَّفُ لَنَا الْبَلَاءُ وَ یُضَعَّفُ لَنَا الْاَجْرُ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ النَّاسِ اَشَدُّ بَلَاءً قَالَ الْاَنْبِیَاءُ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ الصَّالِحُوْنَ اِنْ كَانَ اَحَدُهُم لَیُبْتَلٰی بِالْفَقْرِ حَتّٰی مَا یَجِدُ اَحَدُهُمْ اِلَّا الْعَبَائَةَ یُحَوِّیْهَا وَ اِنْ كَانَ اَحَدُهُمْ لَیَفْرَحُ بِالْبَلَاءِ كَمَا یَفْرَحُ اَحَدُكُمْ بِالرَّخَاءِ

۴۰۲۴: حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ کو بخار آ رہا تھا میں نے اپنا ہاتھ آپ کے اوپر رکھا تو بخار کی گرمی میرے ہاتھ کو معلوم ہوئی چادر کے اوپر سے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا سخت بخار ہے آپ کو۔ آپؐ نے فرمایا: میرا یہی حال ہے ہم لوگوں پر دگنی مصیبت آتی ہے اور ثواب بھی دگنا ملتا ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کن لوگوں پر سخت مصیبت آتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: پیغمبروں پر۔ میں نے کہا پھر کن پر؟ آپؐ نے فرمایا نیک لوگوں پر اور بعضے نیک لوگ افلاس میں مبتلا ہوتے تھے یہاں تک کہ سوا ایک کمبل کے جو اوڑھے ہوتے اور کچھ ان کے پاس نہ ہوتا اور بعضے بلا سے ایسا خوش ہوتے جیسے کوئی تم میں سے مال و دولت سے خوش ہوتا ہے۔

تشریح ❁ دوسری حدیث میں ہے کسی کو ایذا اتنی نہیں ہوئی اللہ کی راہ میں جتنی مجھ کو ہوئی فقر و فاقہ دکھ بیماری ان تکلیفوں کے سوا کافروں کی طرف سے آپ کو بہت صدمے پہنچے گالیاں کھائیں مار کھائی زخمی ہوئے دانت شہید ہوا اخیر میں زہر کے صدمے سے وفات فرمائی جو شہادت ہے آپ کے دونوں صاحبزادے جلیل الشان امام حسنؓ اور امام حسینؓ بھی کمال تکلیف سے شہید ہوئے اور ہمیشہ آپ کی آل اور آئمہ اطہار مصیبت اور تکلیف ہی میں مبتلا رہے سبحان اللہ کیا شان الٰہی ہے جو اپنے چہیتے ہوں انہی کو زیادہ آزماتا ہے اور ان کے صبر اور محبت کو جانچتا ہے ایک بزرگ مسجد میں پہنچے شاید شیخ احمد عبدالحق رودلویؒ تھے وہاں لوگ عشاء کی نماز کے بعد اذان دے رہے تھے انہوں نے سبب پوچھا لوگوں نے کہا دفع وبا اور بلا کے لئے اذان دیتے ہیں آپ بھی اذان دیجئے لوگوں نے اصرار کیا نہ مانا انہوں نے وجہ پوچھی فرمایا جو بندہ اللہ کی نعمت کو مزے سے چکھے اور اس کی بلا سے بھاگے وہ بندہ نہیں ہے۔

۴۰۲۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَیْرٍ ثَنَا وَكِیْعٌ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِیْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

۴۰۲۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گویا میں دیکھ رہا ہوں آپ ایک نبی کا قصہ بیان کر رہے تھے (حضرت نوحؑ کا) اور ان کی قوم نے

Marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ يَحْكِيْ نَبِيًّا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ ضَرَبَهٗ قَوْمُهٗ وَ هُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهٖ وَ يَقُوْلُ رَبِّ اغْفِرْ لِقَوْمِيْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ۔

ان کو مارا وہ خون اپنے منہ سے پونچھے جاتے تھے اور کہتے تھے اے میرے مالک میری قوم کو بخش دے وہ نہیں جانتے۔

تشریح ۞ خود آپؐ نے جنگ احد میں جب کافروں کے ہاتھ سے پتھر کھائے چہرہ مبارک زخمی ہوا دانت شہید ہوا خون بہہ رہا تھا لوگوں نے عرض کیا اب تو کافروں کے لئے بددعا فرمایئے آپؐ نے فرمایا اللہ میری قوم کو ہدایت کر وہ نہیں جانتے۔

۴۰۲۶: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى وَ يُوْنُسُ ابْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ اِبْرٰهِيْمَ اِذْ قَالَ: ﴿رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى قَالَ اَوَ لَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَ لٰكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ﴾ [البقرة : ۲۶۰] وَ يَرْحَمُ اللّٰهُ لُوْطًا لَقَدْ كَانَ يَاْوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُوْلَ مَا لَبِثَ يُوْسُفُ لَاَجَبْتُ الدَّاعِيَ۔

۴۰۲۶: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ہم زیادہ لائق ہیں شک کرنے کے ابراہیمؑ (اگر ان کو شک ہوا ہوتا لیکن ہم کو شک نہیں ہوا تو بھلا حضرت ابراہیمؑ کو جن کا مرتبہ عالی تھا کیونکر شک ہوسکتا ہے۔ لیکن انہوں نے عین الیقین کا مرتبہ حاصل کرنے کیلئے یہ سوال کیا کہ مردے کا جلانا ان کو دکھایا جائے) جب انہوں نے کہا اے مالک مجھ کو دکھا تو کیونکر زندہ کرے گا۔ تو ارشاد ہوا تجھ کو یقین نہیں۔ حضرت ابراہیمؑ نے عرض کیا مجھ کو یقین ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ میرے دل کو تسلی ہو جائے (مشاہدہ سے معلوم ہوا کہ علم کیسا ہی یقینی ہو اس میں وسوسہ باقی رہتا ہے اور جب ایسا وسوسہ آئے تو اعوذ باللہ پڑھے اور استغفار کرے) اور اللہ رحم کرے حضرت لوط پر وہ زور آور شخص کی حمایت ڈھونڈتے تھے (اپنے مہمانوں کی محافظت کے لئے حالانکہ اللہ تعالیٰ سے کوئی حمایتی سخت اور زور آور نہیں ہے) اور اگر میں اتنے دنوں تک قید میں رہا ہوتا جتنے دنوں یوسفؑ رہے تھے تو جس وقت بلانے والا آیا تھا میں اسی وقت اس کے ساتھ ہو لیتا (یہ تعریف ہے حضرت یوسفؑ کے صبر و استقلال کی کہ اتنی لمبی قید پر بھی انہوں نے رہائی کے لئے جلدی نہیں کی اور پہلے اپنی بے گناہی ظاہر کرنا چاہی)

۴۰۲۷: حَدَّثَنَا نَصْرُ ابْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ كُسِرَتْ رَبَاعِيَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ شُجَّ فَجَعَلَ الدَّمُ يَسِيْلُ عَلٰى وَجْهِهٖ وَ جَعَلَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهٖ وَ يَقُوْلُ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ خَضَبُوْا وَجْهَ نَبِيِّهِمْ بِالدَّمِ وَ هُوَ يَدْعُوْهُمْ اِلَى اللّٰهِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ﴾ [ال عمران : ۱۲۸]

۴۰۲۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ احد کے دن آنحضرت ﷺ کے سامنے چار دانتوں میں سے ایک دانت ٹوٹ گیا اور آپ کے سر میں زخم لگا (مردود ابن قیمہ کے پتھر مارنے سے) تو خون آپ کے مبارک چہرے پر (جس پر زمین و آسمان اور سارا جہان تصدق) بہ رہا تھا اور خون کو اپنے منہ مبارک سے پونچھ رہے تھے اور فرماتے تھے کیونکر نجات پائے گی قوم جس نے اپنے نبی کے منہ کو رنگ دیا خون سے اور وہ ان کو اللہ کی طرف بلاتا تھا (اور کوئی قصور نہیں کیا) تب اللہ تعالیٰ نے

Marfat.com

یہ آیت اتاری لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ یعنی تجھے کچھ اختیار نہیں ہے اللہ چاہے تو ان کو عذاب دے چاہے معاف کردے۔

تشریح ❁ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کیونکر نجات اخیر تک بددعا کے طور پر نہ تھا بلکہ تعجب کے طور پر کہ ان لوگوں کے لچھن تو ایسے خراب ہیں کہ ان کی نجات کیونکر ہوگی اللہ تعالیٰ نے اس کو بھی پسند نہیں کیا اور فرمایا تم کو صبر لازم ہے اور اللہ کو ان لوگوں کا اختیار ہے۔

۴۰۲۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيْفٍ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ سُفْيَانَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ جَاءَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ذَاتَ يَوْمٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ هُوَ جَالِسٌ حَزِيْنٌ قَدْ خُضِبَ بِالدِّمَاءِ قَدْ ضَرَبَهُ بَعْضُ اَهْلِ مَكَّةَ فَقَالَ۔ مَا لَكَ فَقَالَ فَعَلَ بِىْ هٰؤُلَاءِ وَ فَعَلُوْا قَالَ اَتُحِبُّ اَنْ اُرِيَكَ آيَةً قَالَ نَعَمْ اَرِنِىْ فَنَظَرَ اِلٰى شَجَرَةٍ مِنْ وَرَاءِ الْوَادِىْ قَالَ ادْعُ تِلْكَ الشَّجَرَةَ مِنْ وَرَاءِ الْوَادِىْ ۔ قَالَ اُدْعُ تِلْكَ الشَّجَرَةَ فَدَعَاهَا فَجَاءَ تْ تَمْشِىْ حَتّٰى قَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ قُلْ لَهَا فَلْتَرْجِعْ فَقَالَ لَهَا فَرَجَعَتْ حَتّٰى عَادَتْ اِلٰى مَكَانِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَسْبِىْ۔

۴۰۲۸: حضرت انسؓ سے روایت ہے ایک دن جبرئیل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ غمگین بیٹھے ہوئے تھے اور خون میں رنگے ہوئے آپ کو مکہ کے کافروں نے مارا تھا (یہ سارا واقعہ مکہ کا ہے) جبرئیل علیہ السلام نے پوچھا آپ کا کیا حال ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ان لوگوں نے میرے ساتھ یہ کیا۔ جبرئیل نے کہا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کو ایک نشانی (اللہ کی قدرت) کی دکھاؤں (گویا جبرئیلؑ نے آپ کا دل بہلایا آپ کا رنج دور کرنے کے لئے آپ نے فرمایا: ہاں دکھاؤ۔ پھر جبرئیلؑ نے ایک درخت کی طرف دیکھا جو وادی کے پرے تھا اور کہا آپ اس درخت کو بلائیے آپؐ نے اس درخت کو بلایا وہ (زمین پر) چلتا ہوا آیا یہاں تک کہ آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا پھر جبریل نے کہا اس سے کہو لوٹ جا آپؐ نے فرمایا: لوٹ جا۔ وہ لوٹ کر اپنی جگہ پر چلا گیا آپؐ نے فرمایا: بس نشانی مجھ کو کافی ہے۔

۴۰۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَ عَلِىُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْصُوْا لِىْ كُلَّ مَنْ تَلَفَّظَ بِالْاِسْلَامِ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ! اَتَخَافُ عَلَيْنَا وَ نَحْنُ مَا بَيْنَ السِّتِّمِائَةِ اِلَى السَّبْعِ مِائَةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ لَعَلَّكُمْ اَنْ تُبْتَلَوْا قَالَ فَابْتُلِيْنَا حَتّٰى جَعَلَ الرَّجُلُ مِنَّا مَا يُصَلِّىْ اِلَّا سِرًّا۔

۴۰۲۹: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو لوگ اسلام کا کلمہ پڑھتے ہیں ان سب کو میرے لئے شمار کرو۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ ہم پر ڈرتے ہیں دشمن سے اور ہمارا شمار چھ سو سے لے کر سات سو تک ہے (اللہ دے جرأت اور بہادری صحابہ کی کہ چھ سو کے شمار پر کسی دشمن سے ان کو خوف نہ تھا اور اب کروڑوں مسلمان ہیں اور ڈرتے ہیں) محمدؐ نے فرمایا: تم نہیں جانتے شاید تم پر بلا آئے۔ حذیفہؓ نے کہا پھر وہ بلا ہم پر آئی یہاں تک کہ ہم میں سے کوئی نماز بھی پوشیدہ پڑھتا مراد ان سے شاید حضرت عثمانؓ کے فتنے سے ہوگی۔

۴۰۳۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِيْدُ ابْنُ مُسْلِمٍ

۴۰۳۰: ابی بن کعبؓ سے ہے آنحضرتؐ نے معراج کی

Marfat.com

ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ بَشِيْرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ لَيْلَةَ اُسْرِىَ بِهٖ وَجَدَ رِيْحًا طَيِّبَةً فَقَالَ جِبْرِيْلُ ! مَاهٰذِهِ الرِّيْحُ الطَّيِّبَةُ ۔ قَالَ هٰذِهِ الرِّيْحُ قَبْرِ الْمَاشِطَةِ وَابْنَيْهَا وَ زَوْجِهَا قَالَ وَكَانَ بَدْءُ ذَالِكَ اَنَّ الْخَضِرَ كَانَ مِنْ اَشْرَافِ بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ وَ كَانَ مَمَرُّهٗ بِرَاهِبٍ فِىْ صَوْمَعَتِهٖ فَيَطَّلِعُ عَلَيْهِ الرَّاهِبُ فَيُعَلِّمُهُ الْاِسْلَامَ فَلَمَّا بَلَغَ الْخَضِرُ زَوَّجَهٗ اَبُوْهُ امْرَاَةً فَعَلَّمَهَا الْخَضِرُ وَ اَخَذَ عَلَيْهَا اَنْ لَا تُعْلِمَهٗ اَحَدًا وَ كَانَ لَا يَقْرَبُ النِّسَاءَ فَطَلَّقَهَا ثُمَّ زَوَّجَهٗ اَبُوْهُ اُخْرٰى فَعَلَّمَهَا وَ اَخَذَ عَلَيْهَا اَنْ لَا تُعْلِمَهٗ اَحَدًا فَكَتَمَتْ اِحْدٰى هُمَا وَ اَفْشَتْ عَلَيْهِ الْاُخْرٰى فَانْطَقَلَقَ هَارِبًا حَتّٰى اَتٰى جَزِيْرَةً فِى الْبَحْرِ فَاَقْبَلَ رَجُلَانِ يَلْتَطِبَانِ فَرَاٰيَاهُ فَكَتَمَ اَحَدُهُمَا وَ اَفْشَى الْاٰخَرُ وَ قَالَ قَدْ رَاَيْتُ الْخَضِرَ فَقِيْلَ وَ مَنْ رَاٰهُ مَعَكَ قَالَ فُلَانٌ فَسُئِلَ فَكَتَمَ وَ كَانَ فِىْ دِيْنِهِمْ اَنَّ كَذَبَ قُتِلَ قَالَ فَتَزَوَّجَ الْمَرْاَةَ الْكَاتِمَةُ فَبَيْنَمَا هِىَ تَمْشُطُ ابْنَةَ فِرْعَوْنَ اِذْ سَقَطَ الْمُشْطُ فَقَالَتْ تَعَسَ فِرْعَوْنُ فَاَخْبَرَتْ اَبَاهَا وَ كَانَ لِلْمَرْاَةِ ابْنَانِ وَ زَوْجٌ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِمْ فَرَاوَدَ الْمَرْاَةَ وَ زَوْجَهَا اَنْ يَرْجِعَا عَنْ دِيْنِهِمَا فَاَبَيَا فَقَالَ اِنِّىْ قَاتِلُكُمَا فَقَالَ اِحْسَانًا مِنْكَ اِلَيْنَا اِنْ قَتَلْتَنَا اَنْ تَجْعَلَنَا فِىْ بَيْتٍ فَفَعَلَ فَلَمَّا اُسْرِىَ بِالنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ جَدَ رِيْحًا طَيِّبَةً فَسَاَلَ جِبْرِيْلَ فَاَخْبَرَهٗ۔

رات میں خوشبو پائی تو پوچھا اے جبرائیلؑ یہ خوشبو کیسی ہے۔ انہوں نے کہا یہ خوشبو اس عورت کی قبر کی ہے جو فرعون کی بیٹی کی کنگھی کرنے والی تھی اور اس کے دونوں بیٹے اور خاوند کی قبروں کی (یہ ایمان لائے تھے اور فرعون نے ان کو مروا ڈالا تھا) اور شروع قصہ اس کا یوں ہے کہ حضرت خضرؑ بنی اسرائیل کے شریف لوگوں میں سے تھے وہ ایک درویش کے عبادت خانے پر سے گزرا کرتے وہ درویش اوپر سے ان کو جھانکتا (یعنی خضر کو اور ان کو اسلام کی تعلیم کرتا جب خضر جوان ہوئے تو ان کے باپ نے ایک عورت سے ان کا نکاح کیا خضر نے اس عورت کو تعلیم دی (دین کی) اور اس سے اقرار لیا کہ کسی کو خبر نہ کرنا میرا نام نہ بتانا اور خضر عورتوں سے صحبت نہیں کرتے تھے آخر انہوں نے اس عورت کو طلاق دے دی اور ان کے باپ نے ان کا نکاح ایک دوسری عورت سے کرایا اس کو بھی خضر نے دین کی تعلیم کی اور اس سے بھی عہد لیا کہ کسی پر ظاہر نہ کرے پھر ایک عورت نے اس راز کو چھپایا اور دوسری نے ظاہر کر دیا (کہ یہ دین اس کو خضر نے سکھایا ہے۔ فرعون نے ان کی گرفتاری کا حکم دیا) وہ بھاگے یہاں تک کہ سمندر کے ایک جزیرے میں آئے وہاں دو شخص لکڑیاں چننے کو آئے اور ان دونوں نے خضر کو دیکھا ایک شخص نے ان کا حال چھپایا اور دوسرے نے ظاہر کر دیا اور کہنے لگا میں نے خضر کو فلاں جزیرہ پر دیکھا۔ لوگوں نے کہا تیرے ساتھ اور کس شخص نے دیکھا وہ بولا فلاں شخص نے (جو اس کے ساتھ لکڑیاں چننے گیا تھا) اس سے پوچھا گیا لیکن اس نے چھپایا (اور انکار کیا) اور فرعون کے دین میں جھوٹ کی سزا قتل تھی اب کیا ہوا کہ اس شخص نے (یعنی جس نے خضر کو جزیرہ میں دیکھا تھا اور چھپایا تھا) اس عورت سے نکاح کیا جس نے اپنا دین چھپایا تھا (اور خضر کا نام نہیں لیا تھا) وہ عورت فرعون کی بیٹی کے سر میں کنگھی کر رہی تھی اتنے میں اس کے ہاتھ سے کنگھی گری اور اس کی زبان سے بے اختیار نکل گیا کہ فرعون تباہ ہو (اپنی بے دینی کی وجہ سے) بیٹی نے (یہ کلمہ اس کی زبان سے سن کر) اپنے باپ کو خبر دی اس عورت کے دو بیٹے تھے اور ایک

Marfat.com

خاوند۔ فرعون نے ان سبھوں کو بلایا بھیجا اور اس کے خاوند سے یہ چاہا کہ اپنا دین ترک کر دیں (اور فرعون کے دین میں آ جائیں) انہوں نے نہ مانا۔ فرعون نے کہا میں تم دونوں کو قتل کروں گا اور دونوں نے کہا اچھا لیکن اتنا احسان کر کہ ہم سب کو ایک قبر میں دفن کر دے اس نے ایسا ہی کیا تو جس رات آنحضرت ﷺ کو معراج ہوا آپؐ نے خوشبو پائی اور جبرئیلؑ سے پوچھا تب انہوں نے یہ بیان کیا (یہ حدیث احتجاج کے قابل نہیں اس کی سند میں سعید بن بشیر پر کافی جرح ہے)

تشریح ❁ کہ یہ خوشبو اس عورت اور اس کے خاوند اور بیٹوں کی قبر کی ہے۔

۴۰۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَنْبَانَا اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ عَظَمُ الْجَزَاءِ مَعَ عَظَمِ الْبَلَاءِ وَ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ فَمَنْ رَضِىَ فَلَهُ الرِّضَا وَ مَنْ سَخَطَ فَلَهُ السُّخْطُ۔

۴۰۳۱: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ثواب اتنا ہی زیادہ ملے گا جتنی مصیبت سخت ہوگی اور بے شک اللہ تعالیٰ جن لوگوں سے محبت کرتا ہے ان کو آزماتا ہے پھر جو کوئی اس سے راضی رہے اس سے وہ بھی راضی ہے اور جو کوئی اس سے ناراض ہو اس سے وہ بھی ناراض ہے۔

۴۰۳۲: حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ الرَّقِّىُّ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدُ بْنُ صَالِحٍ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يُوْسُفَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ يَحْىَ بْنِ وَثَّابٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمُؤْمِنُ الَّذِىْ يُخَالِطُ النَّاسَ وَ يَصْبِرُ عَلٰى اَذَاهُمْ ، اَعْظَمُ اَجْرًا مِنَ الْمُؤْمِنِ الَّذِىْ لَا يُخَالِطُ النَّاسَ وَ لَا يَصْبِرُ عَلٰى اَذَاهُمْ۔

۴۰۳۲: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جو مومن لوگوں سے مل کر رہتا ہے اور ان کی ایذا پر صبر کرتا ہے (انتقام نہیں لیتا نہ زبان کھولتا ہے ان کی شکایت میں) اس کو زیادہ ثواب ہے اس مومن سے جو لوگوں سے نہیں ملتا نہ صبر کرتا ہے ان کی ایذا پر۔

تشریح ❁ بلکہ عزلت اور تنہائی میں بسر کرتا ہے یہ حدیث دلیل ہے ان لوگوں کی جو صحبت کو عزلت سے افضل جانتے ہیں بشرطیکہ صحبت کی شرائط ادا کرتا ہو یعنی جمعہ اور جماعت اور عیدین اور جنازے میں حاضر ہوا اور بیمار کی عیادت کرے اور لوگوں کو ایذا نہ دے۔

۴۰۳۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَ جَدَ طَعْمَ الْاِيْمَانِ (وَ قَالَ بُنْدَارٌ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ)

مَنْ كَانَ يُحِبُّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ وَ مَنْ كَانَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَ مَنْ كَانَ اَنْ يُلْقٰى فِى النَّارِ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يَرْجِعَ فِى الْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ۔

۴۰۳۳: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: تین باتیں جس میں ہوں گی وہ ایمان کا ذائقہ پائے گا ایمان کی حلاوت پائے گا ایک تو یہ کہ محبت رکھے کسی سے صرف خدا کے لئے (اس کو نیک بندہ سمجھ کر نہ دنیا کی غرض سے) دوسرے یہ کہ اللہ اور اس کا رسول محبوب ہوں۔ سب چیزوں سے زیادہ جو سوا ان کے ہیں۔ تیسرے یہ کہ انگار میں ڈالا جانا اس کو پسند ہو پر کفر اختیار کرنا پسند نہ ہو جب اللہ تعالیٰ نے کفر سے اس کو نجات دی۔

Marfat.com

۴۰۳۴: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَذِيُّ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ ح وَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِیُّ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ قَالَا ثَنَا رَاشِدٌ اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْحِمَّانِیُّ عَنْ شَهْرِ ابْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ اَوْصَانِیْ خَلِيْلِیْ ﷺ اَنْ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَ اَنْ قُطِّعْتَ وَ حُرِّقْتَ وَ لَا تَتْرُكْ صَلَاةً مَكْتُوْبَةً مُتَعَمِّدًا فَمَنْ تَرَكَهَا مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ وَ لَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ فَاِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ۔

۴۰۳۴: حضرت ابوالدرداءؓ سے روایت ہے میرے جانی محبوب (یعنی محمدؐ) نے مجھ کو وصیت کی کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک مت کرنا (نہ ذات میں نہ صفات میں جیسے علم قدرت اختیار سمع بصر وغیرہ) اگرچہ تیرے اعضاء کاٹ ڈالے جائیں اور تو جلا دیا جائے (یعنی دل سے شرک کا اعتقاد مت کرنا اگرچہ یہ ڈر بھی تجھ کو دیئے جائیں کیونکہ دل کا حال کسی کو معلوم نہیں ہوتا بغیر خدا کے البتہ جان جانے کا یا اعضاء کاٹنے کا اگر اندیشہ ہو تو زبان سے شرک کفر کا کلمہ یا ہاتھ پاؤں سے شرک کفر کا فعل ادا کر سکتا ہے بشرطیکہ دل مضبوط رہے ایمان پر۔ اس پر بھی فضیلت یہ ہے کہ یہ مصیبت قبول کر لے اور زبان اور دوسرے اعضاء سے بھی شرک کفر نہ نکالے اور شاید آپ نے ابوالدرداء کو اس فضیلت پر عمل کرنے کا حکم دیا ہو اور فرض نماز کو عمداً مت ترک کر اس لئے کہ جو کوئی عمداً فرض نماز کو ترک کرے تو اللہ کی پناہ اس پر سے اٹھ گئی اور شراب مت پی وہ کنجی ہے ہر ایک برائی کی۔

تشریح ❁ شرابی کی دنیا اور آخرت دونوں تباہ ہوتی ہیں دنیا اس وجہ سے کہ سارا مال شراب میں اڑ جاتا ہے جب شراب پیتا ہے تو عقل جاتی رہتی ہے لوگ اس کا مال فریب سے اڑا لے جاتے ہیں لوگوں سے لڑائی کرتا ہے بدگوئی کرتا ہے ذلیل خوار ہوتا ہے سخت سخت بیماریاں پیدا ہوتی ہیں جیسے فالج لقوہ رعشہ استسقاء ورم جگر قولنج وغیرہ اور آخرت کی خرابی تو ظاہر ہے کہ شرابی کا کوئی عمل قبول نہیں ہوتا اللہ بچائے شراب سے افسوس ہے کہ اس زمانہ میں بہت سے مسلمان اس بلا میں مبتلا ہیں اور یہ نصاریٰ کی صحبت اور ان کی حکومت کا اثر ہے اور لطف یہ ہے کہ نصاریٰ شراب خواری کو ترک کرتے جا رہے ہیں حالانکہ ان کے دین میں شراب پینا منع نہیں ہے اور ہمارے دین میں شراب حرام ہے بلکہ حنفیہ کے نزدیک نجس ہے مثل پیشاب کے پھر مسلمان کا دل کیسے قبول کرتا ہے کہ ایک نجس حرام مضر چیز کو جس کی تاثیر زہر کی طرح ہے اپنا مال تباہ کر کے خرید کرے اور اپنی دنیا اور آخرت دونوں اس کے پیچھے تباہ کرے شرابی سے ساری مقدس روحیں اور بزرگ اور اولیاء بیزار ہو جاتے ہیں اور فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں اور عالم برزخ میں تمام ارواح میں اس کی ذلت مشہور ہو جاتی ہے جیسے دنیا میں بھی وہ لوگوں کی نظر میں ذلیل و خوار ہوتا ہے۔

۲۴: بَابُ شِدَّةِ الزَّمَانِ

باب: زمانہ کی سختی کا بیان

۴۰۳۵: حَدَّثَنَا غِيَاثُ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّحْبِیُّ اَنْبَاَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ سَمِعْتُ بْنُ جَابِرٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَاعَبْدِ رَبِّهٖ يَقُوْلُ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ يَقُوْلُ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا بَلَاءٌ وَ فِتْنَةٌ۔

۴۰۳۵: حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: دنیا میں اب کچھ باقی نہیں رہا سوائے بلا اور فتنے کے۔

تشریح ❁ یعنی روز بروز صلاحیت اور تقویٰ کم ہو جاتا ہے اور فسق و فجور اور خرابی زیادہ کیونکہ اخیر زمانہ میں قیامت کا قرب ہے سبحان اللہ تیرہ سو برس پہلے کا یہ فرمودہ ہے اور اب بھی اہل زمانہ کا برا حال ہے اور معلوم نہیں کہ آگے کیا ہوتا ہے۔

Marfat.com

۴۰۳۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ قُدَامَةَ الْجُمَحِیُّ عَنْ اِسْحٰقَ ابْنِ اَبِی الْفُرَاتِ عَنِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَيَاتِیْ عَلَى النَّاسِ سَنَوَاتٌ خَدَّاعَاتٌ يُصَدَّقُ فِيْهَا الْكَاذِبُ وَ يُكَذَّبُ فِيْهَا الصَّادِقُ وَ يُؤْتَمَنُ فِيْهَا الْخَائِنُ وَ يُخَوَّنُ فِيْهَا الْاَمِيْنُ وَيَنْطِقُ فِيْهَا الرُّوَيْبِضَةُ (قِيْلَ وَ مَاالرُّوَيْبِضَةُ قَالَ الرَّجُلُ التَّافِهُ) فِیْ اَمْرِ الْعَامَّةِ۔

۴۰۳۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قریب ہیں وہ مکر اور فریب کے سال جو لوگوں پر آئیں گے ان میں جھوٹے کو سچا کریں گے اور سچے کو جھوٹا اور چور کو ایماندار اور ایماندار کو چور اور کمینہ (روبیضہ) اس زمانہ میں بات کرے گا (وہ بادشاہ کا مشیر اور حاکم ہوگا) لوگوں نے عرض کیا روبیضہ کیا ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا: حقیر اور کمینہ آدمی وہ لوگوں کے عام انتظام میں دخل دے گا۔

تشریح ✿ مطلب یہ ہے کہ ذلیل اور کمینہ پرست زمانہ ہوگا جو لوگ شریف النسب اور عالی ہمت ہوں گے ان کی تو قدر و منزلت نہ ہوگی اور چورا ٹھائی گیرے جہان بھر کے دغاباز پاجی کمینے یہ برسر حکومت ہوں گے اب وہی زمانہ ہے اکثر شہروں میں یہی حال ہے۔ اللہ رحم کرے۔

۴۰۳۷: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ الْاَسْلَمِیِّ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰی يَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ فَيَتَمَرَّغَ عَلَيْهِ وَ يَقُوْلُ يَا لَيْتَنِیْ كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبِ هٰذَا الْقَبْرِ وَ لَيْسَ بِهِ الدِّيْنُ اِلَّا الْبَلَاءُ۔

۴۰۳۷: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے دنیا ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ ایک شخص ایک قبر پر گزرے گا اور اس پر لوٹے گا اور کہے گا کاش میں اس قبر والے کے بدل قبر میں ہوتا اور کوئی رنج اس کو دین ایمان کا نہ ہوگا بلکہ دنیا کی بلا اور آفت کی وجہ سے وہ موت کی آرزو کرے گا (ایسے قتل و فساد اور فتنے پھیلیں گے)

۴۰۳۸: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا طَلْحَةُ ابْنُ يَحْيٰی عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ حُمَيْدٍ يَعْنِیْ مَوْلٰی مُسَافِعٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَتُنْتَقُوْنَ كَمَا يُنْتَقَى التَّمْرُ مِنْ اَغْفَالِهٖ فَيَذْهَبَنَّ خِيَارُكُمْ وَ لَيَبْقَيَنَّ شِرَارُكُمْ فَمُوْتُوْا اِنِ اسْتَطَعْتُمْ۔

۴۰۳۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم صاف کئے جاؤ گے جیسے کھجور صاف کی جاتی ہے بری کھجوروں سے یعنی اچھے لوگ مر جائیں گے اور برے رہ جائیں گے۔ پھر اگر مر سکو تو مر جاؤ۔

تشریح ✿ اس حدیث کو حاکم نے بھی مستدرک میں روایت کیا لیکن اس میں بجائے اغفال کے حثالہ ہے اور حثالہ کہتے ہیں خراب اور بری کھجور کو اور اغفال جمع ہے غفل کی غفل وہ شخص ہے جس کی نہ برائی سے ڈر ہو نہ اس سے نفع کی امید ہو یعنی بیکار غافل شخص۔

۴۰۳۹: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ الشَّافِعِیُّ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ الْجَنَدِیُّ

۴۰۳۹: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: روز بروز سختی زیاد[illegible] جائے گی (اور روٹی کمانا

Marfat.com

عَنْ اَبَانِ ابْنِ صَالِحٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزْدَادُ الْاَمْرُ اِلَّا شِدَّةً وَ لَا الدُّنْيَا اِلَّا اِدْبَارًا وَ لَا النَّاسُ اِلَّا شُحًّا وَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰى شِرَارِ النَّاسِ وَ لَا الْمَهْدِيُّ اِلَّا عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ۔

لوگوں پر دشوار ہوگا یہ قیامت کے قرب کا حال ہے) اور دنیا میں ادبار بڑھتا جائے گا یہی مصیبت اور مفلسی اور محتاجی نکبت اور خواری) اور لوگوں میں بخیلی زیادہ ہوتی جائے گی (روپیہ رکھ کر اپنے بھائی مسلمان کو تجارت کے لئے نہ دیں گے) اور قیامت قائم نہیں ہوگی مگر بدترین لوگوں پر اور مہدی کوئی نہیں سوائے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے۔

تشریح ✿ اس حدیث کو حاکم نے بھی مستدرک میں نکالا اور کہا کہ یہ امام شافعی کے افراد میں سے ہے اور ذہبی نے میزان میں کہا یہ حدیث منکر ہے متفرد ہوا اس کے ساتھ یونس بن عبدالاعلیٰ شافعی سے اور ایک روایت میں یونس سے یوں ہے کہ مجھ سے حدیث بیان کی گئی شافعی سے اس صورت میں یہ حدیث منقطع ہے اور ایک جماعت نے اس کو یونس سے یوں روایت کیا کہ مجھ سے حدیث بیان کی شافعی نے ابن ماجہ کی روایت میں بھی اسی طرح ہے اس صورت میں یہ حدیث متصل ہوگی مگر صحیح یہ ہے کہ یونس نے اس کو شافعی سے نہیں سنا اور اس کی اسناد میں محمد بن خالد جندی ہے ازدی نے کہا وہ منکر الحدیث ہے اور حاکم اور ابن الصلاح نے امالے میں کہا وہ مجہول ہے لیکن ثقہ کہا اس کو یحییٰ بن معین نے اور ابان بن صالح سچا ہے لیکن اس نے حسن سے نہیں سنا اور ابن الصلاح نے اس حدیث میں ایک اور علت نکالی کہ بیہقی نے اس کو مرسل روایت کیا حسن سے ابان بن ابی عیاش کے طریق سے اور امام مہدی کے ثبوت میں متواتر حدیثیں وارد ہیں کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کرام میں سے ہوں گے اور سات سال تک حکومت کریں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام انہی کے زمانہ میں اتریں گے اور صرف یہ روایت اس قدر متعدد روایتوں کا مقابلہ نہیں کر سکتی اور محمد بن خالد کو گو ابن معین نے ثقہ کہا مگر وہ معروف نہیں ہے اہل حدیث کے نزدیک اور ابو عبداللہ حافظ نے کہا وہ ایک مجہول شخص ہے اور اختلاف ہے اس کے اسناد میں بعضوں نے اس کو روایت کیا جندی سے اس سے ابان بن ابی عیاش سے اس نے حسن سے مرسلاً تو جندی مجہول ہے اور ابن ابی عیاش متروک ہے اور حسن کی روایت مرسل ہے اور مہدی کے خروج میں بہت احادیث وارد ہیں ان کا اسناد اس روایت سے زیادہ صحیح ہے اور حافظ ابن عساکر نے تاریخ دمشق میں ابوالحسن علی بن محمد سے روایت کیا میں نے امام شافعی کو خواب میں دیکھا وہ کہتے تھے یونس بن عبدالاعلیٰ نے میرے اوپر جھوٹ باندھا جندی کی حدیث میں انہوں نے حسن سے انہوں نے انس سے مہدی کے باب میں شافعی نے کہا یہ میری حدیث نہیں ہے اور نہ میں نے اس کو بیان کیا اور یونس نے میرے اوپر جھوٹ باندھا اور بیہقی نے خطاء من خطا علی الشافعی میں کہا کہ یہ حدیث منکر ہے امام شافعی کی پھر احمد بن سنان سے نکالا انہوں نے کہا میں یحییٰ بن معین کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں صالح ان کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھ کو شافعی سے پہنچا کہ یہ ایک حدیث واہی ہے اور شافعی تو ہمارے نزدیک ثقہ ہیں اور اگر یہ حدیث منکر ہو تو اس کے منکر ہونے کی وجہ یہ ہوگی کہ محمد بن خالد جندی نے اس کو روایت کیا وہ ایک شیخ مجہول ہے اور اس کی عدالت ثابت نہیں ہوئی جس سے اس کی روایت مقبول ہو اور شافعی کے سوا یحییٰ بن السکن نے بھی اس حدیث کو روایت کیا جندی سے اسی طرح تو معلوم ہوا کہ غلطی اس میں جندی کی ہے اور یہ حدیث مشہور ہے کئی طریقوں سے مگر ان میں یہ فقرہ نہیں ہے کہ لا مهدی الا عیسی بن مریم اور حافظ ابن اکثر نے بدایہ والنہایہ میں کہا کہ یہ حدیث مشہور ہے جندی کی روایت سے جو مؤذن تھا اور شیخ تھا شافعی کا اور اس سے کئی لوگوں نے روایت کی اور وہ مجہول نہیں ہے جیسے حاکم نے گمان کیا بلکہ ابن معین سے منقول ہے کہ وہ ثقہ ہے لیکن بعضوں نے اس کو جندی سے اس نے ابان بن عیاش سے اس نے حسن سے مرسلاً نکالا اور حافظ مری نے نقل کیا کہ کسی نے شافعی کو خواب میں دیکھا انہوں نے اس حدیث کا انکار کیا اور کہا کہ یونس نے مجھ پر جھوٹ باندھا یہ حدیث میری حدیث نہیں ہے اور ابن کثیر نے کہا

Marfat.com

کہ یونس ثقات میں سے ہے اور صرف خواب کی وجہ سے اس پر طعن نہیں ہوسکتا اور یہ حدیث بہ ظاہر مخالف ہے ان حدیثوں کے جو مہدی کے باب میں آئی ہیں اور اگر غور کرو تو تطبیق ممکن ہے اس طرح سے کہ مہدی سے مراد مہدی کامل ہو وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی ہوں گے۔ (مصباح الزجاجہ مختصراً)

مترجم کہتا ہے اگر یہ حدیث صحیح بھی ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ اس زمانہ کا ذکر ہے جو مہدی کی وفات کے بعد ہوگا۔ قیامت کے قریب اور حضرت عیسیٰ حضرت مہدی کے بہت دنوں بعد تک زندہ رہیں گے اس وقت کوئی مہدی نہ ہوگا بجز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اب اس میں اور مہدی کے اثبات کی حدیثوں میں کوئی تخالف نہ رہا اور کیونکر ممکن ہے کہ ایک ضعیف منکر روایت سے مہدی کی متعدد حدیثوں کو رد کریں اور مہدی کا ہماری امت میں سے کسی نے انکار نہیں کیا بجز ابن خلدون مورخ کے اور اس کا قول اجماع کے خلاف اعتبار کے لائق نہیں اور ابن خلدون محدث نہیں ہے صرف مورخ ہے۔

۲۵:بَابُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ

باب: قیامت کی نشانیوں کا بیان

۴۰۴۰:حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ وَ اَبُوْ هِشَامٍ الرَّفَاعِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَا ثَنَا اَبُوْ بَكْرِبْنُ عَيَّاشٍ ثَنَا اَبُوْ حَصِيْنٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ بُعِثْتُ اَنَا وَ السَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَ جَمَعَ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ۔

۴۰۴۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اور قیامت اس طرح بھیجے گئے ہیں اور آپؐ نے اپنی دو انگلیوں کو ملایا۔

تشریح ✿ یعنی امت اسلام کے بعد قیامت تک اور کوئی امت حقہ نہ ہوگی اور اسلام ہی کے خاتمہ پر دنیا کا بھی ختم ہے اس حدیث سے یہ غرض نہیں ہے کہ مجھ میں اور قیامت میں فاصلہ نہیں ہے جیسا بعضوں نے خیال کیا اور اپنے خیال کی بناء پر یہ اعتراض کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات کئے ہوئے تیرہ سو برس گزرے ابھی تک قیامت نہیں ہوئی اور نہ اس کی کوئی بڑی نشانی ظاہر ہوئی۔

۴۰۴۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ فُرَاتِ الْقَزَّازِ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيْدٍ قَالَ اَطَّلَعَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غُرْفَةٍ وَ نَحْنُ نَتَذَاكَرُ السَّاعَةَ فَقَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَكُوْنَ عَشْرُ آيَاتٍ الدَّجَّالُ وَ الدُّخَانُ وَ طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا۔

۴۰۴۱: حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر سے ہم کو جھانکا یعنی بالاخانے پر سے اور ہم قیامت کا ذکر کر رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ اس سے پہلے دس نشانیاں واقع ہوں دجال اور دھواں اور سورج کا پچھم سے نکلنا۔

تشریح ✿ اس روایت میں صرف تین نشانیاں بیان کیں شاید یہ مختصراً ہے پوری روایت حذیفہ کی مؤلف دو باب کے بعد بیان کریں گے اس میں دس نشانیاں مذکور ہیں اور ہم اس حدیث کی شرح خدا چاہے تو وہیں بیان کریں گے۔

۴۰۴۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنِيْ بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيُّ حَدَّثَنِيْ عَوْفُ ابْنُ مَالِكِ الْاَشْجَعِيُّ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَ

۴۰۴۲: حضرت عوف بن مالک اشجعیؓ سے روایت ہے کہ میں آنحضرتؐ کے پاس آیا۔ آپؐ غزوہ تبوک میں تھے چمڑے کے ایک خیمے میں میں اس کے [illegible] بیٹھا آپؐ نے فرمایا: اے عوف اندر آ۔ میں نے عرض کیا پورا [illegible]ں۔ آپؐ نے فرمایا: پورا ہی

Marfat.com

هُوَ فِیْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَ هُوَ فِیْ خِبَاءٍ مِنْ اَدَمٍ فَجَلَسْتُ بِفِنَاءِ الْخِبَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِدْخُلْ يَا عَوْفُ ! فَقُلْتُ بِكُلِّیْ ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِكُلِّكَ ثُمَّ قَالَ يَا عَوْفُ احْفَظْ خِلَالًا سِتًّا بَيْنَ يَدَیِ السَّاعَةِ اِحْدَاهُنَّ مَوْتِیْ قَالَ فَوَجَمْتُ عِنْدَهَا وَ جْمَةً شَدِيْدَةً فَقَالَ قُلْ اِحْدَی ثُمَّ فَتْحُ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ ثُمَّ دَاءٌ يَطْهَرُ فِيْكُمْ يَسْتَشْهِدُ اللّٰهُ بِهٖ ذَرَارِيَّكُمْ وَ اَنْفُسَكُمْ وَيُزَكِّیْ بِهٖ اَعْمَالَكُمْ ثُمَّ تَكُوْنُ الْاَمْوَالُ فِيْكُمْ حَتّٰی يُعْطَی الرَّجُلُ مِائَةَ دِيْنَارٍ فَيَظَلَّ سَاخِطًا وَ فِتْنَةٌ تَكُوْنُ بَيْنَكُمْ لَا يَبْقَی بَيْتُ مُسْلِمٍ اِلَّا دَخَلَتْهُ ثُمَّ تَكُوْنُ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ بَنِی الْاَصْفَرِ هُدْنَةٌ فَيَغْدِرُوْنَ بِكُمْ فَيَسِيْرُوْنَ اِلَيْكُمْ فِیْ ثَمَانِيْنَ غَايَةٍ تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا۔

(یہ گویا عوف نے مزاح کیا کیونکہ خیمہ بہت چھوٹا تھا اور عوف موٹے آدمی ہوں گے) پھر آپؐ نے فرمایا: اے عوف قیامت سے پہلے چھ باتیں ہوں گی ان کو یاد رکھ۔ ایک تو میری وفات میں نے اس کو سن کر بہت رنج کیا۔ پھر آپؐ نے فرمایا: اب دوسری نشانی کہ بیت المقدس کا فتح ہونا (یعنی مسلمان اس کو فتح کرلیں گے یہ بھی نشانی ہوچکی) تیسری نشانی ایک بیماری ہوگی جس کو اللہ تم میں پیدا کرے گا اس کی وجہ سے تم اور تمہاری اولاد شہادت کا درجہ پائیں گے اور تمہارے اعمال پاک ہوجائیں گے (اس سے مراد طاعون عمواس ہے جو حضرت عمرؓ کی خلافت میں شام میں پھیلی) چوتھی نشانی مال کی کثرت ہوگی یہاں تک کہ آدمی کو سو دینار (اشرفی) ملیں گے اور وہ ناراض رہے گا۔ پانچویں ایک فتنہ ہوگا تمہارے آپس میں جس میں کوئی گھر باقی نہ رہے گا جہاں وہ فتنہ نہ گیا ہو یہ (دونوں نشانیاں بھی ہوچکیں (حضرت عمرؓ کی خافت میں مال کی کثرت ہوئی اور معاویہ اور حضرت علی کی لڑائی ہوئی پانچویں فتنہ سے یہی مراد ہے) چھٹی تم میں اور روم کے لوگوں میں (نصاریٰ میں) ایک صلح ہوگی پھر وہ تم سے دغا کریں گے اور اسّی جھنڈے لے کر آئیں گے ہر جھنڈے کے تلے بارہ ہزار فوج ہوگی (یہ نشانی شاید قیامت کے قریب ہوگی کل فوج نصاریٰ کی اسّی جھنڈوں کے تلے نو لاکھ ساٹھ ہزار کی ہوئی۔

۴۰۴۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ الدَّرَاوَرْدِیُّ ثَنَا عَمْرٌو وَ مَوْلَی الْمُطَّلِبِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِیِّ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَقْتُلُوْا اِمَامَكُمْ وَ تَجْتَلِدُوْا بِاَسْيَافِكُمْ وَ يَرِثُ دُنْيَاكُمْ شِرَارُكُمْ۔

۴۰۴۳: حضرت حذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم مارو گے اپنے امام کو (مراد حضرت عثمانؓ یا حضرت علیؓ ہیں یا جناب امام حسن یا امام حسین اور لڑ مرو گے اپنی تلواروں سے اور تمہارے حاکم وہ ہوں گے جو تم میں بدتر ہوں گے (از روئے علم اور نسب اور لیاقت اور فہم و فراست کے۔

تشریح ❁ اگر کوئی اعتراض کرے کہ حکومت اور دولت دونوں کا دینے والا خدا ہے پھر وہ نالائق اور موذی کو کیوں دولت اور حکومت دیتا ہے تو اس کا جواب وہی ہے جو اوپر ظالم کو سلطنت دینے کے باب میں گزرا دوسرا اعتراض یہ ہوتا ہے کہ جب دنیا خراب ٹھہری تو نالائق اور پاجیوں کو اس کا ملنا اولیٰ ہوا کیونکہ اچھوں پر تو ہمیشہ تکلیف رہتی ہے جیسا اوپر گزرا پھر نالائقوں کو دولت ملنا قیامت کی نشانی کیوں ٹھہری اس کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث میں بدتر سے وہ مراد ہے جو دنیا کی دولت اور حکومت کے لائق نہ ہو اور وہ مراد نہیں ہے جس کے اعمال فسق اور فجور کے ہوں۔ فسق و فجور دوسری بات ہے وہ آخرت سے متعلق ہے اور کبھی آدمی فاسق و فاجر

Marfat.com

ہوتا ہے لیکن دنیا داری اور حکومت کی لیاقت اس میں ہوتی ہے پس فرمایا کہ قیامت کے قریب دولت اور حکومت دونوں ایسے لوگوں کو ملیں گی علاوہ فاسق اور فاجر ہونے کے دنیا داری کے بھی لائق نہ ہوں گے یعنی ان میں عقل اور صلاحیت ہی نہ ہوگی اگرچہ دنیا ہی کی سہی۔

۴۰۴۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَبِیْ حَيَّانَ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا بَارِزًا لِلنَّاسِ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَتَى السَّاعَةُ فَقَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَلٰكِنْ سَاُخْبِرُكَ عَنْ اَشْرَاطِهَا اِذَا وَلَدَتِ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا فَذَاكَ مِنْ اَشْرَاطِهَا وَ اِذَا كَانَتِ الْحُفَاةُ الْعُرَاةُ رُؤُسَ النَّاسِ فَذَاكَ مِنْ اَشْرَاطِهَا وَ اِذَا تَطَاوَلَ رِعَاءُ الْغَنَمِ فِی الْبُنْيَانِ فَذَاكَ مِنْ اَشْرَاطِهَا فِیْ خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا اللّٰهِ فَتَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ﴿اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَ يَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ.....﴾ [لقمٰن : ٣٤]

۴۰۴۴: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک روز آنحضرتؐ لوگوں میں باہر بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ایک شخص آیا (حضرت عمرؓ کی دوسری روایت میں اس کے کپڑے سفید تھے اور اس پر سفر کا نشان معلوم نہ ہوتا تھا اس نے اپنے گھٹنے آپؐ کے گھٹنوں سے لگا دیئے اور کہا اے محمدؐ مجھ کو ایمان کی خبر دو۔ آپؐ نے بیان کیا پھر اسلام کو پوچھا' پھر احسان کو' پھر قیامت کو جب وہ چلا گیا تو آپؐ نے فرمایا یہ جبریل تھے تم کو تمہارا دین سکھانے آئے تھے) اور اس نے کہا یا رسول اللہ قیامت کب ہوگی آپؐ نے فرمایا: جس سے پوچھتے ہو وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔ لیکن میں تجھ کو اس کی نشانیاں بتائے دیتا ہوں' جب لونڈی اپنی مالکہ کو جنے (یعنی بیٹی ماں پر حکومت کرے اس کو لونڈی کی طرح سمجھے یا لونڈیوں کی اولاد زیادہ ہوگی اور بیٹی ماں کی مالک ہو جائے گی) تو یہ قیامت کی نشانی ہے اور جب ننگے پاؤں والے ننگے بدن والے (یعنی گنوار مفلس) لوگوں کے سردار بنیں گے تو یہ قیامت کی نشانی ہے اور جب بکریاں چرانے والے بڑی بڑی عمارتیں بنانے لگیں تو یہ قیامت کی نشانی ہے اور قیامت کا علم ان پانچ باتوں میں ہے (غیب مطلق) جن کو کوئی نہیں جانتا اللہ کے سوا پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ اخیر تک۔

تشریح ❁ یعنی اللہ ہی کو معلوم ہے قیامت کا وقت وہی پانی برساتا ہے وہی جانتا ہے جو ماں کے پیٹ میں ہے نر یا مادہ اور کسی آدمی کو معلوم نہیں کل وہ کیا کرے گا اور کہاں مرے گا بس یہ باتیں غیب مطلق ہے ان کا علم کسی کو نہیں سوا اللہ کے اور جو کوئی دعویٰ کرے کہ کسی نبی یا ولی کو علم غیب ہے تو وہ کافر ہے قرآن کی بہت آیتوں میں صاف صاف یہ مضمون ہے کہ کہہ اے محمد میں غیب نہیں جانتا اب رہا غیب اضافی یعنی ایک شخص کو ایک بات غیب سے معلوم ہوتی ہے لیکن دوسرے کے نزدیک حاضر ہوتی ہے مثلاً ہم حیدرآباد میں ہیں تو لاہور کی باتیں ہمارے نزدیک غیب میں ہیں لیکن لاہور والوں کے نزدیک وہ غیب نہیں ہے تو جس شخص کے حق میں جو بات غیب ہو وہ اس کو خود معلوم نہیں ہو سکتی البتہ اللہ جب چاہتا ہے تو اپنے کسی بندے کو مثلاً پیمبر یا ولی کو ان باتوں میں سے کوئی بات بتا دیتا ہے۔

۴۰۴۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ

۴۰۴۵: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں تم میں سے ایک حدیث [illegible] کروں جو میں نے سنی ہے جناب رسول اللہؐ سے اور میرے [illegible] سے وہ حدیث کوئی بیان نہ

Marfat.com

اَلَآ اُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَدِّثُكُمْ بِهٖ اَحَدٌ بَعْدِى سَمِعْتُهٗ مِنْهُ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَ يَظْهَرَ الْجَهْلُ وَ يَفْشُوَ الزِّنَا ، وَ يُشْرَبَ الْخَمْرُ وَ يَذْهَبَ الرِّجَالُ وَ يَبْقَى النِّسَاءُ حَتّٰى يَكُوْنَ لِخَمْسِيْنَ امْرَاَةً قَيِّمٌ وَاحِدٌ۔

کرے گا (کیونکہ تمام صحابہؓ اب گزر گئے ہیں) میں نے آپ سے سنا آپ فرماتے تھے قیامت کی نشانیوں میں سے علم کا اٹھ جانا (یعنی علم دین کا) اور جہل پھیل جانا اور زنا پھیل جانا شراب کا پیا جانا (کثرت سے) اور مردوں کا مر جانا اور عورتوں کا رہ جانا یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا ایک مرد انتظام کرے گا (علم کا اٹھ جانا اس طرح سے ہوگا کہ دین کے عالم مر جائیں گے اور دوسرے ان کے قائم مقام نہ ہوں گے جیسے دوسری روایت میں ہے۔

۴۰۴۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ فَيُقْتَلُ النَّاسُ عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ عَشَرَةٍ تِسْعَةٌ۔

۴۰۴۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت نہ ہوگی یہاں تک کہ فرات میں (وہ دریا ہے کوفہ کا) سونے کا ایک پہاڑ کھل جائے گا اور لوگ اس پر لڑائی کریں گے تو ہر دس آدمیوں میں سے نو مارے جائیں گے۔

تشریح ❁ دوسری روایت میں ہے ہر سو میں سے ننانوے مارے جائیں گے اور ہر شخص کہے گا شاید میں بچ رہوں اور اس پہاڑ کو لوں اور لڑے گا ایسے سونے پر لعنت جس سے کان پھٹے مثل مشہور ہے مگر دنیا کے طمع یہ کہاں سمجھتے ہیں ایک پیسہ کے لئے جان دینے کو مستعد ہیں حالانکہ جان ہے تو جہان ہے۔

۴۰۴۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ مَرْوَانَ الْعُثْمَانِىُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِىْ حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَقْبِضَ الْمَالُ وَتَظْهَرَ الْفِتَنُ وَ يَكْثُرُ الْهَرَجُ قَالُوْا وَ مَا الْحَرَجُ ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ الْقَتْلُ ثَلَاثًا۔

۴۰۴۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ مال و دولت بہنے لگے (یعنی کثرت سے ہو کیونکہ لوگ بہت مارے جائیں گے) اور فتنے ظاہر ہوں اور ہرج بہت ہو لوگوں نے عرض کیا ہرج کیا ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپؐ نے فرمایا: قتل قتل قتل تین بار۔

۲۶: بَابٌ ذَهَابِ الْقُرْآنِ وَالْعِلْمِ

باب: قرآن اور علم کا اٹھ جانا قیامت کی نشانی ہے

۴۰۴۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ عَنْ زِيَادِ بْنِ لَبِيْدٍ قَالَ ذَكَرَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَقَالَ ذَاكَ عِنْدَ اَوَانِ ذَهَابِ الْعِلْمِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! وَ كَيْفَ يَذْهَبُ الْعِلْمُ وَ نَحْنُ نَقْرَاُ

۴۰۴۸: حضرت زیاد بن لبیدؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کسی بات کا ذکر آیا۔ آپؐ نے فرمایا: تو یہ اس وقت ہوگا جب علم اٹھ جائے گا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیونکر علم اٹھ جائے گا ہم تو قرآن پڑھتے ہیں اور ہم اس کو پڑھائیں گے اپنے بچوں کو اور ہمارے بچے اسے اپنے بچوں کو پڑھائیں گے اسی طرح قیامت تک

Marfat.com

الْقُرْآنَ وَنُقْرِئُهُ اَبْنَاءَ نَا وَ يُقْرِئُهُ اَبْنَاؤُنَا اَبْنَآءَ هُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ زِيَادُ ! اِنْ كُنْتُ لَاَرَاكَ مِنْ اَفْقَهِ رَجُلٍ الْمَدِيْنَةَ اَوْ لَيْسَ هٰذِهِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى يَقْرَاُوْنَ التَّوْرَاةَ وَالْاِنْجِيْلَ لَا يَعْمَلُوْنَ بِشَيْءٍ مِمَّا فِيْهِمَا۔

رہے گا آپؐ نے فرمایا: تیری ماں تجھ پر رودے اے زیاد (یہ محاورہ ہے عرب کا بددعا نہیں ہے اور مطلب یہ ہے کہ تیری حماقت پر روئے یا جو اتنا احمق ہو اس کا مرنا ہی اچھا ہے اور ماں کا اس پر رونا) میں تجھ کو بہت سمجھ دار سمجھتا تھا مدینہ میں کیا یہ یہود اور نصاریٰ توراۃ اور انجیل کو نہیں پڑھتے ہیں لیکن کیا فائدہ ان کی کسی بات پر عمل نہیں کرتے۔

تشریح ❁ بلکہ اپنے پادریوں اور مولویوں کے تابع ہیں ان کی رائے پر چلتے ہیں یا عقلی قانون بناتے ہیں اس پر چلتے ہیں کتاب الٰہی کو کوئی نہیں پوچھتا حضرات مقلدین اس حدیث پر غور فرمائیے۔

۴۰۴۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ اَبِيْ مَالِكِ الْاَشْجَعِيِّ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْرُسُ الْاِسْلَامُ كَمَا يَدْرُسُ وَشْيُ الثَّوْبِ حَتّٰى لَا يُدْرٰى مَا صِيَامٌ وَ لَا صَلَاةٌ وَ لَانُسُكٌ وَ لَا يُدْرٰى مَا صِيَامٌ وَلَا صَلَاةٌ وَ لَا نُسُكٌ وَ لَا صَدَقَةٌ وَلَيُسْرٰى عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِيْ لَيْلَةٍ فَلَا يَبْقٰى فِي الْاَرْضِ مِنْهُ آيَةٌ وَ يَبْقٰى طَوَائِفُ مِنَ النَّاسِ الشَّيْخُ الْكَبِيْرُ وَ الْعَجُوْزُ يَقُوْلُوْنَ اَدْرَكْنَا آبَاءَ نَا عَلٰى هٰذِهِ الْكَلِمَةِ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَنَحْنُ نَقُوْلُهَا فَقَالَ لَهٗ صِلَةُ مَا تُغْنِيْ عَنْهُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ هُمْ لَا يَدْرُوْنَ مَا صَلَاةٌ وَ لَا صِيَامٌ وَ لَا نُسُكٌ وَ لَا صَدَقَةٌ فَاَعْرَضَ عَنْهُ حُذَيْفَةُ ثُمَّ رَدَّهَا عَلَيْهِ ثَلَاثًا كُلَّ ذَالِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ حُذَيْفَةُ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْهِ فِي الثَّالِثَةِ فَقَالَ يَا صِلَةُ تُنَجِّيْهِمْ مِنَ النَّارِ ثَلَاثًا۔

۴۰۴۹: حضرت حذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اسلام پرانا ہو جائے گا جیسے کپڑے کی بیل پرانی ہو جاتی ہے یہاں تک کہ کوئی (نام کے مسلمانوں میں سے) یہ نہ جانے گا کہ روزہ کیا ہے، نماز کیا ہے، قربانی کیا ہے، صدقہ کیا ہے (اور اللہ کی کتاب ایک ہی رات میں چل دے گی (یعنی اس کے حروف غائب ہو جائیں گے) اور حافظ پہلے ہی مر جائیں گے تو زمین میں ایک آیت بھی قرآن کی باقی نہ رہے گی اور چند گروہ مسلمانوں کے رہ جائیں گے ان میں بوڑھے اور بوڑھیاں یہ کہیں گی کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو یہ کلمہ کہتے ہوئے پایا لا الٰہ الا اللہ تو ہم بھی کہتے ہیں (باقی اور کوئی بات دین کی ان کو معلوم نہ ہوگی) صلہ بن زفر نے کہا (جو تابعی ہیں اور حذیفہ سے راوی ہیں) فقط لا الٰہ الا اللہ کہنے سے ان کو کیا فائدہ نہ ہوگا اور وہ نہیں جانتے ہوں گے روزے اور نماز اور قربانی اور زکوٰۃ کو تو۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے تین بار ان کی طرف سے منہ پھیرا لیکن صلہ نے پھر پوچھا پھر پوچھا تین بار ہر بار حذیفہ جواب نہیں دیتے تھے۔ تیسری میں انہوں نے رخ کیا صلہ کی طرف اور کہا اے صلہ یہ کلمہ ان کو دوزخ سے نجات دلوا دے گا تین بار اس کو کہا۔

تشریح ❁ کیونکہ وہ لوگ دین کی اور باتوں کے منکر نہ ہوں گے صرف ناواقف ہوں گے اور ناواقف آدمی کو نجات کے لئے صرف توحید کافی ہے۔

۴۰۵۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا اَبِيْ وَوَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

۴۰۵۰: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما[illegible] امت کے قریب کچھ

Marfat.com

اللّٰهِ يَكُوْنُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ اَيَّامٌ يُرْفَعُ فِيْهَا الْعِلْمُ وَ يَنْزِلُ فِيْهَا الْجَهْلُ وَ يَكْثُرُ فِيْهَا الْهَرْجُ وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ۔

دن ایسے ہوں گے جن میں علم اٹھ جائے گا اور جہل اترے گا اور ہرج بہت ہوگا یعنی قتل۔

۴۰۵۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ اَيَّامًا يَنْزِلُ فِيْهَا الْجَهْلُ وَيُرْفَعُ فِيْهَا الْعِلْمُ وَ يَكْثُرُ فِيْهَا الْهَرْجُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ مَا الْهَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ۔

۴۰۵۱: حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے بعد ایسے دن آئیں گے جن میں جہل اترے گا اور علم اٹھ جائے گا اور ہرج بہت ہوگا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہرج کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: قتل۔

۴۰۵۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَرْفَعُهٗ قَالَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَ يَنْقُصُ الْعِلْمُ وَ يُلْقَى الشُّحُّ وَ تَظْهَرُ الْفِتَنُ وَ يَكْثُرُ الْهَرْجُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَ مَا الْهَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ.

۴۰۵۲: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: زمانہ چھوٹا ہو جائے گا (یعنی جلدی گزرے گا بوجہ عیش و عشرت کے بابرکت نہ ہونے کی وجہ سے یا یہ مراد ہے کہ عمریں چھوٹی ہوں گی اور بعضوں نے کہا لوگ فکروں میں مصروف ہوں گے بوجہ فتنوں کے معلوم نہ ہوگا کتنے دن گزر گئے) اور علم گھٹ جائے گا اور بخیلی ڈالی جائے گی (لوگوں کے دلوں میں) اور فتنے ظاہر ہوں گے اور ہرج بہت ہوگا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہرج کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: قتل۔

۲۷: بَابُ ذَهَابِ الْاَمَانَةِ

باب: امانت (یعنی ایمانداری) کا دِلوں سے نکل جانا

۴۰۵۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَدِيْثَيْنِ قَدْ رَاَيْتُ اَحَدَهُمَا وَ اَنَا اَنْتَظِرُ الْاٰخَرَ حَدَّثَنَا اَنَّ الْاَمَانَةَ نَزَلَتْ فِيْ جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ (قَالَ الطَّنَافِسِيُّ يَعْنِيْ وَسْطَ قُلُوْبِ الرِّجَالِ) وَ نَزَلَ الْقُرْاٰنُ فَعَلِمْنَا مِنَ الْقُرْاٰنِ وَ عَلِمْنَا مِنَ السُّنَّةِ۔

ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا فَقَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُرْفَعُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهٖ فَيَظَلُّ اَثَرُهَا كَاَثَرِ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُنْزَعُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهٖ فَيَظَلُّ اَثَرُهَا كَاَثَرِ الْهَجْلِ كَجَمْرٍ وَ حْرَجْتَهٗ عَلٰى رِجْلِكَ

۴۰۵۳: حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ نے ہم سے دو حدیثیں بیان کیں ایک تو میں نے دیکھ لی (یعنی اس کا ظہور ہو گیا اور دوسری کا منتظر ہوں آپؐ نے ہم سے یہ حدیث بیان کی کہ امانت (یعنی ایمانداری) دلوں کی جڑ میں اتری اور طنافسی نے کہا یعنی دلوں کے درمیان میں پھر قرآن اترا تو ہم نے اس کو دیکھا سیکھا (اس سے ایمانداری اور بڑھ گئی مطلب یہ ہے کہ ایمانداری کی صفت بعض دلوں میں خلقی ہوتی ہے اور کتاب و سنت حاصل کرنے سے اور وہ زیادہ ہو جاتی ہے) پھر آنحضرتؐ نے امانت سے اٹھ جانے کا حال بیان فرمایا کہ آدمی ایک نیند لے گا اور امانت اس سے اٹھالی جائے گی لیکن اس کا نشان ایک نقطے کی طرح دل میں رہ جائے گا پھر دوسری نیند لے گا اور

Marfat.com

فَتَقِظَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَ لَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ اَخَذَ حُذَيْفَةُ كَفًّا مِنْ حَصًى فَدَحْرَجَهُ عَلٰى سَاقِهِ

قَالَ فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُوْنَ وَ لَا يَكَادُ اَحَدٌ يُؤَدِّى الْاَمَانَةَ حَتّٰى يُقَالَ اِنَّ فِىْ بَنِىْ فُلَانٍ رَجُلًا اَمِيْنًا وَ حَتّٰى يُقَالَ لِلرَّجُلِ مَا اَعْقَلَهٗ وَ اَجْلَدَهٗ وَ اَظْرِفَهٗ وَ مَا فِىْ قَلْبِهٖ حَبَّةُ خَرْدَلٍ مِنْ اِيْمَانٍ ۔ وَ لَقَدْ اَتٰى عَلَىَّ زَمَانٌ وَ لَسْتُ اُبَالِىْ اَيُّكُمْ بَايَعْتُ لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا لَيَرُدَّنَّهٗ عَلَىَّ اِسْلَامُهٗ وَ لَئِنْ كَانَ يَهُوْدِيًا اَوْ نَصْرَانِيًّا لَيَرُدَّنَّهٗ عَلٰى سَاعِيْهِ فَاَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ لَا بَايِعَ اِلَّا فُلَانًا وَ فُلَانًا۔

امانت اس کے دل سے اٹھالی جائے گی لیکن اس کا نشان ایک نقطہ کی طرح دل میں رہ جائے گا پھر دوسری نیند لے گا اور امانت اس کے دل سے اٹھالی جائے گی لیکن اس کا اثر کھال موٹا ہونے کی طرح رہ جائے گا (جیسے پھوڑا اچھا ہو جاتا ہے لیکن جلد کی غلاظت ذرا سی رہ جاتی ہے اور یہ درجہ اوّل سے بھی کم ہے۔ اول میں تو ایک نقطہ کے برابر امانت رہ گئی تھی یہاں اتنی بھی نہ رہی صرف نشان رہ گیا) جیسے ایک انگارے کو تو پاؤں پر لڑھکا دے تو کھال پھول جائے اب تو کھال پھولی (آبلہ دیکھے گا اس کے اندر کچھ نہ ہوگا پھر حذیفہ نے مٹھی بھر کنکریاں لیں اور ان کو اپنی پنڈلی میں ڈالا۔ آپؐ نے فرمایا: تو لوگ صبح کو بیعت کریں گے اور ان میں سے کوئی ایماندار نہ ہوگا یہاں تک کہ لوگ کہیں گے فلاں قبیلہ میں ایک شخص ایماندار ہے اور یہاں تک کہ ایک شخص کو کہا جائے گا وہ کتنا عاقل اور ظریف مستعد ہے لیکن اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان نہ ہوگا اور ایک (زمانہ میرے اوپر گزرا (یہ حذیفہ کا قول ہے) کہ مجھ کو پرواہ نہ تھی تم میں سے کسی سے معاملہ (بیعت) کرلوں (کیونکہ سب ایماندار تھے) اگر وہ مسلمان ہوتا تو اس کا اسلام اس کو ناحق کرنے سے مانع ہوتا اور اگر یہود یا نصرانی ہوتا تو اس کا گماشتہ انصاف کرتا (یعنی اس کا عامل مطلب یہ ہے کہ کافر کے بھی عامل اور عہدہ دار ایماندار اور منصف ہوتے) لیکن آج کے دن کو میں کسی سے بیعت نہیں کرسکتا (کوئی اس لائق نہیں ہے) سوا فلانے کے اور فلانے کے۔

۴۰۵۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفّٰى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْنُ حَرْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ اَبِى الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ اَبِىْ شَجَرَةَ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اِذَا اَرَادَ اَنْ يُهْلِكَ عَبْدًا اَنْزَعَ مِنْهُ الْحَيَاءَ فَاِذَا اَنْزَعَ مِنْهُ الْحَيَاءَ لَمْ تَلْقَهٗ اِلَّا مَقِيتًا مُمَقَّتًا فَاِذَا لَمْ تَلْقَهٗ اِلَّا مَقِيتًا مُمَقَّتًا نُزِعَتْ مِنْهُ الْاَمَانَةَ فَاِذَا نُزِعَتْ مِنْهُ الْاَمَانَةَ لَمْ تَلْقَهٗ اِلَّا خَائِنًا مُخَوَّنًا فَاِذَا لَمْ تَلْقَهٗ اِلَّا خَائِنًا مُخَوَّنًا نُزِعَتْ مِنْهُ الرَّحْمَةُ فَاِذَا اُنْزِعَتْ مِنْهُ الرَّحْمَةُ لَمْ تَلْقَهٗ اِلَّا رَجِيْمًا مُلَعَّنًا فَاِذَا لَمْ تَلْقَهٗ اِلَّا رَجِيْمًا مُلَعَّنًا نُزِعَتْ مِنْهُ رِبْقَةُ الْاِسْلَامِ.

۴۰۵۴: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ نے فرمایا: اللہ جب کسی بندے کو ہلاک کرنا چاہتا ہے تو اس سے حیا (شرم) نکال لیتا ہے پھر جب حیا اس میں سے نکل جاتی ہے تو ہمیشہ تو اس پر اللہ کا غصہ پاتا ہے جب ہمیشہ اس پر اللہ کا غصہ رہتا ہے تو امانت اس کے دل سے نکل جاتی ہے تو ہمیشہ اس کو چور اور خائن پاتا ہے جب ہمیشہ چور اور خائن اس کو پاتا ہے تو رحمت اس میں سے نکل جاتی ہے (کیونکہ رحم وہی کرتا ہے جو امانت دار ہوتا ہے بے ایمان آدمی سخت دل ہوتا ہے) جب رحمت اس میں سے نکل جاتی ہے تو ہمیشہ اس کو مردود اور ملعون پاتا ہے جب ہمیشہ اس کو مردود اور معلون پائے تو اسلام کی رسی اس کی گردن سے نکل گئی (معاذ اللہ کافر ہو گیا (اس [illegible] سے نکلا کہ صغیرہ گناہ

Marfat.com

کبیرہ تک پہنچاتا ہے اور کبیرہ کفر تک۔

۲۸:بَابُ الْآيَاتِ

۴۰۵۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ فُرَاتِ الْقَزَّازِ عَنْ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ اَبِی الطُّفَيْلِ الْكِنَانِيِّ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيْدٍ اَبِی سَرِيْحَةَ قَالَ اَطَّلَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غُرْفَةٍ وَ نَحْنُ نَتَذَاكَرُ السَّاعَةَ فَقَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَكُوْنَ عَشْرُ آيَاتٍ طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَالدَّجَّالُ وَالدُّخَانُ وَالدَّابَّةُ وَ يَاجُوْجَ وَ مَا جُوْجَ وَ خُرُوْجُ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ ثَلَاثُ خُسُوْفٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَ خَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَ خَسْفٌ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِعَدَنٍ اَبْيَنَ تَسُوْقُ النَّاسَ اِلَى الْمَحْشَرِ تَبِيْتُ مَعَهُمْ اِذَا يَاتُوْا وَ تَقِيْلُ مَعَهُمْ اِذَا قَالُوْا۔

باب: قیامت کی نشانیوں کا بیان

۴۰۵۵: حضرت حذیفہؓ بن اسید سے روایت ہے آنحضرتؐ برآمد ہوئے بالا خانہ پر اور ہم قیامت کا ذکر کر رہے تھے آپؐ نے فرمایا: قیامت نہ ہوگی ایک یہاں تک کہ دس نشانیاں ظاہر ہوں ایک تو سورج کا پچھم سے نکلنا (جدھر ڈوبتا ہے ادھر ہی سے) دوسرے دجال کا نکلنا (جو کانا ہوگا) تیسرے دھوئیں کا نکلنا' چوتھے دابۃ الارض کا نکلنا (یعنی زمین کے جانور کا جو صفا پہاڑ سے نکلے گا اور کافروں اور مومن پر نشان کر دے گا۔ پانچویں یاجوج اور ماجوج کا نکلان (وہ دوقومیں ہیں یافث بن نوح کی اولاد سے جو قیامت کے قریب ظاہر ہوں گے چھٹے حضرت عیسیٰ بن مریم کا اترنا (آسمان سے دنیا کی طرف وہ بیت المقدس میں اتریں گے۔ ساتویں زمین کا دھنسنا مشرق میں' آٹھویں زمین کا دھنسنا مغرب میں' نویں زمین کا دھنسنا عرب کے جزیرے میں' دسویں ایک آگ جو عدن کی نشیب سے نکلے گی جس کو ابین کہتے ہیں (ابین بروزن احمر ایک گاؤں ہے یمن کے علاقہ میں ساحل سے ایک جانب پر) وہ لوگوں کو محشر کی طرف (یعنی شام کے ملک کی طرف شام کو محشر کہتے ہیں کیونکہ حشر اسی زمین پر ہوگا) لے جائے گی اور جب لوگ آرام کریں گے تو وہ آگ بھی آرام کرے گی ان کے ساتھ (یعنی ٹھہری رہے گی گویا وہ آگ بقدرِ الٰہی لوگوں کو ہانکنے والی ہوگی ملک شام کی طرف)

تشریح ✿ ساری دنیا میں پھیل جائے گا اور کافروں کا دم اس سے رک جائے گا اور مسلمانوں کو زکام کی حالت اس سے پیدا ہوگی اور یہ نشانی ابھی ظاہر نہیں ہوئی قیامت کے قریب ظاہر ہوگی حذیفہ اور ابن عمرؓ اور حسن کا یہی قول ہے اور حذیفہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ یہ دھواں دنیا میں چالیس دن تک رہے گا اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا یہ نشانی ظاہر ہو چکی اور اس آیت میں اسی کا ذکر ہے: یوم تاتی السماء بدخان مبین اور یہ دھواں قریش پر آیا تھا ان پر قحط پڑا اور آسمان میں دھواں سا معلوم ہوتا تھا اور احتمال ہے کہ یہ دھواں الگ ہو اور وہ جو قیامت کی نشانی ہے دوسرا دھواں ہو اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔

یعنی آپ کی ہجرت سے یا وفات سے اسلام کی دو لتیں مٹ جانے سے دوسو برس بعد اور یہ حدیث ضعیف ہے ابن جوزی نے اس کو موضوعات میں لکھا اور کہا اس کی اسناد میں عون اور عبداللہ دونوں ضعیف ہیں مگر ابن جوزی نے اس کو کدیمی کے طریق سے روایت کیا اس نے عون سے اور ابن ماجہ کے اسناد میں حسن نے متابعت کی کدیمی کی ابن جوزی نے کہا اس حدیث کی وضع کے ساتھ ہستم ہے کدیمی۔

میں کہتا ہوں اس کی متابعت ہوئی اور حاکم نے اس کو مستدرک میں نکالا اور کہا صحیح ہے ذہبی نے ان پر اعتراض کیا

Marfat.com

کہ عون ضعیف ہے اور ابن کثیر نے کہا یہ حدیث صحیح نہیں ہے اور شاید آیات سے اس حدیث میں وہ آیات مراد ہوں جیسے خلق قرآن کا قول جو امام احمد کے وقت میں نکلا اور اس کی وجہ سے اہل حدیث پر آفت آئی ہیں میں کہتا ہوں اگر حدیث ظاہر پر رکھی جائے تو پھر بھی اس میں کچھ اشکال نہیں ہے کیونکہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کی بڑی نشانیاں سنہ دوسو ہجری تک ظاہر نہ ہوں گی اس کے بعد ہوں گی اور اب تو تیرہ سو برس گزر چکے ہیں ابھی تک کوئی بڑی نشانی ظاہر نہیں ہوئی اور اللہ تعالیٰ اس کا وقت خوب جانتا ہے۔

۴۰۵۶: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُوْ بْنُ الْحَارِثِ وَابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ سِنَانٍ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ قَالَ بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ سِتًّا طُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَالدُّخَانَ وَ دَابَّةُ الْاَرْضِ وَالدَّجَّالَ وَاُخَوِيْصَةُ اَحَدِكُمْ وَاَمْرَ الْعَامَّةِ۔

۴۰۵۶: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چھ چیزوں کے ظاہر ہونے سے پہلے جلدی نیک عمل کرلو۔ ایک تو سورج کا نکلنا پچھم سے، دوسرے دھواں، تیسرے دابۃ الارض، چوتھے دجال، پانچویں خاص آفت ہر شخص کی (یعنی موت) چھٹی عام آفت (جیسے وبا وغیرہ)

۴۰۵۷: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْخَلَّالُ ثَنَا عَوْنُ بْنُ عُمَارَةَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُثَنّٰى بْنِ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَلْاٰيَاتُ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ۔

۴۰۵۷: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کی نشانیاں دوسو برس کے بعد ہوں گی۔

۴۰۵۸: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا نُوْحُ بْنُ قَيْسٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُغَفَّلٍ عَنْ يَزِيْدَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اُمَّتِىْ عَلٰى خَمْسِ طَبَقَاتٍ فَاَرْبَعُوْنَ سَنَةً اَهْلُ بِرٍّ وَ تَقْوٰى ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَ مِائَةِ سَنَةٍ اَهْلُ تَرَاحُمٍ وَ تَوَاصُلٍ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ اِلٰى سِتِّيْنَ وَ مِائَةِ سَنَةٍ اَهْلُ تَدَابُرٍ وَ تَقَاطُعٍ ثُمَّ الْهَرْجُ الْهَرْجُ النَّجَا النَّجَا۔

۴۰۵۸: حضرت انسؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ نے فرمایا: میری امت کے پانچ طبقے ہوں گے چالیس برس تک تو نیک اور متقی رہیں گے پھر ایک سو بیس برس تک ان کے قریب وہ لوگ رہیں گے جن میں رحم اور ناتے کا جوڑ ہوگا پھر ان سے قریب ایک سو ساٹھ برس تک وہ لوگ رہیں گے جو ناتا توڑیں گے اور ایک دوسرے کی طرف سے منہ موڑیں گے پھر اس کے بعد تو قتل ہی قتل ہے ایسے زمانہ سے نجات مانگو، نجات مانگو (اس حدیث کو ابن جوزی نے موضوعات میں بیان کیا اور دوسرے محدثین نے اس پر شدید جرح کی ہے)۔

حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا حَازِمٌ اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْعَنْزِيُّ ثَنَا الْمِسْوَرُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ اَبِىْ مَعْنٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَّتِىْ عَلٰى خَمْسِ طَبَقَاتٍ كُلُّ طَبَقَةٍ اَرْبَعُوْنَ عَامًا فَاَمَّا طَبَقَتِىْ وَ طَبَقَةُ اَصْحَابِىْ فَاَهْلُ عِلْمٍ وَ اِيْمَانٍ وَ اَمَّا الطَّبَقَةُ الثَّانِيَةُ مَا بَيْنَ الْاَرْبَعِيْنَ اِلَى

حضرت انس بن مالکؓ سے ویسی ہی روایت ہے اور اس میں یہ ہے کہ ہر طبقہ چالیس برس کا ہوگا لیکن میرا طبقہ اور میرے اصحاب کا طبقہ وہ تو اہل علم اور اہل ایمان کا ہے اور دوسرا طبقہ چالیس سے لے کر اسّی تک اہل بر[illegible] تقویٰ کا طبقہ پھر ذکر کیا

Marfat.com

الثَّمَانِيْنَ فَاَهْلُ بِرٍّ وَ تَقْوٰى ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهٗ۔

ویسا ہی جیسے اوپر گزرا۔

تشریح ۞ تو پانچ طبقے اس طرح سے ہوئے کہ چار آپؐ نے اپنے بعد بیان کئے اور ایک خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کا ابن جوزی نے اس حدیث کو بھی موضوع کہا ہے عباد بن عبداللہ کے طریق سے انہوں نے انس سے اور ابن ماجہ کی روایتوں میں دو شخصوں نے اس کی متابعت کی یزید رقاشی اور ابو معن نے کہا لیکن دونوں طریقوں کے اسناد ضعیف ہیں اور بھی اس کے کئی شاہد ہیں جو امام سیوطی نے لآلی میں بیان کئے۔

۲۹:بَابُ الْخُسُوْفِ

باب: زمین کے دھنسنے کا بیان

۴۰۵۹:حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدُ ثَنَا بَشِيْرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ طَارِقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَسْخٌ وَ خَسْفٌ وَ قَذْفٌ۔

۴۰۵۹: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: قیامت کے سامنے (قریب مسخ ہوں گے یعنی صورت بدلنا) اور خسف ہوں گے (زمین کا دھنسنا) اور قذف ہوں گے (یعنی پتھروں کی بارش) اس کی سند منقطع ہے۔

۴۰۶۰:حَدَّثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْ حَازِمِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ يَكُوْنُ فِيْ آخِرِ اُمَّتِيْ خَسْفٌ وَ مَسْخٌ وَ قَذْفٌ۔

۴۰۶۰: حضرت سہل بن سعد سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اخیر امت میں خسف ہوں گے اور مسخ اور قذف (اس حدیث کی سند ضعیف ہے کیونکہ عبدالرحمن بن زید بن اسلم ضعیف ہے)

۴۰۶۱:حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ ثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ ثَنَا اَبُوْ صَخْرٍ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَقَالَ اِنَّ فُلَانًا يَقْرَءُكَ السَّلَامَ قَالَ اِنَّهٗ بَلَغَنِيْ اَنَّهٗ قَدْ اَحْدَثَ فَاِنْ كَانَ قَدْ اَحْدَثَ فَلَا تُقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ (اَوْ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ) مَسْخٌ وَ خَسْفٌ وَ قَذْفٌ وَ ذَالِكَ فِيْ اَهْلِ الْقَدْرِ۔

۴۰۶۱: حضرت نافعؒ سے روایت ہے ایک آدمی ابن عمرؓ کے پاس آیا اور کہا فلاں شخص تم کو سلام کہتا ہے انہوں نے کہا مجھے خبر پہنچی ہے کہ اس نے دین میں نئی بات نکالی (بدعت) اگر اس نے نئی بدعت نکالی ہے تو میری طرف سے اس کو سلام مت کہنا کیونکہ میں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے میری امت میں یا اس امت میں مسخ اور خسف ہوں گے اور قذف اہل قدر میں (یعنی قدریہ لوگوں میں جو تقدیر کے منکر ہیں اور کہتے ہیں کہ بندہ اپنے افعال کا آپ خالق ہے سب سے پہلے یہی گمراہ فرقہ اسلام میں ظاہر ہوا صحابہ کے اخیر زمانہ میں)

۴۰۶۲:حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ خَسْفٌ وَ مَسْخٌ وَ قَذْفٌ۔

۴۰۶۲: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں خسف ہوگا اور مسخ اور قذف اس کی سند منقطع ہے۔

Marfat.com

۳۰:بَابُ جَيْشِ الْبَيْدَاءِ

۴۰۶۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اُمَيَّةَ بْنِ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ صَفْوَانَ سَمِعَ جَدَّهٗ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ يَقُوْلُ اَخْبَرَتْنِىْ حَفْصَةُ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَيَؤُمَّنَّ هٰذَا الْبَيْتَ جَيْشٌ يَغْزُوْنَهٗ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ خُسِفَ بِاَسْطِهِمْ وَيَتَنَادَى اَوَّلُهُمْ آخِرَهُمْ فَيُخْسَفُ بِهِمْ فَلَا يَبْقَى مِنْهُمْ اِلَّا الشَّرِيْدُ الَّذِىْ يُخْبِرُ عَنْهُمْ ۔

فَلَمَّا جَاءَ جَيْشُ الْحَجَّاجِ ظَنَنَّا اَنَّهُمْ هُمْ فَقَالَ رَجُلٌ اَشْهَدُ عَلَيْكَ اَنَكَ لَمْ تَكْذِبْ عَلٰى حَفْصَةَ صَلَّى رَضِى اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَ اَنَّ حَفْصَةَ لَمْ تَكْذِبْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

باب: بیداء کے لشکر کا بیان

۴۰۶۳: ام المؤمنین حضرت حفصہؓ سے روایت ہے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: اس گھر (یعنی خانہ کعبہ کا) قصد کرے گا ایک لشکر جو لڑائی کرے گا اہل مکہ سے جب وہ بیداء کی زمین میں ہوں گے (بیداء ایک مقام ہے ذوالحلیفہ سے قریب یا مراد وسیع میدان ہے) تو اس کے اندر دھنس جائیں گے اور دھنستے وقت جو لوگ آگے ہوں گے وہ پیچھے والوں کو آواز دیں گے وہ بھی دھنس جائیں گے یہاں تک کہ ان میں سے کوئی باقی نہیں رہے گا سوا ایک قاصد کے جو ان کا حال بیان کرے گا۔ عبداللہ بن صفوان نے کہا جب حجاج بن یوسف ثقفی ظالم کا لشکر آیا (عبداللہ بن زبیرؓ سے لڑنے کو مکہ کی طرف) تو ہم سمجھے شاید یہی لشکر آپ کا مراد ہوگا جو دھنس جائے گا ایک شخص یہ سن کر بولا میں گواہی دیتا ہوں کہ تم نے حفصہ پر جھوٹ نہیں باندھا اور حفصہؓ نے آنحضرتؐ پر جھوٹ نہیں باندھا۔

۴۰۶۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا الْفَضْلُ ابْنُ دُكَيْنٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ اَبِىْ اِدْرِيْسَ الْمَرْهِبِيِّ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ صَفِيَّةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْتَهِى النَّاسُ عَنْ غَزْوِ هٰذَا الْبَيْتِ حَتّٰى يَغْزُوَ جَيْشٌ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِالْبَيْدَاءِ (اَوْ بَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ) خُسِفَ بِاَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ وَ لَمْ يَنْجُ اَوْسَطُهُمْ۔

قُلْتُ فَاِنْ كَانَ فِيْهِمْ مَنْ يُكْرَهُ ؟ قَالَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ عَلٰى مَا فِىْ اَنْفُسِهِمْ ۔

۴۰۶۴: حضرت صفیہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: لوگ اس گھر پر لڑائی کرنے سے (یعنی مکہ والوں پر جہاد کرنے سے) باز نہ آئیں گے یہاں تک کہ ایک لشکر لڑنے کو آئے گا جب وہ بیدا ہوں گے یا وسیع میدان میں تو اول سے لے کر اخیر تک سارا لشکر دھنس جائے گا اور ان کے درمیان والے بھی نہیں بچیں گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اگر کوئی زبردستی سے اس لشکر میں شریک ہوا ہو (جیسے خوشی سے ان کے ساتھ نہ ہو) آپ نے فرمایا: قیامت کے دن ان کو اللہ تعالیٰ اپنی اپنی نیت کے موافق اٹھائے گا (لیکن دنیا کا عذاب سب پر آجائے گا بروں کی کثرت میں اچھے بھی پھنس جاتے ہیں۔

۴۰۶۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَ نَصْر ابْنُ عَلِيٍّ وَ هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحِمَّالُ قَالُوْا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ سَمِعَ نَافِعَ ابْنَ جُبَيْرٍ يُخْبِرُ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ ذَكَرَ النَّبِىُّ ﷺ الْجَيْشَ

۴۰۶۵: حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لشکر کا ذکر کیا جو دھنس جائے گا تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں کوئی ایسا شخص

Marfat.com

الَّذِیْ یُخْسَفُ بِهِمْ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَعَلَّ فِیْهِمُ الْمُکْرَهُ ؟ قَالَ اِنَّهُمْ یُبْعَثُوْنَ عَلٰی نِیَّاتِهِمْ۔

ہو جو جبر سے آیا ہو' آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اپنی اپنی نیت پر اٹھیں گے۔

۳۱:بَابُ دَآبَّةِ الْاَرْضِ

باب: دابۃ الارض کا بیان

۴۰۶۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا یُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِیِّ ابْنِ زَیْدٍ عَنْ اَوْسِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تَخْرُجُ الدَّابَّةُ وَ مَعَهَا خَاتَمُ سُلَیْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ وَ عَصَا مُوْسَی بْنِ عِمْرَانَ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ فَتَجْلُو وَجْهَ الْمُؤْمِنِ بِالْعَصَا وَ تَخْطِمُ اَنْفَ الْکَافِرِ بِالْخَاتَمِ حَتّٰی اَنَّ اَهْلَ الْحِرَاءِ لَیَجْتَمِعُوْنَ فَیَقُوْلُ هٰذَا یَامُؤْمِنُ وَیَقُوْلُ هٰذَا یَا کَافِرُ۔

۴۰۶۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک دابہ (جانور) زمین سے نکلے گا اس کے ساتھ حضرت سلیمانؑ کی انگوٹھی ہوگی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا ہوگا تو مسلمان کا منہ روشن کر دے گا عصا سے اور کافر کی ناک پر نشان لگا دے گا مہر سے۔ یہاں تک کہ ایک محلّہ والے (موضع والے جن کے گھر ملے جلے رہتے ہیں) جمع ہوں گے وہ کہے گا یہ مومن ہیں یہ کافر ہے۔

قَالَ اَبُوْ الْحَسَنِ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَاهُ ابْرٰهِیْمُ بْنُ یَحْیٰی ثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ فَذَکَرَ نَحْوَهٗ وَ قَالَ فِیْهِ مَرَّةً فَیَقُوْلُ هٰذَا یَامُؤْمِنُ ! وَ هٰذَا یَا کَافِرُ۔

ابوالحسن قطان کی روایت میں یہ ہے کہ یہ کہے گا اے مومن اور وہ کہے گا اے کافر۔

تشریح ❁ یعنی مومن اور کافر نشان کی وجہ سے معلوم ہو جائیں گے تو ہر ایک شخص مومن کو ایمان کا نشان دیکھ کر مومن کے لقب سے پکارے گا اور کافر کو کفر کا نشان دیکھ کر کافر کے لقب سے پکارے گا غرض اس وقت ایمان اور کفر مخفی نہ رہے گا حقیقت میں دابۃ الارض ایک فرشتہ ہوگا بصورت جانور کے جو صفا پہاڑ سے نمودار ہوگا بعضوں نے کہا اس کی لمبائی ساٹھ ہاتھ کی ہوگی اور عجیب الخلقت ہوگی ہر ایک جانور کی کچھ کچھ مشابہت اس میں ہوگی اور اللہ کی قدرت کے سامنے یہ امر بہت آسان ہے ہمارے زمانہ میں بہت انسان کے بچے آدمی کے پیٹ سے عجیب الخلقت پیدا ہوتے ہیں تو فرشتے کا ایک عجیب صورت پر ظاہر ہونا کیسا مشکل ہے۔

۴۰۶۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو و زُنَیْجٌ ثَنَا اَبُوْ تُمَیْلَةَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عُبَیْدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ ذَهَبَ بِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰی مَوْضِعٍ بِالْبَادِیَةِ قَرِیْبٍ مِنْ مَکَّةَ فَاِذَا اَرْضٌ یَابِسَةٌ حَوْلَهَا رَمْلٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَخْرُجُ الدَّابَّةُ مِنْ هٰذَا الْمَوْضِعِ فَاِذَا فِتْرٌ فِیْ شِبْرٍ۔

قَالَ ابْنُ بُرَیْدَةَ فَحَجَجْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ

۴۰۶۷: حضرت بریدہؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ نے مجھ کو ایک مقام میں جنگل میں لے گئے جو مکہ سے قریب تھا وہاں خشک زمین تھی اور اس کے اردگرد ریت تھی۔ آپؐ نے فرمایا: دابۃ الارض یہاں سے نکلے گا میں نے اس جگہ کو دیکھا وہ ایک جڈ تھی یا ایک بالشت (جڈ کہتے ہیں فتر کو فتر کہتے ہیں کلمہ کی انگلی کے کنارے سے لے کر انگوٹھے کے کنارے تک) ابن بریدہؓ نے کہا میں نے کئی سال کے بعد حج کیا تو بریدہؓ نے دابۃ الارض

Marfat.com

بِسِنِيْنَ فَاَرَانَا عَصاً لَهٗ فَاِذَا هُوَ بِعَصَایَ هٰذِهٖ هٰكَذَا وَ هٰكَذَا۔

کی جگہ بتائی وہ میری اس عصا کے برابر تھی اتنی لمبی اتنی موٹی (اس حدیث کی سند ضعیف ہے ابن حبان اور حاکم نے کہا کہ خالد بن عبید انس سے موضوع روایتیں بیان کرتا ہے)

تشریح ❁ اس روایت کو صرف ابن ماجہ نے نکالا یہ مزی نے بیان کیا اطراف میں اور دوسری روایتوں میں مذکور ہے کہ صفا پہاڑ پھٹے گا اور اس میں سے دابۃ الارض نکلے گا۔

۳۲:بَابُ طُلُوْعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا

باب: مغرب سے سورج نکلنے کا بیان

۴۰۶۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَاِذَا طَلَعَتْ وَرَآهَا النَّاسُ آمَنَ مَنْ عَلَيْهَا فَذَالِكَ حِيْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ۔

۴۰۶۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرتؐ سے سنا آپؐ فرماتے تھے قیامت نہیں قائم ہوگی یہاں تک کہ سورج مغرب سے نکلے جب سورج مغرب سے نکلے گا اور لوگ دیکھیں گے تو زمین پر جتنے لوگ ہوں گے سب ایمان لائیں گے (اور ہر ایک ملک والوں کو سورج کا طلوع مغرب سے معلوم ہوگا جدھر ڈوبتا ہے لیکن بعضوں کے اوپر وہ وقت دو دن کے برابر ہوگا اور بعضوں پر رات دو رات کے برابر) مگر یہ وقت ہے جب کسی آدمی کو ایمان لانا کافی نہ ہوگا جو پہلے ایمان نہ لایا تھا۔

تشریح ❁ کیونکہ کھلی کھلی نشانی پروردگار کی قدرت کی ظاہر ہو جائے گی اور ایسی حالت میں تو سب مومن ہو جاتے ہیں جیسے قیامت میں جنت اور دوزخ اور حشر کو دیکھ کر سب ایمان لائیں گے جو قبول ہے وہ یہی ہے کہ غیب پر ایمان لائے بہر حال مغرب سے جب تک سورج نہ نکلے اس وقت تک توبہ کا دروازہ کھلا ہے پھر بند ہو جائے گا۔

۴۰۶۹: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِیْ حَيَّانَ التَّيْمِیِّ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ ابْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَوَّلُ الْاٰيَاتِ خُرُوْجًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مَغْرِبِهَا وَ خُرُوْجُ الدَّابَّةِ عَلَی النَّاسِ ضَحًی۔

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَاَيَّتُهُمَا مَا خَرَجَتْ قَبْلَ الْاُخْرٰی فَالْاُخْرٰی مِنْهَا قَرِيْبٌ۔

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَ لَا اَظُنُّهَا اِلَّا طُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا.

۴۰۶۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پہلی نشانی قیامت کی نشانیوں میں سے سورج کا نکلنا ہے مغرب کی طرف سے اور چاشت کے وقت لوگوں پر دابہ کا نکلنا عبداللہ نے کہا ان دونوں میں سے جو بھی پہلے نکلے دوسری اس کے قریب ہوگی۔ عبداللہ نے کہا میرا خیال ہے کہ سورج مغرب سے پہلے نکلے گا۔

Marfat.com

تشریح ❁ یعنی ان نشانیوں میں جو قانون قدرت کے خلاف ہیں کیونکہ پہلی نشانی مہدی کا ظہور ہے پھر حضرت عیسیٰ کا نکلنا پھر دجال کا نکلنا پھر یاجوج ماجوج کا نکلنا اور دابۃ الارض میں اختلاف ہے کہ سورج کے طلوع کے بعد نکلے گا۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا یہی خیال تھا اور اوروں نے کہا اس سے پہلے نکلے گا بہر حال سماوی نشانیوں میں سورج کا نکلنا مغرب سے کیونکہ سورج نکلنے پر ایمان کا باب بند ہو جائے گا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے عہد میں بہت سے کافر دین اسلام کو قبول کریں گے یہاں تک کہ ساری دنیا میں ایک ہی دین ہو جائے گا۔

۴۰۷۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ قِبَلِ مَغْرِبِ الشَّمْسِ بَابًا مَفْتُوْحًا لِلتَّوْبَةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ نَحْوِهٖ فَاِذَا طَلَعَتْ مِنْ نَحْوِهٖ لَمْ يَنْفَعْ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِیْ اِيْمَانِهَا۔

۴۰۷۰: حضرت صفوان بن عسالؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مغرب کی طرف ایک دروازہ ہے کھلا ہوا جس کا عرض برس کی راہ ہے یہ دروازہ ہمیشہ کھلا رہتا ہے توبہ کے لئے یہاں تک کہ سورج ادھر کی طرف سے نکلے گا تو اب نفس کو اس کا ایمان لانا فائدہ نہ دے گا جو پہلے ایمان نہ لا چکا تھا یا ایمان کے ساتھ نیک عمل نہیں کر چکا تھا۔

۳۳: بَابُ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَ خُرُوْجِ عِيْسٰى ابْنِ مَرْيَمَ وَ خُرُوْجِ يَاْجُوْجَ وَ مَاْجُوْجَ

باب: دجال اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور یاجوج ماجوج کے نکلنے کا بیان

۴۰۷۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَ عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ ۔ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالُ اَعْوَرُ عَيْنِ الْيُسْرٰى جُفَالُ الشَّعْرِ مَعَهٗ جَنَّةٌ وَ نَارٌ فَنَارُهٗ جَنَّةٌ وَ جَنَّتُهٗ نَارٌ۔

۴۰۷۱: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دجال بائیں آنکھ کا کانا ہے اور اس کے سر پر بہت کثرت سے بال ہیں اور اس کے ساتھ جنت اور دوزخ ہوگی لیکن اس کی جنت دوزخ ہے اور اس کی دوزخ جنت ہے۔

تشریح ❁ صحیحین کی رویت میں ہے کہ اس کے ساتھ آگ اور پانی ہوگا لیکن لوگ جس کو پانی سمجھیں گے وہ آگ ہوگی اور جس کو آگ سمجھیں گے وہ شیریں پانی ہوگا عمدہ پھر جو کوئی تم میں سے دجال کو پائے وہ آگ میں گرے اور اس روایت میں یہ مذکور ہے کہ وہ بائیں آنکھ کا کانا ہے اور عبداللہ کی حدیث میں ہے جس کو بخاری اور مسلم نے نکالا کہ وہ دائیں آنکھ کا کانا ہے اور اس کی آنکھ گویا ایک انگور ہے پھولا ہوا یا اندھی بغیر روشنی کے دوسری حدیث میں ہے کہ وہ ممسوح العین ہے یعنی اندھا ہے ایک آنکھ کا اور اس میں غلیظ پھلی ہے اور اس کے دونوں آنکھوں کے بیچ میں کافر لکھا ہوا ہے اس کو ہر مومن پڑھ لے گا لکھا پڑھا ہو یا نہ ہو اور اول دجال کی حدیث میں بہت اختلافات ہیں اور بعضوں کی تطبیق کی ہے علماء نے بعضوں میں یہ احتمال ہے کہ راوی کی غلطی ہو عبادہ کی حدیث میں ہے کہ اس کی آنکھ اندھی ہوگی نہ اٹھی ہوئی نہ اندر گھسی ہوئی اس کو نکالا ابوداؤد نے اور انس اور حذیفہ کی حدیث میں ہے کہ وہ کافر اور کذاب ہے اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے وہ سرخ رنگ تھا موٹا گھونگر بال والا داہنی آنکھ کا کانا اور نواس کی روایت میں ہے کہ دجال کے دن لمبے ہوں گے یہاں تک کہ ایک

Marfat.com

دن ایک برس بھر کا ہوگا اور اسماء کی حدیث میں ہے کہ اس کے دن چھوٹے ہوں گے یہاں تک کہ برس ایک مہینے کے برابر ہوگا اور دن جیسے ایک تنکے کا جلنا اور تمیم داری کی حدیث آگے آتی ہے کہ دجال ایک جزیرے میں ہے جکڑا ہوا اور ابو بکرہ کی حدیث میں ہے کہ دجال کے باپ کا تیس برس تک لڑکا نہ ہوگا پھر ایک کانا لڑکا بڑے دانت والا پیدا ہوگا۔ اس کو ترمذی نے نکالا اور حدیث میں ہے کہ دجال شام کے سمندر میں ہے یا یمن میں اور ابن صیاد کی حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ڈرا کرتے تھے کہ کہیں وہ دجال نہ ہو اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ قسم کھاتے تھے کہ وہی دجال ہے اور تمیم کی حدیث میں ہے کہ دجال ہم نے اتنا بڑا آدمی دیکھا کہ ویسا کبھی نہیں دیکھا اور عبادہ کی حدیث میں ہے کہ دجال ٹھگنا ہے اس کے دونوں پاؤں میں فاصلہ بہت ہے۔

حدیث میں ہے اس کے گدھے کے دونوں کانوں کے بیچ میں ستر باع کا فاصلہ ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا قد بھی بہت بڑا ہوگا اور یہ اختلافات فی الحقیقت اختلافات نہیں ہیں کیونکہ دجال ایک ساحر شخص ہوگا جو جادو کے زور سے طرح طرح کے شعبدے اور طلسم دکھائے گا جیسے مردے کا جلانا زمین کا خزانہ نکالنا پانی برسانا غلہ اگانا گویا وہ الوہیت کا دعویٰ کرے گا اور اس کو خوارق عادات دیئے گئے اس وجہ سے کہ اللہ اپنے بندوں کا امتحان لے گا اس سے اور اس کے خدا نہ ہونے کی کئی نشانیاں بھی کھول دیں جن میں وہ مجبور ہوگا ان کو اپنے سے دور نہ کر سکے گا جیسے کانا ہونا آنکھ میں پھلی ہونا پیشانی پر کافر لکھا ہونا ان نشانیوں کو دیکھ کر مومنین یقین کر لیں گے کہ یہ خدا نہیں ہے پس جب وہ ساحر ہوا اور بڑے خوارق عادات دکھانے پر اس کو قدرت ہوئی تو ممکن ہے کہ کبھی وہ اپنی داہنی آنکھ کو کانا دکھائے کبھی بائیں آنکھ کو کبھی لمبا کبھی پست قد کبھی موٹا کبھی متوسط کبھی آنکھ پھولی ہوئی کبھی برابر اب رہا دنوں کے چھوٹے اور بڑے ہونے کا اختلاف تو احتمال ہے کہ راوی کی اس میں غلطی ہو یا آدھے دن اس کے بڑے ہوں آدھے چھوٹے ہوں۔ مگر تو اس کی حدیث میں ہے کہ وہ چالیس دن تک رہے گا اور اسماء کی حدیث میں ہے کہ چالیس برس تک رہے گا اور ان دونوں کا تخالف اس طرح رفع ہوتا ہے کہ نواس کی حدیثوں میں دنوں کا طول مذکور ہے اور ایک دن ایک سال کا ہوگا تو گویا چالیس دن چالیس سال ہی ہوئے اور اسماء کی حدیث میں دونوں کا قصر مذکور ہے کہ ایک برس ایک مہینے کے برابر ہوگا اور ممکن ہے کہ پہلی حدیث میں وہ دن مراد ہوں جن میں وہ دنیا کا دورہ کرے گا اور لوگوں کو گمراہ کرے گا اور دوسری حدیث میں ہے اس کے پہلے کے دن مراد ہوں اب رہا ابن صیاد کا حال اور تمیم داری کا بیان اور دوسری حدیثیں تو وہ ایک دوسرے کے مخالف نہیں ہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دجال کا نکلنا وحی سے معلوم ہوا تھا اب رہی اس کی تعیین اس میں آپ کو شک تھا پس جس شخص پر علامات کے لحاظ سے گمان ہوا تو یہ شبہ ہوا شاید وہی دجال ہو اور ایسا ہی آپ ﷺ کو شبہ تھا کہ دجال کب نکلے گا ایک حدیث میں ہے کہ اگر میرے سامنے نکلا تو میں اس سے حجت کروں گا اور اگر میرے بعد نکلا تو اللہ میرا خلیفہ ہے ہر مسلمان پر اور ایک حدیث میں ہے کہ دجال کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام ماریں گے شاید یہ حدیث بعد کی ہو۔ پہلے آپ کو یہ معلوم نہ ہوا ہو بعد اس کے معلوم ہو گیا کہ دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے مارا جائے گا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو آپ ﷺ کی وفات کے بعد اتریں گے دوسری حدیث میں اس کی تصریح کر دی کہ جو کوئی تم میں سے عیسیٰ کو پائے تو ان کو میری طرف سے سلام کہے اور جو کوئی تم سے دجال کو سنے تو اس سے دور رہے اور عبیدہ کی حدیث میں ہے کہ دجال کو بعض وہ لوگ پائیں گے جنہوں نے مجھ کو دیکھا ہے یا میرا کلام سنا ہے احتمال ہے کہ اس سے جن مسلمان مراد ہوں وہ دجال کے وقت تک زندہ رہیں یا خضر مراد ہوں یا یہ مطلب ہے کہ جس نے میرا کلام سنا خواہ بواسطہ ہی سنا ہو تو تمام وہ مسلمان مراد ہو سکتے ہیں جو آپ ﷺ کی حدیث سنتے ہیں بہر حال قیامت کی نشانیاں جیسے اور جس طرح آپ ﷺ سے صحیح صحیح روایتوں میں منقول ہیں ان کو مان لینا چاہئے باقی ان کی تفصیل اور تعین اور تفریح کو تو یہ کسی کو معلوم نہیں بجز خدا کے اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت سی باتوں میں شک تھا جو اللہ نے آپ کو نہیں بتائی تھیں اور یہ عمدہ دلیل ہے آپ کے نبی برحق ہونے کی ورنہ جھوٹے شخص کو ہر ایک یقین کے طور پر قطعی طریق

Marfat.com

سے کہہ دینا کچھ مشکل نہیں ہے اور ہم نے اس مقام میں کلام کو طول دیا کیونکہ بعضے لوگ ناسمجھی سے ان احادیث کے ظاہری اختلافات کو دیکھ کر متزلزل ہو جاتے ہیں اور شیطان ان کو گمراہی میں پھنسا دیتا ہے حالانکہ ان سب اختلافات کو اہل حدیث نے اچھی طرح سے رفع کر دیا ہے غرض اللہ تعالیٰ شیطان کے شر سے ہر مسلمان کو بچائے آمین یارب العالمین۔

۴۰۷۲: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالُوْا ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ عَرُوْبَةَ عَنْ اَبِى التَّيَّاحِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ سُبَيْعٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ ِالصِّدِّيْقِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الدَّجَّالَ يَخْرُجُ مِنْ اَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ يُقَالُ لَهَا خُرَاسَانُ يَتْبَعُهُ اَقْوَامٌ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ۔

۴۰۷۲: حضرت ابوبکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ہم سے بیان کیا کہ دجال مشرق کے ایک ملک سے نکلے گا جس کو خراسان کہتے ہیں (خراسان ایک ملک ہے ماروالنہر اور عراق کے درمیان اس کے شہر یہ ہیں ہرات اور مشہد اور طوس وغیرہ) اور اس کے ساتھ ایسے لوگ ہوں گے جن کے منہ گویا تہہ بر تہہ ڈھالیں ہوں گی (یعنی گول موٹے جیسے ترک لوگ ہوتے ہیں)

۴۰۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِىْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِىْ حَازِمٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ مَا سَاَلَ اَحَدٌ النَّبِىَّ ﷺ عَنِ الدَّجَّالِ اَكْثَرَ مِمَّا سَاَلْتُهٗ (وَ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ اَشَدُّ سُوءَ الَّا مِنِّىْ) فَقَالَ لِىْ مَا تَسْاَلُ عَنْهُ قُلْتُ اِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ : اِنَّ مَعَهُ الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ قَالَ هُوَ اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذَالِكَ۔

۴۰۷۳: حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے دجال کا اتنا نہیں پوچھا جتنا میں نے پوچھا۔ آخر آپؐ نے فرمایا: اس کا حال کیا پوچھتا ہے میں نے عرض کیا لوگ کہتے ہیں اس کے ساتھ کھانا اور پانی ہوگا۔ آپؐ نے فرمایا: وہ ذلیل ہے اللہ کے نزدیک اس سے۔

تشریح ✿ کہ اس کا کھانا اور پینا فی الحقیقت عطا فرمائے گا بلکہ شعبدہ بازی ہوگی فی الحقیقت نہ کھانا ہوگا اس کے پاس نہ پانی۔ صحیحین کی روایت میں ہے کہ میں نے عرض کیا لوگ کہتے ہیں اس کے پاس روٹی کا پہاڑ ہوگا اور پانی کی نہر ہوگی۔ تب آپؐ نے یہ فرمایا اور ممکن ہے کہ حدیث کا ترجمہ یوں کیا جائے کہ اللہ پر یہ بات آسان ہے دجال سے زیادہ یعنی جب اس نے دجال کو پیدا کر دیا تو اس کو کھانا یا پانی دینا کیا مشکل ہے اور بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ دجال ذلیل ہے اللہ کے نزدیک اس سے کہ ان چیزوں کے ذریعے اس کی تصدیق کی جائے کیونکہ اس کی پیشانی اور آنکھ پر اس کے جھوٹے ہونے کی نشانی ظاہر ہے واللہ اعلم۔

۴۰۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا اَبِىْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِىْ خَالِدٍ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِىِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ وَ صَعِدَ الْمِنْبَرَ وَكَانَ لَا يَصْعَدُ عَلَيْهِ قَبْلَ ذَالِكَ اِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاشْتَدَّ ذَالِكَ عَلَى النَّاسِ فَمَنْ بَيْنَ

۴۰۷۴: حضرت فاطمہؓ بنت قیس سے روایت ہے ایک دن آنحضرت ﷺ نے نماز پڑھی اور آپ منبر پر چڑھے اور ہمیشہ آپ منبر پر نہیں چڑھتے تھے مگر جمعہ کے دن تو لوگوں پر یہ گراں گزرا (وہ گھبرا گئے کہ معلوم نہیں کیا امر ہے) کوئی تھا کوئی بیٹھا تھا آپ نے ان کو اشارہ کیا ہاتھ سے کہ بیٹھ جاؤ اور فرمایا کہ میں

Marfat.com

قَائِمٍ وَ جَالِسٍ فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ بِيَدِهٖ اَنِ اقْعُدُوْا فَاِنِّیْ وَاللّٰهِ مَا قُمْتُ مَقَامِیْ هٰذَا لِاَمْرٍ يَنْفَعُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَ لَا لِرَهْبَةٍ وَ لٰكِنَّ تَمِيْمًا الدَّارِیَّ اَتَانِیْ فَاَخْبَرَنِیْ خَبَرًا مَنَعَنِیْ الْقَيْلُوْلَةَ مِنَ الْفَرَحِ وَ قُرَّةِ الْعَيْنِ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اَنْشُرَ عَلَيْكُمْ فَرْحَ بَيْتِكُمْ اَلَا اِنَّ ابْنَ عَمٍّ لِتَمِيْمِ الدَّارِیَّ اَخْبَرَنِیْ اَنَّ الرِّيْحَ اَلْجَاَتْهُمْ اِلٰی جَزِيْرَةٍ لَا يَعْرِفُوْنَهَا فَقَعَدُوْا فِیْ قَوَارِبِ السَّفِيْنَةِ فَخَرَجُوْا فِيْهَا فَاِذَا هُمْ بِشَیْءٍ اَهْدَبَ اَسْوَدَ قَالُوْا لَهٗ مَا اَنْتَ قَالَ اَنَا الْجَسَّاسَةُ قَالُوْا اَخْبِرِيْنَا قَالَتْ مَا اَنَا بِمُخْبِرَتِكُمْ شَيْئًا وَلَا سَائِلَتِكُمْ وَلٰكِنْ هٰذَا الدَّيْرُ قَدْرَ مَقْتُمُوْهُ فَاَتَوْهُ فَاِنَّ فِيْهِ رَجُلًا بِالْاَشْوَاقِ اِلٰی اَنْ تُخْبِرُوْهُ وَ يُخْبِرَكُمْ فَاَتَوْهُ فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ فَاِذَا هُمْ بِشَيْخٍ مُوَثَّقٍ شَدِيْدِ الْوَثَاقِ يُظْهِرُ الْحُزْنَ شَدِيْدِ التَّشَكِّیْ فَقَالَ لَهُمْ مِنْ اَيْنَ قَالُوْا مِنَ الشَّامِ قَالَ مَا فَعَلَتِ الْعَرَبُ ؟ قَالُوْا نَحْنُ قَوْمٌ مِنَ الْعَرَبِ عَمَّ تَسْاَلُ ؟ قَالَ مَا فَعَلَ هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِیْ خَرَجَ فِيْكُمْ قَالُوْا خَيْرًا نَادٰی قَوْمًا فَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ فَاَمْرُهُمُ الْيَوْمَ جَمِيْعٌ اِلٰهُهُمْ وَاحِدٌ وَ دِيْنُهُمْ وَاحِدٌ قَالَ مَا فَعَلَتْ عَيْنُ زُغَرَ قَالُوْا خَيْرًا يَسْقُوْنَ مِنْهَا زُرُوْعَهُمْ وَ يَسْتَقُوْنَ مِنْهَا لِسَقْيِهِمْ قَالَ فَمَا فَعَلَ نَخْلٌ بَيْنَ عَمَّانَ وَ بَيْسَانَ ؟ قَالُوْا يُطْعِمُ ثَمَرَهٗ كُلَّ عَامٍ قَالَ فَمَا فَعَلَتْ بُحَيْرَةُ الطَّبَرِيَّةِ قَالُوْا تَدَفَّقُ جَنَبَاتُهَا مِنْ كَثْرَةِ الْمَاءِ قَالَ فَزَفَرَ ثَلَاثَ زَفَرَاتٍ ثُمَّ قَالَ لَوِ انْفَلَتُّ مِنْ وَثَاقِیْ هٰذَا لَمْ اَدَعْ اَرْضًا اِلَّا وَطِئْتُهَا بِرِجْلَیَّ هَاتَيْنِ اِلَّا طَيْبَةَ لَيْسَ لِیْ عَلَيْهَا سَبِيْلٌ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِلٰی هٰذَا يَنْتَهِیْ فَرَحِیْ هٰذِهٖ طَيْبَةَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ مَا فِيْهَا طَرِيْقٌ ضَيِّقٌ وَ لَا وَاسِعٌ وَ لَا سَهْلٌ وَلَا جَبَلٌ اِلَّا وَ عَلَيْهِ

منبر پر اس لئے نہیں چڑھا کہ کوئی امر تمہارے نقصان کا پیدا ہوا ہے اس سے خبر دوں یا تمہارے نفع کا نہ تم کو رغبت دلانے کے لئے (کسی کار خیر میں) اور نہ ڈرانے کے لئے (کسی برے کام سے) لیکن تمیم داری میرے پاس آیا اور اس نے مجھ سے ایک خبر بیان کی جس کو سن کر میں اتنا خوش ہوا کہ خوشی کے مارے دو پہر کو سو نہ سکا اور میں نے چاہا کہ تمہارے نبی کی خوشی تمہارے اندر پھیلا دوں (یعنی ظاہر کر دوں) تمیم داری پہلے نصرانی تھے۔ پھر آپ کے پاس آ کر مسلمان ہوئے اور یہ حکایت آپ سے بیان کی آپ کو خوشی اس لئے ہوئی کہ آپ صحابہ کو بہت ڈراتے تھے دجال سے اور اس حکایت سے دجال کی تصدیق اور تحقیق ہوئی اور آپ کی نبوت کا بھی اس میں ثبوت ہوا اور مدینہ کی فضیلت کا) سنو تمیم داری کے ایک چچا زاد بھائی نے مجھ سے بیان کیا اور مسلم کی روایت میں ہے کہ خود تمیم داری نے بیان کیا وہ ایک چھوٹے بادبانی جہاز میں سوار ہوئے تیس آدمیوں سمیت جو لخم اور جذام قبیلوں کے تھے تو ایک مہینہ تک سمندر کی موجیں ان کے جہاز سے کھیلتی رہیں یعنی ہوا مخالف تھی مارا مارا سمندر میں پھرتا رہا' آخر ہوا ان کو ایک جزیرے کی طرف لے گئی جس کو وہ پہچانتے نہ تھے۔ (غروب آفتاب کے وقت جہاز کی چھوٹی کشتیوں میں) بیٹھے اور اس جزیرے میں گئے وہاں ایک چیز دیکھی بہت بالوں والی کالی (جانور موٹے موٹے بال والا سور کی طرح کالا) ان لوگوں نے اس سے کہا تو کون ہے (مسلم کی روایت میں ہے بالوں کی کثرت سے اس کا آگا پیچھا معلوم نہ ہو سکتا تھا ان لوگوں نے کہا بربادی ہو تیری تو کیا ہے۔ وہ ڈر گئے اور ڈر کر یہ کلمہ کہا یہ محاورہ ہے نئی چیز کے دیکھنے پر ایسا کہتے ہیں ان کو یہ معلوم نہ تھا کہ وہ اس بات کا جواب دے گا بلکہ اس کو جانور سمجھتے تھے) وہ بولی میں جاسوس ہوں (دجال کی) ان لوگوں نے کہا ہم سے کچھ خبر [illegible] کر (کیونکہ جاسوس کا یہی کام

Marfat.com

مَلَكٌ شَاهِدٌ سَيْفَهُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

ہے) اس نے کہا میں تم سے کچھ خبر بیان نہیں کروں گی نہ تم سے کچھ پوچھوں گی لیکن اس مندر میں جاؤ جو تم کو نظر آتا ہے۔ وہاں ایک شخص ہے جو تم سے باتیں کرنے کا بڑا شائق ہے یعنی تم سے خبر پوچھنے کا اور تم کو خبریں دینے کا خیر وہ لوگ اس مندر (عبادت خانہ میں گئے دیکھا تو ایک بوڑھا ہے جو خوب جکڑا ہوا ہے ہائے ہائے کرتا ہے بہت رنج میں ہے اور شکایت میں (مسلم کی روایت میں ہے جب اس جانور نے اس آدمی کو بتایا تو ہم ڈرے کہیں یہ شیطان نہ ہو تو ہم جلدی سے چلے یہاں تک کہ مندر میں گھس گئے۔ وہاں دیکھا تو ایک بہت بڑا آدمی ہے کہ ویسا آدمی ہم نے کبھی نہیں دیکھا اور خوب لوہے کی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے اس کے ہاتھ گردن سے بندھے ہوئے ہیں اور گھٹنوں بلکہ ٹخنوں تک زنجیریں پڑی ہیں۔ ہم نے اس سے کہا خرابی ہو تیری تو کون ہے۔ وہ بولا تم میری خبر لینے پر قادر ہوئے پہلے اپنی خبر بیان کرو تم کون لوگ ہو۔ اس نے کہا تم لوگ کہاں سے آئے ہو۔ انہوں نے کہا شام سے۔ اس نے پوچھا عرب کا کیا حال ہے۔ انہوں نے کہا ہم عرب ہی کے لوگ ہیں جن کو تو پوچھتا ہے (مسلم کی روایت میں ہے ہم نے اس سے جزیرے کا حال بیان کیا اور کشتی کا دریا میں تباہ پھرنے کا اور جاسوس کے ملنے کا اور ڈر کر مندر میں جلدی چلے آنے کا) اس نے اس شخص کا (یعنی نبی کا) کیا حال ہے جو تم لوگوں میں پیدا ہوا (یعنی نبی آخر الزمان کا) ان لوگوں نے کہا اچھا حال ہے اس نبی نے ایک قوم سے دشمنی کی (یعنی قریش کی قوم سے بوجہ شرک اور بت پرستی کے) لیکن اللہ نے اس کو غالب کر دیا اب عرب کے لوگ مذہب میں ایک ہو گئے ان کا خدا ایک ہی ہے اور ان کا دین بھی ایک ہی ہے (اسلام) پھر اس نے پوچھا زغر کے چشمہ کا کیا حال ہے۔ زغر ایک گاؤں ہے شام میں جہاں زغر حضرت لوطؑ کی بیٹی اتریں تھیں وہاں ایک چشمہ ہے اس کا پانی سوکھ جانا دجال کے نکلنے کی نشانی ہے۔ انہوں نے کہا اچھا حال ہے۔ لوگ اس میں سے اپنے کھیتوں کو پانی دیتے ہیں اور پینے کے لئے بھی اس میں سے پانی لیتے ہیں پھر اس نے پوچھا عمان اور بیسان کے درمیان کی کھجور کا کیا حال ہے (عمان اور بیسان دو گاؤں ہیں شام میں ان کے درمیان کھجور کا باغ ہے) انہوں نے کہا ہر سال اس میں سے کھجور اترتی ہے پھر اس نے کہا طبریہ کے تالاب کا کیا حال ہے (یعنی بحیرہ کا) انہوں نے کہا اس کے دونوں کناروں پر پانی کودتا ہے یعنی اس میں پانی کثرت سے ہے یہ سن کر تین بار وہ شخص کودا (یعنی اس نے جست کی تین بار اس نے آواز نکالی یا ٹھنڈی سانس بھری آواز کے ساتھ) پھر کہنے لگا اگر میں اس قید سے چھٹوں تو کسی زمین کو نہ چھوڑوں گا جہاں میں نہ جاؤں سوا طیبہ (یعنی مدینہ منورہ کے) وہاں جانے کی مجھ کو طاقت نہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس پر مجھے بہت خوشی ہوتی ہے طیبہ یہی شہر ہے قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مدینہ میں کوئی تنگ راہ (گلی) ہو یا کشادہ (سڑک) ہو نرم زمین ہو یا سخت پہاڑ کی مگر اس جگہ ایک فرشتہ ننگی تلوار لئے ہوئے معین ہے قیامت تک۔

تشریح ❁ جو دجال کو وہاں آنے سے روکے گا دوسری روایت میں ہے کہ دجال احد پہاڑ تک آئے گا پھر ملائکہ اس کا رخ پھیر دیں گے مسلم کی روایت میں ہے کہ مجھ سے اپنے نبی کا حال بیان کرو ہم نے کہا وہ مکہ سے نکلے مدینہ کو گئے اس نے کہا کیا عرب کے لوگ ان سے لڑے ہم نے کہا ہاں لڑے اس نے کہا پھر اس نبی نے ان کے ساتھ کیا کیا ہم نے بیان کیا کہ وہ غالب ہو گئے اپنے قریب والوں پر اور انہوں نے اطاعت کی نبی کی وہ بولا یہی بہتر ہے عربوں کے لئے کہ اس نبی کی اطاعت کریں پھر اس نے اپنا حال بیان کیا کہ وہ مسیح دجال ہے اور عنقریب مجھ کو اجازت ملے گی نکلنے کی اس میں یہ ہے کہ کوئی بستی میں نہیں چھوڑوں گا جہاں میں نہ جاؤں سوا مکہ اور

Marfat.com

طیبہ کے وہ دونوں مجھ پر حرام ہیں جب میں ان دونوں میں سے کہیں جانا چاہوں گا تو ایک فرشتہ ننگی تلوار لے کر اس سے مجھ کو روکے گا اور وہاں ہر راہ پر چوکیدار فرشتے ہیں یہ فرما کر آپؐ نے اپنی چھڑی منبر پر ماری اور فرمایا طیبہ یہی ہے یعنی مدینہ اور میں نے تم سے یہ حال بیان نہیں کیا تھا (دجال کا کہ وہ مدینہ میں نہ آئے گا) لوگوں نے کہا جی ہاں آپؐ نے بیان کیا تھا پھر آپؐ نے فرمایا شام کے سمندر میں ہے یا یمن کے سمندر میں نہیں بلکہ مشرق کی طرف اور اشارہ کیا ہاتھ سے مشرق کی طرف۔

۴۰۷۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا يَحْيٰى ابْنُ حَمْزَةَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِىْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّوَّاسَ بْنَ سَمْعَانَ الْكِلَابِىَّ يَقُوْلُ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الدَّجَّالَ، الْغَدَاةَ فَخَفَضْتَ فِيْهِ وَ رَفَعَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ فِىْ طَائِفَةِ النَّخْلِ فَلَمَّا رُحْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَرَفَ ذَالِكَ فِيْنَا فَقَالَ مَا شَانُكُمْ ؟ فَقُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ الْغَدَاةَ فَخَفَضَ فِيْهِ ثُمَّ رَفَعْتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ فِىْ طَائِفَةِ النَّخْلِ قَالَ غَيْرُ الدَّجَّالُ اَخْوَفُنِىْ عَلَيْكُمْ اِنْ يَخْرُجْ وَ اَنَا فِيْكُمْ فَاَنَا حَجِيْجُهٗ دُوْنَكُمْ وَ اِنْ يَخْرُجْ وَ لَسْتُ فِيْكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيْجُ نَفْسِهٖ وَاللّٰهُ خَلِيْفَتِىْ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اِنَّهٗ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهٗ قَائِمَةٌ كَاَنِّىْ اُشَبِّهُهٗ بِعَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ قَطَنٍ فَمَنْ رَآهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَا عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُوْرَةِ الْكَهْفِ اِنَّهٗ يَخْرُجُ مِنْ خَلَّةٍ بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِيْنًا وَ عَاثَ شِمَالًا يَا عِبَادَ اللّٰهِ اثْبُتُوْا قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ مَا لُبْثُهٗ فِى الْاَرْضِ قَالَ اَرْبَعُوْنَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَ يَوْمٌ كَشَهْرٍ وَ يَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَ سَائِرُ اَيَّامِهٖ كَاَيَّامِكُمْ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! فَذَالِكَ الْيَوْمُ الَّذِىْ كَسَنَةٍ تَكْفِيْنَا فِيْهِ صَلَاةُ يَوْمٍ ؟ قَالَ فَاقْدُرُوْا لَهٗ قَدْرَهٗ قَالَ قُلْنَا فَمَا اِسْرَاعُهٗ فِى الْاَرْضِ قَالَ كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيْحُ قَالَا فَيَاْتِى الْقَوْمَ فَيَدْعُوْهُمْ فَيَسْتَجِيْبُوْنَ لَهٗ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ فَيَاْمُرُ السَّمَاءَ اَنْ تُمْطِرَ فَتُمْطِرَ وَ يَاْمُرُ الْاَرْضَ اَنْ

۴۰۷۵: حضرت نواس بن سعمان کلابیؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ نے صبح کو دجال کا بیان کیا تو اس کی ذلت بھی بیان کی کہ (وہ کانا ہے اور اللہ کے نزدیک ذلیل ہے) اور اس کی بڑائی بھی بیان کی (کہ اس کا فتنہ سخت ہے اور وہ عادت کے خلاف باتیں دکھائے گا) یہاں تک کہ ہم سمجھے کہ وہ ان کھجوروں میں ہے (یعنی ایسا قریب ہے گویا حاضر ہے یہ آپ کے بیان کا اثر اور صحابہ کے ایمان کا سبب تھا (جب ہم لوٹ کر آنحضرتؐ کے پاس گئے (یعنی دوسرے وقت) تو آپؐ نے دجال کے ڈر کا اثر ہم میں پایا (ہمارے چہروں پر گھبراہٹ اور خوف سے) آپؐ نے پوچھا تمہارا کیا حال ہے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ صبح کو آپ نے دجال کا ذکر کیا اس کی ذلت بھی بیان کی اور اس کی عظمت بھی بیان کی یہاں تک کہ ہم سمجھے کہ وہ انہی کھجور کے درختوں میں ہے۔ آپؐ نے فرمایا: دجال کے سوا اوروں کا مجھے زیادہ ڈر ہے تم پر (جیسے گمراہ کرنے والے عالموں اور مولویوں اور درویشوں اور حاکموں کا) اور دجال اگر میری موجودگی میں نکلا تو میں اس سے حجت کروں گا تمہاری طرف سے (تم الگ رہو گے) اور اگر اس وقت نکلے جب میں تم میں نہ ہوں (بلکہ میری وفات ہو جائے (تو ہر ایک شخص اپنی حجت آپ کر لے اور اللہ میرا خلیفہ ہے ہر مسلمان پر دیکھو دجال جوان ہے (اور تمیم کی روایت میں گزرا کہ وہ بوڑھا ہے اور شاید رنج و غم سے تمیم کو بوڑھا معلوم ہوا ہو یہ بھی دجال کا کوئی شعبدہ ہو) اس کے بال بہت گھنگریالے ہیں اس کی آنکھ کھڑی ہوئی ہے (مسلم کی روایت میں طافیہ ہے یعنی اٹھی ہوئی ہے) گویا میں اس کی مشابہت

Marfat.com

تُنْبِتَ فَتُنْبِتَ وَ تَرُوْحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ اَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًى وَ اَسْبَغَهُ ضُرُوْعًا وَ اَمَدَّهُ خَوَاصِرَ ثُمَّ يَاتِى الْقَوْمَ فَيَدْعُوْهُمْ فَيَرُدُّوْنَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَيُصْبِحُوْنَ مُمْحِلِيْنَ مَا بِاَيْدِيْهِمْ شَىْءٌ ثُمَّ يَمُرُّ بِالْخَرْبَةِ فَيَقُوْلُ لَهَا اَخْرِجِىْ كُنُوْزَكِ فَيَنْطَلِقُ فَتَتْبَعُهُ كُنُوْزُهَا كَيَعَاسِيْبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُوْا رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ ضَرْبَةً فَيَقْطَعُهُ جِزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوْهُ فَيُقْبِلُ يَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ يَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَالِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِىَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُوْدَتَيْنِ وَاضِعَ كَفَّيْهِ عَلٰى اَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ اِذَا طَاطَا رَاْسَهُ قَطَرَ وَ اِذَا رَفَعَهُ يَنْحَدِرُ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ وَ لَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيْحَ نَفْسِهِ اِلَّا مَاتَ وَ نَفْسُهُ يَنْتَهِىْ حَيْثُ يَنْتَهِىْ طَرْفُهُ فَيَنْطَلِقُ حَتّٰى يُدْرِكَهُ عِنْدَ بَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَاتِىْ نَبِىُّ اللّٰهِ عِيْسٰى قَوْمًا قَدْ عَصَمَهُمُ اللّٰهُ فَيَمْسَحُ وُجُوْهَهُمْ وَ يُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِى الْجَنَّةِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَالِكَ اِذْ اَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ يَا عِيْسٰى اِنِّىْ قَدْ اَخْرَجْتُ عِبَادًا لِىْ لَا يَدَانِ لِاَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ وَ اَحْرِزْ عِبَادِىْ اِلَى الطُّوْرِ وَ يَبْعَثُ اللّٰهُ يَاجُوْجَ وَ مَاجُوْجَ وَ هُمْ كَمَا قَالَ اللّٰهُ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُوْنَ فَيَمُرُّ اَوَائِلُهُمْ عَلٰى بُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ فَيَشْرَبُوْنَ مَا فِيْهَا ثُمَّ يَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُوْلُوْنَ لَقَدْ كَانَ فِىْ هٰذَا مَاءٌ مَرَّةً وَ يَحْصُرُ نَبِىُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَ اَصْحَابُهُ حَتّٰى يَكُوْنَ رَاْسُ الثَّوْرِ لِاَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِيْنَارٍ لِاَحَدِكُمُ الْيَوْمَ فَيَرْغَبُ نَبِىُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَ اَصْحَابُهُ اِلَى اللّٰهِ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِىْ رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُوْنَ فَرْسٰى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَ

دیکھتا ہوں عبدالعزیٰ بن قطن سے (وہ ایک شخص تھا قوم خزاعہ کا جو جاہلیت کے زمانہ میں مر گیا تھا) پھر جو کوئی تم میں سے دجال کو پائے تو شروع سورۂ کہف کی آیتیں اس پر پڑھے (ان آیتوں کے پڑھنے سے دجال کے فتنہ سے بچے گا) دیکھو دجال خلہ سے نکلے گا جو شام اور عراق کے درمیان (ایک راہ) ہے اور فساد پھیلاتا پھرے گا دائیں طرف اور بائیں طرف ملکوں میں اے اللہ کے بندوں مضبوط رہنا ایمان پر ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کتنے دنوں تک زمین پر رہے گا۔ آپ نے فرمایا کہ چالیس دن تک جن میں ایک دن سال بھر کا ہوگا اور ایک دن ایک مہینے کا اور ایک دن ایک ہفتے کا اور باقی دن تمہارے ان دنوں کی طرح ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ دن جو ایک برس کا ہوگا اس میں ہم کو ایک دن کی (پانچ نمازیں کافی ہوں گی (قیاس تو یہی تھا کہ کافی ہوتیں مگر آپ نے فرمایا اندازہ کر کے نماز پڑھ لو (گھنٹوں کے حساب سے اب تو گھڑیاں ایسی رائج ہیں کہ اندازہ کرنے میں کوئی دقت ہی نہ ہوگی) ہم نے عرض کیا وہ زمین میں کس قدر جلد چلے گا (جب تو اتنی تھوڑی مدت میں ساری دنیا گھوم آئے گا) آپ نے فرمایا: ابر کی مثال ایک قوم کے پاس آئے گا اور ان کو اپنی طرف بلائے گا وہ اس کو مان لیں گے اور اس پر ایمان لائیں گے (معاذ اللہ وہ الوہیت کا دعویٰ کرے گا) پھر وہ آسمان کو حکم دے گا ان پر پانی برسے گا اور زمین کو حکم دے گا وہ اناج اگائے گی اور ان کے جانور شام کو آئیں گے (چرائے سے لوٹ کر) ان کی کوہان خوب اونچی یعنی خوب موٹے تازے ہو کر) اور ان کے تھن خوب بھرے ہوئے دودھ والے) اور ان کی کھوکھیں پھولی ہوں گی پھر ایک قوم کے پاس آئے گا ان کو اپنی طرف بلائے گا وہ اس کی بات نہ مانیں گے اس کے خدا ہونے کو رد کر دیں گے) آخر دجال ان کے پاس سے لوٹ جائے گا صبح کو ان کا ملک قحط زدہ ہوگا اور ان کے

Marfat.com

يَهْبِطُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَ اَصْحَابُهٗ فَلَا يَجِدُوْنَ مَوْضِعَ شِبْرًا لَا قَدْ مَلَاهُ زَهَمُهُمْ وَ نَتْنُهُمْ وَ دِمَاءُ هُمْ فَيَرْغَبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ فَيُرْسِلُ عَلَيْهِمْ طَيْرًا كَاَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مَطَرًا لَا يَكِنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَ بَرٍ فَنَغْسِلُهٗ حَتّٰى يَتْرُكَهٗ كَالزَّلَفَةِ ثُمَّ يُقَالُ لِلْاَرْضِ اَنْبِتِىْ ثَمَرَتَكَ وَ رُدِّىْ بَرَكَتَكِ فَيَوْمَئِذٍ تَاْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ فَتُشْبِعُهُمْ وَ يَسْتَظِلُّوْنَ بِقِحْفِهَا وَ يُبَارِكُ اللّٰهُ فِى الرِّسْلِ حَتّٰى اِنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْاِبِلِ تَكْفِى الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ تَكْفِى الْقَبِيْلَةَ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ تَكْفِى الْفَخِذَ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَالِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ رِيْحًا طَيِّبَةً فَتَاْخُذُ تَحْتَ اٰبَاطِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوْحَ كُلِّ مُسْلِمٍ وَ يَبْقٰى سَائِرُ النَّاسِ يَتَهَارَجُوْنَ كَمَا تَتَهَارَجُ الْحُمُرُ فَعَلَيْهِمْ تَقُوْمُ السَّاعَةُ۔

ہاتھ میں کچھ نہیں رہے گا۔ (سب مال واسباب خراب ہو جائے گا پاپوش سے ہم بھی مرجائیں تو کچھ ڈر نہیں لیکن کانے پھلی والے کو کبھی خدا نہیں کہیں گے) پھر دجال ایک کھنڈر پر سے گزرے گا اور اس سے کہے گا اپنے خزانے نکال اس کھنڈر کے سب خزانے اس کے ساتھ ہو لیں گے جیسے شہد کی مکھیاں بڑی مکھی یعنی یعسوب کے ساتھ ہوتی ہیں) پھر ایک شخص کو بلائے گا جو اچھا موٹا تازہ جوان ہوگا) اور تلوار سے اس کو مارے گا۔ وہ دو ٹکڑے ہو جائے گا اور ہر ایک ٹکڑے کو دوسرے ٹکڑے سے تیر کی مار کر دے گا (یعنی دونوں ٹکڑوں میں اتنا فاصلہ ہوگا جتنی دور تیر جاتا ہے) پھر اس کا نام لے کر اس کو بلائے گا وہ شخص زندہ ہو کر آئے گا اس کا منہ چمکتا ہوگا اور ہنستا ہوگا۔ خیر دجال اور لوگ اسی حال میں ہوں گے کہ اتنے میں اللہ حضرت عیسیٰ بن مریم کو بھیجے گا اور سفید مینار پر دمشق کے مشرق کی جانب اتریں گے۔ وہ زرد ہلکے کپڑے پہنے ہوئے (جو ورس یا زعفران میں رنگے ہوں گے) اور اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے بازو پر رکھے ہوئے

۴۰۷۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا يَحْيٰى ابْنُ حَمْزَةَ

جب وہ اپنا سر جھکائیں گے تو اس میں سے پسینہ ٹپکے گا اور جب اونچا کریں تو پسینے کے قطرے اس میں سے گریں گے موتی کی طرح اور جو کافر ان کے سانس کا اثر پاوے گا یعنی اس کی بو) وہ مر جائے گا اور ان کے سانس کا اثر وہاں تک جائے گا جہاں تک ان کی نظر جائے گی آخر حضرت عیسیٰ چلیں گے اور دجال کو باب لد پر پائیں گے (وہ ایک پہاڑ ہے شام میں اور بعض نے کہا بیت المقدس کا ایک گاؤں ہے) وہ اس مردود کو قتل کریں گے (دجال ان کو دیکھ کر ایسا پگھل جائے گا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے) پھر حضرت عیسیٰ ؑ اللہ کے نبی ان لوگوں کے پاس آئیں گے جن کو اللہ نے دجال کے شر سے بچایا اور ان کے منہ پر ہاتھ پھیریں گے اور ان کو جنت میں جو درجے ملیں گے وہ ان سے بیان کریں گے خیر لوگ اسی حال میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ وحی بھیجے گا۔ حضرت عیسیٰ پر اے عیسیٰ ؑ میں نے اپنے بندوں کو نکالا کریں یا کہ پہلے ہے کہ ان سے کوئی لڑ نہیں سکتا تو میرے (مومن) بندوں کو (خالص محمدیوں کو جو نور عیسوی سے منور ہوں گے) طور پہاڑ پر لے جا اور اللہ تعالیٰ یاجوج اور ماجوج کو بھیجے گا جیسے اللہ نے فرمایا: من کل حدب ینسلون یعنی ہر ایک ٹیلے پر سے چڑھ دوڑیں گے تو ان کا پہلا گروہ (جو مثل ٹڈیوں کے ہوں گے کثرت میں ان کا پہلا حصہ یعنی آگے کا حصہ طبریہ کے تالاب پر گزر کریں گے اور اس کا سارا پانی پی جائیں گے پھر اخیر حصہ ان کا آئے گا تو کہے گا کسی زمانہ میں اس تالاب میں پانی تھا اور حضرت عیسیٰ ؑ اور آپ کے ساتھی رکے رہیں گے (طور پہاڑ پر) یہاں تک کہ ایک بیل کی سری ان کے لئے سو اشرفی سے بہتر ہوگی تمہارے لئے آج کے دن۔ آخر حضرت عیسیٰ ؑ اور آپ کے ساتھی اللہ کی درگاہ میں دعا کریں گے تو اللہ یاجوج ماجوج لوگوں پر

Marfat.com

ایک پھوڑا بھیجے گا (اس میں کیڑا ہوتا ہے) ان کی گردنوں میں وہ دوسرے دن صبح کو سب مرے ہوئے ہوں گے جیسے ایک آدمی مرتا ہے اور حضرت عیسیٰؑ اور آپ کے ساتھی پہاڑ سے اتریں گے اور ایک بالشت برابر جگہ نہ پائیں گے جو ان کی چکنائی اور بدبو اور خون سے خالی ہو آخر وہ پھر دعا کریں گے اللہ کی جانب میں اللہ تعالیٰ کچھ پرند جانور بھیجے گا جن کی گردنیں بختی اونٹوں کی گردنوں کے برابر ہوں گی (یعنی اونٹوں کے برابر پرند آئیں گے بختی اونٹ ایک قسم کا اونٹ ہے جو بڑا ہوتا ہے وہ ان کی لاشیں اٹھا کر لے جائیں گے اور جہاں اللہ کو منظور ہے وہاں ڈال دیں گے پھر اللہ تعالیٰ پانی برسائے گا کوئی گھر مٹی کا بالوں کا اس پانی کو نہ روک سکے گا یہ پانی ان سب کو دھو ڈالے گا یہاں تک کہ زمین آئینہ کیطرح صاف ہو جائے گی پھر زمین سے کہا جائے گا اب اپنے پھل اگا اور اپنی برکت پھیر لا اس دن کئی آدمی مل کر ایک انار کھائیں گے اور سیر ہو جائیں گے اور انار کے چھلکے سے سایہ کریں گے (چھتری کی طرح) اتنے بڑے بڑے انار ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ دودھ میں برکت دے گا یہاں تک کہ ایک دودھ والی اونٹنی لوگوں کی کئی جماعتوں کو کافی ہوگی ایک گائے دودھ والی ایک قبیلہ کے لوگوں کو کافی ہوگی اور ایک بکری دودھ والی ایک چھوٹے قبیلے کو کافی ہو جائے گی لوگ اسی حال میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا وہ انکی بغلوں کے تلے اثر کرے گی اور ہر ایک مومن کی روح قبض کرے گی اور باقی لوگ گدھوں کی طرح لڑتے جھگڑتے یا جماع کرتے (علانیہ) رہ جائیں گے ان لوگوں پر قیامت ہوگی۔

تشریح ❁ ہمارے زمانے میں شہر نیویارک واقع امریکہ میں مصنوعی بارش کی ایک تدبیر نکالی گئی اور لوگ کہتے ہیں کہ بعض مقاموں میں اس میں کامیابی ہوئی کسی قدر پانی برسا اور لوگوں کی حاجت میں صرف ہوا شہر حیدرآباد میں بھی اگلے سال جب بارش کی قلت تھی تو یہ سامان مصنوعی بارش کے لئے امریکہ سے منگوایا گیا یعنی ڈائنامیٹ اور توپیں وغیرہ لیکن ابر کے ٹکڑے نمودار ہو کر پھیل گئے اور پانی نہیں برسا اس وقت مجھے دجال کی حدیث آئی جب امریکہ کے لوگوں نے اپنی دانائی اور حکمت سے ابر کا سبب دریافت کر کے پانی برسانے کے لئے کوشش کی تو دجال بڑا شعبدہ باز اور ساحر ہوگا وہ اگر پانی برسائے تو کیا تعجب ہے۔

دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے دجال اس سے کہے گا اب میرے اوپر ایمان لایا نہیں وہ کہے گا اب تو میرا ایمان زیادہ ہوگا کہ تو وہی کانا دجال ہے جس کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی تھی چل مردود دجال پھر تلوار مار کر اس کے دو ٹکڑے کر دے گا ایک روایت میں ہے کہ آری سے چرا دے گا پھر جلا کر یہی پوچھے گا وہ یہی کہے گا کہ اب تو اور مجھے تصدیق ہوئی کہ تو اللہ کا دشمن کانا کافر دجال ہے پھر دجال اس کو مارے گا اور زندہ کرے گا لیکن چوتھی بار بحکم الٰہی اس کے مارنے پر اس کو قدرت نہ رہے گی اور دجال جس طرح سے زور کرے گا اس کے مارنے کے لئے اس کا زور نہ چلے گا اور اللہ اس مردود کو آخر ذلیل وخوار کرے گا۔

اردون پہاڑ جہاں سے آپ غائب ہو گئے اور آسمان پر چڑھ گئے اور دوسرا آپ کی صورت پر بن گیا تھا اس کو یہودیوں نے سولی پر چڑھا دیا یہ مضمون اگرچہ انجیل کے چار مشہور نسخوں میں ہے لیکن نصاریٰ نے ان میں تحریف کی ہے اور برنباس کی انجیل میں یہ مضمون اسی طرح موجود ہے جیسے قرآن شریف میں ہے اور اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے کی بشارت بھی صاف طور سے موجود ہے اور آپ کا نام مبارک یہی ہے کہ جب محمد اللہ کے رسول آئیں گے تو میرے اوپر سے یہ اتہام رفع ہوگا کہ میں سولی دیا گیا۔ حافظ ابن کثیر نے کہا ہمارے زمانہ میں ایک سفیدہ منارہ وہاں پایا گیا ۷۴۱ھ میں اور یہ آپ کی نبوت کی ایک بڑی نشانی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی بہت باتوں کی پیش گوئی کی ہے جو آپ کے عہد میں نہ تھیں منجملہ ان کے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے قرآن جمع کیا کہ میرے ساتھ بہت محبت وہ لوگ کریں گے جو میرے بعد میرے اوپر

Marfat.com

ایمان لائیں گے اور جو کچھ ورق (یعنی مصحف) میں ہوگا اس پر عمل کریں گے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا پہلے میں ورق نہیں سمجھا جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مصحف لکھوائے تو میں ورق کے معنی سمجھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو دس ہزار درہم اس حدیث کے بیان کرنے پر دیئے اور بعض حدیثوں میں ہے کہ حضرت عیسیٰ بیت المقدس میں اتریں گے اور بعض میں ہے کہ مسلمانوں کے لشکر میں لیکن بیت المقدس کی روایت بہت رائج ہے اور اردن اس سارے محلّہ کا نام ہے جہاں پر بیت المقدس ہے اور اگر وہاں اب سفید مینار نہیں ہے تو آئندہ بن جائے گا اور جس نے اپنے گمان پر صحیح حدیث کا انکار کیا وہ جاہل ہے (زجاجہ)

مترجم کہتا ہے ایک حدیث میں ہے کہ دجال جب مدینہ کا قصد کرے گا اس وقت مدینہ کا حصار ہوگا اور اس کے سات دروازے ہوں گے ہر دروازے پر دو فرشتے ہوں گے حدیث پوری ہوئی مدینہ کا حصار بنا گیا آپ کی وفات کے صدہا برس بعد اور اس میں کل چھ دروازے تھے جب میں پہلے حج کو گیا تھا اسی قرب میں ساتواں دروازہ بھی تیار ہوا تھا۔

مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ یاجوج اور ماجوج جبل خمر پر یعنی بیت المقدس کے پہاڑ پر پہنچ جائیں گے اور کہیں گے اب تو ہم نے زمین کے سب لوگوں کو مار ڈالا لاؤ اب آسمان کے لوگوں کو بھی مار ڈالیں تو اپنے تیر آسمان کی طرف ماریں گے اللہ تعالیٰ ان کے تیروں میں خون کا رنگ لگا کر پھیر دے گا اور ترمذی کی روایت ہے میں کہ مسلمان ان کی کمانوں اور تیروں اور ترکشوں کو سات برس تک جلائیں گے اور یہ پرندان کی لاشوں کو نہبل میں ڈال دیں گے (نہبل ایک موضع ہے۔ بیت المقدس میں بعضوں نے کہا مشرق کی طرف ایک مقام ہے اکثر لوگوں کو اس زمانہ میں یہ شبہ ہوتا ہے کہ جب یاجوج اور ماجوج اس کثرت سے ہیں ساری دنیا والوں کو مار ڈالیں گے اور تالاب کے تالاب پانی پی کر دیں گے تو اب یہ کروڑوں اربوں لوگ کس قطعے پر رہتے ہیں زمین کو تو اس زمانہ میں سیاحوں نے اور جغرافیہ والوں نے خوب چھان ڈالا ہے اور کوئی ایسا بڑا قطعہ ان کی نظر سے باقی نہیں رہا جس میں اس قدر خلقت رہتی ہو البتہ ممکن ہے کہ کوئی چھوٹا سا پہاڑ یا جزیرہ ان کی نظر سے رہ گیا ہو مگر اس میں اتنی مخلوق کہاں سما سکتی ہے اور یہ اعتراض بے شک دلوں کو بھلا دیتا ہے اور ضعیف الایمان لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈال دیتا ہے لیکن جو لوگ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی قدرتوں کو سمجھے ہوئے ہیں ان کے نزدیک یہ بات کچھ بعید نہیں ہے اور جغرافیہ دانوں کا تو یہ حال تھا کہ کئی ہزار برس تک ان کو امریکہ کے ملک پر اطلاع نہ تھی جو وسعت میں براعظم کے قریب ہے یہاں تک کہ کولمبس نے پانچ سو برس ہوئے کہ اس زمین کو پایا اور دریافت کیا اس وقت سے سارے نقشے جو اگلے حکیموں نے قائم کئے گئے تھے بدل گئے اور بجائے ربع مسکون کے نصف مسکون کہنا صحیح ہوا اسی طرح ممکن ہے کہ زمین کے ان قطعات میں جو قطب شمالی سے قریب ہیں یاجوج اور ماجوج رہتے ہوں اور بوجہ سردی اور تاریکی کے اُدھر آدمی ان کے ملک تک نہ جا سکتے ہوں اور اس حدیث میں جو کثرت ان کی مذکور ہے کہ یہ مسلمانوں کی تعداد کے لحاظ سے ہو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک عہد میں تھی اور ساری دنیا میں ان کے پھیل جانے سے یہ مقصود ہو کہ عرب کے ملک میں وہ سب طرف پھیل جائیں گے اور ایک تالاب کا پانی خالی کر دینا کچھ قیاس سے بعید نہیں جب لاکھوں ہزاروں آدمی اور لاکھوں ہزاروں ان کے جانور ہوں اس کے ساتھ قیامت کی نشانیاں ایسی ہیں کہ اس میں اکثر باتیں اس زمانہ کی عادت اور رسم کے خلاف ہیں یاجوج ماجوج کی کثرت اسی قبیل سے ہے کہ قیامت کے قرب میں ان کی یہ کثرت ہو جائے بہر حال اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے اور بہتر طریقہ یہی ہے کہ جو کچھ صحیح حدیث میں منقول ہوا اس کو مان لیں اور خاموش رہیں اور شیطان کے وساوس سے استغفار کرتے رہیں اور قیاس اور اٹکل پچو ڈھکوسلے قرآن وحدیث میں نہ کریں۔

ثَنَا ابْنُ جَابِرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِيِّ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّوَّاسَ

۴۰۷۶: حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و[illegible] فرمایا: قریب ہے کہ مسلمان

Marfat.com

بْنَ سَمْعَانَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ سَيُوْقِدُ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ قِسِّيِّ يَاجُوجَ وَ مَاجُوْجَ وَ تُشَّابِهِمْ وَ اَتْرِسَتِهِمْ سَبْعَ سِنِيْنَ۔

یاجوج اور ماجوج کی کمانوں اور ڈھالوں کو سات برس تک جلائیں گے۔

۴۰۷۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ رَافِعٍ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ الشَّيْبَانِيِّ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَكَانَ اَكْثَرُ خُطْبَتِهٖ حَدِيْثًا حَدَّثَنَاهُ عَنِ الدَّجَّالِ وَ حَزَّرَنَاهُ فَكَانَ مِنْ قَوْلِهٖ اَنْ قَالَ اِنَّهٗ لَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ مُنْذُ ذَرَ اللّٰهُ ذُرِّيَةَ آدَمَ اَعْظَمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا اِلَّا حَذَّرَ اُمَّتَهُ الدَّجَّالَ وَ اَنَا آخِرُ الْاَنْبِيَاءِ وَ اَنْتُمْ آخِرُ الْاُمَمِ وَهُوَ خَارِجٌ فِيْكُمْ لَا مَحَالَةَ وَ اِنْ يَخْرُجْ وَ اَنَا بَيْنَ ظَهْرَ انَيْكُمْ فَاَنَا حَجِيْجٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ وَ اِنْ يَخْرُجْ مِنْ بَعْدِيْ فَكُلُّ امْرِئٍ حَجِيْجُ نَفْسِهٖ وَاللّٰهُ خَلِيْفَتِيْ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَ اِنَّهٗ يَخْرُجُ مِنْ خَلَّةٍ بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَيَعِيْثُ يَمِيْنًا وَ يَعِيْثُ شِمَالًا يَا عِبَادَ اللّٰهِ فَاثْبُتُوْا فَاِنِّيْ سَاَصِفُهٗ لَكُمْ صِفَةً لَمْ يَصِفْهَا اِيَّاهُ نَبِيٌّ قَبْلِيْ اِنَّهٗ يَبْدَاُ فَيَقُوْلُ اَنَا نَبِيٌّ وَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ ثُمَّ يُثَنِّيْ فَيَقُوْلُ اَنَا رَبُّكُمْ وَ لَا تَرَوْنَ رَبَّكُمْ حَتّٰى تَمُوْتُوْا وَ اِنَّهٗ اَعْوَرُ وَ اِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ وَ اِنَّهٗ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَؤُهٗ كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٍ اَوْ غَيْرِ كَاتِبٍ وَ اِنَّ مِنْ فِتْنَتِهٖ اَنَّ مِنْهُ جَنَّةً وَنَارًا فَنَارُهٗ جَنَّةٌ وَ جَنَّتُهٗ نَارٌ فَمَنِ ابْتُلِيَ بِنَارِهٖ فَلْيَسْتَغِثْ بِاللّٰهِ وَلْيَقْرَاْ فَوَاتِحَ الْكَهْفِ فَتَكُوْنَ عَلَيْهِ بَرْدًا وَّ سَلَامًا كَمَا كَانَتِ النَّارُ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَ اِنَّ مِنْ فِتْنَتِهٖ اَنْ يَقُوْلَ لِاَعْرَابِيٍّ اَرَاَيْتَ اِنْ بَعَثْتُ لَكَ اَبَاكَ وَ اُمَّكَ اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَبُّكَ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيَتَمَثَّلُ لَهٗ

۴۰۷۷: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ سنایا تو بڑا خطبہ آپ کا دجال سے متعلق تھا آپ نے دجال کا حال ہم سے بیان کیا اور ہم کو اس سے ڈرایا تو فرمایا کوئی فتنہ جب سے اللہ تعالیٰ نے آدم کی اولاد کو پیدا کیا زمین میں دجال کے فتنے سے بڑھ کر نہیں ہوا اور اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی ایسا نہیں بھیجا جس نے اپنی امت کو دجال سے نہ ڈرایا ہو اور میں تمام انبیاء کے آخر میں ہوں اور تم آخر میں ہو سب امتوں سے اور دجال تم ہی لوگوں میں ضرور پیدا ہوگا پھر اگر وہ نکلے اور میں تم میں موجود ہوں تو میں ہر مسلمان کی طرف سے حجت کروں گا۔ (اس سے یہ نکلتا ہے کہ شاید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت تک یہ معلوم نہ تھا کہ دجال کے نکلنے کا وقت کون سا ہے لیکن اس حدیث میں ہے کہ دجال کو عیسیٰ قتل کریں گے اور وہ امام مہدی کے بعد نکلے گا پس یہ کلمہ صحابہ کی تشفی کے لئے ہے یا اس سے اور ڈرانا مقصود ہے کہ دجال کا فتنہ ایسا بڑا ہے کہ اگر میرے سامنے نکلے تو مجھ کو اس سے بحث کرنا پڑے گی اور کوئی شخص اس کام کے لئے کافی نہ ہوگا اور اگر میرے بعد نکلے تو ہر شخص اپنی ذات کی طرف سے حجت کر لے اور اللہ میرا خلیفہ ہے ہر مسلمان پر دیکھو دجال نکلے گا خلہ سے جو شام اور عراق کے درمیان ہے (خلہ کہتے ہیں راہ کو) پھر فساد پھیلا دے گا بائیں طرف (ملکوں میں) اے اللہ کے بندو جمے رہنا ایمان پر کیونکہ میں تم سے اس کی ایسی صفت بیان کرتا ہوں جو مجھ سے پہلے کسی نبی نے بیان نہیں کی (پس اس صفت سے تم خوب اس کو پہچان لو گے) پہلے تو وہ کہے گا میں نبی ہوں اور

Marfat.com

شَيْطَانَانِ فِيْ صُوْرَةِ اَبِيْهِ وَ اُمِّهِ فَيَقُوْلَانِ يَا بُنَيَّ اتَّبِعْهُ فَاِنَّهٗ رَبُّكَ وَ اِنْ مِنْ فِتْنَتِهٖ اَنْ يُسَلَّطَ عَلٰى نَفْسٍ وَّاحِدَةً فَيَحْتُلُهَا وَ يَنْشُرَهَا بِالْمِنْشَارِ حَتّٰى يُلْقٰى شِقَّتَيْنِ ثُمَّ يَقُوْلُ انْظُرُوْا اِلٰى عَبْدِيْ هٰذَا فَاِنِّيْ اَبْعَثُهُ الْاٰنَ ثُمَّ يَزْعُمُ اَنَّ لَهٗ رَبًّا غَيْرِيْ فَيَبْعَثُهُ الْاٰنَ ثُمَّ يَزْعُمُ اَنَّ لَهٗ رَبًّا غَيْرِيْ فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ وَيَقُوْلُ لَهُ الْخَبِيْثُ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُوْلُ رَبِّيْ اللّٰهُ وَاَنْتَ عَدُوُّ اللّٰهِ اَنْتَ الدَّجَّالُ وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ بَعْدُ اَشَدَّ بَصِيْرَةً بِكَ مِنِّيْ الْيَوْمَ۔

قَالَ اَبُوْ الْحَسَنِ الطَّنَافِسِيُّ فَحَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيْدِ الْوَصَّافِيُّ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَالِكَ الرَّجُلُ اَرْفَعُ اُمَّتِيْ دَرَجَةً فِي الْجَنَّةِ۔

قَالَ: قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ وَاللّٰهِ مَا كُنَّا نُرٰى زَالِكَ الرَّجُلَ اِلَّا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهٖ۔

قَالَ الْمُحَارِبِيُّ ثُمَّ رَجَعْنَا اِلٰى حَدِيْثِ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ وَ اِنَّ مِنْ فِتْنَتِهٖ اَنْ يَمُرَّ بِالْحَيِّ فَيُكَذِّبُوْنَهٗ فَلَا تَبْقٰى لَهُمْ سَائِمَةٌ اِلَّا هَلَكَتْ وَ اِنَّ مِنْ فِتْنَتِهٖ اَنْ يَمُرَّ بِالْحَيِّ فَيُصَدِّقُوْنَهٗ فَيَاْمُرُ السَّمَاءَ اَنْ تُمْطِرَ فَتُمْطِرَ وَ يَاْمُرُ الْاَرْضَ اَنْ تُنْبِتَ فَتُنْبِتَ حَتّٰى تَرُوْحَ مَوَاشِيْهِمْ مِنْ يَوْمِهِمْ ذَالِكَ اَسْمَنَ مَا كَانَتْ وَاَعْظَمَهٗ وَ اَمَدَّهٗ خَوَاصِرَ وَاَدَرَّهٗ ضُرُوْعًا وَاِنَّهٗ لَا يَبْقٰى شَيْءٌ مِنَ الْاَرْضِ اِلَّا وَطِئَهٗ وَظَهَرَ عَلَيْهِ اِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةَ لَا يَاْتِيْهِمَا مِنْ نَقْبٍ مِنْ نِقَابِهِمَا اِلَّا لَقِيَتْهُ الْمَلَائِكَةُ بِالسُّيُوْفِ صَلْتَةً حَتّٰى يَنْزِلَ عِنْدَ الظُّرَيْبِ الْاَحْمَرِ عِنْدَ مُنْقَطِعِ السَّبْخَةِ فَتَرْجُفُ الْمَدِيْنَةُ بِاَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ فَلَا يَبْقٰى مُنَافِقٌ وَ لَا مُنَافِقَةٌ اِلَّا خَرَجَ اِلَيْهِ

میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے پھر دوبارہ کہے گا میں تمہارا رب ہوں اور دیکھو تم اپنے رب کو مرنے تک نہیں دیکھ سکتے (پس دجال کو جو دنیا کی زندگی میں دکھائی دے گا کیونکر رب ہو سکتا ہے) اور ایک بات اور ہے وہ کانا ہوگا اور تمہارا رب کانا نہیں ہے (وہ تعالیٰ ہر ایک عیب سے پاک ہے) اور دوسرے یہ کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان یہ لکھا ہوگا ''کافر'' اس کو ہر ایک مومن (بقدرتِ الٰہی) پڑھ لے گا خواہ لکھنا جانتا ہو یا نہ جانتا ہو اور اس کا فتنہ یہ ہوگا کہ اس کے ساتھ جنت اور دوزخ ہوگی لیکن اس کی جنت دوزخ ہے (فی الحقیقت) اور اس کی دوزخ جنت ہے پس جو کوئی اس کی دوزخ میں ڈالا جائے گا (اور ضرور وہ سچے مومنوں کو دوزخ میں ڈالنے کا حکم دے گا) وہ اللہ سے فریاد کرے اور سورۂ کہف کے شروع کی آیتیں پڑھے وہ دوزخ اللہ کے حکم سے) اس پر ٹھنڈی ہو جائے گی اور سلامتی جیسے حضرت ابراہیمؑ پر آگ ٹھنڈی ہو گئی تھی اور اس کا فتنہ یہ ہوگا کہ ایک گنوار دیہاتی سے کہے گا دیکھ اگر میں تیرے ماں باپ کو زندہ کروں جب تو مجھ کو اپنا رب کہے گا وہ کہے گا بے شک پھر دو شیطان (دجال کے حکم سے) اس کے ماں باپ کی صورت بن آئیں گے اور کہیں گے بیٹا اس کی اطاعت کر یہ تیرا رب ہے (معاذ اللہ یہ فتنہ اس کا یہ ہوگا کہ ایک آدمی پر غالب ہو کر اس کو مار ڈالے گا بلکہ آری چیر کرا سکے دو ٹکڑے کر دے گا پھر (اپنے معتقدوں سے) کہے گا دیکھو میں اپنے اس بندے کو اب جلاتا ہوں اب بھی وہ یہ کہے گا کہ میرا رب اور کوئی ہے سوا میرے پھر اللہ تعالیٰ اس کو زندہ کر دے گا (دجال کا فتنہ پورا کرنے کے لئے اور اپنے بندوں کی سخت آزمائش کے لئے) اس سے دجال خبیث کہے گا تیرا رب کون ہے وہ کہے گا میرا رب اللہ ہے اور تو اللہ کا دشمن ہے تو دجال ہے قسم خدا کی آج تو مجھے خوب معلوم ہوا کہ تو دجال ہی ہے۔ ابوالحسن علی بن محمد طنافسی نے کہا (جو شیخ

Marfat.com

فَتَنْفِي الْخَبَثَ مِنْهَا كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ وَ يُدْعَى ذَالِكَ الْيَوْمُ يَوْمَ الْخَلَاصِ -

فَقَالَتْ اُمُّ شُرَيْكٍ بِنْتُ اَبِى الْعَكَرِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَيْنَ الْعَرَبَ يَوْمَئِذٍ قَالَ هُمْ يَوْمَئِذٍ قَلِيْلٌ وَجُلُّهُمْ بِبَيْتِ الْمَقْدَسِ وَ اِمَامُهُمْ رَجُلٌ صَالِحٌ فَبَيْنَمَا اِمَامُهُمْ قَدْ تَقَدَّمَا يُصَلِّى بِهِمُ الصُّبْحَ اِذْ نَزَلَ عَلَيْهِمْ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ الصُّبْحَ فَرَجَعَ ذَالِكَ الْاِمَامُ يَنْكُصُ يَمْشِى الْقَهْقَرٰى لِيَتَقَدَّمَ عِيْسٰى يُصَلِّى النَّاسَ فَيَضَعُ عِيْسٰى يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ لَهٗ تَقَدَّمْ فَصَلِّ فَاِنَّهَا لَكَ اُقِيْمَتْ فَيُصَلِّى بِهِمْ اِمَامُهُمْ فَاِذَا انْصَرَفَ قَالَ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ افْتَحُوْا الْبَابَ فَيُفْتَحُ وَوَرَاءَ هُ الدَّالُ مَعَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ يَهُوْدِيٍّ كُلُّهُمْ ذُو سَيْفٍ مُحَلًّى وَ سَاجٍ فَاِذَا نَظَرَ اِلَيْهِ الدَّجَّالُ ذَابَ كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِى الْمَاءِ وَ يَنْطَلِقُ هَارِبًا وَ يَقُوْلُ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّ لِىْ فِيْكَ ضَرْبَةً لَنْ تَسْبِقَنِىْ بِهَا فَيُدْرِكُهٗ عِنْدَ بَابِ اللُّدِّ الشَّرْقِيِّ فَيَقْتُلُهٗ فَيَهْزِمُ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ فَلَا يَبْقَى شَىْءٌ مِمَّا خَلَقَ اللّٰهُ يَتَوَارٰى بِهٖ يَهُوْدِيٌّ اِلَّا اَنْطَقَ اللّٰهُ ذَالِكَ الشَّىْءَ لَا حَجَرَ وَ لَا شَجَرَ وَ لَا حَائِطَ وَ لَا دَابَّةَ (اِلَّا الْغَرْقَدَةَ فَاِنَّهَا مِنْ شَجَرِهِمْ لَا يَنْطِقُ) اِلَّا قَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ الْمُسْلِمَ هٰذَا يَهُوْدِيٌّ فَتَعَالَ اقْتُلْهُ۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ اِنَّ اَيَّامَهٗ اَرْبَعُوْنَ سَنَةً السَّنَةُ كَنِصْفِ السَّنَةِ وَالسَّنَةُ كَالشَّهْرِ وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ وَ آخِرُ اَيَّامِهٖ كَالشَّرَرَةِ يُصْبِحُ اَحَدُكُمْ عَلٰى بَابِ الْمَدِيْنَةِ فَلَا يَبْلُغُ بَابَهَا الْاٰخَرَ حَتّٰى يُمْسِىَ فَقِيْلَ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نُصَلِّىْ فِىْ تِلْكَ الْاَيَّامِ الْقِصَارِ قَالَ تَقْدُرُوْنَ فِيْهَا الصَّلَاةَ كَمَا

ہیں ابن ماجہ کے اس حدیث میں) ہم سے عبیداللہ بن ولید وصافی نے بیان کیا انہوں نے عطیہ سے روایت کی۔ انہوں نے ابوسعید خدری سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اس مرد کا درجہ میری امت میں سب سے بلند ہوگا جنت میں اور ابوسعید نے کہا قسم خدا کی ہم تو یہ سمجھتے تھے کہ یہ مرد (جو دجال سے ایسا مقابلہ کریں گے) کوئی نہیں ہے سوا حضرت عمرؓ کے (کیونکہ ان کا ایمان اور ان کی سختی ایمان میں سب سے زیادہ ہے۔ بعضوں نے کہا یہ مرد حضرت خضر ہوں گے) یہاں تک کہ حضرت عمرؓ کو زخم گئے (شہادت پائی اس وقت معلوم ہوا کہ یہ مرد اور کوئی ہوگا) محاربی نے کہا اب پھر ہم ابوامامہ کی حدیث کو جس کو ابورافع نے روایت کیا بیان کرتے ہیں (کیونکہ ابوسعید کی حدیث درمیان میں اس مرد کے ذکر پر آ گئی تھی اخیر دجال کا ایک فتنہ یہ بھی ہوگا کہ وہ آسمان کو حکم کرے گا پانی برسانے کے لئے تو پانی برسے گا اور زمین کو حکم کرے گا غلہ اگانے کی وہ غلہ اگانے گی اور اس کا ایک فتنہ یہ ہوگا کہ وہ ایک قبیلے پر سے گزرے گا وہ لوگ اس کو جھوٹا کہیں گے تو ان کا کوئی چرنے والا جانور باقی نہ رہے گا سب مر جائیں گے اور ایک فتنہ اس کا ایسا ہوگا کہ وہ ایک قبیلے پر گزرے گا۔ وہ لوگ اس کو سچا کہیں گے تو وہ آسمان کو حکم کرے گا پانی برسانے کا ان پر پانی برسے گا اور زمین کو حکم کرے گا غلہ اور گھاس اگانے کا تو وہ اگے گی یہاں تک ان کے جانور اسی دن شام کو نہایت موٹے اور بڑے اور کھوکھیں بھری ہوئی اور تھن دودھ سے پھولے ہوئے آئیں گے (ایک دن میں یہ سب باتیں ہو جائیں گی پانی بہت برسنا چارہ بہت پیدا ہونا اور جانوروں کا اس کو کھا کر تیار ہو جانا ان کے تھن دودھ سے بھر جانا معاذ اللہ کیا بڑا فتنہ ہوگا) غرض دنیا میں کوئی ٹکڑا زمین کا باقی نہ رہے گا جہاں دجال نہ جائے گا اور اس پر غالب نہ ہوگا سوا مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے ان دونوں شہروں میں جس راہ میں

Marfat.com

تَقْدُرُوْنَهَا فِیْ هٰذِهِ الْاَیَّامِ الطِّوَالِ ثُمَّ صَلُّوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَیَكُوْنَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ عَلَیْهِ السَّلَامِ فِیْ اُمَّتِیْ حَكَمًا عَدْلًا وَ اِمَامًا مُقْسِطًا یَدُقُّ الصَّلِیْبَ وَ یَذْبَحُ الْخِنْزِیْرَ وَ یَضَعُ الْجِزْیَةَ وَ یَتْرُكُ الصَّدَقَةَ فَلَا یُسْعٰی عَلٰی شَاةٍ وَلَا بَعِیْرٍ وَ تُرْفَعُ الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ وَتُنْزَعُ حُمَةُ كُلِّ ذَاتِ حُمَةٍ حَتّٰی یُدْخِلَ الْوَلِیْدُ یَدَهُ فِی الْهَیَّةِ فَلَا تَضُرُّهٗ وَ تُفِرُّ الْوَلِیْدَةُ الْاَسَدَ فَلَا یَضُرُّهَا وَ یَكُوْنُ الذِّئْبُ فِی الْغَنَمِ كَاَنَّهٗ كَلْبُهَا وَ تُمْلَاُ الْاَرْضُ مِنَ السِّلْمِ كَمَا یُمْلَاُ الْاِنَاءُ مِنَ الْمَاءِ وَ تَكُوْنُ الْكَلِمَةُ وَاحِدَةً فَلَا یُعْبَدُ اِلَّا اللّٰهَ وَ تَضَعُ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا وَ تُسْلِبُ قُرَیْشٌ مُلْكَهَا وَ تَكُوْنُ الْاَرْضُ كَفَا ثُوْرِ الْفِضَّةِ تُنْبِتُ نَبَاتَهَا بِعَهْدِ آدَمَ حَتّٰی یَجْتَمِعَ النَّفَرُ عَلَی الْقِطْفِ مِنَ الْعِنَبِ فَیُشْبِعَهُمْ وَ یَجْتَمِعَ النَّفَرُ عَلَی الرُّمَّانَةِ فَتُشْبِعَهُمْ وَ یَكُوْنَ الثَّوْرُ بِكَذَا وَ كَذَا مِنَ الْمَالِ وَ تَكُوْنَ الْفَرَسُ بِالدُّرَیْهِمَاتِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَ مَا یُرْخِصُ الْفَرَسَ قَالَ لَا تُرْكَبُ لِحَرْبٍ اَبَدًا قِیْلَ لَهٗ فَمَا یُغْلِی الثَّوْرَ قَالَ تُحْرَثُ الْاَرْضُ كُلُّهَا وَ اِنَّ قَبْلَ خُرُوْجِ الدَّجَّالِ ثَلَاثَ سَنَوَاتٍ شَدَادٍ یُصِیْبُ النَّاسَ فِیْهَا جُوْعٌ شَدِیْدٌ یَاْمُرُ اللّٰهُ السَّمَاءَ فِی السَّنَةِ الْاُوْلٰی اَنْ تَحْبِسَ ثُلُثَ مَطَرِهَا وَ یَاْمُرُ الْاَرْضَ فَتَحْبِسُ ثُلُثَ نَبَاتِهَا ثُمَّ یَاْمُرُ السَّمَاءَ فِی الثَّانِیَةِ فَتَحْبِسُ ثُلُثَیْ مَطَرِهَا وَ یَاْمُرُ الْاَرْضَ فَتَحْبِسُ ثُلُثَیْ نَبَاتِهَا ثُمَّ یَاْمُرُ اللّٰهَ السَّمَاءَ فِی السَّنَةِ الثَّالِثَةِ فَتَحْبِسُ مَطَرَهَا كُلَّهٗ فَلَا تَقْطُرُ قَطْرَةٌ وَ یَاْمُرُ الْاَرْضَ فَتَحْبِسُ نَبَاتَهَا كُلَّهٗ فَلَا تُنْبِتُ خَضْرَاءَ فَلَا تَبْقٰی ذَاتُ ظِلْفٍ اِلَّا هَلَكَتْ اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ قِیْلَ فَمَا یُعِیْشُ النَّاسَ فِیْ ذَالِكَ

آئے گا اس کو فرشتے ملیں گے تلواریں لئے ہوئے یہاں تک کہ دجال اتر پڑے گا چھوٹی لال پہاڑی کے پاس جہاں کھاری تر زمین ختم ہوئی ہے اور مدینہ میں تین بار زلزلہ آئے گا (یعنی مدینہ اپنے لوگوں کو لے کر تین بار حرکت کرے گا) تو جو منافق مرد یا منافق عورت مدینہ میں ہوں گے وہ دجال کے پاس چلے جائیں گے اور مدینہ پلیدی کو اپنے میں سے دور کر دے گا جیسے بھٹی لوہے کا میل دور کر دیتی ہے اس دن کا نام یوم الخلاص ہوگا (یعنی چھٹکارے کا دن) ام شریک بنت ابوعکر نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ عرب کے لوگ اس دن کہاں ہوں گے (یعنی عرب کے بہادر کہاں چلے جائیں گے جن کو ہمیشہ جہاد کا شوق رہتا ہے وہ دجال سے کیوں نہیں لڑیں گے فرشتوں کے بچانے کی حاجت نہیں پڑے (آپ نے فرمایا: عرب کے لوگ (مومنین مخلصین) اس دن کم ہوں گے اور دجال کے ساتھ بے شمار لوگ ہوں گے ان کو لڑنے کی طاقت نہ ہوگی) اور ان عرب (مومنین) میں سے اکثر لوگ (اس وقت) بیت المقدس میں ہوں گے ان کا امام ایک نیک شخص ہوگا (مرد امام مہدی الی یوم القیام ہیں) یا آپ کے نائب ایک روز ان کا امام آگے بڑھ کر صبح کی نماز پڑھنا چاہے گا۔ اتنے میں حضرت عیسیٰ بن مریم صبح کے وقت اتریں گے تو یہ امام ان کو دیکھ کر الٹے پاؤں پیچھے ہٹے گا تا کہ حضرت عیسیٰؑ آگے ہو کر نماز پڑھائیں لیکن حضرت عیسیٰؑ اپنا ہاتھ اس کے دونوں مونڈھوں کے درمیان رکھ دیں گے پھر اس سے کہیں گے تو ہی آگے بڑھ اور نماز پڑھا اس لئے کہ یہ نماز تیرے ہی لئے قائم ہوئی تھی یعنی تکبیر تیری ہی امامت کی نیت سے ہوئی تھی) خیر وہ امام لوگوں کو نماز پڑھائے گا جب نماز سے فارغ ہوگا حضرت عیسیٰؑ (مسلمانوں سے) فرمائیں گے (جو قلعہ یا شہر میں محصور ہوں گے اور دجال ان کو گھیرے ہوگا) دروازہ قلعہ کا یا شہر کا کھول دو۔ دروازہ کھول دیا جائے گا وہاں پر

Marfat.com

الزَّمَانِ قَالَ التَّهْلِيْلُ وَ التَّكْبِيْرُ وَالتَّسْبِيْحُ وَالتَّحْمِيْدُ وَيُجْرَى ذَالِكَ عَلَيْهِمْ مُجْرَى الطَّعَامِ۔

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعْتُ اَبَا الْحَسَنِ الطَّنَافِسِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ الْمُحَارِبِيَّ يَقُوْلُ يَنْبَغِيْ اَنْ يُدْفَعَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اِلَى الْمُؤَدَّبِ حَتّٰى يُعَلِّمَهُ الصِّبْيَانَ فِي الْكِتَابِ۔

۴۰۷۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ

دجال ہوگا ستر ہزار یہودیوں کے ساتھ جن میں سے ہر ایک کے پاس تلوار ہوگی اس کے زیور کے ساتھ اور چادر ہوگی جب دجال حضرت عیسیٰؑ کو دیکھے گا تو ایسا گھل جائے گا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے اور بھاگے گا مشرق کی طرف اس کو پائیں گے اور اس کو قتل کریں گے پھر اللہ تعالیٰ یہودیوں کو شکست دے گا (یہود مردود دجال کے پیدا ہوتے ہی اس کے ساتھ ہو جائیں گے اور کہیں گے یہی سچا مسیح ہے جس کے آنے کا وعدہ اگلے نبیوں نے کیا تھا اور چونکہ یہود مردود حضرت عیسیٰ کے دشمن تھے اور محمدؐ کے اس لئے مسلمانوں کی ضد اور عداوت سے اور بھی دجال کے ساتھ ہوں گے۔ دوسری روایت میں ہے کہ اصفہان کے یہود میں سے ستر ہزار یہودی دجال کے پیرو ہو جائیں گے) خیر یہ حال ہو جائے گا کہ یہودی اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزوں میں سے جس چیز کی آڑ میں چھپے گا اس چیز کو اللہ بولنے کی طاقت دے گا پتھر ہو یا درخت یا دیوار یا جانور سوا ایک درخت کے جس کو غرقد کہتے ہیں وہ ایک کانٹے دار درخت ہوتا ہے) وہ یہودیوں کا درخت ہے (یہود اس کو بہت لگاتے ہیں اور اس کی تعظیم کرتے ہیں) نہیں بولے گا تو یہ چیز (جس کی آڑ میں یہودی چھپے گا) کہے گی اے اللہ کے مسلمان بندے یہ یہودی ہے تو آ اور اس کو مار ڈال اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کہ دجال چالیس برس تک رہے گا لیکن ایک برس چھ مہینے کے برابر ہوگا اور ایک برس ایک مہینے کے برابر ہوگا اور ایک مہینہ ایک ہفتہ کے برابر اور اخیر دن دجال کے ایسے ہوں گے جیسے چنگاری اڑ جاتی ہے (ہوا میں) تم میں سے کوئی صبح کو مدینہ کے ایک دروازے پر ہوگا پھر دوسرے دروازہ پر نہ پہنچے گا کہ شام ہو جائے گی۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم ان چھوٹے دنوں میں نماز کیونکر پڑھیں۔ آپؐ نے فرمایا: اندازہ سے نماز پڑھ لینا۔ جیسے لمبے دنوں میں اندازہ کرتے ہو (تو کبھی پانچ نمازیں چھوٹے دنوں میں پانچ دن میں ادا ہوں گے) اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا: حضرت عیسیٰ میری امت میں ایک عادل حاکم اور منصف امام ہوں گے اور صلیب کو جو نصاریٰ لٹکائے رہتے ہیں) توڑ ڈالیں گے اور سور کو مار ڈالیں گے اس کا کھانا بند کرا دیں گے اور پالنا) اور جزیہ موقوف کر دیں گے (بلکہ کہیں گے کافروں سے یا مسلمان ہو جاؤ یا قتل ہونا قبول کرو اور بعضوں نے کہا جزیہ لینا اس وجہ سے بند کر دیں گے کہ کوئی فقیر نہ ہوگا۔ سب مالدار ہوں گے پھر جزیہ کن لوگوں کے واسطے لیا جائے اور بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ جزیہ مقرر کر دیں گے سب کافروں پر یعنی لڑائی موقوف ہو جائے گی اور کافر جزیئے پر راضی ہو جائیں گے) اور صدقہ (زکوٰۃ لینا) موقوف کر دیں گے (یعنی زکوٰۃ کی تحصیل کیونکہ سب مالدار ہوں گے اور زکوٰۃ فقراء کے لئے تحصیل کی جاتی ہے) تو نہ بکریوں پر نہ اونٹوں پر کوئی زکوٰۃ لینے والا مقرر کریں گے اور آپس میں لوگوں کے کینہ اور بغض اٹھ جائے گا (سب ایک دوسرے سے دل سے محبت کریں گے) اور ہر ایک زہریلے جانور کا زہر جاتا رہے گا (یہ تاثیر مسیحائی دنیا پر ہوگی) یہاں تک کہ بچہ اپنا ہاتھ سانپ کے منہ میں دے دے گا وہ کچھ نقصان نہ پہنچائے گا اور ایک چھوٹی بچی شیر کو بھگا دے گی وہ اس کو ضرر نہ پہنچائے گا اور بھیڑیا بکریوں میں اس طرح رہے گا جیسے کتا جوان میں رہتا ہے اور زمین صلح سے بھر جائے گی جیسے برتن پانی سے بھر جاتا ہے اور سب

Marfat.com

لوگوں کا کلمہ ایک ہو جائے گا سوا خدا کے کسی کی پرستش نہ ہوگی (تو سب کلمہ لا الٰہ الا اللہ پڑھیں گے) اور لڑائی اپنے سب سامان ڈال دے گی یعنی ہتھیار اور آلات جنگ اتار کر رکھ دیں گے مطلب یہ ہے کہ لڑائی دنیا سے اٹھ جائے گی اور قریش کی سلطنت جاتی رہے گی اور زمین کا یہ حال ہوگا کہ جیسے چاندی کی سینی (طشت) وہ اپنا میوہ ایسے اگائے گی جیسے آدم کے عہد میں اگاتی تھی۔ (یعنی شروع زمانہ میں جب زمین میں بہت قوت تھی) یہاں تک کہ کئی آدمی انگور کے ایک خوشے پر جمع ہوں گے اور سب سیر ہو جائیں گے (اتنے بڑے انگور ہوں گے) اور کئی کئی آدمی ایک انار پر جمع ہوں گے اور سب سیر ہو جائیں گے اور بیل اس قدر داموں سے بکے گا (کیونکہ لوگوں کی زراعت کی طرف توجہ ہوگی تو بیل مہنگا ہوگا) اور گھوڑا تو چند روپوں میں بکے گا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ گھوڑا کیوں سستا ہوگا۔ آپؐ نے فرمایا: اس لئے کہ لڑائی کیلئے کوئی گھوڑے پر سوار نہ ہوگا پھر لوگوں نے عرض کیا بیل کیوں مہنگا ہوگا۔ آپ نے فرمایا: ساری زمین میں کھیتی ہوگی اور دجال کے نکلنے سے تین برس پہلے قحط ہوگا ان تینوں سالوں میں لوگ بھوک سے سخت تکلیف اٹھائیں گے پہلے سال میں اللہ یہ حکم کرے گا آسمان کو کہ تہائی بارش روک لے اور زمین کو یہ حکم کرے گا کہ تہائی پیداوار روک لے پھر دوسرے سال آسمان کو یہ حکم ہوگا کہ دو تہائی بارش کی روک لے اور زمین کو یہ حکم ہوگا کہ دو تہائی پیداوار روک لے پھر تیسرے سال میں اللہ تعالیٰ آسمان کو یہ حکم کرے گا کہ بالکل پانی نہ برسائے ایک قطرہ بارش نہ ہوگی اور زمین کو یہ حکم ہوگا کہ ایک دانہ نہ اگائے تو گھاس تک نہ اگے گی نہ کوئی سبزی آخر گھر والا جانور (جیسے گائے بکری) تو کوئی باقی نہ رہے گا سب مر جائیں گے مگر جو اللہ چاہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ پھر لوگ کیسے جئیں گے اس زمانہ میں آپ نے فرمایا: جو لوگ لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر اور سبحان اللہ اور الحمد للہ کہیں گے ان کو کھانے کی حاجت نہ رہے گی (یہ تسبیح اور تحلیل کھانے کے قائم مقام ہوگی) حافظ ابو عبداللہ بن ماجہ نے کہا میں نے (اپنے شیخ) ابوالحسن طنافسی سے سنا وہ کہتے تھے میں نے عبدالرحمٰن محاربی سے سنا وہ کہتے تھے یہ حدیث تو اس لائق ہے کہ مکتب کے استاد کو دے دی جائے اور وہ بچوں کو مکتب میں سکھائے۔

تشریح ❁ یہ اس حدیث کے مخالف نہیں ہے کہ دجال چالیس دن رہے گا کیونکہ وہ لمبے چالیس دنوں کا ذکر ہے اور یہ چالیس برس اس کے سوا ہیں جن میں دن معمولی مقدار سے چھوٹے ہوں گے اور بعضوں نے کہا کہ دجال کے زمانہ میں کبھی دن چھوٹا ہوگا اور کبھی بڑا واللہ اعلم بمرادرسولہ۔

کیونکہ اس میں دجال کا پورا حال مذکور ہے اور بچوں کو اس کا یاد رکھنا ضروری ہے تاکہ دجال کو اچھی طرح پہچان سکیں اس کے فتنے میں گرفتار نہ ہوں اللہ ہر مسلمان کو دجال کے فتنے سے بچائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز میں دجال کے فتنے سے پناہ مانگتے تھے۔

عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَنْزِلَ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا وَ اِمَامًا عَدْلًا فَيَكْسِرُ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ وَ يَضَعُ الْجِزْيَةَ وَ يَفِيْضُ الْمَالَ حَتّٰى لَايَقْبَلَهٗ اَحَدًا.

۴۰۷۸: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ بن مریم اتریں گے اور وہ عادل حاکم اور منصف امام ہوں گے اور صلیب کو توڑ ڈالیں گے اور سور کو قتل کریں گے اور جزیہ کو معاف کر دیں گے اور مال کو بہائیں گے لوگوں پر [illegible] دیں گے یہاں تک کہ کوئی اس کو قبول نہ کرے گا)

۴۰۷۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ

Marfat.com

مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِیْ عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ ابْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِیْدٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تُفْتَحُ یَاجُوْجَ وَ مَاجُوْجُ فَیَخْرُجُوْنَ کَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ هُمْ مِّنْ کُلِّ حَدَبٍ یَّنْسِلُوْنَ﴾ [الأنبیاء: ۹۶] فَیَعُمُّوْنَ الْاَرْضَ وَ یَنْحَازُ مِنْهُمُ الْمُسْلِمُوْنَ حَتّٰی تَصِیْرَ بَقِیَّةُ الْمُسْلِمِیْنَ فِیْ مَدَائِنِهِمْ وَ حُصُوْنِهِمْ وَ یَضُمُّوْنَ اِلَیْهِمْ مَوَاشِیَهُمْ حَتّٰی اَنَّهُمْ لَیَمُرُّوْنَ بِالنَّهَرِ فَیَشْرِبُوْنَهٗ حَتّٰی مَا یَذَرُوْنَ فِیْهِ شَیْئًا فَیَمُرُّ آخِرِهِمْ عَلٰی اَثَرِهِمْ فَیَقُوْلُ قَائِلُهُمْ لَقَدْ کَانَ بِهٰذَا الْمَکَانِ مَرَّةً مَاءٌ وَ یَظْهَرُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ فَیَقُوْلُ قَائِلُهُمْ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ الْاَرْضِ قَدْ فَرَغْنَا مِنْهُمْ وَ لَنُنَازِلَنَّ اَهْلَ السَّمَاءِ حَتّٰی اِنْ اَحَدَهُمْ لَیَهُزُّ حَرْبَتَهٗ اِلَی السَّمَاءِ فَتَرْجِعُ مُخَضَّبَةً بِالدَّمِ فَیَقُوْلُوْنَ قَدْ قَتَلْنَا اَهْلَ السَّمَاءِ فَبَیْنَمَا هُمْ کَذَالِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ دَوَابَّ کَنَغَفِ الْجَرَادِ فَتَاْخُذُ بِاَعْنَاقِهِمْ فَیَمُوْتُوْنَ مَوْتَ الْجَرَادِ یَرْکَبُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَیُصْبِحُ الْمُسْلِمُوْنَ لَا یَسْمَعُوْنَ لَهُمْ حِسًّا فَیَقُوْلُوْنَ مَنْ رَجُلٌ یَشْرِیْ نَفْسَهٗ وَ یَنْظُرُ مَا فَعَلُوْا فَیَنْزِلُ مِنْهُمْ رَجُلٌ قَدْ وَطَّنَ نَفْسَهٗ عَلٰی اَنْ یَقْتُلُوْهُ فَیَجِدُهُمْ مَوْتٰی فَیُنَادِیْهِمْ اَلَا اَبْشِرُوْا فَقَدْ هَلَكَ عَدُوُّكُمْ فَیَخْرُجُ النَّاسُ وَ یُخْلُوْنَ سَبِیْلَ مَوَاشِیْهِمْ فَمَا یَکُوْنُ لَهُمْ رَعْیٌ اِلَّا لُحُوْمُهُمْ فَتَشْکَرُ عَلَیْهَا کَاَحْسَنَ مَا شَکِرَتْ مِنْ نَبَاتٍ اَصَابَتْهُ قَطُّ.

۴۰۷۹: حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: یاجوج اور ماجوج کھول دیئے جائیں گے (ان کی سد ٹوٹ جائے گی) پھر وہ نکلیں گے جیسے اللہ نے فرمایا: وَ هُمْ مِّنْ کُلِّ حَدَبٍ یَّنْسِلُوْنَ وہ ساری زمین میں پھیل جائیں گے یہاں تک کہ جو مسلمان باقی ہوں گے وہ اپنے شہروں اور قلعوں میں چلے جائیں گے اور اپنے چرانے کے جانور بھی ساتھ لے جائیں گے یاجوج ماجوج کا یہ حال ہوگا کہ ان کے لوگ ایک نہر پر سے گزریں گے اور اس کا سارا پانی پی ڈالیں گے یہاں تک کہ ایک قطرہ پانی کا نہ رہے گا (گویا تعداد میں مثل مور و ملخ کے ہوں گے اور ان میں سے کوئی (جو اخیر میں آئے گا) یہ کہے گا یہاں کبھی پانی تھا اور زمین پر وہ غالب ہو جائیں گے یہاں تک کہ ان میں سے ایک کہے گا اب زمین والوں سے تو ہم فارغ ہوئے (کوئی ہمارا مقابل نہ رہا) اب آسمان والوں سے لڑیں گے آخر ان میں سے ایک اپنا حربہ آسمان کی طرف پھینکے گا وہ خون میں رنگا ہوا لوٹ کر گرے گا وہ کہیں گے ہم نے آسمان والوں کو بھی مار ڈالا خیر یہ لوگ اسی حال میں ہوں گے کہ اللہ چند جانور بھیجے گا ٹڈی کے کیڑوں کی طرح (نغف کی طرح نغف کہتے ہیں اس کیڑے کو جو اونٹ کی ناک میں پڑ جاتا ہے وہ ہلاک ہو جاتا ہے) یہ کیڑے ان کی گردنوں کو کاٹیں گے یا گردن میں گھس جائیں گے وہ سب ٹڈیوں کی طرح یکبارگی مر جائیں گے۔ ایک پر ایک پڑا ہوگا اور مسلمان صبح کو اٹھیں گے (اپنے شہروں اور قلعوں میں) تو ان کی آواز نہیں سنیں گے وہ کہیں گے ہم میں سے کون ہے جو اپنی جان پر کھیلے یعنی اپنی جان کی پرواہ نہ کرے) اور جا کر دیکھے یاجوج ماجوج کیا کرتے ہیں۔ آخر مسلمانوں میں سے ایک شخص نکلے گا یا اترے گا (قلعہ سے) یہ سمجھ کر کہ وہ مجھ کو ضرور مار ڈالیں گے دیکھے گا تو وہ مردہ ہیں وہ دوسرے مسلمانوں کو پکارے گا اے بھائیو خوش ہو جاؤ تمہارے دشمن مر گئے یہ سن کر سب مسلمان نکلیں گے اور اپنے جانوروں کو چرنے چھوڑیں گے (جو مدت سے

Marfat.com

بیچارے بند ہوں گے)ان کے چرنے کو کچھ نہ ہوگا سوائے یاجوج اور ماجوج کے گوشت کے وہ ان کا گوشت کھا کر خوب موٹے ہوں گے جیسے کبھی کوئی گھاس کھا کر موٹے ہوئے تھے۔

۴۰۸۰: حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى ثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَافِعٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَاجُوْجَ وَ مَا جُوْجَ يَحْفِرُوْنَ كُلَّ يَوْمٍ حَتّٰى اِذَا كَادُوْا يَرَوْنَ شُعَاعَ الشَّمْسِ قَالَ الَّذِىْ عَلَيْهِمُ ارْجِعُوْا فَسَنَحْفِرُهٗ غَدًا فَيُعِيْدُهُ اللّٰهُ اَشَدَّ مَا كَانَ حَتّٰى اِذَا بَلَغَتْ مُدَّتُهُمْ وَ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَبْعَثَهُمْ عَلَى النَّاسِ حَفَرُوْا حَتّٰى اِذَا كَادُوْا وَ يَرَوْنَ شُعَاعَ الشَّمْسَ قَالَ الَّذِىْ عَلَيْهِمُ ارْجِعُوْا فَسَتَحْفِرُوْنَهٗ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَ اسْتَثْنَوْا فَيَعُوْدُوْنَ اِلَيْهِ وَ هُوَ كَهَيْئَتِهٖ حِيْنَ تَرَكُوْهُ فَيَحْفِرُوْنَهٗ وَ يَخْرُجُوْنَ عَلَى النَّاسِ فَيَنْشِفُوْنَ الْمَاءَ وَ يَتَحَصَّنُ النَّاسُ مِنْهُمْ فِىْ حُصُوْنِهِمْ فَيَرْمُوْنَ بِسِهَامِهِمْ اِلَى السَّمَاءِ فَتَرْجِعُ عَلَيْهَا الدَّمُ الَّذِىْ اجْفَظَّ فَيَقُوْلُوْنَ قَهَرْنَا اَهْلَ الْاَرْضِ وَ عَلَوْنَا اَهْلَ السَّمَاءِ فَيَبْعَثُ اللّٰهُ نَفَفًا فِىْ اَقْفَائِهِمْ فَيَقْتُلُهُمْ بِهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ اِنَّ دَوَابَّ الْاَرْضِ لَتَسْمَنُ وَ تَشْكُرُ شَكْرًا مِنْ لُحُوْمِهِمْ.

۴۰۸۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: بے شک یاجوج اور ماجوج ہر روز کھودتے ہیں (اس میں سوراخ کرنا چاہتے ہیں) جب قریب ہوتا ہے کہ سورج کی روشنی ان کو دکھائی دے۔ (اس قدر پتلی تہہ دیوار کی رہ جاتی ہے اس سے معلوم ہوا کہ یاجوج اور ماجوج ظلمات میں ہیں اور سورج کی روشنی سد کی وجہ سے ان تک نہیں پہنچتی) تو جو شخص ان کا سردار ہوتا ہے وہ کہتا ہے اب گھر چلو کل آن کر کھود لیں گے پھر اللہ رات کو ویسا ہی مضبوط کر دیتا ہے جیسے وہ تھے جب ان کے نکلنے کا وقت آئے گا اور اللہ یہ چاہے گا کہ ان کو چھوڑ دے۔ لوگوں پر تو وہ (عادت کے موافق) سد کو کھودیں گے جب قریب ہوگا کہ سورج کی روشنی دیکھیں اس وقت ان کا سردار کہے گا اب لوٹ چلو کل خدا چاہے تو اس کو کھوڈالو گے اور ان شاء اللہ کا لفظ کہیں گے اس دن وہ لوٹ کر جائیں گے اور اسی حال پر رہے گی جیسے وہ چھوڑ جائیں گے (درست نہ ہوگی) آخر وہ اس کو کھود کر نکل آئیں گے اور پانی سب پی جائیں گے اور لوگ ان سے بھاگ کر اپنے قلعوں میں چلے جائیں گے وہ اپنے تیر آسمان کی طرف ماریں گے تیر خون میں لپٹے ہوئے اوپر سے لوٹیں گے (بحکم الٰہی وہ کہیں گے ہم نے زمین والوں کو مغلوب کیا اور آسمان والوں پر بھی غالب ہوئے پھر اللہ ان کی گدیوں میں ایک کیڑا پیدا کرے گا وہ ان کو مار ڈالے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے بے شک زمین کے جانور (چارپایہ) موٹے ہو جائیں گے اور چربی دار ان کے گوشت کھا کر۔

تشریح ✿ حالانکہ گائے بیل بکری اونٹ وغیرہ چارپایہ گوشت نہیں کھاتے مگر بوجہ چارہ نہ ہونے کے یاجوج ماجوج کا گوشت اڑا جائیں گے اور خوب کھا کر موٹے ہوں گے اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ یاجوج ماجوج قیامت تک اس سد سے رکے رہیں گے جب ان کے چھوٹنے کا وقت آئے گا تو سد ٹوٹ جائے گی اور یہ بھی نکلا کہ یاجوج ماجوج محض صحرائی اور وحشی ہوں گے جب تو تیر کا کمان ان کا ہتھیار ہوگا اور جہالت کی راہ سے آسمان پر تیر ماریں گے وہ یہ نہیں جانیں گے کہ آسمان زمین سے اتنی دور ہے کہ برسوں تک بھی اگر تیر ان کا چلا جائے تو وہاں تک مشکل سے پہنچے گا اور باطل ہوا اس حدیث سے اس بوڑھے گمراہ کا قول [illegible] کہ یاجوج اور ماجوج انگریز اور روس ہیں کیونکہ روس منتہائے شمال میں ہے اور انگریز منتہائے مغرب میں دونوں کے ملک [illegible] دوسرے سے بڑے

Marfat.com

فاصلہ پر ہیں اور وہ سد میں گھرے ہوئے نہیں ہیں بلکہ ہمیشہ سے آزاد ہیں وہ اتنے جاہل اور وحشی بھی نہیں ہیں کہ آسمان کو اپنے چھت کی طرح سمجھ کر اس پر تیر ماریں اور تیر کمان ان کا ہتھیار بھی نہیں ہے بلکہ وہ توپ اور بندوق سے لڑتے ہیں اور قلعوں میں ان کے ہاتھ سے بچاؤ نہیں ہوسکتا وہ دم بھر میں توپ کے گولوں سے اور ڈائنامیٹ سے مضبوط سے مضبوط قلعہ اڑا سکتے ہیں اور قلعہ کے سب لوگوں کو خاک سیاہ بنا سکتے ہیں ۔

بریں عقل دانش بباید گریست

۴۰۸۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ثَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ حَدَّثَنِيْ جَبَلَةُ ابْنُ سُحَيْمٍ عَنْ مُوْثِرِ بْنِ عَفَازَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَمَّا كَانَ لَيْلَةً اُسْرِيَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَقِيَ اِبْرٰهِيْمَ وَ مُوْسٰى وَ عِيْسٰى فَتَذَاكَرُ وَالسَّاعَةَ فَبَدَاُوْا بِاِبْرٰهِيْمَ فَسَاَلُوْهُ عَنْهَا فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهٗ مِنْهَا عِلْمٌ ثُمَّ سَاَلُوْا مُوْسٰى فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهٗ مِنْهَا عِلْمٌ فَرُدَّ الْحَدِيْثُ اِلٰى عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ فَقَالَ قَدْ عُهِدَ اِلَيَّ فِيْمَا دُوْنَ وَجْبَتِهَا فَاَمَّا وَجْبَتُهَا فَلَا يَعْلَمُهَا اِلَّا اللّٰهُ فَذَكَرَ خُرُوْجَ الدَّجَّالَ قَالَ فَاَنْزِلُ فَاَقْتُلُهٗ فَيَرْجِعُ النَّاسُ اِلٰى بِلَادِهِمْ فَيَسْتَقْبِلُهُمْ يَاجُوْجُ وَ مَا جُوْجُ وَ هُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُوْنَ فَلَا يَمُرُّوْنَ بِمَاءٍ اِلَّا شَرِبُوْهُ وَ لَا بِشَيْءٍ اِلَّا اَفْسَدُوْهُ فَيَجَارُوْنَ اِلَى اللّٰهِ فَاَدْعُوْ اللّٰهَ اَنْ يُمِيْتَهُمْ فَتَنْتُنُ الْاَرْضُ مِنْ رِيْحِهِمْ۔ فَيَجْاَرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ فَاَدْعُوْا اللّٰهَ فَيُرْسِلُ السَّمَاءَ بِالْمَاءِ فَيَحْمِلُهُمْ فَيَلْقِيْهِمْ فِي الْبَحْرِ ثُمَّ تَنْسِفُ الْجِبَالُ وَ تُمَدُّ الْاَرْضُ مَدَّ الْاَدِيْمِ فَعُهِدَ اِلَيَّ مَتٰى كَانَ ذَالِكَ كَانَتِ السَّاعَةُ مِنَ النَّاسِ كَالْحَامِلِ الَّتِيْ لَا يَدْرِيْ اَهْلُهَا مَتٰى تَفْجَؤُهُمْ بِوِلَادَتِهَا قَالَ الْعَوَّامُ وَوُجِدَ تَصْدِيْقُ ذَالِكَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالَى : ﴿حَتّٰى اِذَا فُتِحَتْ يَاجُوْجُ وَ مَاجُوْجُ وَ هُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُوْنَ﴾ [الأنبياء:٩٦]

۴۰۸۱: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے جس شب کو آنحضرت ﷺ کو معراج ہوئی آپ نے ملاقات کی حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام سے ان سب نے قیامت کا ذکر کیا تو حضرت ابراہیمؑ سے سب نے پوچھا (یہ جان کر کہ وہ سب میں بزرگ ہیں ان کو ضرور علم ہوگا) لیکن ان کو کچھ علم نہ تھا قیامت کا پھر سب نے حضرت موسیٰ سے پوچھا ان کو بھی علم نہ تھا آخر حضرت عیسیٰؑ سے پوچھا انہوں نے کہا مجھ سے وعدہ ہوا ہے قیامت سے کچھ پہلے کا (یعنی قیامت کے قریب دنیا میں جانے کا) لیکن قیامت کا ٹھیک وقت وہ تو کوئی نہیں جانتا سوا اللہ تعالیٰ کے پھر بیان کیا انہوں نے دجال کے نکلنے کا حال اور کہا میں اتروں گا اور اس کو قتل کروں گا پھر لوگ اپنے اپنے ملکوں کو لوٹ جائیں گے اتنے میں یاجوج اور ماجوج ان کے سامنے آئیں گے اور ہر بلندی سے وہ چڑھ دوڑیں گے جس پانی پر وہ گزریں گے اس کو پی ڈالیں گے اور ہر ایک چیز کو خراب کر دیں گے آخر لوگ اللہ تعالیٰ سے گڑگڑائیں گے کہ اللہ ان کو مار ڈالے (وہ مر جائیں گے) اور زمین بدبودار ہو جائے گی ان کے پاس پھر لوگ گڑگڑائیں گے اللہ کی درگاہ میں، میں اللہ سے دعا کروں گا تو وہ پانی بھیجے گا جو ان کی لاشیں اٹھا کر سمندر میں بہا لے جائے گا (یہ اس حدیث کے خلاف ہے جس میں یہ مذکور ہے کہ اونٹ کے برابر پرندے آئیں گے اور ان کی لاشیں اٹھا لے جائیں گے اور ممکن ہے تطبیق اس طرح سے کہ پہلے پرند آئیں گے کچھ لاشیں وہ لے جائیں گے لیکن باقی لاشیں اور ان

Marfat.com

کی رطوبت اور گندگی اس سب کے صاف کرنے کے لئے پانی کا حکم ہوگا) پھر پہاڑ اکھیڑ ڈالے جائیں گے اور زمین کھینچتی جائے گی اور صاف ہموار اس میں پہاڑ اور ٹیلے اور سمندر گڑھے وغیرہ نہیں رہیں گے) پھر مجھ سے کہا گیا جب یہ باتیں ظاہر ہوں تو قیامت لوگوں سے ایسی قریب ہوگی جیسے عورت حاملہ کا (جس کے دن پورے ہو گئے ہوں) جنا اس کے گھر والے نہیں جانتے کس وقت نا گہاں وہ جنتی ہے (تو تیاری سب کر رکھتی ہیں اور ہر وقت زچگی کے منتظر رہتے ہیں۔ عوام بن حوشب نے کہا اس واقعہ کی تصدیق اللہ کی کتاب میں موجود ہے حَتّٰی اِذَا فُتِحَتْ یَاجُوْجُ وَ مَاجُوْجُ وَ ھُمْ مِنْ کُلِّ حَدَبٍ یَنْسِلُوْنَ یعنی جب کھل جائیں گے یاجوج اور ماجوج اور وہ ہر بلندی سے چڑھ دوڑیں گے۔

۳۴ : بَابُ خُرُوْجِ الْمَهْدِيِّ

باب: مہدی علیہ السلام کے نکلنے کا بیان

۴۰۸۲: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا مُعَاوِیَةُ ابْنُ هِشَامٍ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ صَالِحٍ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ زِیَادٍ عَنْ اِبْرٰهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذْ قَبَلَ فِتْیَةٌ مِنْ بَنِیْ هَاشِمٍ فَلَمَّا رَآهُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اغْرَوْرَقَتْ عَیْنَاهُ و تَغَیَّرَ لَوْنُهٗ قَالَ فَقُلْتُ مَا نَزَالُ نَرٰی فِیْ وَجْهِكَ شَیْئًا نَكْرَهُهٗ فَقَالَ اَنَا اَهْلُ اِغْرَوْرَقَتْ بَیْتٍ اخْتَارَ اللّٰهُ لَنَا الْاٰخِرَةَ عَلَی الدُّنْیَا وَ اِنَّ اَهْلَ بَیْتِیْ سَیَلْقَوْنَ بَعْدِیْ بَلَاءً وَ تَشْرِیْدًا وَ تَطْرِیْدًا حَتّٰی یَاْتِیَ قَوْمٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَعَهُمْ رَایَاتٌ سُوْدٌ فَیَسْاَلُوْنَ الْخَیْرَ، فَلَا یُعْطَوْنَهٗ فَیُقَاتِلُوْنَ فَیُنْصَرُوْنَ فَیُعْطَوْنَ مَاسَاَلُوْا فَلَ یَقْبَلُوْنَهٗ حَتّٰی یَدْفَعُهَا اِلٰی رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ بَیْتِیْ فَیَمْلَؤُهَا قِسْطًا كَمَا مَلَؤُوْهَا جَوْرًا فَمَنْ اَدْرَكَ ذَالِكَ مِنْكُمْ فَلْیَاْتِهِمْ وَلَوْ حَبْوًا عَلَی الثَّلْجِ.

۴۰۸۲: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے ایک بار ہم آنحضرت ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں بنی ہاشم کے چند جوان آئے (ہاشم آنحضرت ﷺ کے دادا یعنی عبدالمطلب کے باپ تھے بنی ہاشم سب آپ کے قریبی رشتہ دار ہیں جب آنحضرت ﷺ نے ان کو دیکھا تو آپ کی آنکھیں بھر آئیں (ان میں آنسو بھر گئے) اور آپ کا رنگ بدل گیا رنج سے) میں نے عرض کیا ہمیشہ ہم آپ کے چہرے میں ایسی بات دیکھتے ہیں جس کو ہم برا جانتے ہیں (یعنی آپ کے رنج سے ہمیشہ صدمہ ہوتا ہے) آپ نے فرمایا: ہم اس گھر کے لوگ ہیں کہ اللہ نے ہمارے لئے آخرت کو اختیار کیا دنیا پر اور میرے اہل بیت قریب ہے کہ میرے بعد مصیبت اٹھائیں گے اور سختی اخراج جلاوطنی یہاں تک کہ کچھ لوگ مشرق کی طرف آئیں گے (اس میں مدح ہے اہل مشرق کی اور عرب سے ہند اور ایران مشرق کی جانب ہے) ان کے ساتھ سیاہ جھنڈے ہوں گے وہ بھلائی (یعنی خزانہ طلب کریں گے) لوگ ان کو نہ دیں گے وہ لڑیں گے اور مدد دیئے جائیں گے (اللہ کی طرف سے) آخر وہ جو مانگتے تھے ان کو دیا جائے گا (یعنی لوگ ان کی حکومت پر راضی ہو جائیں گے) ان کو خزانہ دے دیں گے وہ اپنے لئے حکومت قبول نہ کریں گے یہاں تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کو یہ خزانہ اور حکومت دے دیں گے وہ زمین کو عدل سے بھر دے گا جیسے لوگوں نے اس کو ظلم سے بھرا تھا پھر جو کوئی تم میں سے اس زمانہ کو پائے وہ ان لوگوں کے پاس جائے (یعنی ان اہل مشرق کے لشکر میں شریک ہو جائے جو امام مہدی کو بٹھانے کیلئے آئیں گے) اگرچہ گھٹنوں اور ہاتھوں کے بل برف پر چلنا ہو جائے (اول تو گھٹنوں کے بل چلنا ارہے دوسرے برف پر چلنا یہ

Marfat.com

اور سخت مشکل ہے مطلب یہ ہے کہ جس طرح سے ہو سکے گو تکلیف سے سہی اس لشکر میں شریک ہو جانا چاہئے اس حدیث کی سند ضعیف ہے لیکن اس کی متابعت مستدرک کی ایک روایت سے ہوتی ہے۔

۴۰۸۳: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ الْعُنَيْلِيُّ ثَنَا عُمَارَةُ بْنُ اَبِيْ حَفْصَةَ عَنْ زَيْدِ الْعَمِّيِّ عَنْ اَبِيْ صَدِّيْقِ النَّاجِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيَ الْمَهْدِيُّ اِنْ قُصِرَ فَسَبْعٌ وَ اِلَّا فَتِسْعٌ فَتَنْعَمُ فِيْهِ اُمَّتِيْ نَعْمَةً لَمْ يَنْعَمُوْا مِثْلَهَا قَطُّ تُؤْتَى اُكُلَهَا وَ لَا تَدَّخِرُ مِنْهُمْ شَيْئًا وَ الْمَالُ يَوْمَئِذٍ كُدُوْسٌ فَيَقُوْمُ الرَّجُلُ فَيَقُوْلُ يَا مَهْدِيُّ اَعْطِنِيْ فَيَقُوْلُ: خُذْ۔

۴۰۸۳: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں مہدی پیدا ہوں گے اگر وہ دنیا میں کم رہے تو بھی سات برس تک رہیں گے اور نہیں تو نو دس برس تک رہیں گے ان کے زمانہ میں میری امت ایسی خوش ہوگی کہ ویسی خوش کبھی نہیں ہوئی ہوگی اور زمین کا یہ حال ہوگا کہ اپنا سارا میوہ اگائے گی اور کچھ نہ اٹھا رکھے گی اور مال ان کے زمانہ میں ڈھیر لگا ہوگا ایک شخص کھڑا ہوگا اور کہے گا اے مہدی مجھ کو کچھ دو وہ کہیں گے لے لے۔

تشریح ❁ جتنا تو چاہے اس ڈھیر میں سے مہدی کے معنی لغت میں ہدایت پایا ہوا کے ہیں اور اسی سے ہیں مہدی آخر الزمان اور زرکشی نے کہا یہ وہ مہدی ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زمانہ پائیں گے اور ان کے ساتھ نماز پڑھیں گے اور قسطنطنیہ کو پھر نصاریٰ سے چھین لیں گے اور عرب اور عجم کے مالک ہو جائیں گے اور زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے اور رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان ان سے بیعت کی جائے گی اور سفیانی سے وہ لڑیں گے اور ہند کے بادشاہ ان کی اطاعت کریں گے۔

مترجم کہتا ہے یہ سب علامات آپ کی حدیث میں وارد ہیں اور تعجب ہے ان لوگوں سے جنہوں نے اور کسی کو مہدی سمجھ لیا جس میں ان علامتوں میں سے ایک علامت بھی نہیں ہوئی جیسے مہدویہ ایک قوم ہے جو سید محمد جونپوری ایک مرد ہندی کو مہدی سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں مہدی آمد و رفت اور اس کے زیادہ عجیب ہے جو مقام قادیان میں ایک شخص۔

غلام احمد نامی اب موجود ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں عیسیٰ بن مریم ہوں ابن طاہر فتنی نے کہا معلوم نہیں یہ کیسے لوگ ہیں کیا مجنون ہیں جو ایک مرد مسافر غریب کو جس کی حکومت ایک گاؤں میں بھی نہیں ہوئی مہدی خیال کرتے ہیں اور احادیث صحیحہ کی جو اپنے خلاف ہوں تکذیب کرتے ہیں اور ان مہدی کو انبیاء سابقین پر فضیلت دیتے ہیں اور جو ان کی مہدویت اور ولایت کا منکر ہو اس کو کافر جانتے ہیں اور ان کے یاروں کو ابوبکر اور علی سے افضل بتاتے ہیں خاک پڑے ان کی عقل پر انتہیٰ مختصراً۔

۴۰۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَ اَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِيْ اَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتَتِلُ عِنْدَ كَنْزِكُمْ ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمُ ابْنُ خَلِيْفَةٍ ثُمَّ لَا يَصِيْرُ اِلٰى وَاحِدٍ مِنْهُمْ ثُمَّ تَطْلُعُ الرَّايَاتُ السُّوْدُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ فَيُقَاتِلُوْنَكُمْ قِتَالًا لَمْ يُقَاتِلْهُ قَوْمٌ۔

۴۰۸۴: حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے ایک خزانہ کے پاس تین سردار مارے جائیں گے ہر ایک ان میں سے خلیفہ (حاکم) کا بیٹا ہوگا باوجود اس کے یہ خزانہ ان میں سے کسی کو نہ ملے گا پھر سیاہ جھنڈے نمودار ہوں گے مشرق کی طرف سے اور وہ تم کو ایسا قتل کریں گے (یعنی عربوں کو جو اس وقت یہ خزانہ لینا چاہیں گے) کہ ویسا تم کو کسی نے قتل نہیں کیا ہے پھر آپ نے کچھ اور بیان کیا جو مجھ کو یاد نہیں

Marfat.com

ثُمَّ ذَكَرَ شَيْئًا لَا اَحْفَظُهُ فَقَالَ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَبَايِعُوْهُ وَلَوْ حَبْوًا۔

رہا۔لیکن حسن بن سفیان نے اپنی سند میں اور ابونعیم نے کتاب المہدی میں اس کو بیان کیا کہ آپؐ نے فرمایا: پھر اللہ کا خلیفہ مہدی آئے گا جب تم اس کو دیکھو تو اس سے بیعت کرو اگرچہ ہاتھوں اور گھٹنوں کے بل پر چل کر جاؤ کیونکہ وہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہے۔

۴۰۸۵: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الْحَفَرِیُّ ثَنَا يَاسِيْنُ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَهْدِیُّ مِنَّا اَهْلَ الْبَيْتِ يُصْلِحُهُ اللّٰهُ فِیْ لَيْلَةٍ۔

۴۰۸۵: جناب امیر المؤمنین حضرت علیؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مہدی ہم میں سے ہیں اہل بیت (نبوی میں سے اللہ ان کو ایک رات میں خلافت کے لئے تیار کرے گا۔ (امام بخاری نے فرمایا ہے کہ اس حدیث کی سند میں گفتگو ہے۔

تشریح ❁ یعنی سب سامان ان کی خلافت کا جھٹ پٹ ایک رات میں ہوگا۔

۴۰۸۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ثَنَا اَبُوْ الْمَلِيْحِ الرَّقِّیُّ عَنْ زِيَادِ ابْنِ بَيَانٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ نُفَيْلٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ اُمِّ سَلَمَةَ فَتَذَاكَرْنَا الْمَهْدِیَّ فَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ الْمَهْدِیُّ مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ۔

۴۰۸۶: حضرت سعید بن مسیبؒ سے روایت ہے کہ ہم بی بی ام سلمہ کے پاس تھے تو ہم نے مہدی کا ذکر کیا۔انہوں نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ ﷺ فرماتے تھے مہدی جناب حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی اولاد میں سے ہوں گے۔

۴۰۸۷: حَدَّثَنَا هَدِيَّةُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ ثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زِيَادِ الْيَمَامِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ نَحْنُ وَلَدِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ سَادَةُ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَنَا وَ حَمْزَةُ وَ عَلِیٌّ وَ جَعْفَرٌ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَالْمَهْدِیُّ۔

۴۰۸۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے ہم عبدالمطلب کی اولاد ہیں اور جنت کے سردار یہ لوگ ہیں میں اور حمزہ اور علی اور جعفر اور حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور مہدی علیہ السلام الی یوم القیام اس کی سند میں محدثین کو گفتگو ہے۔

۴۰۸۸: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى الْمِصْرِیُّ وَ اِبْرٰهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِیُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوٗدَ الْحَرَّانِیُّ ثَنَا بْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ الْحَضْرَمِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزَّبِيْدِیَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَخْرُجُ نَاسٌ مِنَ

۴۰۸۸: حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کچھ لوگ مشرق سے نکلیں گے وہ لوگ گویا مہدی علیہ السلام کی سلطنت جمادیں گے اس کی سند میں عمر بن جابر حضرمی اور عبداللہ بن لہیعہ دونوں ضعیف ہیں۔

Marfat.com

الْمَشْرِقِ فَيُوَطِّئُوْنَ لِلْمَهْدِيِّ يَعْنِىْ سُلْطَانَهٗ۔

تشریح ✿ یعنی آپ کی مدد کریں گے اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جناب مہدی کے بڑے مددگار مشرق کے لوگ ہوں گے اور مدینہ سے یہ سب بلاد مشرق کی طرف واقع ہیں عراق عرب اور عراق عجم اور ایران تہران ہندوستان وغیرہ غالبًا ان ملکوں سے بہت سچے مسلمان آپ کے شریک ہوں گے یا اللہ ہم کو بھی امام مہدی علیہ السلام کی دعا سے مشرف فرما اور ہم کو یا ہماری اولاد کو ان کے اعوان و انصار میں سے کر آمین یارب العالمین۔

۳۵: بَابُ الْمَلَاحِمِ

باب: بڑی بڑی لڑائیوں کا بیان

۴۰۸۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا عِيْسَى ابْنُ يُوْنُسَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ قَالَ قَالَ مَكْحُوْلٌ وَابْنُ اَبِىْ زَكَرِيَّا اِلٰى خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ وَ مِلْتُ مَعَهُمَا فَحَدَّثَنَا عَنْ جُبَيْرِبْنِ نُفَيْرٍ قَالَ قَالَ لِىْ جُبَيْرٌ انْطَلِقْ بِنَا اِلٰى ذِىْ مِخْمَرٍ وَ كَانَ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُمَا فَسَاَلَهٗ عَنِ الْهُدْنَةِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَتُصَالِحُكُمُ الرُّوْمُ صُلْحًا آمِنًا ثُمَّ تَغْزُوْنَ اَنْتُمْ وَ هُمْ عَدُوًّا فَتَنْتَصِرُوْنَ وَ تَغْنَمُوْنَ وَ تَسْلَمُوْنَ ثُمَّ تَنْصَرِفُوْنَ حَتّٰى تَنْزِلُوْا بِمَرْجٍ ذِىْ تُلُوْلٍ فَيُرْفَعُ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الصَّلِيْبِ اَلصَّلِيْبَ فَيَقُوْلُ غَلَبَ الصَّلِيْبُ فَيَغْضَبُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَيَقُوْمُ اِلَيْهِ فَيَدُقُّهٗ فَعِنْدَ ذَالِكَ تَغْدِرُ الرُّوْمُ وَ يَجْتَمِعُوْنَ لِلْمَلْحَمَةِ۔

۴۰۸۹: حضرت ذی مخمرؓ سے روایت ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے جبیر نے ان سے پوچھا صلح کو انہوں نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا۔ آپ فرماتے تھے قریب ہے وہ زمانہ کہ روم (یعنی نصاریٰ) تم سے ایک صلح کریں گے جس میں امن رہے گا پھر تم اور وہ مل کر ایک تیسرے دشمن سے لڑو گے اور سلامتی کے ساتھ جنگ سے لوٹو گے یہاں تک کہ ایک تروتازہ سبز مقام میں جہاں ٹیلے ہوں گے اترو گے تو صلیب والوں میں سے (یعنی روم کے نصاریٰ میں سے جو تمہارے دوست ہو کر تمہارے دشمن سے لڑتے تھے) ایک شخص صلیب کو بلند کرے گا اور کہے گا صلیب کو غلبہ ہوا ایک شخص مسلمانوں میں سے غصے ہوگا اور اٹھ کر صلیب کو توڑ ڈالے گا اس وقت روم کے نصاریٰ عہد توڑ دیں گے (یعنی دوستی تمہاری چھوڑ دیں گے) اور سب جمع ہوں گے لڑائی کے لئے۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ الدِّمَشْقِىُّ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْاَوْزَاعِىُّ عَنْ حَسَّانَ ابْنِ عَطِيَّةَ بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَهٗ وَزَادَ فِيْهِ فَيَجْتَمِعُوْنَ لِلْمَلْحَمَةِ فَيَاتُوْنَ حِيْنَئِذٍ تَحْتَ ثَمَانِيْنَ غَايَةً تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا۔

دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے اس میں زیادہ ہے جب نصاریٰ صلیب پر تکرار کر کے مسلمانوں سے الگ ہو جائیں گے تو مسلمانوں سے لڑنے کے لئے ایک ہو جائیں گے اور اسّی جھنڈوں کے تلے ان کا لشکر آئے گا ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار فوج ہوگی۔

تشریح ✿ ۱۱ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ نصاریٰ کی شوکت اور سلطنت قیامت تک باقی رہے گی یعنی امام مہدی علیہ السلام کے وقت تک دوسری حدیث میں ہے کہ قیامت نہیں قائم ہوگی یہاں تک کہ اکثر لوگ دنیا کے نصاریٰ ہوں گے یہ حدیث بڑی دلیل ہے آپ کی نبوت کی کیونکہ یہ پیشین گوئی آپ ﷺ کی بالکل سچی نکلی کئی سو برس سے نصاریٰ کا برابر عروج ہو رہا ہے اور ہر ایک ملک

Marfat.com

میں ان کا مذہب پھیلتا جا رہا ہے دنیا کے چاروں حصوں میں ان کی حکومت قائم ہوگئی یعنی ایشیا اور افریقہ اور امریکہ ۔ ریورپ میں اور تمام بادشاہانِ روئے زمین نصرانی مذہب کے ہیں الا دو بادشاہ اہل اسلام ہیں ایک شاہ ایران دوسرے شاہ روم اور ایک بادشاہ بدھ مذہب کا ہے یعنی خاقان چین اور اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ قیامت کے قریب مسلمانوں کا بادشاہ نصاریٰ کی قوم کے ساتھ مل کر تیسری سلطنت سے لڑے گا اور فتح پائے گا پھر صلیب پر تکرار ہو کر سب نصاریٰ مل جائیں گے اور متفق ہو کر مسلمانوں سے مقابلہ کریں گے آثار محشر میں ہے کہ اخیر زمانہ میں انگریز یا روس سلطان روم کے شریک ہو کر انگریز یا روس سے مقابلہ کریں گے اور سلطان روم کو فتح ہوگی پھر جو سلطنت نصاریٰ کی سلطان روم کی تائید پر ہوگی وہ بھی مذہبی تکرار کی وجہ سے علیحدہ ہو جائے گی اور کل نصاریٰ ایک طرف ہو کر مسلمانوں پر حملہ کریں گے سلطان روم شہید ہوں گے اور شہر قسطنطنیہ نصاریٰ کے قبضہ میں آ جائے گا مسلمان متفرق ہو کر پریشان ہوں گے کہ اتنے میں امام مہدی علیہ السلام پیدا ہوں گے اور نصاریٰ پر جہاد کرے گا اور امام کی فتح پر فتح ہوتی جائے گی یہاں تک کہ شہر قسطنطنیہ پھر نصاریٰ سے لے لیں گے اور دوسری حدیث میں جو ہے کہ قسطنطنیہ کی فتح قیامت کی نشانی ہے شاید اس سے مراد یہی فتح ہو جو مہدی علیہ السلام کے زمانہ میں ہوگی یا اول فتح جو مسلمانوں کو قسطنطنیہ پر ہوئی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں خیر ادھر مسلمان قسطنطنیہ فتح کر کے وہاں کی لوٹ کا مال تقسیم کرتے ہوں گے اور ان کی تلواریں جھاڑوں سے لٹکتی ہوں گی کہ لوگ آن کر خبر پہنچا دیں گے کہ بیٹھے کیوں ہو دجال نکلا مسلمان یہ سن کر اپنے اپنے گھروں کو لوٹیں گے اور دجال سے اور مسلمانوں سے لڑائیاں ہوں گی اور مسلمان بہت شہید ہوں گے اور باقی ماندہ مکہ اور مدینہ میں جہاں دجال کا تصرف نہ ہو سکے گا چھپ جائیں گے۔

یعنی ایک بریگیڈ تو کل اسّی بریگیڈ ہوں گے جو مسلمانوں سے لڑنے آئیں گے اور یہ متفقہ افواج ہوں گی نصاریٰ کی کل تعداد ان کی نو لاکھ ساٹھ ہزار ہوئی۔

۴۰۹۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِيْدُ ابْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِی الْعَاتِكَةِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ حَبِيْبٍ الْمُحَارِبِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا وَقَعَتِ الْمَلَاحِمُ بَعَثَ اللّٰهُ بَعْثًا مِنَ الْمَوَالِیْ هُمْ اَكْرَمُ الْعَرَبِ فَرَسًا وَاَجْوَدُهٗ سِلَاحًا يُؤَيِّدُ اللّٰهُ بِهِمُ الدِّيْنَ۔

۴۰۹۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بڑی بڑی لڑائیاں ہوں گی تو اللہ تعالیٰ موالی میں سے (یعنی عرب کے سوا دوسرے مسلمانوں میں سے جن کو عرب نے آزاد کیا ہے جیسے اہل فارس، ترک وغیرہ ایک لشکر اٹھائے گا وہ سارے عرب میں سے گھوڑے کی سواری بہتر کرتے ہوں گے اور ان سے بہتر ہتھیار رکھتے ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کے سبب سے دین کی مدد کرے گا۔

تشریح ایسا ہی ہوا کہ صحابہ اور تابعین کے زمانہ میں ہزار ہا اور لکھولکھ مجاہدین اہل فارس اور عراق عجم اور خراسان کے کافروں سے لڑے اور بڑی بڑی فتوحات کیں اور ان کے بعد بھی اہل فارس اور اہل ہند اور اہل افغانستان اور بخارا نے بڑے بڑے جہاد کافروں پر کئے سلطان صلاح الدین کی لڑائیاں تمام نصاریٰ سے اب تک تاریخ میں یادگار ہیں اور محاربہ صلیب کا واقعہ اب تک آنکھوں میں پھر رہا ہے جس میں چالیس لاکھ نصاریٰ اور تیس لاکھ مسلمان مارے گئے اور عجب نہیں کہ ذی تخمر کی حدیث میں جس لڑائی کا ذکر ہے وہ محاربہ صلیب ہی ہو کیونکہ اتنی بڑی لڑائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے لے کر اب تک کوئی نہیں ہوئی اور بنا اس کی لڑائی کی صلیب ہی پر ہوئی تھی واللہ اعلم۔ غرض اس حدیث سے اور کئی حدیثوں سے عرب کے سوا دوسرے مسلمانوں کی بھی فضیلت نکلی ایک حدیث میں ہے کہ اگر دین ثریا کے پاس ہوتا تو اس تک چند لوگ اہل فارس کے پہنچ جاتے بعضوں نے اس حدیث سے امام ابو حنیفہ کو مراد لیا ہے اور عجب نہیں ہے کہ امام ابو حنیفہ بھی اس میں داخل ہوں کیونکہ وہ بڑے امام اور مجتہد تھے مگر اتنا شبہ ہوتا ہے

Marfat.com

کہ امام ابوحنیفہ کی اصل کابل سے تھی اور کابل بلاد ہند میں ہے نہ بلاد فارس میں البتہ امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی' ابن ماجہ اور بڑے بڑے امام حدیث کے اس میں داخل ہیں کیونکہ اکثر ان میں اہل فارس تھے اور دوسری حدیث میں ہے کہ ابدال موالی میں سے ہوتے ہیں اور اس زمانہ میں تو اللہ تعالیٰ نے اہل ہند کو ایک بات میں عرب کے لوگوں پر بھی فضیلت دی ہے وہ یہ ہے کہ ہند کے ملک میں ایک بڑی جماعت ہے اہل حدیث کی اور وہ اکثر کتابیں حدیث کی ہند میں چھاپی گئیں اور چھاپی جاتی ہیں اور حدیث کے تراجم بھی سب سے پہلے اہل ہند نے شائع کئے ہیں یا اللہ تو ہند کے مسلمانوں کو ہدایت کر اور ان کو نیک توفیق دے آمین۔

۴۰۹۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا الْحُسَيْنُ ابْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتُقَاتِلُوْنَ جَزِيْرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تُقَاتِلُوْنَ الرُّوْمَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تُقَاتِلُوْنَ الدَّجَّالَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ۔

قَالَ جَابِرٌ فَمَا يَخْرُجُ الدَّجَّالُ حَتّٰى تُفْتَحُ الرُّوْمُ۔

۴۰۹۱: حضرت نافع بن عتبہ بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لڑائی کرو گے جزیرہ عرب کے رہنے والوں سے اللہ اس کو فتح کر دے گا (یعنی سارا عرب کا جزیرہ تمہارے قبضے میں آ جائے گا عرب کے ملک کو تین طرف سے سمندر گھیرے ہے ایک طرف خشکی ہے اس لئے اس کو جزیرہ نما کہتے ہیں) پھر لڑائی کرو گے روم کے نصاریٰ سے اللہ روم کے ملک پر بھی فتح دے گا پھر دجال سے لڑو گے اللہ تعالیٰ اس پر بھی فتح دے گا۔ (جب حضرت عیسیٰؑ اتریں گے) جابرؓ نے کہا تو دجال نہیں نکلے گا یہاں تک کہ روم فتح ہو جائے گا۔

۴۰۹۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ ابْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِيْدُ ابْنُ مُسْلِمٍ وَ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ابْنُ اَبِیْ مَرْيَمَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ سُفْيَانَ بْنِ اَبِیْ مَرْيَمَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ قُطَيْبٍ السَّكُوْنِيِّ (وَ قَالَ الْوَلِيْدُ يَزِيْدُ ابْنُ قُطْبَةَ) عَنْ اَبِیْ بَحْرِيَّةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمَلْحَمَةُ الْكُبْرٰى وَ فَتْحُ الْقُسْطَنْطِيْنِيَّةِ وَ خُرُوْجُ الدَّجَّالِ فِیْ سَبْعَةِ اَشْهُرٍ۔

۴۰۹۲: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بڑی لڑائی قسطنطنیہ کی فتح اور دجال کا نکلنا یہ تینوں باتیں سات مہینے کے اندر ہوں گی۔

۴۰۹۳: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ بَحِيْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ اَبِیْ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ الْمَلْحَمَةِ وَ فَتْحِ الْمَدِيْنَةِ سِتُّ سِنِيْنَ وَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِی السَّابِعَةِ۔

۴۰۹۳: حضرت عبداللہ بن بسر سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بڑی لڑائی اور مدینہ کی فتح (یعنی قسطنطنیہ) کی بیچ میں چھ برس کا فاصلہ ہوگا اور دجال ساتویں برس میں نکلے گا۔

تشریح ❁ یہ مخالف ہے اگلی روایت کے اور شاید غلطی کی راویوں نے اگلی روایت میں تو راویوں نے بجائے برس کے مہینہ کہا اور اس کی اسناد ضعیف ہیں اور اس روایت کی اسناد بھی قوی نہیں ہے اس میں بقیہ ہے اور بعضوں نے کہا احتمال ہے کہ بڑی لڑائی چھ

Marfat.com

برس تک قائم رہے اور اگلی روایت میں جو میعاد بیان کی ہے وہ اس کے ختم ہونے سے ہو اور دوسری روایت میں اس کی ابتدا سے میعاد مراد ہو اور انجاح میں ہے کہ دوسری روایت پہلی روایت سے زیادہ صحیح ہے اور اس کو نکالا ترمذی اور ابوداؤد اور احمد اور حاکم اور راجح یہی ہے کہ یہ تینوں واقعہ سات برس میں ہوں گے۔

۴۰۹۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ الرَّقِّيُّ ثَنَا اَبُوْ يَعْقُوْبَ الْحُنَيْنِيُّ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَكُوْنَ اَدْنٰى مَسَالِحِ الْمُسْلِمِيْنَ بِبَوْلَاءِ ثُمَّ قَالَ ﷺ يَا عَلِيُّ! يَا عَلِيُّ! يَا عَلِيُّ قَالَ بِاَبِيْ وَ اُمِّيْ قَالَ اِنَّكُمْ سَتُقَاتِلُوْنَ بَنِي الْاَصْفَرِ وَ يُقَاتِلُهُمُ الَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِكُمْ حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ رُوْقَةُ الْاِسْلَامِ اَهْلُ الْحِجَازِ الَّذِيْنَ لَا يَخَافُوْنَ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ فَيُفْتَتِحُوْنَ الْقُسْطَنْطِيْنِيَّةَ بِالتَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ فَيُصِيْبُوْنَ غَنَائِمَ لَمْ يُصِيْبُوْا مِثْلَهَا حَتّٰى يَقْتَسِمُوْا بِالْاَتْرَسَةِ وَ يَاْتِيْ آتٍ فَيَقُوْلُ اِنَّ الْمَسِيْحَ قَدْ خَرَجَ فِيْ بِلَادِكُمْ (اَلَا وَهِيَ كِذْبَةٌ فَالْآخِذُ نَادِمٌ وَالتَّارِكُ نَادِمٌ۔

۴۰۹۴: حضرت عوف مزنیؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ نزدیک ترین مورچہ مسلمانوں کا بولاء میں ہوگا (بولاء ایک مقام کا نام ہے) پھر آپؐ نے فرمایا: اے علیؓ اے علیؓ اے علیؓ۔ انہوں نے کہا میرے ماں باپ آپؐ پر سے تصدق ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: تم قریب ہے کہ بنی الاصفر سے لڑو گے (یعنی روم کے نصاریٰ سے ان کو اصفر کی اولاد کہا اصفر کہتے ہیں زرد کو اس لئے کہ ان کے باپ دادا کا رنگ زرد تھا روم بیٹا عیصو کا تھا اور عیصو بیٹا اسحاق کا اور اسحاق بیٹا ابراہیم کا اُس نے حبش کی بادشاہ زادی سے نکاح کیا تو زرد رنگ کی اولاد پیدا ہوئی کالا اور سفید ملنے سے اور نووی نے کہا ان کے دادا کا نام اصفر بن روم بن عیصو تھا واللہ اعلم) اور ان سے وہ مسلمان لڑیں گے جو تمہارے بعد پیدا ہوں گے یہاں تک کہ جو لوگ اسلام کی رونق ہوں گے وہ بھی ان سے لڑنے کے لئے نکلیں گے یعنی حجاز کے لوگ جو اللہ کی راہ میں کسی برائی سے نہیں ڈرتے پھر وہ فتح کریں گے قسطنطنیہ کو تسبیح اور تکبیر سے اور اس قدر لوٹ کا مال پائیں گے کہ ایسی لوٹ کبھی نہ پائی ہوگی یہاں تک کہ ڈھالیں بھر بھر کر (روپیہ اشرفی) تقسیم کریں گے ایک آنے والا آئے گا (ان کے ملکوں سے) وہ کہے گا مسیح (دجال) تمہارے شہروں میں نکل آیا خبردار رہو یہ خبر جھوٹی ہوگی پھر مال لینے والا بھی شرمندہ ہوگا اور نہ لینے والا بھی شرمندہ ہوگا (اس حدیث کی سند میں کثیر بن عبداللہ کذاب ہے ابن حبان نے کہا کہ اس نے اپنے باپ کے نام پر خود ساختہ حدیثوں کا نسخہ تیار کیا تھا)

۴۰۹۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنِيْ بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيُّ حَدَّثَنِيْ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: تَكُوْنُ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ بَنِي الْاَصْفَرِ هُدْنَةٌ فَيَغْدِرُوْنَ بِكُمْ فَيَسِيْرُوْنَ اِلَيْكُمْ فِيْ ثَمَانِيْنَ غَايَةً تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا۔

۴۰۹۵: حضرت عوف بن مالک اشجعیؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں اور بنی اصفر میں (نصاریٰ میں) صلح ہوگی پھر وہ صلح توڑ ڈالیں گے فریب سے (یعنی دغا کریں گے اور تم سے لڑنے کے لئے آئیں گے اسّی جھنڈے لے کر اور ہر جھنڈے کے تلے بارہ ہزار فوج ہوگی۔

Marfat.com

۳۶:بَابُ التُّرْكِ

۴۰۹۶:حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ۔ وَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تُقَاتِلُوْا قَوْمًا صِغَارِ الْاَعْيُنِ۔

ابوبکرہ سے منقول ہے اس کو ابوداؤد نے نکالا۔

باب: ترک کا بیان

۴۰۹۶: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم لڑو گے ایسے لوگوں سے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے (یا ان کے بال اتنے لمبے ہوں گے کہ جوتوں تک لٹکتے ہوں گے) اور قیامت نہیں قائم ہوگی یہاں تک کہ تم لڑو گے ایسے لوگوں سے جن کی آنکھیں چھوٹی ہوں گی (یعنی ترک سے جیسے بریدہ کی روایت میں تصریح ہے۔ اس کو نکالا ابوداؤد نے)

تشریح ۞ وہ ایک قوم ہے یافث بن نوح کی اولاد سے اور ان میں کئی قبیلے اور کئی قومیں ہیں جیسے چغتائی کرغیز کاسک قزاق قلمق ارناؤط خوجک ازبک سرکش وغیرہ اور ان کے اصلی ملک یہ ہیں بخارا سمرقند تاشقند کاشغر تاتار اور اب جو بادشاہ روم کا سلطان عبدالحمید خاں وفقہ اللہ للخیر وہ بھی ترک ہے عثمان خان کی اولاد میں سے ان کا جد اعلیٰ عثمان تھا جو اپنے اصلی ملک یعنی ترکستان سے نکل کر ملک شام اور روم کی طرف گیا اور اس کو فتح کیا اور اسی سے بنا ہوئی سلطنت ترکی یعنی دولت عثمانیہ کی بنا اور اس سلطنت کی خلافت عباسی کے گزر جانے کے بعد ہوئی اور اوائل زمانہ میں ترک لوگ اکثر کافر اور مشرک تھے اور انہوں نے اسلام کو وہ صدمہ پہنچایا کہ ایسا صدمہ کسی قوم نے نہیں پہنچایا آخری خلیفہ مستعصم باللہ کو انہوں ہی نے شہید کیا اور بغداد کو انہوں ہی نے تباہ و تاراج کیا لاکھوں مسلمانوں کو مار ڈالا اور لاکھوں کتابیں مختلف علوم وفنون کی جلا دیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فتنہ کی پیشین گوئی فرمائی جو

۴۰۹۷:حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تُقَاتِلُوْا قَوْمًا صِغَارَ الْاَعْيُنِ ذُلْفَ الْاُنُوْفِ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ وَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ۔

۴۰۹۷: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم لڑو گے ایسے لوگوں سے جن کی آنکھیں چھوٹی ہوں گی اور ناکیں موٹی ہوں گی (اٹھی ہوئی) ان کے منہ سرخ ہوں گے یعنی ترک لوگوں سے متفق علیہ (ان کے منہ ایسے ہوں گے جیسے سپریں تہ برتہ (یعنی موٹے اور پُر گوشت رخسارے) اور قیامت نہیں قائم ہوگی یہاں تک کہ تم ایسے لوگوں سے لڑو گے جن کی جوتیاں بالوں کی ہوں گی۔

۴۰۹۸:حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا اَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ ثَنَا الْحَسَنُ عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ: يَقُوْلُ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ

۴۰۹۸: حضرت عمر بن تغلبؓ سے روایت ہے میں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قیامت کی نشانیوں میں سے ہے یہ کہ تم ایسے لوگوں سے لڑو گے جن کے

Marfat.com

السَّاعَةِ اَنْ تُقَاتِلُوْا قَوْمًا عِرَاضَ الْوُجُوْهِ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ وَ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ تُقَاتِلُوْا قَوْمًا يَنْتَعِلُوْنَ الشَّعَرَ۔

منہ چوڑے ہیں گویا ان کے منہ سپریں ہیں تہ برتہ اور قیامت کی نشانیوں میں سے ہے یہ کہ تم ایسے لوگوں سے لڑو گے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔

۴۰۹۹: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ ثَنَا عَمَّارُ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا صِغَارَ الْاَعْيُنِ عِرَاضَ الْوُجُوْهِ كَاَنَّ اَعْيُنَهُمْ حَدَقَ الْجَرَادِ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ يَنْتَعِلُوْنَ الشَّعَرَ وَ يَتَّخِذُوْنَ الدَّرَقَ يَرْبُطُوْنَ خَيْلَهُمْ بِالنَّخْلِ۔

۴۰۹۹: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم ایسے لوگوں سے لڑو گے جن کی آنکھیں چھوٹی ہوں گی منہ چوڑے ہوں گے ان کی آنکھیں گویا ٹڈی کی آنکھیں ہوں گی اور منہ ان کے گویا سپریں ہیں تہ برتہ اور بال کے جوتے پہنیں گے اور سپریں ان کے پاس ہوں گی اور اپنے گھوڑے کھجور کے درخت سے باندھیں گے (نووی نے کہا ہمارے زمانہ میں ایسے ہی صفت کے ترکوں سے مسلمان لڑے جو اس حدیث میں مذکور ہے بعینہٖ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ظاہر ہوا اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی عاقبت کی خیر کرے اور ان کو اپنی حمایت میں رکھے

اس حدیث کی سند میں عمار بن محمد مختلف فیہ ہے۔

Marfat.com

كِتَابُ الزُّهْدِ

زُہد (دُنیا سے بے رغبتی) کے ابواب

۱: بَابُ الزُّهْدِ فِی الدُّنْيَا

۴۱۰۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَمْرُو ابْنُ وَاقِدٍ الْقَرَشِيُّ ثَنَا يُونُسُ بْنُ مَيْسَرَةَ ابْنِ حَلْبَسٍ عَنْ اَبِی اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ اَبِی ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الزَّهَادَةُ فِی الدُّنْيَا بِتَحْرِيْمِ الْحَلَالِ وَ لَا فِیْ اِضَاعَةِ الْمَالِ وَ لٰكِنِ الزَّهَادَةُ فِی الدُّنْيَا اَنْ لَا تَكُوْنَ بِمَا فِیْ يَدَيْكَ اَوْثَقَ مِنْكَ بِمَا فِیْ يَدِ اللّٰهِ وَ اَنْ تَكُوْنَ فِیْ ثَوَابِ الْمُصِيْبَةِ اِذَا اَصِبْتَ بِهَا اَرْغَبَ مِنْكَ فِيْهَا لَوْ اَنَّهَا اُبْقِيَتْ لَكَ۔

قَالَ هِشَامٌ : قَالَ اَبُوْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِیُّ يَقُوْلُ مِثْلُ هٰذَا الْحَدِيْثِ فِی الْاَحَادِيْثِ كَمِثْلِ الْاِبْرِيْزِ فِی الذَّهَبِ۔

باب: دُنیا سے بے رغبتی کا بیان

۴۱۰۰: حضرت ابو ذر غفاریؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا کا زہد یہ نہیں ہے کہ آدمی حلال چیز کو اپنے اوپر حرام کر لے اور نہ یہ ہے کہ اپنا مال تباہ کر دے (سب لٹا دے یا جلا دے یا ڈبو دے) لیکن زہد اور درویشی یہ ہے کہ آدمی کو اس مال پر جو اس کے ہاتھ میں ہو اس سے زیادہ بھروسہ نہ ہو جتنا اُس مال پر ہے جو اللہ کے ہاتھ میں ہے (یعنی ہر حال میں اللہ پر بھروسہ ہو اگر اس کے پاس ایک دمڑی بھی نہ رہے تب بھی دل اضطراب نہ ہو اور یہ یقین رکھتا ہو کہ جب تک جئیں گے اللہ تعالیٰ ضرور کہیں سے دے گا) اور دنیا میں جب کوئی مصیبت آئے تو اس سے زیادہ خوش ہو بہ نسبت اس کے کہ مصیبت نہ آئے دنیا میں اور آخرت کے لئے اٹھا رکھی جائے (یعنی دنیا کی مصیبت کفارہ ہے گناہوں کا پس عقلمند آدمی کو مصیبت سے خوش ہونا چاہئے کہ دنیا پر بلا ٹل گئی جو فانی اور چند روزہ ہے یہ اللہ کا احسان سمجھے اگر دنیا میں مصیبت نہ آتی اور گناہ قائم رہتے تو آخرت میں اس کے بدل عذاب ہوتا اور وہ سخت مصیبت ہے)

ہشام نے کہا جو (راوی ہے اس حدیث کا) ابو ادریس خولانی نے کہا یہ حدیث اور حدیثوں میں ایسی ہے جیسے کندن سونے میں (یعنی نہایت عمدہ حدیث اگرچہ سب حدیثیں عمدہ ہیں)

تشریح ❁ جیسے جاہل صوفی اور درویش کیا کرتے ہیں وراسی کو فقیری اور قرب الی اللہ کا باعث جانتے ہیں ہماری شریعت

Marfat.com

ایسی درویشی سے ممانعت ہے لا رہبانیہ فی الاسلام اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: **یایھا الذین امنوا لا تحرموا طیبات ما احل اللہ لکم** اور اپنے نبی سے فرمایا: **یا النبی لم تحرم ما احل اللہ لك** اور فرمایا: **کلو من طیبات ما رزقناکم واشکروا اللہ ان کنتم ایاہ تعبدون** اور قرب الی اللہ بغیر اتباع شرع محمدی کے ممکن نہیں ہے۔

۴۱۰۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْحَكَمُ ابْنُ هِشَامٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِیْ فَرْوَةَ عَنْ اَبِیْ خَلَّادٍ وَ كَانَتْ لَهٗ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اِذَا رَاَيْتُمُ الرَّجُلَ قَدْ اُعْتِیَ زُهْدًا فِی الدُّنْيَا وَقِلَّةَ مَنْطِقٍ فَاقْتَرِبُوْا مِنْهُ فَاِنَّهٗ يُلْقِی الْحِكْمَةَ۔

۴۱۰۱: حضرت ابوخلاد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ صحابی تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم دیکھو کسی آدمی کو کہ دنیا میں اس کو رغبت نہیں (یعنی مال اور دنیا کا طمع نہیں رکھتا اور بقدرت ضرورت پر قناعت کرتا ہے) اور وہ شخص کم گو بھی ہے (یعنی کثیر الکلام نہیں ہے) تو اس کی صحبت میں رہو حکمت اس کے دل پر ڈالی جائے گی۔

تشریح ✿ یعنی اس کے دل پر فیوض اور برکات اتریں گے اور دین کی سچی سمجھ اس میں ہوگی اور اس کی تعلیم اور تدریس میں برکت ہوگی اور یہ بہت عمدہ نشانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکیم اور زاہد کی بیان فرمائی کیونکہ دنیا کا طماع اور بک بک کرنے والا دونوں کسی طرح حکیم نہیں ہو سکتے کثرت کلام اگرچہ مباح باتوں میں ہو جب بھی خوب نہیں ہے اور دل کا نور اس سے جاتا رہتا ہے اور حمق اور سفاہت اور قلت عقل کی دلیل ہے۔

۴۱۰۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ اَبِی السَّفَرِ ثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَمْرٍو الْقُرَشِیُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِیِّ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِیِّ قَالَ اَتَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) دُلَّنِیْ عَلٰى عَمَلٍ اِذَا اَنَا عَمِلْتُهٗ اَحَبَّنِیَ اللّٰهُ وَاَحَبَّنِی النَّاسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (ازْهَدْ فِی الدُّنْيَا يُحِبَّكَ اللّٰهُ وَازْهَدْ فِيْمَا فِیْ اَيْدِی النَاسِ يُحِبُّوْكَ).

۴۱۰۲: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو کوئی ایسا کام بتایئے جب میں اس کو کروں تو اللہ تعالیٰ بھی مجھ کو دوست رکھے اور لوگ بھی دوست رکھیں۔ آپؐ نے فرمایا: دنیا سے نفرت کر اللہ تعالیٰ تجھ کو دوست رکھے گا اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے نفرت کر کسی سے دنیا کی خواہش مت کر لوگ تجھ کو دوست رکھیں گے۔

تشریح ✿ بلکہ سب تیری ملاقات سے خوش ہوں گے اور جہاں تو نے اپنی کوئی حاجت ان سے بیان کی کہ وہ الگ ہوئے اور تیری ملاقات سے کترانے لگیں گے اس حدیث کا ایک راوی خالد بن عمرو متفقہ طور پر ضعیف ہے اور بعض نے کہا کہ وہ متہم بالوضع ہے۔

۴۱۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ، عَنْ سَمُرَةَ ابْنِ سَهْمٍ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهٖ قَالَ نَزَلْتُ عَلٰى اَبِیْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ وَ هُوَ طَعِيْنٌ فَاَتَاهُ مُعَاوِيَةُ يَعُوْدُهٗ فَبَكٰى اَبُوْ هَاشِمٍ فَقَالَ

۴۱۰۳: حضرت سمرہ بن سہمؓ سے روایت ہے میں ابو ہاشم بن عتبہ کے پاس گیا (ان کا باپ عتبہ نانا تھا معاویہ کا جو جنگ بدر میں حضرت علی یا حضرت حمزہؓ کے ہاتھ سے مارا گیا) ان کو برچھا لگا تھا معاویہ ان کی عیادت کو آئے۔ ابو ہاشم رونے لگے معاویہ

Marfat.com

يَةُ مَا يُبْكِيْكَ ؟ اَیْ خَالِ! اَوَجْعٌ يُشْنِزُكَ اَمْ عَلَى
ا فَقَدْ ذَهَبَ صَفْوُهَا ؟ قَالَ :عَلٰى كُلِّ لَا وَ لٰكِنْ
لَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَيَّ عَهْدًا
تُ كُنْتُ تَبِعْتُهُ قَالَ اِنَّكَ لَعَلَّكَ تُدْرِكُ اَمْوَالًا
مُ بَيْنَ اَقْوَامٍ وَ اِنَّمَا يَكْفِيْكَ مِنْ ذَالِكَ خَادِمٌ وَ
بٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ) فَاَدْرَكْتُ فَجَمَعْتُ۔

نے کہا ماموں جان تم کیوں روتے ہو درد کی شدت سے یا دنیا کا رنج ہے اگر دنیا کا رنج ہے تو اس کا عمدہ حصہ تو گزر گیا اور خراب باقی رہا اب اس کا کیا رنج ہے) ابو ہاشم نے کہا میں ان دونوں میں سے کسی کے لئے نہیں روتا لیکن آنحضرتؐ نے مجھ کو ایک نصیحت کی تھی مجھے آرزو رہ گئی کاش میں اس کی پیروی کرتا۔ آپؐ نے مجھ سے فرمایا تھا شاید تو ایسا زمانہ پائے جب لوگ ں کو تقسیم کریں گے تو تجھ کو کافی ہے دنیا کے مالوں میں سے ایک خادم (عورت ہو یا مرد) اور ایک جانور سواری کے لئے جہاد میں ن میں نے دنیا کے مال کو پایا اور جمع کیا۔

تشریح ۞ تو اس پر روتا ہوں کہ آپ ﷺ کی نصیحت پر عمل نہ کر سکا دوسری روایت میں ہے کہ کافی ہے تجھ کو دنیا میں سے ایک خادم ے سواری ایک گھر اس سے زیادہ جمع رکھنا ضروری نہیں دوسرے محتاجوں کو دے دے آپ کھائے دوسروں کو کھلائے عزیزوں سے تے والوں سے سلوک کرے یتیموں بیواؤں کی پرورش کرے مفید عام کاموں میں صرف کرے جیسے مدارس بنانے میں مساجد کی تعمیر ں سرائے کی تعمیر میں کنویں کی تعمیر میں دین کی کتابیں طبع کرانے میں اور تقسیم کرنے میں مگر ہزاروں لاکھوں میں کوئی ایسا بندہ ہوتا ہے جو دنیا کو بالکل جمع نہیں کرتا اور اس زمانہ میں یہی غنیمت ہے کہ خیر جمع کرے لیکن شرع کے موافق زکوٰۃ ادا کرتا رہے یعنی ہر سال لیسواں حصہ اللہ کی راہ میں دے۔

۴۱۰۴: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَبِی الرَّبِيْعِ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ
ا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ
تَكَى سَلْمَانُ فَعَادَهُ سَعْدٌ فَرَآهُ يَبْكِيْ فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ
ا يُبْكِيْكَ يَا اَخِيْ اَلَيْسَ قَدْ صَحِبْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَيْسَ ، اَلَيْسَ قَالَ سَلْمَانُ مَا
ابْكِيْ وَاحِدَةً مِنِ اثْنَتَيْنِ مَا اَبْكِيْ ضَنًّا لِلدُّنْيَا وَ لَا
كَرَاهِيَةً لِلْاٰخِرَةِ وَ لٰكِنْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَيَّ عَهْدًا فَمَا اُرَانِيْ اِلَّا قَدْ تَعَدَّيْتُ قَالَ
وَ مَا عَهِدَ اِلَيْكَ قَالَ عَهِدَ اِلَيَّ اَنَّهٗ يَكْفِيْ اَحَدَكُمْ مِثْلَ
زَادِ الرَّاكِبِ وَ لَا اُرَانِيْ اِلَّا قَدْ تَعَدَّيْتُ يَا سَعْدُ فَاتَّقِ
اللّٰهَ عِنْدَ حُكْمِكَ اِذَا حَكَمْتَ وَ عِنْدَ قَسْمِكَ اِذَا
قَسَمْتَ وَ عِنْدَ هَمِّكَ اِذَا هَمَمْتَ۔
قَالَ ثَابِتٌ فَبَلَغَنِيْ اَنَّهٗ مَا تَرَكَ اِلَّا بِضْعَةً وَ
عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا مِنْ نَفَقَةٍ كَانَتْ عِنْدَهٗ۔

۴۱۰۴: حضرت انسؓ سے روایت ہے حضرت سلمان فارسیؓ (جو بڑے زاہدوں میں سے تھے اور نہایت جلیل القدر صحابی محب اہل بیت یہاں تک کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ سلمان ہم میں سے ہیں اہل بیت میں سے) بیمار ہوئے۔ سعد بن ابی وقاصؓ ان کی عیادت کو گئے دیکھا تو وہ رو رہے ہیں۔ سعد نے کہا تم کیوں روتے ہو بھائی کیا تم نے آنحضرتؐ کی صحبت نہیں اٹھائی کیا یہ بات تم میں نہیں ہے۔ سلمانؓ نے کہا میں دو باتوں میں ایک بات کی وجہ سے بھی نہیں روتا نہ تو دنیا کی حرص کی وجہ سے بخیلی کی راہ سے (جیسے بخیل روتے ہیں اپنے مال کے لئے) اور نہ اس وجہ سے کہ میں آخرت کو برا جانتا ہوں لیکن آنحضرتؐ نے مجھ کو ایک نصیحت کی تھی اور میں دیکھتا ہوں کہ اپنی تئیں کہ میں نے اس میں فرق کیا (یعنی نصیحت پر پورا عمل نہیں کیا) سعد نے کہا کیا نصیحت کی تھی۔ سلمانؓ نے کہا آپؐ نے فرمایا تھا کہ تم میں سے ایک کو دنیا میں سے اس قدر کافی ہے جتنا سوار کو کافی ہوتا ہے (جو

Marfat.com

شخص سواری سے کہیں راہ میں اترے تو وہ تھوڑا سا توشہ یا سامان چاہتا ہے اور میں سمجھتا ہوں میں نے اس میں زیادتی کی لیکن تو اے سعد جب حکومت کرے تو اللہ سے ڈر کر کرنا اور جب تقسیم کرے تو اللہ سے ڈر کر کرنا اور جب کسی کام کا قصد کرے تو اللہ سے ڈر کر کرنا۔ ثابت نے کہا (جو اس حدیث کا انس سے راوی ہے) مجھے خبر پہنچی کہ سلمانؓ نے کہا نہیں چھوڑا مگر بیس پر کئی درہم وہ ان کے خرچ میں سے (جو ہر سال معمولی ان کو ملا کرتا) ان کے پاس باقی رہ گئے تھے (اور سلمان کو اتنا ذرا سا مال چھوڑنے پر بھی رنج تھا ہائے ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جو ہزاروں لاکھوں چھوڑ جاتے ہیں اور ساری عمر کوڑی کوڑی جوڑتے ہیں) اس حدیث کا ایک راوی جعفر بن سلیمان منکر الاحادیث ہے۔ یحییٰ بن سعید نے اس کو ضعیف کہا ہے ابن حبان نے کہا وہ غالی شیعہ تھا شیخین کو گالی دیتا تھا)

۲:بَابُ الْهَمِّ بِالدُّنْيَا

باب: دُنیا کی فکر کرنا کیسا ہے

۴۱۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَرَ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ خَرَجَ زَيْدُ ابْنُ ثَابِتٍ مِنْ عِنْدِ مَرْوَانَ بِنِصْفِ النَّهَارِ قُلْتُ مَا بَعَثَ اِلَيْهِ هٰذِهِ السَّاعَةَ ' اِلَّا لِشَيْءٍ سَاَلَ عَنْهُ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ سَاَلَنَا عَنْ اَشْيَاءَ سَمِعْنَاهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ (مَنْ كَانَتِ الدُّنْيَا هَمَّهٗ فَرَّقَ اللّٰهُ عَلَيْهِ اَمْرَهٗ وَ جَعَلَ فَقْرَهٗ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَ لَمْ يَاْتِهٖ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا مَا كُتِبَ لَهٗ وَ مَنْ كَانَتِ الْاٰخِرَةُ نِيَّتَهٗ جَمَعَ اللّٰهُ لَهٗ اَمْرَهٗ وَ جَعَلَ غِنَاهُ فِيْ قَلْبِهٖ وَاَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ۔

۴۱۰۵: حضرت ابان بن عثمانؓ سے روایت ہے زید بن ثابتؓ مروان کے پاس سے ٹھیک دوپہر کے وقت نکلے۔ میں نے (اپنے دل میں) کہا اس وقت جو مروان نے زید بن ثابتؓ کو بلا بھیجا ہے تو ضرور کچھ پوچھنے کے لئے بلایا ہوگا۔ میں نے ان سے پوچھا انہوں نے کہا مروان نے ہم سے چند باتیں پوچھیں جن کو ہم نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا۔ میں نے آپؐ سے سنا تھا آپؐ فرماتے تھے جس شخص کو بڑی فکر دنیا کی ہی ہو (رات دن اس میں مصروف رہے اور دین کی پرواہ نہ کرے) تو اللہ تعالیٰ اس کے کام پریشان کر دے گا (اور ہر روز ایک نئی تشویش لاحق ہوگی جس سے جینے تک چھٹکارا نہ ہوگا) اور اس کی مفلسی دونوں آنکھوں کے درمیان کر دے گا (یعنی ہر ایک شخص اس کو ذلیل اور محتاج سمجھے گا) اور دنیا اس کو اتنی ہی ملے گی جتنی اس کی تقدیر میں لکھی ہے (فکر اور تشویش اور کوشش سے کچھ نہ ہوگا) اور جس کی نیت اصل آخرت کی طرف ہو (یعنی آخرت کو مقصود و اصل سمجھ کر بڑی فکر اس کی رکھے اور دنیا اس کو ذلیل میں سمجھے) تو اللہ تعالیٰ (خود بخود اپنی قدرت کاملہ سے) اس کے سب کام درست کر دے گا اور اس کے پھیلاؤ کو اس کی دل جمی کے لئے اور اس کے دل میں بے پرواہی ڈال دے گا (وہ کسی کا محتاج نہ بنے گا کسی سے غرض نہ لے جائے گا اور دنیا جھک مار کر اس کے پاس آئے گی (اللہ کے حکم سے اور لوگ حیران ہوں گے کہ بغیر سعی اور کوشش کے اس کو دنیا کیسے ملی)

۴۱۰۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ الْحُسَيْنُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ النَّصْرِيِّ عَنْ نَهْشَلٍ عَنِ الضَّحَّاكِ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ

۴۱۰۶: حضرت ود بن یزیدؓ سے روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا میں نے سنا تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ فرماتے تھے جو شخص سب فکروں کو چھوڑ کر ایک فکر کر لے گا یعنی

Marfat.com

يَزِيْدَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ سَمِعْتُ نَبِيُّكُمْ ﷺ يَقُوْلُ (مَنْ جَعَلَ الْهُمُوْمَ هَمًّا وَاحِدًا هَمَّ الْمَعَادِ كَفَاهُ اللّٰهُ هَمَّ دُنْيَاهُ وَ مَنْ تَشَعَّبَتْ بِهِ الْهُمُوْمُ فِيْ اَحْوَالِ الدُّنْيَا لَمْ يُبَالِ اللّٰهُ فِيْ اَيِّ اَوْدِيَتِهِ هَلَكَ۔)

آخرت کی فکر تو اللہ تعالیٰ اس کی دنیا کی فکریں اپنے ذمہ لے لے گا (یعنی اس کی دنیا کے فکر پورے کردے گا اور جو شخص طرح طرح کی دنیا کے فکروں میں لگا رہے گا (اور آخرت کو بھول جائے) تو اللہ تعالیٰ پرواہ نہ کرے گا وہ کسی وادی میں ہلاک ہو۔

۴۱۰۷: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوٗدَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ زَائِدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ خَالِدٍ الْوَالِبِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ(وَ لَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا قَدْ رَفَعَهٗ) قَالَ (يَقُوْلُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ يَابْنَ آدَمَ ! تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِيْ اَمْلَأْ صَدْرَكَ غِنًى وَ اَسُدَّ فَقْرَكَ وَ اِنْ لَمْ تَفْعَلْ مَلَأْتُ صَدْرَكَ شُغْلًا وَ لَمْ اَسُدَّ فَقْرَكَ).

۴۱۰۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابو خالد نے کہا میں یہی سمجھتا ہوں کہ ابوہریرہؓ نے اس کو مرفوعاً روایت کیا (یعنی آنحضرت ﷺ کا فرمودہ) کہ اللہ سبحانہ فرماتا ہے اے آدم علیہ السلام کے بیٹے تو اپنا دل بھر کر فراغت سے میری عبادت کر میں تیرا دل بھر دوں گا تونگری سے اور تیری مفلسی دور کر دوں گا اور اگر تو ایسا نہیں کرے گا تو میں تیرا دل دھندوں سے بھر دوں گا اور تیری مفلسی دور نہیں کروں گا۔

۳ : بَابُ مَثَلِ الدُّنْيَا

باب: دُنیا کی مثال

۴۱۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا اَبِيْ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُسْتَوْرَدَ اَخَا بَنِيْ فِهْرٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ (مَا مَثَلُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَثَلُ مَا يَجْعَلُ اَحَدُكُمْ اِصْبَعَهٗ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَ يَرْجِعُ).

۴۱۰۸: مستورد سے روایت ہے جو بنی فہر میں سے تھے وہ کہتے تھے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے دنیا کی مثال آخرت کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنی انگلی سمندر میں ڈالے پھر دیکھے کہ کتنا پانی اس کی انگلی میں لگ آتا ہے (جتنا پانی انگلی میں رہ جائے' سو لو جو نسبت سمندر سے ہے وہی دنیا کی آخرت سے ہے یہ مثال بھی سمجھانے کے لئے ہے ورنہ آخرت کے سامنے دنیا اس سے بھی کم ہے)

۴۱۰۹: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اضْطَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حَصِيْرٍ فَاَثَّرَ فِيْ جِلْدِهٖ فَقُلْتُ بِاَبِيْ وَ اُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتَ آذَنْتَنَا فَفَرَشْنَا لَكَ عَلَيْهِ شَيْئًا يَقِيْكَ مِنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَا اَنَا وَالدُّنْيَا ! اِنَّمَا اَنَا وَالدُّنْيَا كَرَاكِبٍ اسْتَظَلَّ تَحْتَ

۴۱۰۹: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ ایک بوریے پر لیٹے آپؐ کے بدن پر اس کا نشان پڑ گیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میرے ماں باپ آپ پر قربان کاش آپ ہم کو حکم دیتے تو ہم آپ کے واسطے بچھونا کر دیتے اور آپ کو یہ تکلیف نہ ہوتی (یعنی بدن میں بوریے کا نشان پڑنے سے محفوظ رہتے۔ آپؐ نے فرمایا: میں تو دنیا میں ایسا ہوں جیسے ایک سوار ایک درخت کے تلے سایہ کے لئے اتر پڑے پھر تھوڑی دیر میں وہاں سے چل دے (تو وہ درخت کے تلے زیادہ

Marfat.com

شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاحَ وَ تَرَكَهَا).

سامان کرنا نہیں چاہتا کیونکہ جلد اس کو چھوڑنا ہے)

۴۱۱۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَاِبْرٰهِيْمُ ابْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ وَ مُحَمَّدُ الصَّبَّاحِ قَالُوْا ثَنَا اَبُوْ يَحْيَىٰ زَكَرِيَّا بْنُ مَنْظُوْرٍ ثَنَا اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَاِذَا هُوَ بِشَاةٍ مَيِّتَةٍ شَائِلَةٍ بِرِجْلِهَا فَقَالَ (اَتُرَوْنَ هٰذِهِ هَيِّنَةً عَلٰى صَاحِبِهَا فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَلدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ عَلٰى صَاحِبِهَا وَ لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَزِنُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ مَا سَقٰى كَافِرًا مِنْهَا قَطْرَةً اَبَدًا).

۴۱۱۰: حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے ہم آنحضرتؐ کے ساتھ تھے ذوالحلیفہ میں آپؐ نے دیکھا ایک بکری کو (مردہ) اپنا پاؤں اٹھائے پڑی تھی۔ آپؐ نے فرمایا: تم کیا سمجھتے ہو یہ اپنے مالک کے نزدیک ذلیل ہے قسم خدا کی جس کے قبضے میں میری جان ہے البتہ دنیا اللہ کے نزدیک اس بکری سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔ اس کے مالک کے نزدیک اور اگر دنیا اللہ کے نزدیک ایک مچھر کے بازو کے برابر بھی وزن رکھتی تو اللہ تعالیٰ اس میں سے ایک قطرہ پانی کا کافر کو نہ پینے دیتا (بلکہ اپنے مومن بندوں ہی کو اس سے فائدہ اٹھانے دیتا لیکن چونکہ وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے نزدیک پر پشہ سے بھی زیادہ ذلیل ہے اس لئے کافروں اور مومنوں اور سب بندوں کو وہ عام کر دی مگر آخرت مومنوں ہی کے لئے رکھی گئی ہے۔

۴۱۱۱: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ ثَنَا الْمُسْتَوْرِدُ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ اِنِّيْ لَفِي الرَّاكِبِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَتٰى عَلٰى سَخْلَةٍ مَنْبُوْذَةٍ قَالَ: فَقَالَ (اَتُرَوْنَ هٰذِهِ هَانَتْ عَلٰى اَهْلِهَا ؟) قَالَ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ هَوَانِهَا اَلْقَوْهَا اَوْ كَمَا قَالَ قَالَ (فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَلدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ عَلٰى اَهْلِهَا۔

۴۱۱۱: حضرت مستورد بن شدادؓ سے روایت ہے میں چند سواروں میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھا اتنے میں ایک بکری کے (مردہ) بچہ پر گزرے جو راہ میں پھینک دیا گیا۔ آپؐ نے فرمایا دیکھو تم جانتے ہو کہ یہ ذلیل ہے اس کے مالک کے نزدیک لوگوں نے عرض کیا ذلیل ہے جب تو اس کو پھینک دیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے جتنا یہ ذلیل ہے اپنے مالک کے نزدیک۔

۴۱۱۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ الرَّقِّيُّ ثَنَا اَبُوْ خُلَيْدٍ عُتْبَةُ بْنُ حَمَّادٍ الدِّمَشْقِيُّ عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ قُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ضَمْرَةَ السَّلُوْلِيِّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَ هُوَ يَقُوْلُ (اَلدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ مَلْعُوْنٌ مَا فِيْهَا اِلَّا ذِكْرَ اللّٰهِ وَ مَا وَالَاهُ ، اَوْ عَالِمًا اَوْ مُتَعَلِّمًا).

۴۱۱۲: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے دنیا ملعون ہے (یعنی اس پر لعنت ہے اللہ تعالیٰ کی) اور جو کچھ دنیا میں ہے وہ بھی ملعون ہے مگر اللہ تعالیٰ کی یاد میں اور جن کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے (جیسے نماز، روزہ عبادت وغیرہ یا وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں) اور عالم اور علم سیکھنے والا۔

۴۱۱۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ

۴۱۱۳: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ

Marfat.com

ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِیْ حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَ جَنَّةُ الْكَافِرِ).

وسلم نے فرمایا: دنیا قید خانہ ہے مسلمان کا (کتنی ہی راحت ہو مگر جب آخرت کا خیال آتا ہے دل کو بے چینی اور پریشانی ہو جاتی ہے) اور جنت ہے کافر کی (جس کو آخرت سے سروکار نہیں دنیا ہی کی زندگی صرف زندگی جانتا ہے)

۴۱۱۴: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِیٍّ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِبَعْضِ جَسَدِیْ فَقَالَ (يَا عَبْدَ اللّٰهِ كُنْ فِی الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ كَاَنَّكَ عَابِرُ سَبِيْلٍ وَ عُدَّ نَفْسَكَ مِنْ اَهْلِ الْقُبُوْرِ).

۴۱۱۴: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ نے میرے جسم میں سے کوئی عضو تھاما (مونڈھے جیسے دوسری روایت ہے) اور فرمایا اے عبداللہ دنیا میں اس طرح رہ جیسے مسافر رہتا ہے (پردیس میں) یا جیسے راہ چلتا رہتا ہے (سفر میں کہیں اترتا ہے) اور اپنے تئیں قبر والوں میں سے شمار کر (کیونکہ موت کا وقت معلوم نہیں اور ضرور وہ آئے گی پس یہی بہتر ہے کہ پہلے ہی سے اپنے کو مردوں میں شمار کرے اور کسی بندہ خدا کو ایذا نہ دے نہ ظلم کرے۔ ع

خاک شو پیش از انکہ خاک شوی

۴: بَابُ مَنْ لَا يُؤْبَهُ لَهُ

باب: جس کی لوگ پرواہ نہ کریں گے

۴۱۱۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُوَيْدُ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِیِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اَلَا اُخْبِرُكَ عَنْ مُلُوْكِ الْجَنَّةِ) قُلْتُ بَلٰى قَالَ (رَجُلٌ ضَعِيْفٌ مُسْتَضْعَفٌ ذُوْ طِمْرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ لَهُ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ).

۴۱۱۵: حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تجھ سے بیان نہ کروں جنت کا بادشاہ کون ہے۔ میں نے عرض کیا: جی ہاں بیان فرمایئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کمزور ناتواں ہو لوگ اس کو کم قوت سمجھیں (اس سے شر کا ڈر نہ ہو) اور دو پرانے کپڑے پہنا ہو وہ اگر قسم کھائے اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر تو اللہ تعالیٰ اس کو سچا کرے گا۔

۴۱۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِیٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيْفٍ مُتَضَعَّفٍ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ؟ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ).

۴۱۱۶: حضرت حارثہ بن وہبؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تجھ کو نہ بتاؤں جنت کے لوگ کون ہیں ہر ایک ضعیف ناتواں جس کو لوگ کمزور جانیں (اس پر زیادتی کریں اس خیال سے کہ وہ بدلہ نہیں لے سکتا) کیا میں تم کو نہ بتاؤں دوزخ کے لوگ ہر ایک سخت مزاج بہت روپیہ جوڑنے والا (یا موٹا مغرور) نخوت والا۔

۴۱۱۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِی

۴۱۱۷: حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

Marfat.com

سَلَمَةَ عَنْ صَدَقَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (اِنَّ اَغْبَطَ النَّاسِ عِنْدِىْ مُؤْمِنٌ خَفِيْفُ الْحَاذِ ذُوْ حَظٍّ مِن صَلَاةٍ غَامِضٌ فِى النَّاسِ لَا يُؤْبَهُ لَهٗ كَانَ رِزْقُهٗ كَفَافًا وَ صَبَرَ عَلَيْهِ عَجِلَتْ مَنِيَّتُهٗ وَ قَلَّ تُرَاثُهٗ وَ قَلَّتْ بَوَاكِيْهِ).

فرمایا: سب سے زیادہ جس پر لوگوں کو رشک کرنا چاہئے میرے نزدیک وہ مومن ہے جو ہلکا پھلکا ہو (یعنی دنیا کے بہت جھگڑے لین دین مال متاع لڑکے بالے نہ رکھتا ہو) اور نماز میں اس کو راحت ملتی ہو (یعنی عبادت میں مزہ حاصل ہوتا ہو اور نماز میں دل لگتا ہو) پوشیدہ ہو لوگوں میں (لوگ اس کو عابد زاہد نہ جانتے ہوں بلکہ ایک معمولی آدمی سمجھتے ہوں لوگوں کے سامنے صرف فرض پڑھ لیتا ہوں لیکن مخفی اللہ کی عبادت کرتا ہو) اور لوگ اس کی پرواہ نہ کرتے ہوں (اس کو حقیر جان کر کوئی تعظیم اور تکریم اور خاطر داری نہ کرتا ہو) اس کا رزق بمشکل زندگی بسر کرنے کے مطابق ہو اس کی موت جلدی واقع ہو جائے اس کا مال وراثت کم ہو اور اس پر رونے والے تھوڑے ہوں (اس حدیث کی سند میں ایوب بن سلمان ضعیف مجہول ہے اور صدقہ بن عبداللہ متفقہ طور پر ضعیف ہے لیکن اس حدیث کی تائید ابوامامہ کی روایت کردہ ترمذی کی حدیث ہے جو حسن ہے)۔

تشریح ۞ کیونکہ عیال و اطفال عزیز و اقربا اس کے کم تھے۔

۴۱۱۸: حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ الْحِمْصِىُّ ثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ اُمَامَةَ الْحَارِثِىِّ ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (اَلْبَذَاذَةُ مِنَ الْاِيْمَانِ) قَالَ الْبَذَاذَةُ الْقَشَافَةُ يَعْنِىْ التَّقَشُّفِ۔

۴۱۱۸: حضرت ابوامامہ حارثیؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا بذاذت (یعنی سادگی اور زیب اور زینت کا ترک کرنا مثلاً کرتے کا تکملہ کھلا ہوا رکھنا پیوند کا کپڑا پہن لینا بوریہ پر بیٹھ جانا اور سو رہنا) ایمان میں داخل ہے (اور بہت تکلف اور تزئین اور آرائش دیندار کے مناسب نہیں)۔

۴۱۱۹: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا يَحْيٰى ابْنُ سُلَيْمٍ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ (اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِخِيَارِكُمْ) قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ !(صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ (خِيَارُكُمُ الَّذِيْنَ اِذَا رُؤُوا ذُكِرَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ).

۴۱۱۹: حضرت اسماء بنت یزیدؓ سے روایت ہے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کیا میں تم میں سے بیان نہ کروں ان لوگوں کا حال جو اللہ کے بہتر بندے ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ بیان فرمایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بہتر تم میں وہ لوگ ہیں کہ ان کو جب کوئی دیکھے تو اللہ کی یاد آئے (اس کی سند میں شہر بن حوشب اور سوید بن سعید دو راوی مختلف فیہ ہیں)

تشریح ۞ یہ بہت عمدہ پہچان ہے سالک اور مقرب الی اللہ کی حضرات نقشبندیہ نے یہ فرمایا ہے کہ جب کسی شخص کی ملاقات اور زیارت سے قلب پر اثر نہ ہو اور اللہ کی طرف سے شوق نہ پیدا ہو تو اس کے وعظ اور صحبت میں بھی کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

۵: بَابُ فَضْلِ الْفُقَرَاءِ

باب: فقیری کی فضیلت

۴۱۲۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ

۴۱۲۰: حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے ایک شخص

Marfat.com

اَبِیْ حَازِمٍ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِیِّ قَالَ مَرَّ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ (مَا تَقُوْلُوْنَ فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ) قَالُوْا رَاْیُكَ فِیْ هٰذَا نَقُوْلُ هَذَا مِنْ اَشْرَفِ النَّاسِ هٰذَا حَرِیٌّ اِنْ خَطَبَ اَنْ یُخْطَبَ وَ اِنْ شَفَعَ اَنْ یُشَفَّعَ وَ اِنْ قَالَ اَنْ یُسْمَعَ لِقَوْلِهٖ فَسَكَتَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ مَرَّ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ (مَا تَقُوْلُوْنَ فِیْ هٰذَا) قَالُوْا نَقُوْلُ وَاللّٰهِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا مِنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِیْنَ هٰذَا حَرِیٌّ اِنْ خَطَبَ لَمْ یُنْكَحْ وَ اِنْ شَفَعَ لَا یُشَفَّعْ وَ اِنْ قَالَ لَا یُسْمَعْ لِقَوْلِهٖ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ (لَهٰذَا خَیْرٌ مِنْ مِلْءِ الْاَرْضِ مِثْلَ هٰذَا .

آنحضرت ﷺ کے سامنے سے گزرا آپؐ نے فرمایا: تم اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہو۔ انہوں نے عرض کیا جو آپ کی رائے ہو وہی ہم بھی کہتے ہیں ہم تو سمجھتے ہیں کہ یہ شخص اشراف لوگوں میں سے ہے اگر یہ کہیں نکاح کا پیام بھیجے تو لوگ اس کو قبول کریں گے اور اگر کسی کی سفارش کرے تو لوگ اس کی سفارش کو مان لیں گے اور اگر کوئی بات کہے تو لوگ اس کو توجہ سے سنیں گے یہ سن کر آپؐ خاموش رہے۔ پھر ایک دوسرا شخص گزرا آپؐ نے فرمایا: اس کے بارے میں تم کیا کہتے ہو۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ قسم خدا یہ تو مسلمانوں کے فقراء میں سے ہے یہ بیچارہ اگر کہیں نکاح کا پیام بھیجے تو لوگ اس کو قبول نہ کریں گے اور اگر سفارش کرے تو اس کی سفارش نہ سنیں گے اور اگر کوئی بات کہے تو لوگ اس کی بات نہ سنیں گے

(توجہ سے) آنحضرت ﷺ نے فرمایا: یہ شخص بہتر ہے پہلے شخص زمین بھر کے لوگوں سے۔

تشریح ✿ پہلا شخص امیر تھا اور مال دار آپ ﷺ نے فرمایا یہ فقیر اور نادار زمین بھر کر مالدار لوگوں سے اللہ کے نزدیک بہتر ہے

خاک ساران جہان را بحقارت منگر ☆ تو چہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد

۴۱۲۱: حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ الْجُبَیْرِیُّ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ عِیْسٰی ثَنَا مُوْسَی بْنُ عُبَیْدَةَ اَخْبَرَنِی الْقَاسِمُ بْنُ مِهْرَانَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ (اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ عَبْدَهُ الْمُؤْمِنَ الْفَقِیْرَ الْمُتَعَفِّفَ اَبَا الْعِیَالِ۔

۴۱۲۱: حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے محتاج مومن کو جو عیال دار ہو کر سوال سے باز رہتا ہے (اور فقر اور فاقہ پر صبر کرتا ہے اکثر اہل اللہ ایسے ہی لوگوں میں ہوتے ہیں نہ بھیک مانگنے والوں میں عیال داری کے ساتھ کم معاشی اور پھر قناعت اور صبر

یہی فضیلت کیا کم ہے۔ اس حدیث کی سند میں قاسم بن مہران ہے اس کا سماع عمران سے ثابت نہیں ہے اور موسیٰ بن عبیدہ متروک ہے۔

۶: بَابُ مَنْزِلَةِ الْفُقَرَاءِ

باب: فقیروں کا مرتبہ

۴۱۲۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ (یَدْخُلُ فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِیْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْاَغْنِیَاءِ بِنِصْفِ

۴۱۲۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمانوں میں جو فقیر ہیں وہ مال داروں سے آدھا دن پہلے جنت میں جائیں گے اور آدھا دن پانچ سو برس کا ہے (کیونکہ ایک دن آخرت کا اللہ تعالیٰ کے

Marfat.com

يَوْمٍ خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ).

۴۱۲۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثَنَا عِيْسٰى بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ لَيْلٰى عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ قَالَ(اِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَائِهِمْ بِمِقْدَارِ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ).

۴۱۲۴: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَنْبَاَنَا اَبُوْ غَسَّانَ بَهْلُوْلٌ ثَنَا مُوْسَى بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اشْتَكٰى فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ عَلَيْهِمْ اَغْنِيَاءَ هُمْ فَقَالَ(يَا مَعْشَرَ الْفُقَرَاءِ اَلَا اُبَشِّرُكُمْ اَنَّ فُقَرَاءَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَائِهِمْ بِنِصْفِ يَوْمٍ خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ).

ثُمَّ تَلَا مُوْسٰى هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ﴾ [الحج: ٤٧]۔

۷: بَابُ مُجَالَسَةِ الْفُقَرَاءِ

۴۱۲۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْكِنْدِيُّ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ التَّيْمِيُّ، اَبُوْ يَحْيٰى ثَنَا اِبْرٰهِيْمُ اَبُوْ اِسْحَاقَ الْمَخْزُوْمِيُّ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ جَعْفَرُ ابْنُ اَبِیْ طَالِبٍ يُحِبُّ الْمَسَاكِيْنَ وَ يَجْلِسُ اِلَيْهِمْ وَ يُحَدِّثُهُمْ وَ يُحَدِّثُوْنَهٗ وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَكْنِيْهِ اَبَا الْمَسَاكِيْنَ۔

تشریح ❁ نہ مال دار متکبروں اور مغروروں میں اللہ مغفرت کرے علامہ ابوالطیب نور اللہ مرقدہ کی جب بھوپال میں انتقال فرمایا تو موت کے قریب یہ وصیت کی ان کو مساکین اور فقراء کے تکیہ میں گاڑیں حالانکہ نواب تھے بہت بڑے رئیس دولت مند مگر یہ چاہا کہ حشر مساکین کی جماعت میں ہو آفریں ایسے مال داروں پر جو فقرا سے اتنی الفت رکھیں اور اب تو یہ حال ہے کہ ذرا سا عہدہ مل گیا تو قدم زمین پر نہیں رکھتے اپنے سابق کے سب دوستوں اور رفیقوں کو بھول جاتے ہیں خدا ایسے چھچھوروں پر لعنت کرے۔

۴۱۲۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

نزدیک ہزار برس کا ہوتا ہے)

۴۱۲۳: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان فقیر یا مہاجر فقیر مالداروں سے پانچ سو برس پہلے جنت میں جائیں گے۔

۴۱۲۴: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے راویت ہے مہاجرین میں جو لوگ فقیر تھے انہوں نے شکایت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ نے جو مالدار مہاجرین کو ان کے اوپر فضیلت دی ہے۔ آپؐ نے فرمایا اے فقراء کے گروہ میں تم کو خوشخبری دیتا ہوں کہ فقراء مومنین مال داروں سے آدھا دن یعنی پانچ سو برس پہلے جنت میں جائیں گے۔ موسیٰ بن عبیدہ نے (جو اس حدیث کا راوی ہے) پھر یہ آیت پڑھی وَ اِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ عبداللہ بن دینار کا سماع عبداللہ بن عمرؓ سے ثابت نہیں ہے اور موسیٰ بن عبیدہ ضعیف ہے۔

باب: فقیروں کے ساتھ بیٹھنے کی فضیلت

۴۱۲۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت جعفر بن ابی طالب (جو علی مرتضیٰؓ کے بھائی تھے) فقیروں سے محبت کرتے تھے اور ان کے پاس بیٹھا کرتے ان سے باتیں کرتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جعفر کی یہ کنیت رکھی تھی ابوالمساکین یعنی مسکینوں کے باپ (چونکہ اکثر مسکینوں کی صحبت میں رہتے تھے)

۴۱۲۶: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا

Marfat.com

سَعِيْدٍ قَالَا ثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ سِنَانٍ عَنْ اَبِى الْمُبَارَكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِى سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ اَحِبُّوا الْمَسَاكِيْنَ فَاِنِّى سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِىْ دُعَائِهٖ(اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِىْ مِسْكِيْنًا وَ اَمِتْنِىْ مِسْكِيْنًا وَاحْشُرْنِىْ فِىْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ -

مسکینوں سے محبت رکھو اس لئے کہ میں نے جناب رسول اللہ سے سنا آپ اپنی دعائیں فرماتے تھے یا اللہ مجھ کو جلا مسکین اور میرا حشر کر مسکینوں میں (یہ حدیث اپنے شواہد سے مل کر حسن ہے ورنہ اس کی سند بہت ہی کمزور ہے کیونکہ ابوالمبارک مجہول ہے اور یزید بن سنان ضعیف ہے اور ابن جوزی نے تو اس کو موضوعات میں ذکر کیا ہے۔

۴۱۲۷: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ الْعَنْقَزِىُّ ثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ اَبِىْ سَعْدِ الْاَزْدِيِّ وَ كَانَ قَارِئَ الْاَزْدِ، عَنْ اَبِى الْكَنُوْدِ ، خَبَّابٍ فِىْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿وَ لَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ﴾ اِلٰى قَوْلِهٖ: ﴿فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ﴾ [الانعام : ۵۲] قَالَ جَاءَ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيْمِىُّ وَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ الْفِزَارِىُّ فَوَجَدُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَعَ صُهَيْبٍ وَ بِلَالٍ وَ عَمَّارٍ وَ خَبَّابٍ ، قَاعِدًا فِىْ نَاسٍ مِنَ الضُّعَفَاءِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَلَمَّا رَاَوْهُمْ حَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ حَقَرُوْهُمْ فَاَتَوْهُ فَخَلَوْا بِهٖ وَ قَالُوْا: اِنَّا نُرِيْدُ اَنْ تَجْعَلَ لَنَا مِنْكَ مَجْلِسًا تَعْرِفُ لَنَا بِهِ الْعَرَبُ فَضْلَنَا فَاِنَّ وُفُوْدَ الْعَرَبِ تَاْتِيْكَ فَنَسْتَحْيِىْ اَنْ تَرَانَا الْعَرَبُ مَعَ هٰذِهِ الْاَعْبُدُ فَاِذَا نَحْنُ جِئْنَاكَ فَاَقِمْهُمْ عَنْكَ فَاِذَا نَحْنُ فَرَغْنَا فَاقْعُدْ مَعَهُمْ اِنْ شِئْتَ قَالَ(نَعَمْ) قَالُوْا فَاكْتُبْ لَنَا عَلَيْكَ كِتَابًا فَدَعَا بِصَحِيْفَةٍ وَدَعَا عَلِيًّا لِيَكْتُبَ وَ نَحْنُ قُعُوْدٌ فِىْ نَاحِيَةٍ فَنَزَلَ جِبْرَائِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ: ﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاوَةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَىْءٍ وَ مَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِنْ شَىْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ﴾ [الأنعام :۵۲] ثُمَّ

۴۱۲۷: خباب کی روایت ہے اس آیت کی تفسیر میں وَ لَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ الی قولہ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ تک یعنی مت نکال ان لوگوں کو جو صبح شام اللہ کی یاد کرتے ہیں اپنے پاس سے انہوں نے کہا اقرع بن حابس تمیمی اور عینیہ بن حصن فزاری آئے (یہ لوگ اپنی قوم کے رئیس اور مالدار تھے) دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صہیب اور بلال اور عمار اور خباب رضی اللہ عنہم کے پاس بیٹھے اور چند غریب مومنین کے ساتھ جب اقرع اور عیینہ نے آنحضرت ﷺ کے گرد ان لوگوں کو دیکھا تو ان کو حقیر جانا اور آنحضرت ﷺ کے پاس آن کر آپ سے خلوت کی اور عرض کیا ہم یہ چاہتے ہیں کہ آپ ہمارے لئے ایک مقام اور وقت آنے کے لئے مقرر کر دیجئے جس کی وجہ سے عرب لوگوں کو ہماری بزرگی معلوم ہو کیونکہ آپ کے پاس عرب کی قوموں کے قاصد آتے ہیں اور ہم کو شرم معلوم ہوتی ہے کہ وہ لوگ ہم کو ان غلاموں کے ساتھ بیٹھا دیکھیں حضرت بلالؓ غلام ہی تھے لیکن حضرت صدیقؓ نے ان کو آزاد کر کے آنحضرت ﷺ کی غلامی میں دے دیا تھا اور صہیب اور خباب اور عمار غریب اور مسکین تھے اس لئے ان کو بھی غلام کہا یہ لوگ غلام کیا تھے ساری دنیا کے بادشاہ ان کے غلام ہیں) تو جب ہم آپ کے پاس آئیں آپ ان کو اپنے پاس سے اٹھا دیا کیجئے پھر جب ہم فارغ ہو کر چلے جائیں تو آپ کا اگر جی چاہے ان کے ساتھ بیٹھئے آپؐ نے فرمایا: ہاں یہ ہو سکتا ہے

Marfat.com

ذَكَرَ الْاَقْرَعَ ابْنَ حَابِسٍ وَ عُيَيْنَةَ بْنَ حِصْنٍ فَقَالَ: ﴿وَ كَذَالِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِيَقُوْلُوْا اَهٰؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنْ بَيْنِنَا اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ﴾ [الأنعام :۵۳] ثُمَّ قَالَ: ﴿وَ اِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ﴾ [الأنعام : ۵۴]۔قَالَ فَدَنَوْنَا مِنْهُ حَتّٰى وَضَعْنَا رُكَبَنَا عَلٰى رُكْبَتِهٖ وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَجْلِسُ مَعَنَا فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَقُوْمَ قَامَ وَ تَرَكَنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ: ﴿وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَ لَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ﴾ وَ لَا تُجَالِسِ الْاَشْرَافَ ﴿تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ لَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا﴾ يَعْنِيْ عُيَيْنَةَ وَالْاَقْرَعَ ﴿وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَ كَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا﴾ [الكهف : ۲۸] قَالَ هَلَاكًا) قَالَ اَمْرُ عُيَيْنَةَ وَالْاَقْرَعِ ثُمَّ ضَرَبَ لَهُمْ مَثَلَ الرَّجُلَيْنِ وَ مَثَلَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا۔

قَالَ خَبَّابٌ فَكُنَّا نَقْعُدُ مَعَ النَّبِيِّ فَاِذَا بَلَغْنَا السَّاعَةَ الَّتِيْ يَقُوْمُ فِيْهَا قُمْنَا وَتَرَكْنَاهُ حَتّٰى يَقُوْمَ۔

(کیونکہ اس میں کوئی قباحت آپ کو معلوم نہیں ہوئی بلکہ آپ ﷺ کو یہ خیال ہوا کہ یہ لوگ دنیا کے رئیس ہیں اگر یہ مسلمان ہو جائیں گے تو اور بہت لوگ ان کے سبب سے مسلمان ہوں گے اور اسلام کو قوت ہوگی اگرچہ یہ غریب لوگ اس کو سن کر ذرا رنجیدہ ہوں گے مگر دوسرے وقتوں میں ان کی صحبت ہو سکتی ہے۔انہوں نے کہا آپؐ ایک تحریر اس مضمون کی لکھ دیجئے آپؐ نے کاغذ منگوایا اور جناب علی مرتضیٰؓ کو لکھنے کے لئے بلایا خبابؓ کہتے ہیں کہ ہم لوگ (یعنی عمارؓ اور صہیبؓ وغیرہ غربا اور مساکین ایک کونے میں (خاموش) بیٹھے تھے کہ جو مرضی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی) اتنے میں حضرت جبرئیل اترے اور یہ آیت لائے وَ لَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ اخیر تک یعنی مت ہانک اپنے پاس سے ان لوگوں کو جو اللہ کی یاد کرتے ہیں صبح اور شام (مثل بلال اور عمار اور صہیب اور خباب رضی اللہ عنہم کے گو غریب مسکین تھے مگر اللہ کے نزدیک عزت میں ساری دنیا کے مالداروں سے زیادہ تھے تمام دنیا کے مالدار اور رئیس ان کے مقابلہ میں چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہیں) وہ اللہ کی رضامندی کے طالب ہیں تیرے اوپر ان کا حساب کچھ نہ ہوگا اور تیرا حساب ان پر کچھ نہ ہوگا اگر تو ان کو ہانک دے تو تو ظالموں میں سے ہو جائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اقرع بن حابس اور عینیہ کا ذکر کیا تو فرمایا: وَ كَذَالِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِيَقُوْلُوْا اَهٰؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنْ بَيْنِنَا اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ پھر فرمایا: وَ اِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ خباب نے کہا جب یہ آیتیں اتریں تو ہم پھر آپ سے نزدیک ہو گئے یہاں تک کہ ہم نے اپنا گھٹنا آپؐ کے گھٹنے پر رکھ دیا (یعنی ملا دیا) اور آنحضرت ﷺ کا یہ حال ہو گیا کہ آپ ہمارے ساتھ بیٹھتے تھے اور جب اٹھنے کا تو آپ ﷺ قصد کرتے تو آپ کھڑے ہو جاتے اور ہم کو چھوڑ دیتے (ہمارے اٹھنے کا انتظار نہ کرتے (اللہ تعالیٰ کو یہ بھی ناگوار ہوا اور ان غریب مسکین بزرگواروں کی زیادہ خاطر ہوئی) تو یہ آیت اتاری: وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ..... اخیر تک یعنی روکے رکھ آپ ﷺ کو ان لوگوں کے ساتھ جو اپنے مالک کی یاد کرتے ہیں صبح اور شام اور اسی کی رضامندی چاہتے ہیں اور اپنی آنکھیں ان کی طرف سے مت پھیر اور امیر مالداروں کے ساتھ مت بیٹھ اور یہ آیت اتری وَ لَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا یعنی مت کہا مان ان لوگوں کا جن

Marfat.com

کے دل ہم نے غافل کر دیئے اپنی یاد سے اس سے مراد عیینہ اور اقرع ہیں وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَ كَانَ اَمْرُهٗ فُرُطاً ..... امر عیینہ و الاقرع اور پیروی کی انہوں نے اپنی خواہش کی اور ان کے کام تباہ ہو گئے افراط تفریط کی وجہ سے اس سے بھی مراد وہی عیینہ اور اقرع ہیں پھر آگے اللہ تعالیٰ نے ان کی مثال بیان فرمائی واضرب لهم مثل الرجلين اور مثل الحيوة الدنيا (غرض بہت سی آیتیں ان دونوں دنیاداروں کی مذمت میں اتاریں) خباب نے کہا پھر تو یہ حال ہو گیا کہ ہم برابر آنحضرت ﷺ کے ساتھ بیٹھے رہتے جب آپ ﷺ کے اٹھنے کے وقت آتا تو ہم خود اٹھ جاتے اور آپ ﷺ کو چھوڑ دیتے اٹھنے کے لئے (اور ہم کو چھوڑ نہ کر اٹھتے)۔

تشریح ❁ اللہ اللہ خاطر داری ان غریب مسکینوں کی جس کو پیا چاہے وہی سہاگن مال دولت سے کیا ہوتا ہے۔

۴۱۲۸: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعْدٍ قَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِيْنَا سِتَّةٍ فِيَّ وَ فِيْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَ صُهَيْبٍ وَ عَمَّارٍ وَ الْمِقْدَادِ وَ بِلَالٍ۔

قَالَ قَالَتْ قُرَيْشٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِنَّا لَا نَرْضٰى اَنْ نَكُوْنَ اَتْبَاعًا لَهُمْ فَاطْرُدْهُمْ عَنْكَ قَالَ فَدَخَلَ قَلْبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ ذَالِكَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَدْخُلَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَ لَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ﴾ الآيَةَ [الأنعام: ۵۲]

۴۱۲۸: حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ آیت ہم چھ آدمیوں کے بارے میں اتری میں اور ابن مسعود اور صہیب اور عمار اور مقداد اور بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں قریش کے لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ہم ان لوگوں کے ساتھ بیٹھنا نہیں چاہتے۔ ان کو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے پاس سے ہنکا دیجئے۔ اس بات کو سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں آیا جو اللہ تعالیٰ کو آنا منظور تھا پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ آیت وَ لَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاوٰةِ وَالْعَشِيِّ اتاری اخیر تک اس کا ترجمہ اوپر گزر چکا۔

۸: بَابُ فِي الْمُكْثِرِيْنَ

باب: جو بہت مالدار ہیں ان کا بیان

۴۱۲۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا ثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثَنَا عِيْسَى بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ (وَيْلٌ لِلْمُكْثِرِيْنَ اِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هٰكَذَا وَ هٰكَذَا وَ هٰكَذَا وَ هٰكَذَا) اَرْبَعٌ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَ عَنْ شِمَالِهٖ وَمِنْ قُدَّامِهٖ وَ مِنْ وَرَائِهٖ

۴۱۲۹: حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: خرابی ہے بہت مال والوں کی (کیونکہ اکثر ایسے مال دار خدا سے غافل ہو جاتے ہیں مگر جو کوئی مال کو اس طرف لٹا دے اور اس طرف اور اس طرف اور اس طرف آپ نے چاروں طرف اشارہ کیا دائیں اور بائیں اور آگے اور پیچھے (یعنی مال کو جمع کر کے نہ رکھے بلکہ ہر طرف سے مستحقوں کو دے اور سارے مال کو مساکین اور فقراء میں تقسیم کرے)

۴۱۳۰: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِيُّ ثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عِكْرِمَةُ ابْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ

۴۱۳۰: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو لوگ بہت مال دار ہیں انہی کا

Marfat.com

زُمَيْلٍ هُوَ سِمَاكٌ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَرْثَدٍ الْحَنَفِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ زَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (اَلْاَكْثَرُوْنَ هُمُ الْاَسْفَلُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَكَسَبَهٗ مِنْ طَيِّبٍ۔

درجہ قیامت کے دن سب سے پست ہوگا مگر جو کوئی مال کو اس طرف اور اس طرف لٹائے اور حلال طریقے سے کمائے۔

۴۱۳۱: حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ حَكِيْمٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (اَلْاَكْثَرُوْنَ هُمُ الْاَسْفَلُوْنَ اِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا هٰكَذَا وَهٰكَذَا ثَلَاثًا۔

۴۱۳۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی ایسے ہی روایت ہے۔

۴۱۳۲: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ ثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِىْ سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (مَا اُحِبُّ اَنَّ اُحُدًا عِنْدِىْ ذَهَبًا فَتَاْتِىْ عَلَىَّ ثَالِثَةٌ وَعِنْدِىْ مِنْهُ شَىْءٌ اِلَّا شَىْءٌ اَرْصُدُهٗ فِىْ قَضَاءِ دَيْنٍ).

۴۱۳۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تو یہ نہیں چاہتا کہ احد پہاڑ کے برابر میرے پاس سونا ہو اور تیسرا دن گزرنے کے بعد اس میں سے کچھ سونا میرے پاس باقی رہے البتہ جو میں قرض کے ادا کرنے کے لئے رکھ چھوڑوں وہ خیر اس کی سند میں یعقوب بن حمید مختلف فیہ ہے۔

تشریح ❁ باقی سب فقراء اور مساکین کو خیرات کردوں مال کا جوڑ رکھنا آپ ﷺ کو نہایت ناپسند تھا چنانچہ دوسری روایت میں ہے کہ ایک دن آپ ﷺ عصر پڑھتے ہی لوگوں کی گردنوں پر سے پھاندتے ہوئے اپنی کسی بی بی کے پاس تشریف لے گئے جب اس کا سبب پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا کچھ مال میرے پاس رہ گیا تھا بھول کر وہ یاد آیا میں نے جلدی کی اس کے تقسیم کر دینے کے لئے اس قدر سخاوت بھی ایک عمدہ دلیل ہے آپ ﷺ کی نبوت کی غیر نبی میں ہرگز ایسے عمدہ اخلاق سب جمع نہیں ہو سکتے صلی اللہ علیہ وسلم۔

۴۱۳۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا صَدَقَةُ ابْنُ خَالِدٍ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ عَنْ اَبِىْ عُبَيْدِ اللّٰهِ مُسْلِمِ بْنِ مِشْكَمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ غَيْلَانَ الثَّقَفِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اَللّٰهُمَّ مَنْ آمَنَ بِىْ وَ صَدَّقَنِىْ وَ عَلِمَ اَنَّ مَا جِئْتُ بِهٖ هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَقْلِلْ مَا لَهٗ وَوَلَدَهٗ وَ حَبِّبْ اِلَيْهِ لِقَاءَكَ وَ عَجِّلْ لَهُ الْقَضَاءَ وَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِىْ وَ لَمْ يُصَدِّقْنِىْ وَ لَمْ يَعْلَمْ اَنَّ مَا جِئْتُ بِهٖ هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَكْثِرْ مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ وَ اَطِلْ عُمُرَهٗ).

۴۱۳۳: حضرت عمرو بن غیلان ثقفی سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اللہ جو کوئی میرے اوپر ایمان لائے اور میری تصدیق کرے اور جو میں لایا (یعنی قرآن) اس کو حق جانے تیرے پاس سے تو اس کے مال اور اولاد کو کم کر اور اپنی ملاقات اس کو پسند کر دے (یعنی موت) اور اس کی قضا (موت) جلدی کر اور جو کوئی میرے اوپر ایمان نہ لائے اور میری تصدیق نہ کرے اور یہ نہ جانے کہ جو میں لے کر آیا ہوں وہ حق ہے تیرے پاس سے تو اس کا مال بہت کر اور اس کی اولاد بہت کر اور اس کی عمر لمبی کر یہ حدیث مرسل ہے مرفوع صحیح نہیں)

Marfat.com

تشریح ۞ تا کہ اور زیادہ گناہ کرے اور عذاب کا مستحق ہو یا اس لئے کہ آخرت میں تو اس کے لئے حصہ نہیں ہے پس چندے دنیا ہی میں عیش کرے یہ حدیث بظاہر خلاف ہے اس حدیث کے جس میں آپؐ نے یہ فرمایا: طوبی لمن طال عمرہ وحسن عملہ اور تطبیق ان دونوں حدیثوں میں اس طرح ہے یہ حدیث عارفین اور واصلین الی اللہ کے باب میں ہے جو عشق الٰہی میں ڈوبے ہوئے ہیں اور ہر دم معشوق کے وصال کے طالب ہیں ان کے لئے تقصیر عمر بہتر ہے تا کہ اپنے محبوب سے جلد مل جائیں اور وہ حدیث ان لوگوں کے باب میں ہے جو عوام میں سے ہیں لیکن عبادت اور اعمال خیر میں مصروف رہتے ان کے لئے طول عمر بہتر ہے تا کہ اور زیادہ نیکیاں کریں اور دو بھائیوں کی حدیث اوپر گزری جس میں آپؐ نے فرمایا اس کے لئے جو بعد مرا کہ اس کی نماز اور روزہ اور دوسرے اعمال کہاں گئے اور ان دونوں میں اتنا تفاوت ہے جیسے زمین اور آسمان میں۔

۴۱۳۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا عَفَّانَ ثَنَا غَسَّانُ بْنُ بُرْزِيْنَ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِیُّ ثَنَا غَسَّانُ بْنُ بُرْزِيْنَ ثَنَا سَيَّارُ بْنُ سَلَامَةَ عَنِ الْبَرَآءِ السَّيْطِیِّ عَنْ نَقَادَةَ الْاَسَدِیِّ قَالَ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رَجُلٍ يَسْتَمْنِحُهُ نَاقَةً فَرَدَّهُ ثُمَّ بَعَثَنِیْ اِلٰى رَجُلٍ آخَرَ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ بِنَاقَةٍ فَلَمَّا اَبْصَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهَا وَ فِيْمَنْ بَعَثَ بِهَا).

قَالَ نُقَادَةُ : فَقُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ فِيْمَنْ جَاءَ بِهَا قَالَ (وَ فِيْمَنْ جَاءَ بِهَا) ثُمَّ اَمَرَ بِهَا فَحُلِبَتْ فَدَرَّتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اَللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَ فُلَانٍ) لِلْمَانِعِ الْاَوَّلِ (وَاجْعَلْ رِزْقَ فُلَانٍ يَوْمًا بِيَوْمٍ) لِلَّذِیْ بَعَثَ بِالنَّاقَةِ۔

۴۱۳۴: حضرت نقادہ اسدی سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے مجھ کو ایک شخص کے پاس ایک اونٹنی مانگنے کے لئے بھیجا (دودھ اور سواری کے لئے) لیکن اس شخص نے نہ دی پھر آپؐ نے مجھ کو ایک دوسرے شخص کے پاس بھیجا اس نے ایک اونٹنی بھیجی جب آنحضرت ﷺ نے اس کو دیکھا تو فرمایا: یا اللہ برکت دے اس میں اور برکت دے اس کو جس نے یہ بھیجی۔ نقادہؓ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ دعا کیجئے اللہ تعالیٰ برکت دے اس کو بھی جو اس کو لے کر آیا ہے۔ پھر آپؐ نے حکم کیا اس کا دودھ دوہنے کا آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اللہ فلاں شخص کا مال بہت کر دے (جس نے اونٹنی نہیں بھیجی تھی) اور فلاں شخص کو روزانہ رزق (روزی) دے یعنی کل یوم جدید و رزق جدید اس کے پاس مال جمع نہ ہو (یعنی جس نے اونٹنی بھیجی تھی معلوم ہوا مال بہت ہونا عمدہ نہیں ہے بلکہ آفت ہے کہیں خدا سے غفلت نہ ہو جائے اس کی سند میں براء مجہول ہے)

۴۱۳۵: حَدَّثَنَا الْهَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِیْ حَصِيْنٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (تَعِسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَ عَبْدُ الدِّرْهَمِ وَ عَبْدُ الْقَطِيْفَةِ وَ عَبْدُ الْخَمِيْصَةِ اِنْ اُعْطِیَ رَضِیَ وَ اِنْ لَمْ يُعْطَ لَمْ يَفِ).

۴۱۳۵: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ہلاک ہوا بندہ دینار کا اور بندہ درہم کا اور بندہ چادر کا اور بندہ شال کا اگر اس کو یہ چیزیں دی جائیں تب وہ راضی ہے اور جو نہ دی جائیں تو وہ کبھی اپنے امام کی بیعت پوری نہ کرے اور امام سے بغاوت اختیار کرے۔

۴۱۳۶: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ

۴۱۳۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تباہ ہوا بندہ دینار (اشرفی) اور بندہ

Marfat.com

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ (تَعِسَ عَبْدُ الدِّیْنَارِ وَ عَبْدُ الدِّرْهَمِ وَ عَبْدُ الْخَمِیْصَةِ تَعِسَ وَانْتَكَسَ وَاِذَا شِیْكَ فَلَا انْتَقَشَ۔

درہم (روپیہ) کا اور بندہ شال کا اور دوزخ میں اوندھا گرا خدا کرے جب اس کو کانٹا لگے تو کبھی نہ نکلے (یہ بددعا ہے بندہ زر پر)۔

۹:بَابُ الْقَنَاعَةِ

باب: قناعت کا بیان

۴۱۳۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (لَیْسَ الْغِنٰی عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَ لٰكِنَّ الْغِنٰی غِنَی النَّفْسِ).

۴۱۳۷: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تونگری بہت اسباب رکھنے سے نہیں ہوتی بلکہ تونگری یہ ہے کہ دل بے پرواہ ہو (اور جو اللہ دے اس پر قناعت کرے)۔

۴۱۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ لَهِیْعَةَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ جَعْفَرٍ وَ حُمَیْدِ بْنِ هَانِیءٍ الْخَوْلَانِیِّ اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُبُلِیَّ یُخْبِرُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ (قَدْ اَفْلَحَ مَنْ هُدِیَ اِلَی الْاِسْلَامِ وَ رُزِقَ الْكَفَافَ وَقَنَعَ بِهٖ).

۴۱۳۸: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک نجات پائی اس نے جس کو اسلام کی ہدایت ہوئی اور ضرورت کے موافق روزی دیا گیا اور اس پر قناعت کی۔

۴۱۳۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَیْرٍ وَ عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكِیْعٌ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا).

۴۱۳۹: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: یا اللہ محمد ﷺ کی آل کو ضرورت کے موافق روزی دے یا بقدر سمد رمق (زیادہ مال دار مت کر کہ خدا سے غافل نہ ہو جائیں یہ دعا آپ کی قبول ہوئی ہمیشہ سادات کرام تکلیف ہی میں رہے اور تنگی اور عسرت اور قرضداری میں بسر کی)

۴۱۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَیْرٍ ثَنَا اَبِیْ وَ یَعْلٰی عَنْ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ عَنْ نُفَیْعٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ (مَا مِنْ غَنِیٍّ وَ لَا فَقِیْرٍ اِلَّا وَدَّ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَنَّهٗ اُتِیَ مِنَ الدُّنْیَا قُوْتًا).

۴۱۴۰: حضرت انسؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی مالدار یا محتاج ایسا نہیں ہے جو قیامت میں یہ آرزو نہ کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کو دنیا میں حاجت کے موافق روزی دیتا بہت مال دار نہ کرتا کیونکہ فقراء کے مراتب عالیہ کو دیکھیں گے۔

۴۱۴۱: حَدَّثَنَا سُوَیْدُ بْنُ سَعِیْدٍ وَمُجَاهِدُ ابْنُ مُوْسٰی قَالَ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِیَةَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ شُمَیْلَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ مِحْصَنٍ

۴۱۴۱: حضرت عبداللہ بن حصنؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص تم میں سے جسم کی تندرستی کے ساتھ اپنے مکان میں امن کے ساتھ صبح کرے اور اس کے پاس

Marfat.com

الْاَنْصَارِیِّ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ (مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمْ مُعَافًی فِیْ جَسَدِهٖ آمِنًا فِیْ سِرْبِهٖ عِنْدَهٗ قُوْتُ یَوْمِهٖ فَكَاَنَّمَا حِیْزَتْ لَهُ الدُّنْیَا۔

اس دن کا کھانا بھی ہوتو گویا ساری دنیا اس کے لئے اکٹھی ہوئی (کیونکہ صحت بڑی نعمت ہے اس پر امن ہو اور کھانے کو بھی ہو پھر کیا غم ہے)۔

۴۱۴۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا وَكِیْعٌ وَ اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: (اُنْظُرُوْا اِلٰی مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوْا اِلٰی مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَاِنَّهٗ اَجْدَرُ اَنْ لَا تَزْدَرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ).

قَالَ: اَبُوْ مُعَاوِیَةَ (عَلَیْكُمْ).

۴۱۴۲: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا میں اپنے سے کم والے کو دیکھو (تا کہ خدا کا شکر پیدا ہو) اور اپنے سے زیادہ والے کو مت دیکھو اس کی طرف خیال مت کرو) ایسا کرنے سے امید ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی نعمت کو حقیر نہ جانو گے۔

۴۱۴۳: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ ثَنَا كَثِیْرُ ابْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ، ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ الْاَصَمِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَفَعَهٗ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ قَالَ (اِنَّ اللّٰهَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِكُمْ وَ اَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ اِنَّمَا یَنْظُرُ اِلٰی اَعْمَالِكُمْ وَقُلُوْبِكُمْ۔

۴۱۴۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور مالوں کو نہیں دیکھے گا بلکہ تمہارے عملوں اور دلوں کو دیکھے گا۔

۱۰: بَابُ مَعِیْشَةِ آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ

باب: آنحضرتؐ کی آل کی زندگی کیونکہ گزری اس کا بیان

۴۱۴۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَیْرٍ وَ اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنْ كُنَّا آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ لَنَمْكُثُ شَهْرًا مَا نُوْقِدُ فِیْهِ بِنَارٍ مَا هُوَ اِلَّا التَّمْرُ وَالْمَاءُ (اِلَّا اَنَّ ابْنَ نُمَیْرٍ قَالَ نَلْبَثُ شَهْرًا).

۴۱۴۴: اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ہم آل محمد (یہاں آل محمد سے گھر والے مراد ہیں جس میں بیبیاں بھی داخل ہیں) ایک ایک مہینہ اس طرح سے گزارتے کہ گھر میں آگ نہ سلگائی جاتی (کیونکہ کھانا پکانے کے لئے نہ ہوتا اور ہمارا کھانا یہی ہوتا کھجور اور پانی۔

۴۱۴۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنِ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَقَدْ كَانَ یَاْتِیْ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ الشَّهْرُ مَا یُرٰی فِیْ بَیْتٍ مِنْ بُیُوْتِهٖ الدُّخَانُ۔

قُلْتُ فَمَا كَانَ طَعَامُهُمْ قَالَتِ الْاَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ غَیْرَ اَنَّهٗ كَانَ لَنَا جِیْرَانٌ مِنَ الْاَنْصَارِ

۴۱۴۵: اُم المؤمنین جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آل محمد پر ایک مہینہ گزر جاتا اور کسی گھر سے آپ کے گھروں میں سے دھواں نہ نکلتا۔ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا پھر کیا کھاتے تھے۔ انہوں نے کہا کھجور اور پانی البتہ ہمارے ہمسائے تھے ان کے گھروں میں بکریاں پلی ہوئی تھیں تو وہ آپ کے پاس دودھ بھیج دیا کرتے۔ محمد بن عمروؒ نے کہا (جو راوی ہے

Marfat.com

جِيْرَانُ صِدقٍ وَ كَانَتْ لَهُمْ رَبَائِبُ فَكَانُوْا يَبْعَثُوْنَ اِلَيْهِ اَلْبَانِهَا۔

اس حدیث کا ابوسلمہ سے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نوگھر تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَ كَانُوْا تِسْعَةَ اَبْيَاتٍ۔

تشریح ❁ نو بیبیوں کے سبب میں یہی حال تھا کہ ایک ایک مہینے تک چولہا ٹھنڈا رہتا کھجور پانی پر گزارا کرتے کبھی ہمسایے لوگ دودھ بھیجتے تو آپؐ دودھ پی لیتے اللہ اللہ جو بادشاہ ہو تمام دنیا کا اور سارے زمانہ کے دنیادار بادشاہ اور رئیس اُس کے غلام کے غلام ہوں وہ اس طرح سے گزارا کرے۔

۴۱۴۶: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْتَوِىْ فِى الْيَوْمِ مِنَ الْجُوْعِ مَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَأُ بِهٖ بَطْنَهٗ۔

۴۱۴۶: حضرت نعمان بن بشیر حضرت عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ بھوک سے کروٹیں بدلتے پیٹ کو الٹتے اور خراب کھجور بھی آپ ﷺ کو نہ ملتی کہ اسی سے پیٹ بھر لیں (حالانکہ ساری دنیا آپ ہی کی تھی اگر چاہتے)

۴۱۴۷: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ مُوْسٰى اَنْبَاَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مِرَارًا (وَالَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ مَا اَصْبَحَ عِنْدَ آلِ مُحَمَّدٍ صَاعُ حَبٍّ وَ لَا صَاعُ تَمْرٍ).

وَ اِنَّ لَهٗ يَوْمَئِذٍ تِسْعَ نِسْوَةٍ.

۴۱۴۷: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا آپ کئی بار فرماتے تھے قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے آل محمدؐ کے پاس صبح کو ایک صاع غلہ کا یا کھجور کا نہیں ہے حالانکہ ان دنوں میں آپ کی نو بیبیاں تھیں اور باوصف کثرت متعلقین کے یہ بے سامانی سبحان اللہ توکل ہو تو جو سید المتوکلین کرتے تھے یہ اس روایت کے خلاف نہیں ہے کہ آپ اپنی بیبیوں کے لئے ایک سال کا خرچ رکھ لیتے کیونکہ یہ واقعہ اس سے پہلے کا ہوگا یا آپؐ رکھ لیتے ہوں پھر لوگوں کو کھلا دیتے ہوں اور یہ حال ہو جاتا ہو۔

۴۱۴۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا اَبُو الْمُغِيْرَةِ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْمَسْعُوْدِىُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَدِيْمَةَ عَنْ اَبِىْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (مَا اَصْبَحَ فِىْ آلِ مُحَمَّدٍ اِلَّا مُدٌّ مِنْ طَعَامٍ) اَوْ (مَا اَصْبَحَ فِىْ آلِ مُحَمَّدٍ مُدٌّ مِنْ طَعَامٍ).

۴۱۴۸: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صبح کے وقت نہیں ہے سوا ایک مد اناج کے (مد ایک رطل سے کچھ زیادہ ہوتا ہے سوا تل آدھ سیر ہمارے ملک کے وزن سے)۔

۴۱۴۹: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ اَخْبَرَنِىْ اَبِىْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْاَكْرَمِ (رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ) عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ فَمَكَثْنَا

۴۱۴۹: حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے پھر ہم تین دن تک ٹھہرے اور ہم کو اناج نہ ملا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو

Marfat.com

ثَلَاثَ لَيَالٍ لَا نَقْدِرُوْا اَوْلَا يَقْدِرُ) عَلٰى طَعَامٍ۔

۴۱۵۰: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا عَلِيُّ ابْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ اُتِىَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بِطَعَامٍ سُخْنٍ فَاَكَلَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا دَخَلَ بَطْنِىْ طَعَامٌ سُخْنٌ مُنْذُ كَذَا وَ كَذَا).

کھلاتے۔

۴۱۵۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گرم کھانا (تازہ پکا ہوا) آیا آپؐ نے اس کو کھایا جب فارغ ہوئے تو فرمایا: اللہ کا شکر ہے اتنے دنوں سے میرے پیٹ میں گرم کھانا نہیں گیا بلکہ کھجور وغیرہ پر بسر فرماتے رہے ہیں۔

۱۱: بَابُ ضَجَاعِ آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ

باب: آنحضرتؐ کی آل کا سونے کیلئے بچھونا کیسا تھا

۴۱۵۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَ اَبُوْ خَالِدٍ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ ضِجَاعُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَدَمًا حَشْوُهٗ لِيْفٌ۔

۴۱۵۱: اُم المؤمنین جناب عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بچھونا (لیٹنے کا) چمڑے کا تھا اس کے اندر خرما کی چھال بھری تھی (بجائے روئی کے)۔

۴۱۵۲: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى عَلِيًّا وَ فَاطِمَةَ وَ هُمَا فِىْ خَمِيْلٍ لَهُمَا (وَالْخَمِيْلُ الْقَطِيْفَةُ الْبَيْضَاءُ مِنَ الصُّوْفِ) قَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَهَّزَ هُمَا بِهَا وَ وِسَادَةٍ مَحْشُوَّةٍ اِذْخِرًا وَقِرْبَةٍ۔

۴۱۵۲: جناب علی مرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ میرے اور جنابہ شہزادی ہر دو جہاں فاطمہ زہراؑ کے پاس آئے ہم دونوں ایک سفید اونی چادر اوڑھے ہوئے تھے جو آنحضرت ﷺ نے جناب فاطمہ زہراؑ کو جہیز میں دی تھی اور ایک تکیہ دیا تھا جس کے اندر اذخر کی گھاس بھری ہوئی تھی اور ایک مشک پانی رکھنے کے لئے (بس یہی کل سامان تھا جہیز کا جو شہزادی عالم و عالمیان کو دیا گیا)

۴۱۵۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَمْرو ابْنُ يُوْنُسَ ثَنَا عِكْرِمَةَ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنِىْ سِمَاكٌ الْحَنَفِىُّ اَبُوْ زُمَيْلٍ حَدَّثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الْعَبَّاسِ حَدَّثَنِىْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَلٰى حَصِيْرٍ قَالَ فَجَلَسْتُ فَاِذَا عَلَيْهِ اِزَارٌ وَ لَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُهٗ وَاِذَا الْحَصِيْرُ قَدْ اَثَّرَ فِىْ جَنْبِهٖ وَ اِذَا اَنَا بِقَبْضَةٍ مِنْ شَعِيْرٍ نَحْوِ الصَّاعِ وَ قَرَظٍ فِىْ نَاحِيَةٍ فِى الْغُرْفَةِ وَ اِذَا اِهَابٌ مُعَلَّقٌ فَابْتَدَرَتْ عَيْنَاىَ فَقَالَ (مَا يُبْكِيْكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ !) فَقُلْتُ يَا نَبِىَّ اللّٰهِ وَ مَالِىَ لَا اَبْكِىْ ؟ وَ هٰذَا الْحَصِيْرُ قَدْ اَثَّرَ فِىْ جَنْبِكَ وَ هٰذِهٖ

۴۱۵۳: خلیفہ دوم حضرت عمرؓ سے روایت ہے میں آنحضرت ﷺ کے پاس گیا آپؐ ایک بوریئے پر بیٹھے ہوئے تھے (سبحان اللہ زہے قسمت اس بوریہ کی ہمیشہ بادشاہوں کا التفات غریبوں پر ہوتا ہے) میں بھی بیٹھ گیا آپ صرف ایک تہہ بند باندھے تھے۔ دوسرا کوئی کپڑا آپ کے بدن پر نہ تھا اور بوریہ کا نشان آپ کی کمر میں پڑ گیا تھا اس برہنہ تن آرام فرمانے سے) اور میں نے دیکھا تو (گھر میں صرف یہی سامان تھا) ایک مٹھی بھر جو شاید ایک صاع ہوں گے اور ببول کے پتے تھے (جلانے کے لئے) ایک کونے میں اور مشک جو لٹک رہی تھی یہ دیکھ کر میری آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکل آئے (اور میں

Marfat.com

خِزَانَتُكَ لَا اَرٰی فِيْهَا اِلَّا مَا اَرٰی وَ ذَالِكَ كِسْرٰی وَ قَيْصَرُ فِی الثِّمَارِ وَالْاَنْهَارِ وَ اَنْتَ نَبِیُّ اللّٰهِ وَ صَفْوَتُهٗ وَ هٰذِهٖ خِزَانَتُكَ قَالَ(يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اَلَا تَرْضٰی اَنْ تَكُوْنَ لَنَا الْاٰخِرَةُ وَ لَهُمُ الدُّنْيَا) قُلْتُ۔ بَلٰی۔

رونے لگا مترجم بھی یہ عبارت لکھتے وقت رونے لگا اللہ اللہ ہمارے پیغمبر دو جہاں کے سردار کو یہ تنگی اور ہمارے پاس دنیا کا بے حد سامان ہے پھر اس کو بھی کم جانتے ہیں اور دوسروں کی حرص کرتے ہیں) آپ ﷺ نے فرمایا: اے خطاب کے بیٹے کیوں روتا ہے۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی (جہان کے اور تمام جہان والوں کے آقا اور سردار) میں کیوں نہ روؤں یہ بوریا آپ کے مبارک پہلو میں نشان ڈالے اور آپ ﷺ کا خزانہ کل اس قدر اس میں کوئی چیز میں نہیں دیکھتا سوا اس کے جو میں دیکھ رہا ہوں (صاع بھر جو اور ببول کے پتے اور ایک مشک) اور کسریٰ (بادشاہ ایران) اور قیصر (بادشاہ روم) کو دیکھئے کیسے میووں اور نہروں میں رہتے ہیں حالانکہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے نبیؐ اور اس کے برگزیدہ ہیں (ساری آدمؑ کی اولاد سے اس نے آپ کو چنا ہے) اس پر آپ کا یہ توشہ خانہ آپؐ نے فرمایا: اے خطاب کے بیٹے تو اس پر راضی نہیں کہ ہم کو آخرت ملے اور ان کو دنیا میں نے کہا کیوں نہیں۔

تشریح ❁ راضی ہوں یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تسلی اور تشفی ہوگئی۔

۴۱۵۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيْفٍ وَ اِسْحٰقُ ابْنُ اِبْرٰهِيْمَ بْنِ حَبِيْبٍ قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اُهْدِيَتْ اِبْنَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلَیَّ فَمَا كَانَ فِرَاشُنَا لَيْلَةَ اُهْدِيَتْ اِلَّا مَسْكَ كَبْشٍ۔

۴۱۵۴: جناب علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی میرے پاس روانہ کی گئیں (یعنی دولہن دولہا کے پاس آئیں) اور اس رات کو ہمارا بچھونا کچھ نہ تھا سوا بکری کی کھال کے۔

۱۲ : بَابُ مَعِيْشَةِ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ

باب: آنحضرت ﷺ کے اصحاب کی زندگی کیونکر گزری

۴۱۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ زَائِدَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُ بِالصَّدَقَةِ فَيَنْطَلِقُ اَحَدُنَا يَتَحَامَلُ حَتّٰی يَجِیْءَ بِالْمُدِّ وَاِنَّ لِاَحَدِهِمُ الْيَوْمَ مِائَةَ اَلْفٍ۔

قَالَ شَقِيْقٌ كَاَنَّهٗ يُعَرِّضُ بِنَفْسِهٖ۔

۴۱۵۵: حضرت ابومسعودؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ ہم کو صدقہ کا حکم کرتے تو ہم میں سے کوئی جاتا اور مزدوری کرتا یہاں تک کہ ایک مد لاتا اس کو صدقہ کر دیتا اور آج کے دن اس شخص کے پاس لاکھ روپیہ موجود ہے۔ شقیق نے کہا (جو ابومسعود سے روایت کرتے ہیں) جیسے ابومسعود اپنی طرف اشارہ کرتے تھے (یعنی میں ایسا ہی کرتا تھا اور اب میرے پاس ایک لاکھ روپیہ موجود ہیں)۔

۴۱۵۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ اَبِیْ نَعَامَةَ سَمِعَهٗ مِنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

۴۱۵۶: حضرت خالد بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عتبہ بن غزوان نے ہم کو منبر پر خطبہ سنایا تو کہا میں ساتواں آدمی تھا

Marfat.com

قَالَ خَطَبَنَا عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ نَأْكُلُهُ اِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ حَتّٰى قَرِحَتْ اَشْدَاقُنَا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (یعنی چھ اور تھے) اور ہمارے پاس کچھ کھانا نہ تھا صرف درخت کے پتے تھے یہاں تک کہ ہمارے مسوڑھے زخمی ہو گئے (پتے کھانے سے اس کی گرمی سے یا سختی سے)۔

۴۱۵۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبَّاسٍ الْجُرَيْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عُثْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُمْ اَصَابَهُمْ جُوْعٌ وَ هُمْ سَبْعَةٌ قَالَ فَاَعْطَانِيَ النَّبِيُّ سَبْعَ تَمَرَاتٍ لِكُلِّ اِنْسَانٍ تَمْرَةٌ۔

۴۱۵۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے لوگ بھوکے ہوئے اور وہ سات آدمی تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو سات کھجوریں دیں ہر آدمی کے لئے ایک کھجور۔

۴۱۵۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ اَبِيْ عُمَرَ الْعَدَنِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرٍو و عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ثُمَّ لَتُسْاَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ قَالَ الزُّبَيْرُ وَ اَيُّ نَعِيْمٍ نُسْاَلُ عَنْهُ وَ اِنَّمَا هُوَ الْاَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَ الْمَاءُ۔ قَالَ(اَمَّا اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ).

۴۱۵۸: حضرت زبیر بن عوامؓ سے روایت ہے جب یہ آیت اتری: ثُمَّ لَتُسْاَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ (یعنی تم اس دن پوچھے جاؤ گے نعمت سے) تو زبیر نے کہا کون سی نعمت ہمارے پاس ہے جس سے پوچھے جائیں گے صرف دو چیزیں ہیں کھجور اور پانی۔ آپؐ نے فرمایا: نعمت کا زمانہ قریب ہے (ایسا ہی ہوا کہ چند ہی روز میں فتوحات ہوئیں اور مسلمانوں کو بہت نعمتیں ملیں)۔

۴۱۵۹: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَعَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ نَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةٍ نَحْمِلُ اَزْوَادَنَا عَلٰى رِقَابِنَا فَفَنِيَ اَزْوَادُنَا حَتّٰى كَانَ يَكُوْنُ الرَّجُلُ مِنَّا تَمْرَةٌ فَقِيْلَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ وَ اَيْنَ تَقَعُ التَّمْرَةُ مِنَ الرَّجُلِ فَقَالَ : لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِيْنَ فَقَدْنَا هَا وَ اَتَيْنَا الْبَحْرَ فَاِذَا نَحْنُ بِحُوْتٍ قَدْ قَذَفَهُ الْبَحْرُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ يَوْمًا۔

۴۱۵۹: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے ہم کو روانہ کیا تین سو آدمیوں کو (جہاد کے لئے) اور ہمارا توشہ ہماری گردنوں پر تھا (اس قدر کم توشہ تھا) خیر ہمارا توشہ ختم ہو گیا یہاں تک کہ ہر شخص کو ہم میں سے ہر روز ایک کھجور ملتی۔ لوگوں نے کہا اے ابوعبداللہ ﷺ بھلا ایک کھجور سے آدمی کا کیا بنتا ہوگا۔ انہوں نے کہا جب وہ بھی نہ رہی تو اس وقت ہم کو اس کی قدر معلوم ہوئی۔ آخر ہم سمندر کے کنارے آئے وہاں ہم نے دیکھا ایک مچھلی پڑی ہے جس کو دریا نے پھینک دیا ہے ہم اس میں سے اٹھارہ دن تک کھاتے رہے۔

تشریح ❁ اور موٹے تازے ہو گئے اتنی بڑی مچھلی تھی کہ اس کی پیٹھ کی دونوں ہڈیوں میں سے اونٹ نکل جاتا جب مدینہ کو لوٹ کر آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آپؐ نے فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ نے کھانا بھیجا تھا۔

Marfat.com

۱۳:بَابُ فِي الْبِنَاءِ وَالْخَرَابِ

باب: عمارت بنانا کیسا ہے

۴۱۶۰:حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي السَّفَرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَرَّ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نُعَالِجُ خُصًّا لَنَا فَقَالَ(مَا هٰذَا) فَقُلْتُ خُصٌّ لَنَا وَهِيَ نَحْنُ نُصْلِحُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَا اُرَى الْاَمْرَ اِلَّا اَعْجَلَ مِنْ ذَالِكَ).

۴۱۶۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے اوپر سے گزرے۔ ہم ایک جھونپڑا بنا رہے تھے آپؐ نے فرمایا: یہ کیا ہے۔ ہم نے عرض کیا ہمارا مکان پرانا ہو گیا ہے ہم اس کو درست کر رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: میں تو دیکھتا ہوں موت اس سے جلد آنے والی ہے۔

تشریح ❁ پھر ایسا مکان بنانا کیا ضروری ہے جس میں زیادہ تکلف ہو ضرورت کے موافق پھونس کا مکان کافی ہے حدیث میں خص ہے جو لکڑی اور سرکی سے بنتا ہے جب آپؐ نے ایسے چھوٹے مکان پر طعن کیا اور ڈرایا کہ موت اس سے جلد آنے والی ہے تو بڑی بڑی عمارتیں بنانا تو اور زیادہ طعن کے قابل ہوں گی مسلمان دنیا کو مسافر خانہ سمجھے اور بقدر ضرورت اور رفع حاجت سامان پر قناعت کرے۔

۴۱۶۱:حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا عِيْسَى بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى بْنِ اَبِي فَرْوَةَ حَدَّثَنِي اِسْحٰقُ بْنُ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِقُبَّةٍ عَلٰى بَابِ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ(مَا هٰذِهٖ) قَالُوْا: قُبَّةٌ بَنَاهَا فُلَانٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (كُلُّ مَالٍ يَكُوْنُ هٰكَذَا فَهُوَ وَبَالٌ عَلٰى صَاحِبِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ) فَبَلَغَ الْاَنْصَارِيَّ ذَالِكَ فَوَضَعَهَا فَمَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ فَلَمْ يَرَهَا فَسَاَلَ عَنْهَا فَاُخْبِرَ اَنَّهٗ وَضَعَهَا لِمَا بَلَغَهٗ عَنْكَ فَقَالَ (يَرْحَمُهُ اللّٰهُ، يَرْحَمُهُ اللّٰهُ).

۴۱۶۱: حضرت انسؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ ایک گول مکان کے دروازے پر سے گزرے جو ایک انصاری کا تھا۔ آپؐ نے فرمایا: یہ کیا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا گول بنگلہ ہے جس کو فلاں شخص نے بنایا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: جو مال ایسی چیزوں میں خرچ ہو وہ قیامت کے دن وبال ہوگا اس کے مالک پر۔ یہ خبر اسی انصاری کو پہنچی (جس کا مکان تھا) اس نے اس کو گرا دیا (سبحان اللہ عشق صحابہ کا) پھر آنحضرت ﷺ اُدھر سے گزرے تو اس گول بنگلے کو نہیں دیکھا اس کا حال پوچھا لوگوں نے عرض کیا آپؐ نے جو فرمایا تھا اس کی خبر جب مکان کے مالک کو پہنچی تو اس نے اس کو گرا دیا۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ اس پر رحم کرے اللہ اس پر رحم کرے (زہے قسمت اس مرد انصاری کی دوبارہ اس کے لئے دعا کی آپ کی ایک بار کی دعا اگر حاصل ہو تو اس پر سے لاکھوں عمارتیں اور کروڑوں مکانات قربان ہیں)

۴۱۶۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدِ ابْنِ الْعَاصِ عَنْ اَبِيْهِ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَنَيْتُ بَيْتًا يُكِنُّنِيْ مِنَ الْمَطَرِ وَ يُكِنُّنِيْ مِنَ

۴۱۶۲: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے میں نے اپنے آپ کو دیکھا جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہتے تھے میں نے ایک کوٹھری بنالی تھی جو بارش اور دھوپ سے مجھ کو بچاتی اور اس کے بنانے میں اللہ تعالیٰ کی مخلوق نے میری مدد نہیں کی

Marfat.com

الشَّمْسِ مَا اَعَانَنِیْ عَلَیْهِ خَلْقُ اللّٰهِ تَعَالٰی۔

تھی۔

۴۱۶۳: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ مُوْسٰی ثَنَا شَرِیْكٌ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ اَتَیْنَا خَبَّابًا رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ نَعُوْدُهٗ فَقَالَ لَقَدْ طَالَ سُقْمِیْ وَ لَوْ لَا اَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ (لَا تَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ) لَتَمَنَّیْتُهٗ وَ قَالَ (اِنَّ الْعَبْدَ لَیُؤْجَرُ فِیْ نَفَقَتِهٖ كُلِّهَا اِلَّا فِی التُّرَابِ) اَوْ قَالَ (فِی الْبِنَاءِ).

۴۱۶۳: حضرت حارثہ بن مضربؒ سے روایت ہے ہم خبابؓ کی عیادت کو گئے انہوں نے کہا میری بیماری کو طول ہوا اور اگر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہ سنا ہوتا آپؐ فرماتے تھے کہ موت کی آرزو مت کرو تو میں موت کی آرزو کرتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ بندے کو ہر ایک خرچ کرنے میں ثواب ملتا ہے (اگرچہ اپنے کھانے یا اہل وعیال کے کھانے میں بھی صرف کرے) مگر مٹی میں خرچنے کا یا یوں فرمایا کہ عمارت میں خرچنے کا ثواب نہیں ملتا (یہ جب ہے کہ بے ضرورت عمارت بنائے لیکن اگر ضرورت سے بنائے یا مسجد یا سرائے یا مدرسہ کی عمارت کرے تو اس میں بھی اجر ملے گا جیسا دوسری حدیثوں میں وارد ہے)۔

۱۴: بَابُ التَّوَكُّلِ وَالْیَقِیْنِ

باب: توکل اور یقین کا بیان

۴۱۶۴: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ یَحْیٰی ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ لَهِیْعَةَ عَنِ ابْنِ هُبَیْرَةَ عَنْ اَبِیْ تَمِیْمٍ الْجَیْشَانِیِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ (لَوْ اَنَّكُمْ تَوَكَّلْتُمْ عَلَی اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهٖ لَرَزَقَكُمْ كَمَا یَرْزُقُ الطَّیْرَ تَغْدُوْا خِمَاصًا وَ تَرُوْحُ بِطَانًا).

۴۱۶۴: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے: اگر تم جیسا چاہئے ویسا اللہ پر توکل (بھروسہ) کرو تو تم کو اس طرح سے روزی دے (بغیر محنت اور مشقت کے) جیسے پرندوں کو دیتا ہے صبح کو وہ بھوکے اٹھتے ہیں اور شام کو پیٹ بھرے ہوئے آتے ہیں (بسیرا کرنے کو)

۴۱۶۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ـ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَلَّامٍ (ابْنِ شُرَحْبِیْلَ اَبِیْ شُرَحْبِیْلَ ، عَنْ حَبَّةَ وَسَوَاءِ ابْنَیْ خَالِدٍ قَالَا دَخَلْنَا عَلَی النَّبِیِّ وَ هُوَ یُعَالِجُ شَیْئًا فَاَعَنَّاهُ عَلَیْهِ فَقَالَ(لَاتَیْئَسَا مِنَ الرِّزْقِ مَا تَهَزَّزَتْ رُؤُسُكُمَا فَاِنَّ الْاِنْسَانَ تَلِدُهٗ اُمُّهٗ اَحْمَرَ لَیْسَ عَلَیْهِ قِشْرٌ ثُمَّ یَرْزُقُهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ).

۴۱۶۵: حضرت حبہ اور سواء سے روایت ہے دونوں خالدؓ کے بیٹے تھے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ کام کر رہے تھے ہم نے اس کام میں آپ کی مدد کی۔ آپؐ نے فرمایا: تم دونوں روزی کی فکر نہ کرنا جب تک تمہارے سر ہلتے رہیں (یعنی زندہ رہو) اس لئے کہ ماں بچے کو لال جنتی ہے اس پر کھال نہیں ہوتی پھر اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کو روزی دیتا ہے۔

تشریح ❁ ماں کی چھاتی میں اسی وقت دودھ پیدا کر دیتا ہے حالانکہ پیشتر سے دودھ نہیں ہوتا بلکہ جننے سے پہلے پیٹ کے اندر بھی بچہ کو غذا پہنچاتا ہے۔

۴۱۶۶: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَنْبَاَنَا اَبُوْ شُعَیْبٍ صَالِحُ بْنُ زُرَیْقٍ الْعَطَّارُ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

۴۱۶۶: حضرت عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدم کے دل میں بہت سی راہیں ہیں (یعنی اس میں

Marfat.com

الْجُمَحِيُّ عَنْ مُوْسَى بْنِ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :اِنَّ مِنْ قَلْبِ بْنِ آدَمَ بِكُلِّ وَادٍ شُعْبَةً فَمَنِ اتَّبَعَ قَلْبُهُ الشَّعَبَ كُلَّهَا يُبَالِ اللّٰهُ بِاَيِّ وَادٍ اَهْلَكَهُ وَ مَنْ تَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ كَفَاهُ التَّشَعُّبَ).

بہت سی خواہشیں ہیں مال کی محبت' اولاد کی محبت' مکان اور باغ کی محبت' عمدہ غذا کی' عمدہ لباس کی محبت' جاہ اور عہدے کی محبت) پھر جو شخص اپنے دل کو سب راہوں میں لگائے تو اللہ تعالیٰ پرواہ نہ کرے گا اس کو کسی راہ میں ہلاک کردے اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے تو سب راہوں کی فکر اسکو جاتی رہے گی۔

۴۱۶۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيْفٍ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ(لَا يَمُوْتَنَّ اَحَدٌ مِنْكُمْ اِلَّا وَ هُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰهِ).

۴۱۶۷: حضرت جابرؓ سے روایت ہے میں نے سنا آنحضرت ﷺ سے آپ فرماتے تھے تم میں سے کوئی نہ مرے مگر اس حال میں کہ وہ اللہ تعالیٰ سے نیک گمان رکھتا ہو (یعنی مغفرت اور رحمت کا مطلب یہ ہے کہ اپنے گناہوں کا خیال کر کے موت کے وقت مایوس نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کی مغفرت کا امیدوار رہے اور اس کی رحمت کو وسیع سمجھے)

تشریح ❁ بلکہ اللہ کی طرف یکسوئی ہو جائے گی حافظ صاحب فرماتے ہیں مصلحت دید من آں است کہ یاراں ہمہ کار بگذارند غم طرہ یاری گیرند۔

۴۱۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيْفِ وَ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ احْرِصْ عَلٰى مَا يَنْفَعُكَ وَ لَا تَعْجَزْ فَاِنْ غَلَبَكَ اَمْرٌ فَقُلْ قَدَرُ اللّٰهِ وَ مَا شَاءَ فَعَلَ وَ اِيَّاكَ وَاللَّوْ فَاِنَّ اللَّوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ).

۴۱۶۸: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ نے فرمایا: قوی مسلمان (جو زیادہ عبادت کر سکے اور مضبوطی سے جہاد کرے) اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے ناتواں مسلمان سے ہر بھلائی میں تو حرص کر اس چیز کے لئے جس میں تیرا فائدہ اور عاجز مت بن (یعنی کوشش کو چھوڑ کر) پھر اگر (باوجود تیری کوشش کے) تو مغلوب ہو جائے تو کہہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے اور جو اس نے چاہا وہ کیا اور ہرگز اگر مگر مت کر اگر شیطان کا دروازہ کھولتا ہے جب اس طور سے ہو کہ تقدیر پر بے اعتمادی نکلے اور انسان کو یہ عقیدہ ہو کہ ہمارے فلاں کام کرنے سے یہ آفت آئی۔

۱۵:بَابُ الْحِكْمَةِ

باب: حکمت کا بیان

تشریح ❁ حکمت سے مراد حدیث میں وہ بات ہے جس میں دین یا دنیا کی بھلائی ہو مثلاً شرعی مسائل اخلاقی مسائل یہ سب حکمت میں داخل ہیں۔

۴۱۶۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَلْكَلِمَةُ

۴۱۶۹: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حکمت کا کلمہ گویا مسلمان کی گم شدہ چیز ہے جہاں اس کو پائے (اگرچہ کافر ہی کے پاس سے سہی) وہ اس کا زیادہ

Marfat.com

الْحِكْمَةِ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ حَيْثُمَا وَجَدَهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا). حق دار ہے۔

تشریح ۞ یعنی بہ نسبت کافر کے مسلمان کو حکمت حاصل کرنے کی زیادہ رغبت ہونا چاہئے۔
افسوس ہے کہ ایک مدت دراز سے مسلمانوں کو حکمت کا شوق جاتا رہا نہ دنیا کی حکمت سیکھتے ہیں نہ دین کی اور کفار حکمت سیکھ کر ان پر غالب ہو گئے۔

۴۱۷۰: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِيُّ ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ اَبِيْهِ ، قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيْهِمَا كَثِيْرٌ مِنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ۔

۴۱۷۰: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: دو نعمتیں ایسی ہیں کہ بہت سے لوگ ان میں ٹوٹا پا رہے ہیں (یعنی ان کی قدر نہیں کرتے اور علوم وفنون شرعی اور دنیاوی حاصل کرنے میں مصروف نہیں ہوتے اور وقت کو ضائع کرتے ہیں) ایک تو تندرستی دوسرے فراغت (بے فکری)

تشریح ۞ جب دونوں باتیں اللہ سبحانہ تعالیٰ دے تو جلدی جلدی خوب عبادت کرے علم حاصل کر لے ایسا نہ ہو یہ زمانہ گزر جائے اور فکر اور بیماری میں گرفتار ہو پھر کچھ نہ ہو سکے گا۔

۴۱۷۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ ثَنَا الْفُضَيْلُ ابْنُ سُلَيْمَانَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ حَدَّثَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ جُبَيْرٍ مَوْلٰى اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! عَلِّمْنِيْ وَ اَوْجِزْ قَالَ (اِذَا قُمْتَ فِيْ صَلَاتِكَ فَصَلِّ صَلَاةَ مُوَدِّعٍ وَ لَا تَكَلَّمْ بِكَلَامٍ تَعْتَذِرُ مِنْهُ وَ اَجْمِعِ الْيَاسَ عَمَّا فِيْ اَيْدِيْ النَّاسِ).

۴۱۷۱: حضرت ابوایوبؓ سے روایت ہے ایک شخص آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھ کو کوئی بات فرمایئے لیکن مختصر (تاکہ میں اس پر عمل کر سکوں) آپؐ نے فرمایا: جب تو نماز میں کھڑا ہو تو ایسی نماز پڑھ گویا تو اب اس دنیا سے رخصت ہونے والا ہے اور ایسی بات منہ سے مت نکال جس سے آئندہ عذر کرنا پڑے (جھوٹ یا سخت بات) اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے (مال و دولت دنیا کا سامان) اس سے مایوس ہو جا (کسی چیز کی خواہش ان سے مت کر)

۴۱۷۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَوْسِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (مِثْلُ الَّذِيْ يَجْلِسُ يَسْمَعُ الْحِكْمَةَ ثُمَّ لَا يُحَدِّثُ عَنْ صَاحِبِهٖ اِلَّا بِشَرِّ مَا يَسْمَعُ كَمَثَلِ رَجُلٍ اَتٰى رَاعِيًا فَقَالَ يَا رَاعِيْ اَجْزِرْنِيْ شَاةً مِنْ غَنَمِكَ قَالَ اذْهَبْ فَخُذْ بِاُذُنِ خَيْرِهَا فَذَهَبَ فَاَخَذَ بِاُذُنِ كَلْبِ الْغَنَمِ۔

۴۱۷۲: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بیٹھ کر حکمت کی بات سنے پھر لوگوں سے وہی بات بیان کرے جو اس نے بری بات سنی ہے (ظرافت اور ہنسی کی اور حکمت کی بات بیان نہ کرے) اپنے ساتھی سے تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص چرواہے کے پاس آیا اور اس سے کہا اے چرواہے مجھ کو ایک بکری ذبح کرنے کے لئے دے وہ بولا جا اور گلہ میں سے اچھی بکری کا کان پکڑ لے جا پھر وہ گیا اور کتے کا کان پکڑ کر لے چلا (تو اس نے بہتر

Marfat.com

قَالَ اَبُوْ الْحَسَنِ بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ اِبْرٰهِيْمَ ثَنَا مُوْسٰى ثَنَا حَمَّادٌ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ وَ قَالَ فِيْهِ (بِاُذُنِ خَيْرِهَا شَاةً).

یعنی بکری کو چھوڑ دیا اور برے یعنی کتے کو لے لیا یہی مثال ہے اس کی جو ایک عالم یا حکیم سے اچھی اور بری دونوں باتیں سنے لیکن اچھی بات کو تو چھپا رکھے اور بری بات کو نقل کرے (اس حدیث کے دو طریق ہیں اور دونوں ہی ضعیف ہیں کیونکہ دونوں کی سندوں کا مدار علی بن یزید پر ہے اور وہ ضعیف ہے)

۱۶: بَابُ الْبَرَائَةِ مِنَ الْكِبْرِ وَالتَّوَاضُعِ

باب: تواضع کا بیان اور کبر کے چھوڑ دینے کا بیان

۴۱۷۳: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا عَلِيُّ ابْنُ مُسْهِرٍ ح وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ الرَّقِّيُّ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مُسْلَمَةَ جَمِيْعًا عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (لَايَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ وَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ اِيْمَانٍ۔

۴۱۷۳: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص جنت میں نہ جائے گا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر غرور ہو اور وہ شخص دوزخ میں نہ جائے گا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہو۔

تشریح ❁ تو معلوم ہوا کہ اگر رائی کے دانے کے برابر بھی آدمی میں ایمان ہوگا تو وہ غرور نہ کرے گا اور جب وہ غرور کرے گا تو سمجھ لینا چاہئے کہ ذرا برابر بھی اس میں ایمان نہیں ہے اور اس کا جنت میں جانا مشکل ہے۔

۴۱۷۴: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ ثَنَا اَبُوْ الْاَحْوَصِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنِ الْاَغَرِّ اَبِيْ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (يَقُوْلُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ الْكِبْرِيَاءُ رِدَائِيْ وَالْعَظْمَةُ اِزَارِيْ مَنْ نَازَعَنِيْ وَاحِدًا مِنْهُمَا الْقَيْتُهٗ فِيْ جَهَنَّمَ).

۴۱۷۴: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ نے فرمایا: اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے تکبر میری چادر ہے اور بڑائی میرا ازار ہے (یعنی کبریائی اور عظمت دونوں مجھی کو سزاوار ہیں) پھر جو کوئی ان دونوں میں سے کسی کے لئے مجھ سے جھگڑے (یعنی وہ بھی کبریائی اور عظمت کا دعویٰ کرے) میں اس کو جہنم میں ڈالونگا۔

۴۱۷۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ وَ هَارُوْنُ ابْنُ اِسْحٰقَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (يَقُوْلُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ الْكِبْرِيَاءُ رِدَائِيْ وَالْعَظَمَةُ اِزَارِيْ فَمَنْ نَازَعَنِيْ وَاحِدًا مِنْهُمَا الْقَيْتُهٗ فِي النَّارِ).

۴۱۷۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۴۱۷۶: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ دَرَّاجًا حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۴۱۷۶: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ جل جلالہ کی رضامندی کے واسطے ایک درجہ کا تواضع کرے تو اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند کرے گا اور جو کوئی

Marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (مَنْ يَتَوَاضَعُ لِلّٰهِ سُبْحَانَهٗ دَرَجَةً يَرْفَعُهُ اللّٰهُ بِهٖ دَرَجَةً وَ مَنْ يَتَكَبَّرُ عَلَى اللّٰهِ دَرَجَةً يَضَعُهُ اللّٰهُ بِهٖ دَرَجَةً حَتّٰى يَجْعَلَهٗ فِيْ اَسْفَلِ السَّافِلِيْنَ۔

اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک درجہ تکبر کرے تو اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ گھٹا دے گا (یعنی اس کو پست کر دے گا) یہاں تک کہ اسفل السافلین میں اس کو رکھے گا (جتنا وہ تکبر کرتا جائے گا اتنا اللہ تعالیٰ اس کو پست کرتا جائے گا یہاں تک کہ سب سے نیچے ہو جائے گا۔

۴۱۷۷: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ وَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ اِنْ كَانَتِ الْاَمَةُ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَتَاْخُذُ بِيَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَمَا يَنْزِعُ يَدَهٗ مِنْ يَدِهَا حَتّٰى يَذْهَبَ بِهٖ حَيْثُ شَاءَ ت مِنَ الْمَدِيْنَةِ فِيْ حَاجَتِهَا ۔

۴۱۷۷: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے مدینہ کی ایک لونڈی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑتی پھر آپؐ اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں سے نہ نکالتے یہاں تک کہ وہ آپ ﷺ کو لے جاتی جہاں چاہتی اپنے کام کے لئے۔ (اس کی سند میں علی بن زید بن جدعان ضعیف ہے)۔

تشریح ❁ یہ آپ کی تواضع کا حال تھا کہ ایک لونڈی کے ساتھ تشریف لے جاتے اس کے ہاتھ دیئے ہوئے اور اس کا کام کر دیتے حالانکہ تمام مخلوقات میں آپ افضل اور اعلیٰ تھے اور بڑے بڑے دنیا کے بادشاہ درجہ میں آپ ﷺ کے غلام کے غلام سے کم تھے۔

۴۱۷۸: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مُسْلِمٍ الْاَعْوَرِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ وَ يُشَيِّعُ الْجَنَازَةَ وَ يُجِيْبُ دَعْوَةَ الْمَمْلُوْكِ وَ يَرْكَبُ الْحِمَارَ وَ كَانَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيْرِ عَلٰى حِمَارٍ وَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَلٰى حِمَارٍ مَخْطُوْمٍ بِرَسَنٍ مِنْ لِيْفٍ وَ تَحْتَهٗ اِكَافٌ مِنْ لِيْفٍ).

۴۱۷۸: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ بیمار کی عیادت کرتے (غریب ہو یا امیر ہر مسلمان کی) اور جنازے کے ساتھ جاتے اور غلام اگر دعوت دیتا تو بھی قبول کرتے اور گدھے پر سوار ہوتے اور جس دن بنی قریظہ اور بنی نضیر کا واقعہ ہوا (ان کو دغا کی سزا دی گئی) اس دن آپؐ ایک گدھے پر سوار تھے اس کی رسّی خرما کی چھال کی تھی اور آپؐ کے نیچے ایک زین تھا خرما کے پوست کا جو گدھے پر رکھا تھا۔ یہ سب امور آپ ﷺ کی تواضع اور انکسار پر دلالت کرتے ہیں اس زمانہ کے مغرور اور متکبر دنیا دار گدھے پر سوار ہونا معیوب جانتے ہیں اور غلام تو کیا غریب آدمی کی نہ دعوت میں جاتے ہیں نہ اس کی عیادت کرتے ہیں نہ اس کے جنازے کے ساتھ جاتے ہیں شاید ان کو قیامت کے دن منہ کالا کر کے گدھے پر پھیرایا جائے گا۔

۴۱۷۹: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا عَلِيُّ ابْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ ثَنَا اَبِيْ عَنْ مَطَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ خَطَبَهُمْ فَقَالَ (اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اَوْحٰى اِلَيَّ اَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰى لَا يَفْخَرَ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ).

۴۱۷۹: حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ سنایا تو فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھ کو وحی بھیجی کہ تواضع کرو یہاں تک کہ کوئی مسلمان دوسرے مسلمان پر فخر نہ کرے۔

۱۷: بَابُ الْحَيَاءِ

باب: شرم کا بیان

تشریح ❁ شرم یعنی حیا عمدہ صفت ہے جو آدمی کو برے کام اور گناہ کے کام کرنے سے روکتی ہے اور یہی حیا محمود ہے لیکن

Marfat.com

نیک کام میں حیا کرنا ضعف نفس ہوتا ہے اور وہ مذموم ہے اسی طرح دین کے مسائل دریافت کرنے میں حیا کرنا یہ بھی برا ہے عورتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حیض اور نفاس کے مسائل بلا تکلف پوچھتیں بہر حال حق اور عمدہ بات میں کوئی شرم نہ کرنا چاہئے اس زمانہ میں عجب حال ہو گیا ہے کہ نیک کام سے تو شرم کرتے ہیں مثلاً محنت مزدوری کر کے روٹی کمانے سے شرم کرتے ہیں اور چوری اور دغا بازی اور رشوت خواری میں شرم نہیں کرتے اسی طرح بعضے عورتیں نکاح ثانی میں جو سنت ہے اور ثواب ہے شرم کرتی ہیں اور پوشیدہ زنا اور حرام کاری کرتی ہیں اس میں شرم نہیں کرتی خاک پڑے ان کی شرم پر۔

۴۱۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيٰى ابْنُ سَعِيْدٍ وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ عُتْبَةَ مَوْلٰى لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَشَدَّ حَيَاءً مِنْ عَذْرَاءَ فِىْ خِدْرِهَا وَ كَانَ اِذَا كَرِهَ شَيْئًا دُئِيَ ذَالِكَ فِىْ وَجْهِهٖ۔

۴۱۸۰: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کنواری لڑکی سے بھی زیادہ شرم تھی جو پردے میں رہتی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی چیز کو برا جانتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک چہرے میں اس کا اثر معلوم ہوتا۔

تشریح ❁ یہ قلب کی صفائی پر دلالت کرتا ہے جس کا دل اور زبان مطابق ہو یعنی ظاہر اور باطن وہی آدمی ہے اور ظاہر کچھ باطن کچھ یہ اسلام کا شیوہ نہیں نفاق کی خصلت سے اللہ تعالیٰ بچائے۔

۴۱۸۱: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقِّيُّ ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ يَحْيٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (اِنَّ لِكُلِّ دِيْنٍ خُلُقًا وَ خُلُقُ الْاِسْلَامِ الْحَيَاءُ).

۴۱۸۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر دین والوں میں ایک خصلت ہوتی ہے (جو اس دین والوں پر غالب ہوتی ہے) اور اسلام کی خصلت حیا ہے (جو ہر ایک مسلمان میں ہونی چاہئے)

۴۱۸۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ ثَنَا صَالِحُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ لِكُلِّ دِيْنٍ خُلُقًا وَ اِنَّ خُلُقَ الْاِسْلَامِ الْحَيَاءُ).

۴۱۸۲: ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی ایسے ہی روایت ہے اس کی سند بھی ضعیف ہے کیونکہ اس میں صالح بن حبان اور سعید بن محمد دونوں ضعیف ہیں۔

۴۱۸۳: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَمْرٍو اَبِىْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: (اِنَّ مِمَّا اَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْاُوْلٰى اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ).

۴۱۸۳: حضرت ابو مسعود انصاریؓ اور عقبہ بن عمروؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کے پاس جو اگلے پیغمبروں کے کلام میں سے رہ گیا ہے وہ یہ ہے جب تو شرم نہ کرے تو جو جی چاہے وہ کر۔

تشریح ❁ جس کا ترجمہ یہ ہے بے حیا باش دہر چہ خواہی کن یعنی بری باتوں سے روکنے والی شرم ہے جب اسی کو آدمی نے اٹھا دیا تو آزاد ہو گیا اب جو جی چاہے وہ کرے۔

Marfat.com

۴۱۸۴: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُوْسٰى ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (اَلْحَيَاءُ مِنَ الْاِيْمَانِ وَالْاِيْمَانُ فِى الْجَنَّةِ وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِى النَّارِ).

۴۱۸۴: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حیا ایمان میں داخل ہے اور فحش گوئی (جیسے گالی گلوچ کرنا) جفا ہے اور جفا دوزخ میں جائے گی۔

۴۱۸۵: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (مَا كَانَ الْفُحْشُ فِىْ شَىْءٍ قَطُّ اِلَّا شَانَهٗ وَ لَا كَانَ الْحَيَاءُ فِىْ شَىْءٍ قَطُّ اِلَّا زَانَهٗ).

۴۱۸۵: حضرت انسؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس چیز میں فحش ہو (اگرچہ بالفرض جانور یا پتھر میں سہی) وہ اس کو عیب دار کر دے گا تو انسان فحش سے ضرور عیب دار ہو جائے گا) اور حیا جس چیز میں آ جائے وہ اس کو عمدہ کر دے گی۔

۱۸: بَابُ الْحِلْمِ

باب: حلم اور بردباری کا بیان

۴۱۸۶: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِىْ مَرْحُوْمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ (مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَ هُوَ قَادِرٌ عَلٰى اَنْ يُنْفِذَهٗ دَعَاهُ اللّٰهُ عَلٰى رُؤُسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُخَيِّرَهٗ فِىْ اَىِّ الْحُوْرِ شَاءَ).

۴۱۸۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنا غصہ روک لے اور وہ طاقت رکھتا ہو اس کے چلانے کی (یعنی جس پر غصہ ہو اس کو سزا دینے کی قدرت رکھتا ہو) تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن لوگوں کے سامنے بلائے گا اور اس کو اختیار دے گا جس حور کو چاہے وہ پسند کر لے۔

تشریح ❁ حلم یہ ہے کہ آدمی جلد غصہ نہ ہو ذرا ذرا سی بات پر جیسے بیوقوفوں کی عادت ہوتی ہے بلکہ غصہ ہی نہ ہو دنیا کیلئے البتہ خدا کی رضامندی کے واسطے غصہ ہو اس پر جو خلاف شرع کام کرے اور توبہ کے ساتھ ہی پھر غصہ دور کر دے اسی طرح غصہ ہو کافروں پر اور اللہ سبحانہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے ان سے لڑے اپنی ذات کے لئے غصہ نہ کرے۔ جیسے منقول ہے جناب شیر خدا حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے منہ پر ایک کافر نے تھوک دیا آپ اس کے سینے پر سے اٹھ کھڑے ہوئے اور چھوڑ دیا وہ متعجب ہوا اور بولا میں نے تو یہ اس لئے کیا تھا کہ آپ غصہ ہو کر جلد مجھ کو مار ڈالتے آپ نے چھوڑ دیا یہ کیا باعث ہے؟ شیر خدا نے فرمایا کہ میں اپنی ذات کے لئے تجھ پر غصہ نہ تھا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رضامندی کے لئے تجھے مارتا تھا جب تو نے میرے منہ پر تھوکا تو نفس کا دخل ہو گیا میں نے خیال کیا اب اگر میں ماروں گا تو یہ قتل خالص اللہ تعالیٰ کے لئے نہ ہو گا بلکہ اس میں نفسانیت شریک ہو جائے گی اس وجہ سے تجھ کو چھوڑ دیا وہ کافر یہ حال دیکھ کر اسی وقت مسلمان ہوا۔

۴۱۸۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِىُّ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ ثَنَا خَالِدُ بْنُ دِيْنَارٍ الشَّيْبَانِىُّ عَنْ عُمَارَةَ الْعَبْدِىِّ ثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِىُّ رَضِىَ اللّٰهُ

۴۱۸۷: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں آپؐ نے فرمایا: عبدالقیس (ایک مشہور قبیلہ ہے) کے قاصد آن پہنچے اور

Marfat.com

تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتَتْكُمْ وُفُوْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ) وَ مَا يُرٰى اَحَدٌ فَبَيْنَا نَحْنُ كَذَالِكَ اِذَا جَاءُ وْا فَنَزَلُوْا فَاَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ بَقِيَ الْاَشَجُّ الْعَصَرِيُّ فَجَاءَ بَعْدُ فَنَزَلَ مَنْزِلًا فَاَنَاخَ رَاحِلَتَهٗ وَ وَضَعَ ثِيَابَهٗ جَانِبًا ثُمَّ جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (يَا اَشَجُّ اِنَّ فِيْكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ الْحِلْمَ وَالتُّؤَدَةَ).

قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَشَيْءٌ جُبِلْتُ عَلَيْهِ اَمْ شَيْءٌ حَدَثَ لِيْ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (بَلْ شَيْءٌ جُبِلْتَ عَلَيْهِ).

کوئی اس وقت دکھائی نہیں دیتا تھا خیر ہم اسی حال میں تھے کہ اتنے میں عبدالقیس کے قاصد آن پہنچے اور اترے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گئے لیکن ان میں ایک شخص تھا اشج عصری (اشج کہتے ہیں اس کو جس کے سر میں زخم لگا ہو اور عصر ایک قبیلہ کا نام ہے۔ اس شخص کا نام منذر بن عائذ تھا) وہ سب کے بعد آیا اور ایک مقام میں اترا اور اپنی اونٹنی کو بٹھایا اور اپنے کپڑے ایک طرف رکھے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا بڑے اطمینان اور سہولت سے) آنحضرتؐ نے فرمایا: اے اشج تجھ میں دو خصلتیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے ایک تو حلم (بردباری) دوسرے تودۃ (یعنی وقار اور تمکین سہولت اور اطمینان تودۃ کی ضد ہولا پن اور جلد بازی) اشج نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ صفتیں مجھ میں خلقی ہیں یا نئی پیدا ہوئی ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: نہیں خلقی ہیں۔

تشریح ❁ اس سے معلوم ہوا کہ حلم اور وقار انسان میں خلقی ہوتا ہے اسی طرح غصہ اور جلد بازی ہولا پن یہ عیب بھی خلقی ہوتے ہیں لیکن اگر آدمی محنت اٹھائے اور ریاضت کرے اور نفس پر بار ڈالے تو بری صفتیں دور ہو سکتی ہیں یا کم ہو سکتی ہیں محققین علماء کا یہی قول ہے اور اگر برے اخلاق کا علاج ممکن نہ ہوتا تو تعلیم اخلاق اور محنت اور ریاضت اور مجاہدہ کا کچھ فائدہ ہی نہ ہوتا لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ خلقی عیوب بہت مشکل سے جاتے ہیں یا کم ہوتے ہیں میرے مزاج میں بچپن سے غصہ اور جلد بازی ہے اور گھبراہٹ آج تک یہ صفتیں نہیں گئیں اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔

۴۱۸۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ الْهَرَوِيُّ ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْاَنْصَارِيُّ ثَنَا قُرَّةُ ابْنُ خَالِدٍ ثَنَا اَبُوْ جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ قَالَ لِلْاَشَجِّ الْعَصَرِيِّ (اِنَّ فِيْكَ خَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ الْحِلْمَ وَالْحَيَاءَ).

۴۱۸۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اشج عصری سے فرمایا: تجھ میں دو خصلتیں ہیں جن کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ دوست رکھتا ہے حلم اور حیا۔

۴۱۸۹: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يُوْنُسَ بْنَ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (مَا مِنْ جُرْعَةٍ اَعْظَمُ اَجْرًا عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ جُرْعَةِ غَيْظٍ كَظَمَهَا عَبْدٌ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ).

۴۱۸۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی گھونٹ پینے کا ثواب اللہ تعالیٰ کے پاس اتنا نہیں ہے جتنا غصہ کا گھونٹ پینے کا اللہ کی رضامندی کے لئے (یعنی اللہ تعالیٰ کی خوشی کے لئے غصہ روکنا اور اس کا لے جانا بڑا ثواب ہے)

Marfat.com

۱۹:بَابُ الْحُزْنِ وَالْبُكَاءِ

۴۱۹۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ اَنْبَاَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ مُوْسٰى اَنْبَاَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ مُوَرِّقٍ الْعَجْلِيِّ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اِنِّیْ اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ وَ اَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُوْنَ اِنَّ السَّمَاءَ اَطَّتْ وَ حَقَّ لَهَا اَنْ تَئِطَّ مَا فِيْهَا مَوْضِعُ اَرْبَعِ اَصَابِعَ اِلَّا وَ مَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهٗ سَاجِدًا لِلّٰهِ وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَ مَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرُشَاتِ وَ لَخَرَجْتُمْ اِلَى الصُّعُدَاتِ تَجْاَرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ) وَاللّٰهِ لَوَدِدْتُ اَنِّیْ كُنْتُ شَجَرَةً تُعْضَدُ۔

باب: غم اور رونے کا بیان

۴۱۹۰: حضرت ابوذر سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں وہ باتیں دیکھتا ہوں جن کو تم نہیں دیکھتے اور وہ سنتا ہوں جن کو تم نہیں سنتے (معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سمع اور بصر میں اور لوگوں سے زیادہ قوت تھی) آسمان چرچرا رہا ہے اور کیونکر چرچر نہ کرے گا اس میں چار انگل کی جگہ بھی باقی نہیں ہے جہاں ایک فرشتہ اپنی پیشانی رکھے ہوئے اللہ تعالیٰ کو سجدہ نہ کر رہا ہو قسم خدا کی اگر تم وہ جانتے جو میں جانتا ہوں تو تم تھوڑا ہنستے اور زیادہ روتے اور تم کو بچھونوں پر اپنی عورتوں کے ساتھ مزہ نہ آتا اور تم جنگلوں کو نکل جاتے اللہ تعالیٰ سے فریاد کرتے ہوئے (دعا کرتے ہوئے چلاتے ہوئے) قسم خدا کی مجھے تو آرزو ہے کاش میں ایک درخت ہوتا جس کو لوگ کاٹ ڈالتے۔

تشریح ❁ یہاں یہ اشکال ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو اپنا جنتی ہونا اور اللہ کا مقبول بندہ ہونا اور بڑے بڑے درجہ اور مرتبہ اپنے لئے حاصل ہونا معلوم تھا پھر آپ نے یہ کیسی آرزو کی کہ میں ایک درخت ہوتا جس کو لوگ کاٹ ڈالتے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ فقرہ مدرج ہے یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام نہیں ابوذر رضی اللہ عنہ کا کلام ہے جو راوی ہیں اس حدیث کے ترمذی نے کہا اور ایک طریق میں یہ منقول ہے کہ ابوذر رضی اللہ عنہ نے ایسا کہا اور ممکن ہے کہ یہ فقروں اور بندوں کے حسب حال آپ نے یہ فرمایا ہو یعنی مومن جب دنیا اور آخرت کے مصائب اور مشکلات اور افکار میں غور کرتا ہے تو اس کے نزدیک یہ بہتر معلوم ہوتا ہے کہ کاش میں آدمی نہ ہوتا ایک درخت یا پتھر ہوتا اگرچہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی حکمت وہ خوب جانتا ہے اور جو اس نے ہم کو بنایا اسی میں کچھ فائدہ ضرور ہوگا پس ہم راضی ہیں اس کی مرضی اور تقدیر پر ؎

سپردم بتو مایہ خویش را تو دانی حساب کم وبیش را

۴۱۹۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ابْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا۔

۴۱۹۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم جانتے وہ باتیں جو میں جانتا ہوں تو تم تھوڑا ہنستے اور بہت روتے۔

۴۱۹۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ فُدَيْكٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ يَعْقُوْبَ الزَّمْعِيِّ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ اَنَّ عَامِرَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَاهُ

۴۱۹۲: حضرت عامر بن عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے ان کے باپ (عبداللہ بن زبیرؓ) نے ان سے بیان کیا کہ ان کے اسلام میں اور اس آیت کے اترنے میں جس میں اللہ تعالیٰ نے

Marfat.com

اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ اِسْلَامِهِمْ وَ بَيْنَ اَنْ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ يُعَاتِبُهُمُ اللّٰهُ بِهَا اِلَّا اَرْبَعُ سِنِيْنَ : ﴿وَ لَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ كَثِيْرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُوْنَ﴾ [الحديد : ١٦]

ان پر عتاب کیا صرف چار برس کا فاصلہ تھا: وَ لَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ كَثِيْرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُوْنَ۔

تشریح ❁ یعنی ان لوگوں کی طرح مت ہو جن کو اگلے زمانہ میں کتاب دی گئی تھی پھر ان پر مدت دراز گزری تو ان کے دل سخت ہو گئے اور ان میں بہت سے لوگ فاسق ہیں۔

۴۱۹۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ حَلَفٍ ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُكْثِرُوا الضَّحِكَ فَاِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيْتُ الْقَلْبَ).

۴۱۹۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہت مت ہنسو اس لئے کہ بہت ہنسنے سے دل مر جاتا ہے (یعنی دل میں نور نہیں رہتا غفلت چھا جاتی ہے عبادت میں مزا نہیں آتا)

۴۱۹۴: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السِّرِّيِّ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرٰهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اِقْرَاْ عَلَيَّ فَقَرَاْتُ عَلَيْهِ بِسُوْرَةِ النِّسَاءِ حَتّٰى اِذَا بَلَغْتُ : ﴿فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَ جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا﴾ [النساء : ٤١] فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ فَاِذَا عَيْنَاهُ تَدْمَعَانِ۔

۴۱۹۴: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ نے مجھ سے فرمایا: مجھ کو قرآن سنا میں نے آپ کو سورۂ نساء سنائی جب میں اس آیت پر پہنچا: فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَ جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا اخیر تک یعنی اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر ایک امت پر گواہ کر کے لائیں گے اور تجھ کو ان لوگوں پر گواہ کر کے لائیں گے میں نے آپ ﷺ کو دیکھا آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

تشریح ❁ اپنی امت کے برے اعمال پر خیال کر کے اور اس پر کہ مجھے ان پر گواہی دینی پڑے گی اے مسلمانوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شرم کرو اور کوشش کرو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے نیک اعمال کے گواہ ہوں اور آپ کو رنج مت دو برے اعمال کر کے اور ضد نفسانیت اور ہٹ دھرمی کو چھوڑ دو اور جو طریقہ حق ہے یعنی اتباع قرآن اور حدیث اس کو اختیار کرو تمہارے نبی تم سے راضی رہیں گے۔

۴۱۹۵: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِيْنَارٍ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ثَنَا اَبُوْ رَجَاءِ الْخُرَاسَانِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ جَنَازَةٍ فَجَلَسَ عَلٰى شَفِيْرِ الْقَبْرِ فَبَكٰى، حَتّٰى بَلَّ

۴۱۹۵: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک جنازے میں آپ قبر کے کنارے پر بیٹھ کر رونے لگے یہاں تک کہ مٹی گیلی ہو گئی۔ آپؐ کے آنسوؤں سے پھر آپؐ نے فرمایا: اے بھائیو اس کے لئے

Marfat.com

الثَّرٰى ثُمَّ قَالَ (يَا اِخْوَانِىْ لِمِثْلِ هٰذَا فَاَعِدُّوْا). تیاری کرو۔

تشریح ✿ تم اس طرح ایک دن تنگ وتاریک قبر میں ڈالے جاؤ گے نہ کوئی یار ہوگا نہ مددگار نئی راہ اور راہ بتانے والا کوئی نہیں نہ رفیق صرف اپنے اعمال رفیق ہوں گے باقی سب چھٹ جائیں گے مال متاع زن اور اولاد وغیرہ سب یہیں رہ جائیں گے اور مزے سے تم کو خاک میں دبا کر لوٹ کر عیش کریں گے جب یہ حال ہے تو تم ان کی محبت میں خدا کو مت بھولو' اعمال نیک کو ہرگز نہ چھوڑو اعمال نیک کو اپنا محبوب اور رفیق سمجھو جو عزیز واقربا دوستوں سے جورو اور اولاد سے ہزار درجہ بہتر ہے وہ تمہارا ساتھ کبھی نہ چھوڑے گا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبر کو دیکھ کر اتنا روئے کہ زمین تر ہوگئی حالانکہ آپ کو اپنی نجات کا یقین تھا تو ہم تو اگر آنسوؤں کی ندی بہادیں بلکہ ساری عمر رویا کریں تو زیبا ہے ہم کو معلوم نہیں کہ وہاں ہمارا کیا حال ہوگا اللھم غفراً۔

۴۱۹۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَشِيْرِ بْنِ ذَكْوَانَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا اَبُوْ رَافِعٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (اِبْكُوْا فَاِنْ لَمْ تَبْكُوْا فَتَبَاكَوْا).

۴۱۹۶: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روؤ اگر رونا نہ آئے تو رونے کی صورت بناؤ (آخرت کی یاد کر کے (یعنی جہاں تک ہو سکے رنج کرو)۔

۴۱۹۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ الدِّمَشْقِيُّ وَ اِبْرٰهِيْمُ ابْنُ الْمُنْذِرِ، قَالَا ثَنَا ابْنُ اَبِىْ فُدَيْكٍ حَدَّثَنِىْ حَمَّادُ بْنُ اَبِىْ حُمَيْدٍ الزُّرَقِيُّ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (مَا مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ يَخْرُجُ مِنْ عَيْنَيْهِ دُمُوْعٌ وَ اِنْ كَانَ مِثْلَ رَاْسِ الذُّبَابِ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ثُمَّ تُصِيْبُ شَيْئًا مِنْ حُرِّ وَجْهِهٖ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ).

۴۱۹۷: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس مسلمان بندے کی آنکھ سے آنسو نکلیں اگرچہ مکھی کے سر کے برابر ہوں اللہ تعالیٰ کے ڈر سے پھر وہ بہیں اس کے منہ پر تو اللہ تعالیٰ اس کو حرام کر دے گا دوزخ پر۔

۲۰: بَابُ التَّوَقِّىْ عَلَى الْعَمَلِ

باب: عمل کے قبول نہ ہونے کا ڈر رکھنا

۴۱۹۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدٍ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: ﴿وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَا اٰتَوْا وَّ قُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ﴾ [المؤمنون: ٦٠] اَهُوَ الَّذِىْ يَزْنِىْ وَ يَسْرِقُ وَ يَشْرَبُ الْخَمْرَ قَالَ (لَا يَا بِنْتَ اَبِىْ بَكْرٍ (اَوْ يَا بِنْتَ الصِّدِّيْقِ!) وَ لٰكِنَّهُ الرَّجُلُ يَصُوْمُ وَ يَتَصَدَّقُ وَ

۴۱۹۸: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَا اٰتَوْا وَّ قُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ سے کیا وہ لوگ مراد ہیں جو زنا کرتے ہیں اور چوری اور شراب پیتے ہیں (لیکن اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے ڈرتے ہیں) آپ نے فرمایا: نہیں اے ابوبکر کی بیٹی یا صدیق کی بیٹی اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو روزہ رکھتے ہیں صدقہ دیتے ہیں' نماز پڑھتے ہیں

Marfat.com

صَلّٰى وَ يَخَافُ اَنْ لَا يُتَقَبَّلَ مِنْهُ).

اور پھر ڈرتے رہتے ہیں شاید ہمارے اعمال قبول نہ ہوں۔

۴۱۹۹: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنَ عِمْرَانَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ عَبْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ (اِنَّمَا الْاَعْمَالُ كَالْوِعَاءِ اِذَا طَابَ اَسْفَلُهٗ طَابَ اَعْلَاهُ وَ اِذَا فَسَدَ اَسْفَلُهٗ فَسَدَ اَعْلَاهُ).

۴۱۹۹: حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے: اعمال صالح کی مثال برتن کی سی ہے جب برتن میں نیچے اچھا ہوگا تو اوپر بھی اچھا ہوگا اور جو نیچے خراب ہوگا تو اس کے اوپر بھی خراب ہوگا۔

تشریح ❁ پس جو اعمال خلوص اور صدق دل سے کئے جائیں ان کی تاثیر آدمی پر پڑتی ہے اور لوگ خواہ مخواہ ایسے شخص کو اچھا سمجھتے ہیں لیکن جو اعمال ریا کی نیت سے کئے جائیں اس کے کرنے والے پر نور نہیں ہوتا اور تامل سے اس کا خبث باطن عاقل آدمی پر ظاہر ہوتا ہے۔

۴۲۰۰: حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ الْحِمْصِيُّ ثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ وَرْقَاءَ بْنِ عُمَرَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ ذَكْوَانَ اَبُوْ الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: (اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا صَلّٰى فِي الْعَلَانِيَةِ فَاَحْسَنَ وَ صَلّٰى فِي السِّرِّ فَاَحْسَنَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ هٰذَا عَبْدِيْ حَقًّا).

۴۲۰۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی جب لوگوں کے سامنے نماز اچھی طرح سے ادا کرے اور تنہائی میں بھی اچھی طرح سے ادا کرے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میرا بندہ سچا ہے (اس کی سند میں بقیہ مدلس ہے اور عنعنہ سے روایت کرتا ہے)

تشریح ❁ یہ منتہیوں کا مرتبہ ہے کہ ان کے نزدیک آدمی اور دیوار برابر ہے خلوت اور جلوت دونوں حال میں ان کی عبادت یکساں ہوتی ہے لیکن مبتدیوں کے لئے تو یہ بہتر ہے کہ لوگوں کے سامنے تو سادی ادنیٰ درجہ کی نماز پڑھ لے اور تنہائی میں نماز خوب عمدہ ادا کرے تا کہ ریا کی جڑ کٹنا شروع ہو یہ سب ابتدائی طریقے ہیں اور اخیر میں صوفی کا یہی حال ہوتا ہے کہ ہر جگہ یکساں جیسا اس حدیث میں مذکور ہے۔

۴۲۰۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ وَ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُوْسٰى قَالَا: ثَنَا شَرِيْكُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (قَارِبُوْا وَ سَدِّدُوْا فَاِنَّهٗ لَيْسَ اَحَدٌ مِنْكُمْ بِمُنْجِيهِ عَمَلُهٗ) قَالُوْا: وَ لَا اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ(وَ لَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَ فَضْلٍ)

۴۲۰۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: میانہ روی اختیار کرو (عبادت میں یعنی جہاں تک خوشی سے عبادت ہو سکے کرو جب دل اکتا جائے تو عبادت موقوف کر دے) اور صحیح راستہ مضبوط تھامو اس لئے کہ کوئی تم میں سے ایسا نہیں ہے جس کا عمل اس کو نجات دے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ کو بھی آپ کا عمل نجات نہیں دے گا۔ آپؐ نے فرمایا: مجھ کو بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل و کرم کر دے۔

تشریح ❁ قاربوا اور سددوا دونوں کے معنی قریب ہی کے ہیں یعنی اعتدال کرو اور مضبوطی کرو میانہ روی پر بعضوں نے کہا قاربوا کا یہ معنی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قربت چاہو عبادت سے بعضوں نے کہا کثرت عبادت سے قرب حاصل کرو لیکن صحیح وہی ترجمہ ہے

Marfat.com

جو ہم نے اوپر لکھا اور وہی مناسب ہے اس عبادت کے کسی کو اس کے اعمال نجات نہیں دیں گے۔ اس حدیث سے فخر اور تکبر کی جڑ کٹ گئی اگر کوئی عابد اور زاہد ہو تو بھی اپنی عبادت پر گھمنڈ نہ کرے اور گناہ گاروں کو ذلیل نہ سمجھے اس لئے کہ نجات فضل اور رحمت الٰہی پر موقوف ہے لیکن اس میں شک نہیں کہ اعمال صالحہ قرینہ ہیں فضل اور رحمت الٰہی کا اور ان سے نجات کی قوی امید ہوتی ہے باقی اختیار مالک کو ہے اگر تیغ قہر برکشد انبیاء واولیاء را ہم خوفست واگر رحمت وفضل بکند اشقیا را ہم امید مغفرت ست۔

۲۱: بَابُ الرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ

باب: ریا اور شہرت کا بیان

۴۲۰۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ (قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَنَا اَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ فَمَنْ عَمِلَ لِيْ عَمَلًا اَشْرَكَ فِيْهِ غَيْرِيْ فَاَنَا مِنْهُ بَرِيْءٌ وَ هُوَ لِلَّذِيْ اَشْرَكَ۔

۴۲۰۲: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اللہ فرماتا ہے میں تمام شریکوں میں سے زیادہ بے پرواہ ہوں شرک سے پھر جو کوئی ایسا عمل کرے جس میں کسی اور کو شریک کرے (یعنی خالص میرے لئے نہ کرے بلکہ کسی اور کے دکھانے یا ناموری کے لئے کرے) تو میں اس عمل سے بیزار ہوں کبھی اس کو قبول نہ کروں گا وہ اسی کے لئے ہے جس کو شریک کیا۔

۴۲۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ هَارُوْنَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَمَّالُ وَ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ ابْنِ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ زِيَادِ بْنِ مِيْنَاءَ عَنْ اَبِيْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ فُضَالَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَ كَانَ مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اِذَا جَمَعَ اللّٰهُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيْهِ نَادٰى مُنَادٍ مَنْ كَانَ اَشْرَكَ فِيْ عَمَلٍ عَمِلَهُ اللّٰهِ فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهُ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ اَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ۔

۴۲۰۳: حضرت ابوسعید بن فضالہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ اگلوں اور پچھلوں کو قیامت کے دن اکٹھا کرے گا یعنی اس دن جس کے ہونے میں کچھ شک نہیں تو پکارنے والا پکارے گا جس نے کسی عمل میں خدا تعالیٰ کے ساتھ اور کسی کو شریک کیا تو وہ اس کا ثواب بھی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے شخص سے مانگے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ تمام شریکوں کی شرکت سے بے پرواہ ہے۔

۴۲۰۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ كَثِيْرِ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ رُبَيْحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ نَحْنُ نَتَذَاكَرُ الْمَسِيْحَ الدَّجَالَ فَقَالَ (اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَا هُوَ اَخْوَفُ عَلَيْكُمْ عِنْدِيْ مِنَ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ؟) قَالَ قُلْنَا بَلٰى فَقَالَ (اَلشِّرْكُ الْخَفِيُّ اَنْ يَقُوْمَ الرَّجُلُ

۴۲۰۴: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برآمد ہوئے ہم پر ہم دجال کا ذکر کر رہے تھے آپ نے فرمایا: میں تم کو وہ بات نہ بتاؤں جس کا ڈر دجال سے زیادہ ہے تم پر میرے نزدیک (کیوں کہ دجال کا فتنہ تو چند روز تک ایک خاص لوگوں پر ہوگا اور یہ ہر زمانہ میں ایک شخص پر ہو سکتا ہے) ہم نے عرض کیا بتایئے آپؐ نے فرمایا: پوشیدہ شرک وہ یہ ہے کہ آدمی کو دیکھ کر اپنی نماز کو زینت دے۔

Marfat.com

يُصَلِّي فَيُزَيِّنُ صَلَاتَهُ لِمَا يَرَى مِنْ نَظَرِ رَجُلٍ).

تشریح ❁ یعنی بہت آہستہ آہستہ ٹھہر کر پڑھے اور جب کوئی شخص نہ ہو تو جلدی جلدی پڑھ لے معاذ اللہ ریا کیا بری بلا ہے اس کو شرک فرمایا جیسے شرک بخشا نہ جائے گا ویسے ہی ریا کا عمل کبھی قبول نہ ہوگا فمن كان يرجوا لقاء ربه فليعمل عملاً صالحاً ولا يشرك بعبادة ربه احدا اس آیت میں شرک سے ریا ہی مراد ہے اور عمل صالحہ وہی ہے جو خالص خدا کی رضامندی کے لئے ہو۔

۴۲۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ ثَنَا رَوَّادُ ابْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَتَخَوَّفُ عَلٰى اُمَّتِيَ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ اَمَا اِنِّيْ لَسْتُ اَقُوْلُ يَعْبُدُوْنَ شَمْسًا وَ لَا وَثَنًا وَلٰكِنْ اَعْمَالًا لِغَيْرِ اللّٰهِ وَ شَهْوَةً خَفِيَّةً۔

۴۲۰۵: حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے زیادہ مجھ کو اپنی امت پر جس کا ڈر ہے وہ شرک کا ہے میں یہ نہیں کہتا کہ وہ سورج یا چاند یا بت کو پوجیں گے (یعنی شرک جلی کریں گے) لیکن عمل کریں گے غیر خدا کے لئے (مثلاً دکھانے یا شہرت کے لئے) اور دوسری جس چیز کا ڈر ہے وہ شہوت خفیہ ہے۔

تشریح ❁ یعنی پوشیدہ شہوت کا وہ یہ ہے کہ ظاہر میں تو یہ بیان کرے کہ اس کو عورتوں کا خیال نہیں ہے اور جب تنہائی میں عورت مل جائے تو اس سے حرام کام مرتکب ہو بعضوں نے کہا شہوت خفیہ ہر گناہ کو شامل ہے جس کے دل میں آرزو ہو اور مسند امام احمد اور نوادر الاصول اور مستدرک میں اس کی تفسیر خود حدیث میں وارد ہے لوگوں نے عرض کیا شہوت خفیہ کیا ہے یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا وہ یہ ہے کہ آدمی صبح کو اٹھے روزے کی نیت سے پھر شہوت اس پر غالب ہو اس کو پورا کرے اور روزہ ترک کر دے۔ (مصباح الزجاجہ مختصراً)

۴۲۰۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا ثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثَنَا عِيْسَى بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (مَنْ يُسَمِّعْ يُسَمِّعِ اللّٰهُ بِهٖ وَ مَنْ يُرَاءِ اللّٰهُ بِهٖ).

۴۲۰۶: حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جو شخص لوگوں کو سنانے کے لئے نیک کام کرے گا اللہ تعالیٰ بھی اس کی (رسوائی قیامت کے دن لوگوں کو سنا دے گا (یعنی سب کے سامنے اس کی ذلت کرے گا) اور جو کوئی ریا کرے گا اللہ تعالیٰ بھی اس کی ذلت لوگوں کو دکھائے گا (اس حدیث کا مضمون صحیحین میں بھی ہے لیکن سند میں عطیہ عوفی اور محمد بن ابی لیلیٰ ضعیف ہیں)

۴۲۰۷: حَدَّثَنَا هَارُوْنَ بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ جُنْدَبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (مَنْ يُرَاءِ يُرَاءِ اللّٰهُ بِهٖ وَ مَنْ يُسَمِّعْ يُسَمِّعِ اللّٰهُ بِهٖ).

۴۲۰۷: جندب سے بھی ایسی روایت ہے۔

Marfat.com

۲۲:بَابُ الْحَسَدِ

باب: حسد کا بیان

تشریح ❁ حسد بڑی مذموم صفت ہے اور حاسد کو ہمیشہ رنج رہتا ہے آخر حسد میں مر جاتا ہے وہ یہ ہے کہ آدمی دوسرے کی نعمت اور راحت کو دیکھ کر رنج کرے اور اس کا زوال چاہے اگر زوال نہ چاہے صرف اپنے لئے بھی اس نعمت کی آرزو کرے تو وہ غبطہ اور رشک ہے اور غبطہ اور رشک اچھے کاموں میں جائز ہے۔

۴۲۰۸:حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا اَبِیْ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَا ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ اَبِیْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (لَا حَسَدَ اِلَّا فِی اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَهٗ عَلٰی هَلَكَتِهٖ فِی الْحَقِّ وَ رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِیْ بِهَا وَ يُعَلِّمُهَا).

۴۲۰۸: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسد جائز نہیں ہے (یہاں حسد سے رشک مراد ہے) مگر دو شخصوں سے ایک تو اس شخص سے جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہے وہ اس کو نیک کاموں میں خرچ کرتا ہے دوسرے اس شخص سے جس کو اللہ تعالیٰ نے علم دیا ہے وہ اس پر عمل کرتا ہے اور دوسروں کو بھی سکھاتا ہے۔

تشریح ❁ معلوم ہوا کہ ان دونوں شخصوں کا مرتبہ بہت بڑا ہے اور دوسروں کو بھی ان کا رشک کرنا جائز ہے یعنی صرف یہ آرزو کرنی کہ اللہ تعالیٰ ہم کو بھی اس شخص کی طرح مال اور علم دے مگر اس کے لئے زوال کی آرزو کرنی کسی طرح جائز نہیں ہے بعض اللہ کے بندے ایسے گزرے ہیں جن کو حق تعالیٰ نے ان دونوں نعمتوں سے سرفراز فرمایا تھا یعنی مال اور علم دونوں سے اور ان کا حال سن کر آج تک رشک ہوتا ہے ان میں سے تھے ہمارے مولانا ابوالطیب علامہ سید محمد صدیق حسن خاں بہادر نور اللہ مرقدہ کہ غنی اور نواب تھے اور عالم بھی اور دونوں طرح کے فیض ان سے جاری تھے ان کے علم کا فیض تو قیامت تک جاری رہے گا صدہا کتابیں ان کی علوم دینیہ میں یادگار ہیں جن سے قیامت تک لوگ فائدہ اٹھاتے رہیں گے اور ان کو ثواب ہوتا رہے گا۔ اللّٰھم اغفر وارحمہ۔

۴۲۰۹:حَدَّثَنَا يَحْیَ ابْنُ حَكِيْمٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (لَا حَسَدَ اِلَّا فِی اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُوْمُ بِهٖ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ وَ رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهٗ آنَاءَ اللَّيْلِ وَ آنَاءَ النَّهَارِ).

۴۲۰۹: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسد نہیں کرنا چاہئے مگر دو شخصوں سے ایک تو وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے حافظ قرآن کیا ہے وہ اس کو پڑھا کرتا ہے رات اور دن دوسرے وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہے وہ اس کو خرچ کیا کرتا ہے (نیک کاموں میں) رات اور دن۔

۴۲۱۰:حَدَّثَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَمَّالُ وَ اَحْمَدُ بْنُ الْاَزْهَرِ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ فُدَيْكٍ عَنْ عِيْسَی بْنِ اَبِیْ عِيْسَی الْحَنَّاطِ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ (اَلْحَسَدُ يَاْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَاْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ وَ الصَّدَقَةُ تُطْفِیُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِیُ

۴۲۱۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسد نیکیوں کو کھا لیتا ہے جیسے آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے (جلا کر خاک سیاہ کر دیتی ہے) اور صدقہ گناہوں کو بجھا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور نماز نور ہے مومن کا اور روزہ سپر ہے دوزخ کی یعنی اس کے سبب سے

Marfat.com

الْمَاءُ النَّارَ وَالصَّلَاةُ نُوْرُ الْمُؤْمِنِ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ).

دوزخ کی آگ سے بچاؤ ہوگا۔ (اس حدیث کی سند میں عیسیٰ بن عیسیٰ ضعیف ہے)

۲۳: بَابُ الْبَغْيِ

باب: بغاوت اور سرکشی کا بیان

۴۲۱۱: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَا مِنْ ذَنْبٍ اَجْدَرُ اَنْ يُعَجِّلَ اللّٰهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوْبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهُ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْبَغْيِ وَ قَطِيْعَةِ الرَّحِمِ۔

۴۲۱۱: حضرت ابوبکرہؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی گناہ ایسا نہیں ہے جس سے آخرت کے عذاب کے ساتھ جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے تیار کر رکھا ہے دنیا میں بھی عذاب دینا لائق ہو سوائے بغاوت اور ناتا توڑنے کے (یعنی بغاوت اور قطع رحم کرنے والے کو آخرت کے عذاب کے ساتھ دنیا کا عذاب بھی ہوگا)

تشریح ❁ یعنی امام برحق کی اطاعت نہ کرنا اور اس سے مقابلہ کرنے کے لئے مستعد ہونا اور بعضوں نے کہا بغی سے یہاں ظلم مراد ہے یعنی لوگوں کو ستانا ان کی حق تلفی کرنا۔

۴۲۱۲: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا صَالِحُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (اَسْرَعُ الْخَيْرِ ثَوَابًا الْبِرُّ وَصِلَةُ الرَّحِمِ وَاَسْرَعُ الشَّرِّ عُقُوْبَةَ الْبَغْيُ وَ قَطِيْعَةُ الرَّحِمِ).

۴۲۱۲: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے جلد جن کا ثواب پہنچتا ہے (یعنی دنیا ہی میں فائدہ ہوتا ہے) وہ نیکی کرنا ہے اور ناتا جوڑنا اور سب سے جلدی جن کا عذاب آتا ہے وہ بغاوت ہے اور ناتا توڑنا۔

۴۲۱۳: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ الْمَدَنِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ مَوْلٰى بَنِيْ عَامِرٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ حَسْبُ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ اَنْ يَحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ۔"

۴۲۱۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کو یہی برائی کافی ہے اس کی تباہی کے لئے کہ اپنے بھائی مسلمان کو حقیر جانے۔

۴۲۱۴: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَنْبَاَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلَيَّ اَنْ تَوَاضَعُوْا وَ لَا يَبْغِيْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ۔

۴۲۱۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھ کو وحی بھیجی کہ آپس میں ایک دوسرے سے تواضع کرو (یعنی عاجزی سے ملو غرور مت کرو) اور کوئی دوسرے پر (ظلم) اور سرکشی نہ کرے۔

۲۴: بَابُ الْوَرَعِ وَالتَّقْوٰى

باب: تقویٰ اور پرہیزگاری کا بیان

۴۲۱۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا هَاشِمُ بْنُ

۴۲۱۵: حضرت عطیہ سعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ

Marfat.com

الْقَاسِمِ ثَنَا اَبُوْ عَقِيْلٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنِىْ رَبِيْعَةُ ابْنُ يَزِيْدَ وَ عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَطِيَّةَ السَّدِىِّ وَ كَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ اَنْ يَكُوْنَ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ حَتّٰى يَدَعَ مَا لَا بَاْسَ بِهٖ حَذْرًا لِمَا بِهِ الْبَاْسُ۔

صحابی تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی پرہیزگاری کے درجہ کو نہیں پہنچتا (یعنی پرہیزگار نہیں ہوتا) یہاں تک کہ جس کام میں برائی نہ ہو اس کو چھوڑ دے اس کام کے ڈر سے جس میں برائی ہو۔

تشریح ❁ یعنی مباح کو ترک کر دے حرام سے بچنے کے لئے جب اس مباح میں کوئی اندیشہ ہو کہ اس کی وجہ سے حرام میں پڑ جائے گا مثلاً اجنبی عورت سے بات کرنا درست ہے یا روزے میں بوسہ لینا درست ہے یا حیض کی حالت میں اوپر کے جسم کی مباشرت درست ہے مگر ان باتوں سے بچے اس ڈر سے کہ کہیں ذریعہ نہ ہوں حرام کی طرف تب وہ متقی کہلاتا ہے۔

۴۲۱۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا يَحْىَ بْنُ حَمْزَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ ثَنَا مُغِيْثُ بْنُ سُمَىٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَىُّ النَّاسِ اَفْضَلُ قَالَ كُلُّ مَخْمُوْمِ الْقَلْبِ صُدُوْقُ اللِّسَانِ قَالُوْا صُدُوْقُ اللِّسَانِ نَعْرِفُهٗ فَمَا مَخْمُوْمُ الْقَلْبِ قَالَ هُوَ التَّقِىُّ النَّقِىُّ لَا اِثْمَ فِيْهِ وَ لَا بَغْىَ وَ لَا غِلَّ وَ لَا حَسَدَ۔

۴۲۱۶: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کون سا آدمی افضل ہے آپؐ نے فرمایا: صاف دل (جو حسد اور کبر اور بغض اور خیانت سے خالی ہو) زبان کا سچا لوگوں نے کہا زبان کے سچے کو تو ہم پہچانتے ہیں لیکن صاف دل کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا: پرہیزگار پاک صاف جس کے دل میں نہ گناہ ہو نہ بغاوت نہ بغض نہ حسد۔

۴۲۱۷: حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ اَبِىْ رَجَاءٍ عَنْ بُرْدِ ابْنِ سِنَانٍ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ كُنْ وَرِعًا تَكُنْ اَعْبَدَ النَّاسِ وَ كُنْ قَنِعًا تَكُنْ اَشْكَرَ النَّاسِ وَ اَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا وَ اَحْسِنْ جِوَارَ مَنْ جَاوَرَكَ تَكُنْ مُسْلِمًا وَ اَقِلَّ الضَّحِكَ فَاِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيْتُ الْقَلْبَ۔

۴۲۱۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوہریرہؓ تو پرہیزگاری کر (یعنی حرام سے بچ) سب سے زیادہ عابد تو ہوگا اور تو قناعت کر سب سے زیادہ شاکر تو ہوگا اور تو لوگوں کے لئے وہی چاہ جو اپنے لئے چاہتا ہے تو مومن ہوگا اور جو تیرا ہمسایہ ہو اس سے نیک سلوک کر تو مسلمان ہوگا اور ہنسی کم کر اس لئے کہ بہت ہنسنا دل کو مار ڈالتا ہے۔

۴۲۱۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ ابْنِ رُمْحٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنِ الْمَاضِىْ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِىِّ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِىْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِىِّ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا

۴۲۱۸: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تدبیر کے برابر کوئی عقل مندی نہیں (یعنی اصلاح معاش اور معاد کے لئے محنت کرنا اور انجام ہر کام کا سوچنا) اور کوئی پرہیزگاری اس کی مثل نہیں ہے کہ آدمی حرام

Marfat.com

عَقَلَ كَالتَّدْبِيْرِ وَ لَا وَرَعَ كَالْكَفِّ وَ لَا حَسَبَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ.

سے باز رہے اور کوئی حسب اس کے برابر نہیں ہے کہ آدمی کے اخلاق اچھے ہوں۔

۴۲۱۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا سَلَّامُ بْنُ اَبِیْ مُطِيْعٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْحَسَبُ الْمَالُ وَالْكَرَمُ التَّقْوٰى۔

۴۲۱۹: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسب مال ہے اور کرم تقویٰ ہے۔

تشریح ❁ حسب لوگوں کے نزدیک تو یہ ہے کہ آدمی مالدار ہو لیکن فی الحقیقت ایسا نہیں ہے خوش خلقی یہی حسب ہے پس بدخلق اور بدرو یہ گو کتنا ہی مال دار ہو صاحب نسب نہیں ہوسکتا۔

بعضوں نے کہا حسب دودھیال کی شرافت کا نام ہے اور بعضوں نے کہا مجد اور اشرف آباؤ اجداد کی شرافت سے ہوتا ہے اور حسب اور کرم آدمی میں بالطبع ہوتا ہے۔

۴۲۲۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، وَ عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ كُهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِی السَّلِيْلِ ضُوَيْبِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْرِفُ كَلِمَةً وَ قَالَ عُثْمَانُ آيَةً لَوْ اَخَذَ النَّاسُ كُلُّهُمْ بِهَا لَكَفَتْهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيَّةُ آيَةٍ قَالَ وَ مَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهٗ مَخْرَجًا۔

۴۲۲۰: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ایک کلمہ جانتا ہوں یا ایک آیت جانتا ہوں اگر سب آدمی اسی پر عمل کریں تو کافی ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون سی آیت ہے؟ آپؐ نے فرمایا یہ آیت: وَ مَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهٗ مَخْرَجًا یعنی جو کوئی اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لئے ایک راہ نکال دے گا (گزر اوقات کی اور اس کی فکر دور کر دے گا۔ (اس حدیث کی سند ویسے صحیح ہے لیکن منقطع ہے کیونکہ ضویب نے ابوذر کو نہیں دیکھا)

۲۵: بَابُ الثَّنَاءِ الْحَسَنِ

باب: لوگوں کی تعریف کرنا

۴۲۲۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ثَنَا نَافِعُ ابْنُ عُمَرَ الْجُمَحِیُّ عَنْ اُمَيَّةَ بْنِ صَفْوَانَ : عَنْ اَبِیْ زُهَيْرٍ الثَّقَفِیُّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالنَّبَاوَةِ اَوِ الْبَنَاوَةِ (قَالَ وَالْبَنَاوَةُ مِنَ الطَّائِفِ) قَلَا يُوْشِكُ اَنْ تَعْرِفُوْا اَهْلَ الْجَنَّةِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ قَالُوا بِمَ ذَاكَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِالثَّنَاءِ الْحَسَنِ وَالثَّنَاءِ السَّيِّءِ اَنْتُمْ شُهَدَاءُ لِلّٰهِ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ۔

۴۲۲۱: حضرت ابوزہیر ثقفیؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ نے خطبہ سنایا: اَلنَّبَاوَةِ اَوِ الْبَنَاوَةِ (یعنی بہ تقدیم باعلی النون یا بہ تقدیم نون علی الباء اور قاموس میں دوسرا قول مذکور ہے) جو ایک مقام ہے طائف کے قریب۔ آپؐ نے فرمایا: قریب ہے کہ تم جنت والوں کو دوزخ والوں سے تمیز کرلو گے۔ لوگوں نے عرض کیا یہ کیونکر ہوگا یا رسول اللہ آپؐ نے فرمایا: تعریف کرنے سے اور برائی کرنے سے (جس کی مسلمان تعریف کریں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھا ہوگا اور جس کی برائی کریں وہ اللہ کے نزدیک بھی برا ہوگا مثل مشہور ہے

Marfat.com

زبان خلق نقارہ خدا۔تم اللہ کے گواہ ہوایک دوسرے پر۔

تشریح ۞ اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ مومنین صالحین اور خداپرست متقی پرہیز گارلوگ جس کی تعریف کریں یا ہجو کیونکہ فساق فجار اور اہل بدعت تو ہمیشہ اہل حق کی برائی کرتے ہیں اور ان کی دشمنی پر کمر باندھتے ہیں چنانچہ دوسری روایت میں ہے کہ مومنین اللہ کے گواہ ہیں زمین میں۔

مترجم کہتا ہے جوشخص متقی اور پرہیز گاراور خداترس اور عادل اور منصف اور رحم دل غریب پرور متواضع منکسر المزاج ہوتا ہے اس کی لوگ ضرور تعریف کرنے لگتے ہیں ہر چند تعصب مذہبی سے بعض لوگ اس کو برا کہیں لیکن اکثر لوگ اس کی مدح اور ثنا ہی کرتے ہیں اور یہ بھی اس کی حیات میں لیکن اس کے مرنے کے بعد تو سب کرتے ہیں یہاں تک کہ دشمن بھی اور یہ تجربہ اور مشاہدہ سے معلوم ہوا ہے سید علامہ مولانا ابوالطیب کو حالت حیات میں بعضے دین کے دشمن برا بھی کہتے تھے لیکن ان کی وفات کے بعد دوست دشمن سب متفق اللفظ کہتے ہیں کہ اب ایسا شخص جوامارت کے ساتھ ایسا خداترس اور علم دوست ہو ہرگز پیدا نہ ہوگا۔امام ہمام ابن تیمیہ کو اکثر اہل بدعت برا کہتے ہیں جب انتقال فرمایا تو موافق اور مخالف سب روتے تھے اور کہتے تھے کہ دنیا سے علم اٹھ گیا اور زمانہ کو اور اہل زمانہ کو کیا کیجئے کہ سب مردہ پسند ہیں اور مردہ دوست جب تک کوئی ذی کمال ان میں زندہ رہتا ہے خواہ کتنے ہی بڑے درجہ کا شخص ہو اس کی قدر نہیں کرتے اور مرنے کے بعد قدر ومنزلت کرتے ہیں قدر نعمت ست بعداز زوال۔

۴۲۲۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ جَامِعِ ابْنِ شَدَّادٍ عَنْ كُلْثُوْمٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ لِیْ اَنْ اَعْلَمَ اِذَا اَحْسَنْتُ اِنِّیْ قَدْ اَحْسَنْتُ وَ اِذَا اَسَأْتُ اِنِّیْ قَدْ اَسَأْتُ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَالَ جِيْرَانُكَ قَدْ اَحْسَنْتَ فَقَدْ اَحْسَنْتَ وَ اِذَا قَالُوْا اِنَّكَ قَدْ اَسَأْتَ فَقَدْ اَسَأْتَ۔

۴۲۲۲: حضرت کلثوم خزاعیؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ ﷺ مجھے کیونکر معلوم ہو جب میں نے نیک کام کیا اور جب برا کام کیا۔آپؐ نے فرمایا: جب تیرے پڑوسی (ہمسایہ محلے والے) تجھ سے کہیں تو نے اچھا کیا تو تو نے اچھا کام کیا اور جب کہیں برا کیا تو سمجھ لے کہ برا کام کیا ہے۔(یہ حدیث مرسل ہے۔کیونکہ کلثوم بن عقلمہ کی حدیثیں مرسل ہیں اس کی حضور ﷺ سے صحبت ثابت نہیں ہے)

۴۲۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ لِیْ اَنْ اَعْلَمَ اِذَا اَحْسَنْتُ وَ اِذَا اَسَأْتُ ؟ قَالَ النَّبِيُّ: اِذَا سَمِعْتَ جِيْرَانَكَ يَقُوْلُوْنَ اَنْ قَدْ اَحْسَنْتَ فَقَدْ اَحْسَنْتَ وَ اِذَا سَمِعْتَهُمْ يَقُوْلُوْنَ قَدْ اَسَأْتَ فَقَدْ اَسَأْتَ۔

۴۲۲۳: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

تشریح ۞ دنیا کیا ہے گویا چھلنی یا بھٹی کہ عمدہ چیز کو بری چیز سے خود دور کر دیتی ہے ممکن نہیں کہ کوئی آدمی برا ہو اور خلق خدا اس کی مدح اور ثنا پر اتفاق کرے اور اس سے یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ جن اگلے لوگوں کی لاکھوں کروڑوں آدمی اب تک مدح اور ثنا کر رہے ہیں وہ فی الواقع اچھے تھے۔

Marfat.com

۴۲۲۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَ زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ قَالَا ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ ثَنَا اَبُوْ هِلَالٍ ثَنَا عُقْبَةُ بْنُ اَبِىْ ثُبَيْتٍ عَنْ اَبِى الْجَوْزَآءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَهْلُ الْجَنَّةِ مَنْ مَلَاَ اللّٰهُ اُذُنَيْهِ مِنْ ثَنَاءِ النَّاسِ شَرًّا :وَ هُوَ يَسْمَعُ ۔

۴۲۲۴: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت والا وہ شخص ہے جس کے کان بھر جائیں لوگوں کی تعریف اور ثناء سنتے سنتے اور دوزخ والا وہ شخص ہے جس کے کان بھر جائیں لوگوں کی ہجو اور برائی سے سنتے سنتے (یعنی لوگ غائبانہ جس کی تعریف کریں وہ اچھا ہے اور غائبانہ جس کی برائی کریں وہ برا ہے، لیکن منہ پر تعریف کرنے کا کوئی اعتبار نہیں اکثر لوگ خوشامد کے لئے برے آدمی کی بھی تعریف کر دیتے ہیں پس آدمی کو چاہئے کہ پردہ میں رہ کر لوگوں کی گفتگو سنے کہ اپنے باب میں کیا کہتے ہیں اکثر لوگ کسی عادت کے ثنا کی ہوں تو اس عادت کو دور کر دے)

۴۲۲۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ عِمْرَانَ الْجَوْنِىِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ قُلْتُ لَهُ الرَّجُلُ يَعْمَلُ الْعَمَلَ لِلّٰهِ فَيُحِبُّهُ النَّاسُ عَلَيْهِ۔ قَالَ ذَالِكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ۔

۴۲۲۵: حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے عرض کیا: ایک آدمی خالص خدا تعالیٰ کے لئے کوئی کام کرتا ہے لیکن لوگ اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اس کام کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تو نقد خوشخبری ہے مومن کے لئے (اور آخرت کی خوشخبری ملے گی مرنے کے قریب۔

۴۲۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سِنَانٍ اَبُوْ سِنَانٍ الشَّيْبَانِىُّ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِىْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّىْ اَعْمَلُ الْعَمَلَ فَيُطَّلِعُ عَلَيْهِ فَيُعْجِبُنِىْ قَالَ لَكَ اَجْرَانِ اَجْرُ السِّرِّ وَاَجْرُ الْعَلَانِيَةِ۔

۴۲۲۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں ایک عمل کرتا ہوں وہ مجھے اچھا لگتا ہے اس طرح سے کہ لوگ اس کو سن کر میری تعریف کرتے ہیں (لیکن میں نے اس عمل کو خالص خدا کے لئے کیا تھا نہ دکھانے کے لئے نہ لوگوں کی مدح اور ثنا کے لئے پر لوگوں نے بغیر میری نیت اور قصد کے خود بخود میری تعریف کی اور وہ مجھ کو اچھی لگی آپؐ نے فرمایا: تجھ کو دوہرا ثواب ملے گا ایک تو پوشیدہ عمل کرنے کا (کیونکہ تو نے خالص خدا کے لئے کیا تھا اور تیری نیت لوگوں کو خبر کرنے کی نہ تھی لیکن خود بخود وہ مشہور ہو گیا) اور دوسرے علانیہ عمل کرنے کا۔

۲۶: بَابُ النِّيَّةِ

باب: نیت کے بیان میں

۴۲۲۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَا اَنْبَاَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ اِبْرٰهِيْمَ التَّيْمِىَّ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ عَلْقَمَةَ ابْنِ وَقَّاصٍ

۴۲۲۷: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ لوگوں کو خطبہ سنا رہے تھے تو کہا میں نے سنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ فرماتے تھے ہر ایک عمل کا ثواب نیت سے ہوتا ہے (یا ہر ایک عمل کی صحت نیت پر موقوف ہے جیسے وضو اور نماز وغیرہ کی

Marfat.com

اَنَّهٗ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَ هُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَاتِ وَ لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَ اِلٰى رَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ مَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ۔

نیت ان میں فرض ہے) اور ہر ایک آدمی کو وہی ملے گا جس کی وہ نیت کرے سو جس آدمی نے اللہ و رسول کے لئے ہجرت کی تو اس کی ہجرت اللہ و رسول کے لئے ہوگی اور جس کی ہجرت دنیا کمانے کی نیت سے ہو یا کسی عورت سے نکاح کرنے کی ہو اس کی ہجرت انہی چیزوں کی طرف ہوگی۔

تشریح ۞ اور اللہ و رسول (ﷺ) کی طرف ہجرت کرنے کا اس کو ثواب حاصل نہ ہوگا یہ حدیث نہایت صحیح اور قوی اور مشہور ہے اور فقہا نے اس سے صدہا مسائل نکالے ہیں اور یہ ایک بڑا اصل ہے دین کے اصلوں میں سے اور امام بخاری اپنی صحیح میں اس حدیث کو پہلے لائے ہیں اور تفصیل اس حدیث کی فتح الباری میں ہے۔

۴۲۲۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا وَكِيْعٌ : ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ اَبِيْ كَبْشَةَ الْاَنْمَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَثَلُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ كَمَثَلِ اَرْبَعَةِ نَفَرٍ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا وَ عِلْمًا فَهُوَ يَعْمَلُ بِعِلْمِهٖ فِيْ مَالِهٖ يُنْفِقُهٗ فِيْ حَقِّهٖ وَ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ عِلْمًا وَ لَمْ يُؤْتِهٖ مَالًا فَهُوَ يَقُوْلُ لَوْ كَانَ لِيْ مِثْلُ هٰذَا عَمِلْتُ فِيْهِ مِثْلَ الَّذِيْ يَعْمَلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَهُمَا فِي الْاَجْرِ سَوَاءٌ وَ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَا لَمْ يُؤْتِهٖ عِلْمًا فَهُوَ يَخْبِطُ فِيْ مَالِهٖ يُنْفِقُهٗ فِيْ غَيْرِ حَقِّهٖ وَ رَجُلٌ لَمْ يُؤْتِهِ اللّٰهُ عِلْمًا وَ لَا مَالًا فَهُوَ يَقُوْلُ لَوْ كَانَ لِيْ مِثْلُ هٰذَا عَمِلْتُ فِيْهِ مِثْلَ الَّذِيْ يَعْمَلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَهُمَا فِي الْوِزْرِ سَوَاءٌ۔

۴۲۲۸: حضرت ابو کبشہ انماریؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اس امت کے لوگوں کی مثال چار شخصوں کی طرح ہے ایک تو وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال اور علم دیا وہ اپنے علم کے موافق عمل کرتا ہے اپنے مال میں اور اس کو خرچ کرتا ہے اپنے حق میں دوسرے وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے علم دیا لیکن مال نہیں دیا وہ کہتا ہے اگر مجھ کو مال ملتا تو میں پہلے شخص کی طرح اس پر عمل کرتا، آپؐ نے فرمایا: یہ دونوں شخص برابر ہیں ثواب میں (کیونکہ دوسرے کی نیت مثل عمل کے ہے بلکہ ایک حدیث میں ہے کہ مومن کی نیت اس کی عمل سے بہتر ہے) تیسرے وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا لیکن علم نہیں دیا وہ اپنے مال میں خبط کرتا رہے گا (گانے بجانے اسراف اور فضول خرچی میں چوتھے وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے علم دیا نہ مال لیکن وہ کہتا ہے اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں تیسرے شخص کی طرح اس کو خرچتا (ناحق اور اسراف میں) آپؐ نے فرمایا: یہ دونوں عذاب میں

حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْمَرْوَزِيُّ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ (مُعَمَّرٌ) عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمِ ابْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ كَبْشَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ ابْنِ سَمُرَةَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ مُفَضَّلٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنِ ابْنِ

برابر ہیں۔

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

Marfat.com

اَبِیْ کَبْشَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ۔

تشریح ۞ یہ بظاہر مخالف اس حدیث کے کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کو دل کا وسوسہ معاف کر دیا جب تک اس پر عمل نہ کرے یا منہ سے نہ نکالے اور جواب یہ ہے کہ وسوسہ سے مراد وہ خیال ہے جو دل میں آئے اور چلا جائے جیسے بہتے پانی پر نجاست گزر گئی لیکن جو وسوسہ دل میں جم جائے اور اعتقاد کی طرح ہو جائے اس پر مواخذہ ہوگا اس لئے کہ وہ نفس کی صفت ہو گیا اور تحقیق اس کی ہم نے المعلم ترجمۃ صحیح مسلم میں کی ہے۔

۴۲۲۹: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی قَالَا ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ شَرِیْكٍ عَنْ لَیْثٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا یُبْعَثُ النَّاسُ عَلٰی نِیَّاتِهِمْ۔

۴۲۲۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کا حشر ان کی نیتوں پر ہوگا۔

تشریح ۞ اگرچہ بری اور فاسق جماعت کے ساتھ اس پر بھی دنیا کا عذاب آ جائے لیکن آخرت میں ہر شخص اپنی نیت پر اٹھے گا جیسے اوپر ایک طویل حدیث میں صفیہ سے گزرا اس حدیث کی سند میں لیث بن سلیم ضعیف ہے لیکن اس کا مضمون صحیح ہے جس کو مسلم نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۴۲۳۰: حَدَّثَنَا زُهَیْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا زَكَرِیَّا بْنُ عَدِیٍّ ثَنَا شَرِیْكٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی نِیَّاتِهِمْ۔

۴۲۳۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی ایسے ہی روایت ہے۔

۲۷: بَابُ الْاَمَلِ وَالْاَجَلِ

باب: انسان کی آرزو اور عمر کا بیان

۴۲۳۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِیُّ قَالَا ثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ ثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ اَبِیْ یَعْلٰی عَنِ الرَّبِیْعِ ابْنِ خُثَیْمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ خَطَّ خَطًّا مُرَبَّعًا وَ خَطَّا وَسَطَ الْخَطِّ الْمُرَبَّعِ وَ خُطُوْطًا اِلٰی جَانِبِ الْخَطِّ الَّذِیْ وَسَطَ الْخَطِّ الْمُرَبَّعِ وَ خَطًّا خَارِجًا مِنَ الْخَطِّ الْمُرَبَّعِ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذَا۔

قَالُوا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ هٰذَا الْاِنْسَانُ الْخَطُّ الْاَوْسَطُ : وَهٰذِهِ الْخُطُوْطُ اِلٰی جَنْبِهٖ

۴۲۳۱: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط مربع کھینچا اور اس مربع کے بیچ میں ایک اور خط کھینچا اور اس بیچ والے خط کے دونوں طرف بہت سے خط کھینچے اور ایک خط اس مربع کے باہر کھینچا (جو مربع سے باہر نکل گیا) اور اس کی صورت یہ ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا: تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسولؐ خوب جانتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: یہ بیچ کا خط آدمی ہے اور یہ جو اس کے دونوں طرف (باریک باریک) خط ہیں یہ بیماریاں اور آفتیں ہیں جو ہمیشہ اس کو کاٹتی اور ڈستی رہتی ہیں ہر طرف سے (اور اکثر انہی میں مر جاتا ہے اور عمر طبعی تک نہیں پہنچتا) اگر ایک

Marfat.com

الْاَعْرَاضُ تَنْهَشُهُ اَوْ تَنْهَسُهُ مِنْ كُلِّ مكَانٍ فَاِنْ اَخْطَاهُ هٰذَا اَصَابَهُ هٰذَا وَالْخَطُّ الْمُرَبِّعُ الْاَجَلُ الْمُحِيْطُ :وَالْخَطُّ الْخَارِجُ الْاَمَلُ۔

آفت سے بچا تو دوسری آفت میں مبتلا ہوتا ہے اور یہ جو چار خط اس کو گھیرے ہوئے ہیں (یعنی مربع کی لکیریں) یہ اس کی عمر ہے (کہ اس سے باہر نہیں نکل سکتا) اور وہ جو خط اس مربع سے باہر نکل گیا ہے وہ اس کی آرزو ہے۔

تشریح ❁ اپنی عمر سے زیادہ آدمی آرزو کرتا ہے اور ایسے بندوبست کرتا ہے اور عمارات بناتا ہے جن کے پورا ہونے سے پہلے اس کی عمر گزر جاتی ہے۔

۴۲۳۲: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ ابْنُ مَنْصُوْرٍ ثَنا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ اَنْبَاَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هٰذَا اَجَلُهٗ عِنْدَ قَفَاهُ وَ بَسَطَ يَدَهٗ اَمَامَهٗ ثُمَّ قَالَ وَثَمَّ اَمَلُهٗ۔

۴۲۳۲: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ آدمی ہے اور یہ اس کی عمر ہے اپنی گردن کے پاس ہاتھ رکھا پھر اپنا ہاتھ آگے پھیلایا اور فرمایا: یہاں تک اس کی آرزو بڑھی ہوئی ہے۔

تشریح ❁ مطلب حدیث کا یہ ہے کہ پہلے آپؐ نے قد آدم کی طرف اشارہ کیا کہ یہ آدمی ہے پھر ذرا کم کر کے بتایا کہ یہ اس کی عمر ہے پھر اس سے بڑھا کر بتایا کہ یہ آرزو ہے یعنی آرزو اس کی عمر سے بہت بڑھی ہوئی ہے۔

۴۲۳۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِىُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ ابْنُ اَبِىْ حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌّ فِىْ حُبِّ اثْنَتَيْنِ فِىْ حُبِّ الْحَيَاةِ وَ كَثْرَةِ الْمَالِ۔

۴۲۳۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بوڑھے کا دل جوان ہوتا ہے دو چیزوں کی محبت میں ایک تو زندگی کی محبت میں دوسرے مال کی محبت کی۔

۴۲۳۴: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الضَّرِيْرُ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَهْرَمُ ابْنُ آدَمَ وَ يَشِبُّ مِنْهُ اثْنَتَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ۔

۴۲۳۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی بوڑھا ہوتا جاتا ہے اور دو چیزیں اس میں جوان ہوتی جاتی ہیں ایک تو مال کی حرص ۔ دوسرے عمر کی حرص۔

۴۲۳۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ مَرْوَانَ الْعُثْمَانِىُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِىْ حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَيْنِ مِنْ مَالٍ لَاَحَبَّ اَنْ يَكُوْنَ مَعَهُمَا ثَالِثٌ وَ لَا يَمْلَاُ نَفْسَهٗ اِلَّا التُّرَابُ و يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ۔

۴۲۳۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر آدمی کے پاس دو وادی بھر کر مال ہو (یعنی دو راہیں بھر کر جو پہاڑوں کے بیچ میں ہوتی ہے البتہ اس کو خواہش ہوگی کہ ایک وادی مال کی اور ہو اور اس کے نفس کو کوئی چیز بھرنے والی نہیں سوا مٹی کے (یعنی قبر کے جب قبر میں جائے

Marfat.com

گا (ساری خواہشیں دنیا کی مٹ جائیں گی) اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے اس کو بچالیتا ہے (دنیا کی محبت حرص سے)

۴۲۳۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِیُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَعْمَارُ اُمَّتِیْ مَا بَیْنَ السِّتِّیْنَ اِلَی السَّبْعِیْنَ وَ اَقَلُّهُمْ مَنْ یَجُوْزُ ذَالِكَ۔

۴۲۳۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کی اکثر عمریں ساٹھ سے لے کر ستّر تک ہوں گی اور ان میں سے کم ایسے لوگ ہوں گے جو ستّر سے تجاوز کریں۔

تشریح ❁ اب حساب کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ فی لاکھ ایک آدمی اسّی برس کی عمر تک پہنچتا ہے اور فی کروڑ ایک آدمی سو برس کی عمر تک پہنچتا ہے اور اوسط عمر انسان کی ۳۵ سال کی رکھی گئی ہے بھلا اتنی تھوڑی سی مدت کے لئے جھگڑے اور قصہ کرنا چار دن کی زندگی اور ہزاروں برس کا بندوبست نری حماقت ہی حماقت ہے ذرا آنکھ کھول اور غور کر کہ اگر تیری آنکھ کھل جائے تو رات دن ذکر الٰہی اور عزلت اور گوشہ نشینی میں گزارے گا اور صرف ضرورت موافق دنیا پر قناعت کرے گا۔

۲۸: بَابُ الْمُدَاوَمَةِ عَلَی الْعَمَلِ

باب: نیک کام کو ہمیشہ کرنا (اگرچہ تھوڑا ہی ہو)

۴۲۳۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ وَالَّذِیْ ذَهَبَ بِنَفْسِهٖ ﷺ مَا مَاتَ حَتّٰی كَانَ اَكْثَرُ صَلَاتِهٖ وَ هُوَ جَالِسٌ وَ كَانَ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَیْهِ الْعَمَلُ الصَّالِحُ الَّذِیْ یَدُوْمُ عَلَیْهِ الْعَبْدُ وَ اِنْ كَانَ یَسِیْرًا۔

۴۲۳۷: حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے قسم اس کی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لے گیا (دنیا سے) آپؐ نے انتقال نہیں فرمایا: یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر نماز بیٹھ کر ادا کرتے (نوافل وغیرہ) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت پسند وہ عمل ہوتا جو ہمیشہ کیا جائے۔ اگرچہ تھوڑا ہو۔

تشریح ❁ جو عمل ہمیشہ کیا جائے وہی بہت ہو جاتا ہے اگرچہ روز تھوڑا سا ہی ادا کیا جائے اور جو بہت کیا جائے لیکن ہمیشہ نہ ہو وہ تھوڑا ہی رہتا ہے۔

۴۲۳۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ عِنْدِیْ اَمْرَاَةٌ فَدَخَلَ عَلَیَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ ؟ قُلْتُ فُلَانَةُ لَا تَنَامُ (تَذْكُرُ مِنْ صَلَاتِهَا) فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَهْ عَلَیْكُمْ بِمَا تُطِیْقُوْنَ فَوَاللّٰهِ لَا یَمَلُّ اللّٰهُ حَتّٰی تَمَلُّوْا قَالَتْ وَ كَانَ اَحَبَّ الدِّیْنَ اِلَیْهِ الَّذِیْ یَدُوْمُ عَلَیْهِ صَاحِبُهٗ۔

۴۲۳۸: اُم المؤمنین جناب عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے ایک عورت میرے پاس بیٹھی تھی اتنے میں آپ ﷺ تشریف لائے آپؐ نے پوچھا یہ کون عورت ہے۔ میں نے عرض کیا فلانی عورت جو رات کو نہیں سوتی (اس کی نماز کا ذکر کرنے لگیں کہ رات بھر نماز میں گزارتی ہے سوتی نہیں) آپؐ نے فرمایا: چپ رہ ایسا عمل کرو جس کی طاقت رکھو اس کے نباہنے کی اور ہمیشہ کرنے کی کیونکہ قسم خدا کی اللہ تعالیٰ نہیں تھکے گا ثواب دینے سے تم ہی تھک جاؤ گے عمل کرنے سے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ

Marfat.com

عنہا نے کہا آپ کو وہ عمل پسند تھا جس کو آدمی ہمیشہ کرے۔

۴۲۳۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ عَنْ حَنْظَلَةَ الْكَاتِبِ التَّمِيْمِیِّ الْاُسَيْدِیِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرْنَا الْجَنَّةَ وَ النَّارَ حَتّٰى كَاَنَّا رَاْیَ الْعَيْنِ فَقُمْتُ اِلٰى اَهْلِیْ وَوَلَدِیْ ! فَضَحِكْتُ وَ لَعِبْتُ قَالَ فَذَكَرْتُ الَّذِیْ كُنَّا فِيْهِ فَخَرَجْتُ فَلَقِيْتُ اَبَابَكْرٍ فَقُلْتُ نَافَقْتُ نَافَقْتُ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اِنَّا لَنَفْعَلُهٗ: فَذَهَبَ حَنْظَلَةُ فَذَكَرَهٗ لِلنَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ يَا حَنْظَلَةُ لَوْ كُنْتُمْ كَمَا تَكُوْنُوْنَ عِنْدِیْ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى فُرُشِكُمْ (اَوْ عَلٰى طُرُقِكُمْ) يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةٌ وَ سَاعَةٌ۔

۴۲۳۹: حضرت حنظلہ کاتب سے روایت ہے ہم آنحضرتؐ کے پاس تھے آپؐ نے جنت اور دوزخ کا بیان کیا۔ گویا ہم ان دونوں کو دیکھنے لگے پھر میں اپنے گھر والوں اور بچوں کے پاس گیا اور ہنسا اور کھیلا بعد اس کے مجھے وہی خیال آیا جس میں میں پہلے تھا (یعنی جنت اور جہنم کا) میں نکلا اور ابوبکر صدیقؓ سے ملا۔ میں نے کہا میں تو منافق ہو گیا منافق ہو گیا (کیونکہ آنحضرت ﷺ کی صحبت میں میرا دل اور طرح کا تھا اور اب اور طرح کا ہو گیا (صحابہؓ اسی کو نفاق سمجھے ان کی شان بہت عالی تھی) ابوبکر صدیقؓ نے کہا ہمارا بھی یہی حال ہے پھر حنظلہؓ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں آئے اور آپ ﷺ سے بیان کیا۔ آپؐ نے فرمایا: اے حنظلہ اگر تم اس حال پر رہو جیسے میرے پاس رہتے ہو تو فرشتے تم سے مصافحہ کریں تمہارے بچھونوں یا راستوں میں اے حنظلہ ایک ساعت ایسی ہے دوسری ایسی ہے۔

تشریح ❁ آدمی کے لئے ایک ساعت حضور کی ہوتی ہے جس توجہ میں الی اللہ میں آدمی غرق ہوتا ہوں دوسری ساعت غیبت کی ہوتی ہے جب اپنے بال بچوں یا دنیا کے کاموں میں مشغول ہوتا ہے انبیاء اور اولیاء کی بھی یہی حالت ہوتی ہے صرف فرق یہ ہے کہ ان کے اکثر اوقات حضور میں گزرتے ہیں اور غیبت میں کم اور عوام کے اکثر اوقات غیبت میں گزرتے ہیں بالجملہ تجلی دائمی کا کوئی قائل نہیں ہوا اور اس میں خدا کی مصلحت ہے ورنہ دنیا کے اکثر کام بند ہو جائیں اور عالم غیب اور عالم شہادت میں فرق نہ رہے اور حضرت مجددؒ نے تمام اگلے صوفیہ کے خلاف تجلی دائمی کو ثابت کیا ہے لیکن وہ بھی احوال کے فرق اور تفاوت کے قائل ہیں اس صورت میں نزع لفظی ہوگا۔

۴۲۴۰: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِیُّ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ : ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اكْلَفُوْا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيْقُوْنَ فَاِنَّ خَيْرَ الْعَمَلِ اَدْوَمُهٗ وَ اِنْ قَلَّ۔

۴۲۴۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اتنا ہی عمل کرو جتنے کی طاقت تم میں ہو اس لئے کہ بہتر وہی عمل ہے جو ہمیشہ ہو اگرچہ تھوڑا ہی ہو۔

۴۲۴۱: حَدَّثَنَا عَمْرُوْ بْنُ رَافِعٍ: ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَشْعَرِیُّ عَنْ عِيْسٰى ابْنِ جَارِيَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَجُلٍ يُصَلِّیْ عَلٰى

۴۲۴۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص پر سے گزرے جو ایک پتھر کی چٹان میں نماز پڑھ رہا تھا پھر آپ ﷺ مکہ کے کسی طرف گئے اور تھوڑی دیر وہاں ٹھہرے جب لوٹ کر آئے تو دیکھا وہ شخص اسی حال

Marfat.com

صَخْرَةٍ : فَاَتَى نَاحِيَةَ مَكَّةَ فَمَكَثَ مَلِيًّا : ثُمَّ اِنْصَرَفَ فَوَجَدَ الرَّجُلَ يُصَلِّيْ عَلَى حَالِهٖ فَقَامَ فَجَمَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَاَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالْقَصْدِ ثَلَاثًا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا۔

میں نماز پڑھ رہا ہے۔ آپ کھڑے ہوئے اور دونوں ہاتھوں کو ملایا اور فرمایا: اے لوگو تم لازم کرلو اپنے اوپر میانہ روی کو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نہیں اکتا جاتا ثواب دینے سے تم ہی اکتا جاتے ہو عمل کرنے سے۔

تشریح ❁ اس حدیث سے بعضوں نے انکار کیا ہے سخت مجاہدہ اور ریاضت کا جیسے صوفیہ اوائل میں کرتے ہیں اور یہ کہا ہے کہ متابعت سنت کی بہتر ہے یعنی اس قدر نماز اور روزہ اور وظائف پر مداومت کرنا جس قدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت اور منقول ہے اور اس میں شک نہیں کہ سنت کی پیروی ہر حال میں بہتر اور باعث برکت اور نور ہے گو ابتدائی حال میں نفس کی قوت اور شوکت توڑنے کے لئے سخت مجاہدے سے بہتر کوئی تدبیر نہیں اور یہ خلاف سنت نہیں ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت سے پہلے جبل نور میں سخت مجاہدہ کیا تھا اور ایک مدت تک آپ غار میں رہا کرتے بستی سے دور اور لوگوں سے نفور البتہ جب نفس درست ہو جائے اور شرارت اور سرکشی چھوڑ دے اس وقت اعتدال کی رعایت رکھے اور بہتر طریقہ وہی ہے جو اوراد اور وظائف اور نوافل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں انہی پر قناعت کرے اور اہل وعیال اور دوستوں اور عزیزوں کے ساتھ بھی مشغول رہے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے۔

۲۹: بَابُ ذِكْرِ الذُّنُوْبِ

باب: گناہوں کا بیان

۴۲۴۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا وَكِيْعٌ وَ اَبِيْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتُؤَاخَذُ بِمَا كُنَّا نَعْمَلُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ؟

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَحْسَنَ فِي الْاِسْلَامِ لَمْ يُؤَاخَذْ بِمَا كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَ مَنْ اَسَاءَ اُخِذَ بِالْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ۔

۴۲۴۲: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم سے مواخذہ ہوگا ان اعمال کا جو ہم نے جاہلیت کے زمانہ میں کئے۔ آپؐ نے فرمایا: جس نے اسلام کے زمانہ میں نیک کام کئے (یعنی دل سے مسلمان ہوا ارکان اسلام ادا کئے) اس کو جاہلیت کے عملوں کا مواخذہ نہ ہوگا (دوسری حدیث میں ہے کہ اسلام گرا دیتا ہے ان سب گناہوں کو جو حالت کفر میں کئے تھے) اور جس نے برا کیا (دل سے ایمان نہ لایا) اس سے اول اور آخر دونوں اعمال کا مواخذہ ہوگا (کیونکہ وہ برابر کفر پر قائم رہا اور اس کا اسلام صرف زبان سے کافی نہ ہوگا)

۴۲۴۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ بَانَكَ : قَالَ : سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الزُّبَيْرَ : يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ عَوْفُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَا عَائِشَةُ : اِيَّاكَ وَ مُحَقِّرَاتِ الْاَعْمَالِ فَاِنَّ لَهَا مِنَ اللّٰهِ طَالِبًا۔

۴۲۴۳: اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تو ان گناہوں سے بچی رہ جن کو حقیر جانتے ہیں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ان کا بھی مواخذہ کرے گا (مطلب یہ ہے کہ آدمی صغیرہ گناہ سے بھی بچتا رہے کیونکہ حساب میں وہ بھی لکھا جائے گا۔

Marfat.com

۴۲۴۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ ابْنُ عَمَّارٍ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ وَالْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ ابْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِى اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا اَذْنَبَ كَانَتْ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فِىْ قَلْبِهٖ فَاِنْ تَابَ وَ نَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ صُقِلَ قَلْبُهٗ فَاِنْ زَادَ زَادَتْ فَذَالِكَ الرَّانُ الَّذِىْ ذَكَرَهُ اللّٰهُ فِىْ كِتَابِهٖ : ﴿كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ﴾۔ [التطفيف : ١٤]

۴۲۴۴: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن جب گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ دھبہ پڑ جاتا ہے پھر اگر توبہ کرے وہ آئندہ کے لئے اس سے باز آئے اور استغفار کرے تو اس کا دل چمک کر صاف ہو جاتا ہے (یہ دھبہ داغ دور ہو جاتا ہے اور اگر اور زیادہ گناہ کرے تو یہ دھبہ بڑھتا بڑھتا جاتا ہے (یہاں تک کہ سارا دل کالا سیاہ ہو جاتا ہے اور ان سے یہی مراد ہے اس آیت میں كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ (یعنی گناہ سے ڈرتے رہنا اور اس کی عادت ہو جانا)۔

۴۲۴۵: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ الرَّمْلِىُّ ثَنَا عُقْبَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ بْنِ خَدِيْجٍ الْمُعَافِرِىُّ عَنْ اَرْطَاةَ بْنِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَبِىْ عَامِرٍ الْاَلْهَانِىِّ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَاَعْلَمَنَّ اَقْوَامًا مِنْ اُمَّتِىْ يَاْتُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِحَسَنَاتٍ اَمْثَالِ جِبَالِ تِهَامَةَ بَيْضًا فَيَجْعَلُهَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ هَبَاءً مَنْثُوْرًا قَالَ ثَوْبَانُ ! يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! صِفْهُمْ لَنَا جَلِّهِمْ لَنَا اَنْ لَا نَكُوْنَ مِنْهُمْ وَ نَحْنُ لَا نَعْلَمُ قَالَ اَمَا اِنَّهُمْ اِخْوَانُكُمْ وَ مِنْ جِلْدَتِكُمْ وَ يَاْخُذُوْنَ مِنَ اللَّيْلِ كَمَا تَاْخُذُوْنَ وَلٰكِنَّهُمْ اَقْوَامٌ: اِذَا خَلَوْا بِمَحَارِمِ اللّٰهِ ' انْتَهَكُوْهَا۔

۴۲۴۵: حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جانتا ہوں ان لوگوں جو جو قیامت کے دن تہامہ (وہ ملک جس میں مکہ اور یمن ہے) کے پہاڑوں کے برابر نیکیاں لے کر آئیں گے لیکن اللہ تعالیٰ ان کو اس غبار کی طرح کر دے گا جو اڑتا جاتا ہے۔ ثوبانؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کا حال ہم سے بیان کر دیجئے اور کھول کر بیان فرمایئے (تاکہ ہم ان سے بچیں) تاکہ ہم لاعلمی سے ان لوگوں میں سے نہ ہو جائیں۔ آپؐ نے فرمایا: تم جان لو کہ وہ لوگ تمہارے بھائیوں میں سے ہیں اور تمہاری قوم میں سے اور رات کو اسی طرح عبادت کریں گے جیسے تم عبادت کرتے ہو لیکن وہ لوگ یہ کریں گے کہ جب اکیلے ہوں گے تو حرام کاموں کا ارتکاب کریں گے (اور لوگوں کے سامنے ان کی شرم سے باز رہیں گے اللہ تعالیٰ کا ڈر ان کے دلوں میں نہ ہوگا)

۴۲۴۶: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ اَبِيْهِ وَعَمِّهٖ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِى اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سُئِلَ النَّبِىُّ ﷺ مَا اَكْثَرَ مَا يُدْخِلُ الْجَنَّةَ؟ قَالَ التَّقْوٰى وَ حُسْنُ الْخُلُقِ وَ سُئِلَ مَا اَكْثَرَ مَا يُدْخِلُ النَّارَ قَالَ الْاَجْوَفَانِ الْفَمُ وَالْفَرْجُ۔

۴۲۴۶: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا اکثر لوگ کس چیز کی وجہ سے جنت میں جائیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی وجہ سے اور حسن خلق سے اور پوچھا گیا کہ اکثر کس چیز کی وجہ سے دوزخ میں جائیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: منہ اور شرمگاہ کی وجہ سے منہ سے بری باتیں نکالیں گے اور شرم گاہ سے حرام کریں گے۔

Marfat.com

۳۰:بَابُ ذِكْرِ التَّوْبَةِ

باب:توبہ کا بیان

۴۲۴۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا شَبَابَةُ ثَنَا وَرَقَاءُ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ اَحَدِكُمْ مِنْهُ بِضَالَّتِهٖ اِذَا وَجَدَهَا۔

۴۲۴۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ عزوجل تم میں سے کسی کی توبہ کرنے سے ایسا خوش ہوتا ہے جیسے کوئی اپنی گم شدہ چیز پانے سے۔

۴۲۴۸: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ الْمَدِيْنِیُّ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَخْطَاْتُمْ حَتّٰى تَبْلُغَ خَطَايَا كُمُ السَّمَاءَ ثُمَّ تُبْتُمْ لَتَابَ عَلَيْكُمْ۔

۴۲۴۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم گناہ کرو کہ آسمان تک پہنچ جائیں پھر تم توبہ کرو تو اللہ تعالیٰ تم کو معاف کر دے (اس قدر اس کی رحمت وسیع ہے مگر شرط یہ ہے کہ توبہ صدق دل سے ہو تذلل اور انکسار کے ساتھ رو رو کر اپنے مالک سے گناہوں کی معافی مانگے تو ضرور اس کی رحمت جوش میں آئے گی۔

۴۲۴۹: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ ثَنَا اَبِیْ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَوْزُوْقٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ مِنْ رَجُلٍ اَضَلَّ رَاحِلَتَهٗ بِفَلَاةٍ مِنَ الْاَرْضِ فَالْتَمَسَهَا: حَتّٰى اِذَا اَعْيٰ تَسَجّٰى بِثَوْبِهٖ فَبَيْنَا هُوَ كَذَالِكَ اِذْ سَمِعَ وَجْبَةَ الرَّاحِلَةِ حَيْثُ فَقَدَهَا فَكَشَفَ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهٖ فَاِذَا هُوَ بِرَاحِلَتِهٖ۔

۴۲۴۹: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے توبہ کرنے سے اس شخص سے زیادہ خوش ہوتا ہے جس کا اونٹ ایک بے آب و دانہ جنگل میں کھو جائے وہ اس کو ڈھونڈتا رہے یہاں تک کہ تھک کر اپنا کپڑا اوڑھ لے (اور لیٹ جائے یہ سمجھ کر کہ اب مرنے میں کوئی شک نہیں کھانا پانی سب اسی اونٹ پر تھا اور اس جنگل میں پانی تک نہیں) اتنے میں وہ اونٹ کی آواز سنے اور کپڑا اپنے منہ سے اٹھا کر دیکھے تو اسی کا اونٹ آتا ہو۔

۴۲۵۰: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِیُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِیُّ ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ عَنْ اَبِیْ عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهٗ۔

۴۲۵۰: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے وہ جس نے گناہ نہیں کیا۔

۴۲۵۱: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ : ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ كُلُّ بَنِیْ آدَمَ خَطَّاءٌ وَ خَيْرُ الْخَطَّائِيْنَ التَّوَّابُوْنَ۔

۴۲۵۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سارے آدمی گناہ گار ہیں اور بہتر گناہ گار وہ ہیں جو توبہ کرتے ہیں۔

۴۲۵۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ

۴۲۵۲: حضرت ابن معقل سے روایت ہے میں اپنے باپ کے

Marfat.com

الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيّ عَنْ زِيَادِ بْنِ اَبِیْ مَرْيَمَ عَنِ ابْنِ مَعْقِلٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اَبِیْ عَلٰی عَبْدِ اللّٰهِ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النَّدَمُ تَوْبَةٌ فَقَالَ لَهٗ اَبِیْ اَنْتَ سَمِعْتَ النَّبِیَّ ﷺ يَقُوْلُ النَّدَمُ تَوْبَةٌ قَالَ نَعَمْ!

ساتھ عبداللہ کے پاس گیا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ندامت (یعنی گناہ سے شرمندہ ہونا) یہی توبہ ہے۔ میرے باپ نے کہا تم نے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ندامت توبہ ہے انہوں نے کہا ہاں۔

۴۲۵۳: حَدَّثَنَا رَاشِدُ بْنُ سَعِيْدٍ الرَّمْلِیُّ اَنْبَاَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَيَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ۔

۴۲۵۳: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ قبول کرتا ہے جب تک اس کی جان حلق میں نہ آئے (اس کے بعد قبول نہیں ہے کیونکہ عالم آخرت کا ظہور شروع ہو گیا بعضوں نے کہا یہ کافروں سے خاص ہے لیکن اس تخصیص پر کوئی دلیل نہیں ہے۔

۴۲۵۴: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ بْنِ حَبِيْبٍ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ سَمِعْتُ اَبِیْ ثَنَا اَبُوْ عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَذَكَرَ اَنَّهٗ اَصَابَ مِنِ امْرَاَةٍ قُبْلَةً فَجَعَلَ يَسْاَلُ : عَنْ كَفَّارَتِهَا فَلَمْ يَقُلْ لَهٗ شَيْئًا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ : ﴿وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰی لِلذّٰكِرِيْنَ﴾ : فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلٰی هٰذِهٖ قَالَ هِیَ لِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ اُمَّتِیْ۔

۴۲۵۴: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ اس نے ایک (اجنبی) عورت کو بوسہ دیا۔ وہ اس کا کفارہ پوچھنے لگا۔ آپؐ نے اس سے کچھ نہیں فرمایا: تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰی لِلذّٰكِرِيْنَ۔ اخیر تک یعنی دن کے دونوں کناروں میں نماز پڑھ اور رات کے حصوں میں بے شک نیکیاں دور کر دیتی ہیں برائیوں کو تب وہ شخص بولا یہ حکم خاص میرے لئے ہے (یعنی نماز سے ایسے گناہ معاف ہونا) آپؐ نے فرمایا: نہیں جو کوئی میری امت میں سے اس پر عمل کر لے۔

۴۲۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰی وَ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ قَالَ قَالَ الزُّهْرِیُّ اَلَا اُحَدِّثُكَ بِحَدِيْثَيْنِ عَجِيْبَيْنِ اَخْبَرَنِیْ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْرَفَ رَجُلٌ عَلٰی نَفْسِهٖ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ اَوْصٰی بَنِيْهِ فَقَالَ اِذَا اَنَا مِتُّ فَاَحْرِقُوْنِیْ ثُمَّ اسْحَقُوْنِیْ ثُمَّ ذَرُّوْنِیْ فِی الرِّيْحِ فِی الْبَحْرِ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ عَلَیَّ رَبِّیْ لَيُعَذِّبَنِّیْ عَذَابًا مَا عَذَّبَهٗ اَحَدًا قَالَ فَاَفْعَلُوْا بِهٖ ذٰلِكَ فَقَالَ لِلْاَرْضِ اَدِّیْ

۴۲۵۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص نے گناہ کئے تھے جب اس کی موت آن پہنچی تو اپنے بیٹوں کو یہ وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں مجھ کو جلانا پھر پیسنا پھر زور کی ہوا میں میری خاک سمندر میں ڈال دینا (تاکہ کچھ ہوا میں اڑ جائے اور کچھ سمندر میں پھیل جائے) اس لئے کہ اللہ مجھ کو پکڑ لے گا تو ایسا عذاب کرے گا ویسا عذاب کسی کو نہیں کیا۔ خیر اس کے بیٹوں نے ایسا ہی کیا اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا کہ جو تو نے لیا ہے (اس شخص کے اجزا میں سے) وہ حاضر کر حکم ہوتے ہی وہ شخص اپنے

Marfat.com

مَا اَخَذْتِ فَاِذَا هُوَ قَائِمٌ فَقَالَ لَهٗ مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتُ؟ قَالَ خَشْيَتُكَ(اَوْ مَخَافَتُكَ) يَا رَبِّ فَغَفَرَلَهٗ :لِذَالِكَ.

مالک کے سامنے کھڑا تھا۔ مالک نے اس سے پوچھا تو نے ایسا کیوں کیا وہ بولا اے میرے داتا تیرے ڈر سے آخر مالک نے اس کو بخش دیا۔

۴۲۵۶: حَدَّثَنَا قَالَ الزُّهْرِيُّ وَ حَدَّثَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلَتِ امْرَاَةٌ النَّارَ فِيْ هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَلَا هِيَ اَطْعَمَتْهَا وَ لَا هِيَ اَرْسَلَتْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ!

قَالَ الزُّهْرِيُّ لِئَلَّا يَتَّكِلَ رَجُلٌ وَ لَا يَيْاَسَ رَجُلٌ!

۴۲۵۶: حضرت زہریؒ نے کہا جو اس حدیث کا راوی ہے مجھ سے حدیث بیان کی حمید بن عبدالرحمٰن نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ایک عورت دوزخ میں گئی ایک بلی کی وجہ سے جس کو اس نے باندھ رکھا تھا نہ اس کو کھانا دیا نہ چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے کھاتی یہاں تک کہ مرگئی۔ زہری نے کہا ان دونوں حدیثوں سے یہ مطلب نکلتا ہے کہ کسی آدمی کو نہ اپنے اعمال پر بھروسہ کرنا چاہئے کہ ضرور ہم جنت میں جائیں گے اور نہ اللہ کی رحمت سے مایوس ہونا چاہئے۔

تشریح ❁ بلکہ ڈر اور امید دونوں کے درمیان رہنا چاہئے اس بڑھیا نے جو بلی کو بھوکا مار ڈالا اس کی وجہ سے جہنم میں گئی ہمارے زمانہ میں افضل الملک حاکم چترال نے اپنے بھتیجے کو جو ایک سال کا شیر خوار لڑکا تھا بھوک سے مار ڈالا اس کی اماں کو منع کر دیا کہ دودھ نہ پلائے یہاں تک کہ وہ تڑپ تڑپ کر مر گیا اس بے رحمی کا بھی کچھ ٹھکانا ہے ضرور افضل الملک جہنم میں گیا ہوگا اور دنیا میں اس پر یہ عذاب آیا کہ دو ماہ بھی سلطنت نہ کرنے پایا اس کا چچا شیر افضل افغانستان سے آیا اس مردود کو جہنم واصل کیا اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ آدمی مرتے ہی یا جنت میں جاتا ہے یا دوزخ میں۔

۴۲۵۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُوْسَى بْنِ الْمُسَيَّبِ الثَّقَفِيِّ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنَمٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ و تَعَالٰى يَقُوْلُ يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ مُذْنِبٌ اِلَّا مَنْ عَافَيْتُ فَسَلُوْنِيْ الْمَغْفِرَةَ فَاَغْفِرْ لَكُمْ وَ مَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ اَنِّيْ ذُوْ قُدْرَةٍ عَلَى الْمَغْفِرَةِ فَاسْتَغْفَرَنِيْ بِقُدْرَتِيْ غَفَرْتُ لَهٗ وَ كُلُّكُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ هَدَيْتُ فَسَلُوْنِي الْهُدٰى اَهْدِكُمْ وَ كُلُّكُمْ فَقِيْرٌ اِلَّا مَنْ اَغْنَيْتُ فَسَلُوْنِيْ اَرْزُقْكُمْ وَ لَوْ اَنَّ حَيَّكُمْ وَ مَيِّتَكُمْ وَ اَوَّلَكُمْ وَ اٰخِرَ وَ رَطْبَكُمْ وَ يَابِسَكُمُ اجْتَمَعُوْا

۴۲۵۷: حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے بندو تم سب گنہگار ہو مگر جس کو میں بچا رکھوں تو مجھ سے بخشش مانگو میں تم کو بخش دوں گا اور جو کوئی تم میں سے یہ جانے کہ مجھ کو گناہ بخشنے کی طاقت ہے پھر مجھ سے بخشش چاہے میری قدرت کی وجہ سے تو میں اس کو بخش دوں گا اے میرے بندو تم سب گمراہ ہو مگر جس کو میں راہ بتاؤں تو مجھ سے راہ کی ہدایت مانگو میں تم کو راہ بتاؤں گا اور تم سب محتاج ہو مگر جس کو میں مالدار کروں تو مجھ سے مانگو میں تم کو روزی دوں گا اور اگر تم میں جو زندہ ہیں جو مر چکے ہیں اور دریا والے اور خشکی والے یا تر اور خشک (یعنی شجر و حجر اگر یہ بھی سب انسان ہو جائیں) اور سب مل کر اس بندے کی طرح ہو

Marfat.com

فَكَانُوْا عَلٰى قَلْبِ اَتْقٰى عَبْدٍ مِنْ عِبَادِیْ لَمْ یَزِدْ فِیْ مُلْكِیْ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ وَ لَوِاجْتَمَعُوْا فَكَانُوْا عَلٰى قَلْبِ اَشْقٰى عَبْدٍ مِنْ عِبَادِیْ لَمْ یَنْقُصْ مِنْ مُلْكِیْ جَنَاحُ بَعُوْضَةٍ وَ لَوْ اَنَّ حَیَّكُمْ وَ مَیِّتَكُمْ وَاَوَّلَكُمْ وَ اٰخِرَكُمْ وَ رَطْبَكُمْ وَیَابِسَكُمْ اِجْتَمَعُوْا فَسَاَلَ كُلُّ سَائِلٍ مِنْهُمْ مَا بَلَغَتْ اُمْنِیَّتُهٗ مَا نَقَصَ مِنْ مُلْكِیْ اِلَّا كَمَا لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ مَرَّ بِشَفَةِ الْبَحْرِ فَغَمَسَ فِیْهَا اِبْرَةً ثُمَّ نَزَعَهَا ذَالِكَ بِاَنِّیْ جَوَّادٌ مَا جِدٌّ عَطَائِیْ كَلَامٌ اِذَا اَرَدْتُ شَیْئًا فَاِنَّمَا اَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ۔

جائیں جو میرے سب بندوں میں زیادہ پرہیزگار اور زیادہ متقی ہے (مثلاً سب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح یا حضرت موسیٰؑ یا حضرت عیسیٰؑ کی طرح ہو جائیں یا اور کسی برگزیدہ بندہ کی طرح) تو میری سلطنت میں ایک پر پشہ (مچھر کے پر بازو) کے برابر زیادہ نہ ہوگا (جو میری سلطنت ہے ویسی ہی رہے گی یہ نہ ہوگا کہ ان کروڑوں عربوں سنکھیوں کے مطیع اور تابعدار بن جانے سے کچھ میری قوت اور طاقت بہ نسبت سابق کے زیادہ ہو جائے) اور اگر یہ سب مل کر اس بندے کی طرح ہو جائیں جو انتہا کا بدبخت (شقی) ہے میرے بندوں میں (مثلاً شیطان، نمرود، فرعون، ہامان کی طرح ہو جائیں) تو میری سلطنت میں ایک پر پشہ مچھر کے بازو برابر کمی نہیں ہو سکتی (یہ نہیں ہو سکتا کہ ان سنکھوں کی مخالفت اور سرکشی اور بغاوت سے میری سلطنت میں بہ نسبت سابق کے ایک ذرہ برابر فتور اور ضعف آئے) اور اگر تم میں سے جو زندہ ہیں جو مر چکے ہیں اگلے پچھلے صحرائی یا تر و خشک سب مل کر جہاں تک ان کی آرزو پہنچے) جہاں تک خیال ان کا بلند پروازی کر سکے) مجھ سے مانگیں، اور میں ان سب کی مرادیں پوری کر دوں گا) تو میرے خزانہ دولت میں سے کچھ کم نہ ہوگا مگر اس قدر کہ جیسے کوئی تم میں سے سمندر کے کنارے پر گزرے اور اس میں سے ایک سوئی ڈبو دے پھر اس کو نکال لے (یہ بھی مثال ہے ورنہ اللہ کا خزانہ اس قدر بھی کم نہ ہوگا کیونکہ اس کا خزانہ بے انتہا ہے) اس کی وجہ یہ ہے کہ میں سخی ہوں اور میرا دینا صرف یہ کہہ دینا ہے جہان میں نے کوئی بات چاہی اس سے کہتا ہوں ہو جا وہ ہو جاتی ہے۔

تشریح ❁ اے ہمارے مالک تو صاحب بخشش ہے تجھ کو تو ایسی قدرت ہے کہ تمام جہان کے گنہگاروں کو ایک آن میں بخش دے اور ان کا رتبہ بڑے عابد زاہدوں سے بڑھا دے اور تمام جہان کے عابد زاہدوں کو دوزخ میں ڈال دے غرض تو جو چاہے کر سکتا ہے سارے جہان میں کسی کی مجال نہیں کہ تیرے حکم میں ذرا بھی چوں و چرا کر سکے ہم یہ سمجھ کر تجھ سے اپنے گناہوں کی مغفرت چاہتے ہیں رحم کر ہم پر اور بخش دے ہم کو سوا تیرے کسی میں بخشنے کی طاقت نہیں۔

جب یہ قدرت اور طاقت اور وسعت ہے تو اب کیا شبہ رہا کہ ادنیٰ جنتی کی جنت دس دنیا کے برابر ہوگی دس دنیا کیا ہر جنتی کو وہ کروڑ دنیا کے برابر دے سکتا ہے صرف اس کے حکم کی دیر ہے اس حدیث سے فارسیوں یعنی مجوس کا اعتقاد باطل ہوا کہ اہرمن یعنی شیطان اللہ تعالیٰ کا مقابل بن گیا ہے اور معاذ اللہ اللہ نے اس سے عاجز ہو کر دنیا اس کے سپرد کر دی ہے وہ جس کو چاہتا ہے اپنی طرف گھسیٹتا ہے لاحول ولاقوۃ اہرمن یعنی شیطان کا کیا وجود ہے اگر سنکھوں اہرمن اور شیطان مل کر بڑے زور و قوت سے ہمارے مالک صاحب کا مقابلہ کریں تو وہ ایک کلمہ میں سب کو خاک و سیاہ بنا دے اور سب کو فنا کر دے غرض اس کے سامنے کسی کا وجود نہیں اللہ ہی اللہ اللہ ہی اللہ ہے۔

۳۱: بَابُ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَالْاِسْتِعْدَادِ لَهٗ

باب: موت کا بیان اور اس کے واسطے تیار رہنا

۴۲۵۸: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ

۴۲۵۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لذتوں کو توڑنے والی

Marfat.com

هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَكْثِرُوْا ذِكْرَهَا ذِمِ اللَّذَّاتِ يَعْنِىْ الْمَوْتَ۔

موت کا اکثر ذکر کیا کرو۔

تشریح ❁ موت کی یاد سے دنیا کی بے ثباتی ذہن میں جمتے ہی آخرت کا خیال پیدا ہوتا ہے یہی فائدہ قبروں کی زیارت میں بھی ہے اور موت کو لذتوں کی مٹانے والی کہا یعنی دنیا کی جسمانی لذتیں مٹائے دیتی ہے مثلاً مال کی لذت عہدہ اور حکومت کی لذت اور یہ مطلب نہیں ہے کہ موت سے بالکل لذتیں جاتی رہتی ہیں بلکہ موت کے بعد اچھے لوگوں کو تو وہ لذائذ حاصل ہوتے ہیں کہ دنیا کی لذت کی کچھ حقیقت نہیں ہے اور دوسری حدیث میں ہے کہ مومنین کی ارواح جنت کے میوے کھاتی پھرتی ہیں مگر یہ لذات دوسری طرح کی جسمانی اور روحانی ہیں اور دنیا کی لذات صرف جسمانی اور طرح کے اور جنت اور دنیا کے میوے صرف نام میں مشترک ہیں اور حقیقت بالکل جداگانہ ہے بعضی ظاہر بین اس کا انکار کرتے ہیں لیکن عنقریب ان کو تصدیق ہو جائے گی۔ امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ اہل برزخ کھاتے ہیں اور پیتے ہیں اور ملاقات کرتے ہیں اور باتیں کرتے ہیں اور خوش رہتے ہیں واللہ اعلم۔

۴۲۵۹: حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ ثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ ثَنَا نَافِعُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَجَاءَهٗ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَىُّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَفْضَلُ؟ قَالَ اَحْسَنُهُمْ لِمَا بَعْدَهٗ اِسْتِعْدَادًا اُولٰئِكَ الْاَكْيَاسُ۔

۴۲۵۹: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اتنے میں ایک مرد انصاری آپ کے پاس آیا اور سلام کیا پھر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کون سا مومن افضل ہے مومنوں میں سے۔ آپؐ نے فرمایا: جس کے اخلاق اچھے ہوں پھر اس نے پوچھا کون سا دانا ہے ان میں سے (زیادہ عقل مند) آپؐ نے فرمایا: جو موت کو بہت یاد کرتا ہے اور موت کے بعد کے لئے اچھی تیاری کرتا ہے وہی عقلمند ہے۔

۴۲۶۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْحِمْصِىُّ ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنِىْ بْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِىْ يَعْلٰى شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهٗ وَ عَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَهٗ هَوَاهَا ثُمَّ تَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ۔

۴۲۶۰: حضرت شداد بن اوس سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کو مسخر کر لے (یعنی رام اور تابعدار کہ اچھی بات کے سوا بری بات کی خواہش نہ کرے) اور موت کے بعد کے لئے عمل کرے اور عاجز وہ ہے جو نفس کی خواہش پر چلے (وہ گویا اپنے نفس سے ہار گیا) پھر اللہ پر آرزوئیں لگائے (کہ وہ بخشنے والا ہے گناہ کرتے ہیں تو کیا ہے کر لو جیسے فساق اور فجار اور ملحد فقیر کہا کرتے ہیں)

۴۲۶۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَكَمِ ابْنِ اَبِىْ زِيَادٍ ثَنَا سَيَّارٌ ثَنَا جَعْفَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ دَخَلَ عَلٰى شَابٍّ وَهُوَ فِى الْمَوْتِ فَقَالَ "كَيْفَ تَجِدُكَ؟"

قَالَ اَرْجُوْا اللّٰهَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَ اَخَافُ

۴۲۶۱: حضرت انسؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک جوان کے پاس گئے وہ مر رہا تھا آپؐ نے فرمایا: کیا حال ہے وہ بولا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اللہ سے مغفرت کی امید رکھتا ہوں لیکن اپنے گناہوں سے ڈرتا بھی ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: یہ دو باتیں اس وقت میں جس بندے

Marfat.com

ذُنُوْبِی فَقَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ: صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْتَمِعَانِ فِيْ قَلْبِ عَبْدٍ فِیْ مِثْلِ هٰذَا الْمَوْطِنِ اِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ مَا يَرْجُوْا وَ آمَنَهٗ مِمَّا يَخَافُ۔

کے دل میں جمع ہوں (یعنی خوف ورجا) تو اللہ اس کو وہ دے گا جو اس کو امید ہوگی اور جس سے وہ ڈرتا ہے (عذاب سے) اس کو محفوظ رکھے گا۔

۴۲۶۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا شَبَابَةُ عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ قَالَ الْمَيِّتُ تَحْضُرُهُ الْمَلَائِكَةُ فَاِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَالِحًا قَالُوْا اخْرُجِیْ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ كَانَتْ فِی الْجَسَدِ الطَّيِّبِ اُخْرُجِیْ حَمِيْدَةً وَّاَبْشِرِیْ بِرُوْحٍ وَ رَيْحَانٍ وَ رَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ فَلَا يَزَالُ يُقَالُ لَهَا حَتّٰى تَخْرُجَ ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا اِلَى السَّمَاءِ فَيُفْتَحُ لَهَا فَيُقَالُ مَنْ هٰذَا؟

فَيَقُوْلُوْنَ فُلَانٌ فَيُقَالُ مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الطَّيِّبَةِ كَانَتْ فِی الْجَسَدِ الطَّيِّبِ ادْخُلِیْ حَمِيْدَةً وَ اَبْشِرِیْ بِرُوْحٍ وَ رَيْحَانٍ وَ رَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ فَلَا يَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذَالِكَ حَتّٰى يُنْتَهٰى بِهَا اِلَى السَّمَاءِ الَّتِیْ فِيْهَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَ اِذَا كَانَ الرَّجُلُ السُّوْءُ قَالَ اخْرُجِیْ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيْثَةُ كَانَتْ فِی الْجَسَدِ الْخَبِيْثِ اخْرُجِیْ ذَمِيْمَةً وَ اَبْشِرِیْ بِحَمِيْمٍ وَ غَسَّاقٍ وَ آخَرَ مِنْ شَكْلِهٖ اَزْوَاجٌ فَلَا يَزَالُ يُقَالُ لَهَا حَتّٰى تَخْرُجَ ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا اِلَى السَّمَاءِ فَلَا يُفْتَحُ لَهَا يُقَالُ مَنْ هٰذَا فَيَقُوْلُوْنَ فُلَانٌ فَيُقَالُ لَا مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الْخَبِيْثَةِ كَانَتْ فِی الْجَسَدِ الْخَبِيْثِ ارْجِعِیْ ذَمِيْمَةً فَاِنَّهَا لَا تُفْتَحُ لَكِ اَبْوَابُ السَّمَاءِ فَيُرْسَلُ بِهَا مِنَ السَّمَاءِ ثُمَّ يَسِيْرُ ثُمَّ تُصِيْرُ اِلَى الْقَبْرِ۔

۴۲۶۲: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: مردے کے پاس فرشتے آتے ہیں (یعنی مرنے کے قریب اگر وہ شخص نیک ہوتا ہے تو اس سے کہتے ہیں نکل اے پاک جان جو پاک بدن میں تھی نکل جا تو نیک ہے اور خوش ہو جا اللہ کی رحمت اور خوشبو سے اور ایسے مالک سے جو تیرے اوپر غصہ نہیں ہے (بلکہ مہربان ہے سبحان اللہ روح صدائے ربانی پر عاشق ہے یہ نغمہ سنتے ہی بدن کو چھوڑ چھاڑ کر نکل جاتی ہے) برابر اس سے یہی کہتے رہتے ہیں (گویا فرشتے یہ نغمہ گاتے رہتے ہیں صدقے اے مالک تجھ پر ہماری کروڑ جانیں تیرے یاد فرمانے پر تصدق ہیں) یہاں تک کہ جان بدن سے نکل جاتی ہے پھر فرشتے اس کو آسمان کی طرف چڑھا لے جاتے ہیں آسمان کا دروازہ کھلتا ہے۔ وہاں کے فرشتے پوچھتے ہیں کون ہے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں (جو روح کے ساتھ ہوتے ہیں) فلاں شخص ہے وہ کہتے ہیں مرحبا ہے پاک نفس جو پاک بدن میں تھا اندر داخل ہو جا تعریف کیا گیا اور خوش ہو جا اللہ کی رحمت سے اور خوشبو سے اور اس مالک سے جو تجھ پر غصہ نہیں ہے برابر اس سے یہی کہا جاتا ہے (ہر آسمان پر) یہاں تک کہ روح اس آسمان تک پہنچتی ہے جہاں اللہ عزوجل (ہمارا مالک صاحب) ہے (یعنی عرش کے پاس اور جب کوئی برا آدمی ہوتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں (یعنی جو روح قبض کرنے آتے ہیں) اے ناپاک نفس جو ناپاک بدن میں تھا نکل برائی کے ساتھ اور خوش ہو جا گرم پانی اور پیپ اور اس جیسی اور چیزوں سے پھر اس سے یہی کہتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ نکل جاتا ہے (یعنی نفس) پھر اس کو چڑھاتے ہیں آسمان کی طرف وہاں کا دروازہ نہیں کھلتا وہاں کے فرشتے پوچھتے ہیں کون ہے یہ فرشتے کہتے ہیں فلاں شخص ہے وہ کہتے ہیں مرحبا نہیں ہے اس ناپاک نفس کے لئے جو

Marfat.com

ناپاک بدن میں تھا لوٹ جا برائی کے ساتھ تیرے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھلیں گے آخر اس کو چھوڑ دیتے ہیں آسمان پر سے وہ قبر کے پاس آ جاتی ہے (اور وہاں عذاب میں مبتلا رہتی ہے یا اللہ بچا)

تشریح ❁ اس حدیث سے اللہ کا آسمان پر ہونا ثابت ہے اور جو لوگ شیطنت سے اس کا انکار کرتے ہیں اور اہل حدیث اور اہل حق کو مشبہ اور مجسمہ کہتے ہیں ان کی روح بھی اللہ تک نہ جا سکے گی اور پہلے ہی آسمان سے لوٹائی جائے گی نہیں تو برے اعتقاد سے توبہ کریں اور اللہ کا عرش پر ہونا مان لیں۔

۴۲۶۳: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ ثَابِتٍ الْجَحْدَرِیُّ وَ عُمَرُ بْنُ شَیْبَةَ بْنِ عُبَیْدَةَ قَالَا ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِیٍّ اَخْبَرَنِیْ اِسْمَاعِیْلُ ابْنُ اَبِیْ خَالِدٍ عَنْ قَیْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِذَا کَانَ اَجَلُ اَحَدِکُمْ بِاَرْضٍ اَوْ ثَبَتَهُ اِلَیْهَا الْحَاجَةُ فَاِذَا بَلَغَ اَقْصٰی اَثَرِهٖ قَبَضَهُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ فَیَقُوْلُ الْاَرْضُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ رَبِّ ! هٰذَا مَا اسْتَوْدَعْتَنِیْ۔

۴۲۶۳: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کی موت کسی زمین میں ہوتی ہے (یعنی وہاں کی مٹی ہوتی ہے) تو وہاں جانے کی حاجت پڑتی ہے جب اپنے انتہا کے مقام تک پہنچ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی روح قبض کرتا ہے اور قیامت کے دن وہاں کی زمین کہے گی اے مالک یہ تیری امانت ہے۔

۴۲۶۴: حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ خَلَفٍ : اَبُوْ سَلَمَةَ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰی عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ : وَ مَنْ کَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ کَرِهَ اللّٰهُ لَقَائَهٗ فَقِیْلَ لَهٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! کَرَاهِیَةُ لِقَاءِ اللّٰهِ فِیْ کَرَاهِیَةِ لَقَاءِ الْمَوْتِ فَکُلُّنَا یَکْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ: لَا اِنَّمَا ذٰلِكَ عِنْدَ مَوْتِهٖ اِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَ مَغْفِرَتِهٖ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ فَاَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَ اِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ کَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَ کَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ۔

۴۲۶۴: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملنا چاہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا چاہے گا اور جو اللہ تعالیٰ سے ملنا برا جانے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا برا جانے گا۔ پھر آپؐ سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ اللہ سے ملنے کو برا جاننا یہ ہے کہ موت کو برا جانے اور ہم میں سے تو ہر کوئی موت کو برا جانتا ہے (پس ہم سب برے ہوئے) آپؐ نے فرمایا: یہ موت کے وقت کا ذکر ہے جب ایک بندے کو خوشخبری دی جاتی ہے تو اللہ کی مغفرت اور رحمت کی تو وہ اللہ سے ملنا پسند کرتا ہے اور اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے۔

۴۲۶۵: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰی ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِیْدٍ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ ابْنُ صُهَیْبٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا یَتَمَنّٰی اَحَدُکُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهٖ فَاِنْ کَانَ لَا بُدَّ مُتَمَنِّیًا الْمَوْتَ فَلْیَقُلِ اللّٰهُمَّ اَحْیِنِیْ مَا کَانَتِ الْحَیَاةُ خَیْرًا لِیْ وَ تَوَفَّنِیْ اِذَا کَانَتِ

۴۲۶۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی تم میں سے موت کی تمنا نہ کرے کسی آفت کی وجہ سے جو اس پر اترے اگر ایسا ہی موت کی خواہش ضرور پڑے تو یوں کہے یا اللہ تعالیٰ مجھ کو زندہ رکھ جب تک جینا میرے لئے بہتر ہو اور مجھ کو اٹھا لے جب مرنا میرے

Marfat.com

الْوَقَاهُ خَيْرًا لِيْ۔

لئے بہتر ہو۔

۳۲:بَابُ ذِكْرِ الْقَبْرِ وَالْبَلٰى

باب:قبر کا بیان اور مردے کے گل جانے کا بیان

۴۲۶۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ شَيْءٌ مِنَ الْاِنْسَانِ اِلَّا يَبْلٰى اِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا وَ هُوَ عَجْبُ الذَّنْبِ وَ مِنْهُ يُرَاكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۴۲۶۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انسان میں سب چیز گل جاتی ہے مگر ایک ہڈی وہ ریڑھ کی ہڈی ہے (حیوان کی دم کے پاس) اسی سے ترکیب دی جائے گی پیدائش قیامت کے دن۔

تشریح ❁ ریڑھ کی ہڈی سب کے اخیر میں پیدا ہوتی ہے حیوان میں اور قیامت کے دن سب سے اول پیدا ہوگی اس سے یہ غرض نہیں ہے کہ ریڑھ کی ہڈی کبھی نہیں گلتی کیونکہ یہ مشاہدہ کے خلاف ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ دیر میں گلتی ہے اور انسان میں یہ ہڈی سب سے پہلے پیدا ہوتی ہے اور پھر باقی رہتی ہے قیامت کی پیدائش اسی سے شروع ہوگی۔ (مجمع)

۴۲۶۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ ثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَحِيْرٍ عَنْ هَانِيءٍ مَوْلٰى عُثْمَانَ قَالَ كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ اِذَا وَقَفَ عَلٰى قَبْرٍ يَبْكِيْ حَتّٰى يَبُلَّ لِحْيَتَهٗ فَقِيْلَ لَهٗ تَذْكُرُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ تَبْكِيْ وَ تَبْكِيْ مِنْ هٰذَا؟ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْقَبْرَ اَوَّلَ مَنَازِلِ الْاٰخِرَةِ فَاِنْ نَجَا مِنْهُ فَمَا بَعْدَهٗ اَيْسَرُ مِنْهُ وَ اِنْ لَمْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهٗ اَشَدُّ مِنْهُ قَالَ وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَاَيْتُ مَنْظَرًا قَطُّ اِلَّا وَالْقَبْرُ اَفْظَعُ مِنْهُ۔

۴۲۶۷: حضرت ہانیؒ سے روایت ہے جو مولیٰ تھا عثمان بن عفان کا کہ حضرت عثمانؓ جب کسی قبر پر کھڑے ہوتے تو روتے یہاں تک کہ ان کی داڑھی تر ہو جاتی۔ لوگ ان سے کہتے آپ جنت اور دوزخ کا بیان کرتے ہیں اور نہیں روتے اور قبر کو دیکھ کر روتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: قبر پہلی منزل ہے آخرت کی منزلوں میں سے اگر اس منزل میں آدمی نے نجات پائی (اور عذاب سے بچا) تو اس کے بعد کی منزلیں زیادہ آسان ہوں گی اور اگر اس میں نجات نہیں پائی تو اس کے بعد کی منزلیں اور زیادہ سخت ہوں گی اور حضرت عثمانؓ نے کہا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: میں نے کوئی چیز ہولناک نہیں دیکھی مگر قبر اس سے زیادہ ہولناک ہے (یعنی جتنی ہولناک چیزیں میں نے دیکھی ہیں قبر ان میں سب سے زیادہ ہولناک ہے)

۴۲۶۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا شَبَابَةُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اِنَّ الْمَيِّتَ يَصِيْرُ اِلَى الْقَبْرِ۔ فَيُجْلَسُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فِيْ قَبْرِهٖ غَيْرَ فَزِعٍ وَ لَا مَشْعُوْفٍ ثُمَّ يُقَالُ لَهٗ فِيْمَ كُنْتَ؟ فَيَقُوْلُ

۴۲۶۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جب مردہ قبر میں جاتا ہے تو جو شخص بھی نیک ہوتا ہے وہ اپنی قبر میں بٹھایا جاتا ہے نہ اس کو ہول ہوتا ہے نہ اس کا دل پریشان ہوتا ہے اس سے پوچھا جاتا ہے تو کس دین پر تھا وہ کہتا ہے دین اسلام پر۔ پھر اس سے پوچھا جاتا ہے اس شخص کے باب میں تو کیا کہتا ہے اس وقت مومن کو جمال نبوی نظر آتا ہے

Marfat.com

كُنْتُ فِي الْإِسْلَامِ فَيُقَالُ لَهٗ مَا هٰذَا الرَّجُلُ؟ فَيَقُوْلُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَاءَ نَا بِالْبَيِّنَاتِ مِن عِنْدِاللّٰهِ فَصَدَّقْنَاهُ فَيُقَالُ لَهٗ هَلْ رَاَيْتَ اللّٰهَ ؟

فَيَقُوْلُ مَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَرَى اللّٰهُ فَيُفْرَجُ لَهٗ فُرْجَةٌ قِبَلَ النَّارِ فَيَنْظُرُ اِلَيْهَا يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيُقَالُ لَهٗ انْظُرْ اِلٰى مَا وَ قَالَ اللّٰهُ ثُمَّ يُفْرَجُ لَهٗ قِبَلَ الْجَنَّةِ فَيَنْظُرُ اِلٰى زَهْرَتِهَا وَ مَا فِيْهَا فَيُقَالُ لَهٗ هٰذَا مَقْعَدُكَ وَ يُقَالُ لَهٗ عَلَى الْيَقِيْنِ كُنْتَ وَ عَلَيْهِ مُتَّ وَ عَلَيْهِ تُبْعَثُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَيُجْلَسُ الرَّجُلُ السُّوْءُ فِي قَبْرِهٖ فَزِعًا مَشْعُوْفًا فَيُقَالُ لَهٗ فِيْمَ كُنْتَ؟

فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِيْ فَيُقَالُ لَهٗ مَا هٰذَا الرَّجُلُ ؟ فَيَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ قَوْلًا فَقُلْتُهٗ فَيُفْرَجُ لَهٗ قِبَلَ الْجَنَّةِ فَيَنْظُرُ اِلٰى زَهْرَتِهَا وَ مَا فِيْهَا : فَيُقَالُ لَهٗ انْظُرْ اِلٰى مَا صَرَفَ اللّٰهُ عَنْكَ ثُمَّ يُفْرَجُ لَهٗ فُرْجَةٌ قِبَلَ النَّارِ فَيَنْظُرُ اِلَيْهَا يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيُقَالُ لَهٗ هٰذَا مَقْعَدُكَ عَلَى الشَّكِّ كُنْتَ وَ عَلَيْهِ مُتَّ وَ عَلَيْهِ تُبْعَثُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

یا آپ کا نام لے کر پوچھا جاتا ہے) وہ کہتا ہے محمد اللہ کے رسول ہیں ہمارے پاس دلیلیں اور کھلی نشانیاں لے کر آئے اللہ کے پاس سے ہم نے ان کی تصدیق کی پھر اس سے پوچھا جاتا ہے کیا تو نے اللہ کو دیکھا وہ کہتا ہے بھلا اللہ کو کون دیکھ سکتا ہے۔ پھر اس کے لئے ایک طرف سے کھڑکی کھولی جاتی ہے دوزخ کو وہ آگ دیکھتا ہے (شدا شتعال سے) اس سے کہا جاتا ہے دیکھ اللہ نے تجھ کو اس سے بچایا۔ پھر ایک دوسرا دریچہ جنت کی طرف کھولا جاتا ہے وہ وہاں کی تازگی اور لطافت کو دیکھتا ہے اس سے کہا جاتا ہے یہی تیرا ٹھکانا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے تو یقین پر تھا (دنیا میں) اور یقین پر مرا اور یقین ہی پر اٹھے گا اللہ چاہے تو (حشر میں) اور برا آدمی قبر میں بٹھایا جاتا ہے اس کا دل پریشان گھبرایا ہوا ہوتا ہے اس سے پوچھا جاتا ہے تو کس دین پر تھا وہ کہتا ہے میں نہیں جانتا پھر پوچھا جاتا ہے اس شخص کے باب میں کیا کہتا ہے وہ کہتا ہے میں نے لوگوں کو کچھ کہتے سنا تو تھا میں نے بھی ویسا ہی کہا پھر جنت کی طرف ایک کھڑکی کھولی جاتی ہے وہ اس کی تازگی اور بہار جو اس میں ہے دیکھتا ہے اس سے کہا جاتا ہے دیکھ اللہ نے تجھے اس سے محروم کیا پھر ایک کھڑکی دوزخ کی طرف کھولی جاتی ہے وہ آگ کو دیکھتا ہے تلے اوپر ہو رہی ہے ایک کو ایک توڑ رہی ہے اس سے کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانہ ہے تو شک میں تھا (دنیا میں) اور اسی پر مرا اور اسی پر اٹھے گا اگر اللہ چاہے۔

تشریح ❁ یعنی ان کی تقلید کی اور خود غور نہیں کیا کہ آیا آپ سچے نبی ہیں یا جیسا مشرکین بکتے تھے کہ آپ ساحر ہیں یا کاہن یا شاعر ویسے ہیں اس حدیث سے تقلید کی بڑی مذمت نکلی اور یہ بھی ثابت ہوا کہ تقلید میں یقین نہیں ہوتا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بغیر یقین ایمان پورا نہیں ہوتا اگر توحید یا نبوت یا معاد یا دین کے دوسرے اصول میں کسی کو شک ہو تو اس کا ٹھکانا دوزخ ہی ہے اللہ بچائے شک سے اور یقین پر قائم رکھے یقین ہی پر مارے اس حدیث سے اور دوسری حدیثوں سے قبر کا عذاب ثابت ہوتا ہے اور کتاب وسنت سے اس پر بہت دلائل ہیں اور عقل کے لحاظ سے بھی یہ ناممکن نہیں کہ اللہ بدن کے کسی جز میں حیات پیدا کر دے اس کو عذاب ہو اور مسلم اور بخاری اور اصحاب سنن نے اس باب میں بہت حدیثیں نقل کی ہیں اور اہل سنت کا یہی اعتقاد ہے لیکن خوارج اور اکثر معتزلہ اور بعض مرجیہ عذاب قبر کے منکر ہیں اب اختلاف ہے کہ عذاب قبر اسی بدن پر ہوگا یا بعینہٖ یا اس کے ایک جز پر اور اعادہ روح کل بدن کی طرف ہوگا اس کی ایک جز کی طرف اور محمد بن جریر اور عبداللہ بن کرام نے اعادہ روح کو شرط نہیں کیا اور یہ فاسد ہے کیونکہ روح کے بغیر نہ الم ہو سکتا ہے نہ احساس اور میت کے اجزاء کا منتشر اور متفرق ہو جانا یا جانور کا کھا جانا یا جلا کر راکھ ہوا میں اڑا دینا عذاب قبر کا مانع نہیں ہے کیونکہ کسی حال میں اجزاء فنا نہیں ہو سکتے پس ممکن ہے

Marfat.com

کہ ایک جز میں اللہ حیات پیدا کر کے اس کو عذاب کر لے اب اگر کوئی کہے کہ قبر میں جب مردہ رکھا جاتا ہے تو ویسا ہی پڑا رہتا ہے اور اس میں بیٹھنے کے موافق جگہ بھی نہیں ہوتی پھر یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ وہ بٹھایا جاتا ہے اس کو لوہے کے گرز پڑتے ہیں حالانکہ ان چیزوں کا اثر بھی دوسروں کو معلوم نہیں ہوتا اس کا جواب یہ ہے کہ سارے جسم میں حیات کا پڑنا ضروری نہیں صرف ایک چھوٹے سے جز میں حیات کا ہونا عذاب کے لئے کافی ہے اور اس کے بیٹھنے کے موافق قبر میں بہت جگہ ہے اب ہم لوگوں کو جو یہ نظر نہیں آتا تو اللہ کی عین عنایت ہے ورنہ مارے خوف کے سب انسان ہلاک ہو جائیں اور اس کی مثال یہ ہے کہ آدمی خواب میں کیا کیا ہولناک باتیں دیکھتا ہے لیکن جو شخص اس کے پاس جاگتا بیٹھا ہو اس کو کچھ نظر نہیں آتا بہر حال قبر آخرت کی منازل میں سے ہے اور آخرت کے امور کا یہاں انکشاف کامل نہیں ہو سکتا جتنا اللہ اور رسول نے فرمایا اس کو مان لینا چاہئے فقط۔

۴۲۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ﴾ [ابراهيم :۲۷] (قَالَ) نَزَلَتْ فِيْ عَذَابِ الْقَبْرِ يُقَالُ لَهٗ مِنْ رَبُّكَ؟

فَيَقُوْلُ: رَبِّيَ اللّٰهُ وَ نَبِيِّيْ مُحَمَّدٌ فَذَالِكَ قَوْلُهٗ: ﴿ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْاٰخِرَةِ﴾۔ [ابراهيم :۲۷]

۴۲۶۹: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ ثابت رکھتا ہے ایمان والوں کو مضبوط قول پر یہ آیت قبر کے عذاب میں اتری میت سے پوچھا جاتا ہے تیرا رب کون ہے وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے اور میرے نبی حضرت محمد ﷺ ہیں (صدقے آپ کے) یہی مراد ہے اس آیت : يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْاٰخِرَةِ۔

۴۲۷۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَيْرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَاتَ اَحَدُكُمْ عُرِضَ عَلٰى مَقْعَدِهٖ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَمِنْ اَهْلِ النَّارِ يُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى تُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۴۲۷۰: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی تم میں سے مرجاتا ہے تو اس کا ٹھکانا (جہاں وہ آخرت میں رہے گا) اس کے سامنے پیش کیا جاتا ہے صبح اور شام اگر وہ جنت والوں میں سے ہے تو جنت والوں میں سے ہی اور اگر دوزخ والوں میں سے ہے تو دوزخ والوں میں اور کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانا ہے یہاں تک کہ تو اٹھے قیامت کے دن۔

۴۲۷۱: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ اَنْبَاَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبٍ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَاهُ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّمَا نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ طَائِرٌ يَعْلُقُ فِيْ شَجَرِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى جَسَدِهٖ يَوْمَ يُبْعَثُ۔

۴۲۷۱: حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کی روح ایک پرندے کی شکل میں جنت کے درختوں میں چگتی پھرتی ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن اپنے اصلی بدن میں ڈالی جائے گی (اور بصورت انسان حشر ہوگا)

۴۲۷۲: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ حَفْصٍ الْاُبُلِّيُّ ثَنَا اَبُوْ

۴۲۷۲: حضرت جابرؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ نے فرمایا: جب

Marfat.com

بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ سُفْيَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ مُثِّلَتِ الشَّمْسُ عِنْدَ غُرُوْبِهَا فَيَجْلِسُ يَمْسَحُ عَيْنَيْهِ وَ يَقُوْلُ دَعُوْنِیْ اُصَلِّیْ۔

میت کوقبر میں داخل کیا جاتا ہے تو اس کوایسا نظر آتا ہے جیسے سورج ڈوبنے کے قریب ہے وہ بیٹھتا ہے اپنی دنوں آنکھوں کو ملتے ہوئے اور کہتا ہے مجھ کونماز پڑھنے دو چھوڑ دو (شاید اس کے عزیز و اقربا دوسرے قبر والے اس کو نہ چھوڑتے ہوں بٹھا رکھتے ہوں تو وہ دنیا کی عادت کے خیال سے کہتا ہے مجھ کونماز پڑھنے دو سورج ڈوبا جاتا ہے عصر کی نماز قضا ہو جائے گی۔

۳۳: بَابُ ذِكْرِ الْبَعْثِ

باب: حشر کا بیان

۴۲۷۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ صَاحِبَيِ الصُّوْرِ بِيَدَيْهِمَا (اَوْ فِیْ اَيْدِيْهِمَا) قَرْنَانِ يُلَاحِظَانِ النَّظَرَ مَتٰى يُؤْمَرَانِ.

۴۲۷۳: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صور والے دونوں فرشتے ان کے ہاتھوں میں دو نرسنگے ہیں ہر وقت دیکھ رہے ہیں کب ان کو حکم ہوتا ہے پھونکنے کا۔

تشریح ❁ دوسری حدیث میں صور کا فرشتہ ایک ہی مذکور ہے یعنی حضرت اسرافیل اور اس حدیث کو صرف ابن ماجہ نے نکالا اس کی اسنا میں حجاج اور عطیہ عوفی ضعیف ہیں اور شاید مراد یہ ہو کہ حضرت اسرافیل کے داہنے اور بائیں جو فرشتے کھڑے ہیں وہ حضرت جبریل اور حضرت میکائیل ہیں جیسے دوسری روایت میں ہیں شاید یہ دونوں صور پھونکنے میں ان کی مدد کریں گے۔ واللہ اعلم۔

۴۲۷۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُوْدِ بِسُوْقِ الْمَدِيْنَةِ وَالَّذِیْ اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَى الْبَشَرِ! فَرَفَعَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ يَدَهٗ فَلَطَمَهٗ قَالَ: تَقُوْلُ هٰذَا؟ وَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذُكِرَ ذَالِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَ نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ﴾ [الزمر:٦٨] فَاَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَاِذَا اَنَا مُوْسٰى اٰخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِیْ اَرَفَعَ رَاْسَهٗ قَبْلِیْ اَوْ كَانَ مِمَّنْ اسْتَثْنَى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَ مَنْ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى فَقَدْ كَذَبَ۔

۴۲۷۴: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے مدینہ منورہ کے بازار میں ایک یہودی نے کہا قسم اس کی جس نے حضرت موسیٰؑ کو تمام آدمیوں پر فضیلت بخشی۔ ایک مرد انصاری نے یہ سن کر اس کو ایک طمانچہ جڑا اور کہا تو یہ کہتا ہے ہم میں اللہ کے رسولؐ موجود ہیں (جو حضرت موسیٰؑ سے درجہ میں زیادہ ہیں) پھر اس کا ذکر آنحضرت ﷺ سے ہوا آپؐ نے فرمایا: اللہ فرماتا ہے اور صور پھونکا جائے گا تو سارے آسمان اور زمین والے بے ہوش ہو جائیں گے مگر جن کو اللہ چاہے بے ہوش نہ ہوں گے پھر دوسری بار پھونکا جائے گا تو یکایک سب لوگ کھڑے ہوئے ایک دوسرے کو دیکھتے ہوں گے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: (دوسرا صور پھونکے جانے کے بعد) میں سب سے پہلے اپنا سر اٹھاؤں گا تو میں دیکھوں گا جناب موسیٰؑ عرش کا ایک پایہ تھامے ہوئے ہیں اب میں نہیں جانتا کہ وہ مجھ سے پہلے سر اٹھائیں گے (مجھ سے پہلے ہوش میں آجائیں گے) یا وہ ان لوگوں میں سے ہوں گے

Marfat.com

جن کو اللہ نے مستثنیٰ کیا (فرمایا مگر جن کو اللہ چاہے گا وہ بے ہوش نہ ہوں گے) اور جو کوئی یوں کہے گا میں حضرت موسیٰ بن متی سے بہتر ہوں) اس نے جھوٹ کہا۔

تشریح ❁ حضرت یونسؑ سے قصور ہوا تھا لیکن وہ اللہ نے معاف کر دیا اور مطلب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ہے کہ تمام انبیاء کی شان بڑی ہے اور نبوت اور رسالت کا مرتبہ سب کو حاصل ہے لہٰذا اپنی رائے سے ایک کو دوسرے پر فضیلت مت دو بعضوں نے کہا یہ حدیث پہلے کی ہے جب آپ ﷺ کو معلوم ہوا کہ آپ سردار ہیں تمام انبیاء کے اور انجیل مقدس میں مذکور ہے کہ جناب عیسیٰؑ نے آپ کو فرمایا کہ اس جہان کا سردار آتا ہے یا مطلب حدیث کا یہ ہے کہ ایک نبی کو دوسرے نبی پر اس طرح سے فضیلت مت دو کہ دوسرے نبی کی تحقیر یا توہین نکلے کیونکہ کسی نبی کی تحقیر یا توہین کفر ہے اور اللہ تباہ کرے ان لوگوں کو جو یہود اور نصاریٰ کے رد کا بہانہ کر کے اپنی کتابوں میں ایسے کلمے لکھتے ہیں جن سے بے ادبی جناب عیسیٰؑ کی ہوتی ہے افسوس ہے کہ یہ لوگ پرائے شگون کے لئے اپنی ناک کٹواتے ہیں رد کے ثواب کی بجائے ان کو عذاب ہونے کا ڈر ہے اسی طرح بعض بے وقوف روافض یا خوارج کے رد کا بہانہ کر کے جناب علی المرتضیٰ شاہ ولایت اور جناب عثمان داماد حضرت رسالت کے حق میں بے ادبانہ تحریرات کرتے ہیں اور خدا اور اُس کے رسول سے نہیں شرماتے اور مجھے تعجب ہوا جب میں نے یہ خبر سنی کہ سلطان روم کے سفیر نے جناب خاتم رسالت کی نقل کرنے پر فرانس کے کافروں سے مزاحمت کی اور جناب عیسیٰؑ کی نقل کرنے پر سکوت کیا ہائے یہ کیا غضب ہے مسلمان نہ جناب خاتم رسالت کے ساتھ بے ادبی کرنے کو گوارا کریں گے نہ جناب عیسیٰ کے ساتھ بے ادبی کرے گا اس مردد کو بھی ہم اسی طرح ماریں گے اور قتل کریں گے جیسے کوئی جناب محمد ﷺ کے ساتھ بے ادبی کرے اس کو ماریں گے اور قتل کریں گے۔

۴۲۷۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ ابْنُ اَبِیْ حَازِمٍ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ مِقْسَمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَ هُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ يَاْخُذُ الْجَبَّارُ سَمٰوَاتِهٖ وَاَرْضِيْهِ وَ قَبَضَ يَدَهُ فَجَعَلَ يَقْبِضُهَا وَ يَبْسُطُهَا ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْجَبَّارُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ۔ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ قَالَ وَ يَتَمَايَلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَ عَنْ شِمَالِهٖ حَتّٰى نَظَرْتُ اِلَى الْمِنْبَرِ يَتَحَرَّكُ مِنْ اَسْفَلَ شَیْءٍ مِنْهُ حَتّٰى اِنِّیْ لَاَقُوْلُ اَسَاقِطٌ هُوَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

۴۲۷۵: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا آپ منبر پر تھے فرماتے تھے پروردگار آسمانوں اور زمین کو اپنے ہاتھ میں لے لے گا اور آپ نے مٹھی بند کر لی پھر کھولی پھر بند کی پھر کہے گا میں جبار ہوں میں بادشاہ ہوں کہاں ہیں دوسرے جبار دوسرے متکبر (جو غلطی سے اپنے تئیں جبار سمجھتے تھے یعنی حاکم قاہر اور مغرور تھے) اور یہ فرما کر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جھکتے تھے اور دائیں اور بائیں طرف یہاں تک کہ میں نے منبر کو دیکھا وہ نیچے سے ہلتا تھا میں کہتا تھا شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ لے کر گر پڑے گا۔

۴۲۷۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ حَاتِمِ بْنِ اَبِیْ صَغِيْرَةَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ

۴۲۷۶: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ لوگ قیامت کے دن کیونکر حشر کئے جائیں گے۔ آپ نے فرمایا: ننگے پاؤں ننگے بدن۔ میں نے کہا عورتیں بھی اسی

Marfat.com

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ حُفَاةً عُرَاةً: قُلْتُ وَالنِّسَاءُ قَالَ: وَالنِّسَآءُ : قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا نُسْتَحْيِ قَالَ يَا عَائِشَةَ الْاَمْرُ اَهَمُّ مِنْ اَنْ يَنْظُرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ

طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسی طرح۔ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر شرم نہ آئے گا۔ آپؐ نے فرمایا: اے عائشہؓ وہاں ایسی فکر ہوگی کہ کوئی دوسرے کی طرف نہ دیکھے گا۔

تشریح ❁ اپنی جان بچانے کی فکر ہوگی ایسے وقت میں بدنظری کیسی۔

۴۲۷۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيِّ بْنِ رِفَاعَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعْرَضُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَ عَرَضَاتٍ فَاَمَّا عَرْضَتَانِ فَجِدَالٌ وَ مَعَاذِيْرُ وَ اَمَّا الثَّالِثَةُ فَعِنْدَ ذَالِكَ تَطِيْرُ الصُّحُفُ فِي الْاَيْدِيْ فَاٰخِذٌ بِيَمِيْنِهٖ وَ اٰخِذٌ بِشِمَالِهٖ۔

۴۲۷۷: حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ نے فرمایا: لوگ قیامت کے دن تین بار پیش کئے جائیں گے دو پیشیوں میں تکرار اور عذرات ہوں گے (کوئی کہے گا ہمارے پاس پیغمبر نہیں آئے کوئی کہے گا ہم کو ان کی حقیقت معلوم نہیں ہوئی کوئی گناہوں کے اقرار کر کے معذرت کرے گا) آخر تیسری پیشی میں تو کتابیں اڑ کر ہاتھوں میں آجائیں گی کسی کے داہنے ہاتھ میں کسی کے بائیں ہاتھ میں (اس حدیث کی سند منقطع ہے کیونکہ حسن کا سماع ابوموسیٰ سے ثابت نہیں)

۴۲۷۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عِيْسٰى بْنُ يُوْنُسَ وَاَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ﴿يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ [المطففين :٦] قَالَ يَقُوْمُ اَحَدُهُمْ فِيْ رَشْحِهٖ اِلٰى اَنْصَافِ اُذُنَيْهِ۔

۴۲۷۸: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس دن لوگ کھڑے ہوں گے سارے جہاں کے مالک کے روبرو آپ ﷺ نے فرمایا: نصف کانوں تک اپنے پسینہ میں غرق ہوں گے۔ (سماع ابوموسیٰ سے ثابت نہیں)

۴۲۷۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِبْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ دَاوٗدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ﴾ [ابراهيم:٤٨] فَاَيْنَ تَكُوْنُ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ عَلَى الصِّرَاطِ۔

۴۲۷۹: اُم المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے میں نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا یہ آیت جو ہے جس دن زمین اور آسمان بدلے جائیں گے تو لوگ اس دن کہاں ہوں گے۔ آپؐ نے فرمایا: پل صراط پر ہوں گے زمین کا بدلنا یہ ہوگا کہ ٹیلے پہاڑ کھڈے دور ہو کر سب برابر صاف ہو جائے گی اور آسمان کا بدلنا یہ ہوگا کہ سورج قریب آجائے گا گرمی کی شدت ہوگی اللہ رحم کرے۔

۴۲۸۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ بْنِ الْعُتْوَارِيِّ اَحَدِ بَنِيْ لَيْثٍ قَالَ وَ كَانَ لِيْ حَجْرِ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُهٗ يَعْنِيْ اَبَا سَعِيْدٍ رَضِيَ

۴۲۸۰: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: پل صراط جہنم کے دونوں کناروں پر رکھا جائے گا (جیسے دریا کا پل دونوں کناروں پر ہوتا ہے) اس پر کانٹے ہوں گے سعدان کے کانٹوں کی طرح (ٹیڑھے منہ کے) پھر لوگ اس پر

Marfat.com

اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُوْضَعُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانَى جَهَنَّمَ عَلٰى حَسَكِ كَحَسَكِ السَّعْدَانِ ثُمَّ يَسْتَجِيْزُ النَّاسُ فَنَاجٍ مُسَلَّمٌ وَمَخْدُوْحٌ بِهٖ ثُمَّ نَاجٍ وَ مُحْتَبَسٌ بِهٖ وَ مَنْكُوْسٌ فِيْهَا۔

سے گزرنا شروع کریں گے تو آفت سے سلامت رہ کر گزر جائیں گے (ان میں بجلی کی طرح گزر جائیں گے بعض ہوا کی طرح بعض پیدل کی طرح) اور بعض ان کے کچھ اعضاء کٹ کر جہنم میں گریں گے پھر نجات پا جائیں گے) بعضے اسی پر اٹکے رہیں گے بعضے اوندھے منہ جہنم میں گریں گے۔

۴۲۸۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ اُمِّ مُبَشِّرٍ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّىْ لَاَرْجُوْا اَلَّا يَدْخُلَ النَّارَ اَحَدٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَّةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللّٰهُ ﴿ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا﴾ [مريم :۷۱] قَالَ اَلَمْ تَسْمَعِيْهِ يَقُوْلُ: ﴿ثُمَّ نُنَجِّى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَ نَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا﴾ . [مريم :۷۲]

۴۲۸۱: اُم المؤمنین جناب حفصہؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے امید ہے جو لوگ بدر کی لڑائی اور صلح کی حدیبیہ میں حاضر تھے ان میں سے کوئی جہنم میں نہ جائے گا اگر اللہ چاہے۔ میں نے عرض کیا اللہ تو فرماتا ہے تم میں سے کوئی ایسا نہیں جو جہنم پر وارد نہ ہو۔ آپؐ نے فرمایا: اس کے بعد تو نے نہیں پڑھا پھر ہم نجات دیں گے پرہیزگاروں کو اور تمام ظالموں کو وہیں چھوڑ دیں گے (وہ کٹ کٹ کر جہنم میں گر جائیں گے یا اللہ تو ہم کو بھی اپنی رحمت سے پار کرا دیجئو آمین یا ارحم الراحمین)

۳۴ : بَابُ صِفَةِ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ

باب: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا حال

۴۲۸۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِىْ زَائِدَةَ عَنْ اَبِىْ مَالِكِ الْاَشْجَعِيِّ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرِدُوْنَ عَلَىَّ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ سِيْمَاءُ اُمَّتِىْ لَيْسَ لِاَحَدٍ غَيْرُهَا۔

۴۲۸۲: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم قیامت کے دن میرے پاس آؤ گے سفید پیشانی سفید ہاتھ پاؤں والے وضو کے سبب سے یہ میری امت کا نشان ہوگا اور کسی امت میں یہ نشان نہ ہوگا (اگرچہ وضو اگلے انبیاء میں بھی تھا جیسے دوسری حدیث میں ثابت ہے مگر قیامت میں یہ نشانی اس امت سے خاص ہوگی)

۴۲۸۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ قُبَّةٍ فَقَالَ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔

قُلْنَا بَلٰى قَالَ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَ ذَالِكَ اَنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا اِلَّا نَفْسٌ

۴۲۸۳: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ڈیرے میں تھے آپؐ نے فرمایا: تم اس سے خوش نہیں ہوتے کہ جنت والوں کی چوتھائی تم لوگ ہو گے (باقی اور امتوں والے) ہم نے عرض کیا کیوں نہیں آپؐ نے فرمایا: تم اس سے خوش نہیں ہو کہ جنت والوں کی تہائی تم لوگ ہو ہم نے کہا جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا: قسم اس کی جس کے ہاتھ

Marfat.com

مُسْلِمَةٌ : وَ مَا اَنْتُمْ فِیْ اَهْلِ الشِّرْكِ اِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِیْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ اَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَآءِ فِیْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَحْمَرِ۔

میں میری جان ہے مجھے امید ہے کہ جنت والوں نے نصف تم لوگ ہو گے (اور نصف میں باقی اور سب امتیں) اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جنت میں وہی روح جائے گی جو مسلمان ہے (یعنی موحد ہے) اور تمہارا شمار مشرکوں میں ایسا ہے جیسے

ایک سفید بال کالے بیل کی کھال میں ہو یا ایک کالا بال لال بیل کی کھال میں ہو۔

تشریح ❁ یہ آپ ﷺ کا فرمان بالکل صحیح نکلا اب تک مسلمانوں کا شمار مشرکین سے بہت گھٹا ہوا ہے اور نصاریٰ بھی جو تثلیث یعنی تین خدا کے قائل ہیں مثل مشرکوں کے ہیں اگر ان سب کو ملا لو تو مسلمان اس زمانہ میں بھی ان کے آٹھواں حصہ ہوں گے۔

۴۲۸۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَ اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَا ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُجِیْءُ النَّبِیُّ وَ مَعَهُ الرَّجُلَانِ وَ يُجِیْءُ النَّبِیُّ وَ مَعَهُ الثَّلَاثَةُ وَ اَكْثَرُ مِنْ ذَالِكَ وَ اَقَلُّ فَيُقَالُ لَهُ هَلْ بَلَّغْتَ قَوْمَكَ۔ فَيَقُوْلُ : نَعَمْ فَيُدْعٰى قَوْمُهُ فَيُقَالُ هَلْ بَلَّغَكُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ لَا فَيُقَالُ مَنْ شَهِدَ لَكَ فَيَقُوْلُ نَعَمْ مُحَمَّدٌ وَ اُمَّتُهُ فَتُدْعٰى اُمَّةُ مُحَمَّدٍ فَيُقَالُ هَلْ بَلَّغَ هٰذَا فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيَقُوْلُ وَ مَا عَلْمُكُمْ بِذَالِكَ۔ فَيَقُوْلُوْنَ اَخْبَرَنَا نَبِيُّنَا بِذَالِكَ اَنَّ الرُّسُلَ قَدْ بَلَّغُوْا فَصَدَّقْنَاهُ قَالَ فَذَالِكُمْ قَوْلُهُ تَعَالٰى: ﴿وَ كَذَالِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَ يَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا﴾ [البقرة :۱۴۳]

۴۲۸۴: حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ایک نبی (قیامت کے دن آئے گا اس کے ساتھ دو ہی آدمی ہوں گے (اس کی امت کے) اور ایک نبیؑ آئے گا اس کے ساتھ تین آدمی ہوں گے اور کسی نبی کے ساتھ اس سے زیادہ اور اس سے کم ہوں گے اس سے کہا جائے گا تو نے اللہ کا حکم اپنی قوم کو پہنچایا تھا۔ وہ کہے گا ہاں۔ پھر اس کی قوم بلائی جائے گی ان سے پوچھا جائے گا تم کو فلاں نبی نے اللہ کا حکم پہنچایا تھا وہ کہیں گے ہرگز نہیں (مکر جائیں گے) آخر اس نبی سے کہا جائے گا تمہارا گواہ کون ہے وہ کہے گا جناب محمدؐ اور آپ ﷺ کی امت میرے گواہ ہیں۔ جناب محمد ﷺ کی امت بلائی جائے گی ان سے پوچھا جائے گا کیوں اس نبی نے اپنی امت کو اللہ کا پیغام پہنچایا تھا یا نہیں وہ کہیں گے بے شک پہنچایا تھا ان سے پوچھا جائے گا تم کو کیونکر معلوم ہوا وہ کہیں گے ہمارے نبی نے ہم کو اس کی خبر دی تھی کہ اللہ کے تمام رسولوں نے اللہ کا پیغام پہنچایا اور ہم نے ان کی بات کی تصدیق کی اور یہی مراد ہے اس

آیت سے اسی طرح ہم نے تم کو متوسط امت کیا تا کہ تم گواہ ہو لوگوں پر اور رسول تمہارے اوپر گواہ ہوں (کہ تم نے اچھے اعمال کئے یا برے آپؐ کے بعد)

۴۲۸۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ اَبِیْ مَيْمُوْنَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رِفَاعَةَ

۴۲۸۵: حضرت رفاعہ جہنیؓ سے روایت ہے کہ ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ لوٹے آپؐ نے فرمایا: قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے کوئی بندہ ایسا نہیں ہے جو ایمان

Marfat.com

الْجُهَنِيِّ رَضِی اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ دَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ مَا مِنْ عَبْدٍ يُؤْمِنُ ثُمَّ يُسَدِّدُ اِلَّا سُلِكَ بِهٖ فِی الْجَنَّةِ وَ لَقَدْ وَعَدَنِیْ اِلٰی عَزَّوَجَلَ اَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةِ وَ اَرْجُوْا اَلَّا يَدْخُلُوْهَا حَتّٰی تَبَوَّاءُ وَ اَنْتُمْ وَ مَنْ صَلَحَ مِنْ ذَرَارِيِّكُمْ مَسَاكِنَ فِی الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعِيْنَ اَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ۔

لائے پھر اس پر مضبوط رہے مگر اس کو جنت میں لے جائیں گے اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ لوگ جنت میں داخل نہ ہوں گے یہاں تک کہ تم اور تمہاری اولاد میں سے جو نیک ہیں وہ جنت میں اپنے اپنے ٹھکانے نہ بنالیں اور بے شک میرے مالک نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ میری امت میں سے ۷۰ ہزار آدمیوں کو بغیر حساب کے جنت میں داخل کرے گا اس حدیث کی سند میں محمد بن مصعب ضعیف ہے جب یہ اوزاعی سے روایت کرے تو اس کی اکثر حدیثیں مقلوب ہیں۔

۴۲۸۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادِ الْاَلْهَانِیُّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ الْبَاهِلِیَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَعَدَنِیْ رَبِّیْ سُبْحَانَهٗ اَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعِيْنَ اَلْفًا لَاحِسَابَ عَلَيْهِمْ وَ لَا عَذَابَ مَعَ كُلِّ اَلْفٍ سَبْعُوْنَ اَلْفًا وَ ثَلَاثُ حَثَيَاتٍ مِنْ حَثَيَاتِ رَبِّیَ عَزَّوَجَلَّ۔

۴۲۸۶: حضرت ابو امامہ باہلیؓ سے روایت ہے میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے میرے مالک نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ میری امت سے ۷۰ ہزار آدمیوں کو جنت میں داخل کرے گا جن کا نہ حساب ہوگا نہ ان پر عذاب ہوگا اور ہزار کے ساتھ ستر ہزار ہوں گے اور ان کے سوا تین مٹھیاں ہوں گی میرے مالک کی مٹھیوں میں سے (پروردگار کی مٹھی کی مقدار وہی جانتا ہے امید ہے کہ کروڑوں اس میں سما جائیں گے یا اللہ اپنی رحمت سے ہم کو بھی جنت عنایت فرما آمین یارب العالمین)

۴۲۸۷: حَدَّثَنَا عِيْسَی بْنُ مُحَمَّدِ ابْنِ النَّحَّاسِ الرَّمْلِیُّ وَ اَيُّوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقِیُّ قَالَا ثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنِ ابْنِ شَوْذَبٍ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُكْمِلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَبْعِيْنَ اُمَّةً نَحْنُ اٰخِرُهَا وَ خَيْرُهَا۔

۴۲۸۷: حضرت بہز بن حکیم نے اپنے باپ سے انہوں نے دادا سے روایت کی میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے قیامت میں ستر امتیں پوری ہوں گی اور سب میں ہم اخیر امت ہوگی اور سب میں بہتر ہوں گے اللہ کی عنایت سے جو اس کو ہمارے پیغمبر جناب محمد ﷺ پر ہے۔

۴۲۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ خِدَاشٍ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّكُمْ وَفَّيْتُمْ سَبْعِيْنَ اُمَّةً اَنْتُمْ خَيْرُهَا وَ اَكْرَمُهَا عَلَی اللّٰهِ۔

۴۲۸۸: اسی اسناد سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تم نے ستر امتوں کو پورا کیا یعنی ستر ہوئیں امت تم ہو) اور تم ان سب میں بہتر ہو اور اللہ کے نزدیک زیادہ عزت رکھتے ہو (یہ سب ہمارے پیغمبر کا تصدق ہے اور ہمارے مالک کی عنایت ہے اس ضعیف امت پر)

۴۲۸۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحٰقَ الْجَوْهَرِیُّ ثَنَا

۴۲۸۹: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت

Marfat.com

حُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ الْاَصْبَهَانِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُوْنَ وَ مِائَةُ صَفٍّ ثَمَانُوْنَ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَاَرْبَعُوْنَ مِنْ سَائِرِ الْاُمَمِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت والوں کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی ان میں سے اسّی صفیں اس امت کے لوگوں کی ہوں گی اور چالیس صفیں اور امتوں میں سے۔

۴۲۹۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اِيَاسٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ اٰخِرُ الْاُمَمِ وَ اَوَّلُ مَنْ يُحَاسَبُ يُقَالُ اَيْنَ الْاُمَّةُ الْاُمِّيَّةُ وَ نَبِيُّهَا ؟ فَنَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ۔"

۴۲۹۰: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ نے فرمایا: ہم اخیر امت میں ہیں لیکن حساب پہلے ہمارا ہوگا (اور دوسری امتوں کا حساب ہوتا رہے گا ہم جنت میں چلے جائیں گے یا اللہ وہ دن ہم سب کو نصیب کر کہ حساب بھی معاف کئے جائیں اور جنت میں جانے کا حکم ہو جائے) پکارا جائے گا امّی امت کہاں ہے؟ اور اس کے نبی کہاں ہیں؟ تو ہم سب سے اخیر ہیں (دنیا میں) اور سب سے اول ہیں (حساب و کتاب اور دخول جنت میں)

۴۲۹۱: حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ اَبِي الْمُسَاوِرِ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَمَعَ اللّٰهُ الْخَلَائِقَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اُذِنَ لِاُمَّةِ مُحَمَّدٍ فِي السُّجُوْدِ : فَيَسْجُدُوْنَ لَهٗ طَوِيْلًا ثُمَّ يُقَالُ ارْفَعُوْا رُؤُوْسَكُمْ قَدْ جَعَلْنَا عِدَّتَكُمْ فِدَاءَ كُمْ مِنَ النَّارِ۔

۴۲۹۱: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تمام مخلوقات کو قیامت کے دن جمع کرے گا تو جناب محمد ﷺ کی امت کو سجدے کا حکم کرے گا وہ بڑی دیر تک اس کو سجدہ کرتے رہیں گے پھر حکم ہوگا اپنے سر اٹھاؤ ہم نے تمہارے شمار کے موافق تمہارے فدیئے کر دیئے دوزخ سے۔

تشریح ❁ وہ تمہارے بدل دوزخ میں جائیں گے اور تم آزاد ہوئے یہ فدیئے اللہ کافروں میں سے کرے گا جن کو ہمیشہ دوزخ میں رہنا ہے اگرچہ کوئی دوسرے کے اعمال کے بدل عذاب نہیں دیا جاتا مگر ہر شخص کے دو مکان اللہ تعالیٰ نے بنائے ہوئے ہیں ایک جنت میں ایک دوزخ میں پس جب کافروں کے لئے دوزخ کا حکم ہوگا تو مسلمان ان کے مکانات کے جنت میں وارث ہو جائیں گے گویا کافر ان کے فدیہ ہوئے جیسے اس آیت میں ہے: **اولئك هم الوارثون الذين يرثون الفردوس۔**

۴۲۹۲: حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ ثَنَا كَثِيْرُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذِهِ الْاُمَّةَ مَرْحُوْمَةٌ عَذَابُهَا بِاَيْدِيْهِمَا فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ دُفِعَ اِلٰى كُلِّ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَيُقَالُ هٰذَا فِدَاؤُكَ مِنَ النَّارِ۔

۴۲۹۲: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ امت امت مرحومہ ہے (یعنی اس پر خدا کا رحم ہے) اور اس کا عذاب اسی کے ہاتھوں سے ہوگا ایک دوسرے کو قتل کریں گے جب قیامت کا دن ہوگا تو ہر ایک مسلمان کو ایک مشرک حوالہ کیا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا یہ تیرا فدیہ ہے دوزخ سے۔

Marfat.com

تشریح ❁ اس کو اپنے بدل دوزخ میں بھیج دے تو جنت میں جایہ پانچویں ثلاثی حدیث ہے جو ابن ماجہ نے روایت کی لیکن ان کے شیخ وہی جبارہ بن مغلس ہیں جو ضعیف ہیں۔

۳۵:بَابُ مَا يُرْجٰى مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

باب: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی رحمت کی امید

۴۲۹۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ قَسَمَ مِنْهَا رَحْمَةً بَيْنَ جَمِيْعِ الْخَلَائِقِ فَبِهَا يَتَرَاحَمُوْنَ وَ بِهَا يَتَعَاطَفُوْنَ وَ بِهَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلٰى اَوْلَادِهَا وَ اَخَّرَ تِسْعَةً وَ تِسْعِيْنَ رَحْمَةً يَرْحَمُ بِهَا عِبَادَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۴۲۹۳: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کی سو رحمتیں ہیں ان میں سے اللہ نے ایک رحمت تمام مخلوقات کو دی ہے اسی کی وجہ سے وہ آپس میں محبت اور اُلفت کرتے ہیں اور اسی کی وجہ سے وحشی جانور اپنی اولاد سے الفت کرتے ہیں اور ماں اپنے بچہ سے) اور ننانوے رحمتیں اللہ نے محفوظ رکھی ہیں قیامت کے دن کے لئے کہ اپنے بندوں پر رحم فرمائے گا۔

تشریح ❁ ان ننانوے رحمتوں سے قیامت کے دن اپنے بندوں پر رحم کرے گا گویا ماں سے ننانوے درجہ زیادہ اس کو اپنے بندوں سے الفت ہے اے مالک تیری اس الفت کے قربان پھر تو ہمارا عذاب بھی کرے گا اگر تو عذاب بھی کرے گا تو بندوں کے فائدہ کے لئے ان کو پاک کرنے کے لئے جیسے ماں اپنے پیارے کو کڑوی دوا دیتی ہے۔ امام ہمام ابن تیمیہ اور ایک جماعت علماء نے ایسی حدیثوں سے نکالا ہے کہ جنت والے تو ہمیشہ جنت میں عیش کریں گے اور دوزخ والوں کو ایک مدت دراز تک جس کو اللہ تعالیٰ نے قران میں لفظ خلود تعبیر کیا ہے عذاب ہوتا رہے گا جب وہ پاک صاف ہو جائیں گے تو دوزخ بھی فنا ہو جائے گی اور دوزخ والے بھی اس کی وجہ یہ ہے کہ عذاب دائمی چند روز کی خطاؤں پر اس کی رحمت اور کرم کے خلاف ہے وہ کہتے ہیں کہ جس قدر موحد گنہگار ہیں ان میں سے بعض کو اللہ بخش دے گا اور بعضوں کو چند روز دوزخ کا عذاب دے کر پھر دوزخ سے نکال لے گا اور صرف مشرک دوزخ میں رہ جائیں گے اب دوزخ کا دروازہ بند ہو جائے گا اسی طرح جنت کا اور ہر ایک فرقہ اپنے اپنے مقام میں ہمیشہ رہے گا واللہ اعلم۔

۴۲۹۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَ اَحْمَدُ ابْنُ سِنَانٍ قَالَا ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ مِائَةَ رَحْمَةٍ فَجَعَلَ فِی الْاَرْضِ مِنْهَا رَحْمَةً فَبِهَا تَعْطِفُ الْوَالِدَةُ عَلٰى وَلَدِهَا وَالْبَهَائِمُ بَعْضُهَا عَلٰى بَعْضٍ وَ الطَّيْرُ وَاَخَّرَ تِسْعَةً وَ تِسْعِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ اَكْمَلَهَا اللّٰهُ بِهٰذِهِ الرَّحْمَةِ۔

۴۲۹۴: حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمان زمین کو پیدا کیا اسی دن سو رحمتیں پیدا کیں اور زمین میں ان سو رحمتوں میں سے ایک رحمت بھیجی اسی کی وجہ سے ماں اپنے بچہ پر رحمت کرتی ہے اور چند جانور ایک دوسرے پر اور پرند اور ننانوے رحمتوں کو اس نے اٹھا رکھا قیامت کے دن تک جب قیامت کا دن ہوگا تو اس دن ان رحمتوں کو پورا کرے گا۔

Marfat.com

۴۲۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ قَالَا ثَنَا اَبُوْ خَالِدِ الْاَحْمَرُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَمَّا خَلَقَ الْخَلْقَ كَتَبَ بِيَدِهٖ عَلٰی نَفْسِهٖ اِنَّ رَحْمَتِیْ تَغْلِبُ غَضَبِیْ۔

۴۲۹۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ نے جب خلق کو پیدا کیا تو اپنے ہاتھ سے اپنے اوپر یہ لکھا کہ میری رحمت غالب ہے میرے غضب پر (یعنی رحمت زیادہ ہے غضب سے اگر ایسا نہ ہوتا تو ہم ایک دن بھی جی نہ سکتے تھے)

۴۲۹۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِی الشَّوَارِبِ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَيْلٰی عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ مَرَّ بِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَنَا عَلٰی حِمَارٍ فَقَالَ يَا مُعَاذُ هَلْ تَدْرِیْ مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَی الْعِبَادِ وَ مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَی اللّٰهِ قُلْتُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ حَقَّ اللّٰهِ عَلَی الْعِبَادِ اَنْ يَعْبُدُوْهُ وَ لَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَ حَقُّ الْعِبَادِ عَلَی اللّٰهِ :اِذَا فَعَلُوْا ذَالِكَ اَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ۔

۴۲۹۶: حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ مجھ پر گزرے میں ایک گدھے پر سوار تھا۔ آپؐ نے فرمایا: اے معاذ تو جانتا ہے اللہ کا حق اس کے بندوں پر کیا ہے اور بندوں کا حق اللہ پر کیا ہے (حالانکہ اللہ پر کوئی چیز واجب نہیں ہے مگر یہ سب اسی کے وعدے کی رو سے ہے گویا اس نے خود اپنے اوپر لازم کرلیا ہے لیکن اگر وہ چاہے تو اس کو توڑ دے کوئی اس سے پوچھنے والا نہیں) میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسولؐ خوب جانتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اور بندوں کا حق اللہ پر یہ ہے کہ جب وہ ایسا کریں تو ان کو عذاب نہ کرے۔

۴۲۹۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا اِبْرٰهِيْمُ بْنُ اَعْيَنَ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ يَحْيَی الشَّيْبَانِیُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ غَزَوَاتِهٖ :فَمَرَّ بِقَوْمٍ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ ؟فَقَالُوْا :نَحْنُ الْمُسْلِمُوْنَ وامْرَاَةٌ تَحْصِبُ تَنُّوْرَهَا وَ مَعَهَا ابْنٌ لَهَا فَاِذَا ارْتَفَعَ وَ هَجُ التَّنُّوْرِ تَنَحَّتْ بِهٖ فَاَتَتِ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَتْ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟

فَقَالَ نَعَمْ قَالَتْ بِاَبِیْ اَنْتَ وَ اُمِّیْ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ؟ قَالَ بَلٰی قَالَتْ اَوَ لَيْسَ اللّٰهُ بِاَرْحَمَ بِعِبَادِهٖ مِنَ الْاُمِّ بِوَلَدِهَا؟ قَالَ بَلٰی :قَالَتْ فَاِنَّ

۴۲۹۷: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھے ایک جہاد میں آپ ﷺ کچھ لوگوں پر سے گزرے۔ فرمایا: کون لوگ ہو وہ بولے ہم مسلمان ہیں اور ان میں ایک عورت آگ سے تنور سلگا رہی تھی اس کا ایک بیٹا بھی اس کے ساتھ تھا جب تنور میں سے دھواں نکلا تو اس نے اپنے بیٹے کو سرکا دیا اور آنحضرت ﷺ کے پاس آئی آپؐ سے کہا تم اللہ کے رسول ہو آپؐ نے فرمایا: ہاں۔ وہ بولی میرے ماں باپ آپ پر صدقے کیا اللہ سب رحم کرنے والوں سے رحم کرنے والا نہیں ہے۔ آپؐ نے فرمایا: کیوں نہیں ہے۔ وہ بولی کیا اللہ اپنے بندوں پر اس سے زیادہ رحم نہیں کرے گا جتنا ماں اپنے بچہ پر کرتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: بے شک کرے گا وہ بولی پھر ماں تو اپنے

Marfat.com

الْاُمَّ لَا تُلْقِیْ وَلَدَهَا فِی النَّارِ فَاَكَبَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِیْ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ اِلَيْهَا : فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ مِنْ عِبَادِهٖ اِلَّا الْمَارِدَ الْمُتَمَرِّدَ الَّذِیْ يَتَمَرَّدُ عَلَى اللّٰهِ وَ اَبٰى اَنْ يَقُوْلَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

بچے کو آگ میں نہیں ڈالتی (گو وہ کتنی ہی شرارت اور نافرمانی کرے) یہ سن کر آپؐ نے سر جھکا دیا آپؐ روتے رہے پھر اپنا سر اٹھایا اس کی طرف اور فرمایا: بے شک اللہ اپنے بندوں کو عذاب نہیں کرتا مگر انہی بندوں کو جو شریر سرکش ہیں اور اللہ سے شرارت کرتے ہیں اور لا الٰہ الا اللہ کہنے سے انکار کرتے ہیں۔

تشریح ❁ اے مالک ہم نے یہ حدیث تیرے پیغمبر کی خوب یاد کر لی ہے تو اپنے پیغمبر کے کہے کی لاج رکھ اور ہم کو عذاب مت کر ہمارے گناہ معاف کر دے ہم صدق دل سے کہتے ہیں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ قائم رکھ ہم کو اس کلمہ پر اور خاتمہ کر ہمارا اس کلمہ طیبہ پر آمین یارب العالمین۔

۴۲۹۸: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ الدِّمَشْقِیُّ ثَنَا عَمْرُو بْنُ هَاشِمٍ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهٖ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَايَدْخُلُ النَّارَ اِلَّا شَقِیٌّ قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ مَنِ الشَّقِیُّ۔

۴۲۹۸: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: دوزخ میں نہیں جائے گا مگر جو شقی ہوگا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ شقی کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا: جس نے اللہ کی کبھی اطاعت نہیں کی (یعنی کوئی نیک کام نہیں کیا) اور کوئی گناہ نہیں چھوڑا۔

قَالَ مَنْ لَمْ يَعْمَلْ لِلّٰهِ بِطَاعَةٍ وَ لَمْ يَتْرُكْ لَهٗ مَعْصِيَةً.

تشریح ❁ اس پر یہ اعتراض نہ ہوگا کہ کافر بھی کوئی نہ کوئی تو نیک کام کرتے ہیں پھر وہ بھی دوزخ میں نہ جائیں گے کیونکہ کافر جب توحید کی شہادت نہیں دیتے تو ان کا کوئی عمل مقبول نہیں ہے پس گویا انہوں نے کوئی نیک کام نہیں کیا اور ہر ایک گناہ کے مرتکب ہوئے۔

۴۲۹۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ثَنَا سُهَيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَخُوْ حَزْمٍ الْقُطَعِیِّ ثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِیُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ (اَوْ تَلَا) هٰذِهِ الْاٰيَةَ : ﴿هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَ اَهْلُ الْمَغْفِرَةِ﴾ [المدثر : ٥٦] فَقَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ : اَنَا اَهْلٌ اَنْ اُتَّقٰى فَلَا يُجْعَلَ مَعِیْ اِلٰهٌ آخَرُ فَمَنِ اتَّقٰى اَنْ يَجْعَلَ مَعِیْ اِلٰهًا آخَرَ فَاَنَا اَهْلٌ اَنْ اَغْفِرَلَهٗ ۔ قَالَ اَبُو الْحَسَنِ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا اِبْرٰهِيْمُ بْنُ نَصْرٍ

۴۲۹۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَ اَهْلُ الْمَغْفِرَةِ پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں لائق ہوں اس کے کہ بچو اس سے کہ میرے ساتھ کوئی دوسرا خدا مانا جائے پھر جو کوئی بچے اس سے کہ میرے ساتھ کوئی دوسرا خدا ماننے میں لائق ہوں اس کے کہ اس کو بخش دوں۔

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ جو کوئی میرے ساتھ شرک نہ کرے۔ میں لائق ہوں اس کے کہ اس کو بخش دوں۔

Marfat.com

تشریح ❁ اس حدیث میں تمام اہل توحید کو نجات کی خوشخبری ہے۔

۴۳۰۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا ابْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ ثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِىْ عَامِرُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُبُلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَاحُ بِرَجُلٍ مِنْ اُمَّتِىْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رُؤُسِ الْخَلَائِقِ فَيُنْشَرُ لَهٗ تِسْعَةٌ وَ تِسْعُوْنَ سِجِلًّا كُلُّ سِجِلٍّ مَدَّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ هَلْ تُنْكِرُ مِنْ هٰذَا شَيْئًا۔

فَيَقُوْلُ لَا يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ اَظَلَمَتْكَ كَتَبَتِىْ الْحَافِظُوْنَ؟ ثُمَّ يَقُوْلُ اَلَكَ عَنْ ذٰلِكَ حَسَنَةٌ؟

فَيُهَابُ الرَّجُلُ فَيَقُوْلُ : بَلٰى اِنَّ لَكَ عِنْدَ نَا حَسَنَاتٍ وَ اِنَّهٗ لَا تُظْلَمُ عَلَيْكَ الْيَوْمَ فَتُخْرَجُ لَهٗ بِطَاقَةٌ فِيْهَا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ رَ سُوْلُهٗ : قَالَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ مَا هٰذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هٰذِهِ السِّجِلَّاتِ فَيَقُوْلُ اِنَّكَ لَا تُظْلَمُ فَتُوْضَعُ السِّجِلَّاتُ فِىْ كَفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِىْ كَفَّةٍ۔ فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَ ثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى الْبِطَاقَةُ الرُّقْعَةُ وَ اَهْلُ مِصْرَ يَقُوْلُوْنَ لِلرُّقْعَةِ بِطَاقَةٌ۔

۴۳۰۰: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص کی پکار ہوگی قیامت کے دن میری امت میں سے سب لوگوں کے سامنے اس کے ننانوے دفتر پھیلائے جائیں گے ہر دفتر اتنا لمبا ہوگا جہاں تک نگاہ پہنچتی ہے۔ پھر اللہ فرمائے گا اس میں جو گناہ لکھے ہیں تو ان میں سے کسی کا منکر ہے وہ عرض کرے گا نہیں اے مالک ۔ پروردگار فرمائے گا کیا میرے لکھنے والے فرشتوں نے تیرے اوپر کچھ ظلم کیا ہے۔ پھر فرمائے گا اچھا تجھے کچھ عذر ہے اچھا تیرے پاس کچھ نیکی بھی ہے وہ ڈر جائے گا اور کہے گا میرے مالک میرے پاس کوئی نیکی نہیں ہے۔ پروردگار فرمائے گا نہیں کئی نیکیاں تیری ہمارے پاس ہیں اور آج کے دن تجھ پر ظلم نہیں کیا جائے گا پھر ایک پرچہ نکالا جائے گا اس میں اشہدان لا الٰہ الا اللہ واشہدان محمد عبدہ ورسولہ لکھا ہوگا وہ بندہ عرض کرے گا اے مالک ان دفتروں کے سامنے بھلا یہ پرچہ کیا کام آئے گا۔ پروردگار فرمائے گا تجھ پر ظلم نہیں ہوسکتا پھر وہ سب دفتر (ترازو کے) ایک پلڑے میں رکھے جائیں گے اور وہ ایک پرچہ ایک پلڑے میں وہ سارے دفتر اٹھ جائیں گے اور پرچہ بھاری ہوگا۔ محمد بن یحییٰ نے کہا حدیث میں جو بطاقۃ کا لفظ ہے اس سے رقعہ مراد ہے اور مصر والے رقعہ کو بطاقۃ بولتے ہیں۔

تشریح ❁ یہ حدیث مشہور ہے حدیث بطاقۃ کے ساتھ اور اس میں بڑی امید ہے عصاۃ المؤمنین کے لئے بہ شرطیہ ان کا خاتمہ ایمان پر ہو یا اللہ مضبوط رکھ کر ہم کو ایمان پر۔

۳۶: بَابُ ذِكْرِ الْحَوْضِ

باب: حوض کوثر کا بیان

۴۳۰۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ثَنَا زَكَرِيَّا ثَنَا عَطِيَّةُ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِىْ حَوْضًا مَا بَيْنَ الْكَعْبَةِ وَ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ اَبْيَضَ مِثْلَ

۴۳۰۱: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: میرا ایک حوض ہے کعبہ سے بیت المقدس تک (یعنی اتنا بڑا) اس کا پانی سفید ہے دودھ کی طرح اس کے برتن (پانی پینے کو جو اس حوض پر ہے) آسمانوں کے تاروں کے شمار میں

Marfat.com

اللَّبَنِ آنِيَتُهُ عَدَدُ النُّجُوْمِ وَ اِنِّیْ لَاَكْثَرُ الْاَنْبِيَآءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

ہیں اور میرے تابعدار (یعنی امت کے لوگ) قیامت کے دن سب پیغمبروں کے تابعداروں سے زیادہ ہوں گے۔

تشریح ❁ اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ ﷺ کی امت قیامت تک باقی رہے گی اور حضرت عیسیٰؑ کی امت آپ کے پیدا ہونے سے ختم ہوگئی۔

۴۳۰۲: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ اَبِیْ مَالِكٍ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ عَنْ رِبْعِیٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ: قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ حَوْضِیْ لَاَبْعَدُ مِنْ اَيْلَةَ اِلٰی عَدَنَ وَ الَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَاٰنِيَتُهٗ اَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ النُّجُوْمِ وَ لَهُوَ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَ اَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ اِنِّیْ لَاَذُوْدُ عَنْهُ الرِّجَالَ كَمَا يَذُوْدُ الرَّجُلُ الْاِبِلَ الْغَرِيْبَةَ عَنْ حَوْضِهٖ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَتَعْرِفُنَا؟

قَالَ نَعَمْ تَرِدُوْنَ عَلَیَّ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنْ اَثَرِ الْوُضُوْءِ لَيْسَتْ لِاَحَدٍ غَيْرِكُمْ۔

۴۳۰۲: حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے میرا حوض ایسا بڑا ہے جیسے ایلہ سے (وہ ایک مقام ہے ینبوع اور مصر کے درمیان یا ایک پہاڑ ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان) عدن قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس کے برتن شمار میں تاروں سے زیادہ ہیں اور اس کا پانی دودھ سے سفید ہے اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اور لوگوں کو اس پر سے ہانک دوں گا جیسے کوئی غیر اونٹوں کو اپنے حوض سے ہانک دیتا ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپؐ ہم لوگوں کو (یعنی اپنی امت والوں کو) پہچان لیں گے۔ آپؐ نے فرمایا: ہاں تمہارے منہ اور ہاتھ سفید ہوں گے وضو کے نشان سے اور یہ نشان اور کسی امت کے لئے نہ ہوگا۔

۴۳۰۳: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِیُّ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ حَدَّثَنِیْ الْعَبَّاسُ بْنُ سَالِمٍ الدِّمَشْقِیُّ نُبِّئْتُ عَنْ اَبِیْ سَلَّامٍ الْحَبَشِیِّ قَالَ بَعَثَ اِلَیَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَاَتَيْتُهٗ عَلٰی بَرِيْدٍ فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَيْهِ قَالَ لَقَدْ شَقَقْنَا عَلَيْكَ يَا اَبَا سَلَّامٍ فِیْ مَرْكَبِكَ قَالَ اَجَلْ وَاللّٰهِ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ: قَالَ وَاللّٰهِ! مَا اَرَدْتُ الْمَشَقَّةَ عَلَيْكَ وَ لٰكِنْ حَدِيْثٌ بَلَغَنِیْ اَنَّكَ تُحَدِّثُ بِهٖ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِی الْحَوْضِ فَاَحْبَبْتُ اَنْ تُشَافِهَنِیْ بِهٖ قَالَ فَقُلْتُ حَدَّثَنِیْ ثَوْبَانُ: مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ حَوْضِیْ مَا بَيْنَ عَدَنَ اِلٰی اَيْلَةَ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَ اَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ

۴۳۰۳: حضرت ابوسلام حبشیؒ سے روایت ہے عمر بن عبدالعزیز (خلیفہ نے مجھ کو بلا بھیجا میں ہر چوکی پر تازہ دم گھوڑا بٹھا کر آیا (جلد پہنچنے کے لئے) جب میں ان کے پاس پہنچا تو انہوں نے کہا ہم نے تجھ کو تکلیف دی اے ابوسلام تیری سواری میں۔ میں نے کہا بے شک اے امیر المؤمنین انہوں نے کہا میں نے تجھ کو تکلیف نہیں دی مگر ایک حدیث سننے کے لئے میں نے سنا تو اس کو روایت کرتا ہے ثوبان سے جو آنحضرتؐ کے مولیٰ تھے حوض کوثر کے باب میں تو میں نے یہ چاہا اس حدیث کو تیرے منہ سے سن لوں۔ میں نے کہا مجھ سے ثوبانؓ نے بیان کیا جو مولیٰ تھے آنحضرتؐ کے آنحضرتؐ نے فرمایا: میرا حوض اتنا بڑا ہے جیسے عدن سے ایلہ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہے اس کے کوزے شمار میں آسمان کے تاروں کی

Marfat.com

اَكَاوِيبُهُ كَعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ مِنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا اَبَدًا وَ اَوَّلُ مِنْ يَرِدُهُ عَلَيَّ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ الدُّنْسِ ثِيَابًا وَالشُّعْثُ رُؤُوْسًا اَلَّذِيْنَ لَا يَنْكِحُوْنَ الْمُنَعَّمَاتِ وَ لَا يُفْتَحُ لَهُمُ السُّدَدُ قَالَ فَبَكَى عُمَرُ حَتّٰى اَفْنَضَلَّتْ لِحْيَتُهُ ثُمَّ قَالَ لٰكِنِّيْ قَدْ نَكَحْتُ الْمُنَعَّمَاتِ وَفُتِحَتْ لِيَ السُّدَدِ لَا جَرَمَ اَنِّيْ لَا اَغْسِلُ ثَوْبِي الَّذِيْ عَلٰى جَسَدِيْ حَتّٰى يَتَّسِخَ: وَ لَا اَدْهَنُ رَاسِيْ حَتّٰى يَشْعَثَ۔

مثل ہیں جو شخص اس میں سے ایک گھونٹ پی لے گا وہ اس کے بعد کبھی پیاسہ نہ ہوگا اور سب سے پہلے جو لوگ اس حوض پر پانی پینے کے لئے آئیں گے وہ فقیر مہاجرین ہوں گے میلے کچیلے کپڑے پریشان سر والے جو عمدہ عورتوں سے نکاح نہیں کر سکتے اور ان کے لئے دروازے نہیں کھولے جاتے۔ ابوسلام نے کہا حدیث سن کر عمر بن عبدالعزیز روئے یہاں تک کہ ان کی داڑھی تر ہوگئی پھر کہا میں نے تو عمدہ عورتوں سے نکاح بھی کیا اور میرے دروازے بھی کھلے اب میں ضرور یہ کروں گا کہ جو کپڑا پہنے ہوں اس کو نہ دھوؤں گا یہاں تک کہ وہ میلا ہو جائے اور اپنے سر میں تیل نہ ڈالوں گا یہاں تک کہ وہ پریشان ہو جائے۔

تشریح ❁ تا کہ میں بھی حوض کوثر سے پینے کا مستحق ہو جاؤں سبحان اللہ اگلے لوگ حدیث کے کیسے عاشق تھے کہ ایک حدیث سننے کے لئے اتنے دور سے ایک شخص کو بلوایا اور پھر سنتے ہی اس پر عمل کرنے کا قصد کیا حالانکہ خلیفہ اور بادشاہ وقت تھے اس حدیث سے عمر بن عبدالعزیز کی بڑی فضیلت اور خدا ترسی معلوم ہوئی تمام سلاطین بنی امیہ میں ایک یہی عادت اور حق پرست تھے اور انہوں نے ہی تبرا جناب علی مرتضٰی کا جو برسر منبر اہوا کرتا تھا موقوف کرایا اور بجائے اس کے اس آیت کے پڑھنے کا حکم دیا ان اللہ یامر بالعدل والاحسان اخیر تک۔

۴۳۰۴: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا اَبِيْ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا بَيْنَ فَاحِيَتَيْ حَوْضِيْ كَمَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَالْمَدِيْنَةِ اَوْ كَمَا بَيْنَ الْمَدِيْنَةِ وَ عُمَانَ۔

۴۳۰۴: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے حوض کے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا صنعاء اور مدینہ میں ہے یا جیسے مدینہ اور عمان میں ہے۔

۴۳۰۵: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ثَنَا سَعِيْدُ ابْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ يُرَى فِيْهِ اَبَارِيْقُ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ كَعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ۔

۴۳۰۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حوض کوثر پر چاندی اور سونے کے کوزے ہیں آسمان کے تاروں کے شمار میں۔

۴۳۰۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْعِلَاءِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ اَتَى الْمَقْبَرَةَ فَسَلَّمَ عَلَى الْمَقْبَرَةِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَقَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ وَ اِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِكُمْ لَاحِقُوْنَ ثُمَّ قَالَ لَوَدِدْنَا

۴۳۰۶: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ قبرستان میں آئے اور سلام کیا قبرستان والوں کو تو فرمایا السلام علیکم دار قوم مومنین وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون پھر فرمایا: میں نے آرزو کی کاش میں اپنے بھائیوں کو دیکھتا۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں۔ آپؐ نے فرمایا:

Marfat.com

اَنَّا قَدْ رَاَيْنَا اِخْوَانِنَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْ لَسْنَا اِخْوَانَكَ؟ قَالَ اَنْتُمْ اَصْحَابِیْ وَ اِخْوَانِی الَّذِيْنَ يَاتُوْنَ مِنْ بَعْدِی وَ اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَمْ يَاتِ مِنْ اُمَّتِكَ۔

قَالَ اَرَاَيْتُمْ لَوْ اَنَّ رَجُلًا لَهٗ خَيْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ بَيْنَ ظَهْرَانِیْ خَيْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ اَلَمْ يَكُنْ يَعْرِفُهَا۔

قَالُوْا بَلٰى قَالَ فَاِنَّهُمْ يَاتُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنْ اَثَرِ الْوُضُوْءِ قَالَ اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ ثُمَّ قَالَ لَيُذَادَنَّ رِجَالٌ عَنْ حَوْضِیْ كَمَا يُذَادُ الْبَعِيْرُ الضَّالُّ فَاُنَادِيْهِمْ اَلَا هَلُمُّوْا فَيُقَالُ اَنَّهُمْ قَدْ بَدَّلُوْا بَعْدَكَ وَ لَمْ يَزَالُوْا يَرْجِعُوْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ فَاَقُوْلُ: اَلَا سُحْقًا: سُحْقًا۔

تم میرے اصحاب ہو اور میرے بھائی وہ لوگ ہیں جو میری وفات کے بعد پیدا ہوں گے اور میں تمہارا پیش خیمہ ہوں گا حوض کوثر پر۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیونکر پہچانیں گے ان لوگوں کو جو ابھی پیدا نہیں ہوئے آپؐ کی امت میں سے۔ آپؐ نے فرمایا: بھلا دیکھو اگر ایک شخص کے گھوڑے جو سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والے ہوں خالص مشکی سیاہ گھوڑوں میں مل جائیں تو وہ اپنے گھوڑوں کو نہیں پہچانے گا۔ لوگوں نے عرض کیا بے شک پہچان لے گا (کیونکہ اس کے گھوڑے سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والے ہیں) آپؐ نے فرمایا: اسی طرح میری امت کے لوگ قیامت کے دن سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں ہو کر آئیں گے وضو کے سبب سے (یہ وضو کا نور ان کے چہروں اور ہاتھ پاؤں پر ہوگا) آپؐ نے فرمایا: میں تمہارا پیش خیمہ ہوں گا حوض کوثر پر (یعنی تم سے آگے وہاں پہنچ کر تمہارے پانی پلانے کی تیاری کروں گا) پھر فرمایا چند لوگ جو بظاہر میری امت کے لوگ ہوں گے میرے حوض سے ہانک دیئے جائیں گے جیسے بھولا بھٹکا (پرایا) اونٹ ہانک دیا جاتا ہے اور میں ان کو پکاروں گا اِدھر آؤ اور مجھ سے کہا جائے گا ان لوگوں نے تمہارے بعد دین بدل دیا اور ہمیشہ اپنی ایڑیوں پر دین سے منحرف ہوتے رہے میں کہوں گا (ایسا ہے) تو دور ہو تو دور ہو۔

تشریح ❁ دوسری روایت میں ہے میں کہوں گا یہ لوگ تو میرے اصحاب ہیں اور جواب میں کہا جائے گا تم نہیں جانتے جو ان لوگوں نے تمہارے بعد نئی نئی بدعتیں پھیلائیں یہ حدیث اس حدیث کے خلاف نہیں ہے کہ میری امت کے اعمال مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں پیر اور جمعرات کو کیونکہ یہ پیشی مجملاً ہوتی ہے کچھ نام بنام نہیں ہوتی اور اگر نام بنام بھی ہو تو آپ ﷺ قیامت میں ان کے نام سے واقف نہ ہوں گے جب یہ کہا جائے گا کہ ان لوگوں نے نئے نئے کام نکالے تھے دین میں اس وقت آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ یہ فلانے لوگ ہیں اور آپ ﷺ بھی ان کو فرمائیں گے دور ہو دور ہو مراد وہ لوگ ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دین اسلام سے پھر گئے اگر صحابہ اصحاب سے مراد ہوں اور جو اصحاب کا لفظ ساری امت کو شامل ہو پھر تو کچھ اشکال نہیں اور ابن ماجہ کی روایت میں اصحاب کا لفظ ہی نہیں ہے وہ شامل ہے ہر ایک بدعتی کو جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو بدل ڈالا اور اس طریقہ کو چھوڑ دیا جس پر آپ اور اہل بیت عظام اور صحابہ کرام تھے۔

۳۷: بَابُ ذِكْرِ الشَّفَاعَةِ

باب: شفاعت کا بیان

۴۳۰۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ

۴۳۰۷: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ

Marfat.com

عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِیٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ فَتَعَجَّلَ كُلُّ نَبِیٍّ دَعْوَتَهٗ وَ اِنِّیْ اخْتَبَاْتُ دَعْوَتِیْ شَفَاعَةً لِاُمَّتِیْ فَهِیَ نَائِلَةٌ مَنْ مَاتَ مِنْهُمْ لَا یُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَیْئًا۔

نے فرمایا: ہر نبی کی ایک دعا ہوتی ہے جو ضرور قبول ہوتی ہے (اپنی امت کے باب میں) تو ہر نبی نے اپنی دعا جلدی کر کے دنیا ہی میں پوری کر لی اور میں نے اپنی دعا کو پوشیدہ رکھ چھوڑا اپنی اپنی امت کی شفاعت کے لئے تو میری شفاعت ہر شخص کے لئے ہوگی میری امت سے جو مرا ہوا اس کا حال میں کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو۔

تشریح ❁ یعنی توحید پر مرا اگر شرک میں مبتلا رہ کر مرا تو حضرت کی شفاعت سے محروم رہے گا۔ دوسری روایت میں ہے کہ شفاعت میری ان لوگوں کے لئے ہوگی جنہوں نے کبیرہ گناہ کئے ہیں میری امت میں سے۔

۴۳۰۸: حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسٰی وَ اَبُوْ اِسْحٰقَ الْهَرَوِیُّ اِبْرٰهِیْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ حَاتِمٍ قَالَا ثَنَا هُشَیْمٌ اَنْبَاَنَا عَلِیُّ بْنُ زَیْدِ بْنِ جَدْعَانَ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ۔

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَا سَیِّدُ وَلَدِ آدَمَ وَ لَا فَخْرَ وَ اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ الْاَرْضُ عَنْهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَ لَا فَخْرَ وَ اَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَ اَوَّلُ مُشَفَّعٍ وَ لَا فَخْرَ وَلِوَاءُ الْحَمْدِ بِیَدِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَ لَا فَخْرَ۔

۴۳۰۸: حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: میں سردار ہوں آدم کی اولاد کا اور کچھ فخر کی راہ سے یہ نہیں کہتا (بلکہ اظہار واقع ہے اور بیان ہے اللہ کی نعمت کا) اور سب سے پہلے قیامت کے دن زمین میرے لئے پھٹے گی (میں قبر سے نکلوں گا) کچھ فکر کی راہ سے نہیں کہتا اور میں سب سے پہلے شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی کچھ فخر کی راہ سے نہیں کہتا اور حمد کا جھنڈا قیامت کے دن میرے ہاتھ میں ہوگا فخر کی راہ سے نہیں کہتا۔

۴۳۰۹: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرٰهِیْمَ بْنِ حَبِیْبٍ قَالَا ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ یَزِیْدَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَمَّا اَهْلُ النَّارِ الَّذِیْنَ هُمْ اَهْلُهَا فَلَا یَمُوْتُوْنَ فِیْهَا وَ لَا یَحْیَوْنَ وَ لٰكِنْ نَاسٌ اَصَابَتْهُمُ النَّارُ بِذُنُوْبِهِمْ اَوْ بِخَطَایَاهُمْ فَاَمَاتَهُمْ اِمَاتَةً حَتّٰی اِذَا كَانُوْا فَحْمًا اُذِنَ لَهُمْ فِی الشَّفَاعَةِ فَجِیْءَ بِهِمْ ضَبَائِرَ فَبُثُّوْا عَلٰی اَنْهَارِ الْجَنَّةِ فَقِیْلَ یَا اَهْلَ الْجَنَّةِ ! اَفِیْضُوْا عَلَیْهِمْ فَیَنْبُتُوْنَ نَبَاتَ الْحِبَّةِ تَكُوْنُ فِیْ حَمِیْلِ السَّیْلِ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ كَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ فِی الْبَادِیَةِ۔

۴۳۰۹: حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: دوزخ کے لوگ جو دوزخ میں رہیں گے وہ نہ اس میں مریں گے نہ جئیں گے (یعنی آرام نصیب نہ ہوگا تو گویا زندگی نہیں) لیکن بعض لوگ ایسے ہوں گے کہ ان کو گناہوں اور خطاؤں کی وجہ سے دوزخ کی آگ پکڑے گی اور ان کو مار ڈالے جہاں تک کہ وہ کوئلہ کی طرح ہو جائیں گے اس وقت ان کی شفاعت کا حکم ہوگا وہ گروہ گروہ آئیں گے اور جنت کی نہر پر پھیل جائیں اور کہا جائے گا اے جنت کے لوگو ان پر جنت کا پانی ڈالو وہ ان پر جنت کا پانی ڈالیں گے) وہ اس طرح اُگیں گے جیسے دانہ نالی کے بہاؤ میں (جہاں کوڑا وغیرہ جمع ہوتا ہے) اگتا ہے بہت جلد بڑھتا ہے کھاد اور پانی کی وجہ سے) ایک شخص

Marfat.com

یہ حدیث سن کر بولا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ گویا جنگل میں بھی رہے ہیں (اور زراعت کا حال بھی جانتے ہیں کہ فلاں مقام میں دانہ خوب اگتا ہے۔

۴۳۱۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ جَعْفَرِ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِيْ۔

۴۳۱۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: قیامت کے دن میری شفاعت ان لوگوں کے لئے ہوگی جو اہل کبائر ہیں میری امت میں سے (صلحاء اور اولیاء کرام کی شفاعت ترقی درجات کے لئے ہوگی۔

۴۳۱۱: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَسَدٍ ثَنَا اَبُوْ بَدْرٍ ثَنَا زِيَادُ بْنُ خَيْثَمَةَ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُيِّرْتُ بَيْنَ الشَّفَاعَةِ وَ بَيْنَ اَنْ يَدْخُلَ نِصْفُ اُمَّتِيْ الْجَنَّةَ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ لِاَنَّهَا اَعَمُّ وَ اَكْفٰى اَتُرَوْنَهَا لِلْمُتَّقِيْنَ لَا وَلٰكِنَّهَا لِلْمُذْنِبِيْنَ الْخَطَّائِيْنَ الْمُتَلَوِّثِيْنَ۔

۴۳۱۱: حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: مجھے اختیار ملا کہ یا شفاعت کروں یا میری آدھی امت کو جنت ملے (اور آدھی دوزخ میں جائے) تو میں نے شفاعت کو اختیار کیا کیونکہ وہ عام ہوگی (اور اس کا فائدہ ہر ایک کو پہنچ سکتا ہے سبحان اللہ کیا شفقت ہے آپ ﷺ کی اپنی امت پر) اور زیادہ کافی ہوگی تم سمجھتے ہو کہ شفاعت پرہیزگاروں کے لئے ہوگی نہیں گناہ گاروں کے لئے خطاکاروں کے لئے قصوروں میں پھنسے ہوؤں کے لئے۔

۴۳۱۲: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَجْتَمِعُ الْمُؤْمِنُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُلْهَمُوْنَ اَوْ يُهْمَمُوْنَ شَكَّ سَعِيْدٌ۔

فَيَقُوْلُوْنَ لَوْ تَشَفَّعْنَا اِلٰى رَبِّنَا فَاَرَاحَنَا مِنْ مَكَانِنَا، فَيَاتُوْنَ آدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ آدَمُ اَبُو النَّاسِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَ اَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهٗ فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ يُرِحْنَا مِنْ مَكَانِنَا هٰذَا : فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَ يَذْكُرُ وَ يَشْكُوْا اِلَيْهِمْ ذَنْبَهُ الَّذِيْ اَصَابَ فَيَسْتَحْيِيْ مِنْ ذَالِكَ) وَ لٰكِنِ ائْتُوْا نُوْحًا فَاِنَّهٗ اَوَّلُ رَسُوْلٍ بَعَثَهُ اللّٰهُ اِلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ فَيَاتُوْنَهٗ فَيَقُوْلُ : لَسْتُ هُنَاكُمْ :وَيَذْكُرُ سُؤَالَهٗ رَبَّهٗ مَا لَيْسَ لَهٗ بِهٖ عِلْمٌ

۴۳۱۲: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن سب مؤمنین اکٹھے ہوں گے پھر اللہ ان کے دلوں میں ڈال دے گا وہ کہیں گے کاش ہم کسی کی سفارش اپنے مالک کے پاس لے جائیں اور اس تکلیف سے راحت حاصل کریں کیونکہ میدانِ حشر میں گرمی کی شدت پسینے کی کثرت اور پیاس حد سے زیادہ ہوگی) آخر وہ سب حضرت آدمؑ کی خدمت میں آئیں گے اور کہیں گے آپ آدم ہیں سارے آدمیوں کے باپ اللہ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے بنایا اور اپنے فرشتوں سے آپ کو سجدہ کرایا (یعنی تحیت کا سجدہ نہ عبادت کا اب آپ ہماری سفارش کیجئے ہمارے مالک سے وہ ہم کو اس جگہ سے نکال کر کہیں آرام دے وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں (یعنی میرا مرتبہ ایسا نہیں ہے کہ میں اس وقت میں

Marfat.com

وَ يَسْتَحْيٖ مِنْ ذَالِكَ وَلٰكِنْ ائْتُوْا خَلِيْلَ الرَّحْمَانِ اِبْرٰهِيْمَ : فَيَاْتُوْنَهٗ فَيَقُوْلُ : لَسْتُ هُنَاكُمْ وَ يَذْكُرُ سُؤَالَهٗ رَبَّهٗ مَا لَيْسَ لَهٗ بِهٖ عِلْمٌ وَ يَسْتَحْيٖ مِنْ ذَالِكَ فَيَاْتُوْنَهٗ فَيَقُوْلُ : لَسْتُ هُنَاكُمْ وَ لٰكِنِ ائْتُوْا مُوْسٰى عَبْدًا كَلَّمَهُ اللّٰهُ وَاَعْطَاهُ التَّوْرَاةَ فَيَاْتُوْنَهٗ فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ (وَ يَذْكُرُ قَتْلَهٗ النَّفْسَ) وَ لٰكِنِ ائْتُوْا عِيْسٰى عَبْدَ اللّٰهِ وَرَسُوْلَهٗ وَ كَلِمَةَ اللّٰهِ وَ رُوْحَهٗ فَيَاْتُوْنَهٗ فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَ لٰكِنِ ائْتُوْا مُحَمَّدًا عَبْدًا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَ مَا تَاَخَّرَ فَيَاْتُوْنَ فَانْطَلِقَ (قَالَ فَذَكَرَ هٰذَا الْحَرْفَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ فَاَمْشِيْ بَيْنَ السَّمَاطَيْنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ) قَالَ ثُمَّ عَادَ اِلٰى حَدِيْثِ اَنَسٍ قَالَ فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ فَيُؤْذَنُ لِيْ فَاِذَا رَاَيْتُهٗ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِيْ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَدَعَنِيْ :ثُمَّ يُقَالُ ارْفَعْ يَا مُحَمَّدُ وَ قُلْ تَسْمَعْ و سَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَحْمَدُهٗ بِتَحْمِيْدٍ يُعَلِّمُنِيْهِ ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحُدَّ لِيْ حَدًّا فَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ اَعُوْدُ الثَّانِيَةَ فَاِذَا رَاَيْتُهٗ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِيْ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَدَعَنِيْ ثُمَّ يُقَالُ لِيْ اِرْفَعْ مُحَمَّدُ! قُلْ تُسْمَعْ وَ سَلْ تُعْطَهْ وَ اشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَرْفَعُ رَاْسِيْ فَاَحْمَدُهٗ بِتَحْمِيْدٍ يُعَلِّمُنِيْهِ ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحُدَّ لِيْ حَدًّا فَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ اَعُوْدُ الثَّالِثَةَ فَاِذَا رَاَيْتُ رَبِّيْ وَقَعْتُ سَاجِدًا : فَيَدَعُنِيْ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَدَعَنِيْ ثُمَّ يُقَالُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ قُلْ تَسْمَعْ وَ سَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَرْفَعُ رَاْسِيْ فَاَحْمَدُهٗ بِتَحْمِيْدٍ يُعَلِّمُنِيْهِ ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحُدَّ لِيْ حَدًّا فَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ اَعُوْدُ الرَّابِعَةَ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ مَا بَقِيَ اِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْاٰنُ۔

مالک سے کچھ عرض کرسکوں اور وہ اپنے گناہ کو یاد کر کے لوگوں سے بیان (مالک کے پاس ایسے وقت میں جاتے ہوئے وہ کہیں گے البتہ تم لوگ نوح کے پاس جاؤ وہ پہلے رسول ہیں جن کو اللہ نے زمین والوں کے پاس بھیجا یہ سب لوگ نوح کے پاس آئیں گے (اور ان سے بھی وہی کہیں گے جو حضرت آدمؑ سے کہا) وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں اور یاد کریں گے اپنے اس سوال کو جو انہوں نے اللہ سے دنیا میں کیا تھا جس کا انہیں علم نہ تھا اور شرم کریں گے (اس وقت میں مالک کے پاس جانے سے سوال یہ تھا کہ طوفان کے بعد نوح نے اللہ سے عرض کیا کہ تو نے وعدہ کیا تھا مجھ کو اور میرے گھر والوں کو بچانے کا اب میرا بیٹا کہاں ہے جو شرارت سے کشتی پر سوار نہیں ہوا تھا اور ڈوب گیا تھا اس پر اللہ کا عتاب ہوا اور ارشاد ہوا کہ وہ تیرے گھر والوں میں سے نہ تھا اور جو بات تجھ کو معلوم نہیں ہے وہ مت پوچھ) وہ کہیں گے البتہ تم ابراہیم کے پاس جاؤ جو اللہ کے دوست تھے یہ سب لوگ ان کے پاس آئیں گے وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں (میں نے اپنے باپ کی سفارش کر کے دیکھ لیا ہے) تم موسیٰؑ کے پاس جاؤ وہ اللہ کے ایسے بندے ہیں جن سے اللہ نے بات کی اور ان کو تورات شریف عنایت کی یہ سب لوگ حضرت موسیٰؑ کے پاس آئیں گے وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں جو انہوں نے (دنیا میں ایک ناحق خون (قبطی کا) کا کیا تھا اس کو یاد کریں گے (حالانکہ یہ عمداً نہ تھا انہوں نے دھمکانے کے لئے ایک گھونسا لگایا تھا وہ مر گیا) البتہ تم حضرت عیسیٰؑ کے پاس جاؤ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور اللہ کا کلمہ اور روح ہیں پھر یہ سب حضرت عیسیٰؑ کے پاس آئیں گے اور کہیں گے میں اس لائق نہیں میری امت نے مجھ کو خدا بنا کر پوجا مجھے اس پر خدا تعالیٰ کے سامنے جاتے ہوئے شرم آتی ہے البتہ تم حضرت محمدؐ کے پاس جاؤ ان کے اگلے پچھلے گناہ سب معاف ہو چکے ہیں۔

Marfat.com

قَالَ يَقُوْلُ قَتَادَةُ عَلٰى اَثَرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ كَانَ فِىْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ شَعِيْرَةٍ مِنْ خَيْرٍ وَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ كَانَ فِىْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ بُرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ وَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَ كَانَ فِىْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ۔

آپؐ نے فرمایا: وہ میرے پاس آئیں گے میں ان کے ساتھ چلوں گا ان کی ہر خواہش پوری کرنے کے لئے صدآفرین آپ کی ہمت اور آپ کی شفقت پر) دوصفوں کے درمیان (یعنی مومنین کی صفوں کے بیچ میں) میں اپنے مالک سے اجازت مانگوں گا (باریابی کی) اجازت ملے گی میں جب اپنے مالک کو دیکھوں گا اسی وقت سجدے میں گر پڑوں گا وہ جب تک اس کو منظور ہے مجھ کو سجدے میں ہی رہنے دے گا پھر مجھے حکم ہوگا اے محمدؐ سر اٹھا اور کہہ تیری بات سنی جائے گی اور جو تو مانگے گا اس کو ہم دیں گے اور جس کی تو سفارش کرے گا ہم قبول کریں گے (سبحان اللہ کیا عنایت ہے مالک کی جناب محمدؐ پر) میں اس کی تعریف شروع کروں گا اس طرح سے جو وہ خود مجھ کو سکھائے گا اس کے بعد شفاعت کروں گا لیکن میری شفاعت کے لئے ایک حد مقرر کردی جائے گی (کہ جو لوگ ایسے اعمال کے ہوں گے انہی کی شفاعت کرو اس حدیث سے یہ نکلا کہ شفاعت کا اذن آپ ﷺ کو قیامت کے دن حاصل ہوگا البتہ اللہ اس کا وعدہ آپؐ سے کر چکا ہے۔ جو ضرور پورا ہوگا اب یہ سمجھنا کہ شفاعت کا اذن آپ کو حاصل ہو چکا ہے صریح جہل ہے اور احادیث صحیحہ کے مخالف ہے) پروردگار ان کو جنت میں داخل کرے گا (یعنی اس حد تک جن لوگوں کی میں شفاعت کروں گا) بعد اس کے میں دوبارہ لوٹ کر اپنے مالک کے پاس آؤں گا اور اس کو دیکھتے ہی سجدے میں گر پڑوں گا وہ جب تک اس کو منظور ہے مجھ کو سجدے میں ہی رہنے دے گا پھر مجھ سے کہا جائے گا اے محمدؐ سر اٹھا اور کہہ تیری بات سنی جائے گی اور مانگ تجھ کو دیا جائے گا اور شفاعت کر تیری شفاعت قبول ہوگی پھر اس کی تعریف کروں گا جس طرح سے وہ خود مجھ کو سکھائے گا بعد اس کے بعد شفاعت کروں گا لیکن ایک حد مقرر کردی جائے گی (جو پہلی حد سے زیادہ وسیع ہوگی) مالک ان لوگوں کو جنت میں داخل کرے گا۔ پھر میں تیسری بار مالک کے پاس لوٹ کر آؤں گا اور اس کو دیکھتے ہی سجدے میں گر پڑوں گا جب تک اس کو منظور ہے۔ مجھ کو سجدے میں پڑا رہنے دے گا پھر مجھے حکم ہوگا اے محمدؐ سر اٹھاؤ کہو تمہاری بات سنی جائے گی مانگو تم کو دیا جائے گا اور شفاعت کروں گا لیکن ایک حد مقرر کردی جائے گی (جو دوسری حد سے بھی زیادہ وسیع ہوگی اور بہت سے گنہ گار اس میں داخل ہو جائیں گے) پروردگار ان کو بھی جنت میں داخل کرے گا پھر میں چوتھی بار لوٹ کر آؤں گا اور عرض کروں گا اے مالک اب تو کوئی باقی نہ رہا صرف وہ لوگ باقی ہیں جو قرآن کی رو سے دوزخ میں رہنے کے لائق ہیں قتادہ جو اس حدیث کے راوی ہیں) اس حدیث کو بیان کر کے یہ کہتے تھے کہ ہم سے انس بن مالکؓ نے حدیث بیان کی کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: وہ شخص بھی دوزخ سے نکالا جائے گا جو لا الٰہ الا اللہ کہتا ہوگا اور اس کے دل میں ایک رتی یا چیونٹی کے برابر بھی نیکی ہوگی۔

تشریح ❁ غرض اللہ کے فضل سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے بڑی امید ہے کہ کوئی موحد بھی جس کے دل میں رتی برابر ایمان ہو ہمیشہ دوزخ میں نہ رہے گا۔

۴۳۱۳: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَرْوَانَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ

۴۳۱۳: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

Marfat.com

ثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عِلَاقِ بْنِ اَبِیْ مُسْلِمٍ عَنْ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَشْفَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةٌ الْاَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْعُلَمَاءُ ثُمَّ الشُّهَدَآءُ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن تین لوگ شفاعت کریں گے انبیاء یعنی پیغمبر اور علماء (دین کے عالم باعمل جو پیغمبر کے نائب ہیں) پھر شہداء۔

۴۳۱۴: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقِّيُّ ثَنَا عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْتُ اِمَامَ النَّبِيِّيْنَ وَ خَطِيْبَهُمْ وَ صَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ فَخْرٍ۔

۴۳۱۴: حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو میں سارے انبیاء کا پیغمبروں کا امام ہوں گا اور ان کے خطیب (یعنی ان کی طرف سے بات کرنے والا جب وہ خاموش ہو جائیں گے) اور ان کی شفاعت کرنے والا اور یہ میں فخر کی راہ نہیں کہتا بلکہ حق تعالیٰ نے یہ نعمت مجھے عطا فرمائی اس کو ظاہر کرتا ہے۔

۴۳۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنْ اَبِيْ رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ الْحُصَيْنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيُخْرَجَنَّ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَتِيْ يُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ۔

۴۳۱۵: حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: میری شفاعت کی وجہ سے کچھ لوگ جہنم سے نکالے جائیں گے ان کا نام جہنمی ہوگا (نہ ان کی تحقیر کیلئے بلکہ ان کو زیادہ خوش کرنے کے لئے کیونکہ آفت کے خیال سے نعمت کی زیادہ قدر ہوتی ہے)

۴۳۱۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا وُهَيْبٌ ثَنَا خَالِدٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي الْجَدْعَاءِ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ اُمَّتِيْ اَكْثَرُ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ: قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سِوَاكَ قَالَ سِوَايَ۔

قُلْتُ اَنْتَ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا سَمِعْتُهٗ۔

۴۳۱۶: حضرت عبداللہ بن ابی الجدعاء سے روایت ہے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے سنا آپؐ فرماتے تھے: قیامت کے دن میری امت کے ایک شخص کی شفاعت سے (وہ حضرت عثمان ہیں یا حضرت اویس قرنیؓ) بنی تمیم سے زیادہ شمار میں لوگ جنت میں داخل ہوں گے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپؐ کے سوا یہ شخص بھی شفاعت کریں گے آپؐ نے فرمایا: ہاں میرے سوا' عبداللہ بن شقیق نے کہا میں نے ابن ابی الجدعاء سے پوچھا تم نے یہ حدیث آنحضرت ﷺ سے سنی ہے انہوں نے کہا ہاں میں نے سنی ہے۔

۴۳۱۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ ثَنَا ابْنُ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَ بْنَ عَامِرٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَوْفَ ابْنَ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيَّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۴۳۱۷: حضرت عوف بن مالک اشجعیؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تم جانتے ہو میرے مالک نے آج کی رات مجھ کو کون سی دو باتوں میں اختیار دیا۔ ہم نے عرض کیا

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَدْرُوْنَ مَا خَيَّرَنِىْ رَبِّىْ اللَّيْلَةَ قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهٗ خَيَّرَ نِىْ بَيْنَ اَنْ يَدْخُلَ نِصْفُ اُمَّتِىْ الْجَنَّةَ وَ بَيْنَ الشَّفَاعَةِ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَجْعَلْنَا مِنْ اَهْلِهَا :قَالَ هِىَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: پروردگار نے مجھ کو اختیار دیا ہے کہ یا میں تیری آدھی امت کو جنت میں داخل کر دیتا ہوں یا تو شفاعت کی اجازت لے لے میں نے شفاعت کو اختیار کیا ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپؐ اللہ سے دعا فرمایئے کہ ہم کو آپ کی شفاعت نصیب کرے۔ آپؐ نے فرمایا: وہ تو ہر مسلمان کے لئے ہوگی۔

۳۸:بَابُ صِفَةِ النَّارِ

باب: دوزخ کا بیان (اللہ ہم سب مسلمانوں کو اس سے بچائے)

۴۳۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ثَنَا اَبِىْ وَ يَعْلٰى ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ اَبِىْ خَالِدٍ عَنْ نُفَيْعٍ اَبِىْ دَاوٗدَ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ نَارَكُمْ هٰذِهٖ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِيْنَ جُزْءً مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ وَ لَوْ لَا اَنَّهَا اُطْفِئَتْ بِالْمَاءِ مَرَّتَيْنِ مَا انْتَفَعْتُمْ بِهَا وَاَنَّهَا لَتَدْعُوْ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اَنْ لَا يُعِيْدَهَا فِيْهَا۔

۴۳۱۸: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تمہاری دنیا کی آگ دوزخ کی آگ کے ستر جزوں میں سے ایک جز ہے (یعنی دوزخ کی آگ حرارت میں ۷۰ درجہ یہاں کی آگ سے زیادہ ہے) اور اگر وہ دو بار بجھائی نہ جاتی پانی سے تو تم اس سے فائدہ نہ لے سکتے اور اب یہ آگ اللہ سے دعا کرتی ہے کہ دوبارہ اس کو دوزخ میں نہ ڈالا جائے۔

۴۳۱۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَكَتِ النَّارُ اِلٰى رَبِّهَا : فَقَالَتْ يَا رَبِّ اَكَلَ بَعْضِىْ بَعْضًا فَجَعَلَ لَهَا نَفَسَيْنِ نَفَسٌ فِى الشِّتَاءِ وَ نَفَسٌ فِى الصَّيْفِ فَشِدَّةُ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْبَرْدِ مِنْ زَمْهَرِيْرِهَا وَ شِدَّةُ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّ مِنْ سَمُوْمِهَا۔

۴۳۱۹: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: دوزخ نے اپنے مالک کی جناب میں شکایت میں تو اس نے عرض کیا اے مالک میں خود ایک دوسرے کو کھا گئی (شدت اشتعال سے) آخر مالک نے اس کو دو سانس لینے کا حکم دیا (راحت کے لئے) ایک جاڑے میں دوسرے گرمی میں تو تم جو سردی کی شدت پاتے ہو' یہ دوزخ کے زمہریر طبقہ کی سردی ہے اور جو تم گرمی پاتے ہو یہ اس کی گرم ہوا سے ہے۔

تشریح ❁ اہل حدیث نے اس حدیث کو اپنے ظاہری معنی پر رکھا اور کہا ہے کہ دوزخ پیدا ہو چکی ہے اہل سنت کے نزدیک اور کوئی مانع نہیں اس سے کہ اس میں نفس اور عقل ہو اور دوسرے لوگوں نے اس کی تاویل کی ہے کہ یہ بطور تشبیہ اور کے ہے۔

۴۳۲۰: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِىُّ ثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِىْ بُكَيْرٍ :ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُوْقِدَتِ النَّارُ اَلْفَ سَنَةٍ فَابْيَضَّتْ ثُمَّ اُوْقِدَتْ اَلْفَ سَنَةٍ فَاحْمَرَّتْ ثُمَّ اُوْقِدَتْ اَلْفَ سَنَةٍ فَاسْوَدَّتْ فَهِىَ

۴۳۲۰: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: دوزخ ہزار برس تک سلگائی گئی اس کی آگ سفید ہو گئی پھر ہزار برس تک سلگائی گئی تو اس کی آگ سرخ ہو گئی پھر ہزار برس تک سلگائی گئی تو وہ سیاہ ہو گئی اب اس میں ایسی سیاہی ہے جیسے اندھیری رات میں ہوگی ہے (معاذ اللہ یہ تاریکی اور یہ گرمی

Marfat.com

سَوْدَآءُ كَاللَّيْلِ الْمُظْلِمِ۔

اور یہ سختی عذاب کی اللہ بچائے ہم کو اپنے فضل سے)

۴۳۲۱: حَدَّثَنَا الْخَلِيْلُ بْنُ عَمْرٍو ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْحَرَّانِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُؤْتٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِاَنْعَمِ اَهْلِ الدُّنْيَا مِنَ الْكُفَّارِ : فَيُقَالُ اغْمِسُوْهُ فِي النَّارِ غَمْسَةً فَيُغْمَسُ فِيْهَا ثُمَّ يُقَالُ لَهٗ اَيْ فُلَانُ ! هَلْ اَصَابَكَ نَعِيْمٌ قَطُّ ؟ فَيَقُوْلُ لَا مَا اَصَابَنِيْ نَعِيْمٌ قَطُّ وَ يُؤْتٰى بِاَشَدِّ الْمُؤْمِنِيْنَ ضرًّا وَ بَلَاءً فَيُقَالُ اغْمِسُوْهُ غَمْسَةً فِي الْجَنَّةِ فَيُغْمَسُ فِيْهَا غَمْسَةً فَيُقَالُ لَهٗ اَيْ فُلَانُ ! هَلْ اَصَابَكَ ضُرٌّ قَطُّ اَوْ بَلَاءٌ ؟ فَيَقُوْلُ مَا اَصَابَنِيْ قَطُّ ضُرٌّ وَ لَا بَلَاءٌ۔

۴۳۲۱: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن کافروں میں سے وہ شخص لایا جائے گا جس کی دنیا بڑی عیش سے گزری ہو اور کہا جائے گا کہ اس کو جہنم میں ایک غوطہ دو اس کو ایک غوطہ جہنم میں دے کر نکالیں گے پھر اس سے پوچھیں گے اے فلانے کبھی تو نے راحت بھی دیکھی ہے وہ کہے گا نہیں میں نہیں جانتا راحت کیا ہے اور مومن کو لایا جائے گا جس کی دنیا بڑی سختی اور تکلیف سے گزری ہوگی اور حکم ہوگا اس کو جنت میں ایک غوطہ دو (یعنی وہاں کے لذائذ ذرا چکھا دو اور وہاں کی نعمتیں اور حوریں اس کو دکھا دو) پھر وہاں سے نکال کر اس کو لائیں گے اور پوچھیں گے اے فلانے تو نے کبھی سختی اور تکلیف بھی دیکھی ہے وہ کہے گا نہیں مجھے کبھی سختی اور بلا نہیں پہنچی (جنت کی راحت اٹھا کر پہلے کی سب تکلیف بھول جائے گا)

۴۳۲۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثَنَا عِيْسَى ابْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ الْكَافِرِيْنَ لَيَعْظُمُ حَتّٰى اِنَّ ضِرْسَهٗ لَاَعْظَمُ مِنْ اُحُدٍ وَ فَضِيْلَةُ جَسَدِهٖ عَلٰى ضِرْسِهٖ كَفَضِيْلَةِ جَسَدِ اَحَدِكُمْ عَلٰى ضِرْسِهٖ۔

۴۳۲۲: حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ نے فرمایا: بے شک کافر (دوزخ میں) بڑا کیا جائے گا جہاں تک اس کا دانت احد سے بڑا ہوگا اور اس سے اس کی صورت بگاڑنا اور دوزخ کا بھرنا منظور ہوگا) اور پھر اس کا سارا بدن دانت سے اتنا ہی بڑا ہوگا جتنا تمہارا بدن تمہارے دانت سے بڑا ہے (تو بدن گویا ہزاروں کوس کا ہوگا (اس حدیث کے دو راوی محمد بن ابی لیلیٰ اور عطیہ عوفی ضعیف ہیں لیکن اس کی تائید مسلم کی ایک حدیث سے ہوتی ہے)

۴۳۲۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَيْسٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ اَبِيْ بُرْدَةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَدَخَلَ عَلَيْنَا الْحَارِثُ بْنُ اُقَيْشٍ فَحَدَّثَنَا الْحَارِثُ لَيْلَتَئِذٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْ يَعْظُمُ لِلنَّارِ حَتّٰى يَكُوْنُ اَحَدَ زَوَايَاهَا۔

۴۳۲۳: حضرت عبداللہ بن قیسؓ سے روایت ہے میں ایک رات ابو بردہ کے پاس تھا اتنے میں حارث بن اقیش ہمارے پاس آئے اور اس رات کو ہم سے یہ حدیث بیان کی کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: میری امت میں کوئی شخص ایسا بھی ہوگا جس کی شفاعت سے اتنے لوگ جنت میں جائیں گے کہ ان کا شمار مضر کی قوم سے زیادہ ہوگا اور میری امت میں سے کوئی وہ شخص ہوگا جو دوزخ کے لئے بڑا کیا جائے گا یہاں تک کہ وہ

Marfat.com

دوزخ کا ایک کونہ ہو جائے گا۔

تشریح ❁ اس حدیث سے اور کئی حدیثوں سے یہ نکلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے بھی کچھ گنہگار لوگ دوزخ میں جائیں گے اور ان کو عذاب ہوگا جب تک اللہ کو منظور ہوگا پھر اللہ ان کو نکالے گا اور جنت عطا فرمائے گا جیسے اوپر ایک حدیث میں گزرا کہ ان کا نام جہنمی ہوگا اور دوسری روایت میں ہے کہ حب حزن سے پناہ مانگو جو ایک وادی ہے جہنم میں اور جہنم اس سے ہر روز چار سو بار پناہ مانگتا ہے اس میں ریا کار قاری داخل ہوں گے لیکن حضرت مجدد نے فرمایا کہ اہل قبائر جب مومن ہوں تو دوزخ میں نہیں جائیں گے بلکہ قیامت کے میدان کی گرمی اور شدت یہی عذاب ان کے لئے کافی ہوگا اور کچھ عذاب دیا جائے گا پھر شفاعت سے جنت میں داخل کئے جائیں گے اور اس کی دلیل سوا ان کے کشف کے اور کچھ نہیں ہے ان کے نزدیک اس حدیث سے مراد وہ لوگ ہوں گے جو آپ کی امت دعوت میں یعنی تمام کفار یا جو اسلام سے پھر گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد یا وہ لوگ جو نام کے لئے مسلمان ہیں اور تمام رسوم اور عادات مشرکین کے سے کرتے ہیں جیسے ہندوستان میں جاہل مسلمان گاؤں اور دیہات کے واللہ اعلم۔

۴۳۲۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ يَزِيْدَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُرْسَلُ الْبُكَاءُ عَلٰى اَهْلِ النَّارِ فَيَبْكُوْنَ حَتّٰى يَنْقَطِعُ الدُّمُوْعُ ثُمَّ يَبْكُوْنَ الدَّمَ حَتّٰى يَصِيْرُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ كَهَيْئَةِ الْاُخْدُوْدِ لَوْ اُرْسِلَتْ فِيْهِ السُّفُنُ لَجَرَتْ۔

۴۳۲۴: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: دوزخیوں پر رونا بھیجا جائے گا وہ روئیں گے یہاں تک کہ آنسو ختم ہو جائیں گے پھر خون روئیں گے یہاں تک کہ ان کے چہروں میں نالوں کی طرح نشان بن جائیں گے (یعنی گڑھے ہو کر) اگر ان میں کشتیاں چھوڑی جائیں تو وہ بہہ جائیں۔

۴۳۲۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ﴾[ال عمران:۱۰۲] وَ لَوْ اَنَّ قَطْرَةً مِنَ الزَّقُّوْمِ قُطِرَتْ فِي الْاَرْضِ لَاَفْسَدَتْ عَلٰى اَهْلِ الدُّنْيَا مَعِيْشَتَهُمْ فَكَيْفَ بِمَنْ لَيْسَ لَهٗ طَعَامٌ غَيْرُهٗ۔؟

۴۳۲۵: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے یہ آیت پڑھی یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ یعنی اے ایمان والو اللہ سے ڈرو جیسا حق اس کے ڈرنے کا ہے اور مت مرو مگر مسلمان رہ کر اور فرمایا کہ اگر ایک قطرہ زقوم کا (جو خوراک ہے دوزخ والوں کی) زمین پر ٹپک آئے تو ساری دنیا والوں کی زندگی خراب کر دے پھر ان لوگوں کا کیا حال ہوگا (اللہ کی پناہ) جن کے پاس سوا اس کے اور کوئی کھانا نہ ہوگا۔

۴۳۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ ثَنَا اِبْرٰهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَاْكُلُ النَّارُ

۴۳۲۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دوزخ کی آگ سارے بدن کو کھا لے گی مگر سجدے کا مقام چھوڑ دے گی اللہ نے آگ پر اس کا کھانا حرام کر دیا ہے یعنی جو اعضاء سجدہ کرنے میں لگتے

Marfat.com

ابْنُ آدَمَ اِلَّا اَثَرَ السُّجُوْدِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ اَنْ تَاْكُلَ اَثَرَ السُّجُوْدِ۔

ہیں ان میں سجدہ کے مقام محفوظ رہ جائیں گے اس سے یہ بھی نکلتا ہے کہ بعض مسلمان بھی دوزخ میں جائیں گے۔

۴۳۲۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُؤْتَى بِالْمَوْتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُوْقَفُ عَلَى الصِّرَاطِ فَيُقَالُ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ۔ فَيَطَّلِعُوْا خَائِفِيْنَ رَجِلِيْنَ اَنْ يُخْرَجُوْا مِنْ مَكَانِهِمْ فَيُقَالُ هُمْ فِيْهِ ثُمَّ يُقَالُ يَا اَهْلَ النَّارِ: فَيَطَّلِعُوْنَ مُسْتَبْشِرِيْنَ فَرِحِيْنَ اَنْ يَخْرُجُوْا مِنْ مَكَانِهِمُ الَّذِیْ هُمْ فِيْهِ فَيُقَالُ هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا۔

قَالُوْا نَعَمْ هٰذَا الْمَوْتُ قَالَ فَيُؤْمَرُ بِهٖ فَيُذْبَحُ عَلَى الصِّرَاطِ ثُمَّ يُقَالُ لِلْفَرِيْقَيْنِ كِلَاهُمَا خُلُوْدٌ فِيْمَا تَجِدُوْنَ لَا مَوْتَ فِيْهَا اَبَدًا۔

۴۳۲۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرتؐ نے فرمایا: قیامت کے دن موت کو لائیں گے اسے پل صراط پر کھڑا کریں گے اور کہا جائے گا اے جنت والو! وہ یہ آواز سن کر گھبرا کر ڈرتے ہوئے اوپر آئیں گے ایسا نہ ہو کہ وہ جہاں ہیں وہاں سے نکالے جائیں پھر پکارا جائے گا اے دوزخ والو وہ اوپر آئیں گے خوش خوش کہ شاید ان کے نکالنے کے لئے حکم ہوگا اتنے میں کہا جائے گا تم اس کو پہچانتے ہو وہ کہیں گے ہاں یہ موت ہے پھر حکم ہوگا اس کو پل صراط پر ذبح کر دیں گے (وہ بصورت ایک مینڈھے کے ہوگی اللہ کی قدرت سے) بعد اس کے دونوں فرقوں سے (جنت والوں سے اور دوزخ والوں سے) کہہ دیا جائے گا اب دونوں فرشتے ہمیشہ رہیں گے اپنے اپنے مقاموں میں اور موت کبھی نہ آئے گا۔

۳۹: بَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ

باب: جنت کا بیان (اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمان کو وہ نصیب کرے)

۴۳۲۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَعْدَدْتُ لِعِبَادِیَ الصَّالِحِيْنَ مَالَا عَيْنٌ رَاَتْ وَ لَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَ لَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ۔

قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَ مِنْ بَلَّهَ مَا قَدْ اَطْلَعَكُمُ اللّٰهُ عَلَيْهِ اقْرَاُوْا اِنْ شِئْتُمْ: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ [السجدة: ۱۷]

قَالَ وَ كَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَقْرَءُ وْهَا مِنْ قُرَّاتِ اَعْيُنٍ۔

۴۳۲۸: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اللہ فرماتا ہے: میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ سامان اور لذتیں تیار کی ہیں جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا (یعنی دنیا کی آنکھ نے اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی آدمی کے دل پر وہ گزرا۔ ابوہریرہؓ نے کہا ان لذتوں کو تو چھوڑ دو جن کو اللہ نے بیان کر دیا ان کے سوا کتنی بے شمار لذتیں ہوں گی اگر تم چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھی: فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ اخیر تک ابوہریرہؓ اس میں قرأت العین پڑھتے تھے جمع کے ساتھ اور قرأت قرۃ اعین ہے بہ صیغہ واحد یعنی کوئی نفس نہیں جانتا جو مؤمنین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈکیں چھپا کر رکھی گئی ہیں یہ بدلہ ہے ان کے نیک اعمال کا۔

۴۳۲۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ

۴۳۲۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

Marfat.com

عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَشِبْرٌ فِی الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الْاَرْضِ وَ مَا عَلَيْهَا (الدُّنْيَا وَ مَا فِيْهَا).

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک بالشت برابر جنت میں ساری دنیا سے اور جو اس میں ہے اس سب سے بہتر ہے۔

۴۳۳۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ مَنْظُوْرٍ ثَنَا اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: مَوْضِعُ سَوْطٍ فِی الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَ مَا فِيْهَا۔

۴۳۳۰: حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک کوڑا رکھنے کے برابر جگہ جنت میں بہتر ہے دنیا اور مافیہا سے۔

۴۳۳۱: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ: يَقُوْلُ الْجَنَّةُ مِائَةَ دَرَجَةٍ كُلُّ دَرَجَةٍ مِنْهَا مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَ اِنَّ اَعْلَاهَا الْفِرْدَوْسُ وَ اِنَّ اَوْسَطَهَا الْفِرْدَوْسُ وَ اِنَّ الْعَرْشَ عَلَى الْفِرْدَوْسِ مِنْهَا تُفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ فَاِذَا مَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَسَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ۔

۴۳۳۱: حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جنت کے سو درجہ ہیں ہر درجہ کا فاصلہ دوسرے درجہ سے اتنا ہے جتنا آسمان اور زمین کا فاصلہ اور سب درجوں سے اوپر جنت میں فردوس ہے اور جنت کا درمیان بھی وہی ہے اور عرش (اللہ کا) فردوس پر ہے اسی میں سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں تو تم جب اللہ سے مانگو تو فردوس مانگو۔

۴۳۳۲: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِیُّ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ الْاَنْصَارِیُّ حَدَّثَنِی الضَّحَّاكُ الْمُعَافِرِیُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ حَدَّثَنِیْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ لِاَصْحَابِهٖ اَلَا مُشَمِّرٌ لِلْجَنَّةِ فَاِنَّ الْجَنَّةَ لَا خَطَرَ لَهَا هِیَ وَ رَبِّ الْكَعْبَةِ نُوْرٌ يَتَلَا لَاوَرَيْحَانَةٌ تَهْتَزُّ وَ قَصْرٌ مَشِيْدٌ وَ نَهْرٌ مُطَرَّدٌ وَ فَاكِهَةٌ كَثِيْرَةٌ نَضِيْجَةٌ وَ زَوْجَةٌ حَسْنَاءُ جَمِيْلَةٌ وَ حُلَلٌ كَثِيْرَةٌ فِیْ مَقَامٍ اَبَدًا فِیْ حَبْرَةٍ وَ نَضْرَةٍ فِیْ دُوْرٍ عَالِيَةٍ سَلِيْمَةٍ بَهِيَّةٍ قَالُوْا نَحْنُ الْمُشَمِّرُوْنَ لَهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُوْلُوْا : اِنْ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ ذَكَرَ الْجِهَادَ: وَ حَضَّ عَلَيْهِ۔

۴۳۳۲: حضرت اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اپنے اصحاب سے فرمایا: کیا کوئی شخص جنت کے لئے کمر نہیں باندھتا (جیسے محنت کے وقت کیا کرتے ہیں) اس لئے کہ جنت کی مثل دوسری کوئی شے نہیں ہے قسم خدا کی جنت میں سے نور ہے چمکتا ہوا اور خوشبودار پھول ہے جو جھوم رہا ہے اور محل ہے بلند اور نہر ہے جاری اور میوے ہیں بہت اقسام کے پکے ہوئے اور بی بی ہے خوبصورت خوش اخلاق اور جوڑے ہیں بہت سے اور ایسا مقام ہے جہاں ہمیشہ تازگی بہار ہے اور بڑا اونچا اور محفوظ اور روشن محل ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم اس کے لئے کمر باندھتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: ان شاء اللہ کہو پھر جہاد کا بیان کیا اور اس کی رغبت دلائی اس کی سند میں گفتگو ہے ضحاک معافری مجہول ہے اور سلیمان بن موسیٰ مختلف فیہ ہے۔

۴۳۳۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

۴۳۳۳: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

Marfat.com

فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰی صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ عَلٰی ضَوْءِ اَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِی السَّمَآءِ اِضَائَةً لَا يَبُوْلُوْنَ وَ لَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَتْفُلُوْنَ اَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَ رَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَ مَجَامِرُهُمُ الْاُلُوَّةُ اَزْوَاجُهُمُ الْحُوْرُ الْعِيْنُ اَخْلَاقُهُمْ عَلٰی خُلُقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلٰی صُوْرَةِ اَبِيْهِمْ اٰدَمَ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا۔

فرمایا: اول جماعت جو جنت میں جائے گی وہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوگی پھر ان سے قریب ایک بہت روشن تارے کی طرح آسمان میں) نہ وہ پیشاب کریں گے نہ پائخانہ نہ ناک سنکیں گے نہ تھوکیں گے ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی اور ان کا پسینہ مشک کا ہوگا اور ان کی انگیٹھیاں عود کی ہوں گی) یعنی عود ان میں جل رہا ہوگا ان کی بیبیاں بڑی آنکھ والی حوریں ہوں گی سارے جنتیوں کی عادتیں ایک شخص کی عادتوں کے مثل ہوں گی (یعنی اختلاف عادات اور اخلاق نہ ہوگا) اور سب اپنے باپ آدمؑ کی صورت پر ہوں گے ساٹھ ہاتھ کے لمبے۔

حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ مِثْلَ حَدِيْثِ بْنِ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ۔

ترجمہ دوسری روایت کا بھی وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۴۳۳۴: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ وَعَلِیُّ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالُوْا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْكَوْثَرُ نَهْرٌ فِی الْجَنَّةِ حَافَتَاهُ مِنْ ذَهَبٍ مَجْرَاهُ عَلَی الْيَاقُوْتِ وَالدُّرِّ تُرْبَتُهٗ اَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَ مَاءُهٗ اَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ وَاَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ الثَّلْجِ۔

۴۳۳۴: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوثر ایک نہر ہے جنت میں اس کے دونوں کنارے سونے سے بنے ہوئے ہیں اور پانی بہنے کے مقام میں یاقوت کے موتی ہیں (بجائے مٹی اور ریت کے) اس کی مٹی مشک سے زیادہ خوشبودار ہے اور اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا ہے اور برف سے زیادہ سفید۔

۴۳۳۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الضَّرِيْرُ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِیْ ظِلِّهَا مِائَةَ سَنَةٍ وَ لَا يَقْطَعُهَا۔

وَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَ ظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ۔

۴۳۳۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں ایک درخت ہے (طوبیٰ نام) اس کے سایہ میں سوار (گھوڑے کا) سو برس تک چلتا رہے گا اور درخت تمام نہ ہوگا اتنا بڑا ہے اور تم اگر چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھو وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ اور دراز سایہ ہے۔

۴۳۳۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ حَبِيْبِ بْنِ اَبِی الْعِشْرِيْنَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ

۴۳۳۶: حضرت سعید بن مسیبؒ سے روایت ہے وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملے ابو ہریرہؓ نے ان سے کہا میں اللہ

Marfat.com

عَمْرِو الْاَوْزَاعِیُّ حَدَّثَنِیْ حَسَّانُ ابْنُ عَطِیَّةَ حَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ ابْنُ الْمُسَیَّبِ اَنَّهٗ لَقِیَ اَبَا هُرَیْرَةَ فَقَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَسْئَالُ اللّٰهُ اَنْ یَجْمَعَ بَیْنِیْ وَ بَیْنَكَ فِیْ سُوْقِ الْجَنَّةِ قَالَ سَعِیْدٌ اَوْ فِیْهَا سُوْقٌ۔

قَالَ نَعَمْ اَخْبَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ اِذَا دَخَلُوْهَا نَزَلُوْا فِیْهَا بِفَضْلِ اَعْمَالِهِمْ فَیُؤْذَنُ لَهُمْ فِیْ مِقْدَارِ الْجُمُعَةِ مِنْ اَیَّامِ الدُّنْیَا فَیَزُوْرُوْنَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَ یُبْرِزُ لَهُمْ عَرْشَهٗ وَ یَتَبَدّٰی لَهُمْ فِیْ رَوْضَةٍ مِنْ رِیَاضِ الْجَنَّةِ فَتُوْضَعُ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ یَاقُوْتٍ وَ مَنَابِرُ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَمَنَا بِرُ مِنْ یَاقُوْتٍ وَ مَنَابِرُ مِنْ زَبَرْ جَدٍ وَ مَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ وَ مَنَابِرُ مِنْ فِضَّةٍ وَ یَجْلِسُ اَدْنَاهُمْ وَ مَا فِیْهِمْ دَنِیٌّ) عَلٰی كُثْبَانِ الْمِسْكِ وَالْكَافُوْرِ مَا یُرَوْنَ اَنَّ اَصْحَابَ الْهَگرَایِّ بِاَفْضَلَ مِنْهُمْ مَجْلِسًا ۔

قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ نَرَی رَبَّنَا؟ قَالَ نَعَمْ هَلْ تَتَمَارُوْنَ فِیْ رُؤْیَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ ؟ قُلْنَا : لَا قَالَ كَذَالِكَ لَا تَتَمَارَوْنَ فِیْ رُؤْیَةِ رَبِّكُمْ عَزَّوَجَلَّ وَ لَا یَبْقٰی فِیْ ذَالِكَ الْمَجْلِسِ اَحَدٌ اِلَّا حَاضَرَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مُحَاضَرَةً حَتّٰی اِنَّهٗ یَقُوْلُ لِلرَّجُلِ مِنْكُمْ اَلَا تَذْكُرُ یَا فُلَانُ یَوْمَ عَمِلْتَ كَذَا وَ كَذَا؟ یُذَكِّرُهٗ بَعْضَ غَدَارَتِهٖ فِی الدُّنْیَا) فَیَقُوْلُ !یَا رَبِّ اَفَلَمْ تَغْفِرْ لِیْ فَقُوْلُ :بَلٰی فَبِسَعَةِ مَغْفِرَتِیْ بَلَغْتَ مَنْزِلَتَكَ هٰذِهٖ فَبَیْنَمَا هُمْ كَذَالِكَ غَشِیَتْهُمْ سَحَابَةٌ مِنْ فَوْقِهِمْ فَامْطَرَتْ عَلَیْهِمْ طِیْبًا لَمْ یَجِدُوْا مِثْلَ رِیْحِهٖ شَیْئًا قَطُّ ثُمَّ یَقُوْلُ قُوْمُوْا اِلٰی مَا اَعْدَدْتُ لَكُمْ مِنَ الْكَرَامَةِ فَخُذُوْا مَا اشْتَهَیْتُمْ (قَالَ)فَنَاْتِیْ سُوْقًا قَدْ حُفَّتْ بِهِ الْمَلَائِكَةُ

سے یہ دعا کرتا ہوں کہ مجھ کو اور تم کو جنت کے بازار میں ملائے۔ سعید نے کہا کیا وہاں بازار ہے انہوں نے کہا ہاں مجھ سے آنحضرت ﷺ نے بیان کیا کہ جنت کے لوگ جب جنت میں داخل ہوں گے تو وہاں اتریں گے اپنے اپنے اعمال کے درجوں کے لحاظ سے (یعنی ہر ایک کا مقام اس کے درجہ کے لائق ہوگا) پھر ان کو اجازت دی جائے گی ایک ہفتہ کے موافق دنیا کے حساب سے یا جمعہ کے دن کے موافق کیونکہ جنت میں دنیا کی طرح دن اور رات نہ ہوں گے) اور بعضوں نے کہا جنت میں بھی جمعہ کا دن ہوگا۔ وہ اللہ کی زیارت کریں گے اور پروردگار ان کے لئے اپنا تخت ظاہر کرے گا اور پروردگار خود نمودار ہوگا جنت کے چمنوں میں سے (کیاریوں میں سے ایک چمن میں اور لوگوں کے لئے منبر رکھے جائیں گے اور منبر موتی کے اور منبر یاقوت کے اور منبر زبرجد کے) اور منبر سونے کے اور منبر چاندی کے یہ سب کرسیاں ہوں گی اور مالک اپنے تخت شاہی پر جلوہ گر ہوگا یہ دربار عالی شان ہے ہمارے مالک کا) اور جو کوئی جنت والوں میں کم درجہ ہوگا حالانکہ وہاں کوئی کم درجہ نہیں (بلکہ دنیا کے لحاظ تو کم درجہ والا بھی یہاں کے ہفت اقلیم کے بادشاہ سے بھی زیادہ ہے) وہ مشک اور کافور کے ٹیلوں پر بیٹھیں گے اور ان کے دلوں میں یہ ہوگا کہ کرسی والے ہم سے زیادہ نہیں ہیں (درجہ میں (یعنی ان کے بیٹھنے کا مقام ہمارے مقام سے افضل نہیں ہے بلکہ ہر جنتی اپنا مقام ہی سب سے بہتر خیال کرے گا چونکہ وہاں رنج اور ملال کسی طرح کا نہ ہوگا) ابو ہریرہؓ نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم اپنے پروردگار کو دیکھیں گے۔ آپ نے فرمایا: ہاں کیا تم ایک دوسرے سے جھگڑا کرتے ہو چودھویں رات کے چاند اور سورج کے دیکھنے میں ہم نے کہا نہیں (چاند اور سورج کے دیکھنے میں کیا جھگڑا ہوتا ہے وہ ہر مقام سے ہر ایک کو بلا تکلف اور زحمت دکھائی دیتا ہے) آپؐ نے فرمایا: اسی

Marfat.com

فِيْهِ مَا لَمْ تَنْظُرِ الْعُيُوْنُ اِلٰى مِثْلِهٖ وَ لَمْ تَسْمَعِ الْاٰذَانُ وَ لَمْ يَخْطُرْ عَلَى الْقُلُوْبِ قَالَ فَيَحْمِلُ لَنَا مَا اشْتَهَيْنَا لَيْسَ يُبَاعُ فِيْهِ شَيْءٌ وَ لَا يُشْتَرٰى فِيْ ذَالِكَ السُّوْقِ يُلْقٰى اَهْلُ الْجَنَّةِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَيَقْبِلُ الرَّجُلُ ذُوا الْمَنْزِلَةِ الْمُرْتَفِعَةِ فَيَلْقٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ (وَ مَا فِيْهِمْ دَنِيٌّ) فَيَرُوْعُهٗ مَا يَرٰى عَلَيْهِ مِنَ اللِّبَاسِ فَمَا يَنْقَضِيْ اٰخِرُ حَدِيْثِهٖ حَتّٰى يَتَمَثَّلُ لَهٗ عَلَيْهِ اَحْسَنَ مِنْهُ وَذَالِكَ اَنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَحْزَنَ فِيْهَا۔

قَالَ ثُمَّ نَنْصَرِفُ اِلٰى مَنَازِلِنَا فَتَلَقَانَا اَزْوَجُنَا فَيَقُلْنَا مَرْحَبًا وَ اَهْلًا : لَقَدْ جِئْتَ وَ اِنَّ بِكَ مِنَ الْجَمَالِ وَالطِّيْبِ اَفْضَلُ مِمَّا فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ فَنَقُوْلُ اِنَّا جَالَسْنَا الْيَوْمَ رَبَّنَا الْجَبَّارَ عَزَوَجَلَّ وَ يُحِقُّنَا اَنْ نَنْقَلِبُ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَا۔"

طرح اپنے مالک کے دیکھنے میں بھی جھگڑا نہ کرو گے اور اس مجلس میں کوئی ایسا باقی نہ رہے گا جس سے پروردگار مخاطب ہوکر بات نہ کرے گا یہاں تک کہ وہ ایک شخص سے فرمائے گا اے فلانے تجھ کو یاد ہے تو نے (دنیا میں) فلاں فلاں دن ایسا ایسا کام کیا تھا اور اس کے بعض گناہ اس کو یاد دلائے گا وہ کہے گا اے میرے مالک کیا تو نے میرے گناہ بخش نہیں دیئے اور میری بخشش کے وسیع ہونے ہی کی وجہ سے تو اس درجہ تک پہنچا پھر وہ (جنت کے لوگ اہل دربار) اسی حال میں ہوں گے کہ ناگہاں ایک ابر اوپر سے آن کر ان کو ڈھانپ لے گا اور ایسی خوشبو برسائیگا ویسی خوشبو انہوں نے کبھی نہیں سونگھی ہوگی پھر پروردگار فرمائے گا اب اٹھو اور جو میں نے تمہاری خاطر تیار کیا ہے اس میں جو تمہارے پسند آئے وہ لے لو اور ابو ہریرہؓ نے کہا اس وقت ہم (یعنی جنت کے لوگ) ایک بازار میں جائیں گے جس کو ملائکہ گھیرے ہوں گے اور اس بازار میں ایسی چیزیں ہوں گی جن کی مثل نہ کبھی آنکھوں نے دیکھا نہ کانوں نے سنا نہ دل پر ان کا خیال گزرا اور جو ہم چاہیں گے وہ ہمارے لئے اٹھا دیا جائے گا نہ وہاں کوئی چیز بکے گی نہ خریدی جائے گی اور اسی بازار میں سب جنت والے ایک دوسرے سے ملیں گے پھر ایک شخص سامنے آئے گا جس کا مرتبہ بلند ہوگا اور اس سے وہ شخص ملے گا جس کا مرتبہ کم ہوگا وہ اس کا لباس اور ٹھاٹھ دیکھ کر ڈر جائے گا لیکن ابھی اس کی گفتگو اس شخص سے کم نہ ہوگی کہ اس پر بھی (یعنی جو ادنیٰ درجے کا ہے) اس سے بہتر لباس بن جائے گا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جنت میں کسی کو رنج نہ ہوگا۔ ابو ہریرہؓ نے کہا پھر ہم اپنے اپنے مکان میں لوٹیں گے وہاں ہماری بیبیاں ہم سے ملیں گی اور کہیں گی مرحباً واہلاً (یہ محاورہ ہے عرب کا جب کوئی آتا ہے) تم تو ایسے حال میں آئے کہ تمہارا حسن اور جمال اور خوشبو اس سے کہیں عمدہ ہے جس حال میں تم ہم کو چھوڑ کر گئے تھے ہم ان کے جواب میں کہیں گے آج ہم اپنے پروردگار کے پاس بیٹھے (اس کے درِ دربار میں شریک ہوئے اور ہم کو سزاوار تھا اسی حال میں لوٹنا جس حال میں لوٹے (یعنی حسن اور جمال میں اور خوشبو میں زیادہ ہوکر)

۴۳۳۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ الْاَزْرَقُ اَبُوْ مَرْوَانَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ يُدْخِلُهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ اِلَّا زَوَّجَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ثِنْتَيْنِ

۴۳۳۷: حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو اللہ جنت میں داخل کرے گا اس کو ستر پردو یعنی بہتر بیبیاں نکاح کردے گا تو دو بڑی آنکھ والی حوروں میں سے عنایت فرمائے گا اور ستر بیبیاں جن کا وہ وارث ہوگا دوزخ والوں میں سے ان میں سے ہر ایک بی بی کی شرمگاہ نہایت

Marfat.com

وَ سَبْعِيْنَ زَوْجَةً لِنْتَيْنِ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ وَ سَبْعِيْنَ مِنْ مِيْرَاثِهٖ مِنْ اَهْلِ النَّارِ مَا مِنْهُنَّ وَاحِدَةٌ اِلَّا وَلَهَا قُبُلٌ شَهِيٌّ وَلَهٗ ذَكَرٌ لَا يَنْثَنِيْ۔"

قَالَ هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ مِنْ مِيْرَاثِهٖ مِنْ اَهْلِ النَّارِ يَعْنِيْ رِجَالًا دَخَلُوْا النَّارَ فَوَرِثَ اَهْلُ الْجَنَّةِ نِسَاءَ هُمْ كَمَا وُرِثَتِ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ۔

خوبصورت ہوگی اور اس کا ذکر ایسا ہوگا کبھی نہ جھکے گا۔ ہشام بن خالد نے کہا (جو راوی ہے اس حدیث کا) دوزخ والوں میں سے وہ مرد مراد ہیں جو دوزخ میں جائیں گے اور اہل جنت ان کی عورتوں کے وارث ہو جائیں گے جیسے فرعون کی بی بی اس کے وارث بھی اہل جنت ہو جائیں گے کیونکہ وہ مومنہ تھی اللہ تعالیٰ ہم کو مومن بنائے۔

تشریح ❁ یعنی جماع سے ضعف پیدا نہ ہوگا جیسے دنیا میں ہے یہ زیادت کہ ۷۰ بیبیاں اس کی جس کا وہ وارث ہوگا دوزخ والوں میں سے اس کو صرف ابن ماجہ نے نکالا اور اس کی اسناد میں خالد بن یزید نہایت ضعیف ہے یحییٰ بن معین نے کہا وہ اپنے باپ پر جھوٹ بولنے سے خوش نہیں ہوا یہاں تک کہ اس نے جھوٹ باندھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پر بھی اور اس حدیث کی توجیہ مشکل ہے اس لئے کہ کافروں کی عورتیں بھی کافر ہوتی ہیں پس وہ دوزخ میں رہیں گی اہل جنت کو کہاں سے ملنے لگیں اور کافروں کی وہ عورتیں جو مسلمان ہوگئی تھیں اور انہوں نے نکاح نہیں کیا وہ قلیل ہوں گی ہر جنتی کو ان میں سے کیونکر ۷۰ عورتیں ملنے لگیں میں کہتا ہوں اوپر گزر چکا کہ ہر ایک شخص کے لئے دو مقام بنے ہیں ایک جنت میں ایک جہنم میں۔ پس ہر ایک کافر کی ۷۰ عورتیں جنت میں بھی ہیں جو مسلمانوں کے ہاتھ آئیں گی مگر اس صورت میں ۷۰ سے زیادہ آنی چاہئیں اس لئے کہ کافروں کی تعداد مسلمانوں سے بہت زیادہ ہے جیسے اوپر گزر چکا اور اس توجیہ پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ اس صورت میں یہ ستر عورتیں بھی حوروں میں سے ہوئیں نہ دنیا کی عورتیں میں سے پھر ان کا عطف حور عین پر کیونکر جائز ہوگا اور ہشام بن خالد نے آگے اس کی تفسیر کی ہے وہ بھی اس کے خلاف ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ۷۰ عورتیں دنیا کی عورتوں میں سے ہوں گی چونکہ آسیہ فرعون کی بی بی کو بھی ان میں سے گنا ہے اور ممکن ہے کہ یہ عام ہو دونوں قسم کی عورتوں کو واللہ اعلم۔

۴۳۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنَا اَبِيْ عَنْ عَامِرٍ الْاَحْوَلِ عَنْ اَبِي الصِّدِّيْقِ النَّاجِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمُؤْمِنُ اِذَا اشْتَهَى الْوَلَدَ فِي الْجَنَّةِ كَانَ حَمْلُهٗ وَوَضْعُهٗ فِيْ سَاعَةٍ وَاحِدَةٍ كَمَا يَشْتَهِيْ۔

۴۳۳۸: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن جب اولاد کی خواہش کرے گا جنت میں تو حمل اور وضع حمل اور بچہ کا بڑا ہونا سب ایک ساعت میں ہو جائے گا اس کی خواہش کے موافق۔

تشریح ❁ ترمذی نے کہا اس مسئلہ میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا جنت میں جماع ہوگا لیکن اولاد نہ ہوگی طاؤس اور مجاہد اور نخعی سے ایسا ہی منقول ہے اور اسحٰق نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو کوئی خواہش ہی یہ کرے گا پس اولاد بھی نہ ہوگی اور ابورزین سے مروی ہے مرفوعاً کہ اہل جنت کی اولاد نہ ہوگی۔ (مصباح الزجاجہ)

۴۳۳۹: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّيْ لَا اَعْلَمُ آخِرَ

۴۳۳۹: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جانتا ہوں اس کو جو سب دوزخیوں میں اخیر میں دوزخ سے نکلے گا اور سب

Marfat.com

اَهْلُ النَّارِ خُرُوْجًا مِنْهَا وَاٰخِرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا الْجَنَّةِ رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْوًا، فَيُقَالُ لَهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَاْتِيْهَا فَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهَا مَلْاٰى فَيَقُوْلُ اللّٰهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَاْتِيْهَا فَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهَا مَلْاٰى فَيَرْجِعُ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلْاٰى فَيَقُوْلُ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَاْتِيْهَا فَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهَا مَلْاٰى فَيَرْجِعُ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اِنَّهَا مَلْاٰى فَيَقُوْلُ اللّٰهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَاِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَ عَشَرَةَ اَمْثَالِهَا اَوْ اِنَّ لَكَ مِثْلَ عَشَرَةِ اَمْثَالِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ : اَتَسْخَرُ بِىْ (اَوْ تَضْحَكُ بِىْ) وَ اَنْتَ الْمَلِكُ۔

قَالَ فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ۔

فَكَانَ يُقَالُ هٰذَا اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا۔

جنتیوں میں اخیر میں جنت میں جائے گا وہ ایک شخص ہوگا جو دوزخ سے گھسٹتا ہوا (پیٹ اور ہاتھوں کے بل نکلے گا اس سے کہا جائے گا جا جنت میں داخل ہو وہ وہاں جائے گا اس کو معلوم ہوگا کہ جنت بھری ہوئی ہے (اس میں کہیں جگہ نہیں ہے حالانکہ جنت بہت وسیع ہے کبھی بھر نہیں سکتی) وہ لوٹ کر آئے گا اور عرض کرے گا مالک میں نے تو جنت کو بھرا ہوا پایا۔ پھر مالک فرمائے گا جا جنت میں داخل ہو جا وہ جائے گا اس کو بھری ہوئی معلوم ہوگی۔ وہ پھر لوٹ کر آئے گا اور عرض کرے گا مالک میں تو اس کو بھری ہوئی پاتا ہوں۔ پروردگار فرمائے گا جنت میں داخل ہو جا وہ جائے گا اس کو بھری ہوئی معلوم ہوگی وہ لوٹ آئے گا اور عرض کرے گا مالک وہ تو بھری ہوئی ہے۔ پروردگار فرمائے گا جا جنت میں داخل ہو تجھے اتنی جگہ ملے گی جیسے دنیا تھی اور دس دنیا کے برابر یا یوں فرمائے گا تیری جگہ دس دنیا کے برابر ہے۔ وہ عرض کرے گا اے مالک تو مجھ سے ٹھٹھ کرتا ہے یا مجھ سے ہنستا ہے حالانکہ تو بادشاہ ہے۔ راوی نے کہا میں نے دیکھا جب آپؐ نے یہ حدیث بیان کی تو آپؐ ہنسے یہاں تک کہ آپ کے اخیر دانت کھل گئے تو یہ کہا جاتا تھا کہ یہ شخص سب سے کم درجہ والا ہوگا جنتیوں میں (لیکن اس کی جنت دس دنیا کے برابر ہوگی تو عالی درجہ والوں کی جنت کتنی بڑی ہوگی غور کرنا چاہئے مالک کی قدرت کے سامنے یہ سب ہیچ ہیں)

قَالَ فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ۔

۴۳۴۰: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السِّرِّىِّ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِىْ مَرْيَمَ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَنْ سَاَلَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّةُ اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَ مَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ اَللّٰهُمَّ اَجِرْهُ مِنَ النَّارِ۔

۴۳۴۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جو شخص جنت کو تین بار مانگے تو جنت کہتی ہے یا اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کر اور جو شخص تین بار دوزخ سے پناہ مانگے تو دوزخ کہتی ہے یا اللہ تعالیٰ اس کو پناہ میں رکھ دوزخ سے۔

۴۳۴۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَاَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا لَهٗ مَنْزِلَانِ : مَنْزِلٌ فِى الْجَنَّةِ وَ مَنْزِلٌ فِى النَّارِ فَاِذَا مَاتَ فَدَخَلَ النَّارَ وَرِثَ اَهْلُ الْجَنَّةِ مَنْزِلَهٗ فَذَالِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوَارِثُوْنَ۔"

۴۳۴۱: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے مگر اسکے دو ٹھکانے ہیں (کافر ہو یا مسلمان) ایک جنت میں اور دوسرا جہنم میں جب وہ مر جائے گا اور دوزخ میں جائے گا تو جنت والے اسکا ٹھکانا (لا وارث سمجھ کر لے لیں گے یہی مطلب ہے اس آیت کا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوَارِثُوْنَ..... یعنی وہی وارث ہیں جو وارث ہوں گے فردوس کے فقط۔

Marfat.com

Marfat.com

سُنن ابنِ ماجہ شریف

مترجم

اسلامی کتب خانہ

فضل الٰہی مارکیٹ، چوک اردو بازار، لاہور

فون: 7223506-7230718

Marfat.com